



ترویحات چہانگیری

سندھ قطنی

مکتبے

انصار ابن الحسن علی بن عیبرہ اقطنی



تہذیب
ابوالعلا محمد بن محمد بن ابی بکر
ادوم اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ وبارک ایاامہ ولیالیہ



فتوحاتِ جہانگیری



جزو پنجم



عقباتِ قطری

۔۔۔ متن ۔۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیمر الاقطنی

۔۔۔ ترجمہ ۔۔۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

زبیہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد سوئم

فتوحاتِ جہانگیری سننِ قطنی

نام کتاب

ابوالعلاء محمد بن محمد بن جہانگیر

مترجم

ملک محمد یونس

پروف ریڈنگ

ورڈز میکر

کمپوزنگ

ملک شبیر حسین

باہتمام

جولائی 2011ء

سن اشاعت

اے ایف ایس ایڈورٹائزرز

سرورق

اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

طباعت

600/- روپے

ہدیہ



جميع حقوق الطبع محفوظة للناس

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زبیہ سنٹر ۴، اڑو بازار لاہور
042-37246006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



ترتیب

جمعہ کا بیان	
باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے	۷
جمعہ کے احکام	۸
مصر جامع کی وضاحت	۱۳
حدیث کی تحقیق	۱۳
باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ	۱۶
باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے	۲۲
باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے	۲۴
باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ نہیں پاتا	۲۶
باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا	۳۶
باب 7: زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنا	۴۲
وتر کا بیان	
باب 1: وتر کا طریقہ یہ فرض نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر بھی وتر ادا کیے ہیں	۴۶
وتر کے حکم کی وضاحت	۴۷
باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے	۶۵
باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں وتر تین ہوتے ہیں وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں	۶۷
باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو	۷۳
باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں	۷۵
باب 6: وتر کی فضیلت	۷۶
باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے	۱۳
اس میں دعائے قنوت پڑھنا	۷۷
وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ	۷۸
باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا	۸۷
باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام	۸۹
باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکلیں پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟	۹۸
نماز کے دوران اگر امام کو حدث الاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟	۱۰۰
عیین کا بیان	
باب 1: بلا عنوان	۱۰۴
نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت	۱۰۴
باب 2: نبی اکرم ﷺ کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا	۱۲۶
اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف	۱۲۳
خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف	۱۲۴
باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے	۱۲۷
باب 4: اس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز	۱۲۷

۱۷۷	باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا	۱۳۴	ہے اور جس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے
	باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار	۱۳۷	باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام
۱۷۸	تکبیروں کا کہا جانا	۱۳۸	نماز خوف کی شرعی حیثیت
	باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ	۱۴۱	پہلا طریقہ
۱۸۰	تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی	۱۴۲	غزوة ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا کا طریقہ
۱۸۱	نماز جنازہ کا طریقہ	۱۴۳	تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت
۱۸۲	نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد	۱۴۴	چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۸۳	نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم		پانچواں طریقہ: غزوة ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا
۱۸۵	نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم	۱۴۴	نماز کا طریقہ
۱۹۰	قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا	۱۴۴	چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
	باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا		ساتواں طریقہ: غزوة نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا
۱۹۱	تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا	۱۴۴	نماز ادا کرنا
۱۹۲	باب 6: مٹھیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا		باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا
۱۹۵	باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا	۱۵۳	جائز ہے
۲۰۱	باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا	۱۵۳	باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ
۲۰۲	چاشت کی نماز کے احکام	۱۵۳	نماز کسوف کا حکم
	باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص	۱۵۵	پہلا مسئلہ: نماز کسوف کا طریقہ
	پر بے ہوشی طاری ہو جائے اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم	۱۵۶	دوسرا مسئلہ: نماز کسوف کے دوران قرأت کرنا
۲۰۳	ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت	۱۵۸	تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت
	باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی	۱۵۸	چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا
۲۰۵	وقت ہو چکا ہو تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟	۱۵۹	پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم
۲۰۸	بے ہوش شخص کے لیے نماز کا حکم		نماز استسقاء
۲۰۸	باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا	۱۶۶	باب 1: بلا عنوان
۲۰۹	نماز میں التفات کا حکم	۱۶۷	نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت
۲۱۰	باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا		جنازہ کا بیان
۲۱۰	نماز میں اشارہ کرنے کا حکم	۱۷۶	باب 1: جنازے کے آگے چلنا
	باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک	۱۷۶	جنازے کے آگے چلنے کا حکم

۲۶۱	کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی	۲۱۲	سجدہ پائے اس نے نماز کو پالیا
۲۶۲	باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۲۱۳	باب 14: کئی مسجدیں بنانا
۲۶۳	باب 12: یتیم کے مال میں سے وہی کا قرض کے طور پر کچھ لینا ہے	۲۱۴	باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے
۲۶۴	باب 13: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ	۲۱۵	کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت
۲۶۵	باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدق لینا جائز نہیں ہے	۲۱۶	باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا
۲۶۶	باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟	۲۱۷	باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں
۲۶۷	باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے	۲۱۸	باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا
۲۶۸	باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا	۲۱۹	باب 17: غنی کے حکم کی وضاحت
۲۶۹	باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا	۲۲۰	باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا
۲۷۰	سامان تجارت کی زکوٰۃ کا حکم	۲۲۱	باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا
۲۷۱	باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا	۲۲۲	باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا
۲۷۲	باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ	۲۲۳	باب 1: بلا عنوان
۲۷۳	جزیہ کے احکام	۲۲۴	باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
۲۷۴	جزیہ کی مقدار	۲۲۵	باب 3: سونے چاندی جانور پھلوں اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟
۲۷۵	باب 1: بلا عنوان	۲۲۶	باب 4: (سونے چاندی کے ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی
۲۷۶	صدقہ فطر کے احکام	۲۲۷	باب 5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے
۲۷۷	باب 2: نبی اکرم ﷺ کے احکامات	۲۲۸	باب 6: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی
۲۷۸	باب 2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جو روایات منقول ہیں	۲۲۹	کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم
۲۷۹	باب 1: بلا عنوان	۲۳۰	باب 7: گھریلو استعمال کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی
۲۸۰	باب 1: بلا عنوان	۲۳۱	باب 8: دو چیزوں کو ملانے کی وضاحت؛ دو ٹلی ہوئی چیزوں پر زکوٰۃ لازم ہونے کا حکم
۲۸۱	باب 1: بلا عنوان	۲۳۲	باب 9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کنز نہیں کہا جائے گا
۲۸۲	باب 1: بلا عنوان	۲۳۳	باب 10: مکاتب غلام جب تک آزاد نہ ہو جائے اس

۵۱۸	ایذا پہنچانے والے جانوروں کا حکم	۳۶۶	رویت ہلال کی گواہی
۵۲۵	باب 2: مواقت کا بیان	۳۸۲	باب 2: سحری کا وقت
۵۲۶	میقات کے احکام	۳۸۷	باب 3: چاند دیکھنے کی گواہی
۵۳۳	حج قرآن کا حکم	۳۹۹	باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا
۵۳۶	عرفات میں وقوف کا حکم	۴۱۶	باب 5: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم
۵۷۰	دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم	۴۱۶	روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۸۳	حالت احرام میں نکاح کرنے کا حکم	۴۵۵	باب 6: اعتکاف کا بیان
	نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت	۴۵۶	اعتکاف کے احکام
۶۰۲	فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت	۴۶۳	باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
	خرید و فروخت کے احکام	۴۶۳	روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
۶۳۳	باب 1: بلا عنوان		باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی
۶۳۳	سود کی اقسام اور ان کے احکام	۴۶۷	عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا
۶۳۹	خیابان مجلس کا حکم	۴۶۷	باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا
	پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین		(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری
۶۶۱	صورتیں	۴۶۷	کر لینے کا حکم)
۶۶۵	مجبول چیز کے سودے کا حکم		جزء ششم
۶۷۲	سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم		حج کا بیان
۶۹۱	سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم	۴۸۳	باب 1: بلا عنوان
۶۹۷	مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم	۴۸۳	حج کے حکم کی وضاحت
۷۱۱	زمین کو کرائے پر دینے کا حکم	۴۸۷	زاہراہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت
۷۲۵	زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم	۴۹۳	حج کا احرام باندھنے کی شرائط
۷۳۳	کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم	۴۹۶	احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت
۷۳۷	خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم		کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج
۷۴۷	سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم	۵۰۰	کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟
۷۴۹	مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم	۵۰۵	تلبیہ کے حکم کی وضاحت
۷۶۶	کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم	۵۰۹	حج کے دوران فرائض سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟
۷۷۳	گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم	۵۱۳	حالت احرام و اشخاص لیا پہننے؟

کتاب الجمعة

جمعة کا بیان

1- باب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے

1558- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَافِعِ بْنِ خَالِدٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَصِنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے البتہ بیمار شخص، مسافر شخص، عورت (نابالغ) بچے اور غلام کا حکم مختلف ہے (ان پر جمعہ فرض نہیں) تو جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس سے بے نیازی اختیار کرے (یعنی اسے ادا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے نیازی اختیار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائق حمد ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن عبد صمد مہتدی باللہ، ابو عبد اللہ ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۵۱، ۳۵۲)۔

○ ذکرہ مزنی فی رواة عن سعید بن ابی مریم، ولہ ذکر فی تاریخ اسلام للذہبی فی وفيات سنة (۲۹۰) ص (۳۳۳)، وقال:

روى عنه ابو قاسم طبرانی، وروى عن سعید بن ابی مریم۔

۱۵۵۸- اضرجه ابن عدی فی الكامل (۶/۴۲۳-۴۲۴) قال: ثنا الجفوي ثنا كامل بن طلحة ثنا ابن الربيع به - و من طريق ابن عدی اضرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۸۶/۲) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة - وفي الشعب (۶/۲۶۹) رقم (۲۰۱۳) - قال: اخبرنا ابو سعد الماليني انبا ابو احمد بن عدی - فذكره - وقال ابن عدی: ومعاذ لعدا غير معروف و ابن لربيعة بهديث عن ابى الزبير عن جابر نسخة و لعدا اضرجه عن معاذ بن محمد عن ابى الزبير و معاذ لا اعرفه الا من لعدا الحديث - اله - اضرجه البخاري في التاريخ (۲/۲۲۵) و الطبراني في المعجم الكبير (۵۱/۲) رقم (۱۲۵۷) و البيهقي في الكبرى (مختصراً) (۱۸۴/۲) من رواية ضرارة بن عمرو - و عزاد الربيعي في (المجمع) (۱۷۲/۲) للطبراني ثم قال: (وفيه ضرارة: روى عن التابعين و اظه ابن عمرو الملقب و هو ضعيف) - اله - و مثل ابو زرعة الرازي - كما في (العلل) لا بن ابى حاتم (۱/۲۱۲) (۶۱۳) - عن حديث نعيم لعدا! فقال: لعدا حديث منكر - و روى عن مولى لعدا الزبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الجمعة واجبة على كل محتلم الا اربعة: الصبي و العبد و المرأة و المريض) - اضرجه ابن ابى شيبة في (المصنف) (۱/۴۴۶) و البيهقي في الكبرى (۱۸۶/۲) من رواية ابى حاتم عن مولى لعدا الزبير به -

جمعہ کے احکام

جمعہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب بدایہ تحریر کرتے ہیں:

جمعہ صرف ”مصر جامع“ میں یا شہر کی عید گاہ میں ادا کیا جاسکتا ہے گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس کی دلیل نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”جمعہ تشریق عید الفطر کی نماز عید الاضحیٰ کی نماز صرف مصر جامع میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

”مصر جامع“ سے مراد ہر وہ جگہ ہے جس کا امیر ہو اور وہاں قاضی بھی موجود ہو جو احکام کا نافرمان کرے اور حدود کو قائم

کرے۔

یہ روایت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے تاہم ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے اگر لوگ اپنی بڑی مساجد میں

اکٹھے ہو جائیں تو ان کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی۔

پہلے قول کو امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور یہ ظاہر ہے جبکہ دوسرے قول کو سلجی نے اختیار کیا ہے جبکہ عید گاہ پر حکم عائد

کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ شہر کے آس پاس کی کھلی جگہوں میں کسی بھی جگہ اسے ادا کیا جاسکتا ہے کیونکہ شہر والوں کی ضروریات کے

اعتبار سے اس کی بھی وہی حیثیت ہے اسی طرح منیٰ میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے اگر وہاں حجاز کا امیر موجود ہو یا خلیفہ خود سفر کر کے

وہاں آیا ہو یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک گاؤں ہے یہی وجہ ہے وہاں عید کی نماز بھی ادا نہیں کی جا

سکتی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: حج کے دنوں میں منیٰ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور

لوگوں کی سہولت کے لیے یہاں عید کی نماز ادا نہیں کی جاتی۔

مسافر شخص، عورت، بیمار شخص، غلام اور نابینا شخص پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: مسافر کے لیے جمعہ میں

شریک ہونا اس کے لیے حرج کا باعث ہوگا یہی حال بیمار اور نابینا شخص اور غلام کا ہے کیونکہ غلام تو اپنے آقا کی خدمت میں

مصروف ہوگا اسی طرح عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوگی تو حرج کو دور کرنے کے لیے ان سب کو معذور قرار دیا

جائے گا لیکن اگر یہ سب لوگ نماز میں شریک ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اس وقت کے فرض (یعنی ظہر کی

نماز کی جگہ) پر ادا کر لینا ان کے لیے جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں اس حرج کو انہوں نے خود برداشت کر لیا ہے

تو یہ اس مسافر کی طرح ہو جائیں گے جو روزہ رکھ لیتا ہے۔

مسافر شخص، بیمار اور غلام کے لیے یہ بات جائز ہے وہ جمعہ کی نماز کی امامت کریں۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ ان پر تو جمعہ فرض ہی نہیں ہے تو وہ بچے اور عورت کی

طرح ہو جائیں گے جبکہ ہماری دلیل یہ ہے: یہ بات رخصت ہے لہذا جب وہ مسجد میں حاضر ہو جائیں گے تو یہ چیز ان پر فرض ہو

جائے گی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اس میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں ہوتی جبکہ خاتون مردوں

کی امامت کر ہی نہیں سکتی۔

اگر مقتدیوں میں صرف یہ لوگ ہوں (یعنی مسافر بیمار شخص یا غلام) تو ان کے ذریعے جمعہ منعقد ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: جب یہ لوگ امامت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اقتداء کرنے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

اگر کوئی شخص جمعے کے دن امام کے جمعے کی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہے حالانکہ اس شخص کو کوئی عذر لاحق نہیں ہوتا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے تاہم اس کی یہ نماز درست ہوگی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ان کی یہ نماز اس کے لیے درست نہیں ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اپنی اصل کے اعتبار سے جمعہ پڑھنا ہی فرض ہے۔

اور ظہر کی نماز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اصل پر قدرت رکھنے کی صورت میں بدل کی طرف جانا درست نہیں ہوگا۔

ہدایہ کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی "البنایہ" میں تحریر کرتے ہیں:

لفظ جمعہ میں "ج" اور "م" پر پیش پڑھی جاتی ہے جبکہ بعض حضرات نے "ج" پر پیش اور "م" پر زبر بھی پڑھی ہے۔

اس لفظ کی جمع "جمعات" اور "جمع" آتی ہے اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دی ہیں اور

یہ ایک شرعی نام ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کے جسمانی وجود (کے اجزائے

ترکیبی) کو جمع کیا گیا تھا اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

اس دن کی فضیلت بہت زیادہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور شاہد اور مشہود کی قسم"۔

یہاں "شاہد" سے مراد "جمعہ کا دن" ہے اور "مشہود" سے مراد "عرفہ کا دن" ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "سنن کبریٰ" میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

گیا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے زمین پر اتارا گیا اور قیامت بھی جمعے

کے دن ہی قائم ہوگی"۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا، روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن چیختا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں، کیونکہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے: شاید آج قیامت قائم ہو جائے گی صرف جنات اور انسان کو (اس بارے میں احساس نہیں ہوتا)۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اس میں ایک گھڑی ایسی ہے: بندہ مسلم اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا۔“

دعا کی مقبولیت کی اس گھڑی کے بارے میں تیرہ اقوال ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: یہ گھڑی صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔

حسن اور ابو العالیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سورج ڈھلنے کے بعد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ جمعے کی اذان کے وقت ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ اس کے

(خطبے سے) فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس میں نماز کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ (سورج) نکلنے سے لے کر اس وقت

تک ہوتی ہے جب تک وہ ایک ہاتھ تک بلند نہیں ہو جاتا۔

طاؤس اور حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے

درمیانی عرصے میں ہوتی ہے۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز قائم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہونے تک باقی رہتی

ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے تین مقامات پر تلاش کرو، صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک امام کے (خطبے

تے) فارغ ہونے کے بعد منبر سے (نیچے اترنے سے لے کر اس کے تکبیر کہنے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے

تک۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: تمام مسلمانوں کا جمعہ کے واجب ہونے پر اجماع پایا جاتا ہے۔

شیخ ظہابی نے یہ بات بیان کی ہے: اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جمعہ پڑھنا فرض کفایہ ہے

لیکن علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غلط ہے۔

امام فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر اس شخص پر فرض ہے جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو۔
شیخ ابوطیب نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات غلط نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ فرض کفایہ ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اجماع اس بارے میں سب سے قوی دلیل ہے۔

شیخ ابن وہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے سنت قرار دیا ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: مالکی فقہاء نے اس بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعہ پڑھنا اس شخص پر لازم ہے جو (جمعہ کی) اذان کی آواز سنتا ہے۔“

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا واجب ہے۔“

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ہے، یہ بات امام نے بیان کی ہے۔

”الدرایہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنا فرض ہے اور اس بات پر اتفاق ہے اس کا انکار کرنے والے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔

یہ فرض عین ہے، البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے اسے فرض کفایہ قرار دیا ہے، لیکن یہ بات غلط ہے۔ یہ بات ”الحلیہ“ اور ”شرح الوجیز“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جمعہ کی فرضیت، کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے، تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو۔“

یہاں ذکر سے مراد خطبہ ہے، اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لیے ہے، تو جب خطبے کے لیے چل کر جانا فرض ہوگا وہ خطبہ جو نماز کے جواز کے لیے شرط ہے، تو اصل نماز کی طرف جانا بدرجہ اولیٰ واجب قرار دیا جائے گا اور اس کا واجب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا، ان الفاظ کے ذریعے ”اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو“ یعنی اذان ہو جانے کے بعد خرید و فروخت حرام ہے، تو کسی مباح کام کو صرف کسی واجب کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ حدیث ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:)"تم لوگ یہ بات جان لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعے کی نماز فرض قرار دی ہے۔"

اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عبداللہ بن محمد عدوی نامی راوی ہے جو منکر الحدیث ہے اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی یہ بات امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔
"المبسوط" نامی کتاب میں اس روایت کا مضمون زیادہ الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور اسی روایت کے بعض حصے کو "المہذب" کے مصنف نے بھی نقل کیا ہے

جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک کے تمام مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے۔

تاہم اہل علم کے درمیان اس وقت کے اصل فرض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جدید رائے یہ ہے اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں جمعہ پڑھنا فرض ہے جبکہ ظہر کی نماز کو اس کا بدل قرار دیا جائے گا۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں فرض ظہر کی نماز ادا کرنا ہے اور جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اگر وہ جمعے کی نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے ظہر ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز متعین طور پر فرض نہیں ہے تاہم انہوں نے ظہر کی ادائیگی کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا جب کوئی آزاد مقیم شخص ظہر کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا مطلق جائز ہوگا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے یا جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں جاتا تو اس کا ظہر کا فرض باطل نہیں ہوگا جبکہ دیگر مشائخ کے نزدیک ظہر کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا خواہ وہ شخص جمعے کو پالیتا ہے یا جمعے کو نہیں پاتا وہ جمعے کی طرف چل کے جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

جہاں تک معنوی (یعنی قیاس کے ذریعے حکم ثابت کرنے کا) تعلق ہے تو اس کی صورت یہ ہے: ہم نے جمعہ کی ادائیگی کی صورت میں ظہر کی نماز ترک کرنے کا حکم دیا جبکہ ظہر کی نماز فرض ہے تو کسی ایک فرض کو کسی دوسرے ایسے فرض کی وجہ سے ہی چھوڑا جاسکتا ہے جو اس سے زیادہ مؤکد ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے فرض ہونے کے اعتبار سے جمعہ کی نماز ظہر کی نماز سے زیادہ مؤکد ہے۔

مصر جامع کی وضاحت

صاحب ہدایہ نے جو یہ کہا ہے: ”جامع مصر“ کے علاوہ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

جمعہ کے لازم ہونے کی شرائط بارہ ہیں، چھ کا تعلق نمازی سے ہے، یعنی آزاد ہونا، مرد ہونا، مقیم ہونا، تندرست ہونا، دونوں پاؤں اور بصارت کا سلامت ہونا۔

تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نابینا شخص کو ساتھ لے کر جانے والا کوئی آدمی مل جاتا ہے تو اس پر بھی جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

چھ شرائط کا تعلق نمازی کی ذات کے علاوہ سے ہے، وہ شہر کا جامع ہونا، سلطان کا موجود ہونا، جماعت کا موجود ہونا، خطبہ ہونا، نماز کا وقت ہونا اور اظہار ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی والی شہر کے دروازے تک آ جاتا ہے اور وہاں ہجوم اکٹھا کر لیتا ہے، لیکن لوگوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوتی تو جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

شیخ ترمذی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے نادر احکام ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی ذکر کی ہے، اگر امیر اپنے لشکر کو کسی قلعے کے پاس جمع کرتا ہے، لیکن شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور امیر وہاں کے لوگوں کو جمعہ پڑھا دیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، تو مصنف نے پہلی شرط کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: جمعہ صرف جامع شہر میں ادا کیا جاسکتا ہے۔

حدیث کی تحقیق

صاحب ہدایہ نے جو حدیث نقل کی ہے: مصر جامع کے علاوہ جمعہ تشریق، عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی، اس کے بارے میں حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

امام زیلیعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا غریب ہے، ہمیں یہ روایت موقوف روایت کے طور پر ملی ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اسے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”مصنف“ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جمعہ تشریق، عید الفطر کی نماز، عید الضحیٰ کی نماز صرف جامع مصر یا بڑے شہر میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ”معرفۃ السنن والآثار“ میں بھی نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حزم نے اپنی کتاب ”المحلی“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر نہ پہنچنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ یہ مرفوع حدیث ہے ہی نہیں اس کی وجہ یہ ہے: امام خواہر زاوہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”مبسوط“ میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں حجت ہیں اور اگر ہم اس روایت کا موقوف ہونا تسلیم کر لیں تو بھی یہ مستند طور پر موقوف ہے اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بیان کر دیں۔

مصر جامع کی تعریف کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات نقل کی ہے۔

اس کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: ”مصر جامع“ اس کو کہتے ہیں جس میں دین اور دنیا کے مختلف معاملات سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے لوگ بستے ہوں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ جگہ جہاں ہر امیر اور قاضی موجود ہو جو احکام کو نافذ کر سکیں اور حدود کو قائم کر سکیں تو وہ مصر قرار دیا جائے گا اور وہاں کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سفیان ثوری کہتے ہیں: مصر جامع اسے کہا جائے گا جسے لوگ شہر کہتے ہوں اس وقت جب شہروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جیسے بخارا اور سمرقند ہیں۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مصر جامع اس شہر کو کہا جائے گا جہاں حدود قائم کی جا سکیں اور احکام نافذ ہو سکیں۔ زحشری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شہر کی تعریف کے بارے میں مزید مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔

1559 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلَى اَرْبَعِ عِبْدٍ مَمْلُوكٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيضٍ اَوْ امْرَاةٍ.

☆☆ طارق بن شہاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے، صرف چار پر نہیں ہے: غلام شخص (نابالغ) بچہ بیمار اور عورت۔

۱۔ تلخیص البنا یہ شرح الہدایہ از امام حافظ بدرالدین محمود عینی ص 45/2

۱۰۵۹ - اخرجہ البیہقی فی الکبری (۱۸۲/۲) کتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة من طریق محمد بن احمد بن عبدان ثنا ابراهيم بن اسحاق بن ابي العنابس ثنا اسحاق بن منصور به - و اخرجہ ابو داود فی سننه (۲۸۰/۱) کتاب الصلاة باب الجمعة للمملوك و المرأة الحديث (۱۰۶۷): حدثنا العباس بن عبد العظيم حدثني اسحاق بن منصور به - و اخرجہ الحاكم في المستدرک (۲۸۸/۱) و صححه علی شرط الشيخين و وافقه الذهبي - و من طريق الحاكم اخرجہ البيهقي في المعرفة (۱۷۱/۲) و علفه في الكبرى (۱۷۲/۲-۱۷۲) کتاب الجمعة باب من يجب عليه الجمعة وقال (ليس بمحمولاً فقد اخرجہ غير العباس ايضاً عن اسحاق بعد ذكر ابي موسى فيه) - ۵۱ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنینس زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۵-۲۶) و ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۹۸)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع، ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۱۵) (ت ۲۳۲)۔

○ قیس بن مسلم مذہبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۶) (۵۶۲۷)۔

1560 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ الْأَحْرُورُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيِّدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَالْأَناسُ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودِ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ہم دنیا میں) بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہونے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب دی گئی تو یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم کیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی کی تو اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں، یہودیوں کا دن کل (ہفتے کا دن ہے) اور عیسائیوں کا دن کل کے بعد والا (اتوار کا دن) ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن سلیمان نیری۔ بالنون مصغر۔ ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

۱۵۶۰ - اخرجہ مسلم (۸۵۶) فی الجمعة: باب لعداية هذه الامة ليوم الجمعة والنسائي (۸۷/۳) فی الجمعة: باب ايجاب الجمعة وابن ماجه (۱۸۳) فی اقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة من طريق ابي حازم عن ابي هريرة - و اخرجہ عبد الرزاق عن معمر عن هشام بن منبه عن ابي هريرة مرفوعاً به - و من هذا الوجه اخرجہ البخاري (۶۶۳۴) (۷۰۳۶) و مسلم (۸۵۵) و احمد (۲۷۴/۲) و البغوي (۱۰۴۵) و ابن حبان (۲۷۸۴) و البيهقي في سننه (۱۷۱/۳) اول كتاب الجمعة و اخرجہ ابو الزناد عن الاعمش عن ابي هريرة به - و من هذا الوجه اخرجہ البخاري (۲۳۸) (۸۷۶) (۲۹۵۶) (۶۸۸۷) (۵۷۹۵) و مسلم (۸۵۵) و احمد (۲۴۹/۲) والنسائي (۸۵/۳) و ابن خزيمة رقم (۱۷۳۰) - و البغوي في شرح السنة رقم (۲۴۷) و البيهقي (۱۷۰/۲) و اخرجہ ابو صالح عن ابي هريرة اخرجہ مسلم (۸۵۵) و احمد (۲۴۹/۲) و اخرجہ طاوس عن ابي هريرة اخرجہ البخاري (۲۴۸۶) (۸۹۶) و مسلم (۸۵۵) و النسائي (۸۵/۳) و احمد (۲۴۹/۲) و البيهقي (۱۷۰/۳) كتاب الجمعة و اخرجہ عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة نحوه اخرجہ احمد (۲۴۶/۲) و اخرجہ عبد الرحمن بن مولى ام بزنين عن ابي هريرة نحوه اخرجہ احمد (۲۴۸/۲) و اخرجہ ابو سلمة عن ابي هريرة: اخرجہ احمد (۵۰۲/۲) - و اخرجہ سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة: اخرجہ احمد (۵۱۷/۲) - (۵۱۸)۔

ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 183ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۸۵) (ت ۵۳۶۲)۔

2- باب ذِکْرِ الْعَدَدِ فِي الْجُمُعَةِ.

باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ

1561- قُرِءَ عَلَيَّ أَبِي عَيْسَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ الْأَنْبَارِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ

بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بِيَالِسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَضَى السَّنَةُ أَنَّ فِي كُلِّ ثَلَاثَةِ إِمَامٍ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ جُمُعَةٌ وَأَضْحَى وَفِطْرًا وَذَلِكَ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ. قَالَ وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ طریقہ چلا آ رہا ہے جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور جہاں چالیس لوگ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو وہاں جمعہ کی نماز بھی ہوگی، عید الفطر کی نماز بھی ہوگی اور عید الفطر کی نماز بھی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ ایک جماعت شمار ہوتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ہارون بن ہاشم بن شہاب، ابو عیسیٰ انباری، سکن بغداد فی جانب شرقی منھا، و ذکرہ ابن ثلاث اندان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۹/۱۰)۔ ووقع فی (۱): انصاری۔
- قال ذہبی فی میزان: اسحاق بن خالد بن یزید۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۳۱/۱)، ثقات (۱۳۰/۸)۔
- محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن ہارون بن جعفر۔ ان کا انتقال 351ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۲)۔

1562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

۱۵۶۱- اخرجہ البیہقی فی (الکبری) (۱۷۷/۲) و اشار الیہ فی (المعرفة) (۶۳۲۷) کتاب الجمعة: باب العدد الذین اذا كانوا فی قرية و جبت علیہم الجمعة - و قال فی (المعرفة): (و هذا حدیث ضعیف: لا یجوز ان یتحد بہ) - و ضعفه فی السنن ایضاً بعد العزیز بن عبد الرحمن و نقل ذلك عنه الزیلعی فی نصب الرایة (۱۹۸/۲) - قال العافظ فی التلخیص (۱۱۶/۲): (و عبد العزیز قال احمد: اضر ب علی حدیثہ: فانہا کذب او موضوعة - و قال النسائی: لیس بشقة - و قال الدارقطنی: منکر الحدیث - و قال ابن عیاض: لا یجوز ان یتحد بہ) - الہ - و فی اسنادہ ایضاً خصیف: و هو ابن عبد الرحمن الجزری صدوق سیئ - العفظ: خلط بأضرة و رمی بالارہاء: کما فی التفریب (ت ۱۷۲۸)۔

۱۵۶۲- اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۲۸۱/۸) الحدیث رقم (۷۹۵۲): حدیثنا الحسن بن اسحاق التستری ثنا سہیل بن عثمان ثنا مروان بن معاویة عن جعفر بن الزبیر و لفظہ: (الجمعة علی الضمین رجلاً و لیس علی ما دون الضمین جمعة) - و قال السیوطی فی مجمع الزوائد (۱۷۹/۲): (فیہ جعفر بن الزبیر صاحب القاسم و هو ضعیف جدا) - الہ - و الحدیث اشار الیہ البیہقی فی سننہ (۱۷۹/۲) کتاب الجمعة: باب العدد الذین اذا كانوا فی قرية و جبت علیہم الجمعة: فقال: (و قد روی فی هذا الباب حدیث فی الضمین لا یصح اسنادہ) - الہ - و لم افق علیہ مستنداً عند البیہقی فی السنن و لا فی المعرفة: فلعله فی (الخلافيات) - و قال العافظ ابن حجر فی تلخیص المبرر (۱۱۶/۲): (و فی اسنادہ جعفر ابن الزبیر و هو مشرک و هو باطل و هو ضعیف ایضاً - و فی طرقہ البیہقی النقاش البصری و هو واه ایضاً) - الہ -

إِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ - جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(جس بستی میں) پچاس افراد ہوں ان پر جمعہ لازم ہوگا اس سے کم پر واجب نہیں ہوگا۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر متروک ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن ہروی، سمع احمد بن حنبل و طبقته ببغداد۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا۔ وانظر ترجمته فی "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۳/۱۳)۔

○ حسین بن اوریس انصاری ہروی، معروف بابن خرم مشہور۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۸۳/۲)۔

○ خالد بن ہیاج بن بسطام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۰/۲)۔

○ ہیاج بن بسطام ہروی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ان کی حدیث نوٹ کی جائے گی۔ وقال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۰۳/۷)۔

1563 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَيْسَى أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَامِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پچاس افراد پر جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سلیمان بن عیسیٰ بن ہیشم، وقیل: ابن عیسیٰ بن سندی بن سیرین، ابو محمد وراق، معروف بالقامی، وثقه خطیب فی تاریخ۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۹/۹)۔

○ ابراہیم بن حکم بن ابان عدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۶) (ت ۱۶۸)۔

○ حکم بن ابان عدنی، ابو عیسیٰ۔ عن طاوس وعكرمة۔ وثقه ابن معین ونسائی، وقال احمد عجل: علم حدیث کے ماہرین نے

انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۳۲/۲)۔

1564 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ: ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسافر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع کوفی، ابو جعفر ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۲) (ت ۳۶۸۳)۔

1565 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخُطُّنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ أَقْبَلَتْ عَيْرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتَّى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا وَانْقَضُوا إِلَيْهَا وَتَوَكَّأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَنَا مِنْهُمْ - قَالَ - وَأَنْزَلَ

۱۵۶۴- اخرجہ الطبرانی فی (الوسط) (۸۱۸/۵): حدیثنا احمد بن یحیی العلوانی حدیثنا عبید اللہ بن عمر القواریری بہ - وقال الطبرانی: (لم یرو لهذا الحدیث عن نافع الا ابنه عبد اللہ نفع بہ: ابو بکر الحنفی) - الہ - وروی عن الحسن البصری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (لیس علی المسافر جمعة) - اخرجہ عبد الرزاق (۱۷۶/۲) عن ابن عبینة عن عمرو بن الحسن بہ - وهو مرسل من هذا الوجه - وحدث ابن عمر سکت عنه العافظ فی التلخیص (۱۳۰/۲) - وقال فی (بلوغ المرام - مع سبل السلام) (۱۳۸): (اخرجہ الطبرانی بامتناد ضعیف) - الہ - وضعفہ اللیبانی فی (الارواء) (۶۱/۲) بعبد اللہ بن نافع - وله ثالث من حدیث ابی لمریرة مرفوعاً: اخرجہ الطبرانی فی الاوسط كما فی مجمع البحرین رقم (۹۱۲) عن ابراهیم بن حنبل ابن ابی حازم المدینی نا مالک بن انس عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی لمریرة مرفوعاً بہ - وقال اللیبانی: (وهو سند ضعیف: ابراهیم لهذا ضعفه الدارقطنی) - الہ -

۱۵۶۵- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۸۲/۲) كتاب الجمعة باب الانقضاء من طريق المصنف - وقد خالف علي بن عاصم عليه جمع من الرواية فروده عن حسين فذكروا العدد (انني عشر رجلاً) اخرجہ عن حسين فكذا: عبد اللہ بن ادریس و محمد بن فضیل و زائدة بن قدامة و لقمان و جریر بن عبد الحمید و سليمان بن كثير و عیث بن القاسم و وهو الصواب - اخرجہ البخاری (۹۳۶) فی الجمعة باب اذا نفر الناس عن الامام فی صلاة الجمعة فصلالة الامام و من بقي جائزة و (۲۰۵۸) فی البيوع: باب قول الله تعالى: (واذا رآوا تجرة او طوا انفضوا اليها) و (۲۰۶۱) و مسلم (۸۶۲) فی الجمعة: باب فی قوله تعالى: (واذا رآوا تجرة او طوا انفضوا اليها و تركوا فائها) و الترمذی (۲۳۱) فی التفسیر: باب و من سورة الجمعة و ابن ابی شيبه (۱۱۲/۲) و احمد (۲۷۰/۲) و الطبري فی التفسیر (۱۰۵/۲۸) و البيهقي (۱۹۷/۲) و ابو علي (۱۸۸۸) و الواهدي في (اسباب النزول) ص (۲۸۶) كل يوم من طريق حسين عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ بہ - و من لهذا الوجه ايضاً اخرجہ النسائي في الجمعة (۵۶) و ابن الجارود (۲۹۲) - وقال الترمذی: حسن صحيح - و اخرجہ حسين ايضاً عن ابی سليمان عن جابر و في بعض الروايات: (عن ابی سليمان و سالم بن ابی الجعد) - و من لهذا الوجه اخرجہ البخاری (۱۸۹۹) و مسلم (۸۶۲) و الترمذی (۲۳۱) و ابن خزيمة (۱۸۵۲) و الطبري (۱۰۵-۱۰۶/۲۸) و ابن حبان (۶۸۷۶) (۶۸۷۷) و ابو يعلى (۱۹۷۹) و الواهدي ص (۲۸۶) - و روی عن الحسن مرفوعاً نحو هذا القصة بدون ذكر العدد و ذكره قتادة عقب كلام الحسن (انا عشر رجلاً و امرأة) فكذا اخرجہ ابن بشكوال في (غوامض الاسماء النبوية) (۸۵۱) و البيهقي في (الشمب) (۲۷۱/۶) - و روی عن مرة نحو اصل القصة بدون ذكر العدد: اخرجہ ابن بشكوال ايضاً (۸۵۱) -

اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) لَمْ يَقُلْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ حُصَيْنٍ فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ آیا جو اوناج لے کر آیا تھا اور وہ قافلہ کھلے میدان میں ٹھہر گیا، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی طرف چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چالیس افراد رہ گئے جن میں میں بھی شامل تھا، تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں قیام کی حالت میں چھوڑ گئے۔“

صرف علی بن عامر نامی راوی نے اس روایت میں چالیس افراد کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ویصر، ورمی بالتشیع، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹۹) (ت ۴۷۹۲)۔

1566 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ وَقَالَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس دوران قافلہ آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس کے بعد یہ الفاظ ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد عزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبہ، یعرف بابن خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۴۵۴)۔

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۵) (۴۸۳۳)۔

1567 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصْرُهُ فَإِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ صَلَّى عَلَيَّ أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَه - قَالَ - فَمَكَتْ كَذَلِكَ حِينًا لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ إِلَّا فَعَلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَةَ أَرَأَيْتَ اسْتَغْفَارَكَ لِأَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ قَالَ أَيُّ نَبِيِّ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ نَبِيِّ بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ قَالَ قُلْتُ وَكَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ رَجُلًا .

☆☆ محمد بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کو ساتھ لے کر جایا کرتا تھا جب ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی ایک مرتبہ میں انہیں لے کر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا تو انہوں نے اذان کی آواز سننے کے بعد حضرت ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی اور پھر کچھ دیر اسی حالت میں رہے وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنا کرتے تھے وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے میں نے ان سے دریافت کیا: اے اباجان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! وہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) پہلے فرد ہیں جنہوں نے مدینہ میں بنو بیاضہ کے پتھر یلے میدان کی پست زمین میں جمعہ کے آغاز کیا تھا اس جگہ کا نام ”نقیع الخدمات“ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح، ابو حامد حضرمی۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

۱۵۶۷ اخرجہ العسقلانی في المستدرک (۲۸۱/۱): اخرجنا ابو عمرو عثمان بن احمد بن السمالک ببغداد ثنا علي بن ابراهيم الواسطي ثنا وهيب بن جرير ثنا ابي به - والحديث اخرجہ ابو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة: باب الجمعة في السفر الحديث (۱۰۶۹) - ومن طريقه البيهقي في سننه (۱۷۷/۲) كتاب الجمعة: باب الصدق الذين اذا كانوا في قرية و جئت عليهم الجمعة من طريق ابن ابراهيم عن محمد بن اسماعيل به - و بيان في المصنف بعد الحديث التالي - و بيان ايضا بعد هذا من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق به - واخرجہ ايضا ابن ماجه (۲۶۲/۱) كتاب اقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة الحديث (۱۰۸۲) و ابن حبان في صحيحه (۱۷۸/۱۵) رقم (۷۰۱۲) و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۶) و المروزي في الجمعة (۱) و ابن ابي شيبة (۲۸۱/۱) - و قال البيهقي في (السنن): (واخرجہ جرير بن عازم و محمد بن سلمة عن ابن اسحاق قال: حدثني محمد بن ابي امامة كما قال يونس بن بكير - و محمد بن اسماعيل اذا ذكر سماعه في الرواية و كان الراوي عنه ثقة استقام اللسان و لهذا حديث حسن اللسان صحيح - و قد روي فيه حديث آخر لا يخرج بطله) - و قال في (الدلائل): (بخلاف هذا قول ابن شهاب و كان مصعبا جمع يوم الجمعة اسم من زارة: فاضافه كعب الهه - و الله اعلم) - و قد ساقه البيهقي في (المعرفة) (۶۲۱) ثم قال عقبه (۶۲۱-۶۲۲):

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام (وفیات-۳۲۱) وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵۸)۔
 ○ یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم، ابو یوسف بصری، مولی آل ہذیر بن حازم ازدی ولی قضاء و قدم بغداد و
 حدث بھان کا انتقال 246ھ میں ہوا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و
 ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲۰۳/۹)، ثقات (۲۸۶/۹)، تاریخ بغداد
 (۱۳/۲۷۶-۲۷۵)۔

○ محمد بن ابی امامۃ اسعد بن سہل بن حنیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے
 طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۷) (ت
 ۵۷۸۵)۔

1568 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 إِسْحَاقَ بِهَذَا.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد جبار غطارودی، ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔
 ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳)، وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
 ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۵۲)۔

1569 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ فِي هَرَمِ النَّبِيِّ مِنْ حَرَّةِ بَنِي
 بِيَّاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

بنو بیاضہ کی پتھر ملی زمین کے اس پست حصے میں جہاں نباتات اُگتے ہیں اور جس کا نام ”نقیع الخدمات“ ہے۔
 باقی روایت سابقہ روایت کی مانند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابو جعفر، حدث عن حسن بن عرفۃ و ابی داود، روی عنہ دارقطنی
 وغیرہ۔ وثقة خطیب فی تاریخ۔ النظر: تاریخ بغداد (۳/۳۲۶-۳۲۷)۔

۱۵۶۸- اخرجہ الطبرانی فی الكبير (۲۰۵/۱) رقم (۹۰۰) و فی (۹۱/۱۹) رقم (۱۷۶) و العاکم فی المستدرک (۱۸۷/۲) و من طریقہ
 البیہقی فی سننہ (۱۷۶/۲-۱۷۹) کتاب الجمعة باب العدد الذین اذا کانوا فی قرية و جبت علیہم الجمعة و فی الدلائل (۱۴۱/۲) من
 طریق یونس بن بکیر عن ابن اسحاق بہ۔

3- باب الْجُمُعَةِ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے

1570- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
الْجُمُعَةُ عَلٰی مَنْ بِمَدَى الصَّوْتِ . قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو (مؤذن کی) آواز سنتا ہے۔

داؤد نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: وہ شخص (مؤذن) کی آواز سنتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید - ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، خوارزمی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة"

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے
ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۰۵) (ت ۱۷۹۳)۔

1571- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلٰی
مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے۔"

۱۵۷۰- عزاه اللہانی فی اللارواۃ (۵۹/۲) الی الدارقطنی و عنہ ابن الجوزی و ابن اخی مہدی فی الفوائد المنتفاہ (۲/۹۱/۶) عن محمد بن الفضل بن عطیة عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده - و محمد بن الفضل: قال غیر واحد: متروک وقال احمد: حديثه حديث الضلع الكذب و لكن اخرجہ الدارقطنی فی الذي بعده من رواية لعنسان بن خالد: نا الوليد عن زهير بن محمد عن عمرو باسناده مرفوعاً - و من طريق الدارقطنی اخرجہ البيهقي (۱۷۲/۲) - وروي عن ابن المسيب انه قال: (تجب الجمعة على من سمع النداء) - اخرجہ الشافعي في (الام) (۱۹۲/۱) باب: من تجب عليه الجمعة بسكنه و من طريقه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۵/۲) و في (المعرفة) (۶۲۸۹) قال الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد همداني عبد الله ابن يزيد عن سعيد بن المسيب به - لكن اخرجہ ابن ابي شيبة (۲۲۲/۲) عن ابي خالد اللصبي عن عبد الله بن يزيد عن ابن المسيب به: فزالت العلة - و اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۵۶) عن رجل من اسلم عن عثمان بن محمد: انه ارسل الي ابن المسيب يساله: على من تجب عليه الجمعة؟ قال: على من سمع النداء - و مثل الزهري عن المسافر ينزل بقرية يوم الجمعة فقال: (اذا سمع الاذان فليجسود الجمعة) - اخرجہ عبد الرزاق (۵۲۰۵) عن مصر عن الزهري به -

۱۵۷۱- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة: باب وجوب الجمعة على من كان خارج المصلى في موضع يخلقه النداء و قد تقدم في الذي قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن خالد بن زید بن مروان ازرق، ابومروان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۱) ص (۱۰۲۱)۔

○ زہیر بن محمد تمیمی، ابومنذر خراسانی، سکن شام ثم حجاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۲۲) ت (۲۰۶۰)۔

1572 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ وَهَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الطَّائِفِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعة اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو جمعہ کی اذان سنتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس بن ذویب ذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حافظ جلیل، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۲)۔

○ محمد بن سعید طائفی، ابوسعید موزن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۳۸) ت (۵۹۵۳)۔

○ ابوسلمة بن نبیہ - بنون موحدة، مصر - مدنی، مجھول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵۵) ت (۸۲۰۳)۔

۱۵۷۲ - اخرجہ ابو داود (۱۰۵۶) کتاب الصلاة: باب من تجب علیہ الجمعة و البسوقی (۱۷۳/۲) کتاب الجمعة: باب وجوب الجمعة لمن یبلغه النساء و الخطیب فی (الموضح) (۱۲/۱) و ابو نعیم فی (الملیة) (۱۰۶/۷) و المروزی فی (الجمعة) (۸۶) کلمہ من روایة قبیصة بن عقیبة عن سفیان عن محمد بن سعید عن ابی سلمة بن نبیہ عن عبد اللہ بن ہارون عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ - وقال ابو داود: (روی لنا الحدیث جماعة عن سفیان مقصوداً علی عبد اللہ بن عمرو و لم یرفوہ و انما اسند قبیصة) - قال البسوقی: (وقبیصة بن عقیبة من الثقات - و محمد بن سعید لهذا هو الطائفي ثقة - وله شاهد من حدیث عمرو بن سعید عن ابیہ عن جمہ - ۱ - ۲ -

○ عبد اللہ بن ہارون و ابن ابی ہارون، حجازی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۹۸)۔

1573 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ النَّاذِينَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہاں لفظ "ناذین" استعمال ہوا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن حکیم، ابوحسن اللخمی خزاز کوفی۔ عن ہشیم و ابن عمیرۃ۔ وعنہ محاملی و محمد بن مخلد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: تکلموا فیہ بلا حجتہ۔ قال نسائی: لیس بشیء۔ و احسن قول فیہ احمد بن حنبل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳۸۵/۲)۔

4- باب الْجُمُعَةِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ.

باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے

1574 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدِ التَّجِيبِيِّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ . يَعْنِي بِالْقَرْيَةِ الْمَدَائِنَ . لَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد رہ جائیں۔

یہاں پر بستی سے مراد شہر ہے اور یہ بات زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن وہب بن سعید بن عطیہ دمشقی، وقیل بحذف (سعید)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر

۱۵۷۴ - اضرجه البیہقی (۱۷۹/۲) کتاب الجمعة باب العدد الذین اذا كانوا فی قرية و جبت علیہم الجمعة من طریق المصنف - و الحدیث اضرجه ابن عدی فی الکامل (۲۰۶/۲): اضرنا ابن مسلم: حدتنا محمد بن مصعب: حدتنا بقية: حدتنا معاوية بن يحيى ثنا معاوية بن سعيد التجيبي عن الحكم بن عبد الله بن سعد عن الزهري عن ام عبد الله الدوسية - و من طريق ابن عدی اضرجه البیہقی (۱۷۹/۲) وقال: (الحكم بن عبد الله بن عمرو) - و معاوية بن يحيى ضعيف - ولا يصح لهذا عن الزهري - وقد روي في هذا الباب حديث في الضمير له يصح اسناده - و يذكر عن الزهري: ان مصعب بن عمير حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة جمع يوم و لهم اثنا عشر رجلا - و الحدیث اضرجه الدارقطني: و ضمه من طريق الوليد بن محمد عن الزهري به - و سباني في الحدیث التالي - و نقل الزيلعي في نصب الرابة (۱۹۷/۲) عن عبد الحميد قال في (احكامه) لا يصح في عدد الجمعة شي -

عسقلانی ص (۹۰۵) (ت ۶۳۱۷)۔

○ معاویہ بن یحییٰ طرابلسی، ابو مطیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ قال ابن معین و ابو حاتم و غیرہا: طرابلسی اقویٰ من صدقی۔ و عسقلانی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۷) (ت ۶۸۲۱)۔

○ معاویہ بن سعید بن شرحبیل (اور ایک قول کے مطابق): معاویہ بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۳) (ت ۶۸۰۵)۔

1575 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْسِ الْكَلَاعِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرِيْبَةٍ فِيهَا إِمَامٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ. الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْمُؤَقَّرِيُّ مَتْرُوكٌ وَلَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوكٌ.

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر اس بستی والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے جس میں امام موجود ہو اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد موجود ہوں۔

اس روایت میں ایک راوی ولید بن محمد متروک ہے اور یہ روایت زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے اسے نقل کرنے والے تمام راوی متروک ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی واعظ، ابوطاھر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵۵۹/۶)۔

○ ولید بن محمد مرقری، ابوبشر بلقاوی، مولیٰ بنی امیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۵۰۳) ص (۱۰۴۱)۔

1576 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ كُلِّ قَرِيْبَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ. الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ وَالْحَكَمُ هَذَا مَتْرُوكٌ.

۱۵۷۶ - اضرجه ابن عدی فی الکامل (۲/۲۰۶) و من طریقہ البیہقی (۲/۱۷۹)۔

☆ ☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے، اگرچہ وہاں صرف تین افراد رہ جائیں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ زہری کا سیدہ دوسیر رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس روایت کا راوی حکم متروک ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح کھمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، ولینہ بعضہم؛ لکونہ حدث من غیر اصلہ، روی لہ ابن ماجہ، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵۵)۔ وفی (ط): محمد بن عثمان۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوفی ہلالی، ابو حفص، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ انظر ترجمتہ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۵۰۶۵)، وتہذیب الکمال (۲۳/۲۲-۲۳)، وجرح، تعدیل (۲۳۳/۶)۔

○ مسلم بن علی شنی۔ ابوسعید دمشقی، بلاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۲۳) (ت ۶۷۰۶)۔

5- باب فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا.

باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ نہیں پاتا

1577- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ

1577- اخرجہ ابن الجوزی فی الملل النسنانیة (۱/۱۶۵) رقم (۶۷۹۷) وفی التمهید (۱/۵۰۷) من طریق الدارقطنی بہ۔ وقال ابن الجوزی: قال یحییٰ: عبد الرزاق لیس بشیء کذاب۔ وقال ابو حاتم الرزازی: لا یکتب حدیثہ۔ (۱) والحدیث اخرجہ النسائی (۱۱۲/۲) من طریق سفیان عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به۔ واکرجه ابن ماجه رقم (۱۱۲۱) من طریق عمر بن حبيب عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن ابي سلمة و سعید بن المسیب عن ابي هريرة به مرفوعاً۔ وعمر بن حبيب ضعيف كما في التقریب (۱۹۰۸)۔ لکن طریق النسائی سندہ صحیح، رجالہ ثقات، و ذکر (الجمعة) فیہ خطأ كما سياتي۔ احمد الدارقطنی حدیثہ ابي هريرة لفظاً من وجوه عن الزهري باسناده الى ابي هريرة بلفظ اللغات ولا يصح منسوخاً۔ فاخرجہ عن عبد الرزاق بن عمر الدمشقي، والمعاجم، وياسين بن معاذ، واسامة بن زيد، وعمر بن قيس، وغيرهم۔ و سياتي تخریجاً جلیلاً۔ وقد خالفهم جماعة من الكبار اصحاب الزهري فرووه عنه باسناده الى ابي هريرة مرفوعاً بلفظ: (من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك الصلاة)۔ ودوي عن ابي هريرة كذلك ايضاً من غير طريق الزهري من غير وجه۔ وقد اوردہ الدارقطنی فی آخر الباب باسناده آخر عن سويل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة، ولا يصح ايضاً كما سياتي لفظاً۔ و حدیث ابي هريرة مرفوعاً (من ادرك من الصلاة ركعة فقد ادرك الصلاة)۔ وقد من وجوه كالتالي: اخرجہ مالك (۱/۱۰) فی وقوف الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة، عن ابن شواب عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً (من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك الصلاة)۔ (۱) و من طریق مالك اخرجہ النسنانی فی مسنده (۱/۵۱) وفی اللام (۱/۲۰۵) باب من ادرك ركعة من الجمعة والبخاري (۵۸۰) فی المواقيت، باب من ادرك من الصلاة ركعة، و مسلم (۶۷) فی المساجد، باب من ادرك ركعة فقد ادرك الصلاة، و ابو داود (۱۱۲۱) فی الصلاة، باب من ادرك من الجمعة ركعة، و النسائی (۱/۲۷۶) فی المواقيت، باب من ادرك ركعة من الصلاة، و الطحاوي فی (مشكل الآثار) (۱/۱۰۵) وفی (السنن) (۱/۲۵۱) و البهوي فی (شرح السنة) (۱/۱۰۰) و ابن حبان (۱۸۸۲)

الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاتا ہے وہ اس کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حکم بن موسیٰ بن ابی زہیر بغدادی، ابوصالہ قنطری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۶۳) (ت ۱۳۷۰)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۳۳۷)۔

1578 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدقدوس بن بکر بن حمیس کوفی، کدیہ ابو جہم۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا باس بحدیث۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۶/۲۹۸)، وثقات (۸/۴۱۹)، و ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۱۵)۔

1579 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مَعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جمعے کی نماز کے دوران جلسے کی

۱۵۷۸- أخرجه أبو يعلى في مسنده (۲۶/۵) رقم (۲۶۲۵) من طريق المعجم به- في إسناده المعجم بن إدراة قال العافظ من إخراج ابن خزيمة (۱۱۲۷): صحيح كثير الخطأ والتدليس- وقال السجستاني في مجمع الزوائد (۱۹۵/۲): (فيه المعجم بن إدراة وفيه كلام)-
 ۱۵۷۹- في إسناده (ياسين بن معاذ الزيات): قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي وابن الجوزي: مشرؤك- انظر: ترجمته في الميزان (۷/۱۵۶-۱۵۵)- وانظر: تخريج الحديث قبل السابق-

حالت میں پائے تو چار رکعت ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مسقلہ، ابوعلی تیمی۔ سمع زبیر بن بکار و احمد بن یحییٰ سوی۔ وعنه ودابی نعیم وطبرانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبحان (۱۶۴/۱)، و ذکرہ ذہبی فی تاریخہ فی وفیات 306ھ فی (ط): احمد بن ہمد بن مسعدہ۔

○ اسید بن عاصم، ابو حسین اصبحانی، حافظ محدث امام، صنف مسنداً، وقال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۱۸/۲)، و طبقات محدثین باصبحان (۳۰۶/۲)، و اخبار اصبحان (۲۷۲/۱)۔

○ بکر بن بکار قیسی، ابو عمرو بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ نسائی اثر او احذانی اثناء صلاة رواتہ ابن احمر، ولم یذکرہ مزی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۴۴)۔

1580 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَادٍ بْنِ زُغْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ملی بن محمد بن احمد بن حسن، ابو حسن واعظ، و معروف بالمصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۶، ۷۵/۱۲) و منتظم (۳۶۵/۶)، و سیر اعلام النبلاء (۳۸۱/۱۵)، و عبر (۲۳۷/۲)۔

○ احمد بن حماد بن مسلم، ابو جعفر مصری لقبہ زغبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 296ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۸) (ت ۲۸)۔

○ یحییٰ بن ایوب غافقی۔ ابو عباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا۔

۱۵۸۰ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۹۱/۱) من طريق الفضل بن محمد الشمراني ثنا محمد بن ابي مرجم به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲۰۲/۲) - و صححه الحاكم على شرط الشيخين - و في اسناده اسامه بن زید اللبني قال العافظ في التفریب (ت ۲۱۹) صدوق یوم -

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۴۹) (ت ۷۵۶۱)۔

1581- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَآبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعے کی نماز کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ابی حزم - قطعی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۰۶) (ت ۶۳۲۲)۔

○ محمد بن بکر بن عثمان برسائی - ابو عثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ قد روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۹) (ت ۵۷۹۷)۔

1582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زُنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَا أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جلسے کی حالت میں پائے تو پھر چار رکعت ادا کرے۔

۱۵۸۱- فی اسنادہ عمر بن قیس المکی المعروف باب (سنن) ترکہ احمد و النسائی و الدارقطنی - و قال یحیی: لیس بنفۃ - و قال البخاری: منکر العربی - و قال احمد ایضاً: امارتہ بو اطلیل - و ترجمتہ فی میزان (۲۶۴/۵) - بتحقیقنا -

۱۵۸۲- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۰۴/۳) من طریق الدارقطنی بہ - و اخرجہ العاکم (۲۹۱/۱) من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن ابی الاخضر بہ - (و صحیحہ العاکم علی شرط التیغین) - قال اللبانی فی اللرواء (۸۵/۲): (و فیہ عن یحیی بن المتوکل الباقلی و هو صدوق بقطعی: كما فی التقریب - و صالح بن ابی الاخضر ضعیف: يعتبر به و مع ذلك فقد صحیح العاکم و وافقه الذہبی) - (۱) - قلت: لیس فیہ عند العاکم یحیی بن المتوکل انما اخرجہ من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن ابی الاخضر - و ایضاً قد تابع مالک صالحاً علیہ - كما تری - و فی متابعتہ قویة: فمالک - رحمہ اللہ - امام حافظ بنفۃ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن حسین بن زنجی بن ابراہیم، ابو عبد اللہ دباغ، (اور ایک قول کے مطابق) صواف۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۹۷)۔

○ حسین بن ابی زید، ابو علی دباغ، واسم ابی زید منصور، انظر ترجمہ فی تاریخ بغداد (۸/۱۱۰-۱۱۱)، والمنظوم (۱۶/۷۷)۔

○ یحییٰ بن متوکل باہلی بصری، ابو بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۲۸۴)۔

1583 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا . أَوْ قَالَ الظُّهْرَ أَوْ قَالَ الْأُولَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور جس کی دو رکعت فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ظہر کے چار رکعت ادا کرے) (یہ الفاظ ہیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوقاسم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۱۳) (ت ۷۷۰)۔

1584 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَارُحِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَسْحَبِيِّ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ الرَّكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيُرْكَعْ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ . قَالَ الشَّيْخُ يَاسِينُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۱۵۸۴ - أخرجه ابن عسقلان في الكامل (۷/۱۸۸) من طريقين عن يونس بن يعقوب عن أبي هاشم عن أبي بصير عن أبي هريرة به - وقال عنه ابن أبي حاتم إياه كما في العلل (۱/۲۰۲) رقم (۵۸۸) فقال: (أما حديث محمد بن أبي هريرة فممنه) (من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدركها) - وهذا حديث لا أصل له - قال ابن حبان في المحروم (۲/۱۸۲) (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات و ينفرد بالمقطعات عن الأئمة لا يجوز الاحتجاج به بحال) - ۵۱ -

جب کوئی شخص جمعہ کی دو رکعت پائے تو اس نے جمعے کی نماز کو پالیا جب کوئی شخص ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور اگر کوئی شخص ایک رکعت بھی نہ پائے تو پھر وہ چار رکعت (ظہر) کی نماز ادا کرے۔
شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا راوی یاسین ضعیف ہے ان دونوں روایات کے الفاظ برابر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن یونس عصار مصری۔ (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۹۹/۴)، توضیح مشتبہ (۲۸۳/۶)، واکمال (۳۸۸/۶)۔ وافی (ط): ہاشم بن یونس قصار۔

○ محمد بن سہل بن فضیل کاتب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۶/۵)۔

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ النظر: تقریب العتدیب ت (۴۷۶۴)، والنظر تہذیب الکمال (۹۶۶/۲)۔

○ عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب لیث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۵)، والنظر: تہذیب الکمال (۹۸/۱۵)۔

1585 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمِ الْمَخْرَمِيِّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَخْرِ الْبَيْرُوذِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْرِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ - وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ لُزْهَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ لِرُكُوعٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَلْيُصَلِّ الظَّهْرَ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن دوسری رکعت کا رکوع پائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لے اور جو شخص دوسری رکعت کا رکوع بھی نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعت ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن احمد بن سلم، ابوحسن مخرمی کاتب، ولی عباس بن محمد ہاشمی، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۲/۴)، وافی (ط): احمد بن محمد بن سلم۔

۱۵۸۵ - فی اسنادہ سليمان بن ابي داود المعروف باب (بومة) ضعفه ابو حاتم - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال ابن هبان: لا ينعى به - والنظر: ترجمته في الميزان (۲۹۲/۲) والمجروحون لابن هبان (۲۳۱/۱) - وقال العاصم في التلخيص (۸۵/۲): سليمان متروك -

○ حسین بن بحر بن یزید، ابو عبد اللہ، من نواحي اهواز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جمیل۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۳/۸)۔

○ علی بن بحر بن بری۔ بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ تقریب التہذیب ص (۹۶۰) رقم (۲۷۲۵)۔

1586 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَرَائِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَائِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَإِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْآخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم جمعے کے دن کی دوسری رکعت کو پالو تو اس کے ساتھ ایک اور ادا کر لو اور اگر دوسری رکعت بھی فوت ہو جائے تو پھر ظہر کی چار رکعت ادا کر لو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن احمد بن فروخ، ابو حسین حرانی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یکن قویا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸۲/۱۱-۳۸۳)۔

○ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن ابی داؤد حرانی، ابو ایوب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ نسائی۔ تقریب التہذیب رقم (۲۵۹۵)۔

1587 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرِ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ . لَمْ يَرَوْهُ هَكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ مَتْرُوكٌ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص امام کو جلسے کی حالت میں پائے اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

اس روایت کو نوح بن ابو مریم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ روایت حدیث میں ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۱۵۸۷- فی اسنادہ (نوح بن ابی مریم) - لہ ترجمہ فی میزان (۷/۵۵-۵۶) - وقال الحافظ فی التہذیب (ت ۷۲۵۹) (بمرف بالجامع الجسہ المعلوم) لکن کتبہ فی العیون - وقال ابن المبارک (کان بطبع) - ۵۱ - و الحدیث مثل عنہ الدارقطنی فی الملل (۷/۲۷۵) فقال: (ابو ہریرہ) نوح بن ابی مریم عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرہ: حدیث بہ عنہ شاذہ بن حکیم و مقاتل بن ابراہیم - و من ذکر فی هذا ابن جریر فقد وهم - ۵۱ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بلخی نہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ رجال، جوال، انہیں "ثبت" شمار کیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۳۷-۳۸)، ومنتظم (۶/۲۸۰)، وسیر اعلام النبلاء (۱۵/۶۹-۷۰)، تذکرہ حفاظ (۳/۸۱)۔

○ عبدصمد بن فضل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۵۵)۔

○ شداد بن حکیم بلخی، ابو عثمان۔ روی عن ابن مبارک و عبدوہاب بن مجاہد۔ روی عنہ محمد بن عصمہ بلخی۔ جرح و تعدیل (۳/۳۳۲)۔

1588 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ . وَقَالَ عَمْرُو وَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ يُونُسَ إِلَّا بِقِيَّةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی نماز یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس شخص نے نماز کو پالیا۔

ابو بکر بن ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے ان الفاظ کو یونس کے حوالے سے بقیہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بھلول قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۸)، تہذیب الکمال (۲۶/۳۶۵)۔

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قرشی، ابو حفص حمصی، مولی بنی امیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۷۴)، و تہذیب الکمال (۲۲/۱۳۴)۔

۱۵۸۸ - اضرجه النسائي (۲۷۶/۱) كتاب المواقبت باب من ادرك - كفة من الصلاة - و ابن ماجه (۳۵۶/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فبرما باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة - كفة الحديث (۱۱۲۲) من طريق بقیة بن الوليد قال: حدثنا يونس بن يزيد به و قال ابن ابي حاتم عن لنا الحديث اباہ في العسل (۲۰/۱): فقال: لنا خطا انما هو الزهری عن ابي سلمة عن ابي لمريرة مرفوعاً - قال العافظ في التلخیص (۸۶/۲): ان سلم من و لم بقیة فقیہ تملیس التوسیة: لانه عنمن لنبغه - ا - قلت: صرح بالتحديث عند النسائي و بعید جداً ان يكون قد اسقط احنا بين الزهری و سالم - قلت: و الحديث اضرجه النسائي في الكبرى (۱۸۱/۱) كتاب مواقبت الصلاة باب من ادرك - كفة من الصلاة الحديث (۱۵۶۰) من طريق سليمان بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن سالم مرسل - و اضرجه ايضاً ابن حبان في السجرومين (۱۰۹/۱) من حديث ابراهيم بن عظمة الشافعي عن يحيى بن سعيد عن الزهری به - قال العافظ في التلخیص (۸۶/۲): و ابراهيم منكر الحديث هنا و كام ليشتم بدل عن اضرجه لاد اصل لها - و حبان من طريق يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قريباً -

○ یونس بن یزید بن ابی نجاد، ایلی۔ ابویزید مولی آل ابی سفیان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہل علم میں سے ہیں۔۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۶/۲)۔

1589 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدِ الْبَرَاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن سرح۔ ابوطاھر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجدہ مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۱)۔

○ اسحاق بن فرات بن جعد، تميمی، ابو نعیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰/۱)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابوسعید بصری براء۔ قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ روی لہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۷/۲)۔

1590 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ

۱۵۸۹ - اخرجہ ابن عسقلانی (۲۱۷/۲): ثنا محمد بن عمرو بن يوسف اللندلي بصرى محمد بن زهران بن عيسى قال: ثنا ابو الطاهر بن السرح به - قال العاقظ في التلخيص (۸۵/۲): (فيه يحيى بن راشد البراء وهو ضعيف) - ۵۱ -

۱۵۹۰ - اخرجہ الطبرانی في الاوسط (۲۱۸۸) من رواية ابراهيم بن سليمان الديلمي نا عبد العزيز بن مسلم به - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن يحيى بن سعيد الا عبد العزيز بن عمرو به ابراهيم) - ۵۱ - وقال الربيعي في مجمع الزوائد (۱۹۵/۲): فيه ابراهيم بن سليمان الديلمي: ذكره ابن ابي حاتم ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً وذكره ابن حبان في النقات) - ۵۱ - قلت: لم ينسرد به ابراهيم بل اخرجہ غيرہ عن عبد العزيز: كما عند الدارقطني لثنا - ومن ثم وصفه ابن حجر في زعمه بنسرد ابراهيم بن سليمان به عن عبد العزيز - ولم ينسرد به عبد العزيز عن يحيى بل تابعه ابن نمير عن يحيى: كما عند الدارقطني لثنا - ومن ثم وصف ابن حجر الطبراني في زعمه بنسرد عبد العزيز به ايضاً كما في (تلخيص العبير) (۱۶۲/۲) - والحديث اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۷۰) عن معمر بن عيسى بن الجوزي عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر قال: (ان ادرك الرجل يوم الجمعة - كفة صلى اليها - كفة اخرى) - ۵۱ - فكذا موقوفاً وقد اخرجہ ابن ابي شيبة من وجه آخر عن ابن عمر موقوفاً عليه (۲۶۸/۲) عن ابي بصير عن يحيى بن محمد عن نافع عن ابن عمر - و اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۷۱ - ۵۱۷۲) من وجوده عن ابن عمر موقوفاً عليه - وله شاهد من قول ابن مسعود موقوفاً عليه ايضاً اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۷۷) (۵۱۷۹) و البيهقي في السمرقانية (۶۱۵۱) قال الشافعي في (اللام) (۲۰۶/۱) باب من ادرك - كفة من الجمعة: (وربما نقول لانه موافق معنى ما روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم) - ۵۱ -

ابراہیم حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَلْيُصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعے کی نماز) میں ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور وہ اس رکعت کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

ابن نمیر نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یعیش بن جہم ابو حسن حدیثی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۳۱۰/۹) و میزان (۲۸۷/۷)۔

○ محمد بن صالح بن عبدالرحمن بغدادی، ابوبکر انماطی صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۰)۔

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن سیار۔ (اور ایک قول کے مطابق) ابن دینار۔ شعیری۔ برقی۔ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۳۱۹)۔

○ عبدالعزیز بن مسلم قسملی۔ ابوزید، مروزی ثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، ربما و ہم، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ بخاری و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ترمذی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

1591- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

۱۵۹۱- عبید اللہ بن تمام: ضعفه المارقطني وغيره ومع ذلك فقد سبق الحديث عن ابي هريرة من وجوده مطلقا ليس فيه التقييد بالجمعة- وقد خولف عبید اللہ بن تمام في اسناده ايضا فاضربه نمبة عن سرييل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مرفوعا لم يذكر فيه الجمعة- و نمبة مقدم على عبید اللہ و رواية نمبة عند ابن خزيمة (۹۸۵) و الطحاوي في (شرح السعدي) (۱۵۰/۱)۔

جب تم میں سے کوئی ایک شخص جمعے کی ایک رکعت کو پالے تو اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سہل، ذکرہ ابن حبان فی ثقات (۱۹۶/۹)

○ عبید اللہ بن تمام، ابو عاص، عن یونس بن عبید، وسلیمان تیمی۔ ضعفہ دارقطنی وابوحاتم، وابوزرعہ وغیرہم۔ وهو من اهل واسط۔ روی عنہ معمر بن سہل اھوازی وغیرہ۔ ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵) (ت ۵۳۵۳)۔

6- باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب.

باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا

1592 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْبَكْرَاوِيُّ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي اَبَا سُفْيَانَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ سَلِيكَ الْعَطْفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے وہ صاحب نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دو رکعت ادا کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص جمعے کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ دو رکعت ادا

کر لے اور انہیں مختصر ادا کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حکیم مقوم۔ ابوسعید بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے

سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲)۔

○ ابو بکر بروای، اسمہ عبدالرحمن بن عثمان۔ روی عن حسین معلم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداؤد وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۳۹۰/۱)۔

۱۵۹۲ - اخرجه ابو داود (۱۱۱۷) في الصلاة: باب اذا جاء الرجل والامام بخطبته واحده (۲۹۷/۲) والطبرانی في المعجم (۱۶۲/۷) من

رواية ابن ابي عروبة عن الوليد ابي بشار به۔

○ ولید بن مسلم بن شہاب عنری ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ مسلم و ابو داؤد و نسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۵۰۵)۔

1593 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيِّ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخُطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخُطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کر لے اور پھر بیٹھے۔

1594 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَعَبَّاسُ التُّرَيْفِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ سُلَيْكِ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخُطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَلِيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کرے اور انہیں جلدی ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن زنجویہ، ابو بکر غزالی، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ واخر جلد اصحاب سنن۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمرو غزی ابو عباس۔ روی عن فریابی و اسد بن موسیٰ آدم بن ابی ایاس۔ علم حدیث کے ماہرین نے

۱۵۹۳ - اخرجہ مسلم (۸۷۵) فی الجمعة باب التعمیر و الامام یخطب و احمد (۲۱۶/۳ - ۲۸۹/۳۷) و لطحاوی فی شرح السنن (۱/۳۶۵) و البیہقی (۱۹۶/۳) و عبد الرزاق (۵۵۱۶) و ابن حبان (۲۵۰۰ - ۲۵۰۲) و ابن خزيمة (۱۸۳۵) و الطبرانی فی الکبیر (۱۶۱/۷) و البغوی (۲۳۶/۶) و ابویعلیٰ (۱۳۶/۶) من طرق عن الاعمش به۔

۱۵۹۴ - اخرجہ احمد فی المسند (۲۸۹/۲): حدیثنا عبد الرزاق قال: اخبرنا سفیان عن ابی سفیان عن جابر عن السلیک الغطفانی به۔ و الحمینی زکورد الربینسی فی الجمع (۱۸۷/۲) و قال: اخرجہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ الصحیح (۱ - ۲)۔

انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۱۶۳/۵)۔

○ عباس بن عبد اللہ ترقی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجه ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی، ابو علی بن ابی ربیع جرجانی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۲/۱) رقم (۳۲۵)۔

1595 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو۔“

راوی کا یہ شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں امام آچکا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

1596 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بِنِ رَاشِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ. قُلْتُ لِعَمْرُو أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرِ

۱۵۹۵ - أخرجه البخاري (۹۳۰) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يخطب امره ان يعلى (۹۳۱) و (۱۱۷۰) و مسلم (۸۷۵) و ابو داود (۱۱۱۵) و الترمذي (۵۱۰) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و النسائي (۱۰۳/۲) في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء و الإمام يخطب و ابن ماجه (۱۱۱۲) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الإمام يخطب و ابن خزيمة (۱۸۲۲) (۱۸۲۲ X ۱۸۲۲) و التافسي (۱۶۰/۱ - المسند) و الطيالسي (۱۶۹۵) و الدارمي (۳۶۶/۱) و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۱۷-۱۹۳/۲) و في المعرفة (۶۶۰۴) و ابن الجارود (۲۹۲) و البغوي (۱۰۸۲) و الطبراني في الكبير (۱۶۳-۱۶۲/۷) و ابن بنسكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) من طرق عن عمرو بن دينار به - و أخرجه ابو الزبير عن جابر أيضاً - و من هذا الوجه أخرجه مسلم (۸۷۵) و النسائي في الجمعة (۶۶) و البيهقي (۱۹۶/۲) و التافسي في المسند (۱۶۰/۱) و السنن (۱۲۲) - و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۶۰۴) و الطبراني في الكبير (۱۶۲/۷) و ابو يعلى في المسند (۱۶۶/۲) و ابن خزيمة (۱۶۶/۲) و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱) - و ابن بنسكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) -

۱۶۰۰ - ذكر الدارقطني الخلاف في اسناده و صواب الاسناد فيه و لم يتمرض لزيادة: (و اسلك عن الخطبة حتى فرغ من صلاته) في متنه و قد أخرجه في الذي بعده من حديث مضر ابن سليمان عن ابيه مرسل و هو الصواب - و قد مضى تخریج الحديث من طريق ليس فيه لهذا الزيادة من حديث جابر و له ثالثة من حديث ابي سعيد الضمري نحوه بملفوظاً أيضاً: أخرجه ابو داود (۱۶۷۵) في الزكاة: باب الرجل يفرج من ماله و النسائي (۱۰۷-۱۰۶/۲) في الجمعة: باب متى اللامع على الصدقة يوم الجمعة في خطبته و (۶۲/۵) في الزكاة و الترمذي (۵۱۱) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و البيهقي (۱۸۱/۱) و الطحاوي في المعاني (۳۶۶/۱) و احمد (۲۵۰/۲) و العمري (۷۶۱) من طرق عن ابن عجلان حدثني عياض عن ابي سعيد الضمري به - و أخرجه ابو داود (۱۱۱۴) و غيره من حديث ابي هريرة أيضاً بملفوظ لزيادة - و لم يرد في شيء من الروايات ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع خطبته حتى فرغ الرجل من صلاته -

قَالَ نَعَمْ

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عمرو سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن صحیح دارمی، ابو جعفر سرحسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ جماعة عدانسانی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۱) (ت ۳۶)۔

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، لقبہ زانج۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶/۱) (ت ۱۲۶)۔

○ نصر بن شمیل۔ مازنی۔ ابو حسن نحوی، نزیل مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۱/۲) (ت ۸۷)۔

1597 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی و بسکن بن نافع۔ روى عنه یحییٰ بن صاعد و محمد بن خالد۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۱۳)۔

○ سعید بن ربیع عامری حرشی۔ ابوزید ہروی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ وهو اقدم شیخ للبخاری و وفاة۔ اخرجہ لہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۲۹۵/۱) (ت ۱۵۹)۔

1598 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ
 أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .
 ☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے:

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

1599 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا
 قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
 أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے
 اسی دوران ایک شخص اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ دو رکعت ادا کر لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذکرہ مزنی فی تہذیب الکمال (۳۱، ۳۲) فیمن روی عن یحییٰ بن غیلان راہی۔

1600 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ قَيْسِ الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُمْ فَارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ . وَأَمْسَكَ عَنِ
 الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ . أَسْنَدُهُ هَذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسٍ وَوَهْمٌ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعْتَمِرٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے کا ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اٹھو اور دو رکعت ادا کر لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنے خطبے کو روک لیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

اس روایت کو اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے تاہم راوی کو اس میں وہم ہوا ہے درست یہ ہے:
 یہ معتمر نامی راوی کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے تاہم امام احمد بن حنبل نے اسے اسی طرح روایت

کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن محمد عبدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ وقال فی علل: بصری، لیس بشیء۔ قال حافظ فی لسان (۱۳۵/۳)۔

1601- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُعْتِمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَصَلَّيْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَصَلِّ . ثُمَّ انْتظَرَهُ حَتَّى صَلَّى .

☆☆ معتمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم نماز ادا کر لو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز ادا کر لی۔

1602- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي سَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَلَا تَعْدُ لِمِثْلِ هَذَا . قَالَ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کر لو اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا (نماز پڑھے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے وہ دو رکعت ادا کی اور پھر بیٹھے۔

1603- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ أَمَسَكَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ رَكَعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ . هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ . وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

۱۶۰۱- اسناد صحیح لکن مرسل۔ ابو معتمر: ابو سلیمان النبی من كبار التابعین۔
۱۶۰۲- اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ (۲۵۰/۶) رقم (۲۵۰۶) قال: اخبرنا احمد بن محمد بن الحسن بن الشرفی قال: حدثنا احمد بن المنذر قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم به۔ (و اسناد حسن: فقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عن ابن حبان) فقال: حدثني ابا بن صالح۔

۱۶۰۳- اخرجہ ابن ابی شیبہ فی المسند (۱/۱۱۷) رقم (۵۱۶۳): حدثنا هشيم قال: اخبرنا ابو معشر عن محمد بن قيس به۔ و ضعفه منزلي في نصب الراية (۲/۲)۔

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو جاری رکھا۔

یہ روایت مرسل ہے اور اسے دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا ہے۔
اس روایت کا راوی ابو معتمر جس کا نام صحیح ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قیس، شیخ لابی معتمر، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۸۶)۔

1604 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ. هَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ.

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ نماز پڑھنے کی ہدایت کی تو آپ نے اپنے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ صاحب نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے۔
یہ روایت بھی مرسل ہے اور ابو معتمر نامی راوی ضعیف ہے اس کا نام صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۲۲)۔

7- باب صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ .

باب 7: زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنا

1605 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا

1605 - أخرجه ابن أبي نبيبة (٢٣٦/٢) عن وكيع بن عمار (٥٢١٠) عن معمر بن جعفر بن برفان به مختصراً - وقال الزيلعي في (نصب الرابة) (١٩٥/٢-١٩٦) حديث ضعيف قال النووي في (الخلاصة) (٧٧٢/٢) انفردوا على ضعف ابن سويدان ١- ٥١- وقال ابن حجر في (الفتح) (٢٣٦/٢) غير معروف العدالة - قال ابن عدداً شبه المجهول - وقال البخاري لا يتابع علي حديثه بل عرضه ما هو اقوى منه ... الخ - ١- قلت او قال البخاري في (التاريخ الكبير) (١١٠/٥) محمد بن سويدان المظروفي - فضل بن يحيى سليم - سويدان بكرة وعمر رضي الله عنهما قاله ابو نعيم عن جعفر بن برفان عن ثابت بن العجاج نسبة محمد بن المجدد - برفان عن ابي نضر وعذبة و عثمان و سليمان رضي الله عنهم - سجع بن مسعود بن سويدان و محبوب بن ابي مرزوق - هو عن اهل الرينة لا يتابع في حديثه ١- ٥١-

وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَابَ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ .

☆☆ عبد اللہ بن سیدان سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی ہے ان کی نماز اور ان کا خطبہ نصف نہار سے پہلے ہوتے تھے پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کا موقع ملا تو ان کی نماز اور ان کا خطبہ اتنی دیر میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا تھا اب دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان پر اس بارے میں اعتراض ہو یا انکار کیا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن حجاج، کلابی، رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵/۱)۔

○ عبد اللہ بن سیدان مطرودی سلمی۔ امام بخاری فرماتے ہیں: لا یتابع علی حدیث۔ وقال لا لکائی: مجھول، لاجزہ فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۱۷/۳)۔

1606 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَا نَجِدُ فِينَا نَسْتِظِلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں ملتا تھا جس کے سائے میں ہم آجائیں۔

1607 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي

۱۶۰۶ - أخرجه البخاري (۴۱۶۸) في السفاريا: باب غزوة المدينة و مسلم (۸۶) في الجمعة و النسائي (۱۰۰/۲) في الجمعة و ابن ماجه (۱۱۰۰) في الاقامة و الدرر السني (۱/۳۶۲) و الطبراني في الكبير (۶۲۵۷) و ابن خزيمة (۱۸۲۹) و ابن حبان (۱۵۱۱) (۱۵۱۲) و ابن ابي شيبة (۱۰۸/۲) و البيهقي في السنن (۲/۱۹۱-۱۹۰) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي: حدثني اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه به و من هنا الوجه ايضا أخرجه ابو داود في السنن (۱/۲۸۶) و ابو نعيم في (تسمية ما انشئوا البنا من الرواة عن الفضل بن دكين غالبا) (۱۰۶) و البغوي في (شرح السنة) (۴/۲۳۹) و ابن المنذر في اللوامع (۲/۲۶۹) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي به و له شاهد من حديث جابر مرفوعاً بلفظ: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس صلى الجمعة فترجع وما نجد فينا نستظل به) - أخرجه الطبراني في (اللوامع) (۶۶۴۳) من رواية يحيى بن سليمان المصنبي: حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر به - وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث عن سليمان بن بلال الا يحيى بن سليمان) - اه - قال السويدي في (المجمع) (۲/۱۸۷): (وفيه يحيى بن سليمان ضعفه ابن خراش وروى عنه ابن صاعد و كان يفضح امره و ذكره ابن حبان في التناقض وقال: يخطئ) - اه - وله شاهد عن عبد بن عمر بن ياسر نحوه - عزاه السويدي في (الكبير) و قال: (وفيه سعيد بن منقذ و لم نجد من ترجمه) - اه - وله شاهد الحسن هالذ عن الزبير بن العوام نحوه - أخرجه احمد (۱۰/۱۶۷) و ابو يعلى (۲/۴۱) (۶۸۰) و الدرر السني (۱/۳۶۲) و الطيالسي (۱/۱۶۱) و لم يسم الراوي عن الزبير في رواية لاهم -

حَارِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .
☆☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مبشر بن مکر قیسی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۳۳/۸)، تاریخ و معرفتہ (۱۲۳/۲)۔
○ ازہر بن جمیل بن جناب ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

1608 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ .
☆☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

1609 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .
☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1610 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةَ بَعْدَ .
☆☆☆ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے اور پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

1611 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَبِشْرُ بْنُ مُكَيْبِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَبْكَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ .
☆☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دوپہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۰۷ اخرجہ البخاری (۹۲۹) کتاب الجمعة، باب اذا قضيت الصلاة و مسلم (۸۵۹) کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس و ابو داود (۱۰۸۶) کتاب الصلاة، باب في وقت الجمعة و الترمذي (۵۲۶) کتاب الجمعة، باب في الفائلة يوم الجمعة و ابن ماجه (۱۰۹۹) في امامة الصلاة، باب ما جاء في وقت الجمعة و ابن خزيمة (۱۸۶/۲) و البيهقي (۲۶۰/۱) و ابن ابی نوبة (۱/۱۱۱) و محمد بن حنبل (۱/۱۱۲) و الطبرانی في الكبير (۱۶۰/۱۱۱) و (۱۶۰/۱۱۲) من طريق عن ابي حازم عن رسول بن حازم .
۱۶۱۰ لعمرو من لعمرو الطبرانی عند الطبرانی في الكبير (۱۶۰/۱۱۱) رقم (۵۷۸۷): حدثنا يحيى بن عثمان ثنا محمد بن ابي مريم به جوفنا اللفظ -

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔



۱۶۱۲ - أخرجه البخاري (۹۲۸) في الجمعة: باب الجمعة بين الخطبتين يوم الجمعة، و مسلم (۸۶۱) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلوس، و ابو داود (۱۰۹۲) في الصلاة: باب الجلوس اذا صعد المنبر، و الترمذي (۵۰۶) في الصلاة: باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين، و النسائي (۱۰۹/۳) في الجمعة: باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس، و ابن ماجه (۱۱۰۴) في اقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، و البيهقي في الكبرى (۱۹۷/۳) و البغوي (۲۴۶/۶) و ابن خزيمة (۱۸۲/۳) و الطبراني في الكبير (۳۷۷/۱۲) و المعاصي (۳۰۶/۱) و الطيالسي (۲۵۴) و الشافعي في المسند (۶۶) و عبد الرزاق (۱۸۸/۳) و ابن ابي شيبة (۲۴۹/۱) و احمد (۲۵/۴) من حديث ابن عمر - و قال الترمذي: (حسن صحيح) - قلت: وله شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعاً - اخرج مسلم (۸۶۲) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، و ابو داود (۱۰۹۵) في الصلاة: باب الخطبة قائماً و النسائي (۱۱۰/۳) في الجمعة: باب السكوت في الجمعة بين الخطبتين، و الترمذي (۵۰۷) و ابن ماجه (۱۱۰۵) و الطيالسي (۷۵۷) و احمد (۹۵/۵) و ابن خزيمة (۱۱۰) و ابن خزيمة (۲۵۰/۳) و ابن عبان (۲۸۰/۱) و عبد الرزاق (۱۸۷/۳) و عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۹۲/۵) الحاكم في المستدرک (۲۸۶/۱) و صححه على شرط مسلم - و قد سبق اخراج مسلم له - و الطبراني في الكبير (۲۴۹/۲) و ابن ابي شيبة (۲۵۰/۲) و ابن ابي شيبة (۲۵۰/۱) و المعاصي (۲۰۶/۱) و ابو يعلى (۳۲/۵) و البغوي (۲۵۱/۴) -

کتاب الوتر

وتر کا بیان

1- باب صِفَةِ الْوَتْرِ وَآنَهُ لَيْسَ بِفَرَضٍ وَآنَهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

باب 1: وتر کا طریقہ یہ فرض نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بھی وتر ادا کیے ہیں

1613 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَنَابٍ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَى فَرَائِضٍ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ النَّحْرُ وَالْوَتْرُ وَرَكَعَتَا الْفَجْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے وہ نفل ہیں: قربانی کرنا، وتر کی نماز ادا کرنا اور فجر کی دو رکعت سنت

ادا کرنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلف حدادی ابوبکر بغدادی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از

حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۹۷)۔

.....

۱۶۱۳ - اضرجه احمد (۲۲۱/۱) والحاکم (۲۰۰/۱) و ابو نعیم فی الملحة (۲۲۲/۹) و ابن الجوزی فی المظاہر (۱/۱۱۹-۱۵۰) و اضرجه

البيهقي (۱/۱۶۸) (۲/۲۶۹) کلجوم من طريق ابي بمر نجاع بن الوليد عن يحيى بن ابي حبة به - وقال الذهبي في (التلخيص): (ما تكلّم

العاکم عليه و هو غريب منكر - ويحيى صفة النسائي و الدارقطني - قال العافظ في التلخيص (۲/۲۸): و مداره على ابي جناب الكلبي

عن عكرمة - و ابو جناب ضعيف و مدلس ايضاً و قد عنقه - و اطلق الاثنية على هذا الحديث الضعف: كاهن و البيهقي و ابو

الصلاح و ابن الجوزي و النووي و غيرهم - و خالف العاکم فاخرجه في مسنده كذا لكن لم يتفرد به ابو جناب بل عابه اضعف منه

هو جاب - الجعفي اضرجه احمد و الهزار و عبد بن حميد من طريق اسرائيل عنه عن عكرمة عنه بالفظا (امرئ بر كفتي الفجر والوتر و اول

نكتبه عليك) - و له متابع آخر من رواية و ضاع بن يحيى عن محمد بن علي عن يحيى بن حميد عن عكرمة قال ابن حبان في الضعيف

(۲/۸۵) (وضاع لا يهتم به كان بروي عن الثقات الاثنياء المفلوجات التي كاسرها مسبوقة و منمل ايضاً ضعيف) - ۱۵-

وتر کے حکم کی وضاحت

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ شیخ ابواسحاق شیرازی تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک وتر کا تعلق ہے تو یہ سنت ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وتر حق ہیں لیکن یہ واجب نہیں ہیں جو شیخ پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد تیرہ رکعت ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور ان میں سے ایک وتر کر لیتے۔

اس کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم کامل ہونے کے اعتبار سے کم از کم حق دار تین رکعت ہیں جن میں سے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الاعلیٰ پڑھی جائے گی دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھی جائیں گی تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جو شخص وتر کی نماز ادا کرتا ہے اور ایک رکعت سے زیادہ ادا کرتا ہے تو اسکے لیے سنت یہ ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت اور طاق نماز کے دوران (سلام پھیر کر) فصل کرتے تھے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے تیسری رکعت میں بھی جہر میں قرأت کی جاتی ہے اگر یہ پہلی دو رکعت کے ساتھ ملی ہوتی تو اس میں جہر قرأت نہ کی جاتی جیسے مغرب کی نماز کی تیسری رکعت میں نہیں کی جاتی ہے۔

یہ بھی جائز ہے ان کو ایک سلام کے ساتھ جمع کر لیا جائے اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

سنت یہ ہے: رمضان کے مہینے کے آخری نصف حصے میں وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے اس کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رمضان کا نصف مہینہ گزر جائے تو تم وتر کی نماز میں سمع اللہ من حمدہ پڑھنے کے بعد کفار پر لعنت کرو اور پھر یہ کہو: اے

اللہ! کفار کو برباد کر دے!

شیخ ابو عبد اللہ زبیری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت نے نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت علم حدیث کے ماہرین کے مطابق ثابت نہیں ہے وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا موقع وہی ہے جب رکوع سے سر اٹھایا جائے گا ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا موقع رکوع سے پہلے ہے اس کی دلیل حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے تاہم صحیح قول وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے صبح کی نماز میں دعائے قنوت رکوع سے اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے تو وتر کی نماز میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے۔

وتر کی نماز کا وقت یہ ہے: عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے اور وہ وتر نماز ادا کی ہے تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لو۔“

اگر نمازی ایسا شخص ہو کہ جو تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ اس نماز کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نماز کو ادا کرے لیکن اگر کوئی شخص تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اُس کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے: وہ عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اُسے ادا کرے اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم میں سے جس شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کر لے پھر اُس کے بعد سو جائے اور جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھ جائے گا تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ امام یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک وتر ادا کرنا سنت ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس کی کم از کم مقدار ایک رکعت ہے اور اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے کمال کی کم از کم مقدار تین رکعت ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا اس سے زیادہ کامل ہے پھر سات رکعت ہے پھر نو رکعت ہے اور پھر گیارہ رکعت ہیں۔ اور مشہور قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد یہی ہے۔

مصنف نے اور اکثر اہل علم نے قطعیت کے ساتھ اس کے مطابق رائے دی ہے۔

تاہم اس میں ایک صورت ہے وہ یہ ہے: اس کی زیادہ سے زیادہ رکعت تیرہ ہونی چاہیے اس بات کو فرغان سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی مذکور ہیں۔

جن حضرات نے گیارہ رکعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ہے راوی نے عشاء کی دو سنتوں کو بھی اس

کے ساتھ شمار کر لیا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور اس کے وتر درست شمار نہیں ہوں گے اور یہ بات جمہور کے نزدیک ہے۔

تاہم اس میں بھی غور و فکر کی گنجائش ہے جس کو امام الحرمین اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو مختلف صورتوں میں ادا کیا ہے جس میں رکعات کی تعداد مختلف ہوا کرتی تھی اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کسی مخصوص عدد میں منحصر نہیں ہے۔

جمہور نے اس بات کا جواب یہ دیا ہے تعداد کا اختلاف اس حد تک ہے جب یہ تیرہ رکعات سے زیادہ نہ ہوں تیرہ رکعات سے زیادہ ادا کرنا منقول نہیں ہے لہذا یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ ممنوع ہے۔

یہ اختلاف اسی اختلاف سے مشابہت رکھتا ہے جو قصر نماز ادا کرنے کے جواز کے بارے میں پایا جاتا ہے جب کوئی شخص اٹھارہ دن سے زیادہ قیام کی نیت کر لیتا ہے اور جس طرح نماز خوف میں دو رکعات سے زیادہ ادا کرنے کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص گیارہ رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اس کے لیے فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرے اسکی دلیل وہ مستند روایت ہے جس کا میں عنقریب ذکر کروں گا جب میں علماء مذاہب کے فروعی اختلافات کا ذکر کروں گا۔

اگر کوئی شخص ان تمام رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ اکٹھا کر دیتا ہے اور تشہد آخر میں پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ اگر کوئی شخص دو تشہد کے ساتھ اور ایک سلام کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے یعنی وہ آخری رکعت میں اور اس سے پہلی رکعت میں قعدہ پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

شیخ نورانی اور امام الحرمین نے ایک مسئلہ یہ بیان کیا ہے دو تشہد کے ساتھ ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک تشہد پر اکتفاء کرنا شرط ہے۔

اس موقف کے قائلین نے اس بارے میں منقول ان احادیث کو جن میں دو مرتبہ تشہد پڑھنے کا ذکر ہے اس مفہوم پر محمول کیا ہے آپ ﷺ ہر تشہد میں سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

امام یہ فرماتے ہیں: یہ وجہ قابل قبول نہیں ہے اور اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ شیخ رافع نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں ایک تشہد پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے تاہم یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے یہ دونوں موقف غلط ہیں اور درست بات یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

تاہم بحث یہ ہے: ایک تشہد پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا دو تشہد پڑھنا یا یہ دونوں فضیلت میں ایک جیسی فضیلت رکھتے

ہیں۔

اس بارے میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں، شیخ رویانی نے اس بات کو اختیار کیا ہے، ایک تشہد پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ جب کوئی شخص دو تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرتا ہے جو وہ آخر میں پھیرتا ہے تو اس بارے میں دو صورتیں ہیں، جن کا تذکرہ شیخ رافع نے کیا ہے۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے، اس کے وتر درست ہوں گے، یہ بالکل اسی طرح ہے، اگر کوئی شخص مطلق طور پر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور اس میں مختلف تشہد پڑھے اور سلام ایک دفعہ پھیر لے تو صحیح مذہب کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اس بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے، جو دست ہے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول طریقہ کار کے برخلاف طریقہ ہے اور امام الحرمین اور دیگر حضرات نے قطعی طور پر یہی فتویٰ دیا ہے۔ امام نووی یہ فرماتے ہیں: وتر کی نماز اور مطلق نوافل کے درمیان فرق یہ ہے: مطلق نوافل میں رکعت کی تعداد میں اور تشہد کی تعداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، جبکہ وتر کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

جب کوئی شخص تین رکعت وتر ادا کرنا چاہتا ہے تو اس میں زیادہ فضیلت والا طریقہ کیا ہوگا، اس بارے میں مختلف اقوال

ہیں۔

صحیح قول یہ ہے: اس کے لیے زیادہ فضیلت یہ رکھتا ہے، وہ دو مرتبہ سلام پھیرنے کے ساتھ ان کے درمیان فصل کر لے، کیونکہ بکثرت احادیث اس بارے میں منقول ہیں۔ اور اس میں عبادت میں بھی کثرت ہو جاتی ہے، کیونکہ اس صورت میں نیت دوبارہ کی جاتی ہے اور آخر میں دعا اور درود شریف کو دوبارہ پڑھنا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک سلام کے ساتھ انہیں ملا لیتا ہے تو یہ بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابوزید مروزی نے اختلاف سے بچنے کے لیے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں، سلام پھیر کے فصل نہیں کی جاسکتی۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے ملا کے نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، تاکہ تمام مقتدیوں کے لیے اس کی اقتداء درست ہو جائے۔

چوتھی صورت اس کے برعکس ہے، نیت شیخ رافع نے نقل کیا ہے۔

یہاں یہ سوال ہے، کیا تین رکعت کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، تو اس بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں، جن کو امام الحرمین نے اور دیگر اہل علم نے ذکر کیا ہے، صحیح یہ ہے: تین رکعت کو پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، شیخ قتال نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، امام الحرمین نے یہ بات بیان کی ہے، اس قول کے

قائل نے غلو سے کام لیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گیارہ رکعات ملا کر پڑھنے کے مقابلے میں ایک رکعت الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے تینوں رکعتوں کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پھر اسی طرح یہ اختلاف اس مسئلے میں بھی پایا جاتا ہے کہ فصل (یعنی درمیان میں سلام پھیرنے) اور وصل (یعنی سلام پھیرے بغیر تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کرنے) میں سے فضیلت کسے حاصل ہے؟ تو تین رکعات کو ملا کر پڑھنے میں فضیلت حاصل ہے، لیکن تین رکعات سے زیادہ رکعات کو پڑھنے کے مقابلے میں ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بات امام الحرمین نے ذکر کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر کوئی شخص ایک رعت وتر ادا کرنا چاہے تو وہ اس ایک رکعت کے لیے بھی وتر کی نیت کرے گا اور اگر کوئی شخص زیادہ تعداد میں وتر کی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی وتر کی نماز کی نیت کرے گا۔

جب کوئی شخص سلام پھیر کے دو رکعت کو الگ کرے اور دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو وہ ان دونوں رکعات کے بارے میں وتر کی دو رکعات کی نیت کرے گا یہی قول مختار ہے تاہم اسے اس بات کا حق حاصل ہے وہ اس کے علاوہ بھی نیت کر سکتا ہے جیسا کہ نماز کے طریقے کے آغاز سے متعلق باب میں اس کا بیان نظر چکا ہے۔

وتر کی نماز کا وقت جہاں تک اس کے ابتدائی وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں تین اقوال ہیں: صحیح اور مشہور قول وہ ہیں جس کے بارے میں مصنف نے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور جمہور نے بھی یہی بات بیان کی ہے مشائخ کی نماز کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے خواہ نمازی نے ان فرائض اور وتر کی نماز کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو خواہ اس نے ایک رکعت وتر ادا کیے ہوں یا زیادہ رکعات میں ادا کیے ہوں۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے وتر درست نہیں ہوں گے خواہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کر لیا ہو اور اس نے یہ گمان کیا ہو کہ اس نے عشاء کی نماز ادا کر چکا تھا یا کوئی شخص یہ گمان کرتا ہو کہ ایسا کرنا جائز ہے (سب صورتوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عشاء کی نماز یہ گمان کرتے ہوئے ادا کر لیتا ہے وہ پاک ہے (یا با وضو ہے) پھر وہ بے وضو ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ وضو کر کے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے بعد میں اس کے سامنے یہ بات آتی ہے وہ عشاء کی نماز ادا کرتے وقت بے وضو تھا تو اب اس کے وتر باطل ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے: وتر کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے آدمی کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرے۔ امام الحرمین اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے اور قاضی ابوطیب نے قطعیت کے ساتھ اس بارے میں (فتویٰ دیا ہے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہوگا خواہ اس نے جان

بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک رکعت سے زیادہ وتر ادا کرتا ہے تو اب اس کا وقت عشاء کی ادائیگی سے شروع ہو گا اور اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے یہ بات درست ہے اس نے عشاء کے فرائض پورے کرنے کے بعد کوئی نفل نماز بھی ادا کی ہو لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر نماز ادا کرنے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتا اور ایک رکعت ادا کر لیتا ہے تو اس کا وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

امام الحرمین فرماتے ہیں: یہ رکعت اس کے لیے نفل شمار ہوگی۔

شیخ رافع فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے کوئی نفل نماز بھی ہونی چاہیے لہذا مکمل طور پر اس ایک رکعت کا باطل ہونا اسی اختلاف کے حوالے سے ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے جو شخص زوال سے پہلے ظہر کی نماز شروع کر دیتا ہے (یا اس کی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے)۔

جہاں تک وتر کے آخری وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں صحیح قول وہی ہے جس کے بارے میں مصنف نے صراحت کی ہے اور جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں: یہ صبح صادق ہونے کے ساتھ ہی اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ متولی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت صبح کی نماز کے فرائض ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔

جہاں تک وتر کی نماز کے مستحب وقت کا تعلق ہے تو مصنف نے یہ صراحت کی ہے اور جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں: انسان وتر کی نماز کو رات کے نوافل کے سب سے آخر میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص تہجد نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عشاء کے فرائض اور سنتیں ادا کر لینے کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرے، لیکن اگر وہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بات زیادہ ضروری ہے وہ وتر کی نماز کو مؤخر کر دے تاکہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد اسے ادا کرے اس صورت میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد نہیں ادا کرے اس صورت میں وتر کی نماز اس کے رات کے نوافل کا آخری حصہ بن جائے گی۔

امام الحرمین اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز کو رات کے ابتدائی حصے میں ہی ادا کر لینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

جیسا کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے یہ اختلاف فقہاء کے درمیان پایا جاتا ہے۔

شیخ رافع یہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے ان دونوں کے قول کو اس شخص پر محمول کیا جائے جو عام طور پر رات کے نوافل ادا نہیں کرتا اور یہ بھی ہو سکتا ہے اسے اس بات پر محمول کیا جائے اس بارے میں رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں معاملہ قریب ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: کیونکہ اس کے بارے میں درست رائے وہی ہے جو تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے اور وہ یہی کہ جو شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے وتر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے اسی طرح جو شخص تہجد کی نماز نہیں ادا کرتا اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا، خواہ وہ خود بیدار ہو یا کوئی دوسرا شخص اُسے بیدار کرے، اس کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے، وتر کی نماز کو مؤخر کرے تاکہ رات کے آخری حصے میں اُسے ادا کرنے کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے جب صرف وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔“

امام مسلم نے اس روایت کو نقل کیا ہے، مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ”عائشہ اٹھو! اور وتر ادا کر لو۔“

رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کے مستحب ہونے کی دلیل بہت سی احادیث ہیں، اُن میں سے ایک روایت (صحیح بخاری) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے ابتدائی حصے میں بھی، آخری حصے میں بھی، آپ ﷺ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری کے قریب ہوتا تھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے، جبکہ صاحبین یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہے، کیونکہ اس میں وہی احکام پائے جاتے ہیں جو سنتوں میں پائے جاتے ہیں، یعنی اس کے منکر کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان کے لیے اذان نہیں دی جاتی جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے، وہ وتر کی نماز ہے، تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو۔“

یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے، جو وجوب کے لیے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے: اس بات پر اتفاق ہے، وتر کی قضاء ادا کی جائے گی، اس کے منکر کو کافر اس لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی نے اپنی تصنیف ”البنایہ شرح الہدایہ“ میں تحریر کرتے ہیں:

”الحیظ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے، امام ابوحنیفہ سے اس بارے میں تین روایات منقول ہیں، ایک قول کے مطابق یہ

۱۔ المجموع شرح المہذب، از امام عینی بن شرف نووی

واجب ہیں اور یہ اُن کا آخری قول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ درست قول بھی یہی ہے۔ قاضی خان نے بھی یہ بات بیان کی ہے یہی قول زیادہ درست ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: یہ فرض ہے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب العارفہ میں یہ بات بیان کی: شیخ سخون اور شیخ اصغ جو فقہاء مالکیہ سے تعلق رکھتے ہیں، یہ حضرات بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں اور اُن کی مراد ان کا فرض ہونا ہے۔

”المغنی“ نامی کتاب میں امام احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر وتر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک بُرا آدمی ہے اور مناسب یہ ہے: ایسے شخص کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔

شیخ ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وتر واجب یعنی فرض ہیں۔

شیخ ابن بطلال نے شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور شیخ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل قرآن پر وتر واجب ہیں البتہ دوسروں پر واجب نہیں ہیں اور وجوب سے اُن کی مراد فرض ہونا ہے شیخ علم الدین نحوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے یہ فرض ہیں۔

امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت یہ منقول ہے یہ سنت مؤکدہ ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور الدر ایہ کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے نصاب روایت میں اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے تاہم حماد بن یزید نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ فرض ہیں اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

یوسف بن خالد تمیمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ واجب ہیں بظاہر اُن کا مذہب یہی محسوس

ہوتا ہے۔

نوح بن مریم اور ایک اور قول کے مطابق اسد بن عمرو نے یہ روایت نقل کی ہے یہ سنت ہیں امام ابو یوسف امام محمد امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (تخصیص البنا یہ شرح الہدایہ ص 4732)

صاحب ہدایہ نے وتر کے بارے میں صاحبین کا موقف یہ بیان کیا تھا ان دونوں حضرات کے نزدیک وتر سنت ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے: اُس میں وہ احکام پائے جاتے ہیں جو سنت میں پائے جاتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود مینی تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے اس بارے میں کوئی دلیل نقل نہیں کی تاہم ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد اور امام اوزاعی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن معیز سے نقل کیا ہے انہوں نے بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: شام میں ایک صاحب تھے جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ فرماتے تھے: وتر پڑھنا واجب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو میں نے کہا کہ ابو محمد یہ کہتے ہیں وتر پڑھنا واجب ہے تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے پانچ

نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا ان پانچ نمازوں کے علاوہ میرے اوپر کوئی اور نماز پڑھنا بھی لازم ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: نہیں! البتہ اگر تم نفل نماز ادا کر لو (تمہاری مرضی ہے)۔

یہ بات بھی فرضیت اور وجوب کی نفی کرتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمن چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں جو تمہارے لیے نفل ہیں وتر فجر کی (سنت) نماز اور چاشت کی نماز۔“

اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تمن۔ الحدیث

ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ الفاظ ہیں:

”تمن چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض قرار دی گئی ہیں اور تم پر فرض قرار نہیں دی گئی ہیں وہ تمہارے لیے سنت ہیں وتر چاشت کی نماز اور قربانی۔“

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز سواری پر ادا کر لیتے تھے اور کسی عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

(علامہ یعنی تحریر کرتے ہیں:) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا جواب یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو پانچ فرض نمازوں کے بارے میں بتایا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وتر کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں جس طرح ظہر کی نماز فرض ہے وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں اور واجب اور فرض کے درمیان فرق واضح ہے اور قطعی ہے اس لیے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی ان کا یہ کہنا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے تو اس سے مراد یہ ہے: انہوں نے غلطی کی ہے۔

دیہاتی کے بارے میں حدیث کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے وہ وتر کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے“ جو آگے آ رہا ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے یہ فرمان نمازوں کی فرضیت کے حکم کے بعد کا ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”تم یہ فرما دو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس میں کھانے والے کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو ماسوائے اسکے جو مردار ہو یا بہا ہو خون ہو یا خنزیر کا گوشت۔“

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد نوکیلے دانتوں والے پرندے اور نوکیلے بچوں والے پرندے کو بھی حرام قرار دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ واقعہ بعد کا ہوگا کیونکہ اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز زکوٰۃ اور روزے کے بارے میں دریافت کیا اور آخر میں کہا کہ میں اللہ کی قسم! اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا ہے۔

اس حدیث میں حج کا تذکرہ نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حج کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہوگا تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے اس کا یہ سوال پانچ نمازوں کے بعد مزید نماز کا حکم ملنے سے پہلے کا ہو لہذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے (یعنی تین چیزیں مجھ پر لازم قرار دی گئی ہیں) تو یہ روایت ضعیف ہے۔ یہ روایت غریب اور منکر ہے اس کی وہ سند جس کے حوالے سے اسے امام حاکم امام احمد بن حنبل امام ابن حبان اور امام کلبی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اس کی دوسری سند میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جس کے بارے میں اختلاف ہے۔ اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس میں ابو حیان راوی ہے۔ مصنف یہ کہتے ہیں یہ راوی ضعیف ہے اور تالیس کرتا ہے اس کا نام یحییٰ بن جعی ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے اس کے بارے میں علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اسے امام ابو داؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے اس نے اس نماز کو تمہارے لیے عشاء اوسط سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت تک مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی "معجم" میں اسے نقل کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرو بن العاص اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اضافی نماز عطاء کی ہے یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے جو تمہارے لیے بہتر ہے۔"

لے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کی گئی ہے۔“

اسی سند کے حوالے سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی ”معجم“ میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت منقول ہے، اُسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند میں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم میں نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے، وہ وتر کی نماز ہے۔“

اس روایت کی سند میں ابو عمرو بن حفار نامی راوی پایا جاتا ہے، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے بھی ایک روایت منقول ہے، جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اُس کے بعد علامہ عینی نے مزید روایات اور اُن پر ہونے والے تبصرے کو بھی نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وتر کی تین رکعات ہیں، ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی، اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے جبکہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے، اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے (کہ وتر کی رکعات تین ہیں)۔

ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جبکہ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک وتر کی نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے، ان دونوں حضرات کے خلاف دلیل وہ روایت ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں۔

صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ وتر کی رکعات تین ہیں، جس کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی، اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: بلکہ دو رکعات پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے لیکن سلام نہیں پھیرا جائے گا، پھر تیسری رکعت پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوامامہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم، اکثر اہل علم اور ابن مبارک نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

العارفہ نامی کتاب میں دوروں سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن بطال فرماتے ہیں: وتر کی رکعات تین ہیں، حضرت حذیفہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے ساتوں فقہاء اور سعید بن مسیب اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور (دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم) کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رمضان میں تین رکعت وتر ادا کیے جائیں گے جبکہ رمضان کے علاوہ ایک رکعت ادا کی جائے

گی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح وتر کی رکعت ادا نہیں کی جائے گی کہ اُس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو نہ ہی سفر میں نہ ہی حضر میں۔

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور کمال کے اعتبار سے اس کی کم از کم مقدار تین رکعات ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار گیارہ رکعات ہیں اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اُس کے وتر جمہور کے نزدیک درست نہیں ہوں گے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جس بات کو میں اختیار کرتا ہوں وہ یہ ہے: وتر کی ایک رکعت کو اس سے پہلے کی نماز کے ذریعے (سلام پھیر کر الگ کیا جائے گا)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تین رکعات ادا کر لیتا ہے اور سلام نہیں پھیرتا تو میرے نزدیک اُس پر کوئی تنگی نہیں، تاہم مجھے یہ بات پسند ہے وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

امام اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر پھر وہ ایسا کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی ٹھیک ہے۔ صاحب ہدایہ نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو پیش کیا تھا، اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتا تھا۔“

اسی روایت کو امام حاکم رضی اللہ عنہ نے المستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط کے مطابق مستند ہے، تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے، امام حاکم رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔“

اس کے بعد امام عینی رضی اللہ عنہ نے وتر کی رکعات تین ہونے اور ان کے آخر میں سلام پھیرنے کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے جسے چار ائمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس روایت کو بھی امام حاکم رضی اللہ عنہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے، البتہ ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا، اسی طرح امام ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی، امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی، اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے

آخر میں دعائے قنوت پڑھی تھی اور یہ صورت رکوع کے بعد بھی ہو سکتی ہے بلکہ ہماری دلیل وہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ (امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے:) جو چیز نصف حصے سے زائد ہو اسے آخر قرار دیا جاتا ہے۔

صاحب ہدایہ کی اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ تیسری میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس سے مراد تیسری رکعت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی یہی وقت حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت براء، بن عازب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم، عبیدہ سلمانی، حمید طویل، ابن ابی لیلیٰ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق بن راہویہ اور عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

شیخ ابن الممذر نے حضرت ابو بکر صدیق اور سعید بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اسی بات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایوب سختیانی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔

طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے، لیکن طاؤس کا یہ قول مردود ہے۔ شوافع میں سے ابن شریح نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جو کہا ہے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی تو صحیح روایت کے مطابق ان کا مذہب یہی ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شرح الارشاد میں یہ بات تحریر ہے اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی تصریح نہیں کی ہے تاہم ان کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے مناسب یہی ہے اسے رکوع کے بعد پڑھا جائے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے آدمی کو اختیار ہے وہ رکوع سے پہلے پڑھ لے یا بعد میں پڑھ لے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید میں جو روایت نقل کی گئی ہے اسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سوید بن غفلہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور یہ سب حضرات ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق شارحین میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

صاحب ہدایہ نے احناف کی تائید میں جو روایت نقل کی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ مینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس روایت کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں ان کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرتے ہوئے رکوع

سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لیا کرتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، اُن کی روایت کو امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ابان بن ابو عیاش نامی راوی متروک ہے۔

خطیب نے اسی طرح کی روایت کو نقل کیا ہے، تاہم وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، اس روایت کو حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب ”الحلیہ“ میں تحریر کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا کیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی، مصنف نے کہا ہے یہ روایت غریب ہے۔

☆☆☆☆

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”معجم اوسط“ میں نقل کیا ہے

(وہ بیان کرتے ہیں):

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔“

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا

کرتے تھے۔

اسود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور

جب وتر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے، صرف وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔“

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں کہ پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، جبکہ امام شافعی کی رائے اس کے برخلاف

ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: رمضان کے آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: اُس وقت جب آپ ﷺ نے انہیں دعائے قنوت کی تعلیم دی تھی (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

”اسے اپنے وتر میں کسی فصل کے بغیر شامل کر لو“۔

صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اور پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس بات کے قائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حسن بصری، ابراہیم نخعی، عبداللہ بن مبارک، اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور ہیں۔

منصور نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی البتہ رمضان کے آخری نصف حصے میں نہیں پڑھی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (وہ فرماتے ہیں): کسی بھی صورت میں وتر یا صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے: وتر میں رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک بھی پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، تاہم اُن کا مستند طور پر منقول مذہب یہی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا مستحب ہونا رمضان کے آخری نصف حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

الروضہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ایک قول کے مطابق پورے رمضان کے مہینے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، ایک قول کے مطابق پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، امام شافعی رضی اللہ عنہ نے یہ تصریح کی ہے: (رمضان کے) آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے (ایک قول کے مطابق) دن کے وقت پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں اس بارے میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق یہ بات جائز ہے آدمی دعائے قنوت پڑھ لے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مستحب ہے، بلکہ اُن کے جمہور اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے استحباب کا حکم رمضان کے آخری حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دعائے قنوت صرف رمضان کے مہینے میں پڑھی جائے گی، بعض حضرات نے یہ کہا ہے رمضان کے ابتدائی نصف حصے میں پڑھی جائے گی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اس کا محل صبح کی نماز ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

امام طحاوی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھنے کا قول صرف امام شافعی اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ کا ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں: امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ”مغنی“ میں یہ بات تحریر کی ہے، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما ابن سیرین، امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جو امام شافعی کا قول ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

وتر میں دعائے قنوت کے بارے میں جو روایت ہے، اُسے چار مصنفین نے ابو ثور، حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات تعلیم دیئے تھے، جنہیں میں وتر میں پڑھا کروں، اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں (وہ یہ ہیں):

”اے اللہ! ان لوگوں میں مجھے بھی ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور ان میں مجھے بھی عافیت نصیب کر، جن کو تو نے عافیت نصیب کی ہے اور ان میں تو میرا بھی والی بن جا جن کا تو والی بنا ہے اور تو جو مجھے عطاء کرتا ہے، اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے، مجھے اُس کے شر سے بچالے، بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو حامی و ناصر ہو، اے پروردگار! وہ ذلیل نہیں ہوگا، اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

امام زندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابو ثور حراء سعدی نے نقل کیا ہے، ان صاحب کا نام ربیعہ بن شیبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق دعائے قنوت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کو اپنی مسند میں امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے اپنی سنن میں نقل کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی کچھ لفظ اضافی نقل کیے ہیں۔

ایک اور روایت میں بھی الفاظ کا اختلاف ہے اور اُس میں بھی اضافی الفاظ منقول ہیں۔

اس حدیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے یہ دلیل دی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے والے کے لیے یہ مستحب ہے،

اس دعا کو دعائے قنوت میں پڑھے۔

۱۔ تفسیر الہدایہ شرح الہدایہ از حافظ بدرالدین محمود العینی

1614 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي وَحَدَّثَنِي بِهِ أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنَا بِقِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمِرْتُ بِالْوُتْرِ وَالْأَضْحَى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے وتر کی نماز ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابوقاسم وراق مروزی اصل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

○ حسن بن یوسف بن عبد الرحمن ابوعلی معروف باخی برش۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۵/۷)۔

○ سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابواسحاق وراق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۶/۹)۔

1615 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ - قَالَ سَعِيدٌ - فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ أَوْلَيْتُ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُسْوَةٌ

۱۶۱۴ - أخرجه ابن شاذان في الناسخ والنسخ رقم (۱۹۸) ومن طريقه ابن الجوزي في العلل المتناهي (۷۷۱) من طريق مروان بن معاوية عن عبد الله بن محرز - وقال الزيلعي في نصب الرابة (۱۱۵/۱): وفيه عبد الله بن محرز - ولو ساقف - قال ابن حبان: كان يكذب - قال الحافظ في التلخيص (۲۹/۲): من رواية عبد الله بن محرز - ولو ضعيف جدا - قال ابن حبان في السجور ومبين (۲۲/۲): بروي عن قتادة الرلمي - روى عنه عبد الرزاق والمرايون - وكان من خيار عماد الله - ممن يكذب ولا يعلم - ويقلب الاخبار ولا يفهم - ثم ساق باسناد الى ابن المبارك قال: لو خبرت بين ان ادخل الجنة وبين ان اتى عبد الله بن محرز لا خترت ان الشاة اسم ادخل الجنة - فلما رايته كانت بعرة احب الي من - و ساق الى ابن معين قال: عبد الله بن محرز ليس بشيء - ال - وراجع ترجمته في (الميزان) للذهبي (۵۰۰/۲) - والحديث أخرجه عبد الرزاق (۴۵۷۲) عن عبد الله بن محرز به -

۱۶۱۵ - أخرجه مالك (۱۲۰/۱) في صلاة الليل - باب الامر بالوتر - ومن طريقه مالك أخرجه البخاري (۹۹۹) في الوتر - باب الوتر على الرابة - وسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين - باب جواز صلاة النافلة على الرابة في السفر حيث توجهت - والترمذي (۱۷۲) في الصلاة - باب ما جاء في الوتر على الراحلة - و ابو داود (۱۲۲۶) في الصلاة - باب التطوع على الراحلة والوتر والسائي (۲۲۲) في قيام الليل - الطحاوي في المعاني (۴۲۹/۱) و ابو عوانة (۲۴۲/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۵/۲) و ابن هزيمة (۱۲۶۸) و ابن حبان (۲۴۱۳) و عبد الرزاق (۴۵۱۹) و الشافعي في السنن (۷۹) قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (۲۷۲/۵): (فيه اوصاف الدلائل على ان الوتر ليس ويوجب الخضوع خاصة - وفي غلبة النظر عليه اذا كان الماء فوقه ونعته فانهم اختلفوا في ذلك - وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان ينقل على البعير ويوتر عليه - فبان بذلك خروج الوتر عن طريق الوجوب - ال - وراجع بقية كلام ابن عبد البر في (الاستذكار) -

حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ الْبَعِيرِ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اندیشہ ہوا صبح صادق ہونے والی ہے تو میں سواری سے اتر اور وتر کی نماز ادا کر لی پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آکر ملا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کی: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے صبح صادق ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے میں نے سواری سے اتر کر وتر کی نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا کافی نہیں ہے تو میں نے جواب دیا: بالکل ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عمر بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر قرشی عدوی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہل علم میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱)۔

1616 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنِي عِيَّادُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ وَيُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثَمَا تَوَجَّهْتُ بِهِ يَوْمَءُ بَرَأْسِهِ إِيمَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر ہی نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے ذریعے اشارہ کر کے (رکوع اور سجدہ) کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶ - أخرجه البخاري (۱۰۰۰) في الوتر: باب الوتر في السفر (۱۰۹۵) في تفسير الصلاة والنسائي (۲۳۲/۲) في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة وابن أبي شيبة (۲۰۲/۲) واهم (۱۳/۲) والبيهقي (۶/۲) والطحاوي في شرح السنن (۱/۱) من طرق عن نافع بن عمر روى عن طريق عن ابن عمر غير ما مضى فأخرجه عبد الله بن دينار عن ابن عمر به - أخرجه البخاري (۱۰۹۶) في تفسير الصلاة: باب اللبساء على الدابة و مسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت و النسائي (۲۴۴/۱) في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة و في القبلة (۶۱/۲) باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة و مالك في الموطأ (۱۵۱/۱) و عنه الشافعي في المسند (۸۰) و احمد (۶۶/۲) و أخرجه أيضاً أبو عروبة (۲۴۲/۲) و ابن حبان (۲۵۱۷) و البيهقي (۱/۲) من طرق عن ابن دينار به - و أخرجه سالم عن أبيه به - علقه البخاري في صحيح (۱۰۹۸) و وصله الدماميني في (المستخرج) كما في (التلخيص) لابن حجر (۲۳۲/۲) و وصله أيضاً مسلم في المسافرين (۷۰۰) باب جواز صلاة النافلة على الدابة و النسائي (۲۴۴/۱) و ابن الجارود في (المنتقى) (۲۷۰) و احمد (۱۳۷/۲) و ابن حبان (۲۴۲) من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه به - و له نافع من حديث جابر بن عبد الله أخرجه مسلم (۵۵۰) في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة و النسائي (۶/۲) في السور: باب جرد السلام باللائحة في الصلاة و ابن ماجه (۱۰۸) في إقامة الصلاة: باب الصلبي يسلم عليه كيف يريد من رواية الليث بن سعد: ابن زبير عن جابر مرفوعاً نحوه - و أخرجه النسائي (۶/۲) من رواية عمرو بن العاص عن أبي الزبير عن جابر نحوه - و أخرجه البخاري (۱۱۸۰) في المطايع: باب غزوة أسد من رواية عثمان بن عبد الله بن مرفعة عن جابر نحوه - و أخرجه محمد بن عبد الرحمن بن توبان عن جابر أيضاً - أخرجه البخاري في الصلاة (۲۱۰۰) و في تفسير الصلاة (۱۰۹۶) (۱۰۹۹) و عبد الرزاق (۵۵۰) (۵۵۱) -

1617- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی سواری کے اوپر ہی وتر نماز ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ (یعنی نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے)

1618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری کے اوپر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جب انہوں نے وتر ادا کرنے ہوتے تھے تو سواری سے اتر کر وتر ادا کر لیتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات اپنی سواری کے اوپر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات (نیچے اتر کر پھر وتر ادا کرتے تھے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابو جعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273 یا 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۷/۲)۔

2-باب مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ .

باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

1619- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ .

1618- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۵۱) عن معمر بن ابوب عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر - - وهذا مغايف لكل الروايات السابقة عن ابن عمر - - ونافع مشرف عن ابن عمر عمي سعيد بن جبیر - - وقد ذكر نافع وغيره ان ابن عمر كان يصلي الوتر على راحلته ويزل ان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك - - وهذا أولى من قول ابوب عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر - -

1619- أخرجه ابو داود (۱۵۲۱) في الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر - - والترمذي (۱۶۵) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينام عن الوتر - - وابن ساد (۱۷۵۸) وابن ماجه (۱۱۸۶) في الصلاة: باب من نام عن وتره أو نسيه - - والحاكم (۳۰۲/۱) والبيهقي في الكبرى (۱۸۰/۲) والنسب الصغير (۲۷۵۸) والهيثم (۲۱۰۳) - - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - - وصححه العراقي أيضا - -

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وتر ادا کیے بغیر سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو وہ اسے صبح کے وقت ادا کرے یا اس وقت ادا کر لے جب اسے یاد آ جائے۔

1620 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرَقَنْدِيُّ نَبِيرَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيلَ لَهُ إِنَّ أَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُؤْتِرْ. قَالَ فَلْيُؤْتِرْ إِذَا أَصْبَحَ.

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص صبح کر لیتا ہے اور اس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت ہی وتر ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۳/۵)، کشف حثیث (۶۰۵)۔

○ محمد بن اسماعیل جعفری۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۸/۶)۔

1621 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ رَوَاهُ حَدَّثَنَا نَهْشَلٌ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْعَدِ.

☆☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص رات کے وقت وتر ادا نہ کر پائے وہ اگلے دن ان کی قضاء ادا کر لے۔"

۱۶۲۰ - اضرجه الطبرانی فی الاوسط (۸۸۱۲) من رواية عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل فقيل له: ان احدنا يظلم النوم! قال: (فليوتر اذا اصبح) - الا - وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث موصولا عن زيد بن اسلم) الا ابنه عبد الرحمن - و اضرجه جماعة مفضوعا عن عطاء بن يسار - الا - قلت: الذي في مصنف عبد الرزاق (۱۵۹۲) وكذلك (الاستذكار) لابن عبد البر (۲۸۷/۵) (۶۸۲۹) قول عطاء بن ابي رباح: و مثل عن رجل لم يوتر حتى فجر الصبح! فقال: (قد فاتته الوتر فلا يوتر) - الا - اضرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء و حكاه ابن عبد البر عن عطاء بجمود بلا اسناد في انشاء مردد لهذا الباب النساس في الباب -

۱۶۲۱ - رواد مصنف و نرسنل كذبه ابن العنوية و تركه غيره - و روى البيهقي نحو هذا الحديث عن ابن عمر من قوله مرفوعا عليه - راجع السنن الكبرى (۱۸۰/۲) و المعرفة (۵۲۱۷) و راجع لهذا الحديث ايضا: (الذائل لابن عمري) (۱۰۲۹/۲) (۲۵۲۱/۷) -

3- باب الْوُتْرِ بِخَمْسٍ أَوْ بِثَلَاثٍ أَوْ بِوَاحِدَةٍ أَوْ بِأَكْثَرٍ مِنْ خَمْسٍ.

باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں، وتر تین ہوتے ہیں، وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں

1622- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ . قَوْلُهُ وَاجِبٌ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا أَعْلَمُ تَابَعَ ابْنُ حَسَّانَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وتر حق ہے اور واجب ہے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ تین ادا کر لے جو شخص ایک ادا کرنا چاہے تو وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا لفظ "واجب" محفوظ نہیں ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس حوالے سے ابن حسان نامی راوی کی مطابعت کی ہو۔

.....

وتر کی رکعات کی تعداد کی وضاحت

وتر کی رکعات کی تعداد کی تحقیق کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی نے سب سے پہلے ایک روایت نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر رات (کے نوافل کے آخر میں) ایک رکعت ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں پھر امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے انہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور اس واسطے قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض دیگر افراد نے ان کے برخلاف رائے نقل کی ہے یہ دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

۱۶۲۲- كذا أخرجه الدارقطني من رواية محمد بن حسان عن سفیان عن الزهري مرفوعاً و أخرجه ابن حسان و أخرجه ابن الجوزي أيضاً كما في تلخيص العبير (الجزء ١٤/٢) - لكنه يعني: ابن الجوزي - صفته نفسه ابن حنبل في تاريخه ثقة - وعليه حال: فقد ورد الحديث عن سفیان عن الزهري به مرفوعاً عن أبي أيوب: أخرجه النسائي (٢٣٩، ٢) و الضحاوي في المعاني (١١/٢٩١) - و تابعه علي وفقه شعيب: عند عبد الرزاق (١٦٢٢) - و ابن اسحاق عند الحاكم (١/٢٠٢) - و أخرجه جماعة عن الزهري باسناد عن أبي أيوب مرفوعاً - به - أخرجه أبو الربيع الزهراني نا محمد بن حازم أبو معاوية نا ائمت ابن سوار عن الزهري عن عطاء بن يزيد اللبني عن أبي أيوب - رفته - أخرجه الطبراني في (الوسط) (١١/١٩٤٤) و (الکبير) (١١/١٤٧٦) (١١/٢٩٦٤) - و قال في (الوسط): لم يرو لنا الحديث عن ائمت اللابو معاوية (١) - و أخرجه بكر بن وائل عن الزهري باسناد مرفوعاً - أخرجه أبو داود (١١/١٤٢٢) في الصلاة: باب كم الوتر: و البيهقي في (السمرة) (١١/٥٤٧٦) - و قال البيهقي في (المعرفة): (و لهذا حديث نا رفة بن خالد و نايل و تابعه علي رفته: الشراعي و هو امام - و سفیان بن حسين و محمد بن أبي حفصة - و كذلك أخرجه و نسب بن خالد عن معمر بن الزهري - و أخرجه جماعة عن الزهري فوقفود علي أبي أيوب: فيمن ان يكون بروية من فتياه مرة و من روايته أخرجه - و أخرجه الشراعي عن الزهري مرفوعاً و اختلف عليه به - كما سيأتي في الذي بعد -

بعض نے یہ کہا ہے، وتر کے تین رکعات ہوتی ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا، جبکہ بعض نے یہ کہا ہے: وتر کی تین رکعت ہوتی ہیں، لیکن دو رکعات پڑھنے کے بعد بھی سلام پھیرا جائے گا اور آخر میں بھی سلام پھیرا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”(نماز کے نوافل) وتر ایک رکعت ہوتی ہے۔“

ہمارے نزدیک یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے موقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے، یہ رکعت جفت (دو مزید رکعت) کے ساتھ ہو جو اس سے پہلے ادا کی جا چکی ہوں اور یہ سب مل کر وتر (یعنی طاق) بن جائیں گے تو اس صورت میں وہ ایک رکعت جفت نماز کو طاق کر دے گی۔

اس بات کو ان حضرات نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

جیسا کہ نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے، ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائیں، جب تمہیں صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت ادا کر لو، یہ تمہاری نماز کو طاق کر دے گی۔

امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں۔

سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی جفت اور وتر نماز کے درمیان ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ پہلے وہ جفت اور پھر طاق نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ سب مل کر مجموعی طور پر وتر بن جاتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے، اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے، سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے، وہ سلام پھیرنا ہو جس سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی نماز میں ایک اور دو وتر میں سلام پھیر دیتے تھے۔ اور اس دوران کسی کام کے لیے بھی کہہ دیتے تھے۔

سالم بن عبداللہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں، پھر اس کے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کرو، پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر ان کے لیے ایک بزا ادا کی تو ان تمام روایات میں اس بات کا ذکر ہے، وہ تین رکعت ادا کرتے تھے اور ایک اور دو رکعت۔۔۔ درمیان فصل کرتے تھے، لہذا وتر کی نماز کے بارے میں ان سے متفقہ طور پر یہ بات منقول ہے: وہ تین رکعت ہوتی ہیں۔

اس بارے میں ان کے حوالے سے جو ذاتی رائے منقول ہے، اس بات کی تائید کرتی ہے، ہم اس سے پہلے جو نبی اکرم ﷺ

کا فرمان ذکر کر چکے ہیں وتر کی رکعت ایک ہوتی ہے اس میں اسی تاویل کا احتمال موجود ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔
جیسا کہ عقبہ بن مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا کہ تم دن کے وتر سے واقف ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مغرب کی نماز ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (یا یہ فرمایا: تم نے اچھی بات بیان کی ہے)۔

1623- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيِّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔“

1624- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُونُسَ الْحَمِيرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ خَمْسٌ أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ وَاحِدَةٌ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر پانچ ہوتے ہیں تین ہوتے ہیں یا ایک ہوتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، ابو جعفر بن طباع بغدادی، نزیل اذنیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۔ شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر، 277/1

۱۶۲۳- أخرجه النسائي (۲۲۸/۴) في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر، وابن ماجه (۱۱۹۰) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، والدارمي (۳۷۱/۱) والطحاوي (۲۹۱/۱) والحاكم (۲۰۲/۱) وصححه وابن حبان (۲۴۱۰) والطبراني في (الكبير) (۲۹۶۱) من طرق اللذاعي به- قال ابن أبي حاتم في (العلل) (۱۷۱/۱-۱۷۲) (۴۹۰): (سالت أبي عن حديث أخرجه المرزاني عن اللذاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد بن يزيد عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الوتر هو: فمن شاء أوتر بثلاث، ومن شاء أوتر بخمس)؛ وأخرجه عمر بن عبد الواحد عن اللذاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا، ولم يذكر أبا أيوب- قلت لأبي: أيسمها أصح: مرسل أم متصل؟ قال: لا لهذا ولا لهذا- فهو من كلام أبي أيوب- قال أبو محمد: أخبرنا العباس بن الوليد بن يزيد عن اللذاعي فقال: عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم - وروى بكر بن وائل و الزبيدي و محمد بن أبي هفص و سفيان بن حسين و وهيب عن معمر فقالوا: كالمعجم-: عن الزهري عن عطاء بن يزيد بن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم - واما من وقفه: فابن عيينة و معمر - من رواية عبد الرزاق - و نصير بن أبي حمزة -) - قلت: و أخرجه ابن وهيب عن يونس عن ابن شهاب عن عطاء عن أبي أيوب مرفوعاً أيضاً أخرجه ابن حبان (۲۴۰۷) (۲۴۱۱) -

”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۲)۔

○ یزید بن یوسف حمیری، ابو یوسف شامی، سکن بغداد، وحدث بھاعن جماعة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۲۶۶/۷)۔

1625 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا جَعْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ أَخْبَرَنِي

ضَبَّارَةُ بْنُ أَبِي السَّلْيِكِ حَدَّثَنَا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ

وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ صبح سات رکعت ادا کرے جو چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے

اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ دوید بن نافع، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عیسیٰ شامی، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از

حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶/۱)۔

1626 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ

فِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فِوَاحِدَةٍ فَإِنْ شِئْتَ فَأَوْمِءَ إِيْمَاءً.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پانچ رکعت وتر ادا کرو اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اور اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو

اگر تم چاہو تو اشارے کے ساتھ پڑھ لو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو الحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۶۲۵ اضرحہ السناسی (۲۲۹/۲) باب ذکر الاختلاف علی الزھری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر عن عمرو بن عثمان: حدیثنا بقیة

حدیثی صبارة بن ابی السلیل ثنا دوید بن نافع بن مرفوعاً۔

۱۶۲۶ اضرحہ اصمد (۱۸۸/۵) عن یزید عن سفیان بن حسین: بہ۔ ذکرہ السھنس فی المجمع (۲۶۱/۲) قال: ا۔ حالہ۔ حال الصحر ۱۔ ا۔

ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱)۔

1627 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا بِنَحْوِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1628 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ يُؤْمَءَ فَلْيُؤْمَءَ . هَكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا . وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَوَقَفَهُ أَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین رکعت ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کرے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اشارہ کرے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ روایت مستند کے طور پر منقول ہے جبکہ دیگر اسناد کے حوالے سے موقوف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ورد بن عبد اللہ، ابوزکریا تمیمی مخزومی، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۳/۱۳)۔

○ ورد بن عبد اللہ تمیمی، ابو محمد طبری، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۰/۲)۔

○ عدی بن فضل تمیمی، ابو حاتم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔

1629 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشَّرٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ بِهَذَا مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَايِلٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1630 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابِ الطَّبِيبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۸ - كُنَّا أَضْرَجَهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مَرْفُوعًا وَسَبَّحَ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ مَوْقُوفًا - قَالَ ابْنُ حَجْرٍ فِي (التلخیص)

(۱۶/۲): (وصح ابو حاتم و الذہلی و المدارقطنی فی العلل و البیہقی و غیر واحد و وقفہ و نحو الصواب) - ال-

۱۶۲۹ - انظر تفسیر الحديث الاول فی هذا الباب -

بُنْ صَالِحِ الْوَحَاطِي أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمِ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكُمْ أَوْتِرُ قَالَ بِوَأَحْسَنَةٍ - قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ - قَالَ فِثْلَاثٍ - ثُمَّ قَالَ بِخَمْسٍ ثُمَّ قَالَ بِسَبْعٍ - قَالَ أَبُو أَمَامَةَ فَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کتنے وتر ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین پھر انہوں نے فرمایا: پانچ پھر فرمایا: سات۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کاش! اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ رخصت کو اختیار کر لیا ہوتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن نجاب، ابو حسن طیبی، نزیل بغداد، قال خطیب بغدادی: ولم اسمع فیہ اخیراً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵)۔ وفی (ط): احمد بن اسحاق بن نجاب، و صحیح من تبصیر منتبہ (۳/۱۳۲۹)۔

○ هو ابراہیم بن حسین بن علی ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مامون“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱/۳۸-۳۹)، سیر اعلام نبلاء (۱۳/۱۸۳-۱۹۲)۔ وفی (ط): ابراہیم بن حسن مہرانی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی، ابو محمد بصری، یلقب بالطفیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۶۳)۔

○ ابو غالب، صاحب ابی امامۃ، بصری، نزل اصحمان، قیل: اسمہ حزور، وقیل: سعید بن حزور، وقیل: نافع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۶۰)۔

1631 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) .

۱۶۲۰ - الحديث ذكره المافظ في التلخيص (۲/۲۰) ما كتبا عليه و الذي امامه حديث آخر - أخرجه احمد في المسند (۵/۲۶۹) و الظاهر اني كسا في التلخيص (۲/۲۰) من حديث ابي غالب عن ابي امامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع حتى اذا بسن و كثر لعمرك ان يوتر بسبع و صلى - كفتين و هو جالس فقرأ ب (اذنزلت) و (قل يا ايها الكافرون) -

☆☆ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دو رکعت والی بعد کی رکعت کو وتر بناتے تھے ان دو رکعت میں ”سورۃ الاعلیٰ“ اور سورۃ الکافرون“ پڑھتے تھے جب کہ وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

سعید بن عفیر: سعید بن کثیر بن عفیر انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۹۵)۔

4-باب لا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو

1632- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْتِرُوا

۱۶۳۱- اخرجہ العاکم (۲۰۵/۱) و (۵۲۰/۲) و البیہقی (۲۸۰۲۷/۲) و البیہقی فی (شرح السنة) (۹۷۲) و الطحاوی فی المعانی (۲۸۵/۱) و ابن حبان (۲۶۲۲) و قال العاکم (صحيح على شرط الشيخين) - و اخرجہ ابن حجر فی (نتائج الألفاء) (۵۱۲/۱) من طريق البيهقي ثم قال ابن حجر: (هذا حديث حسن) اخرجہ محمد بن نصر فی کتاب قیام اللیل عن محمد بن یحیی الذہلی عن سعید ابن کثیر بن عفیر و لہو الذکور فی روایتنا - فوق لنا بطلاناً عالیاً و رجالہ رجال البخاری لکنہ لم یخرج لیحمی بن ایوب الا استسہاداً - الہ - و قال ابن حجر فی (التلخیص) (۱۹/۲): (وتفرد به يحيى بن ايوب وفيه مقال ولكنه صدوق - قال المعقبلي في الضعفاء - (۲۹۲/۴): اسنادہ صالح و لکن حدیث ابن عباس و ابی بن کعب باسقاط المعوذتین اصح - و قال ابن الجوزی: انکر احمد و یحیی بن سعید زیادہ المعوذتین و روی ابن السکن فی صحیحہ لہ شافعیاً من حدیث عبد اللہ بن جریر بن عساکر غریب - الہ - و اخرجہ ابو دود (۴۵۱/۱-۴۵۲) کتاب الصلاة: باب ما یقرأ فی الوتر (۱۶۲۴) و الترمذی (۶۶۲) ابواب الصلاة: باب ما جاء فیما یقرأ بہ فی الوتر و ابن ماجہ (۱۱۷۲) فی اقامة الصلاة السنة فیما: باب ما جاء فیما یقرأ بہ فی الوتر و البیہقی فی شرح السنة (۴۹۸/۲) و العاکم (۵۲۰/۲-۵۲۱) و البیہقی (۲۸۰۲۷/۲) و ابن حجر فی (النتائج) (۵۱۲/۱) من طريق الامام احمد (۲۲۷/۶) من طريق محمد بن سلمة الحراني ثنا خفيف عن عبد العزيز بن جريج قال: سألت عائشة - رضي الله عنها -: بأي شيء كان يقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر؟ قالت: كان يقرأ في الركعة الاولى: (سبح اسم ربك الاعلى) وفي الثانية: (قل يا ايها الكافرون) وفي الثالثة: (قل هو الله احد) و (قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس) و قال الترمذی: (حسن غریب) - و قال ابن حجر: (حدیث حسن) -

۱۶۳۲- اخرجہ العاکم (۲۰۶/۱) من طريق عبد الله بن سليمان شيخ الدارقطني به - وقال: صحيح على شرطهما و اخرجہ البيهقي (۲۶/۲) و في المعرفة (۵۵۰۹) و ابن حبان (۲۶۲۹) من طريق عن ابن ولعب به - و سباني في الذي بعده من وجه آخر عن سليمان بن بلال به - و اخرجہ العاکم (۲۰۶/۱) و البیہقی (۲۲۰۲۶/۲) من رواية الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عمراك بن مالك عن ابي هريرة مرفوعاً نحوه - قال الحافظ في التلخیص (۲۰/۲): (ورجاله كلهم ثقات ولا بضره وقتف من وقفه) - الہ - قال البيهقي في (المعرفة) (۵۵۱۱-۵۵۱۲): (وقدنا يخالف قول من جعلها ثلاثاً كما المغرب في الظاهر - والمراد من الخبر: الزيادة فيها) و ترك الاقتصار فيها على الثلاثة كما اختاره الشافعي و ذهب في الاختيار الى رواية الزهري - و بالله التوفيق) - الہ - قلت: و سباني في الباب الذي بعده - ان شاء الله تعالى - قول من جعلها ثلاثاً كما المغرب -

بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ . وَاللَّفْظُ لِمَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ یا سات رکعت ادا کرو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔

یہ الفاظ موہب بن یزید کے ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1633 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ رَشْتُونَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا

بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ

رکعت یا سات رکعت ادا کرو اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن مسلمة بن یزید، عن لیث و ابن لھیعہ۔ قال ابن یونس: منکر حدیث۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: بیرونی

منا کیر کثیرة عن اهل مدینة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۲)۔

1634 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

عَنْ جَابِرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هَذِهِ

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ .

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ادا کی تو میں

نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے

دیکھا ہے۔

۱۶۳۴ - أخرجه الطبراني في الأوسط (۲/۲۰۰) رقم (۲۰۲۸): حدثنا احمد بن زهير قال: نا القاسم بن محمد المروري به - وهو في مجمع

البحرين رقم (۱۰۹۱) - وأخرجه البزار في مسنده (۱/۲۵۵ - كشف) رقم (۷۸۱) من طريق البخاري ثنا عبد الله بن عثمان به - والحدیث

ذكره السيوطي في مجمع الزوائد (۲/۲۴۲) وقال: (فيه جابر الجعفي: وثقه التورثي وغيره) وضمه اللثة (۱) - أخرجه عبد الرزاق

(۱۶۶۲) (۱۶۶۷) (۱۶۵۱) من وجود عن سعد بن ابی وقاص: انه كان يوتر بواحدة - وهو عند البيهقي (۲/۲۵۰) و ابن نصر في قيام الليل (۱۱۹)

(۱۲۲) - وذكره مالك من (۱۲۵/۱) عن ابن شهاب ان سعد بن ابی وقاص كان يوتر بعد العشاء بواحدة - وقال مالك: (وليس علي هذا

الصلح عندنا) ولكن اني الوتر ثلاث (۱) - ال - وراجع (اللائحة كذا) لابن عبد البر (۵/۲۸۸) - وقد ورد الوتر بواحدة مرعها من حديثه

عائشة و ابن عباس - فاما حديث عائشة: فأخرجه ابو داود (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) في الصلاة: باب في صلاة الليل والنسائي (۲/۲۰) في اللذان

باب في ابدان السورين اللثة بالصلاة (۲/۶۵) في السور و ابن ماجه (۱۱۷۷) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركة و ابن ابی

نبيه (۲/۲۹۱) - واما حديث ابن عباس: فأخرجه مالك في الموطأ (۱/۱۲۱-۱۲۲) و من طريق البخاري (۱۸۴) و مواضع اخرى في الوتر

باب قراءة القرآن بعد العشاء وغيره و مسلم في صلاة المسافرين (۱/۷۶۲) باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه و الترمذي في التسليم

(۲/۲۶۲) و النسائي (۲/۲۱۰) في قيام الليل باب ذكر ما يستفتح به القيام و ابو داود في الصلاة (۱/۱۲۷) باب في صلاة الليل و ابن ماجه

(۱۲۶۷) في إقامة الصلاة والسهة فيها باب ما جاء في كم يهلي بالليل -

5- باب الْوَتْرِ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں

1635- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَادِ الدُّوْلَابِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوَتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا هَذَا يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْحَوَاجِبِ ضَعِيفٌ. وَلَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

رات کے وتر تین ہیں جس طرح دن کے وتر (یعنی مغرب کی نماز) کی تین رکعت ہیں۔

اس روایت کو نقل کرنے والے راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابوالحواجب کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے صرف اسی نے اس کو اعمش نامی راوی کے حوالے سے منقول کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۸/۲)۔

○ محمد بن احمد بن حماد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یتکلمون فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: منتظم (۱۶۹/۶)، و"سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۳۰۹/۱۳)۔

1636- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ادا کیا کرتے تھے۔

1637- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلَتْ فَأَوْتِرْتُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ لَكَ فِي

۱۶۳۵- أخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهي (۴۵۱/۱) رقم (۷۷۳) من طريق المصنف - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰/۲-۳۱) كتاب الصلاة: باب من أوتر بثلاث موصولات من رواية ابن نمير عن الأعشى به موقوفاً مثله - ثم قال: (هذا صحيح من حديث عبد الله بن مسعود من قوله غير مرفوع - وقد رفعه يحيى بن زكريا عن أبي الحوارج الكوفي عن الأعشى وهو ضعيف - وروايته تخالف رواية الجماعة عن الأعشى) - إله - وله ناهية عن عائشة مرفوعاً: (الوتر ثلاث كثلثات المغرب) - أخرجه الطبراني في (الوسط) (۷۱۷۰) من رواية أبي بكر البكر اوي: ثنا اسماعيل بن مسلم عن الحسن بن سعد بن هشام عن عائشة به مرفوعاً - وهو في مجمع البحرين رقم (۱۰۸۹) - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الحسن الا اسماعيل بن مسلم - فقد روى به أبو بكر) - إله - قال البيهقي في المجمع (۲۶۲/۲): (فيه أبو بكر البكر اوي وفيه كلام كثير) - إله -

۱۶۳۶- تقدم في باب صفة الوتر وأنه ليس بفرض -

رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ عَلَيَّ الْبَعِيرَ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سواری سے اتر کر وتر ادا کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کا اسوہ حسنہ کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے اوپر ہی وتر ادا کیا کرتے تھے۔

6-باب فَضِيلَةَ الْوِتْرِ. باب 6: وتر کی فضیلت

1638- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

☆☆ حضرت خارجه بن حدافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے وہ وتر کی نماز ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم، تجیبی، ابوموسیٰ، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۹۷)۔

1639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْإِمَّانِيُّ عَبْدُ

1637- تقدم في باب صفة الوتر وانه ليس بفرع -
1638- اخرج ابو داود (128/2) كتاب الصلاة: باب استحباب الوتر رقم (1418) و الترمذي (451) كتاب الوتر: باب فضل الوتر و ابن ماجه (1168) في الاقامة: باب ما جاء في الوتر و الحاكم (206/1) في الوتر: باب الوتر هو و البيهقي (479/2) في الصلاة: باب تأكيد صلاة الوتر من رواية يزيد بن ابي حبيب باسناده - وقال الترمذي: (غريب لا تعرفه الا من حديث يزيد بن ابي حبيب) - وقال الحاكم: (صحيح الاسناده و لم يخرجه ا) - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (109/2): (و اخرج ابن عدي في الكامل و نقل عن البخاري انه قال: لا يعرف سماع بعض لولا من بعض) - و ذكر الذهبي في (المتن) (257/1) عبد الله بن ابي مرة الزوفي عن خارجه قال: (لم يصح خبره) - و ذكر السيوطي ان عبد الله الزوفي و من فوجه ليس لوجه في السنة الا لهذا الحديث - راجع (تحفة الاخوان) لسبار كفوري (110/2) - و اخرج النسائي في الكنى - ايضاً - كما في نصب الراية (109/2) عن قتيبة بن سعيد عن الوليد بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب باسناده -

1639- اخرج ابن الجوزي في الملل المتنافية (111-112) رقم (768) من طريق الدارقطني: به - و اخرج الطبراني في الكبير (252/11) رقم (11652) من طريق منصور بن ابي مزاحم ثنا عبد الحميد المصممي: به - و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (110/2) و نقل عقبه كلام الدارقطني لهذا الحديث ذكره - ايضاً - عبد الحق الانجلبي في الاحكام الوسطى (111/2) وقال: (والنظر لهذا ضيف عن الجميع اضف البخاري و احمد بن حنبل و ابو حاتم و ابو زرعة و النسائي و يحيى ابن معين يقولون فيه لا نحل الرواية عنه و قد ضفقه غير لولا) - ا -

الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ يُرَى الْبِشْرُ أَوْ الشَّرُّ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ الْوُتْرُ - النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خوشی اور سرور کی کیفیت نمایاں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ایک نماز عطاء کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کا راوی ابو عمر نضر خزاز ضعیف ہے۔

1640 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَجْدِهِ قَالَ مَكُنَّا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً - فَأَمَرَنَا بِالْوُتْرِ - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک طویل عرصہ ایسا گزر گیا کہ ہم پانچ نمازوں کے علاوہ مزید کوئی نماز نہیں ادا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطاء کی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس روایت کا راوی (یعنی عبید اللہ) محمد بن عبید اللہ عزمی ضعیف ہے۔

7- باب مَا يُقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوُتْرِ وَالْقُنُوتِ فِيهِ .

باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے اس میں دعائے قنوت پڑھنا

1641 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُسَيْبُ بْنُ وَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَبَّمَا قَالَ الْمُسَيْبُ عَنْ عَزْرَةَ وَرَبَّمَا لَمْ يَقُلْ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

۱۶۴۰ - اخرجہ احمد فی (المسنن) ۲/۱۸۰-۲۰۸ عن العجاج بن ارطاة و (۲/۲۰۶) عن المنني بن الصباح كذا لصاحبه عن عمرو بن شعيب به - و العجاج مدلس و المنني ضعيف و المرزومي مشرؤك فلا يصح الحديث عن عمرو بن شعيب و الله اعلم - و الحديث ذكره عبد الحميد في الاحكام الوسطى (۲/۱۶۱) و قال: (وكان عجاج مدلس حديث المرزومي عن عمرو بن شعيب) - الله - و للحديث شواهد عن ابن عمر و غيره انظر: (نصب الراية للزيلعي) ۲/۱۱۱-۱۱۰ - قال البزار - كما في نصب الراية (۲/۱۱۱) - (و قد روي في هذا المعنى احاديث كثيرا معلولة) - الله -

۱۶۴۱ - اخرجہ النسائي (۲/۲۳۵) في قيام الليل: باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لغير ابي ابن كعب في الوتر عن اسماء بن ابراهيم حدثنا عيسى بن يونس بن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابي عن ابي بن كعب به - و اخرجہ من طريق يحيى بن موسى اخبرنا عبد العزيز بن خالد حدثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن عزره عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابي عن ابي بن كعب به -

يَقْرَأُ فِيهَا بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - مَرَّتَيْنِ يُسْرُهُمَا وَ الثَّلَاثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جن میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے آپ رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے جب آپ سلام پھیر دیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

”پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ یہ الفاظ پست آواز میں پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کھینچ کر ادا کرتے تھے۔

.....

وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ

وتر کی نماز میں قرأت کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زوحلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک وتر کی ہر رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے اور یہ بات مستحب ہے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی جائے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول روایت میں مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھی جائے گی البتہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائے گی ان رکعات کی پہلے الگ سے نیت کی جائے گی اور تیسری رکعت کی وتر کے لیے الگ سے نیت کی جائے گی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا البتہ اگر کوئی شخص کسی ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو جو تین رکعت ہی پڑھتا ہو تو اب اس صورت میں مقتدی نماز نہیں پڑھے گا البتہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ کسی شخص کا تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک ہی مرتبہ تین رکعت ادا کر لینا مکروہ ہے اسی طرح پہلی دو رکعت ادا کیے بغیر صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا بھی مکروہ ہے خواہ وہ نمازی مسافر ہو یا بیمار شخص ہو۔

شوافع کے نزدیک جو شخص تین رکعت نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرے البتہ جو شخص تین سے زیادہ وتر ادا کرنا چاہتا ہو اس کے لیے بھی یہ مناسب ہے وہ انہی سورتوں کی تلاوت کرے۔

کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔

حنابلہ کے نزدیک تیسری رکعت میں صرف سورۃ الاخلاص پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے مذکورہ روایت کا تقاضا یہی ہے جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکور روایت کا تعلق ہے تو یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ایک راوی یحییٰ بن ایوب کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کے الفاظ میں ”معوذتین“ کے اضافے کو درست قرار نہیں دیا گیا ہے۔

1642 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

فِطْرِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِي الْأَخِرَةِ وَيَقُولُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

☆☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے پھر جب آپ سلام پھیرتے تھے تو ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے اور آخری مرتبہ میں آواز کو بلند کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

رب الملائكة والروح .

”فرشتوں اور روح کا پروردگار“

1643 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الدَّشْتِكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ . وَرَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَحَدَّهُ .

☆☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

الفقه الاسلامی واداءاتہ از ذاکر و بیہ زحلی، المحکم السابغ صلوة الوتر

۱۶۴۲ - اخرجہ البيهقي في سننه (۲۸/۳-۲۹) من طريق مسمر عن زبيد به- و اخرجہ ايضا في سننه (۲۸/۳) كتاب الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر بعد الفاتحة من طريق حسين عن زر عن سعيد ابن عبد الرحمن به- و ياتي بعد لهذا مباشرة من طريق اضرى عن زبيد و طلحة عن زر به-

۱۶۴۳ - اخرجہ البيهقي في سننه (۲۸/۳) كتاب الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر بعد الفاتحة - من طريق المصنف - و اخرجہ ابو داود (۱۴۴۳) في الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر و ابن ماجه (۱۱۷۱) في اللقمة: باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر من رواية عثمان بن ابي شيبه و ابن حبان (۲۴۳۶) باب ذكر اباحة الوتر بثلاث ركعات لمن اراد من رواية ابن معين كلالهنا عن ابي حفص الابار عن الاعمش عن زبيد و طلحة عن زر باسناده - و اخرجہ ابو داود (۱۴۴۳) من رواية محمد بن انس عن الاعمش به- و اخرجہ النسائي (۲۴۴/۳) في قيام الليل: باب حرق من القراءة في الوتر من رواية ابي جعفر الرازي عن الاعمش به- و اخرجہ النسائي (۲۴۴/۳) من رواية محمد بن الحسين بن ابراهيم بن اسحاق و ابن حبان (۲۵۰) من رواية محمد بن عبد الله بن نسير كلالهنا عن محمد بن ابي عبيدة عن ابيه عن الاعمش باسناده-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سعد بن عثمان دمشقی - ابو محمد رازی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

1644 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَثُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا نُنْظَرُ كَيْفَ يَفْتُ فِي وَتَرِهِ فَقَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدِ فَقُلْتُ بَيْتِي مَعَ نِسَائِهِ فَانْظُرِي كَيْفَ يَفْتُ فِي وَتَرِهِ فَاتَّتْنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ قَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ. ابْنُ مَتْرُوكٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹھہر گیا تاکہ اس

بات کا جائزہ لوں کہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی پھر میں نے اپنی والدہ سیدہ ام عبد کو بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں ٹھہریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں دعائے قنوت کیسے پڑھتے ہیں تو میری والدہ نے آ کر مجھے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔

اس روایت کا ایک راوی ابان متروک ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابو علی بغدادی، صاحب شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ یا اس سے ایک سال قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۷۰)۔

1645 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدَّبُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۶۴۱ الحدیث اضرحه ابن عدی فی الکامل ۵۸/۲ - بنحفنا) و العقبلی فی الضملاء الکبیر (۲۸/۱) من طریق ابان بن - و من لفظ الومہ ایضا اضرحه ابن اسبی نسیب و البیہقی (۱۱/۲) - وله طریق آخر ذکرہ الزیلعی فی (تخصیب الرابۃ) ۱۱۲/۲ و عزاد للمطرب السمرانی فی التناہ - القسوت او ذکرہ من الجوزی فی (التحقیق) من جزیۃ المطیب من روایۃ منصور بن اسبی سورہ عن شریک عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ سرفوعاً نورد - و شریک عن العقبلی فی (الاصحاح) من حدیث صحابۃ من الصحابہ مسریب: ابن عباس اضرحه ابو نعیم فی (العلیۃ او المنفریۃ) و ابن عمر - اضرحه الطبرانی فی (الدوسط) او ذکر ان عبد بن صالح الفراء نورد عن عبد اللہ بن عمرو کما قال الزیلعی فی (تخصیب الرابۃ) ۱۱۲/۲ و حدیث ابن عمر لفظاً اضرحه الطبرانی فی (الدوسط) و قال الومی فی (تخصیب الرابۃ) ۱۱۲/۲: (فیه سیرل بن العباس السمرانی) مدارقطنی: البس خلفه - ۱۰

الوتر قبل الركعة - قال - فأرسلت أمي إليه القابلة فأخبرتني أنه فعل ذلك.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگلے دن میں نے اپنی والدہ کو بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن غنم بن حفص بن غیاث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کذا سماہ ابن ماکولانی الکمال (۲۸/۷)، ودارقطنی فی (الموتلف ومختلف) (۱۷۶۵/۳)، وحکاہ ابن ناصر دین فی (توضیح مشتبہ) (۱۸۸/۶)۔ وحکی ایضاً عن باوردی انہ سماہ عبید اللہ بن غنم، و ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۲۲۷/۲۰)۔

1646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سُويِدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَقُولُونَ قَتَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي آخِرِ الْوَتْرِ وَكَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے یہ صحابہ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1647 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ هُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَسْلِمُ فِي رَكْعَتِي الْوَتْرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں

۱۶۴۶- تفرقة دارقطنی من لفظ الوجه - و عمرو بن شمر منكر الحديث - كما قال البخاري و كذب غيره - قال ابن حبان في المجروحين (۷۵/۳): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات) - و الحديث ذكره النووي في نيل الأوطار (۱۴۴/۲) و اعلمه بعمرو بن شمر لفظاً و مع ذلك فحديثه لفظاً يخالف الاحاديث السابقة في القنوت قبل الركوع -

۱۶۴۷- أخرجه النسائي (۲۲۵/۲) في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث! أخبرنا إسماعيل ابن مسعود و حدثنا بشر بن المفضل: حدثنا سعيد عن قتادة: بإسناده و منته - و أخرجه الحاكم (۲۰۱/۱) من رواية يحيى بن أبي طالب: ثنا عبد الوهاب بن عطاء: ثنا سعيد - و من رواية إسماعيل بن موسى: ثنا عيسى بن يونس: ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة: بإسناده بلفظ: (لا يسلم في الركعتين اللوليين من الوتر): كما ذكره الحاكم وقال: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه) - و قتاده مدلس و قد عنعن في لفظ الإسناد - و سعيد كان قد غفلت باخرقة - و قد روى عبد الرزاق (۱۶۶۷) عن معمر عن قتادة بن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ما بقدر بيضون - و روى نحو ذلك عن م سلمة و غيره لها - و عن عطاء عن ابن عباس قال: (الوتر مثل صلاة المغرب الا انه لا يجلس الا في الثالثة) - أخرجه عبد الرزاق (۱۶۶۸) و أخرجه أيضاً (۱۶۷۲) عن عبد الله بن معمر عن قتادة ان ابا موسى الأشعري و ابا هريرة و ابن عمر كانوا يسلمون فيما بين الركعتين و الوتر لكن ابن معمر ضعيف جداً كما سبق -

پھرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۳۰)۔

1648 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ الرَّكْعَةِ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد وہاب بن عبد مجید بن صلت، ثقفی، ابو محمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۲۸)۔

1649 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

۱۶۱۸ - أخرجه البخاري (۱۰۰۱) في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، و مسلم (۶۷۷) في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة و ابو داود (۱۵۴۴) في الصلاة: باب القنوت في الصلوات و النسائي (۲۰۰/۲) في التطبير: باب القنوت في صلاة الصبح و ابن ماجه (۱۱۸۶) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت قبل الركوع وبعده، من رواية ايوب عن محمد بن سيرين عن انس به و أخرجه مسلم (۶۷۷) و ابو داود (۱۵۴۵) و احمد (۱۸۶/۲) و ابو عوانة (۲۸۶/۲) من رواية حماد بن سلمة عن محمد بن سيرين عن انس به و أخرجه مسلم (۶۷۷) و احمد (۲۵۹/۲) و ابو عوانة (۲۸۱/۲) من طريقه شعبة عن موسى ابن انس عن انس به - و أخرجه البخاري (۱۰۰۲) في الوتر و مسلم (۶۷۷) في المساجد و الطحاوي في المعاني (۲۴۴/۱) و احمد (۱۱۶/۲) من رواية سليمان التيمي عن ابي مجلز: لا من عن حميد بن انس بن مالك به - و أخرجه البخاري (۲۸۱۶) في الجهاد و في المغازي (۱۰۹۵) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و ابو عوانة (۲۸۶/۲) و احمد (۲۱۵/۲) من رواية مالك بن اعين عن انس بن مالك عن ابي طلحة عن انس به - و أخرجه قسامة عن ابي عبد الله ابن ابي طلحة بن سنانة مالك و من هذا الوجه أخرجه البخاري في الجهاد (۲۸۰۱) و في المغازي (۱۰۹۱) و احمد (۲۸۹۰/۲) و الدررسي (۲۴۴/۱) و الطحاوي (۲۴۴/۱) - و أخرجه عاصم الاصول عن انس به - أخرجه البخاري في الوتر (۱۰۰۲) و في الجنائز (۱۲۰۰) و في الجزية (۳۱۷۰) و في المغازي (۱۰۹۶) و في الدعوات (۶۲۹۶) و في الاعتصام (۷۲۴۱) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و الدررسي (۲۳۷۵/۱) و عبد الرزاق (۱۹۶۳) و احمد (۱۶۷/۲) و الطحاوي (۲۴۴/۱) و ابو عوانة (۲۸۵/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۹۹/۲) و البغوي (۶۲۵) من رواية عاصم الاصول عن انس به - و أخرجه قتادة عن انس به - و من هذا الوجه أخرجه البخاري في المغازي (۱۰۸۹) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و النسائي في التطبير (۲۰۲/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۴۵/۱) من رواية قسامة الدستواقي عن قتادة به - و ناهه حميد بن ابي عروة عن قتادة به - و أخرجه البخاري في الجهاد (۲۰۶۶) و في المغازي (۱۰۹۰) و ابن خزيمة (۶۲۰) و البيهقي في الكبرى (۱۹۹/۲) - و ناهه ما نعه عن قتادة به - أخرجه مسلم (۶۷۷) و النسائي (۲۰۲/۲) و احمد (۲۷۸/۲) و الطحاوي (۲۴۴/۱) و ابو عوانة (۲۸۱/۲) - و أخرجه عن انس جماعة من اصحابه غير من سواه منسوخ ابو قلابة: أخرجه البخاري (۱۰۰۶) و عبد العزيز بن مسعود: أخرجه البخاري (۱۰۸۸) نسامة بن عبد الله بن انس: أخرجه البخاري (۱۰۹۲) و حميد بن اسحق: أخرجه ابن ماجه (۱۱۸۲) و الطحاوي (۲۴۴/۱) - و روى عبد الرزاق (۱۹۶۶) عن ابي جعفر عن حميد بن انس قال: قلت له: كيف كنتم تفتنون اقالا (كل ذلك قبل الركوع وبعده) لكن ابا جعفر - و هو الرازي: تكلم فيه العلماء و لم يسيءوا الحفظ لكنه لم يوجب عند ابن ماجه و الطحاوي -

دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ قَالَ يَا أَغْوَرُ أَنْتَ تَعَلَّمَنِي دِينِي

☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر ایک رکعت وتر ادا کی تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا تو حضرت سعد نے فرمایا: اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

1653 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا نَحْوَهُ وَقَالَ أَنْتَ تَعَلَّمَنِي صَلَاتِي.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”کیا تم مجھے میری نماز کا طریقہ سکھاؤ گے۔“

1654 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِرُكْعَةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةُ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَالْتَفَتُ فَالْتَفَتُ فَالْتَفَتُ فَقَرَأَ فِي رُكْعَةٍ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ رُكْعَةً . قَالَ هِيَ وَتَرِي.

☆☆ عبد الرحمن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھے کوئی مقام ابراہیم سے الگ نہ کر سکے گا ایک شخص آیا اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں پیچھے ہٹ گیا انہوں نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور ایک رکعت میں اسے پڑھ لیا میں نے عرض کی:

۱۶۵۵ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۲۵۰) وفي المعرفة (۵۶۶-۵۶۷) - وقال في (المعرفة) (۵۶۸) (وهذا بريد قول من صل فعل عثمان لهذا علي الوصف؛ لأنه لو كان ذلك منه سبواً لنتبه له بقول عبد الرحمن) والادعاء الوتر ثلاثاً ولكن قال (هي وتري) العلموم بيان الوتر بركعة غير منكر (۱) - وقد أخرجه البيهقي من طريق محمد بن المنكدر بإسناده - وأخرجه من طريق الشافعي؛ أخرنا عبد المسجد عن ابن جرير عن يزيد بن هبة عن السائب بن يزيد عن رجل قال قال عبد الرحمن النجدي عن صلاة طلحة: فقال: (إن شئت أخرجناك عن صلاة عثمان) (۱) فذكره بعضنا -

اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی تو انہوں نے جواب دیا: یہ میرے وتر تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب - عسکلی ابو حسین خراسانی کو فی حافظ جوال - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصہ (۳۵۰/۱)۔

1656- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ . قَالَ أَحْسَنَ إِنَّهُ فَاقِيَةٌ .
★★ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی وہ ایک رکعت و تراویح کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تھیک ہے وہ فقیہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب طوسی ابو ہاشم دلوویہ - حافظ - روی عنہ بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و وثقہ۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصہ (۳۳۱/۱)۔

○ محمد بن یزید کلاعی، مولیٰ خولان، ابوسعید او ابو یزید او ابواسحاق واسطی، اصلہ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ثبت عابد، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۳۳)۔

1657- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُؤْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جن دو رکعت کے بعد والی رکعت وتر ہوتی تھی ان میں آپ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور پھر وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور

۱۶۵۶- اخرجہ البخاری فی فضائل الصحابة (۲۷۶۵) باب: ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ: حدیثنا ابن ابی مریم: حدیثنا نافع بن عمر... بہ و اخرجہ البخاری ایضاً (۲۷۶۶) من رواية عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکہ: بہ لکن بلفظ: (دعه فانه صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اخرجہ السافعی: اخرجنا عبد الجبید عن ابن جریر: اخرجني عتبة بن محمد بن العاص: ان كريباً: مولى ابن عباس اخبیره انه رأى معاوية صلى العشاء ثم اوتر بركعة واحدة لم يزد عليها فاخبر ابن عباس فقال: (اصحابي ابي بنى ليس احد منا اعلم من معاوية: هي واحدة او خمس او سبع الس اكثر من ذلك الوتر ما شاء) - و من طريقه السافعي اخرجہ البيهقي في الكبرى (۲۶/۲) و في (المعرفة) (۵۶۶۹) و قال في (المعرفة): (ولا يعلم له احد ان يعمل قول ابن عباس على التقية منه فا بن عباس كان اهد الناس من ان يخاف معاوية في سكونه عن فعل الخطا فيه و كان اعلم و اهد من ان يقول له صحابه في دين الله تعالى ما يعتقد خلافه و كذلك غيره من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يرتحلون الى معاوية و يمشون مسامحة بالامر بالمعروف و النهي عن المنكر فكيف يظن بابن عباس ان يقول له صحابه فيما بينهم: (اصحاب معاوية) في شي ينكره بقلبه!) - و اجمع بقية ما ذكره البيهقي في (المعرفة) (۵۶۷۲-۵۶۷۵) -
۱۶۵۷- تقدم في باب الوتر بخمس او بثلاث او بواحدة -

سورة الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

1658 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يقرأ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے پہلی رکعت میں سورة الاعلیٰ

اور دوسری رکعت میں سورة الكافرون پڑھتے اور تیسری میں سورة الاخلاص سورة الفلق اور سورة الناس پڑھتے تھے۔

1659 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَفْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الثَّنَيْنِ بِالسَّلَامِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں

دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کے ذریعے فاصلہ کر دیا کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبداللہ بن محمد بن خرزاذہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے کم سن

راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 281ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب العجائب ت

(۳۵۲۲)۔

1660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْيَاسِ بْنِ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ فِيهِ الْوَتْرُ وَاحِدَةٌ. أَفْصِلْ بَيْنَ الثَّنَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

1658 - تقدم في باب الوتر بخمس أو بثلاث أو بواحدة -

1659 - في اسناده ابن لهبعة و الكلابم فيه مشهور وقد اختلف عليه في هذا الحديث: فاخرجه الدارقطني هنا من رواية ابن لهبعة عن

بشير عن نافع عن ابن عمر بثلث واسطة - واخرجه عنه عن يزيد عن بكير عن نافع به بواسطة (بكير) - والصواب عن نافع ما اخرج عنه

سالك في الموطأ (125/1) عن نافع ان عهد الله بن عمر كان يسلم بين الركعتين و الركعة: حتى يامر ببعض حاجته (1) - و من هذا الوجه

اورد البیهقي (26/2) - و روى عبد الرزاق (470) عن معمر عن قتادة (ان ابن عمر كان يامر بحاجته في ركعتين قبل الوتر) - و

معمر متكلم فيه في البصريين و مشهور قتادة لكنه ممن من وجه صحيح عن ابن عمر - و حديث الباب ذكره الطحاوي في (المعاني) انحو

من رواية الوضيين بن عطاء اضرني سالم ابن عهد الله بن عمر عن ابن عمر: انه كان يفصل بين ثلثه وتره بنسبة - و اخرج ابن عمر ان

النسبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك - و قوی اسناد ابن حجر في (الفتح) - و اورد الطحاوي أيضاً من فعل ابن عمر: انه فعل بوجوه

الركعتين و بين ركعة الوتر و اورد من رواية معمر بن منصور اننا لم نجد عن منصور عن بكر بن عهد الله بن عمر و صحیح اسناد ابن

الطیب في (التملیح) المنفی علی الدارقطني (لکن فیہ تشوہ) - وهو ابن بشیر - مدلس و قد ضمن -

”وتر ایک رکعت ہے تم دو اور ایک کے درمیان فصل پیدا کرو۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن یاس بن صدقہ مصری کباش۔ روی عن نعیم بن حماد و نضر بن عبد جبر و ابن فرج فقیہ۔ روی عنہ طبرانی۔ ذکرہ ذہبی فی تاریخہ و فیات (۲۸۲)۔

○ نضر بن عبد جبار مرادی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابواسود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۹۳)۔

1661- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْنَ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر نفل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو آپ اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ آپ سواری پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

8-باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ .

باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا

1663- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ لَقَالَ إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثَقَلُ فَإِذَا أَوْتَرْنَا أَحَدُكُمْ فَلْيُرَكِّعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَالْأُكَاثَةُ لَنَا .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر مشکل اور تھکن کا باعث ہوتا ہے جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو وہ اس کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعت اس کے لیے کافی ہوں گی۔

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ هَذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثَقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتْ لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ نے فرمایا: سفر پریشانی اور تھکن کا باعث ہوتا ہے تو جب کوئی شخص وتر ادا کر لے تو اس کے بعد دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے لیے یہ دو رکعت کافی ہوں گی۔

9-باب صِفَةِ الْقُنُوتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهِ .

باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام

1666- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا بِقِيَّةٍ .

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔ ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کے شعبہ کے حوالے سے ابو اسحاق سے منقول ہونے کا تذکرہ بقیہ نامی راوی نے کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن عبید بن نیر مذہبی، ابوحسن حمصی حذاء مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”تقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۶۵۳)۔

1667- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۶۶۶- فَكُنَّا أَخْرَجَهُ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ثَعْبَةَ مَعْزَانًا وَبَقِيَّةُ مَدْلَسٌ وَوَلِمَ بَصْرًا بِالتَّحْمِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذِهِ الرَّوَايَةِ عَنْ ثَعْبَةَ وَخَالَفَهُ ابْنُ مَوْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غَضْرًا وَابْنُ أَبِي سُرَيْبٍ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ أَبِي نَعِيمٍ وَابْنُ الْوَلِيدِ الطَّبَالَسِيُّ فَرَوَاهُ جَمِيعًا عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ وَتَوْبَعٌ ثَعْبَةَ عَلَى رِوَايَةِ الْجَمَاعَةِ عَنْهُ: تَابَعَهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: مَا بَلَغَ مِنْ هَذَا بِقِيَّةٍ فِي قَوْلِهِ: (عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ)۔

۱۶۶۷- أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ (۶۷۸) بِأَبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ (۱۶۱۱) بِأَبَابِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ (۴۰۱) بِأَبَابِ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالدَّارِمِيُّ (۲۷۵/۱) وَابْنُ أَبِي عَوَانَةَ (۲۸۰/۶) وَابْنُ أَبِي عَوَانَةَ (۲۸۷/۲) وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۲۶۶) وَابْنُ أَبِي نَعِيمٍ فِي الْكِبْرِيِّ (۱۹۸/۲) مِنْ رِجْوَاهُ عَنْ ثَعْبَةَ بِهِ- أَخْرَجَهُ عَنْ ثَعْبَةَ فَكُنَّا: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (غَضْرًا) وَابْنُ مَوْسَى وَوَكَيْعٌ وَابْنُ أَبِي نَعِيمٍ وَابْنُ الْوَلِيدِ الطَّبَالَسِيُّ وَابْنُ أَبِي سُرَيْبٍ: وَخَالَفَهُمْ بَقِيَّةٌ فَأَخْرَجَهُ عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ- وَغَلَطَ بِقِيَّةٍ فِي ذَلِكَ: كَمَا سَبَّحَ فِي الْمَنِيِّ قَبْلَهُ- وَأَخْرَجَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُرَةَ بِإِسْنَادِهِ بِتَابِعَةِ ثَعْبَةَ: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ (۶۷۸) وَابْنُ أَبِي عَوَانَةَ (۲۸۷/۲) وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۲۶۶) مِنْ طَرَفِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِهِ- وَالتَّحْمِيثُ ثَوَالِدٌ مِنْ حَدِيثِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كَالثَّوْرِيِّ: حَدِيثِ أَبِي لَيْسَةَ: نَحْوَهُ- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَذَانِ (۲۷۹۷) وَمُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ (۶۷۶) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ (۱۶۱۱) وَالتَّنَائِي فِي التَّطْبِيقِ (۲۰۲/۲)۔

عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْتَضُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت ادا کیا کرتے تھے۔

1668 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ الْهَيْصَمِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْئًا.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ حدیث سنائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی تھی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے بعد اپنا سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے (یعنی اس دوران دعائے قنوت پڑھی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن ہیصم، سکن بغداد۔ روی عنہ حاتم بن لیث جوہری و آخرون۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۸/۱۰۰)، و تاریخ بغداد (۱۳/۳۰۵)، و لسان المیزان (۶/۲۲۳)۔

1669 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن انس، مولی آل عمر، کوفی، سکن دینور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ

۱۶۶۸ - اخرجہ ابو داؤد فی سننہ کتاب الصلاة الحديث (۱۵۶۶) باب القنوت في الصلاة والنسائي (۲۰۰/۲) كتاب النوازل باب القنوت في صلاة الصبح - كلاله من طريق بشر بن الفضل به - وقد تقدم تخریج حديث ابن سيرين عن انس في باب ما يقرأ في ركعات الوتر والقنوت فيه -

۱۶۶۹ - اخرجہ الطبرانی فی (المعجم) (۹۱۵۰) من رواية علي بن جسر بن برهان ثنا محمد ابن انس ثنا مطرف بن طريف عن ابي الجهم عن البراء بن عازب به - وقال الطبرانی (لم يرو هذا الحديث عن مطرف الا محمد بن انس) - وقال البيهقي في المعجم (۲۸۱/۲) - رجاله موثقون - الا - لكن قال ابن القيم - رحمه الله - في (زاد المسار) (۲۸۰/۱): (وهذا الحديث وان كان لا تقوم به حجة فالحديث صحيح من جهة المعنى؛ لان القنوت هو الدعاء و معلوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل صلاة مكتوبة الا دعا فيها) -

راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۸۷)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابی جہم انصاری، حارثی، ابو جہم جوز جانی مولیٰ براء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

1670- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ عَنْ عُنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحِ الشَّيْبَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُبُورٌ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى وَعُنْبَسَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضَعْفَاءٌ وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

★★ عبد اللہ بن نافع اپنے والد کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن یعلیٰ عنہ، عبد اللہ بن نافع یہ سب ضعیف ہیں اور اس کے ایک اور راوی نافع کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن صبیح شیبانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۱۱)۔

1671- وَقَالَ هَيَّاجُ عَنْ عُنْبَسَةَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا. حَدَّثَنَا النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ. وَصَفِيَّةٌ لَمْ تُدْرِكِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

۱۶۷۰- اخرجہ الطبرانی فی (الوسط) (۲۶۲۲): حدَّثنا ابو مسلم نا ابراهيم بن بشار الرمادي نا محمد بن يعلى زبور نا عنبسة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ام سلمة: ان النبي صلى الله عليه وسلم نسى عن القنوت في صلاة الصبح - وقال الطبراني: (لا يروى لهذا الحديث عن ام سلمة الا بسناد الاسناد تفرد به: محمد بن يعلى) - (۱) - (۲) - و اعاده الطبراني في الاوسط ثانية (۵۹۱۶) بلفظ آخر فقال: حدَّثنا محمد بن محمد التمار نا ابراهيم بن بشار الرمادي باسناد الساجي تماما الا انه قال: (في صلاة الغنمة) بدلا من (صلاة الصبح) و اعاده الطبراني ما سبق له من كلام حول تفرد محمد بن يعلى زبور - بسناد الاسناد - (۱) - (۲) - و الحديث اخرجہ ابن شاذان في المسامع و المنسوخ رقم (۲۱۵) و من طريقه ابن الجوزي في الملل (۴۴۱/۱) رقم (۷۵۴) - و اخرجہ ايضا العازمي في الاعتبار رقم (۲۱۵) كلسوم من طريق زبور به - وقد ضعفه الدارقطني - رحمه الله - لنا بجمد بن يعلى و عنبسة و عبد الله بن نافع قال: ولد يعلى لنافع سماع من ام سلمة - قلت: عنبسة رماه ابن معين وغيره بالوضع - و عبد الله بن نافع شديد الضعف - و الظاهر ان لهذا التردد بين الصبح و الغنمة من هو لاء الرجل - و قد اورد الدارقطني بعده من رواية هياج عن عنبسة عن ابن نافع عن ابيه عن صفية بنت ابي عبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم و قال: (وصفية لم تدرك النبي صلى الله عليه وسلم) - (۱) - (۲) - فهو مرسل و مع ذلك فلا زالت العلة قائمة في عنبسة و عبد الله بن نافع و قد خالفنا في الاسناد فروياه على وجه آخر غير الذي سبق و لنا بفضي بتخليط الرواة في هذا الاسناد -

لیکن صفیہ نامی اس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب نہیں ہوا۔

1672- قُرءَ عَلٰی اَبِي مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكَعَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اَشْدُدْ وَطَاثَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ . ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے پھر آپ

نے سر اٹھایا اور یہ دعا کی:

اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات عطاء کر! اے اللہ! سلمین ہشام کو نجات عطاء کر! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطاء کر! اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطاء کر! اے اللہ! اپنی سختی مضر (قبیلے کے افراد پر) نازل کر! اے اللہ! ان کے اوپر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سالی مسلط کر! (اے اللہ!) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہ امام، راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۲۸)۔

1673- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوِيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَرِيْبَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے نبی اکرم

اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء کی نماز میں آخری رکعت میں ”سمع اللہ لمن حمدہ“ پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے اور اہل ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالہ زھرائی او طفاوی ابوزید بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۱۶۷۲- اورد الدار فطنی لانا حدیث ابی ہریرہ من روایہ محمد بن عمرو عن ابی سلمہ ثم احمد بن محمد بن زبایہ ابن ابی کنزہ عن ابی سلمہ و تقدم نخرج ذلك كله-

دوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن کبار شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۸۵)۔

1674 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارِقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1675 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَّتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارِقَ الدُّنْيَا. لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفار) کے لیے دعائے ضرر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا جہاں تک صبح کی نماز کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک اس میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔

1676 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَهْرًا. فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارِقَ الدُّنْيَا.

☆☆ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے یہ کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

۱۶۷۴ - اخرجہ احمد (۲/۱۶۲) و ابن ابی نبیۃ (۲/۲۱۲) و عبد الرزاق (۲/۱۱۰) (۴۹۶۶) و الطحاوی فی المعانی (۱/۲۶۶) و البیہقی فی القبری (۲/۲۰۱) و البغوی (۲/۱۲۲-۱۲۴) و العازمی فی (الاعتبار) (۱۷۸) و ابن الجوزی فی الملل المتناصبہ (۱/۴۴۱) من روایة ابی جعفر الرزقی بہ۔ قال البغوی: (قال العاکم: اسنادنا لهذا الحديث حسن)۔ الہ۔ وقال البیہقی: (قال ابو عبد اللہ - یعنی: العاکم - لهذا الحديث صحيح سنه ثقة رواه - و الربیع بن انس تابعی معروف من اهل البصرة سمع انس بن مالک وروی عنه سليمان النجمي و عبد الله بن المبارك و غیرہما۔ و قال ابو محمد بن ابی حاتم: مات ابی و ابان دعة عن الربیع بن انس فقالا: (صدوق ثقة)۔ الہ۔ وقال العازمی: (هذا اسناده متصل و رواه ثقات)۔ الہ۔ وقال النورانی فی (المجموع) (۲/۵۰۶): (حديث صحيح اخرجہ جماعة من الحفاظ و صحوة و حسن نفس علی صحته: ابو عبد الله محمد بن علي البلخي و العاکم ابو عبد الله في مواضع من كتبه و البیہقی)۔ الہ۔ قلت: الربیع بن انس صدوق لكن قال ابن حبان: (الناس يتقون من حديثه ما كان من رواية ابی جعفر عنه: لدن في احاديثه عنه اضطرابا كثيرا)۔ الہ۔ وهذا منسوخا و ابو جعفر الرازي لغرض ابن القيم امره بانه: (صاحب مناكير: لا يعتج بما تفرغ به احمد من اهل الحديث البتة): كما في (زاد المعاد) (۱/۲۷۶)۔ و قد اطلال ابن القيم في الجواب عن معنى هذا الحديث: فراجع كلامه بطوله في (زاد المعاد) (۱/۲۷۵-۲۸۵)۔

نماز میں مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1677- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ- قَالَ- وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں رکوع کے بعد مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی ہے وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

1678- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسِ

عَنْ عَمْرٍو بْنِ عُيَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ قَالَ قَنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ قریش بن انس انصاری، (اور ایک قول کے مطابق): اموی، ابوانس بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ تغیراً آخرہ قدرست سنین، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۷۸)۔

1679- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُيَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَخْسَبُهُ وَرَابِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

۱۶۷۷- ذکرہ الدر قطنی لفتا و فی الذی بعدہ من روایة عمرو بن عبید - محمد - عن الحسن - ج - و اعادہ بعد ذلك من روایة اسماعیل بن مسلم السکمی و عمرو بن عبید - کلاهما عن الحسن - ج - و تابعه البیهقی فی الکبری (۲/۲۰۲) فی هذا الوجه الاضرب و قال: (انا لا نخرج باسماعیل البکی و لا بعمرو بن عبید) - ال - فلما صحح ابو حاتم و - كذلك احمد - سماع الحسن من انس كما فی (المراسیل) لا بن ابی حاتم (۱۶۱۵) لكن النسان فی اسماعیل و عمرو و فالاول منهما تركه النسانی و قال ابن مہر: (الجس بنی) - و قال ابن المہر: (لا یکنب حدیثه) - و الثاني منهما تركه النسانی ايضا و قال عبید: (کان یکنب علی الحسن) - و قال ابن مہر: (لا یکنب حدیثه) - و قال ابن مہر فی (التلخیص) (۲۵/۱): (عمرو بن عبید: راس القدریة و لا یقوم بحدیثه حجة) - ال -

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے، انہوں نے چوتھے خلیفہ کا بھی ذکر کیا تھا) نے دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان حضرات سے جدا ہو گیا۔

1680 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا۔

1681 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ الرَّسَعِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنِ عَلِيِّ وَعَمَّارٍ أَنَّهُمَا صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَنْتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

★★ ابو طفیل، حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت پڑھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صلت بن حجاج اسدی، ابو جعفر کوفی اصم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۰۸)۔

1682 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَلَيْهِ سَجَدْنَا السَّهْوِ.

★★ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1683 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

★★ سعید بن عبدالعزیز اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول

۱۶۸۲- فی اسنادہ ابراهیم بن مرزوق، وهو ابن دينار اللاموي، ابو اسحاق البصري، قال المارقطني: ثقة الا انه كان يخطئ، فيقال له: فله يرجع - وعمران القطان: وهو عمران بن داود العمي، ابو العوام القطان البصري، لم يرو عنه بعيسى القطان، وضعفه النسائي وغيره - وقال المارقطني: كان كبير المخالفة والولع - وطلال البخاري: صدوق يرمم - ووثقه العجلي، وقال احمد: ارجو ان يكون صالح الحديث - وقال ابن معين ليس بشي - وفي رواية عنه: ليس بالقوي - وقد روى ابن ابي شيبة في المصنف (۲/۲۱۸) من طريق يونس عن الحسن بن علي: اذا نسي القنوت في الفجر فعليه سجدة السهو - وذكره ابن المنذر في اللوامع (۵/۲۱۸) هذا عن الحسن -

جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید، عذری بیروٹی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

1684- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي

حَكِيمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِي الْأُخْرَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) . قَالَ لَنَا

أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا أَهْلُ الشَّامِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے یہ رکعت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا کرتے تھے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الزلزال جبکہ دوسری

رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ طریقہ ہے جسے نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں اور اہل شام نے اسے

محفوظ رکھا ہے۔

1685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَزْهَرِ بْنِ شَخَايَا السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّحِ بْنِ هَلْقَامِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک

کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن حلقام۔ عن قیس بن ربیع۔ وعنه ولده محمد بزار۔ قال ذہبی فی میزان (۴۳۳/۶): لا اعرفهما۔ وان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۳/۶)۔

1686- خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

۱۶۸۶- اضرجه البیوقی فی سنہ (۲۲/۲) کتاب الصلاة: باب فی الرکعتین بعد الوتر من طریقہ یزید بن عبد ربہ ثنا بقیة بن الولید عن

عتبة بن - و فی اسنادہ بقیة بن الولید کان بدلس ندیس التوریة و هو من انواع التملیس و قد تقدم ذلك کنجرا - و عتبه بن ابی حکیم

صمدی بظنی کنجرا: كما قال العافظ فی التخریب (۱/۲)۔

۱۶۸۵- اسنادہ ضعیف محمد بن حلقام و ابو ضعیفان۔

۱۶۸۶- فی اسنادہ عبد اللہ بن مسرة: قال العافظ فی التخریب (۱۵۶/۱): ضعیف - و الحدیث ذکرہ ابن القیم فی الزا (۲۶۱/۱) ساکن

علیہ۔

الطَّوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَدْعَةٌ .

☆☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داود طوسی، نزیل بغداد، ابو جعفر عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۶۶)۔

1687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكِ الْإِسْكَافِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ فَلَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمْرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانَ فَنَسَأَلُهُمْ مَا هَذَا الْأَمْرُ مَا لِلنَّاسِ فَيَقُولُونَ نَبِيُّ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلْتُ أَتَلْقَى ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكَانَمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي بِغَرَاءٍ - يَقُولُ أَحْفَظُهُ - وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهَا الْفَتْحَ وَيَقُولُونَ أَبْصِرُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيُّ صَادِقٍ فَلَمَّا جَاءَنَا وَقَعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَانِ ذَاكَ فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ عِنْدَهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَقًّا فَإِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا . فَنظَرُوا فِي أَهْلِ حِوَانِ ذَاكَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ أَتَلْقَى مِنَ الرُّكْبَانَ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيهَا صِغْرٌ فَإِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَيْنِي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ الْأَتْعُطُونَ عَنَّا اسْتَ قَارِنُكُمْ فَكَسَوْنِي قَمِيصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرِحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ .

ابو قلابہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمرو سے ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی:

ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں پانی موجود تھا اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی، ہمارے وہاں سے سوار گزرا کرتے تھے تو ہم ان سے اس بارے میں سوال کرتے تھے اور لوگوں کے رویے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو وہ بتاتے تھے کہ ایک صاحب ہیں

۱۶۸۷- أخرجه البخاري في المغازي (۱۶۲۰) باب رقم (۵۳) عن سليمان بن حرب: باسناد - وأخرجه أبو داود في الصلاة (۵۸۵-۵۸۷) باب من أصح بالإمامة والنسائي (۸۱۸۰/۲) كتاب الإمامة: باب إمامة الفلاني قبل أن يهتلم - وقد تقدم في الواقف -

جو یہ کہتے ہیں وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ یہ کلام وحی کیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ کلام یاد کرتا رہا اور وہ میرے سینے میں پختہ ہوتا رہا عام عربوں نے اسلام قبول کرنے کو فتح مکہ کے ساتھ معلق کر دیا وہ یہ کہتے تھے کہ ان نبی اور ان کی قوم کا جائزہ لو آ رہا ہے اپنی قوم پر غالب آگئے تو یہ سچے نبی ہوں گے جب فتح مکہ کی اطلاع ہمیں ملی تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے اپنے قبیلے کے ساتھ تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقیم رہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس آئے تو ہم ان سے ملنے کے لیے گئے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کی طرف سے آ رہا ہوں انہوں نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: تم نے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن آتا ہو وہ تمہاری امامت کرے جب لوگوں نے ہمارے قبیلے میں تحقیق کی تو کسی بھی شخص کو مجھ سے زیادہ قرآن نہیں آتا تھا تو ان لوگوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا میری عمر اس وقت 6 سال یا 7 سال تھی میری ایک چادر تھی جو چھوٹی تھی میں سجدے میں جاتا تھا تو وہ ہٹ جاتی تھی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: آپ لوگ اپنے قاری کے پیچھے والے حصے کو ڈھانپتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر قبیلے والوں نے مجھے ایک قمیض سلوا کر دی جو بحرین کے کپڑے کی بنی ہوئی تھی اس قمیض کے ملنے پر مجھے جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور بات پر نہیں ہوئی تھی۔

10- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاةٍ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ.

باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟

1688 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَطْحَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَبْرِئِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنِ الْعُرَيْبِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْ مَا وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَحْفَظَ مِنْ رُكُوعِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْيَمِينِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْيَمِينِ صَلَّى مُسْتَقْبِلًا رِجْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے اگر وہ سجدہ کرنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سجدہ اشارے کے ذریعے کرے اور اس کا سجدہ اس کے رکوع سے زیادہ پست ہو اگر وہ اس کی بھی

استطاعت نہ رکھتا ہو کہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو پھر وہ اپنے دائیں پہلو کو قبلہ کی طرف کر کے نماز ادا کرے اگر وہ دائیں پہلو کے بل بھی نماز ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سیدھا لیٹ کر نماز ادا کرے اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی سمت ہونے چاہئیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن علی بن بطحا بن علی بن مسقلة تميمی، ابو اسحاق محتسب، سمع اباه وحماد بن محسن بن عنبسة وآخرین، وروی عنده دارقطنی۔ وقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ویوسف بن عمر قواس و ذکرہ فی جملة شیوخ ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۳/۶)۔

○ حسین بن حکم بن مسلم حبري کوفی۔ روی عن اسماعیل بن ابان وابی حفص اعشى وحسن بن حسین عرنی۔ روی عنده احمد بن اسحاق بن بھلول وعلی بن عبد اللہ ابن مبشر واسطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۶۷/۲)۔

○ حسن بن حسین عرنی کوفی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لم یکن ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ عندهم، کان من رواساء شیعة۔ وقال ابن عدی: لایشبه حدیث حدیث ثقات: وامام ابن حبان فرماتے ہیں: یاتی عن اثبات بالملزقات وروی مقلوبات: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۰/۲)۔

1689 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ مُسْتَلْفِيًا عَلٰى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یا شخص چپ لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کے رخ کر کے نماز ادا کرے۔

۶

۱۶۸۸ - اخرجہ البيهقي في سننه الكبرى (۲۰۷/۲) كتاب الصلاة: باب ما روي في كيفية الصلاة على الحسب من طريق دارقطنی به، و في اسناد الحسن بن الحسين العرنی قال ابو حاتم: لم یکن بصدوق عندهم کان من رواساء الشيعة۔ وقال ابن عدی: لایشبه حدیث حدیث الثقات۔ وقال ابن حبان: (یاتی عن اللذات بالملزقات و بروی المقلوبات)۔ انظر: میزان (۲۳۰/۲)۔ والحديث ذكره الذهبي في منكرات حسن لغد من میزان وقال: (اخرجہ الدارقطني وهو حديث سكر)۔ ومسند ابن حبان (۱۰۰/۲)۔ وروى الزلمي في نصب الراية (۱۷۶/۲) عن عبد الحق في اخباره اعلمه و كذا ابن القطان فقه، و نه نافع عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يصلی المريض قائماً فان ناله منفة صلى جالساً فان ناله منفة صلى ساجداً يومئذ صلاة يومئذ صلاة يومئذ)۔ اخرجہ الطبرانی في (الموسم) (۲۹۹۷) من رواية محمد بن يحيى بن فياض الرضائي نا حليس بن محمد الصفي عن ابن حزم عن نافع عن ابن عباس به۔ ولم يصرح ابن حزم بالتحديث في اسناده۔ قلت: و جلس من بعد ما مررت بالحديث، فانه الداعي او تركه ابن الجوزي حديثاً في (الموضوعات) انهم قال: (لما سألنا حلياً يدعى الحسن او اسد بن عبد الله عن صلاة يومئذ)۔ انظر: میزان (۲۶۵-۲۶۶/۲)۔ وله شاهد من حديث عمران بن حبيب في قصة مرضه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ان من صلوات الله عليه صلاة يومئذ)۔ انظر: میزان (۲۶۵-۲۶۶/۲)۔ فجالساً فان لم تستطع فقل على حسب)۔ اخرجہ البخاري في تفسير الصلاة (۱۰۱۵) و (۱۰۱۶) باب صلاة القاعد تاريخياً و اسناني في قيام الليل (۲۲۲/۳-۲۲۳) باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم و الترمذي في الصلاة (۲۷)۔ ان صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابو داود (۹۵۱) في الصلاة: باب في صلاة القاعد و ابن ماجه (۱۲۳۱) في الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابن أبي شيبة (۲/۵۲) و احمد (۱/۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴) و ابن حزم (۲/۲۶۹)۔ و نه نافع عن صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في مرض موته قائماً جنب ابي بكر اخرجہ مالك في فضل الصلاة (۱۱)۔ و اخرجہ الطبرانی في اعلام النبوة (۸۰۰/۱) باب صلاة المريض۔ و اخرجہ احمد (۱/۱۰۹۶/۶) و البخاري في الصلاة: باب امر العلم و الفصل اهل بالامامة۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۰۳۶)۔

1690- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ الْغَازِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدَّبُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَطَامِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَرَعَفَ أَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسَبِّ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ فَيَقْدِمُهُ وَيَذْهَبُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَسْبِي عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَإِنَّ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کی نکسیر پھوٹ پڑے اسے آجائے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور حاضرین میں سے کسی ایسے شخص کا جائزہ لے جو سب سے بہتر ہو اور اسے آگے کر دے پھر وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز وہیں سے پڑھنا شروع کر دے جہاں چھوڑ کر گیا تھا یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کلام نہ کیا گیا ہو اگر درمیان میں کلام کر لیا ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد ججی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو حارث مدنی، نزیل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۲۵)۔

.....

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟ اس حکم کی وضاحت کرتے

ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۶۸۹- اخرجہ عبد الرزاق فی باب صلاة المريض (۱۱۳۰) عن ابی بکر بن عبید اللہ بن عمر بن ابیہ عن نافع بہ۔ و من طریق عبد الرزاق اخرجہ الدارقطني لثنا و من طریق الدارقطني اخرجہ البيهقي في السنن (۲۰۸/۲) - وورد هذا المتن عن ابن عمر من غير وجه؛ فروى عطاء ان ابن عمر عاد صفوان بن المظلل السلمي فحضرت الصلاة فرآه يصلي على نبي، فقال له ان استطعت ان تضع وجهك على الارض فافعل والافادسي اجاب: ا- اخرجہ عبد الرزاق (۱۱۳۸) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء - و اخرجہ الشافعي في القديم عن ابن عبيدة به كما في (المعرفة) للبيهقي (۱۲۵۰) - و اخرجہ عبد الرزاق (۱۱۳۷) عن ابن جريج عن عطاء نحوه - و اخرجہ البيهقي في المعرفة (۱۲۵۱) و الكبرى (۲۰۶/۲) من وجه آخر عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء نحوه -

۱۶۹۰- ذكره الدارقطني لثنا من رواية عبد الرحمن بن القطامي و ضعف الدارقطني ابن القطامي في كتاب الرضاغ من السنن - و قال اللؤلؤ: كان كذابا - راجع السنن (۲۸۱/۲) - لكن للحدیث ثوابه نعمت عند الدارقطني في كتاب الطهارة: باب الوضوء من الخارج -

اگر اسے حدت لاحق ہو جاتا ہے تو وہ نماز ختم کر کے چلا جائے گا اور اگر وہ امام ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے گا (پھر وہ وضو کرے گا اور وہیں سے نماز آگے پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) تاہم فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

نماز پڑھنے کے دوران کسی کو نائب بنانے کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زوحیلی تحریر کرتے ہیں: نائب بنانے کا مفہوم یہ ہے: امام کسی عذر کی وجہ سے اپنی جگہ پر اپنے مقتدیوں میں سے کسی ایسے شخص کو امام بنا دے جو امامت کا اہل ہو اور خود امامت کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ دوسرا شخص لوگوں کی نماز کو مکمل کر دے ایسی صورت میں امام دوسرے شخص کے مقتدی کے حکم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام اس مقتدی کا کپڑا پکڑ کر اُسے محراب میں کھڑا کر دے خواہ وہ مقتدی مسبوق ہو تاہم بہتر یہ ہے: مدرک شخص کو (یعنی جو شخص شروع میں ہی نماز میں شریک ہوا تھا) اُسے اپنا نائب بنائے۔

امام تھوڑا سا آگے جھکے اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر یہ تاثر دے کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور اشارے کے ذریعہ اپنا نائب بنا دے وہ اس دوران بات نہیں کرے گا اور انگلی کے ذریعے یہ بات بیان کر دے گا کہ کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں اگر رکوع باقی رہتا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر سجدہ کرنا ہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر قرأت باقی رہتی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارے کے ذریعے بتا دے گا۔

نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جاتا ہے جیسے وہ بے وضو ہو جاتا ہے یا اُس پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے یا وہ واجب کی ادائیگی یعنی سورہ فاتحہ پڑھنے یا قرأت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس صورت میں کسی کو اپنا نائب بنائے گا۔ کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے احکام اس کے اسباب اور اسکی شرائط کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں جزوی تفصیلات ہیں۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو قے آجائے اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسکے معدے سے پانی نکل آئے یا مڈی خارج ہو جائے تو وہ نماز سے ہٹ جائے وضو کر کے واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے تاہم اس دوران کوئی بات چیت نہ کرے۔“

امام کا سانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں یہ بات تحریر کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے تاہم اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہمیں کہیں نہیں مل سکے اُسکے الفاظ یہ ہیں:

”اگر تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے قے آ جاتی ہے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے گا اور کسی ایسے شخص کو آگے کرے گا جسے ایسا کوئی عذر درپیش نہ ہو وہ شخص وہاں سے ہٹ جائے گا وضو کرے گا اور وہیں سے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے اُس نے چھوڑی تھی لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس نے درمیان میں کوئی

کلام نہ کیا ہو۔

تاہم اس کے مقابلے میں زیادہ مستند روایت ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران پیچھے ہٹ گئے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تھی اور پھر آپ ﷺ نے وہیں سے قرأت کرنا شروع کیا جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ نماز کے دوران اُن کا وضو ٹوٹ گیا تھا اور انہوں نے ایک شخص کو آگے کر دیا تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔

لوگوں کے لیے چونکہ یہ بات ضروری ہے وہ امام کے ساتھ اپنی نماز کو مکمل کریں اور امام نے اس بات کا انتظام کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پوری پڑھائے گا لیکن جب وہ خود اس بات سے عاجز آ گیا تو وہ اُس شخص کو آگے کر دے گا اور اس سے مدد لے گا۔ اس ذمہ داری کو نبھائے تاکہ اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی ضرورت پوری ہو جائے اور کسی باہمی اختلاف کی وجہ سے اُن کی نماز میں کوئی خرابی نہ پیش آجائے۔

اسی بنیاد پر ہم کہیں گے کہ اگر امام بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ نماز سے ہٹ جائے گا اور کسی کو اپنا نائب بنا دے گا جو وہیں آگے نماز پڑھا دے گا (جہاں سے امام نے نماز کو چھوڑا تھا) البتہ امام خود وضو کر کے آنے کے بعد وہیں سے نماز پڑھنی شروع کرنے کا جہاں سے اُس کا وضو ٹوٹا تھا۔

نمازیوں کے لیے یہ بات افضل ہے وضو ٹوٹنے کی صورت میں وہ نئے سرے سے نماز پڑھنا شروع کریں تاکہ جن نمازیوں کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اُن کے حوالے سے کسی بھی اختلاف سے بچا جاسکے۔

اگر کوئی نماز آخری قعدے میں تشہد کی مقدار میں بیٹھا نہیں تھا اور اس دوران اُسے جنون لاحق ہو گیا یا اُس نے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیا یا نیند کی وجہ سے یا خیالات کی وجہ سے یاد دیکھنے کی وجہ سے یا شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہو گیا یا اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی یا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اب اس پر لازم ہے وہ از سر نو نماز ادا کرے کیونکہ یہ تمام وہ اسباب ہیں جو بہت کم پیش آتے ہیں اس لیے نص کا حکم ان صورتوں میں شامل نہیں ہوگا ان تمام صورتوں میں نئے سرے سے وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

کسی کو نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: کسی احتیاط کے بغیر انسان کا وضو ٹوٹ جائے یہ وہ بات ہے جو امام کے اختیار میں نہیں ہوتی اور اس کا سبب بھی امام کے اختیار میں نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے: جب اُسے چھینک آئے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا

طرح امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر کوئی امام اتنی مقدار میں قرأت کرنے سے عاجز ہو جائے جسے پڑھنا نماز میں فرض ہے بھی یہ حکم ہوگا) اس کی دلیل یہ ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے یہ بات مذکور ہے انہوں نے جب

نبی اکرم ﷺ کی آہٹ سنی تو وہ قرأت نہیں کر سکے اور پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے آگے بڑھ کر اس نماز کو مکمل کروایا اگر کسی امام کو پیشاب یا پاخانہ آتا ہو محسوس ہو رہا ہو تو وہ اب کسی کو اپنا نائب نہ بنائے اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع یا

کتاب العیدین

عیدین کا بیان

1- باب بلا عنوان

1691- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ

بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے: آدمی (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت

تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر نہ ادا کر دے۔

.....

نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت

نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں۔ علماء کا اس بارے میں اتفاق ہے

عیدین کی نماز کے لیے غسل کرنا بہتر ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جائے گی

یہی طرز عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ البتہ اس بارے میں حضرت معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے

اس کے برخلاف طرز عمل اختیار کیا تھا۔ شیخ ابو عمرو نے یہی بات بیان کی ہے۔

اسی طرح علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے سنت یہ ہے: خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے یہ بات بھی نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا تاکہ

لوگ خطبے سے پہلے منتشر نہ ہو جائیں۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز میں قرأت کی کوئی تعیین نہیں ہے۔

۱۶۹۱- اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۱۸۱/۱۱-۱۸۲) رقم (۱۲۹۶)؛ حدیثنا العسیر بن جعفر الفقات الکوفی؛ ثنا اسماعیل بن الخلیل الخزازی؛ ثنا

علی بن مسور عن الحجاج بن اوطاة عن عطاء عن ابن عباس قال: (من السنة ان يخرج يوم الفطر حتى يخرج الصدقة و تطعم نوبًا قبل

ان يخرج) - و فی اسناده الحجاج بن اوطاة و هو کثیر الخطا و التدریس كما فی التقریب (۱۵۲/۱) - و اخرجہ الطبرانی فی الاوسط رقم

(۱۵۱) من طریق اسماعیل بن علیہ عن ابن جریج عن عطاء به نحو لفظ الکبیر - و اخرجہ ابیہما البزار كما فی کتب الاسناد (۲۲۲/۱) رقم

(۲۵۱)؛ حدیثنا ابراهیم بن لسانی؛ ثنا محمد بن عبد الوہاب عن ابی شواب عبد ربہ بن نافع - کوفی مشہور - عن الاعمش عن مسلم

بن صبیح عن ابن عباس قال: (من السنة ان يطعم قبل ان يخرج و لو بشمرة) - قال الربیعی فی مجمع الزوائد (۲۰۹/۲)؛ اخرجہ البزار و

الطبرانی فی الاوسط و الکبیر - و اسناد الطبرانی حسن و فی اسناد البزار من لا ارفه (۱) - ۵۱-

تاہم اکثر فقہاء نے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جائے گی، کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

عیدین کی نماز کے بارے میں علماء نے مختلف مسائل میں اختلاف کیا ہے، یہ تمام مسائل مشہور ہیں اور کسی نہ کسی صحابی کے طرز عمل یا کسی منقول دلیل کی طرف منسوب ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد اٹھتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پہلی رکعت میں آٹھ تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ مزید تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہی جائے گی، ان میں نمازی رفع یدین کرے گا۔ پھر اس کے بعد وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا، اس کے بعد وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا اور اس دوران رفع یدین نہیں کرے گا، پھر جب وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگا، تو تکبیر کہے گا لیکن رفع یدین نہیں کرے گا، پھر سورۃ فاتحہ پڑھے گا، اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے گا، اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور ان کے ساتھ رفع یدین کرے گا، پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا اور رفع یدین نہیں کرے گا۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی، یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت انس بن مالک اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار مختلف ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے سات مرتبہ تکبیر کہی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل مدینہ کا معمول بھی یہی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے، لیکن انہوں نے سات تکبیروں کی تاویل یہ کی ہے: دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہیں تھی۔

اس بات کا بھی احتمال ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں کی یہ تاویل کی ہو کہ دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہ ہو اور یہ بھی احتمال موجود ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں میں تکبیر تحریمہ کو بھی شامل کر لیا ہو۔

جبکہ دوسری رکعت میں قیام کرنے کی تکبیر کو پانچ سے زیادہ شمار کرنے پر اس بات نے آمادہ کیا ہو کہ اہل مدینہ کا عام معمول یہی ہے، گویا کہ انہوں نے منقول اثر اور عام معمول دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مفہوم کی طرح کی روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز کی طرح چار سے زائد مرتبہ تکبیر نہیں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصری کا گورنر تھا تو اسی طرح تکبیر کہا کرتا تھا۔ ایک گروہ نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اہل کوفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان پر اعتماد کیا ہے، ان سے یہ بات ثابت ہے، وہ لوگوں کو عیدین کی نمازوں کی تعلیم مذکورہ سنت کے مطابق دیا کرتے تھے۔

تمام فقہاء نے اس بارے میں صحابہ کرام کے اقوال ہی کو مشعل راہ بنایا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے۔

اور یہ بھی ہے، صحابہ کرام کا یہ عمل تو فیقی ہے کیونکہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہر تکبیر میں رفع یدین کرنے کے مسئلے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں رفع یدین کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: صرف آغاز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

جبکہ ایک گروہ نے نمازی کو اختیار دیا ہے (وہ دونوں میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے)۔

نماز عید ادا کرنا کس پر واجب ہے؟ اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ مسافر اور مقیم سب پر لازم ہے۔

امام شافعی اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے، دیہات کے لوگ بھی نماز عید ادا کریں گے اور جو لوگ اجتماع نہیں کرتے، وہ لوگ بھی اس نماز کو ادا کریں گے یہاں تک کہ عورت گھر میں اس نماز کو ادا کرے گی۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں: جمعہ اور عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر لازم ہے جو شہر

میں بستے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے: جمعہ اور عیدین اس شہر میں ادا ہوگی جو جامع ہو۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: مسافر پر عید الفطر کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے جمعہ پر قیاس کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے جمعہ کی نماز پر قیاس کیا ہے ان کا مسلک ان نمازوں کے بارے میں وہی ہے جو جمعے کی نماز کے بارے میں ہے۔

جن فقہاء نے ان نمازوں کو جمعہ کی نماز پر قیاس نہیں کیا انہوں نے کہا ہے اصل یہ ہے: ہر مکلف شخص اس کا مخاطب ہو تا وقتیکہ کسی حکم کے ذریعے سے اس کا استثناء ثابت ہو جائے۔

قاضی ابن رشد کہتے ہیں: عیدین اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت نے عورتوں کا حکم الگ سے بیان کیا ہے اور یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم دیا ہے البتہ جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح نماز کی جگہ کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح نماز جمعہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ اختلاف تین میل کے فاصلے سے لے کر مکمل ایک دن کی مسافت تک کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہوتا ہے۔

البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے زوال کے بعد یہ پتہ چلتا ہے آج عید کا دن ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر نماز عید نہ اس دن واجب ہوگی نہ اگلے دن ادا کرنا واجب ہوگا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام ابو ثور رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسے لوگ اگلے دن نماز عید ادا کرنے کے لیے صبح کے وقت نکلیں گے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر بن الممذریہ کہتے ہیں: ہمارا بھی یہی مسلک ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب اگلے دن صبح ہو تو وہ عید گاہ پہنچ جائیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے مگر اس میں ایک مجہول صحابی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے تاہم اصل یہ ہے: تمام صحابہ کرام کو عادل تسلیم کیا جائے گا۔

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر عید اور جمعہ کے دن ایک ہی دن آجاتے ہر، تو کیا عید کی نماز جمعہ کی نماز سے بے نیاز کر دے گی؟

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے عید کی نماز جمعے کی نماز سے بے نیاز کر دے گی اور اس دن صرف عصر کی نماز پڑھی جائے

گی۔ عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ رخصت ان دیہاتیوں کے لیے ہے جو عید اور جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے بطور خاص شہر آتے ہیں جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے عید اور جمعے کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: دیہات سے آنے والے لوگ اگر چاہیں تو جمعے کے انتظار میں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو واپس چلے جائیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو موطا میں نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی ایک روایت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں بھی منقول ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: جب عید اور جمعے کی نماز اکٹھی ہو جائے تو مکلف شخص دونوں کا مخاطب ہے۔ عید کا مخاطب وہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور جمعے کا مخاطب اس لیے ہے کیونکہ وہ فرض ہے۔ ان میں سے کوئی بھی نماز دوسری کی قائم مقام نہیں بن سکتی ہے۔ اصول یہی ہے سوائے اس کے کہ شریعت سے اس کے برخلاف کوئی بات ثابت ہو جائے اور اس پر عمل کرنا واجب ہو۔

جن فقہاء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کا یہ قول ان کے قیاس پر مبنی نہیں تھا بلکہ یہ ایک توفیقی عمل تھا اور یہ اصول کے دائرے سے مکمل طور پر خارج بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ بات اصول کے دائرے سے خارج ہے آپ ظہر اور اس کے بدل جمعہ کی نماز کو عید کی نماز کی وجہ سے ساقط قرار دے دیں۔ البتہ شریعت سے اگر کوئی ایسی بات ثابت ہو جس پر عمل کرنا واجب ہو (تو ایسی صورت میں حکم مختلف ہوگا)۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے ساتھ ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ چار رکعت نماز پڑھے گا امام احمد بن حنبل اور امام ثوری رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے ایسا شخص صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرے گا اور عید کی اضافی تکبیریں بھی نہیں کہے گا۔

تیسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اگر عید کی نماز امام نے عید گاہ میں پڑھائی تھی تو ایسا شخص دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اگر امام نے عید گاہ کی بجائے کہیں اور پڑھائی تھی تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر عید کی نماز قضاء کرنا سزے سے لازم ہی نہیں ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء ادا کرے گا اور امام کی طرح ہی پوری اضافی

تکبیریں کہے گا اسی طرح بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

امام شافعی اور امام ابو ثور رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے امام مالک کا قول بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ہے۔ جن فقہاء نے چار رکعت کی ادائیگی کے موقف کو اختیار کیا ہے انہوں نے نماز عید کو نماز جمعہ کے مشابہہ قرار دیا ہے (یعنی جس طرح جمعہ کی قضاء ہو جائے تو چار رکعت ظہر پڑھی جاتی ہیں) لیکن یہ ضعیف تشبیہ ہے۔

جن فقہاء نے امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء پڑھنے کی رائے قائم کی ہے تو اس کی وجہ یہ اصول ہے 'قضاء کو اسی طرح ادا کیا جاتا ہے' جس طرح اصل وقت میں ادا کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے قضاء کو ممنوع قرار دیا ہے ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں جمعے کی نماز کی طرح جماعت اور امام کی موجودگی شرط ہے تو اس میں نہ دو رکعت کی قضاء واجب ہوگی اور نہ ہی چار رکعت کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ یہ کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے۔

یہی دونوں اقوال بحث و مباحثہ کا موضوع رہے ہیں۔

یعنی اس حوالے سے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ کی رائے ضعیف ہے کیونکہ جمعے کی نماز تو ظہر کی نماز کا بدل ہے، لیکن عید کی نماز کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے، پھر قضاء کے معاملے میں انہیں ایک دوسرے پر قیاس کیسے کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے: جس شخص کی جمعے کی نماز قضاء ہو جاتی ہے اس کی ظہر کی نماز قضاء نہیں ہوتی، بلکہ ادا ہوتی ہے کیونکہ جب بدل فوت ہو جاتا ہے تو اصل نماز واجب ہو جائے گی۔

نماز عید سے پہلے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور اس بات کے قائل ہیں: اس سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کیے جائیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے: عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔

حضرت انس، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: نماز عید کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں، لیکن اس سے پہلے ادا نہیں کیے جاسکتے۔ امام ثوری، امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء نے اس بارے میں عید گاہ اور مسجد کے درمیان فرق بیان کیا ہے، امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔

اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

”آپ عید کے دن نماز ادا کرنے کے لیے نکلے، آپ نے دو رکعت نماز عید ادا کی، آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص مسجد میں آجاتا ہے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیے“۔

1692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ

الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (آدی) عید الفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے اور

صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن مروان واسطی، ابو جعفر دیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۶۱۴۱)۔

1693- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ

الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعٍ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى آتَى

الْجَبَانَةَ.

☆ ☆ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید قربان کے دن دیکھا وہ مسلسل تکبیر پڑھتے رہے

یہاں تک کہ عید گاہ آگئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے چھٹے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸۱)۔

1694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ

ابن بديلة الجعدي عن شيخ ابوالوليد محمد بن احمد بن رشد القرطبي الاندلسي كتاب الصلوة الباب الثامن في صلوة العیدین

۱۶۹۲- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۸۲/۲) کتاب صلوة العیدین: باب الاکل یوم الفطر قبل الفضا من طریق زهير: ثنا ابو اسحاق عن

الهارث عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى - و اخرجہ عبد الرزاق فی مصنفہ

(۵۷۳۷) من طريق معمر والنوري عن ابي اسحاق عن الهارث او عن سمع عليا عن علي انه كان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و

يہان بامر بذلك - و اخرجہ الطبرانی فی الأوسط رقم (۵۸۳۶) من طريق ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال: كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى - وقال البيهقي في مجمع الزوائد (۲۰۲/۲): (اخرجہ الطبرانی فی الأوسط) و اخرجہ

سوار بن مصعب وهو ضعيف جدا - (۱) - قلنا: و في ائمة المارقطيني فثنا الهارث الامور و هو ضعيف كما تقدم مرارا -

۱۶۹۳- اوردہ المارقطني من رواية حنش عن علي - و حنش قال البهاري: يتكلمون في حديثه - و قال النسائي ليس بالقوي - و طعن ابن

مہان في روايته عن علي خاصة فقال: (كان كثير الوهم في الالهياد ينسرد عن علي باتجاه لا تنبه حديث النقات حتى صار ممن لا

حسب حديث -) و قال ابن حزم في (المحلى) (۱) (ما فظ) - و ذكره المصلي و جماعة في (الفضلاء) و هو من رجال (التشويهد)

ابن عجلان عن نافع عن ابن عمر انه كان يخرج للعیدین من المسجد فیکبر حتى یاتی المصلی ویکبر حتى یاتی الإمام.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلتے تھے اور عید گاہ آنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہتے تھے اور اس وقت تک تکبیر پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نہیں آجاتا تھا۔

1695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الْأَضْحَى .

☆☆ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ عید الفطر کے دن عید الاضحیٰ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ (یعنی بلند آواز میں) تکبیر پڑھتے تھے۔

1696- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلِّيَ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے ہوئے تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے آتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس، مخزومی، ابویحییٰ او ابوبکر مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے کیا ربویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۶)۔

○ ثواب بن عقبہ مہری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پختہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۶۵)۔

1698- اخرجہ العاکم (۲۹۸/۱) من طرق بھی بن سعید به۔ و اخرجہ الشافعی فی الام (۲۹۱/۱) باب التکبیر لیلۃ الفطر و من طرقه البیہقی فی الکبریٰ (۲۷۹/۲) و المعرفۃ (۶۸۱۲) من روایۃ ابر العییم بن محمد عن محمد بن عجلان باسناده۔ و اخرجہ السرفی فی سننہ (۲۷۹/۲) و المعرفۃ (۶۸۱۲) من روایۃ الشافعی: اخبرنا ابر العییم بن محمد: اخبرني عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر به۔

1695- اخرجہ العاکم (۲۹۸/۱): حدیثنا ابو العباس محمد بن یعقوب: ثنا محمد بن اسماعیل الشافعی به۔ و من طرق العاکم عن محمد البیہقی فی السنن (۲۷۹/۲) کتاب صلاۃ العیدین: باب التکبیر لیلۃ الفطر و یوم الفطر۔

1696- اخرجہ العاکم فی المستدرک (۲۹۷/۱-۲۹۸): اخبرنا ابو جعفر محمد بن عبد اللہ البغدادي: ثنا عبد اللہ بن محمد بن حنیس به۔ و من طرقه اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۷۹/۲) کتاب صلاۃ العیدین: باب التکبیر لیلۃ الفطر و یوم الفطر۔ و قال الزیلعی فی عقب الریاء (۲۱۰/۲): (و وضعه ابن القطان فی کتابه: فضال: قال ابو هاشم فی موسی بن محمد بن عطاء: ابی الطاهر السرفی: کان یحدث و یاتی بالباطیل۔ و قال ابو زرعة: کان یکنب۔ و قال ابن عدی: منکر الحدیث: روی الموقری عن الزهری امارتہ ساکبر و ابو الطاهر و الموقری ضعیفان۔ انشوی کلامه ۱۔

1697 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَائِطِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَ كَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَتَّى يَذْبَحَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک (عید کی نماز ادا کر کے) واپس نہیں آجاتے تھے پھر آپ قربانی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔
عبدالصمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ آپ قربانی کر لیتے تھے۔

1698 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يَكْبُرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ عید الاضحیٰ کے دن یا عید الفطر کے دن روانہ ہوتے تھے تو عید گاہ پہنچنے تک مسلسل بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے پھر اس کے بعد اس وقت تک تکبیر کرتے رہتے تھے جب تک کہ امام آ نہیں جاتا تھا۔

1699 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُرْجِسُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلْهُنَّ وَتَرًا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق تعداد میں نہیں کھایا کرتے تھے۔

۱۶۹۷ - اخرجہ الترمذی فی الصلاة (۵۴۲) باب ما جاء فی الاكل یوم الفطر قبل الخروج و ابن ماجہ فی الصیام (۱۷۵۶) باب فی الاكل یوم الفطر قبل ان یخرج و البیہقی فی (شرح السنة) (۱۱۰۶) و ابن خزیمة (۱۱۲۶) و ابن حبان (۲۸۱۲) و العاکم (۲۹۸/۱) و احمد (۲۵۲/۵) و الدارمی (۲۷۵/۱) و البیہقی فی المعرفة (۶۸۶۶ - ۶۸۸۸) و فی الكبرى فی صلاة العیدین (۲۸۲/۲) باب نزل الاكل یوم النحر حتی یرجع و الطیبانی فی المسند (۸۱۱) من رواية ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بریدة عن ابيه به - و قال الترمذی (صیبت غریباً و قال محمد بن اعرف لثواب بن عتبة غیر لهذا الحدیث - و قد استحب قوم من اهل العلم الا یخرج یوم الفطر حتی یطعم نیثاً - و یستحب له ان یفطر علی نمر و لا یطعم یوم الاضحی حتی یرجع) - و قال العاکم: (لقد اصرت صحیح الاسناد و لم یجاء و ثواب بن عتبة السمری فلیل الحدیث و لم یجمع شیء بسقط به حدیثه و هذه سنة خزیمة من طریق الروایة مستفیضة فی بلاد المسلمین) - و صححه ابن القطان کما فی (نیل الاوطار الشوکانی) (۲۵۵/۲)۔

۱۶۹۸ - تقدم نمرجه فربما من غیر وجه عن ابن عجلان و من وجوه اخرى عن ابن عمر ایضاً۔

۱۶۹۹ - اخرجہ البخاری فی العیدین (۹۵۲) باب الاكل یوم الفطر قبل الخروج و ابن ماجہ فی الصیام (۱۷۵۶) باب فی الاكل یوم الفطر قبل ان یخرج و ابن خزیمة (۱۱۲۹) و ابن حبان (۲۸۱۸) و العاکم (۲۹۸/۱) و احمد (۲۹۲/۲) من رواية عبد الله بن ابي بكر به۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مرجی بن رجاء - شکری، ابورجاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رہما و ہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۹۳)۔ مرجاء بن رجاء۔

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ مَرَاتٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں کھتے تھے جب تک کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے۔

1701 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَقْدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ فِرَاقُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ بِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز میں اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی قرأت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ ق اور سورۃ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷- اخرجہ البخاری فی صحیحہ رقم (۹۵۲) من روایۃ سعید بن سلیمان: حدیثنا فضیم بہ، کما اخرجہ الدارقطنی لہنا۔ اخرجہ الترمذی فی الصلاة (۵۴۳) باب ما جاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، و ابن خزيمة (۱۶۲۸) و ابن حبان (۲۸۱۴) و العاکم (۲۹۶/۱) و الدارمی (۲۷۵/۱) من روایۃ فضیم: حدیثنا ابن اسماعیل عن حفص بن عبید اللہ بن انس عن انس بن مالک بہ۔ و قال الترمذی: (حسن غریب صحیح ۶ و صحیح العاکم۔ قلت: اخرجہ عن فضیم لکننا قتیبة بن سعید و ابن ابی نیینہ و عمرو بن عون و احمد بن منیع عن فضیم بہ۔ حدیثنا عن انس بن اسماعیل۔ و الذی عند الدارقطنی من روایۃ ابی الربیع الزہرانی: حدیثنا عن عبید اللہ بن ابی سعید عن انس بہ۔ و ہزم ابو مسعود الدمشقی بانہ کان عند فضیم علی الوجہین و نصرہ البیروقی و ابن حجر: کما فی (فتح الباری) (۵۸۱/۱) (۹۵۲) باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج، و لہو قول النسیج احمد شاکر: کما فی تعلیقہ علی الترمذی (۵۴۳)۔

۱۷- اخرجہ مالک فی العیدین (۱۸۰/۱) باب ما جاء فی التكبير و القراءة فی صلاة العیدین و من طریق مالک اخرجہ الشافعی فی الصلاة (۲۱۰/۱) فی کتاب الصلاة باب صفة صلاة العیدین و احمد فی المسند (۲۱۷/۵-۲۱۸) و مسلم فی العیدین (۸۹۱) باب ما یقرأ فی صلاة العیدین و ابو داود فی الصلاة (۱۱۵۶) باب ما یقرأ فی الاضحی و الفطر و الترمذی فی الصلاة (۵۳۶) باب ما جاء فی قراءة فی العیدین و البیہقی فی شرح السنة (۱۱۰۷) و ابن حبان (۲۸۲۰)۔ و اخرجہ سفیان بن عیینہ عن ضمرة بن سعید: بهذا الاسناد۔ اخرجہ النسائی فی العیدین (۱۸۳/۲-۱۸۴) و الترمذی فی الصلاة (۵۲۵) و ابن ماجہ فی اللقاة (۱۲۸۲)۔ قال ابن عبد البر فی التمهید (۲۲۸/۱۶): (وقد زعم بعض الفل العلم بالحديث ان لهذا الحديث منقطع: لان عبد الله لم يلق عمر۔ و قال غیرہ: لہو منقول۔ و لقاء عبید اللہ لابن واقد الليثی غیر مدفوع۔ و قد سمع عبید اللہ من جماعة من الصحابة۔ و لم يذكر ابو داود فی باب ما یقرأ فی العیدین الا لهذا الحديث: و لهذا يدل علی انه عنده منقول صحیح)۔ (۱)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ضمیر بن سعید بن ابی حنیہ - انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۰۶)۔

1702 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ

لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِسْتِفْحَاحِ بِقُرْآنِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (الْقُرْبَتِ

السَّاعَةِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ

تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان میں سورہ ق اور سورہ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

1703 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے

اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے یہ تکبیریں قرأت کرنے سے پہلے کہتے تھے۔

۱۷۰۲ - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۰) باب التكبير في العیدین و البيهقي في العیدین (۲۸۷/۲) باب التكبير في صلاة العیدین من رواية ابن ولعب عن ابن لويجة - و أخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین من رواية اسماعيل بن عيسى عن ابن لويجة عن خالد بن يزيد بن سنان - قال البيهقي في (المعرفة) (۶۸۶۸): (وأخرجه ابن ولعب و أبو صالح و مطلي بن منصور عن ابن لويجة عن خالد بن يزيد عن ابن شهاب - قال محمد بن يحيى الذهلي: المحفوظ عندنا حديث خالد بن يزيد: لأن ابن ولعب قسّم السماع من ابن لويجة و من سماع منه في القديم فهو أولى: لأنه خلط باخرة) - قال الحاكم: (نفرده به عبد الله بن لويجة و قد استشهد به مسلم في موضعين - وفي الباب عن عائشة و ابن عمرو و أبي هريرة و عبد الله بن عمرو رضي الله عنهم - و الطرق اليوم فاسدة - و قد قول عن ابن لويجة عن عقيل) - قال: اختلف علي ابن لويجة في هذا الاسناد فأخرجه ابن ولعب وغيره عنه على هذا الوجه الذي أخرجه محمد بن يحيى الذهلي - و أخرجه قتبية بن سعيد و عمرو بن خالد عن ابن لويجة عن عقيل عن الزهري به - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۸۹) باب التكبير في العیدین و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۸۶۶) باب التكبير في صلاة العیدین من رواية قتبية عن ابن لويجة به - و أخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین سوى الافتتاح من رواية عمرو ابن خالد عن ابن لويجة به - و هو في سنن البيهقي أيضا (۲۸۶/۲) من رواية ابن لويجة عن عقيل عن الزهري به - و سواتي من هذا الطريق في العیدین التالي - و أخرجه عن الله بن يوسف عن ابن لويجة: حدثني يزيد عن أبي حبيب و يونس عن ابن شهاب به - أخرجه الدارقطني فنادى و سواتي بعد تاليف روايات - و أخرجه ابن ولعب عن ابن لويجة عن خالد بن يزيد و عقيل - معاً عن الزهري به - أخرجه ابن ماجه في اللقاة (۱۲۸۰) باب كم يكبر الامام في الصلاة الجدا - و أخرجه يحيى بن اسماعيل: انبأ ابن لويجة حدثنا الأخرج عن أبي هريرة نحوه - أخرجه ابن (۲۵۷/۲): حدثنا يحيى بن اسماعيل به - و أخرجه ابن لويجة مرة فقال عن الاسود عن عروة بن الزبير عن أبي هريرة نحوه - أخرجه ابن ماجه الطبراني في الكبير (۲۷۸/۳) (۲۲۹۸) - و حكى الدارقطني في (علله) لهذا الاختلاف على ابن لويجة و اعلمه بالاضطراب و ذكر ذلك كله الذهلي في (نصب الراية) (۲۱۶/۲) - قلت: و بين الظاهري في السماعي (۲۹۹/۲) و جوه الاختلاف فيه و قال: (واما حديث ابن لويجة فبين الاضطراب) - قال: -

۱۷۰۲ - أخرجه البيهقي (۲۸۶/۲) و نظر نحوه في الذي قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابو بکر صیدلانی، سمع محمد بن ریح بزاز، وعبید بن شریک بزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۲۸)۔

○ عبید بن عبد واحد بن شریک بزار، وقیل: عبید بن خالد بن شریک بزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۸/۲۳۳)، سیر اعلام النبلاء (۱۳/۳۸۵)۔

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، (اور ایک قول کے مطابق): خزاعی، ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۶۹)۔

1704 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

1705 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن قرین، ابو حسن عثمانی، کوئی اصل۔ سمع محمد بن عبد الملک دیقی و یحییٰ بن ابی طالب، و آخرین۔ روی عنہ ابو بکر ابھری مالکی و ابو عمر بن حیویہ و علی بن عمرو جریری، و ابو حسن دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۶۰)۔

1706 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

1706 - أخرجه البخاري في العيدين (۹۶۳) باب الخطبة بعد العيد، و مسلم في صلاة العيدين (۸۸۸) و الترمذي في الصلاة (۵۲۱) باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة و النيسابني في العيدين (۱۸۲/۲) باب صلاة العيدين قبل الخطبة و ابن ماجه في إقامة (۱۲۷۶) باب ما جاء في صلاة العيدين و البقوي في (شرح السنة) (۱۱۰۱) و ابن خزيمة (۱۴۴۲) و ابن هبان (۲۸۲۶) و ابن ماجه (۹۲/۲) من رواية عبید اللہ عن نافع بن اسحاق۔

وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلاَ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

1707 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا يَعْنِي الْعِيدَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس نماز سے پہلے اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں: یعنی عید کی نماز۔)

1708 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَقِرَاءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتِي الرُّكُوعِ . لَفْظُ أَبِي الطَّاهِرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہا

کرتے تھے جو رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ ہوتی تھی۔

یہ لفظ ابوطاہر نامی راوی کی روایت کے ہیں۔

1709 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ الْمُؤَدِّدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ

قَبْلَ الْخُطْبَةِ .

۱۷۰۶ - هكذا أخرجه البيهقي من رواية عبد الملك وهو ابن أبي سليمان - عن عطاء - و تابعه ابن جرير فقال: أخبرني عطاء به - أخرجه

البخاري في العیدین (۹۵۸) باب المشي و الركوب الى العید بغير اذان و لا اقامة - اه - و من طريق ابن جرير ايضا أخرجه عبد الرزاق

في العیدین (۵۶۲۷) باب الاذان لرسول - و لاه شافعي من حديث ابن عباس أخرجه عبد الرزاق و البخاري في الموضوع المذكورة سابقا:

روياه من طريق ابن جرير: أخبرني عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير اول ما بوجع: انه لم يكن يؤذن للصلاة يوم الفطر: فلا

تؤذن لرسول - و أخرجه عبد الرزاق (۵۶۲۹) عن عمر و عثمان و علي - قلنا: و له شافعي من حديث جابر بن سمرة مرفوعا نحوه - أخرجه

مسلم في العیدین (۲۸۸۷) و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۸) و الترمذي في الصلاة (۵۲۲) و الهروي في (شرح السنة) (۱۱۰۰) و ابن حبان

في العیدین (۲۸۱۹) و احمد في المسند (۹۸/۵) من رواية مالك عن جابر بن سمرة به -

۱۷۰۹ - أخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۷۷) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین: حدثنا هشام بن محمد بن عبد الرحمن بن

سمرة بن عمار مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم: حدثني ابي عن ابيه عن جده: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في

العیدین في الاولى سبعا قبل القراءة و في الآخرة خمسا قبل القراءة) و قال في (الزوائد) (اسناده ضعیف: لضعف عبد الرحمن بن سمرة

و ابود له يصرف حاله) - اه - و أخرجه الدارمي (۱۵۷/۱) و الحاكم (۶۰۷/۲) و البيهقي (۲۸۸/۲) من رواية عبد الرحمن بن سمرة بن

عمار - باسناده - و اعلمه ابن التركماني في (الجواهر النقي) (عبد الرحمن بن سمرة) و قال: (منكر الحديث) و سمرة بن عمار مشهور و الحديث

مضطرب - قلنا: و قد ورد عن ابن ماجه: (عبد الرحمن بن سمرة بن عمار: حدثني ابي عن ابيه عن جده - و عند الحاكم: حدثني ابي عن

جدي) - و عند البيهقي و كذلك الدارمي: (عبد الرحمن بن سمرة عن عبد الله بن محمد بن عمار عن ابيه عن جده) - و اختلف الروايات

في ذلك: كما نرى - قال الدارمي: (عبد الله بن محمد بن عمار عن ابيه عن جده: قلنا لابي: كيف حال هؤلاء؟

قال: ليسوا بشيء) - اه -

☆☆ عبد اللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ، مؤذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۹۸)۔

1710 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَتْحَامُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں یعنی عید الضحیٰ کی نماز میں اور عید الفطر کی نماز میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوتی تھیں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوتی تھیں یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوتی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعبہ بن جوان، ابوعلی، (اور ایک قول کے مطابق): محمد بن جوان بن شعبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۲/۵)۔

○ احمد بن ولید بن ابی ولید، ابو بکر علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی، و ذکرہ انہ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۸/۵)۔

1711 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۱۷۱۰ - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب التكبير في العیدین و ابن ماجه الصلاة (۱۲۷۸) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین و الطحاوي في شرح المعاني (۲۹۹/۲) و احمد (۱۸۰/۲) و ابن الجارود (۲۶۲) و البيهقي في العیدین (۳۸۵، ۳ - ۲۸۶) و في السمرقة (۲۸۶۱ - ۲۸۶۲) و السنن الصغير له (۲۵۹/۱) - من رواية عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي باسناد - و نقل الرمزي في (العلل الكبير) (ص ۹۲/۹۲) عن البخاري قوله: (و حديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده في هذا الباب فهو صحيح ايضا) - و راجع (نصب الراية) (۲۱۷/۲) - وقال الطحاوي في (المعاني): (عبد الله بن عبد الرحمن ليس عندكم بالذي يهتج بروايته و عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ليس بسمع) - ال - قلت: و عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي ضعفه جماعة منهم ابن معين: كما قال ابن القطان في (كتابة) على ما ذكر الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۷/۲)۔

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّكْبِيرُ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْأُخْرَى وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوں گی اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوں گی اور دونوں رکعت میں قرأت ان تکبیروں کے بعد ہوگی۔

1712 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں یہ نماز کی تکبیروں کے علاوہ تھیں۔

1713 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَخَارِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكُرَابِيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا كَمَا فِي الْبَخَارِيِّ وَالْقِرَاءَةُ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں تکبیریں کہا کرتے تھے پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ بخاری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: قرأت کرنے سے پہلے (تکبیریں کہتے تھے)۔

1714 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

1712 - أخرجه الترمذي في الصلاة (536) باب ما جاء في التكبير في العیدین و ابن ماجه في الإقامة (1279) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین و البيهقي في الكبرى (286/2) و المرفقة (682) و الطحاوي في المعاني (399/2) عن معاذ بن كعب بن عبد الله عن ابيه عن جده به - و نقل الترمذي في (العلل الكبرى) و عنه البيهقي في (المرفقة) عن البخاري قوله: (ليس شيء في هذا الباب اصح منه و به اقول) - و قال ابن القطان - كما في نصب الرابة (217/2) - (فما ليس بصحيح في التصحيح فقوله: (فما اصح شيء في هذا الباب) يعني: انبه ما في الباب و اقل ضعفاً و قوله: (و به اقول) يحتمل ان يكون من كلام الترمذي ابي: و انا اقول: ان هذا الحديث انبه ما في الباب) - و ابن القطان - رحمه الله - كلامه بما نقله عن اللخعة عن الطعن على هذا الاضداد من ذلك قول احمد: (كثير بن عبد الله لا بخاري شيئاً) و ضرب علي بن عيسى في المسند - و تركه الدارقطني و غيره بل قال النجاشي: هو ركن من اركان الكتب و قال ابن هبان: (روي عن ابيه عن جده نسخة موضوعة لا يعمل ذكرها في الكتب الا على جدول التعجب) - و

1713 - أخرجه الطحاوي في المعاني (399/2) عن فرج بن فضالة عن عبد الله بن عامر اللطفي عن نافع بن - و قال: (عبد الله بن عامر عندهم ضعيف و انما اصل الحديث عن ابن عمر نسخة) ثم أخرجه عن ابن عمر - و قال ابن ابي عمير في العطل (207/1) (597) (مات ابي عن حديث أخرجه نافع بن ابي نعيم القاري عن نافع مولى ابن عمر عن ابن عمر: انه كان يكبر في العیدین سبعا في الاولى و خمساً في الثانية - قال ابي: (هذا خطأ روي هذا الحديث عن ابي هريرة انه كان يكبر) - و قاله في نكح الرابة (388/2) عن الترمذي في (علل الكبرى) قال: (مات سعداً عن هذا الحديث فقال: الفرج بن فضالة ناقل الحديث و الصحيح ما أخرجه مالك و غيره من المصنفات عن نافع عن ابي هريرة من فضة - انتهى) - و حديث ابي هريرة المتبادر اليه أخرجه مالك في الموطأ (192/1) كتاب العیدین باب التكبير و القراءة في العیدین (29) عن نافع مولى ابن عمر انه قال: (سجدت اللطفي و الطاهر مع ابي هريرة تكبر في الركعة الاولى سبع تكبيرات قبل القراءة - و في الاخرة خمس تكبيرات قبل القراءة) - و قال مالك: (و هو الامر عندنا) - و

حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عیدین میں تکبیریں کہی جائیں گی، پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوں گی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوں گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابو معاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۸/۱)۔

1715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ الْهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوُتْرِ وَيُكَبِّرُ فِي ذُبْرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفَعَةَ النَّاسِ الْعُظْمَى .

★★ ابو طفیل، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ فرض نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اور وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ایام تشریق میں عرفہ کے دن کی صبح کی فجر کی نماز کے پہلے سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک جس دن لوگ بڑی تعداد میں روانہ ہوتے ہیں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

محمد بن قاسم بن زکریا محاربی کوفی سودانی ابو عبداللہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۷۳/۱۵)، ومیزان (۱۳/۳)۔

1716 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي سَيْدُ بْنُ

1715 - تقدم انشاء الكلام على الفتوى وقد اختلف فيه على عمرو بن شعيب و اسطرود المارقطني لهما في سرد الروايات عنه بذلك - قال ابن حجر في (التلخيص) (۹۲/۲): (وفي اسناد عمرو بن شعيب وهو متروك عن جابر الجعفي وهو ضعيف عن عبد الرحمن بن سابط عنه قال البيهقي: لا ينج به - ودوي عنه من طريق اخرجه مختلفة اخرجه المارقطني مدارقا عليه عن جابر: اختلف عليه فيها في سبع جابري الجعفي - و اخرجه الحاكم من وجه آخر عن نظير بن خليفة عن ابي الطفيل عن علي وعمر وقال: هو صحيح و صح من فعل عمرو و علي و ابن عباس و ابن مسعود - وفي اسناد عبد الرحمن ابن شعيب وهو ضعيف: و شعيب بن عثمان مجسول و ان كان هو الكرزي: فهو ضعيف - ۵۱ -

زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

☆☆☆ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرض نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے ختم کرتے تھے (یعنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام، ابوقاسم بغدادی بزاز، روى عن دارقطنی وابن شہین وابن جمیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۳۸۷-۳۸۸)۔

1717 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوباتِ .

☆☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک پڑھتے رہتے تھے یہ تکبیر آپ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن سلام - تمیمی کوفی نزيل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، وہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۱)۔

1718 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرِ الهمداني حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

☆☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے اور یہ عمل ایام تشریق کے آخری دن ختم کرتے تھے۔

1719 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبَلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ عَلَى مَكَانِكُمْ . وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ . فَيَكْبِرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ النَّسْرِيقِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن جب صبح نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔“

نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن صبح کے وقت یہ تکبیر پڑھنا شروع کرتے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک اسے (ہر نماز کے بعد) پڑھتے رہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نائل بن کحج، حنفی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: نائل بغدادی، علم حدیث کے ماہر تھے۔ انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۳۵/۱۳)۔

1720 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخُطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ - يَعْنِي لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يُرْوَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہو

۱۷۲۰ - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۵) باب الجلوس للخطبة عن محمد بن الصباح باسناد - وأخرجه النسائي في العبدین (۱۸۶/۲) باب التخيير بين الجلوس في الخطبة للعبدین عن محمد بن يحيى بن ايوب وابن ماجه في الإقامة (۱۲۹۰) باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلاة عن ثعلبة بن عبد الوهاب المروزي وعمر بن رافع الجبلي كلهم عن الفضل بن موسى السبئاني برندا الاسناد - وقال أبو داود: وهذا يروى عن عطاء مرسلًا عن النبي صلى الله عليه وسلم - (ال) - وقال النسائي: (لهذا خطأ والصواب مرسل) - (ال) - قال ابن أبي هاشم في (العلل) (۱۸۰/۱) (۵۱۲): (ومثل أبو زرعة عن حميت أخرجه الفضل بن موسى السبئاني عن ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال: شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد فلما قضى الصلاة قال: (إنا نخطب فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس ومن أحب فليرجع) - قال أبو زرعة: الصحيح ما حدثنا به إبراهيم بن موسى عن فضام بن يوسف عن ابن جريج عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل - (ال) - وأخرجه البيهقي (۲۸۵/۲) من حديث سفيان عن ابن جريج عن عطاء مرسل - وأخرجه أيضا من طريق الفضل موصولاً - قال ابن معين: (لهذا خطأ وإنما هو عن عطاء فقط وإنما يغلط فيه الفضل) يقول: عن عبد الله بن السائب - (ال) - قلت: وأخرجه عبد الرزاق (۵۶۷۰) عن ابن جريج أخبرني عطاء قال: بلغني أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: (إنا قضينا الصلاة فمن شاء فليستظر الخطبة ومن شاء فليذهب) - قال: فكان عطاء يقول: (ليس على الناس حضور الخطبة يومئذ) - (ال) - فاجتمع فضام بن يوسف وسفيان وعبد الرزاق على روايته عن ابن جريج عن عطاء مرسلًا - وخالفهم الفضل فأخرجه موصولًا بذكر عبد الله بن السائب وحضاه في ذلك ابن معين وأبو زرعة وأبو داود والنسائي -

جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا:

اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص چاہے وہ بیٹھا رہے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے) اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔

امام ابو داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1721 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ أَخْرَاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایام تشریق کی تکبیر قربانی کے دن ظہر کے بعد شروع ہوگی اور ایام

تشریق کے آخری دن صبح کی نماز میں اسے آخری مرتبہ پڑھا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن عباس، وقیل: عباس بن محمد بن احمد بن اسرائیل، ابو محمد جوہری، ذکر بغدادی انہ کان من جولین فی

طلب حدیث، ان کا انتقال 349ھ میں بخارا میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۰/۱/۲)۔

1722 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ

خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي فَرَوَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى

صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُونَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُونَ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ اللَّهْبِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَنَدَرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فُلَّانٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَبَّرَ بَنَّا عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْضَرٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَكَبَّرَ

فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲۱- فی اسنادہ عبد اللہ بن نافع و لمو ضعفہ و قد بقتہ ترجمتہ۔

۱۷۲۲- المرحوم المدارقطنی عن جماعة بامانہ مختلفہ۔ و مدار ذلك كله على محمد بن عمر الوافدي و هو مشرک الحديث و الملاحم فوجہ مشهور۔ و فی روایة ابی سعید الخدری: اسحاق بن ابی فروة و هو مشرک ايضا۔

بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) قربانی کے دن ظہر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز تک تکبیر کہا کرتے تھے یہ لوگ صبح کی نماز میں تکبیر کہتے تھے اور ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

عبداللہ نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو انہوں نے ہمارے سامنے قربانی کے دن ظہر کی نماز سے تکبیر کہنی شروع کی اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز ادا کرنے تک انہوں نے تکبیر کہی (ایام تشریق کے آخری دن) انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیر کہی تھی ظہر کی نماز میں نہیں کہی۔

عبداللہ نامی راوی حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات واپسی کے دن وادی محصب میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور اس کے بعد تکبیر نہیں کہتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایام تشریق میں تمام نمازوں کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے وہ تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی رضی اللہ عنہ مدنی، رومی عن ابن منکدر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۵)۔

2- باب صَلَاةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْكَعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1723- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ مَخْرَجَ وَبِلَالٍ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى قَالَ لَا. قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالَ هَلْ صَلَّى قَالَ نَعَمْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجِدْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِبَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی تو انہوں نے یہ بات بتائی: سامنے کی طرف۔

کیونکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں لہذا اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

اگر یہاں یہ اعتراض کیا جائے خانہ کعبہ کی تمام عمارت قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کیا جائے گا) اور خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ جو بھی شخص خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوگا۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا شمار ہوگا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے یہ قبلہ ہے تو اس سے مراد یہ ہے: جو شخص باہر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا یا جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہوگا تو اس کا رخ اس کی طرف ہونا چاہیے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے اس عمارت کے اندر نماز ادا کرنا سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہم اسی بات کے قائل ہیں۔

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت کے اوپر فرض نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح سے کھڑا ہوتا ہے اس کی پشت خانہ کعبہ کے کسی حصے کی طرف نہ ہو یا وہ شخص خانہ کعبہ کے باہر ہو اور سجدہ خانہ کعبہ کے اندر کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی۔

نفل نماز اور نذر کی نماز خانہ کعبہ کے اندر اور خانہ کعبہ کی چھت پر ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے چھت کے کنارے پر سجدہ نہ کیا جائے اگر کنارے پر سجدہ کیا گیا تو وہ نماز بھی نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اپنے شخص کا رخ خانہ کعبہ کی طرف شمار نہیں ہوگا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔ تاہم یہ انتہائی مکروہ ہے مستحب یہ ہے: اگر وقت باقی ہو تو (باہر آ کر) اس نماز کو دہرایا جائے۔ جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اگر وہ غیر مؤکدہ نماز ہے تو اسے

خانہ کعبہ کے اندر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر وہ مؤکدہ نماز ہو تو اسے خانہ کعبہ کے اندر ادا کرنا مکروہ ہوگا۔ البتہ بعد میں اسے دہرایا نہیں جائے گا۔

خانہ کعبہ کی چھت پر فرض نماز پڑھنا باطل ہے، نقلی اور غیر مؤکدہ نماز پڑھنا درست ہے اور مؤکدہ نوافل کے بارے میں دو اقوال ہیں البتہ دونوں کی حیثیت یکساں ہے۔

شواہخ یہ کہتے ہیں خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے، خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو۔ البتہ اگر خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور اس دروازے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے تو یہ درست نہیں ہوگی۔

خانہ کعبہ کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا اس شرط کے ساتھ درست ہوگا کہ سامنے کوئی ایسی چیز ہو جو انسان کے دو تہائی ہاتھ کے برابر یا اس سے اونچی ہو۔

اجتہاد اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا قطعی طور پر درست ہے البتہ خانہ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے۔

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَلْوَيْيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرِ الْجَلِيَّيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ - قَالَ - فَسَأَلْنَا بِلَالًا فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو یوسف قلوئی: یعقوب بن اسحاق بن زیاد بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۸۶/۹)، تاریخ بغداد (۲۸۵/۱۳-۲۸۶)۔

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ

۱۔ اللہ علی اللہ اب الاربعا از: شیخ عبدالرحمن الجزیری 213/1

۱۷۲۵ - لخصه البيهقي في سننه (۲۲۹/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة في الكعبة من طريق السارقطني به - و اخرج الطبراني في المعجم (۱۳۰/۱۳) القسم (۱۳۲۸۷) من طريق اسماعيل ابن عمرو الجلي ثنا ابو مرجم حدثني حبيب بن ابي مرجم به - وقال البيهقي: (فوه ابو مرجم علف حين الصلاة التاجون و لم اعرفه و بقره - جاله مؤثرون و في بعضهم كلام) - ال - قلنا ابو مرجم هو عبد الغفار بن القاسم و هذا من كتاب البيهقي مصر لته - و الحديث اساره ضعيف جدا - و عبد الطاهر بن القاسم ابو مرجم الانصاري رماه ابن السخري و ابو داود و غيره للحديث هو كمنه مقال العنفي و عبد الواحد بن زياد و ابو داود و تركه ابو حاتم و النسائي و الدارقطني - و قال النسائي ان العنفي هو بنظرة (لسان الميزان) (۶۲/۶-۶۳) - وقال البيهقي (في تهوت الحديث نظر) - و راجع (نصب الراية) للذهبي (۲۲۱/۲-۲۲۲) -

عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ فَصَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ . ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستوں کے درمیان دو رکعت ادا کیں پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

اس کے بعد آپ دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی اور باہر تشریف لے آئے (اس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابی حرب، ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۳۱/۲۴۷) فیمن روی عن یحییٰ بن ابی بکیر۔
○ عبدغفار بن قاسم، ابومریم انصاری، رافضی، لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۷۹)۔

3-باب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرٍ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا .

باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت، جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے

تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

1726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ طَعَنَ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ أَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ قَدًا .

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جا چکا تھا انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین نماز کا وقت ہو گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو نماز ادا نہ کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی حالانکہ اس وقت ان کے زخم سے خون بہ رہا تھا۔

1727- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

1727- تقدم نضجه في باب (جواز الصلاة مع خروج الدم السائل من البدن) -

الْحَسَنُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

☆☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

رویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابو عبد الرحمن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲/۲)۔

○ عمر بن احمد بن علی بن عبد الرحمن، ابو حفص، جوہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۸، ۲۲۹)۔

1728 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدِ الْعَتِكِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سِوَاءً.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد اللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

رویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن لیث بن محمد بن یزید، ابو بکر جوہری، وثقة بغدادی، و ذکر انہ ان کا انتقال 299ھ یا 297ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۶/۳)۔

1729 - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی

۱۷۲۷ - أخرجه الترمذي في الابحان (۲۶۲۱) باب: ما جاء في ترك الصلاة والناسي في الصلاة (۲۲۱/۱) باب: الحكم في ترك الصلاة و ابن ماجه في الائمة (۱۰۷۹) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة و احمد (۲۶۶/۵) و ابن حبان في باب الوعيد على ترك الصلاة (۱۱۵۵) و الحاكم في الابحان (۷۰۶/۱) باب: التشديد في ترك الصلاة و ابن ابى شيبة (۲۶/۱۱) و البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۲) من طرق عن الحسين بن واقد بنوننا الامام - وقال الترمذي (حسن صحيح غريب) قال الحاكم: (صحيح الامام) بل تعرف له عملة - ۵۱ - و أخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من وجه آخر عن عبد الله بن بريرة به -

۱۷۲۸ - أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۵/۲) من طريق الصلاة ونا خالد بن عبيد به - و في نسخة خالد بن عبيد: وقال ابن حبان في صحيحه (۲۷۵/۱): (بروي عن انس بن مالك نسخة موضوعة ما لها اصل يعرفها من ليس الحديث صناعته انما موضوعة - ۵۱ -

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُوْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَا لَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَبِينَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا هُوَ هَذَا . فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُنَجِّرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلِيٍّ وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَشَدْتِكَ بِاللَّهِ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَيَّ الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي . فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَقْتُلِ الرَّجُلَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا . فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، ہم نے اس کا نام آپ ﷺ کے سامنے لیا، لیکن آپ ﷺ اسے پہچان نہیں سکے، جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا تو آپ ﷺ پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آ گیا، ہم نے عرض کی: یہ وہ شخص ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے، پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ سے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی جب تم اس محفل کے پاس آ کر ٹھہرے ہو یہ سوچا ہے اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے اس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے، ایسا ہی ہے، پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کون قتل کرے گا؟ حضرت ابو بکر نے عرض کی: میں! حضرت ابو بکر ﷺ اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا، حضرت ابو بکر ﷺ نے یہ سوچا: سبحان اللہ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے، پھر حضرت ابو بکر ﷺ باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فرج بن عبد وارث، قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

○ محمد بن زبیر قان، ابوہام اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۱)۔

○ ہود بن عطاء، یامی عن انس۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یحتمر بہ منکر روایۃ علی قلتھا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۹۶/۳)، وجرح وتعدیل (۱۱۱/۹)۔

1733 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي هُوْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

1734 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُحِيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ النَّقِيعُ - وَلَيْسَ بِالنِّقِيعِ - فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ لَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ . وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ أُتِيَ بِمُخَنَّبٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع نامی جگہ پر بھیج دیا جائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک بچہ کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

براویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ربیع، ابو محمد انماطی۔ روی عنہ ابن شاذان ودارقطنی وابن شاہین وابن جمیع، وکان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۷۰/۷)۔

۱۷۳۳- فہمنا اوردہ مدارقطنی لہنا عن موسی بن عبیدۃ تم اوردہ من روایۃ زید بن العباب عن موسی فقال فیہ: (عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب ...) ولم یذکر ابابکر۔ ولعل لہذا اللفظ راہ من موسی بن عبیدۃ ولعل الریاضی قال اصدہم فی روایۃ: منکر الجمین۔ وعلی علیہ فی اخری - وقال فی تالیۃ: لا تعل الروایۃ عنہ و امر الصری علی ہدیۃ۔ وقال ابو ہاشم: منکر الحدیث و کذا قال الساجی و ضیفہ ابن معین و جماعۃ۔ تنظر: ترجمتہ فی (تخریب التخریب) ص (۱۷۰۲۸)۔

۱۷۳۶- اخرجہ ابو داود فی اللذیب (۱۹۲۸) باب فی الحكم فی المصیبن عن لہارون بن عبد اللہ و محمد بن العلاء ان ابی اسامۃ اخرجہم عن مفضل بن یونس عن اللذاعی باسناده۔ وقال المنذری: (و فی منہ تلادۃ و ابو یسار لہذا لا اعرف اسہ۔ و قد قال ابو ہاشم الرازی لہا مثل عنہ: مجہول و لیس كذلك: فانہ قد روی عنہ اللذاعی و اللیب: فکلف یكون مجہولاً!!) - الہ -

○ فی (۱): ابراہیم بن عبد حمید۔

○ مفضل بن یونس جعفی، ابو یونس کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۲۷۲/۲)۔

4- باب صِفَةِ مَنْ تَجُوزُ الصَّلَاةُ مَعَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ.

باب 4: اُس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے

1735- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَبِيلِكُمْ بَعْدِي وِلَاةٌ فَيَلِيكُمُ الْبُرِّيبِرَةُ وَالْفَاجِرُ بِفُجُورِهِ فَاسْمَعُوا لَهُمْ
وَاطِيعُوا فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ وَصَلُّوا وَرَاءَهُمْ فَإِنْ أَحْسَنُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارے اوپر کچھ حکمران مسلط
ہوں گے، نیک شخص اپنی نیکی کے ہمراہ تمہارا حکمران ہوگا اور گنہگار اپنے گناہوں کے ہمراہ ہوگا تم ان کی اطاعت و فرمانبرداری
کرنا، اس چیز کے بارے میں جس میں وہ راہ حق کی پیروی کریں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہنا، اگر وہ اچھائی کریں
گے تو تمہارا اجر ملے گا اور انہیں ان کا اجر ملے گا اور اگر بُرائی کریں گے تو تمہیں تمہارا اجر ملے گا، انہیں ان کا گناہ ملے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر مدنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۷/۳)۔

1736- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُونِ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُكْرَمِ بْنِ حَكِيمِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ أُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ قَالِيَوْمَ

1735- احمد بن الجوزی فی (الروایات) (۱/۴۲۱-۴۲۲) رقم (۷۱۷) ان طریقہ المصنف- وقال ابن الجوزی: (عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروه بن زبير مدني) وقال ابن حبان: لا يدخل كتب الحديث - (۱) - وذكره ابن عمير في (الكامل) (۱۵۰۱/۴-۱۵۰۲) -

قال ابو حاتم الرازي: من روى الحديث - وقال ابن حبان: لا يدخل كتب الحديث - واهديه عامتها ما لا يتابعه الثقات عليه - ولم احمد من المتقدمين

قال: (ولعبد الله بن محمد بن عروه غير ما ذكرت من الحديث - واهديه عامتها ما لا يتابعه الثقات عليه - ولم احمد من المتقدمين) فان احسنوا

في كلاً ما - ولم احمد من ذكره لم رايت من اهاديته انها غير معروفة لما شرطت في اول الكتاب - (۱) - قوله: (فان احسنوا) -

البحر قد روي من غير هذا الوجه ما سجد اصح من هذا من حديث ابي بصير وغيره - وحدثت ابي بصير عن البخاري (۱۸۷/۲) -

البيهقي (۱۲۶/۲-۱۲۷) - وورد من حديث عتبة بن عاصم ايضاً - اخرج ابو يارود (۵۸۰) - و ابن ماجه (۹۸۲) - والطبرسي (۱۰۰۴) -

غير رقم -

1736- اخرج ابن الجوزي في (الروایات) (۱/۴۲۲) من طريق المدارقطنی: بسند الامتداد - و اخرج العقبلي (۹۰/۲) من طريق الوليد بن

الفضل به - قال العقبلي: (عبد الجبار بن مكرم بن حكيم) اسناده مجهول غير معطوف وليس في هذا المتن اسناد ثابت - (۱) - قوله: (فان احسنوا) -

من ابن عمر وغيره -

أَخَذْتُكُمْ بِهِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُكْفِرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبَلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا - أَوْ قَالَ قَاتِلُوا - مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَالرَّابِعَةُ لَا تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا فِي عُمَرَ وَلَا فِي عُثْمَانَ وَلَا فِي عَلِيٍّ إِلَّا خَيْرًا قُولُوا (تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ) . لَا يَكْتُبُ إِسْنَادُهُ مِنْ بَيْنِ عِبَادِي وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضَعْفَاءٌ .

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار خصوصیات ہیں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی، لیکن میں نے تمہارے سامنے ان کے بارے میں بیان نہیں کیا، آج میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اہل قبلہ میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو۔ (راوی کوشک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) قتال کرو اور چوتھی بات یہ ہے: ابو بکر صدیق، عمر، عثمان اور علی کے بارے میں صرف اچھی بات بیان کرو اور یہ کہو:

”یہ امت گزر چکی ہے اس نے جو اچھا عمل کیا اس کا اجر انہیں مل جائے گا اور تم جو اچھائیاں کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن حجاج خراسانی، روى عن مكرم بن حكيم - قال ازدي: متروك الحديث - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴)۔

○ مكرم بن حكيم شعمي، روى خبرا باطلا، قال زدي: ليس حديثه بشيء - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۰۹/۶)۔

1737 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر وہ شخص جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کر لیا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔“

۱۷۳۷ - أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۶۶) رقم (۷۱۲) من طريق الدارقطني: به - وأخرجه أبو نعيم في (تاريخ أصبهان) (۲/۲۷۷) من طريق عثمان بن عبد الرحمن بن عطاء - قال ابن الجوزي (۱/۱۶۶): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء، كان يكذب - وقال البخاري والنسائي أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ - وقال ابن الجوزي (۱/۱۶۶): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء، كان يكذب - وقال البخاري والنسائي و أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عمر محمد بن عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۰/۲)۔

○ خالد بن اسماعیل مخزومی، مدنی، ابو ولید۔ قال دارقطنی: متروک۔ وقال ابن عدی: کان یضع حدیث علی ثقات۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز احتجاج بہ بحال۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۰۶/۲)۔

1738 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔

1739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطُسُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن عطیہ مروزی، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۰/۲)۔

1740 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ

۱۷۳۸- اخرجہ ابن الجوزی فی الملل (۱/۱۲۱) رقم (۷۱۶) من طریق دارقطنی بہ۔ و اخرجہ الخطیب فی تاریخہ (۱۱/۲۹۲) من روایۃ ابی الولید المخزومی باسنادہ و لو ضعیف نسبه ابن عدی الی الکذب۔

۱۷۳۹- اخرجہ ابن الجوزی فی الملل (۱/۱۲۰) رقم (۷۱۳) من طریق دارقطنی۔ و فیہ (محمد بن الفضل) کذبہ ابن معین و اسوہ احمد و ترکہ النسائی و الراجح فیہ ما اخرجہ عمرو بن سويد عن سالم الافطس عن محمد بن جهور عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ ابو نعیم فی (المعلیة) (۱۰/۳۲) من روایۃ نصر بن المریش عن المشتمل بن ملحان عن سويد بہ۔ و نصر ضعیفہ دارقطنی کما فی (تاریخ بغداد) (۱۲/۲۸۶)۔ و المشتمل: قال ابن معین: ما اری بہ بأساً و قد تفرغ ابن حبان ضعیفہ دارقطنی۔ لکن هذه الطريقة امثل من الدولی۔

۱۷۴۰- اخرجہ ابن الجوزی فی الواضحات (۱۰/۱۲۲) عن دارقطنی بسننہ الاسناد۔ وقال اشعث مجروح و یحبہ لہ بطور علی روايته و قال دارقطنی: مکحول لم یلیق ابا لمریفة۔ ۵۱-

عَمَلٌ بِالْكَبَائِرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم پر ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر امیر کے ہمراہ جہاد کرنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار ہو اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا لازم ہے جو فوت ہو جاتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حنان - کلبی، حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۵/۲)۔

○ یزید بن یزید بن جابر ازدی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 134ھ میں یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۲/۲)۔

1741 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَنْسَرِيُّ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ أَصْلِ الدِّينِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَلكَ أَجْرُكَ وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ . لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يَنْبُتُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین کی بنیادی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کی جائے گی اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے، تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور اہل قبلہ میں سے ہر مرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

1742 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَادٍ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاعُ حَدَّثَنَا غَيْثِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَالِيلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُكْفِرُوا أَهْلَ قِبَلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا بِالْكَبَائِرِ

۱۷۴۱- احمد بن الجوزي في (الواقعات) (۷۱۰) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: (لقد احدثت لا يصح - و العارث قال ابن السميني: كان كذابا - و فرات بن سليمان: قال ابن حبان: منكر الحديث جدا ياتي بما لا شك انه معمول) - قلت: و ابو اسحاق القنسرني: قال الذهبي في (السيران) (۴۸۹/۶): معمول: و محمد بن علوان: قال ابو حاتم الرازي - كما في الجرح و التعمير (۴۹۱/۶): (معمول) - و قد و لهم ابن الجوزي في فرات بن سليمان و نسبه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸/۲) فذكر اقول ابن حبان في ترجمته - و صوابه (سلمان) بله باء - ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح (۸۰/۲/۳) و حكى عن ابيه قوله: (لا باس به - معله الصدوق - صالح الضبي) - و مقولة ابن حبان انما هي في فرات بن سليمان: كما في المجرهين لابن حبان (۲۰۷/۲): فهذا ما و لهم فيه ابن الجوزي و نسبه الزيلعي -

وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَصَلُّوا عَلَيَّ كُلِّ مَيِّتٍ - أَبُو سَعِيدٍ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو؛ اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو اور ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔

اس روایت کا راوی ابوسعید مجہول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد بن ماہان دباغ، فارسی اصل، سمع من علی بن عثمان لاحقی، عیسیٰ بن ابراہیم برکی، وعلی بن مدینی، و محمد بن عقبہ سدوسی۔ روی عنہ حمزہ بن محمد دھقان، و ابوسهل بن زیاد قطان، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۷۳)، و میزان (۶/۱۲۳)۔

○ عقبہ بن یقظان راسی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزحارة بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵/۲)۔

○ ابوسعید شامی، عن مکحول، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۲۸)۔

1743 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "اہل قبلہ میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔"

1744 - وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۲ - اخرجہ ابن الجوزی فی (الواقعات) (۱/۶۲۲-۶۲۳) من طریق الدارقطنی: بہ۔ وقال ابن الجوزی: (عقبہ بن یقظان: قال علی بن العسین بن الجندی: لا یساوی ثبوتاً۔ وفيه العارث بن نبهان: قال يحيى: ليس بشيء۔ وقال النسائي: منكر۔ وقال ابن هبان: لا يخرجه۔ و أبو سعيد: قال الدارقطني: مجهول)۔ الـ والحدیث اخرجہ ابن ماجہ (۱/۱۸۸) کتاب الجنائز: باب فی الصلاة علی اهل القبلة الحدیث (۱۵۲۵) من طریق مسلم بن ابراہیم ثنا العارث بن نبهان: بہ مختصراً۔ قال أبو صیری فی الزوائد (۱/۱۹۷): (هذا الحديث ضعيف: أبو سعيد هذا هو الصواب و اسه: محمد بن سعيد و عقبہ بن یقظان و العارث بن نبهان كلهم ضعفاء)۔

۱۷۴۴ - اخرجہ ابن الجوزی فی الملل المتنافية (۱/۶۲۲) رقم (۷۱۹) و فی المنقبين (۱/۶۷۵) من طریق الدارقطني: بہ۔ و اخرجہ ابو داود فی الجوار: باب الفزوم مع ائمة الجوزة و من طريقه البيهقي في الكبرى (۲/۱۲۱) و فی المعرفة (۱/۵۹۱۹) من رواية احمد بن صالح: حدثنا في القسب باسناده۔ وقال البيهقي في المعرفة: (اسناده صحيح: الا ان فيه ارسالاً بين مكحول و أبي هريرة)۔ الـ - قلت: و اخرجہ ابن الجوزی ابناً فی (الواقعات) (۱/۶۱۸-۶۱۹) و اعله ابن الجوزی بالذم: قال بين مكحول و أبي هريرة۔ و نجوم علي الاطلاق بذلك: السنن لابن الترمذی و غیرهما۔

وَهَبَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ . مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کر لو ہر نیک اور گناہ گار کی نماز جنازہ ادا کرو ہر نیک اور گناہ گار کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو۔
مکحول نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور اس کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن بکر ابوروق ہزانی، عن فلاس وعدة۔ قال ذہبی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۷۷)، ولسان (۱/۳۶۲)۔

1745 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدِ الْهَرَوِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ مِنَ السَّنَةِ الْمَصْفُوفُ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ إِثْمُهُ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ وَالسَّنَةُ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ . عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین چیزیں سنت ہیں: ہر امام کے پیچھے صف بنا کر (باجماعت نماز ادا کرنا) تمہیں تمہاری نماز کا ثواب مل جائے گا اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے ذمے ہوگا اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینا، تمہیں تمہارے بہاد کا ثواب ملے گا اور اس کا شر اس کے ذمے ہوگا اور اہل توحید میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنا، اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔
اس روایت کا راوی عمر بن صبح متروک ہے۔

5-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَأَقْسَامِهَا .

باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

1746 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

1746 - أخرجه ابن الجوزي في (الروايات) (۱/۱۹-۱۲۰) من طريق المصنف به - وفي المطابع عصر بن صحيح كذب اللذري هذا ما ابن حبان بوضع الحديث وتركه الدرر قطني وغيره -

ایک مرتبہ ذی قرد میں۔

نبی اکرم ﷺ نے چوبیس مرتبہ نماز خوف ادا کی ہے اور آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کے طریقے کی تفصیل احادیث میں مذکور ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ”اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے نماز خوف ادا کی جائیگی۔ حضرت علیؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے نماز خوف ادا کی ہے۔

جمہور کے نزدیک اور مشہور قول کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی سفر اور حضر دونوں صورتوں میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے شیخ ابن ماجہون اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف صرف سفر کے دوران ادا کی جاسکتی ہے۔ امام ابو یوسفؒ اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف کا حکم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں جائز تھی، کیونکہ قرآن میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ”جب تم ان میں موجود ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کے ساتھ مختص ہونے کی حکمت یہ ہے: ہر گروہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کر لے۔ اس کی وجہ یہ ہے: صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہ لے۔ سے بہت حریص تھے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد اس نوعیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے تو ہر گروہ ایک ہی امام کے پیچھے پوری نماز ادا کر سکتا ہے اس لیے نماز خوف ادا کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہوگی، جس میں چلنا پھرنا پڑے اور نماز کے دوران آنا جانا پڑے جو اپنی اصل کے اعتبار سے نماز کے حکم کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد ایک امام کے پیچھے نماز خوف ادا نہیں کی گئی بلکہ دو اماموں کے پیچھے ادا کی جاتی رہی ہے ایک امام ایک گروہ کو دو رکعات پڑھا دیا کرتا تھا دوسرا امام دوسرے گروہ کو دو رکعت پڑھا دیا کرتا تھا۔ جو گروہ نماز نہیں پڑھ رہا تھا وہ دشمن کے مقابلے میں نگرانی کرتا تھا اور اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن اس استدلال کو اس بناء پر رد کر دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد صحابہ کرام نے بھی نماز خوف ادا کی ہے اور وہ اس بات سے زیادہ اچھی طرح سے واقف تھے کہ کون سا شرعی حکم ختم ہو گیا ہے اور کون سا ابھی باقی ہے۔

اس حکم کو باقی رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: اسلام یہ چاہتا ہے لوگ ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تاکہ ان کے بیان باہمی ربط اور تعلق مضبوط ہو، مستحکم ہو اور ہمیشہ موجود رہے یہاں تک کہ انتہائی خوف، سختی اور بحران کے دوران بھی ان کے بیان اس باہمی تعلق کے اندر کوئی رخسہ واقع نہیں ہونا چاہیے۔

خوف کا اثر نماز کے طریقے پر پڑتا ہے، نماز کی رکعات پر نہیں پڑتا ہے اور خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کم نہیں ہوں گی، اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

نماز خوف کا سبب اور اس کی شرائط علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے، نماز خوف کا بنیادی سبب دشمن کے حملے کا خوف ہے، لہذا نماز خوف کے لیے دشمن کی موجودگی شرط ہوگی، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسافر کے لیے سفر کی مشقت (سفر کا) سبب ہوتی ہے اور شرعی سفر کا وجود اس کے لیے شرط ہے۔ اسی طرح خوف سے مراد دشمن کی موجودگی ہوگی اور یہ حقیقی خوف مراد نہیں ہوگا کیونکہ دشمن کی موجودگی کو خوف کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

نماز خوف کا تعلق صرف لڑائی سے نہیں ہے بلکہ ہر طرح کے خوف میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا، جیسے سیلاب، آگ، درندے، خوفناک جانور، چور یا سانپ وغیرہ سے بھاگتے ہوئے انسان کو کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو، تو ایسی صورت میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا۔

نماز خوف کے لیے درج ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں۔

لڑائی مباح ہونی چاہیے، یعنی اس لڑائی کی اجازت ہونی چاہیے خواہ وہ واجب ہو، جیسے حربی کفار کے خلاف جنگ کی جارہی ہو یا ایسے باغیوں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جنگ کی جارہی ہو، جو خون بہاتے ہوں، عزتیں لوٹ لیتے ہوں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے، وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔“

یا وہ لڑائی جائز ہو، مثلاً ان لوگوں کے خلاف ہو جو مسلمانوں کے اموال چھیننا چاہتے ہوں۔

باغیوں کا اور کسی گناہ کا سفر کرتے ہوئے نماز خوف ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نماز خوف رحمت، تخفیف اور رخصت ہے، یہ چیز گناہ کی حالت میں دستیاب نہیں ہو سکتی، یعنی حرام اور ممنوع لڑائی کے دوران نماز خوف ادا کرنا درست نہیں ہوگا، یعنی جو لوگ اہل عدل کے ساتھ لڑائی کر رہے ہوں یا لوگوں سے ان کے اموال چھیننے کے لیے لڑ رہے ہوں، انہیں نماز خوف ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر کوئی دشمن یا درندہ موجود ہو یا ڈوب جانے کا اندیشہ ہو یا جل جانے کا اندیشہ ہو، تو جس شخص کو دشمن کا یا کسی دوسرے خوف کا اندیشہ ہو، تو خواہ وہ جانور کا خوف ہو یا مال ضائع ہو جانے کا خوف ہو، تو ایسی صورت میں جمہور کے نزدیک اور مشہور کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی انسان کے لیے سفر اور حضر کے دوران، سمندر پر یا خشکی پر لڑائی میں یا کسی بھی حالت میں جب کہ خوف موجود ہو، تو نماز خوف ادا کرنا جائز ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانا چاہو۔“

یہ حکم عام ہے اور ہر حالت کے لیے ہے۔

اگر کوئی بڑی جماعت نظر آتی ہے جسے دشمن سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نماز خوف ادا کر لیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہونے پر وہ واقعی دشمن تھے تو نماز درست ہوگی، لیکن اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ دشمن نہیں تھے تو اب نماز خوف درست نہیں ہوگی۔

اگر کسی خوف کے بغیر نماز خوف ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز خوف کے دوران امن کی حالت دستیاب ہو جاتی ہے تو حالت امن کی نماز مکمل کی جائے گی اور اگر امن کی حالت کی نماز کے دوران خوف شدید ہو جاتا ہے تو نماز خوف ادا کی جائے گی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: جب امان سامنے آ جائے تو امن کی حالت والی نماز ادا کی جائے گی۔

حضر میں نماز خوف مکمل ادا کی جائے گی جبکہ سفر کے دوران چار رکعات والی دو رکعات پڑھی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے: خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کی تعداد متاثر نہیں ہوتی ہے وہ سفر جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہوتا ہے اس میں امام ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ ”مضر“ کے دوران ہر گروہ کو دو دو رکعات پڑھائے گا۔

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا دو نکات پر اتفاق پایا جاتا ہے:

(۱) اہل ایمان کے لیے یہ بات جائز ہے وہ دو الگ الگ اماموں کی اقتداء میں نماز ادا کرے ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے۔

(۲) اگر خوف زیادہ شدید ہو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہو تو سب لوگ سوار یا پیدل جس حالت میں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں اپنے مورچوں میں ہوں یا خندقوں میں ہوں الگ الگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ رکوع اور سجدے کی جگہ اشارہ کریں گے اور ان کا رخ جس طرف بھی ہوگا خواہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی اور طرف ان کی نماز درست ہوگی۔ البتہ اگر ان کے لیے یہ بات ممکن ہو تو نماز کے آغاز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریرہ کہیں ورنہ جس طرف بھی ان کا رخ ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیں کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے جس میں ارکان اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کی شرط باقی نہیں رہتی ہے۔

اگر تمام لشکر ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس طرح سے نماز ادا کرنی چاہیے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے اور احادیث میں اس کے مختلف طریقے منقول ہیں جن میں سے کچھ روایات صحیح مسلم سے منقول ہیں کچھ روایات سنن ابوداؤد میں ہیں کچھ روایات ابن حبان میں ہیں۔

ان میں نو طریقے ہیں ہر دفعہ نبی اکرم ﷺ نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نماز کے لیے زیادہ مناسب تھا اور دشمن پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

ان میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں جمہور نے ان میں سے موزوں اور صحیح طور پر منقول طریقے کو اختیار کیا ہے جبکہ بعض نے ان تمام طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس بارے میں حضرت سہل بن عبداللہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے جو درج ہے:

پہلا طریقہ

عسکان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز خوف ادا کرنا اگر دشمن قبلہ کی سمت موجود ہو تو شوافع اور حنابلہ نے اس روایت پر

اعتقاد کیا ہے لوگ امام کے پیچھے دو یا ایک سے زیادہ صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے اور امام ان سب کو ایک رکعت پڑھائے گا اور جب سجدہ کرے گا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدے میں اچھی جائے گی اور پیچھے والی صف کھڑے ہو کر نگرانی کرتی رہے گی۔ جب وہ لوگ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو پچھلی صف والے سجدہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ دوسری رکعت میں جو صف پہلی رکعت کے سجدے کے دوران نگرانی کرتی رہی تھی امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے گی اور پہلی صف کے نمازی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا تو پہلی صف کے نمازی سجدہ کر کے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے پھر امام ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیر دے گا۔

یہ قصر نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کی حالت میں تھے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے لیے فقہاء کے نزدیک یہ بات شرط ہے مسلمانوں کو پیچھے کی طرف سے حملے کا اندیشہ نہ ہو اور کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اور مسلمانوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکے یعنی ہر گروہ میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو پیچھے کی جانب سے حملے کا اندیشہ ہوتا ہے یا ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یا ان کی تعداد چھ سے کم ہوتی ہے تو پھر وہ کسی دوسرے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

اگر دشمن قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں موجود ہو تو شوافع کے نزدیک مستحسن طریقہ یہ ہے جبکہ مالکیوں کے مشہور مذہب کے مطابق مطلق طور پر نماز خوف ادا کرنے کا یہی طریقہ سب سے بہتر ہے خواہ دشمن قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور طرف ہو۔ وہ طریقہ یہ ہے: امام اپنی فوج کے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ نماز میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلہ کھڑا رہے گا۔ امام پہلے گروہ کو اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھائے گا اگر وہ دو رکعت والی نماز تھی تو ایک رکعت اگر تین یا چار رکعات والی نماز تھی تو دو رکعات پڑھائے گا پھر ہر گروہ اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آ کر امام کی اقتداء میں دو رکعات والی نماز میں دوسری اور چار رکعات والی نماز میں دوسری دو اور مغرب کی نماز میں تیسری رکعت ادا کرے گا۔ پھر امام سلام پھیر دے گا پھر یہ گروہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھ کر اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے گا۔

مالکیہ کے نزدیک امام کے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک امام تشہد میں ان کا انتظار کرے گا اور پھر ان کے ساتھ سلام پھیرے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے امام جب دوسری رکعت کے دوران دوسرے گروہ کا انتظار کر رہا ہوگا تو اس دوران سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھے گا۔

اسی طرح تشہد کے دوران ان کے انتظار میں امام دوبارہ تشہد پڑھے گا یا دعا کو لبھا کر دے گا۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان سے پہلے امام سلام نہیں پھیرے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پھر دوسرے گروہ کو آ جانا چاہیے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کی پوری نماز امام کے ساتھ ہوگی اور دونوں گروہوں میں توازن بھی اسی طرح قائم ہو سکتا ہے پہلا گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو جائے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے۔

تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت

احناف نے اس طریقے کو اختیار کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں، ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا دوسرا امام کے پیچھے آ جائے گا۔ امام اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جمہور کے نزدیک یہ گروہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلا جائے گا جبکہ احناف کے نزدیک نماز مکمل کیے بغیر یہ دشمن کے مقابلے چلے جائیں گے دوسرا گروہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت اور سجدے میں شریک ہو جائے گا۔ امام اکیلا ہی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور یہ گروہ احناف کے نزدیک سلام پھیرے بغیر چل کر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔ ان کی حیثیت ”مبسوق“ شخص کی مانند ہوگی۔

جمہور کے نزدیک یہ گروہ سورہ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کے ساتھ اپنی باقی نماز کو مکمل کر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلا گروہ اپنی جگہ پر آ جائے گا یا جہاں وہ ہیں وہیں پر اپنی نماز مکمل کرے گا تاکہ اسے زیادہ چلنا نہ پڑے لیکن وہ اس رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھیں گے کیونکہ ان کی حیثیت لاحق کی ہے پھر وہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے پھر دوسرا گروہ آئے گا تو وہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت پڑھ کر اپنی نماز کو مکمل کر لے گا کیونکہ یہ لوگ شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے اسی لیے ان کا حکم ”مبسوق“ شخص کا ہوگا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد اشہب نے اس حوالے سے احناف کے موقف کی تائید کی ہے۔

اگر امام مقیم ہوتا ہے تو وہ چار رکعت والی نماز میں پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا اور پھر دوسرے گروہ کو آخری دو رکعت پڑھائے گا تاکہ دونوں میں یکسانیت ہو جائے۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کو پہلی دو رکعت پڑھائے گا دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا کیونکہ جب برابری کا کوئی طریقہ باقی نہ رہے تو پہلے گروہ کو ترجیح حاصل ہوگی دوسرے گروہ کو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

نجر کی نماز میں امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت پڑھائے گا۔

چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اگر دشمن قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں ہو تو غزوہ ذات الرقاع کی نماز کے بعد شوافع کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد ہوگا اور وہ طریقہ یہ ہوگا کہ امام دونوں مرتبہ ہر گروہ کو الگ الگ پوری نماز پڑھائے اور پھر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ عمدہ ہے اس میں کوئی دقت بھی نہیں ہے کسی گروہ کو امام سے الگ بھی نہیں ہونا پڑے گا نہ اس نماز کا طریقہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

اس میں صرف اس بات کی صورت پائی جاتی ہے امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور اس نفل نماز میں وہ فرض نماز ادا کرنے والوں کی امامت کر رہا ہوگا اور ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے۔

البتہ حنابلہ اور احناف کے نزدیک نماز خوف میں ایسا کرنا جائز ہے باقی نمازوں میں ایسا کرنا ممنوع ہے (یعنی نفل ادا کرنے والا فرض ادا کرنے والے کی امامت نہیں کر سکتا)۔

پانچواں طریقہ: غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ

اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز میں پوری چار رکعت پڑھائے گا جو امام کے حوالے سے پوری نماز ہوگی جبکہ ہر گروہ قصر نماز کے طور پر دو دو رکعت ادا کر لے گا۔ گویا امام کی چار رکعت پوری ہوں گی اور ہر گروہ نے یعنی مقتدیوں نے دو دو رکعت ادا کی ہوں گی۔

چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت حذیفہ، حضرت زید بن ثابت اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

تاہم اکثر فقہاء نے اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت ثابت نہیں کیونکہ خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور دیگر محدثین نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز کو قصر کے طور پر دو رکعت ادا کرے گا ہر گروہ امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ادا کر لے گا اور دوسری رکعت کو چھوڑ دے گا اسے قضاء نہیں کرے گا۔

ساتواں طریقہ: غزوہ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (طریقہ یہ ہے کہ) امام کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور دوسرا گروہ قبلے کی طرف پشت کر کے دشمن کے سامنے کھڑا رہے گا دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں گے ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دشمن کے مقابل چلا جائے گا پھر دوسرا گروہ آ کر پہلے ایک رکعت ادا کرے گا امام

دوران کھڑا رہے گا ہر امام ان لوگوں کو دوسری رکعت پڑھائے گا پھر جو گروہ دشمن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ آ جائے گا اور وہ اپنی ایک رکعت کو مکمل کرے گا اسی دوران امام بیٹھا رہے گا پھر وہ سب لوگ امام کے ساتھ سلام پھیریں گے یعنی دونوں گروہ اپنی نماز کا آغاز اور اختتام امام کے ساتھ ہی کریں گے۔

1747 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ أَنَا مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر نبی اکرم ﷺ دوسرے رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے جنہوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے پھر دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے۔

1748 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ لَيْثِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

1749 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1750 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَزْمٍ السُّطَعِيُّ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ

لمعة الاسلامی وادلت از: ڈاکٹر وہب زحلی صفحہ 577/2

17 - أخرجه البخاري في الخوف (٩٤٤) باب: يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف والناسي في صلاة الخوف (١٦٩/٢ - ١٧٠) و
 18 - أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٢) من طريق محمد بن حرب بهذا الإسناد -
 19 - أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٢) من طريق دارقطني به - وأخرجه احمد (٢٦٥/١) والبيهقي (٢٥٨/٢ - ٢٥٩) من طريق
 شعوب بن ابراهيم بن سعد حدثنا ابي عن ابن اسحاق: حدثني داود بن الحصين: مر لي عمرو بن عثمان عن عكرمة عن ابن عباس
 مرو -

النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَلَاةِ الْخُوفِ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا الصَّفَانِ كِلَاهُمَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف ادا کرنے کا حکم دیا، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے ہم آپ ﷺ کی اقتداء میں دو صفوں میں کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں گئے ہم بھی سب لوگ دونوں صفیں رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے تو وہ صف سجدے میں چلے گئی جو نبی اکرم ﷺ کے قریب تھی اور دوسرے لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے جب نبی اکرم ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو پیچھے والی صف سجدے میں گئی انہوں نے دو سجدے کیے پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے پھر وہ صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم ﷺ کے پاس تھی اور پیچھے والی صف آگے آگئی نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ سب لوگ بھی رکوع میں گئے نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو نبی اکرم ﷺ کے قریب صف تھی وہ لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے پھر جب نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے تو پیچھے والی صف سجدے میں چلی گئی ان لوگوں نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا، ابو فضل باہلی..... حدیث عن ابی داؤد طیالسی، ومول بن اسماعیل، ویحییٰ بن سعید قطان، وجمہار بن منصال۔ روی عنہ احمد بن عبداللہ بن نصر بن بکیر قاضی، وقاضی محاملی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۳۵۸)۔

1751 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۵۱ - اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۲/۲۲۵) و من طریق عبد الرزاق اخرجہ مسلم فی صلاة الخوف (۲/۸۲۹) و احمد (۲/۱۸۷) البیہقی (۲/۲۶۰) و اخرجہ بزرخ بن زریع عن معمر بن اسنادہ - اخرجہ البخاری فی السنن (۱/۱۱۳) باب: غزوة ذات الرقاع و الترمذی الصلاة (۵۶۱) باب: ما جاء فی صلاة الخوف و النسائی فی صلاة الخوف (۲/۱۷۱) و ابو داؤد فی الصلاة (۱/۱۲۲) باب: من قال (بعض بكل طائفة - كفة) ثم بسلم فيقوم كل صف فبصلون له الخمسون و البيهقي (۲/۲۶۰) و البخاری فی (شرح السنة) (۱/۱۰۹۲) - و اخرجہ عن الاحمدي عن معمر بن اسنادہ - اخرجہ ابن خزيمة (۱/۱۲۵) - و اخرجہ شعيب بن ابي حفصه عن الزهري باسنادہ - اخرجہ البخاری فی الصلاة (۲/۹۱۲) و فی السنن (۱/۱۱۳) و الراسي (۱/۲۵۷-۲۵۸) و النسائی (۲/۱۷۱) و البيهقي (۲/۲۶۰) و الحاوي فی السنن (۱/۳۱۲) - و اخرجہ فليح عن الزهري باسنادہ - اخرجہ مسلم (۲/۸۲۹) و الطحاوي فی السنن (۱/۲۱۲) - و اخرجہ مسالك المعالي لابي عبد بن عمرو - اخرجہ ابن خزيمة (۱/۱۲۵) و البيهقي (۲/۲۶۲) -

الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَخَذِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انصَرَفُوا لِقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ صَلَّى هَوْلَاءِ رَكْعَةً وَهَوْلَاءِ رَكْعَةً.

تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ وَالتَّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ .
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور دوسرے والے لوگ آگے آگئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی اور انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی۔

1752 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى

بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ لِقَامَتِ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هَوْلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَوْلَاءِ وَجَاءَ هَوْلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَوْلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی جنگ کے دوران نماز خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ نبی اکرم ﷺ اور دشمن کے درمیان کھڑا رہا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آگئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت بعد میں ادا کر لی۔

1753 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَالُوا قَدْ كَانُوا عَلَى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غُرَّتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ

1752 - أخرجه البيهقي (٢٦٠/٢) والطحاوي في المعاني (٢٦٢/١) من رواية قبصة بن عتبة عن سفیان التوري به - و تابعه يحيى بن آدم من التوري به - أخرجه مسلم في المسافرين (٨٢٩) باب: صلاة الخوف والنسائي في صلاة الخوف (١٧٢/٢) وابن أبي شيبة (٤٦٤/٢) والبيهقي (٢٦١-٢٦٠/٢) - وأخرجه ابن ماجه في اللقمة (١٢٥٨) باب: ما جاء في صلاة الخوف وابن حبان في الصلاة (٢٨٨٧) باب: صلاة الخوف من طريق محمد بن الصباح أخبرنا جرير بن عبد الحميد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به

1753 - أخرجه الطحاوي في المعاني (٢٦٨/١) وابن حبان في الصلاة (٢٨٧٥) باب: صلاة الخوف وأحمد (٦٠٥٩/٤) من طريق سفیان به - وانظر الحديث التالي -

أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ - قَالَ - وَالْآخَرُونَ قِيَامَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ - قَالَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ فِي مُصَافٍ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَؤُلَاءِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ الْآخَرُونَ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ - قَالَ - فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بَعُثْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ .

☆☆☆ حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس عسکان کے مقام پر موجود تھے۔ مشرکین ہمارے سامنے آئے ان کے امیر خالد بن ولید تھے۔ وہ مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں آگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی ان مشرکین نے کہا: یہ اس وقت ایسی حالت میں ہیں اگر ہم ان لوگوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں کی نماز کا وقت ہو گیا ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے تو حضرت جبرائیل ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

”اور جب تم ان کے درمیان موجود ہو تو انہیں نماز پڑھاؤ۔“

جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں قائم کر لیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اٹھالیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سمیت وہ صف سجدے میں چلی گئی جو آپ کے قریب موجود تھی جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ جب ان پہلی صف والوں نے سجدہ کر لیا اور پھر کھڑے ہوئے تو پیچھے کی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے۔ پھر پیچھے کی صف والے آگے کی صف والوں کی جگہ آگئے اور آگے والے پیچھے والوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ان کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو سب لوگوں نے سر اٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے قریب موجود تھی۔ دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ پھر جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دو مرتبہ نماز پڑھائی۔ ایک مرتبہ عسکان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کے علاقے

میں۔

1754 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

اسماعیل حدَّثنا الحسن بن محمد حدَّثنا سعید بن منصور وسعید بن سلیمان قالَا حدَّثنا جریر عن منصور عن مجاهد عن ابي عیاش الزرقی عن النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نحوه . صحیح .
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1755 - حدَّثنا الحسین بن اسماعیل ومحمد بن محمود السراج قالَا حدَّثنا محمد بن عمرو بن ابي مدعور حدَّثنا عبد الوهاب الثقفی حدَّثنا عبسة عن الحسن بن جابر ان نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) كان محاصراً بنی محارب بنخلی ثم نودی فی الناس ان الصلاة جامعة فجعلهم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) طائفتین طائفة مقبلة علی العدو يتحدثون وصلی بطائفة ركعتین ثم سلم فانصرفوا فكانوا مکان اخوانهم وجاءت الطائفة الأخری فصلی بهم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ركعتین فكان للنبی (صلی اللہ علیہ وسلم) أربع ركعات ولكل طائفة ركعتان.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر بنو محارب کا محاصرہ کر لیا۔ پھر لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز ہونے لگی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصے کا رخ دشمن کی طرف تھا یہ لوگ آپس میں بات چیت بھی کر رہے تھے۔ دوسرے گروہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر لیا۔ وہ لوگ اٹھے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن منذر بن ثمامة، ابو بکر سراج اطروش۔ حدیث عن ابی ہشام رفاعی، وزیاد بن ایوب، ومحمد بن عمرو بن ابی مذعور، وابی اشعث احمد بن مقدم، وعلی بن مسلم طوسی۔ روى عنه قاضی جراحی، و ابو حفص بن شاہین، و یوسف بن عمر قواس، وقد ذکر ابابکر سراج فی جملة شیوخہ ثقات۔ وروی عنه ایضاً ابوقاسم صیدلانی، وعبد اللہ بن صفار۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

1754 - اخرجہ ابو داود فی الصلاة (۱۲۳۶) بابہ صلاة الضوف و العاکم فی السننک (۲۳۷/۱ - ۲۳۸) و البیہقی فی الکبری (۲۵۶/۲ - ۲۵۷) و ابن حبان (۲۸۷۶) و البغوی فی (شرح السنة) (۱۰۹۶) و الطبری (۱۰۲۲۲) من طریق جریر بن عبد الحمید باسنادہ - و صححه العاکم و البیہقی - وورد من طریق اضری عن منصور باسنادہ: فاخرجہ شعبة عن منصور به - اخرجہ ابن ابی شیبہ (۴/۲ - ۴۶۵) و النسائی (۱۷۶/۲ - ۱۷۷) و احمد (۶۰/۴) - و اخرجہ عبد العزیز بن عبد الصمد عن منصور به - اخرجہ النسائی (۱۷۷/۲ - ۱۷۸) و الطبری (۱۰۲۲۸) - و اخرجہ وراق عن منصور به - اخرجہ الطیالسی (۱۲۱۷) و البیہقی (۲/۲۵۶ - ۲۵۷) - و اخرجہ شیبان النهوی و اسرائیل عن منصور به - اخرجہ الطبری (۱۰۲۲۴) - و جرد ابن حجر اسنادہ فی (الاصابة) (۱۲۳/۴) و نسبه لابن داود و النسائی -

1755 - اوردہ السارقطنی من رواية الحسن بن جابر و قد ورد من طریق عن الحسن: اخرجہ ابن خزیمہ (۱۲۵۲) و البیہقی (۲/۲۵۹) و ابن ابی شیبہ (۲/۴۶۶) و السارقطنی لہنا - وقد اختلف فیہ علی الحسن فقیل: عنه عن جابر - وقیل: عنه عن ابی بکر - وسیر ذلك ان شاء اللہ تعالیٰ - وقد ورد لہنا الحدیث من غیر وجہ عن جابر - فاخرجہ ابن ابی شیبہ (۲/۴۶۵ - ۴۶۶): حدَّثنا عفان حدَّثنا ابان بن یزید حدَّثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر به - و من طریق ابن ابی شیبہ اخرجہ مسلم فی المسافرین (۸۱۲) باب صلاة الضوف و ابن حبان فی صلاة الضوف (۲۸۸۶) - و اخرجہ احمد (۳/۳۶۶) و البیہقی (۲/۲۵۹) و البغوی فی (شرح السنة) (۱۰۹۵) من وجہ آخر عن عفان به - و اخرجہ الطحاوی فی السمانی (۱/۳۱۵) من رواية موسى بن اسماعیل عن ابان به - و اخرجہ مسلم (۸۱۲) و ابن خزیمہ (۱۲۵۲) من رواية یحیی بن حسان عن معاوية بن سلام عن یحیی بن ابی کثیر به - و علقہ البخاری فی المغازی (۱۱۳۶) باب: غزوة ذات الرقاع عن ابان به مطولاً - و راجع (تغلیب التعلیق) لابن حجر (۱۲۰/۴ - ۱۲۱) -

تاریخ بغداد (۳/۲۶۱)۔

1756 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ . وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزُّعْفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ تَجَاءُ الْعُدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَاتَّمَاوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انصَرَفُوا وَصَفُّوا تَجَاءُ الْعُدُوِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمَاوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ . وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ حَتَّى اتَّمَاوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ بِهَذَا كَانَ يَأْخُذُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ لِي مَالِكٌ أَحَبُّ إِلَيَّ هَذَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَكُونُ قِضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ . صَحِيحٌ .

صالح بن خوات اس صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں غزوة ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی۔ (وہ صحابی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک گروہ نے صف قائم کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر وہ لوگ خود کھڑے ہوئے اور انہوں نے بقیہ نماز خود ادا کر لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف بنالی۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رہ جانے والی رکعت انہیں پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۷۵۶ - اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱) باب: صلاة الخوف ومن طريقه الشافعي في (الرسالة) ص (۱۸۲) رقم ۱۸۶ و البخاري في السنن (۱۱۲۹) باب: غزوة ذات الرقاع ومسلم في المسافرين (۸۶۲) باب: صلاة الخوف و ابو داود في الصلاة (۱۲۴۸) باب: من قال اذا صلى ركعة وثبت قائما اتوا لانسفسهم ركعة والنسائي في صلاة الخوف (۱۷۱/۲) والطحاوي في المعاني (۳۱۲/۱-۳۱۳) و البهقي في شرح السنة (۱۰۹۶) و الطبري (۱۰۳۵) و البيهقي (۲۵۲/۲-۲۵۳) و الدارقطني في من طريقه عن مالك عن يزيد ابن رومان بامثله - و اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱-۱۸۱) باب: صلاة الخوف عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن رسول بن ابي حنيفة - و من طريقه مالك هكذا اخرجہ ابو داود في الصلاة (۱۲۴۹) باب: من قال: اذا صلى ركعة وثبت قائما اتوا لانسفسهم ركعة و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸۵) و البيهقي في الكبرى (۲۵۶/۲) و الطحاوي في المعاني (۳۱۲/۱) و احمد (۴۸۸/۲) و اخرجہ عن يحيى بن سعيد هكذا جماعة بمتابعة مالك - فاخرجہ تبعه عن يحيى بن سعيد - اخرجہ احمد (۴۸۸/۲) و ابن حبان (۲۸۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۵۶۲۱) - و اخرجہ مسدد عن يحيى بن سعيد - اخرجہ البخاري في المعاني (۱۱۲۱) باب: غزوة ذات الرقاع - و اخرجہ محمد بن بشر عن يحيى بن سعيد - اخرجہ الترمذي في الصلاة (۵۶۵) باب: ما جاء في صلاة الخوف و ابن ماجه في اللقمة (۱۲۵۹) و الدارمي (۲۵۸/۱) و ابن خزيمة (۱۲۵۶) و البيهقي في الكبرى (۲۵۲/۲) و الطبري (۱۰۳۵) - و اخرجہ ابو موسى عن يحيى بن سعيد - اخرجہ ابن خزيمة (۱۲۵۶) - و اخرجہ يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد الانصاري - اخرجہ ابن ابي شيبة (۴۶۶/۲) و الطبري (۱۰۳۱۹) - و اخرجہ ابن ابي حاتم عن يحيى بن سعيد - اخرجہ البخاري في المعاني (۱۱۲۱) - و اخرجہ عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد اخرجہ الطبري (۱۰۳۱۸) -

ابن وہب کہتے ہیں: امام مالک رضی اللہ عنہ نے پہلے مجھ سے کہا: مجھے یہ روایت سب سے زیادہ پسند ہے۔ لیکن انہوں نے پھر اس موقف سے رجوع کر لیا اور بولے: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کریں۔

1757 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بَعْضُ أَصْحَابِهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَأَخَّرُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِينَ رَكَعَتَانِ رَكَعَتَانِ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی۔ آپ نے کچھ اصحاب کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ وہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوبکر باہلی بصری، قدم بغداد، وحدث بھاعن عبدوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، وابی ضمرة انس بن عیاض، و محمد بن جعفر غندر، و محمد بن ابی عدی، و غیر ہم، روى عنه عبد اللہ بن احمد بن حنبل، و عبد اللہ بن محمد بغدادی، و یحییٰ بن محمد بن صاعد، و جملة آخرهم قاضی محاملی، نقل خطیب توثیقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۲۷)، و ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۳/۱۹-۲۰)۔

○ سعید بن عامر ضعیفی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ صالح، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رہماؤں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۵۱)۔

1758 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ.

۱۷۵۷- اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ رقم (۲۸۸۱) و البیہقی (۲۵۹/۲) من طریق سعید ابن عامر بہ۔ و اخرجہ ابو داؤد فی صلاة الخوف (۱۲۸) بابہ من قال: یصلی بکل طائفة رکتین عن عبد اللہ بن معاذ ثنا ابی ہاشم اللثمتی بہ۔ و اخرجہ الدارقطنی فی الروایة بعد الاتیة من رواية عمرو بن خليفة البكراني: حدثنا ائمت بہ۔ و اخرجہ الدارقطنی فی الروایة الآتیة من رواية حماد بن سلمة: ثنا قتادة عن الحسن: فجملة عن جابر بدلا من ابی بكرة۔ وقد مضى نخرج حديث جابر من غير طريق الحسن عنه۔ و اما حديثه عن ابی بكرة من رواية اللثمتی عنه۔ و السابق فثنا عن ابی داؤد۔ فقد اخرجہ ايضا: النسائي فی صلاة الخوف (۲/۱۷۹) و الطحاوي فی المعاني (۱/۲۱۵) و ابن حبان (۲۸۸۱) و البیہقی (۲/۳۶۰) و احمد (۵/۲۹) من رواية اللثمتی بہ۔ و اخرجہ الطحاوي (۱/۲۱۵) و كذا الطيالسي (۸۷) من رواية واصل بن عبد الرحمن ابی هريرة البصري عن الحسن: به بمشاهدة اللثمتی۔

۱۷۵۸- اخرجہ النسائي (۲/۱۷۸) من طریق عمرو بن عاصم: حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة: به و ابن خزيمة رقم (۱۲۵۲) من طریق يونس عن الحسن: به۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں انہیں دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے افراد کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرا۔

1759 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رَبِيعِ الْقَيْسِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبُكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثُ ثَلَاثَ .

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چھ رکعات ہوئیں اور لوگوں نے تین تین رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معمر بن ربیع قیسی بصری بحرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۵۳)۔

○ عمرو بن خلیفہ، اخوہوذة بن خلیفہ۔ یروی عن محمد بن عمرو، وسلیمان تیمی۔ روی عنه ابو قلابہ رقاشی۔ کنیتہ ابو عثمان، رہا کان فی بعض روایۃ بعض مناکیر، واخرجه له ابن خزيمة فی صحیحہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۲۹/۷)، ولسان (۲۱۷/۳)۔

1760 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفِّينَ صَفًّا خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً. وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ مُسْتَقْبِلِي الْعُدُوِّ فَرَجَعَ

۱۷۵۹- اخرجہ ابن خزيمة فی صحیحہ رقم (۱۳۶۸) و اخرجہ البيهقي في السنن (۲۶۰/۲) كتاب صلاة الخوف باب الامام يصلي بكل طائفة ركعة ويسلم من طريق محمد بن معمر بن ربیع بن جہ۔

۱۷۶۰- اخرجہ ابو داود في الصلاة (۱۲۶۴) باب: يصلي بكل طائفة ركعة والطاهري في شرح المعاني في صلاة الخوف (۲۱۱/۱) و البيهقي في صلاة الخوف (۲۶۱/۳) من طريق خصيف باسناده۔ قال البيهقي: (هذا الحديث مرسل ابو عبيدة لم يمدك اباه۔ و خصيف الجزري ليس بالقوي)۔ الـ و ابو عبيدة لم يسمع من ابيه نبيًا قاله ابو حاتم و جماعة كما في (جامع التمهيد) للعلاءي ص (۲۰۵-۲۰۶) (۲۲۶) و كذلك قاله الترمذي كما في سننه (۲۸/۱)۔ و خصيف قال احمد: مضطرب الحديث و ضعفه في سائر الروايات عنه و كذلك ضعفه النسائي وغيره۔ و ضعفه ابن ميمون في رواية و ابن سعد۔ بنظر: (التوضيح) (۱۶۲/۲-۱۶۵)۔ و قال ابن حجر في (التقریب) (۲۲۶/۱): (صدوق يبي، الحفاظ خلط بأخذه و روي بالدرجاء)۔ الـ۔

أُولَئِكَ إِلَى مَقَامٍ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلِّمُوا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی۔ لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کھڑی ہوگئی اور دوسری دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے لوگ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ گئے اور پہلے والے لوگوں کی جگہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پہلے والے لوگ اس جگہ واپس آئے انہوں نے ایک رکعت خود ادا کی اور سلام پھیر لیا۔

6-باب مَا جَاءَ فِي مَا يَجُوزُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

1761 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتَّصَلِي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا . قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ دریافت کیا: کیا عورت صرف قمیص اور چادر کے اندر نماز ادا کر سکتی ہے جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کی قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو بھی ڈھانپ لیتی ہو (تو ایسا کرنا جائز ہے)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم ان اسناد کے ہمراہ یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر منقول ہے اس میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۶۱- أخرجه أبو داود في الصلاة (٦٤٠) باب: في كم تصلي المرأة! والعاكم في الصلاة (٢٥٠/١) و صححه و البيهقي في الكبرى (٢٢٢/٢) باب: ما تصلي فيه المرأة من الثياب من حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار باسناده مرفوعاً - و قال أبو داود: (روى هذا الحديث مالك بن انس و بكر بن مضر و حفص بن غياث و اسماعيل بن جعفر و ابن أبي ذئب و ابن اسحاق عن محمد بن زيد عن امه عن ام سلمة لم يذكر احد منهم النبي صلى الله عليه وسلم قصروا به على ام سلمة) - و هذه الروايات المشاهير في السوطا (١٤٢/١) باب: الرخصة في صلاة المرأة في السرع و الضمار و السنن الكبرى للبيهقي (٢٢٢/١-٢٢٣) و صححه عبد العوه و غيره الموقوف و هو الصواب و راجع: (تلخيص الجبير) لابن حجر (٢٨٠/١) -

راویان حدیث کا تعارف:

- مجاہد بن موسیٰ خوارزمی ختلی، ابوعلی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۲۵)۔
- محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۳۱)۔

7- باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْتِهِمَا .

باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ

1762 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا فَنَادَى فَقَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرَوْهُ إِلَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ النَّدَاءَ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

ابن ابی داؤد نامی راوی کہتے ہیں: یہ سنت ہے اور اسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منورہ منفرد ہیں۔
زہری کے حوالے سے عبدالرحمن نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے نماز کسوف کے لیے اعلان کیا جائے۔

.....

نماز کسوف کا حکم

نماز کسوف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کسوف (یعنی سورج گرہن کے وقت) نماز ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

اس نماز کے طریقے اس میں قرأت کے طریقے اور نماز کے اوقات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے آیا خطبہ دینا اس کے لیے شرط ہے یا نہیں ہے؟

۱۷۶۲- اخرجہ ابن عساکر فی صلاة الكسوف (۲۸۸۲) عن عمر بن محمد السجستاني، حدثنا عمرو بن عثمان القرظي، حدثنا الوليد بن مسلم باسناده - واهرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۲) باب: الامر بالنساء للصلاة الكسوف و ابو داود في الصلاة (۱۱۹۰) باب: بخاري فوسد بالصلاة من رواية عمر بن عثمان باسناده - و اخرجہ البخاري في الكسوف (۱۰۶۵-۱۰۶۶) باب: الجور بالفرقة في الكسوف و مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف و النسائي في الكسوف (۱۲۲/۲) و الهروي في (شرح السنة) (۱۱۶۶) من رواية الوليد بن مسلم باسناده -

یہ بھی اختلاف ہے چاند گرہن کا وہی حکم ہے جو سورج گرہن کا ہے؟
اس بارے میں پانچ اصولی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: نمازِ کسوف کا طریقہ

امام مالک، امام شافعی، جمہور اہل حجاز اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض روایات قیاس کے خلاف ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قیام کیا اور طویل قیام کیا، پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع — تم تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے سر مبارک اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو اس کے بعد آپ نے سلام پھیر دیا اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے بھی یہی طریقہ ثابت ہے، ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔ شیخ ابو عمرو فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات اس بارے میں منقول مستند ترین روایات ہیں۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور منقول ہونے کے حوالے سے انہیں دیگر روایات پر ترجیح دی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نمازِ کسوف میں ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

حضرت ابو بکرہ، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عیدین کی طرح نمازِ کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں۔

شیخ ابن عبدالبراندکی فرماتے ہیں: یہ تمام روایات مشہور اور مستند ہیں اور ان میں سب سے بہترین وہ روایت ہے جسے شیخ ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی، بالکل اسی طرح جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھائیں، آپ نے ہر رکعت میں رکوع اور سجدہ کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے، یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

جن فقہاء نے احادیث کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اور قیاس کے حوالے سے یعنی دیگر تمام نمازوں کے طریقے — ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے ان روایات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے نمازِ کسوف میں دو رکعات ہوں گی۔

علامہ ابن رشد کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: خلاصہ کلام یہ ہے: ہر فریق اپنے اسلاف کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہے اس لیے بعض اہل علم

نے اسے اختیار دینے پر محمول کیا ہے۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: یہی بہتر بھی ہے کیونکہ نسخ کے مقابلے میں جمع اور تطبیق زیادہ بہتر ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: نماز کسوف کی دو رکعات کے دوران دس مرتبہ رکوع کرنے، آٹھ مرتبہ رکوع کرنے، چھ مرتبہ

رکوع کرنے اور چار مرتبہ رکوع کرنے کی روایات بھی منقول ہیں، لیکن یہ تمام روایات ضعیف طریقے پر منقول ہیں۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: اسحاق بن راہویہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے وہ سب

ایک دوسرے کے قریب ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے، کیونکہ اس میں اصل قابل اعتبار چیز سورج گرہن کا ختم ہونا ہے۔

رکوع میں اضافہ اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ جس گرہن کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی وہ گرہن ختم کتنی دیر میں

ہوا تھا؟

شیخ علاء بن زیاد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب نمازی سر اٹھائے اور آفتاب کی

طرف دیکھے تو اگر وہ روشن ہو چکا ہو تو سجدے میں چلا جائے اور پھر دوسری رکعت ادا کرے، لیکن اگر پہلے رکوع کے دوران

سورج روشن نہ ہو تو وہ دوسرا رکوع کرے گا، پھر وہ سورج کا جائزہ لے گا، تو اگر وہ روشن ہو گیا ہو تو سجدے میں چلا جائے گا اور

دوسری رکعت کا اضافہ کرے گا۔ لیکن اگر سورج روشن نہیں ہوا ہے تو وہ تیسری مرتبہ رکوع کرے گا۔ اسی طرح پہلی رکعت میں

رکوع کی تعداد بڑھاتا جائے گا، یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

اسحاق بن راہویہ نے یہ بات کہی ہے ہر رکعت میں چار سے زیادہ مرتبہ رکوع نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ

رکوع کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے نماز کسوف میں اختیار ثابت ہے اس میں

نمازی کو اختیار ہے وہ چاہے تو ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرے اور چاہے تو تین مرتبہ رکوع کرے یا چار مرتبہ کرے۔ لیکن

موقف درست نہیں ہے کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ گرہن کے موقع پر نماز پڑھائی تھی۔

شیخ ابن رشد کہتے ہیں: جس حدیث کا تذکرہ انہوں نے کیا ہے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ

علامہ ابن عبدالبر نے یہ کیسے کہہ دیا ہے، یہ ضعیف حوالے سے منقول ہے۔

دو رکعات میں دس مرتبہ رکوع کرنے کی روایت کو صرف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

دوسرا مسئلہ: نماز کسوف کے دوران قرأت کرنا

اس بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نماز

کسوف کے دوران پست آواز میں قرأت کی جائے گی، جبکہ امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم

کہتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس میں پست آواز میں قرأت کی تھی کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ کی قرأت جتنا طویل قیام کیا۔

یہی مفہوم آپ سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لیکن میں نے آپ کی زبانی کسی ایک حرف کی تلاوت بھی نہیں سنی۔

اسی طرح ابن اسحاق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا، آپ ﷺ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی ہوگی۔

جن فقہاء نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: نماز کسوف میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اور کیونکہ ان احادیث میں صراحت موجود ہے، اس لیے امام مالک اور امام شافعی رحمہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی تلاوت کرنا مستحب ہے، تیسری رکعت میں سورہ بقرہ کی ڈیڑھ سو آیات جتنی تلاوت مستحب ہے اور چوتھی رکعت میں سورہ بقرہ کی پچاس آیات جتنی تلاوت مستحب ہے۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کی قرأت کرنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

ان حضرات نے اپنے مسلک کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

دن کی نماز گونگی ہوتی ہے (یعنی اس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے)۔

جبکہ اس کے برخلاف روایات بھی منقول ہیں، ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں ایک رکعت میں سورہ نجم کی تلاوت کی تھی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے، وہ قرأت بلند آواز میں تھی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق رحمہما نے اس مسئلے کی تائید میں سفیان کے حوالے سے منقول وہ روایت بھی دلیل کے طور پر پیش کی ہے، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: سفیان بن حسن نامی راوی قوی نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی متابعت عبدالرحمن بن سلیمان نے کی ہے اور یہ سب زہری کی احادیث نہیں ہیں۔ پھر اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ابن اسحاق نے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس کے خلاف ہے۔

ان فقہاء نے اپنے مسلک کی تائید میں قیاس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات سنت ہے دن کی باجماعت نماز ہے اس لیے اس کی اصل عیدین اور استسقاء کی نمازیں ہوں گی۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے برعکس رائے اختیار کی ہے وہ جمع اور تطبیق کی راہ ہے۔ ہم یہ کہہ چکے ہیں اگر ممکن ہو تو ترجیح کے مقابلے میں زیادہ افضل طریقہ یہ ہے: جمع اور تطبیق کی کوشش کی جائے۔ میرے علم کے مطابق علم اصول کے ماہرین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف کسی بھی وقت میں ادا کی جاسکتی ہے خواہ اس وقت میں عام نماز ادا کرنا ممنوع ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ممنوع اوقات میں نماز کسوف ادا نہیں کی جاسکتی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ابن وہب نے یہ روایت نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف صرف اس وقت میں ادا کی جاسکتی ہے جس میں کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔ جبکہ ابن قاسم نے یہ روایت نقل کی ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سنت یہ ہے: چاشت سے لے کر زوال کے درمیانی وقت میں اس نماز کو ادا کیا جائے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کی جنس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ممنوع اوقات میں نہیں پڑھی جاتی۔ ان فقہاء نے یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے یہ اوقات نماز کی تمام اقسام کے ساتھ مخصوص ہیں انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف اور دیگر کسی بھی نماز کو ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جبکہ جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے یہ اوقات نوافل کے ساتھ مخصوص ہیں تو انہوں نے نماز کسوف کو سنت قرار دیا ہے لہذا انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف کی ادائیگی کو جائز قرار دیا ہے۔ شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کی کوئی دلیل میری سمجھ میں تو نہیں آتی۔ ماسوائے اس کے کہ آپ نماز کسوف کو نماز عید کے مشابہہ قرار دیں۔

چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے نماز کسوف ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا شرط ہے یا نہیں؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: خطبہ دینا شرط ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں کوئی خطبہ نہیں ہے۔ اس اختلاف کا بنیادی سبب اس علت کے سلسلے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں سلام پھیر لینے کے بعد خطبہ دیا تھا جس کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے وہ روایت کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں، یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔“

امام شافعی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ اس لیے دیا تھا نماز عیدین اور نماز استسقاء کی طرح نماز کسوف میں خطبہ دینا سنت قرار دیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خطبہ اس لیے دیا تھا کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: سورج گرہن کی طرح چاند گرہن میں بھی باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں: چاند گرہن کی صورت میں باجماعت نماز ادا نہیں کی جائے گی، البتہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا کر لیں گے۔

اس اختلاف کا سبب درج ذیل حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں، یہ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں، جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز ادا کرو یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے اور صدقہ و خیرات کرو۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے۔

جن فقہاء نے اس نماز سے ایک ہی مفہوم مراد لیا ہے یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی انہوں نے چاند گرہن کے موقع پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ جبکہ جن فقہاء نے اس سے مختلف معنی مراد لیا ہے کیونکہ چاند گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا منقول نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس سے وہ کترترین چیز مراد لی جائے جس پر شریعت کی روشنی میں لفظ صلوة کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ انفرادی طور پر نفل نماز ادا کرنا ہے۔

گویا یہ فقہاء یہ سمجھتے ہیں اصل یہ ہے: شریعت میں لفظ صلوة کو اس کے قلیل ترین مفہوم پر محمول کیا جائے جس پر اس لفظ کا اطلاق کیا جاسکے، ماسوائے اس صورت کے کہ جب اس کے برخلاف کوئی دلیل موجود ہو۔

جب سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل نے اس کے خلاف دلیل فراہم کر دی تو چاند گرہن کی نماز کا حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کو اس مجمل کی توضیح قرار دیتے ہیں جو نماز کے حکم میں موجود ہے اس لیے اس پر عمل کرنا ان کے نزدیک واجب ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے چاند گرہن کے موقع پر دو رکعت باجماعت ادا کی تھیں اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک زلزلہ آندھی اور طوفان وغیرہ کے آنے کے موقع پر یا کوئی بھی نشانی ظاہر ہونے کے موقع پر نماز پڑھنا مستحب ہے انہوں نے اس سلسلے میں سورج اور چاند گرہن کے اوقات میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی علت پر قیاس کیا ہے، یعنی علت یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے تو ان حضرات کے نزدیک قیاس کی سب سے قوی جنس یہ ہے کیونکہ اس میں علت کا قیاس ہے جس پر نص موجود ہے۔

البتہ امام مالک، امام شافعی رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: جب زلزلہ آئے تو اس وقت نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے ورنہ کوئی حرج نہیں

ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ زلزلہ آنے پر بھی سورج گرہن کی

طرح نماز ادا کی تھی۔

1763- قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ وَتَابِعَهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ) بِأَنَّهَا رَأَتْهُ يَوْمَ كَسَفِ الشَّمْسِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۷۶۴- أخرجه مسلم (۶۲۰/۲) كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف الحديث (۹۰۱/۵) والنسائي (۱۲۲/۲) كتاب الكسوف، باب نوع آخر

منه من عائشة من طريق الوليد بن مسلم عن اللفظي به- و الحديث أخرجه البخاري في صحيحه (۲۵۲/۲) كتاب الكسوف، باب

الجمعة بالقسرة في الكسوف الحديث (۱۰۶۶) من طريق الوليد بن مسلم قال: قال اللفظي وغيره..... فذكره- قال العافظ: و صلوة

مسلم عن محمد بن مهران عن الوليد بن مسلم: حدثنا اللفظي وغيره..... فذكره-

وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَأَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ لَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ قَامَ فَأَقْرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ آذَنِي مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَأَنْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرأت کرنا شروع کی، لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور آپ نے ان دو رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا، آپ ﷺ کی نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلمة بن ابی فاطمة مرادی جملی، ابو حارث مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ انہیں "ثبت" شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵۸)۔

1785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى فِي كُلِّ

۱۷۸۵ - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف والنسائي في الكسوف (۱۲۰/۲) باب: نوع آخر منه عن عائشة و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۰) باب من قال: أربع ركعات من صلاة محمد بن سلمة المرادي عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) من رواية هرمة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۲) باب: إذا انفلتت الصلاة في الصلاة من صلاة محمد بن مقاتل عن عبد الله - وهو ابن المبارك - عن يونس بامسناه - وأخرجه ابن عبان (۲۸۸) من رواية عبان بن موسى: أخبرنا عبد الله - وهو ابن المبارك أيضا - أخبرنا يونس بامسناه - وأخرجه البخاري في التفسير (۴۶۲۶) من رواية عبان بن ابراهيم عن يونس بامسناه -

۱۷۸۶ - أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۶) باب: خطبة الامام في الكسوف و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: أربع ركعات كذا فبها من احمد بن صالح بامسناه - وورد من رواية الوليد بن مسلم عن اللذان عن الزهري بامسناه نحوه - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) والنسائي في الكسوف (۱۲۹/۲) وابن عبان في الكسوف (۲۸۳) والطبراني في الكبير (۱۰۶۶۵) - وأخرجه محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري نحوه - أخرجه مسلم (۹۰۲) في الكسوف -

رُكْعَةٌ رُكْعَتَيْنِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی ہے۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے جیسے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ نے ہر ایک رکعت میں

دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1766 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي

الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً يَجْهَرُ

بِهَا يَعْني فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ . قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْجَهْرَ .

☆☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (سورج گرہن کی نماز میں) طویل قرأت کی تھی

آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں ایسا کیا

تھا۔

ابن ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کرنے کو نقل کرنے میں اہل مدینہ مفرد ہیں۔

1767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّيْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو

إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِي رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يقرأ فِي كُلِّ

رُكْعَةٍ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز میں چار

رکعت میں آٹھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور آپ ﷺ نے ہر ایک رکعت میں قرأت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن محمد عابد، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابواسماعیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار

1766 - اخرجہ ابو داود فی الصلاة (۱۱۸۸) باب القراءة فی صلاة الكسوف قال: حدنا العباس بن الوليد - فذكره - و اخرجہ عن

الزهری لکنذا جماعة: فخرجہ عن عبد الرحمن بن نسر و تقدم نخرج حدیثہ لنا و هو اهل حدیث ذکرہ الدارقطنی فی الكسوف - و

اخرجہ عقيل بن خالد عن الزهری به - اخرجہ احمد (۶۵/۶) - و اخرجہ سفیان بن عیین عن الزهری به - اخرجہ الترمذی فی الصلاة

(۵۶۳) باب: ما جاء فی صفة القراءة فی الكسوف -

1767 - اخرجہ مسلم فی الكسوف (۹۰۸) باب: ذکر من قال: انه رکع ثمانی رکعات فی اربع سجعات و التماسی فی الكسوف (۱۲۸/۳) و

باب: کیف صلاة الكسوف: و ابو داود فی الصلاة (۱۱۸۲) باب: من قال: اربع رکعات و البخاری فی (شرح السنة) (۱۱۴۱) و احمد

(۲۳۵/۱) (۲۶۶) و الدارمی (۲۵۹/۱) و الطبرانی فی الكبير (۱۱۰۱۹) من طرق عن سفیان الثوری عن حبيب بن عباد و قال ابن حبان فی

(صحیحه) (۹۸/۷): (لین یصحح: لان حبيب لم یسمع من طاوس لهذا الخبر) - ال - و قال البیہقی فی الكبرى (۲۲۷/۳)، (و حبيب و ان

کان من الثقات فقد کان یدلس و لم اجدہ ذکر ساعه فی هذا الحدیث عن طاوس و یحتمل ان یكون صله عن غیره منوف به علی

طاوس - و قد روی سفیان الاحول عن طاوس عن ابن عباس من فعله: انه صلوا لثمانی رکعات فی اربع سجعات: فمالفه فی الرفع و العس

حیباً - و فیہ علة اخرى: و لم یسنوذا فقد روی غیر واحد عن ابن عباس: (انها اربع رکعات و اربع سجعات) - ال -

دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۳۷)۔

1768 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصِ خَالِ النَّفِيلِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِالْعَنْكَبُوتِ أَوْ الرُّومِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (يس) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں (دو رکعت میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورہ یسین کی تلاوت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف، ابوالبراہیم زہری۔ سمع علی بن جعد جوہری، وعلی بن یحییٰ بن بری، و محمد بن سلام جعفی، واسحاق بن موسیٰ انصاری، و آخرین۔ وروی عنہ عبد اللہ بن محمد بغوی، و یحییٰ بن محمد بن ضاعد، و قاضی محاطی وغیرہم۔ وکان مذکوراً بالعلم وفضل، موصوفاً بالصلاح وزهد، من اهل بیت کلہم علماء ومحدثون، ونقل خطیب انہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۴-۱۸۳)۔

1769 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يُونُسَ أَبُو يُونُسَ الرَّامُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ . الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند یہ دونوں نشانیاں ہیں۔

1778- تقدم نخرج حديث عائشة من وجوده عن الزهري- و تقدم الدارقطني برواية اسحاق ابن راشد عنه- و سعيد بن حفص خال النفيلي: قال ابن القطان: لا اعرف حاله: كما في نصب الرابة (2/ 231)-
1779- سبباً قريباً قول الدارقطني: (الحسن لم يسمع من ابي بكره) لكن تعقبه العلاءني في ذلك في كتابه (جامع التمهيد) ص (196) و بين ان البخاري روى للحسن عن ابي بكره غير ما حديث وقد اورد الدارقطني الحديث ايضا و في الذي بعد من وجهين عن الحسن - و تقدم من وجوده عن الحسن كالتالي: فاخرجه يونس بن عبيد عن الحسن به- اورد الدارقطني في الرواية الآتية و شاركه فيه النسائي في الكسوف (3/ 127-126) باب: الامر بالصلاة عن الكسوف حتى تجلي او ابن حبان في الكسوف (2822) (2825)- و من لهذا الوجه أيضاً: اخرجه البخاري في الكسوف (1060) باب: الصلاة في كسوف الشمس و (1068) (1062) (1062) كل ذلك في الكسوف- و في اللباس (5780) باب: من جر ازاره و ابن خزيمة (1276)- و اخرجه مبارك بن فضالة عن الحسن به- اخرجه ابن حبان (2824)- و اخرجه اتفق عن الحسن به- اخرجه النسائي في الكسوف (127/ 2) (126) و الحاكم في المستدرک (1/ 224-225) و حسن اساره الامام الذهبي - و صححه ابن حبان (2827)-

اس روایت میں یہ بھی ہے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ (جھک جاتی ہے) تو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک گریہ ہو جائے تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو۔

1770 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبِ الْبَنَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارِ الطَّاحِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ . تَابَعَهُ نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محبوب، بنانی۔ بضم موحدہ وخطہ نون۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۴)۔

○ محمد بن دینار ازدی، ثم طاحی۔ ابو بکر بن ابی فرات بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۰)۔

1771 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ لِمَهْدِينَا آيَاتٍ لَمْ تَكُنَّا مِنْذُ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكِيفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكِيفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُنَّا مِنْذُ خَلْقِ اللَّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ .

☆☆ محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقری رضی اللہ عنہ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرہویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا آسمان و زمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عبد مطلب ہاشمی نوفلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۵/۲)۔

○ عبید بن یعیش، محالی، ابو محمد، کوئی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ یا اس کے بعد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۳۶/۱)۔

1772 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔



۱۷۷۲- اخرجہ البخاری فی الکسوف (۱۰۶۲) باب: الصلاة فی الکسوف و فی بدء الخلق (۲۲۰۱) باب: صفة الشمس والقمر و مسلم فی الکسوف (۹۱۸) باب: ذکر النہاء بالصلاة فی الکسوف و النسائی فی الکسوف (۱۲۵/۲-۱۲۶) باب: الامر بالصلاة عند کسوف الشمس و امیر (۶۱۹/۲) و ابن حبان (۲۸۲۸) و الطبرانی فی الکبیر (۱۲۰۹۵) من طرق عن ابن وهب باسنادہ۔ و له شاهد من حدیث ابی مسعود المنصوری۔ اخرجہ الترمذی فی مسنده (۶۸۲) عن یحییٰ بن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود المنصوری نصرہ۔ و له شاهد آخر عن البیہقی بن شعبہ نصرہ۔ اخرجہ البخاری فی الکسوف (۶۱۶۰) و فی اللادب (۶۱۹۹) و مسلم فی الکسوف (۶۹۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و الطبرانی فی الکبیر (۱۰۱۶) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) من طرق عن زیاد بن علقمة عن البیہقی بن شعبہ نصرہ۔

کتاب الاستسقاء

نماز استسقاء

۱-باب

بلا عنوان

1773 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خَرَجَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضُ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَأْنِ هَذِهِ النَّمْلَةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک نبی لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے نکلے وہاں ایک چیونٹی بھی تھی جس نے اپنے پاؤں (یعنی ہاتھ) آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے تو اس نبی نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ، کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن عبید بن عبد اللہ بن حساب، ابوحسن بزاز، نقل بغدادی قول ابی حسین بن لہتمیم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ امینا، حافظا عارفا۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۳/۱۲)۔

○ عبد عزیز بن ابی سلمة بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر ابو عبد الرحمن، مدنی، نزیل بغداد، لا باس بہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۹/۱)۔

1774 - اخرجہ العاکم (۲۲۵/۱-۲۲۶): حدیثنا ابو الحسن علی بن محمد بن عقیبة النجفانی بالكوفة: ثنا ابراهیم بن اسحاق الزهری: ثنا محمد المرزبان - وقال: (صحيح الاسناد) ولم يخبرناه - (و محمد بن عون و ابو هاشم احمد بن محمد بن عيسى) - وقال اللباني في الدرر والدرر (۱۳۷/۲): (و الفاسب في منسوخة الجوهرة) - (و لكن الحديث اخرجہ الطحاوي في منسوخة الآثار (۲۷۲/۱) قال: حدیثنا محمد بن عزیز بن سلمة بن سلامة بن روح عن عقیل بن ابن شهاب: به - و اخرجہ المطلب في التاريخ (۶۰/۱۲) و هو ضيف الاسناد ايضا - و اخرجہ محمد الرزالي في المصنف رقم (۱۹۲۱) عن محمد بن الزهری ان سليمان بن داود خرج نحو و اصحابه يستسقون فراه نملة الخ نحوه - انظر: تلخیص المبرر (۱۹۸/۲)۔

نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے بارش نازل ہونے کے لیے دعائے مانگنے کے لیے شہر سے باہر نکلنا اس کے لیے دعائے مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خشیت اور آہ و زاری کا اظہار کرنا ایک ایسی سنت ہے جو نبی اکرم ﷺ نے قائم کی ہے البتہ بارش طلب کرنے کے لیے نماز ادا کرنے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء ادا کرنا سنت ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کی سنت میں نماز پڑھنا شامل نہیں ہے اختلاف کا سبب یہ ہے: بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے حصول کے لیے دعائے مانگی تھی۔ اور نماز ادا کی تھی جبکہ بعض روایات میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نماز استسقاء کی دلیل میں مشہور ترین روایت وہ ہے جس کو عباد بن تمیم نے اپنے چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں قرأت کی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

بعض وہ روایات جن میں بارش طلب کرنے اور دعائے مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کا ذکر نہیں ہے ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی تباہ ہو گئے ہیں راستے ختم ہو گئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

اس سلسلے کی دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے آپ نے بارش کے لیے دعا کی جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو چادر کو پلٹا دیا۔ اس میں بھی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جن حضرات نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے انہوں نے اس کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی نقل کیا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے نکلے تھے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔

جمہور کے حق میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے اس میں راوی نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا اسی لیے یہ ان لوگوں کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی جو نماز کا تذکرہ کرتے ہیں۔

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے: نماز استسقاء کی صحت کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کیونکہ یہ بھی ثابت ہے نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے منبر پر ہی دعا کی تھی۔

لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں ہے نماز استسقاء ادا کرنا سرے سے سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا

ہے۔

جن حضرات نے نماز استسقاء کو سنت قرار دیا ہے ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے اس میں خطبہ دینا بھی سنت میں شامل

ہے کیونکہ اس بارے میں منقول احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے۔

شیخ ابن المنذر یہ کہتے ہیں: یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی تھی اور اس میں خطبہ دیا تھا۔

علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ خطبہ نماز سے پہلے ہوگا یا نماز کے بعد ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس بارے میں مذکور احادیث میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے عیدین کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے نماز استسقاء میں بھی خطبہ نماز کے بعد دیا جائے

گا۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ لیث بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہوگا۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی اور نماز

سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد یہ کہتے ہیں: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مختلف حوالوں سے نقل کی ہے ہمارے علم کے مطابق جن راویوں نے

نماز استسقاء میں خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے ان سب نے نماز سے پہلے خطبے کا تذکرہ کیا ہے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی۔

علماء کے درمیان اختلاف اس بارے میں پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کی طرح اس میں بار بار تکبیر ہی جائے گی یا نہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح تکبیر کہی جائے گی۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں عیدین کی نماز کی طرح اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کو عیدین کی نماز پر قیاس کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت دلیل کے طور

پر پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں دو رکعات اسی طرح پڑھائیں جس طرح آپ ہمیں عیدین کی نماز پڑھاتے تھے۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں یہ بات بھی سنت ہے امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دو

مانگے اپنی چادر کو پلٹ دے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرے جیسا کہ احادیث میں یہ بات مذکور ہے۔

البتہ اس کی کیفیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس فعل کو کس وقت سرانجام دیا جائے گا۔

اس کی کیفیت کے بارے میں جمہور کا یہ اتفاق ہے چادر کے دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ والے حصے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا۔ بائیں ہاتھ والے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب تو یہی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف کے حصے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا یا اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف کر دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور دائیں طرف والے حصے کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ صراحت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی آپ نے اس کے نیچے کے حصے کو اوپر کر دیا، جب وہ کپڑا بھاری محسوس ہوا تو آپ نے اسے اپنے کندھے پر ہی پلٹ دیا۔

چادر پلٹنے کا یہ عمل کس وقت سرانجام دیا جائے گا؟

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام چادر کو پلٹ دے گا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ اپنی چادر کو اس وقت پلٹ دے گا جب خطبے کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب امام قیام کی حالت میں ہو اور اس وقت اپنی چادر کو پلٹ دے تو مقتدی بھی بیٹھے اپنی چادر کو پلٹ دے گا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔“

البتہ امام محمد بن حسن شیبانی، امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے بعض شاگردوں کی رائے اس سے مختلف ہے، ان حضرات کے نزدیک مقتدی اپنی چادر میں نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہی ہے جو نماز عیدین کے نکلنے کا وقت ہے۔

صرف شیخ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے اس وقت نکلے جب سورج کی شعاعیں نمودار ہو چکی تھیں۔

1774 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَوْلَ رِذَاءٍ هُ لِيَتَحَوَّلَ

الْقَحْطُ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بارش کی دعائے ہوئے اپنی چادر کو الٹا دیا تاکہ قطر سالی ختم ہو جائے۔

1775 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ) خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِذَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ جَعَلَ الْيَمِينِ

عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالِ عَلَى الْيَمِينِ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ نماز استسقاء

۱۔ بدلیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الصلوۃ الباب السابع فی صلوۃ الاستسقاء

۱۷۷۴ - اخرجہ البيهقي في سننه (۲۵۱/۲) كتاب صلاة الاستسقاء، باب ما قيل من المعنى في تحويل الرداء من طريق الدارقطني

صرملة - و اخرجہ الماکم (۲۲۶/۳): اخرجنا ابو عبد الله العافظ ثنا ابو جعفر عبد الله بن اسماعيل بن ابراهيم بن منصور - الصلاة

محمد بن يوسف بن عيسى الطباع حدثني اسحاق بن عيسى ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر... فذ

موصول - ومن طريق الماکم اخرجہ البيهقي في سننه (۲۵۱/۲) - وقد صححه الماکم في المستدرک و وافقه الذهبي -

۱۷۷۵ - اخرجہ مالك في الاستسقاء (۱۹۰/۱) باب: العمل في الاستسقاء، و البخاري في الاستسقاء (۱۰۰۵) باب: الاستسقاء و خروج

صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و (۱۰۱۲) باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و (۱۰۲۶) باب: صلاة الاستسقاء - كفتين و (۱۰۲۷)

الاستسقاء في المعلى و مسلم في الاستسقاء (۸۹۶) و النسائي في الاستسقاء (۱۵۷/۲) و ابن ماجه في الازمنة (۱۲۶۷) باب: ما جاء

صلاة الاستسقاء، و ابن خزيمة (۱۶۰۶) (۱۶۱۴) و الطحاوي في المعاني (۲۲۳/۱) (۲۲۴) و احمد في المسند (۴۱۰۲۹/۶) من طريق عن

الله بن ابي بكر باسناده - و اخرجہ ابن ابي زئب عن الزهري عن عباد بن نجيم باسناده - اخرجہ البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۶) (۱۰۲۵)

ابو داود في الصلاة (۱۱۶۲) باب: جباغ ابواب صلاة الاستسقاء و تفرغيا و النسائي في الاستسقاء (۱۶۲/۲) (۱۶۳) و ابن هبان

الاستسقاء (۲۸۶۵) (۲۸۶۵) من طريق عن ابن ابي زئب - و اخرجہ جماعة عن الزهري عن عباد باسناده نحوه: ف اخرجہ محمد

الزهري - اخرجہ عبد الرزاق (۴۸۸۹) و من طريق الترمذي (۵۵۶) في الاستسقاء و قال الترمذي: (حسن صحيح) - و اخرجہ ابو

(۱۱۶۱) و احمد (۲۹/۶) و ابن خزيمة (۱۶۱۰) - و اخرجہ الزبيدي عن الزهري به - اخرجہ ابو داود في الصلاة (۱۱۶۲) - و اخرجہ

عن الزهري به - اخرجہ البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۳) و النسائي (۱۵۸/۲) و الدارمي (۳۶۱/۱) و الطحاوي في المعاني (۲۲۳/۱)

خزيمة (۱۶۱۰) و احمد (۴۰/۶) - و اخرجہ يونس عن الزهري به - اخرجہ مسلم في الاستسقاء (۸۹۶) و ابو داود (۱۱۶۲) و ابن

(۱۶۲/۲) و ابن هبان (۲۸۶۶) - و عدد من وجوه اخرى عن عباد بن نجيم به - ف اخرجہ ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن

سباني نظريجه ان ثناء الله قريبا - و اخرجہ عمرو بن يحيى عن عباد - اخرجہ البخاري في الدعوات (۶۲۴۳) باب: الدعاء مستقبل القب

اخرجہ عباد بن خزيمة عن عباد به - اخرجہ ابو داود في الصلاة (۱۱۶۶) و ابن خزيمة (۱۶۱۵) و ابن هبان (۲۸۶۷) و الطحاوي في

(۲۲۶/۱) و احمد (۴۱۰۶/۶)

ادا کریں (دعا مانگتے ہوئے) آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور دو رکعت (نماز استسقاء) ادا کی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: چادر کو الٹا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابو بکر انماطی، ذکر بغدادی انہ من شیوخ دارقطنی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۴۰۸)۔

1776- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي مَرْوَانَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ سُنَّةُ الْإِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَلَبَ رِذَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلَى يَمِينِهِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَثْرًا فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَقَرَأَ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ .

☆ ☆ طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کا سنت طریقہ دریافت کر سکوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لیے) سنت یہ ہے: عید گاہ میں نماز استسقاء ادا کی جائے البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا بھی دیا تھا، آپ ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا تھا، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تھی، آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہی تھی اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی، آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1777- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

☆ ☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے، آپ نے وہاں لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔ آپ نے بارش کے نزول کی دعا کی۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

۱۷۷۶- أخرجه الحاكم في الاستسقاء (۱/۲۳۶) وصححه من رواية رسول بن بكارة به - و تعقبه الذهبي في (التلخيص) بقوله: (ضعف عبد العزيز) - و أخرجه البيهقي في الاستسقاء (۲/۲۶۸) من طريق الحاكم - وقال: (محمد بن عبد العزيز لهذا غير قوي) - و محمد بن عبد العزيز ضعفه أبو حاتم الرازي و تركه النسائي - و قال البخاري: منكر الحديث -

1778- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ فَدَعَا اللَّهُ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ فَسُقُوا.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے آپ عید گاہ تشریف لائے وہاں آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنی چادر کو اٹا دیا تو لوگوں کو سیراب کر دیا گیا (یعنی بارش نازل ہو گئی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حانی، ابواسحاق نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

1779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدِ وَالِاسْتِسْقَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین اور استسقاء کی نماز میں بلند آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔

1780- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَحَبَّ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوا أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لائے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جب آپ دعا مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر اٹا دیا۔

1781- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحَبَّ النَّاسَ.

1779- فی اسنادہ عبد اللہ بن نافع و هو ضعيف تقدمت ترجمته لكن اجتمعوا على ان القراءة في الاستسقاء جهرًا كما ذكر ابن سعد (جريدة المصنف) (۱/۵۷۵)۔

1780- المرحوم البطحاوی فی الاستسقاء (۱۰۲۸) و مسلم (۸۹۵) و النسائی (۱۶۲/۲) بابها کم صلوة الاستسقاء و ابن ماجه فی الاستسقاء (۱۳۶۷) و ابن خزيمه (۱۱۰۷) و الطحاوی فی المطاني (۱/۳۳۲-۳۳۳) و المدنی (۱/۳۶۰) من طرقه ابی بکر بن محمد بن اسحاق۔

○ اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن کنانہ عامری، (اور ایک قول کے مطابق) ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۶۹)۔

1783 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ - وَقَالَ هَارُونُ وَيُوسُفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يُسْأَلَ عَنِ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَشِعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَبِّعًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں۔ ہارون اور یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تا کہ میں ان سے بارش کی دعا کے سلسلے میں پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں دریافت کر سکوں، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے کیوں نہیں دریافت کیا (پھر انہوں نے بتایا): نبی اکرم ﷺ خشوع و خضوع کے عالم میں گریہ وزاری کی کیفیت میں (عید گاہ) تشریف لے گئے تھے اور آپ ﷺ نے دو رکعت اس طرح ادا کی تھی جس طرح آپ عید کی نماز میں ادا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

1784 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

1782 - اخرجہ الترمذی فی الصلاة (۵۵۹) باب: ما جاء فی صلاة الاستسقاء والنسائي فی الاستسقاء (۱۶۲/۲) باب: کیف صلاة الاستسقاء، و احمد (۲۳۰/۱) و ابن خزيمة (۱۵۰۵) و ابن حبان (۲۸۶۲) و ابن ماجه فی الالقامة (۱۲۶۶) و العاکم فی الاستسقاء (۲۳۶/۱) و البيهقي فی الاستسقاء (۲۶۱/۲) من طريق وكيع باسناده وقال الترمذی: (حسن صحيح) - و اخرجہ عبد الرحمن عن سفیان به - اخرجہ النسائي (۱۵۶/۳) و ابن خزيمة (۱۵۰۸) - و اخرجہ ابو نعیم عن سفیان به - اخرجہ الطبراني فی الكبير (۱۰۸۸) - 1786 - اخرجہ المدارقطنی من طريق عن سعيد عن قتادة عن انس فاخرجہ من طريق يزيد ابن زريع ورعبي بن سعيد الفطاني و خالد بن الحارث و ابي امامة كلثوم عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس - وروايانوسم كالتالي: رواية يزيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجہ البخاري فی المناسقب (۲۵۶۵) باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم و ابو داود فی الصلاة (۱۱۷۰) باب: رفع اليدين في الاستسقاء - ورواية خالد بن الحارث و ابي امامة تفرد بهما المدارقطنی - ورواية يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجہ البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱) باب: رفع الامام يده في الاستسقاء و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) باب: رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء في النسائي في الاستسقاء (۱۵۸/۲) باب: كيف يرفع في الاستسقاء في (شرح السنة) (۱۱۶۲) - و تاجوسم ابن ابي عمير عن سعيد به - اخرجہ البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱) و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) - و اخرجہ عبد الاعلى عن سعيد به - اخرجہ مسلم (۸۹۵) - و اخرجہ محمد بن جعفر عن سعيد به - اخرجہ احمد (۲۸۲/۲) - و اخرجہ عبدة عن سعيد به - اخرجہ الدرسي (۳۶۱/۱) - وقد ورد الحديث من طريق ثابت عن انس نحوه - اخرجہ مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) و النسائي في قيام الليل (۲۶۹/۲) باب: ترك رفع اليدين في الدعاء في الترمذی و ابن خزيمة في صحيحه (۱۵۱۲) و الهروي في شرح السنة (۱۱۶۶) و كذلك ابو داود في الاستسقاء (۱۱۷۱) -

قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِيهِ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِيهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا کے دوران ہاتھ اٹھائے ہیں آپ ﷺ نے اس دوران اتنے ہاتھ بلند کیے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگتے ہوئے کبھی ہاتھ بلند نہیں کیے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا تھا آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔



کتاب الجنائز

جنائز کا بیان

1- باب المشی امام الجنازة.

باب 1: جنازے کے آگے چلنا

1785- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہما کے آگے چلا کرتے تھے۔

.....

جنازے کے آگے چلنے کا حکم

"الکافی" کے مصنف حاکم شہید تحریر کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس (جنازے) کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے

تاہم اس کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ان کی دلیل وہ روایت ہے، حضرت ابوبکر اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

1780- أخرجه البيهقي في المعرفة (٧٤٨٢) و الحبيدي (٦٠٧) و من طريقه ابن حبان (٢٠٤٧) و أخرجه أيضاً ابن أبي شيبة (٢٧٧/٢)

باب: المشي امام الجنازة و الطيباسي (١٨١٧) و احمد (٢٨/٢) و ابو داود في الجنائز (٢١٧٩) باب: المشي امام الجنازة و الترمذي في

الجنائز (١٠٠٨) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة و النسائي في الجنائز (٥٦/٤) باب: مكان الساتي امام الجنازة و الطحاوي في الساتي

(٤٧٩/١) باب: المشي في الجنازة و ابن ماجه في الجنائز (١٤٨٢) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة و البيهقي (٢٤٠٢/٤) باب: المشي

امام الجنازة و الهروي في (شرح السنة) (١٤٨٨) من طريقه عن ابن عيينة عن الزهري باسناده - و أخرجه التافسي في (المسند) (٢٥٩١) و

من طريقه البيهقي في المعرفة (٧٤٨٥) و الترمذي (١٠٠٨) و النسائي (٥٦/٤) و البيهقي في الكبرى (٢٤/٤) و المعرفة (٧٤٨٧) و

الطبراني في الكبير (١٣١٣٢) (١٣١٣٤) (١٣١٣٦) و الطحاوي في الساتي و النسائي امام الجنازة عن ابن شهاب مرسل - و تابعه علي بن

عمر الزهري به موصول جماعة منجم: البخاري و النسائي و الطحاوي - و حكى الترمذي ذلك عقب رواية ابن عيينة فقال

جماعة - و رجع المرسل على الموصول جماعة منجم: البخاري و النسائي و الطحاوي (٢٢٥/١) باب: المشي امام الجنازة عن ابن شهاب مرسل - و تابعه علي بن

(العل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح) - و راجع: (شرح السنة) للهروي (٢٢٢/٥) و شرح الساتي للطحاوي

(٤٨٠-٤٧٩/١) و سنن البيهقي (٢٤/٤) و المعرفة له (٢٧٠-٢٦٩/٥) و نصب الرابة (٢٩٢/٢-٢٩٤) و تلخيص الكبير (١١٢-١١١/٢)

اسی طرح (دوسری دلیل یہ ہے) کہ لوگ میت کے لیے سفارشی ہوتے ہیں اور رواج یہی ہے سفارشی آگے چلتا ہے اس شخص سے جس کی اس نے سفارش کرنی ہوتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے (جس میں یہ بات مذکور ہے):

”نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کرتے ہوئے جنازے کے پیچھے چلے تھے۔“

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جنازے کے پیچھے چلا کرتے تھے ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات تو جنازے کے آگے جایا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے وہ دونوں یہ بات جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے لیے سہولت پیدا کر دیں۔

اس کا مضموم یہ ہے: لوگ جنازے کے آگے چلنے سے احتراز کر لگے تھے تو اگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے پیچھے چلتے تو راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنازے میں شریک ہونے والوں کو دشواری پیش آتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے کو جنازے کے آگے چلنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نوافل پر حاصل ہوتی ہے۔

بہرحسب کہتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے میں وعظ و نصیحت کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ جب انسان جنازے کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی پھر حالت کے بارے میں بھی جائزہ لیتا ہے، وہ اس صورت حال سے نصیحت حاصل کرتا ہے اس طرح بعض اوقات جنازے کو اٹھانے میں اس کے تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے تو جب لوگ جنازے کے پیچھے چل رہے ہوں گے تو ضرورت کے وقت یہ تعاون کر سکیں گے اس لیے یہی افضل ہے۔

1786 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2- باب الْمُسْلِمِ لَيْسَ بِنَجَسٍ.

باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا

1787 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمَلَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَنْجَسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو

الہموط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 88/2

کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

3- باب مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّكْبِيرِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار تکبیروں کا کہا جانا

1788 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ مَرْوَانَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُمِّيَ قَبْرُهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ. وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضَ هَذَا الْكَلَامِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھی تھی حضرت جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کو اسی دن نماز پڑھائی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کو "مسجد خیف" میں دفن کیا گیا ان کا رخ قبلہ کی طرف کیا گیا تھا اور ان کے لیے لحد بنائی تھی اور ان کی قبر پر چونا لگا دیا گیا تھا۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن مالک متروک ہے دیگر راویوں نے اس روایت کے بعض حصے کو عروہ کے کلام کے طور پر

نقل کیا ہے۔

1787- أخرجه الحاكم (286/1) آخر كتاب الجنائز من رواية خالد بن مخلد: ثنا سليمان ابن بلال عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً بنحوه - وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه - وفيه رفض للحديث مختلف فيه على محمد بن عمرو بن اسحاق: (منقول مثلاً فيبئس) - ال - ونعقبه الذهبي بقوله: (بل عمل بهما: فيستحب الفصل) - ال - وأخرجه الحاكم أيضاً (280/1) من رواية ابي بكر وعثمان ابني ابي شيبة عن سفيان: باسناده مرفوعاً - وعلقه البخاري في الجنائز (150/2) باب: (غسل الميت ووضوؤه بالماء والسدر) مرفوعاً على ابن عباس فقال: (وقال ابن عباس رضي الله عنهما: المسلم لا ينحس حياً ولا ميتاً) - قال ابن حجر في (الفتح) (152/2): (وصله سعيد بن منصور: حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما - قال: (اللا تنحسوا موتاكم: فان المؤمن ليس ينحس حياً ولا ميتاً) - اسناده صحيح - وقد روي مرفوعاً: أخرجه الدارقطني من رواية عبد الرحمن بن يحيى المخرومي عن سفيان - وكذلك أخرجه الحاكم من طريق ابي بكر وعثمان ابني ابي شيبة عن سفيان - والذي في مصنف ابن ابي شيبة عن سفيان موقوف: كما أخرجه سعيد بن منصور - وروي الحاكم نحوه مرفوعاً أيضاً من طريق عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما) - ال - قلت: والاشارة عن ابن عباس موقوف عند ابن ابي شيبة (92/6) وعبد الرزاق (100/2) في الجنائز باب من غسل ميتاً اغتسل او توشأ - وله شواهد موقوفة عندهما عن عائشة و ابن مسعود و ابن عمر وغيرهم - وذكر له البخاري شافياً عن سعد بن ابي وقاص من قوله لقول - وذكر له البخاري شافياً مرفوعاً: (المومن لا ينحس) - وقد روي لهذا الحديث عن ابن ابي عمير - رضي الله عنه - مرفوعاً - أخرجه البخاري في الفصل (282) باب: عرق الجنب و ان المسلم لا ينحس و (280) باب: الجنائز اخرج و ينحس في الميتم (271) باب: الدليل على ان المسلم لا ينحس و ابو داود في الطهارة (226) الترمذي (121) باب ما جاء في مصافحة الجنب و النسائي (150/1) في الطهارة و ابن ماجه في الطهارة (526) باب: مصافحة الجنب ابن ابي شيبة (172/1) و ابو عوانة (270/1) و ابن الجارود (96) - وله شاهد من حديث عذبة مرفوعاً نحوه - أخرجه مسلم (272) ابو داود (220) و النسائي (150/1) و ابن ماجه (520) و احمد (286/5) و ابو عوانة (270/1) و ابن ابي شيبة (172/1) -

1788 - فكذا اوردہ الدارقطني من رواية لهذا المتروك - وأخرجه الحاكم (286/1) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً - وفي اثناء الطرقات بن السائب الجزري - قال الحاكم عقبه: (لمست من يخطئ عليه ان الفرقات بن السائب ليس من شرط هذا الكتاب و انما اخرجنا شافياً) - ال - وقال الذهبي في (التلخيص): (فرات ضعيف) - ال -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سلیمان، ابوحسن علاف معروف ب (ابن قافا): قال خطیب بغدادی: وما علمت من حاله اخیرا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳/۵)۔

1789- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ لِحَدَّادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيْبِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلَى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَقَالُوا هَذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے ان پر چار تکبیریں پڑھی تھی انہوں نے یہ کہا تھا: اے اولادِ آدم! تمہارا (نماز جنازہ ادا کرنے کا) یہ طریقہ ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صباح، بغدادی، سمسار، اصل من تھاوند، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از انظار ابن حجر عسقلانی (۱۱۰/۲)۔

1790- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ ضَعْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيْبِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِهَذَا مَوْقُوفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رحمة بن مصعب واسطی۔ قال ابن معین: ليس بشيء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۲/۳)، و الاضعفاء والمتر وکین (لابن جوزی (۲۸۳/۱)۔

1791- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحِ

1791- أخرجه المصنف قسطنطینی لفظاً من طريق عثمان بن سعد و يونس عن الحسن و أخرجه البيهقي (۲۶/۴) من طريق أبي عبيدة عن عثمان بن سعد به و أخرجه العاظم (۲۶۵/۱) من رواية يونس عن الحسن باسناده۔ وقال: (صحيح الاسناد و لم يخرجهاد و هو من النوع الذي لا يوجد للتابعي الا الراوي الواحد فان عتيب بن ضمرة السلمي ليس له رواة غير الحسن۔ و عتيبي ان الضيحين علا له بطلا اضرى هو انه روي عن الحسن عن ابي يونس ذكر عتيبي)۔ ثم ساقه العاظم (۲۶۵/۱) من رواية يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الربيع عن الحسن عن ابي بن كعب به دون ذكر عتيبي ثم قال: (لنا لا يعلل حديث يونس بن عبيد: فانه اعرف بهديث الحسن من اهل المدينة و غيره و الله اعلم)۔

1791- اعلمه ابو الطيب آبادي في (التعليق المنفي) برحمة بن مصعب و ذكر قول ابن معين فيه: (ليس بشيء)۔ وفاته ان يعله بساوير بن عبيد و هو متروك الحديث بل رمي بالوضع لكن ورد الحديث من وجه آخره عن يونس: فخرجه العاظم (۲۶۵/۱) من رواية عاظم عن يونس عن الحسن عن عتيبي عن ابي بن كعب به مرفوعاً: كما سبق في الذي قبله۔

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن روح مدینی۔ قال ابن حجر فی لسان المیزان (۳۳۰/۳): من ثقات، ولقبہ عبدوس۔ و ذکر مزنی فی رواة عن

شبابہ بن سوار، قال: وعبد اللہ بن روح مدائنی۔

○ خارجه بن مصعب بن خارجه، ابوجاج، سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ وكان

یدلس عن کذا بین، (اور ایک قول کے مطابق): ان ابن معین کذبہ۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا

انتقال 168ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

1792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ

بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ كَذَا قَالَ كَبُرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ أَبُو

بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعًا وَكَبُرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا وَكَبُرَ صُهَيْبٌ

عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبُرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا. مُحَمَّدُ بْنُ

الْوَلِيدِ هَذَا ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہی تھی، حضرت ابو بکر

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں، حضرت امام حسین

نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

4-باب التَّسْلِيمِ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدًا وَالتَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ.

باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے

1793- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۷۹۲- اضربه الحاكم في المستدرک (۲۸۵/۱) باب التکبیر علی الجنائز اربعاً من رواية ابي الوليد محمد بن احمد بن برد اللخمي

تتمت الموقن بن جميل باسناده وقال: صحيح الاسناده ولم يضر جهاه و البهلول بن فضالة من أهل الزهد و العلم ا بحت لا يجمع

الا ان التبعين لم يضر جهاه لسوء حفظه - ۵۱- و قال الذهبي (مبارك ليس بالجملة) كما في (الناظرين) للذهبي جنود المستدرک

وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے اس میں چار تکبیریں پڑھی اور ایک سلام پھیرا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عنبس کوئی نخعی، اسمہ عمرو بن مروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حجر تمیزاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷)۔

○ مروان نخعی۔ قال ابن ابی حاتم فی جرح و تعدیل (۲۷۲/۸): روی عن علی۔ رضی اللہ عنہ۔ روی عنہ عمران، سمعت ابی یقول ذلک ویقول: محمول۔ وانظر ترجمته فی لسان (۲۲/۶)، و معنی فی ضعفاء (۲/۶۵۲)۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نماز (جنازہ کا طریقہ یہ ہے): آدمی پہلے ایک مرتبہ تکبیر کہے پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر ایک تکبیر کہے اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر ایک تکبیر کہے اور اسکے بعد اپنے لیے میت کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا

۱۷۹۲- اخرجہ البيهقي في الكبرى (۴/۶۴۲) و ابن ابي نية في المصنف (۴/۱۱۸) عن حفص بن غياث باسناده- و اخرجہ عبد الرزاق (۲/۶۵۷) عن حمير قال: بلغني عن ابي هريرة: انه سلم على جنازة حتى سمع من يليه- وقاله ابن جرير عن ابي هريرة- انه- فكننا من فعل ابي هريرة موقوفا غير مرفوع- و اخرجہ مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة في قصة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي قال: (و كبر لربع تكبيرات) و لم يذكر التسليم- فكننا اخرجہ مالك في الجنائز (۱/۲۳۶) باب: التكبير على الجنائز و من طريقه الشافعي و من طريق الشافعي اخرجہ البيهقي في المعرفة (۷۵۷۷) و من طريق مالك- ايضا- اخرجہ البخاري في الجنائز (۱۲۵۵) باب: الرجل ينهي على اهل البيت بنفسه و باب: التكبير على الجنائز اربعا (۱۳۳۳) و مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز و احمد (۲/۶۲۸-۶۲۹) و ابو داود في الجنائز (۳۲۰۴) باب: في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك و الشافعي في الجنائز (۷۲/۴) باب: عدد التكبير على الجنائز و البغوي في (شرح السنة (۱۶۸۹) و ابن حبان في الجنائز (۲۰۶۸) و اخرجہ عبيد الله بن عمر عن الزهري باسناده- اخرجہ احمد (۲/۲۸۹) و ابن حبان في الجنائز (۲۱۰۰)- و اخرجہ مسمر عن الزهري باسناده- اخرجہ البخاري في الجنائز (۱۳۱۸) باب: الصفوف على الجنائز و الترمذي في الجنائز (۱۰۲۲) باب: ما جاء في التكبير على الجنائز و ابن ماجه في الجنائز (۱۵۳۴) باب: في الصلاة على النجاشي و ابن ابي شيبة (۲/۳۰۰-۳۶۲-۳۶۳) و اخرجہ صالح عن الزهري به- اخرجہ مسلم في الجنائز (۹۵۱)- و اخرجہ عقيل عن الزهري به- اخرجہ البخاري في الجنائز (۱۳۳۸) و في مناقب الانصار (۲۸۸۱) باب: موت النجاشي و مسلم في الجنائز (۹۵۱)- و اخرجہ زمة بن صالح عن الزهري به- اخرجہ الطيالسي (۲/۲۲۰) و احمد (۲/۴۷۹)- و اخرجہ ابن عيينة فقال: عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به- اخرجہ احمد (۲/۲۴۱) و البغوي في (شرح السنة)- و جمع بين الروايتين عن الزهري جملعة- و اخرجہ محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن سعيد و ابي سلمة عن ابي هريرة به- اخرجہ احمد (۲/۵۲۹)- و تابعه مسمر عن الزهري عن عوسبة به- اخرجہ عبد الرزاق (۲/۶۲۹) و من طريقه احمد (۲/۲۸۰)- و تابعه عقيل عن الزهري عن عوسبة به- اخرجہ البخاري في الجنائز (۱۳۳۷) باب: صلاة العبيان مع الناس على الجنائز و مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز و تاجموسم صالح عن الزهري عن عوسبة به- اخرجہ البخاري في مناقب الانصار (۲۸۸۰) و مسلم في الجنائز (۹۵۱) و البيهقي في الكبرى (۱۹/۴)- و تابعه يونس عن الزهري عن عوسبة به- اخرجہ ابن حبان في الجنائز (۲۱۰۱)-

کرنے، پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

ابتدائی دور میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف تھا، صحابہ کرام سے تین سے لے کر سات تک تکبیروں کی

روایات منقول ہیں، تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک روایت نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن مل گئی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا، آپ لوگوں کو ساتھ لے کر

عید گاہ تشریف لائے، آپ نے ان کی صفیں قائم کروائیں اور نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہی وجہ ہے، جمہور فقہاء نے اس روایت پر عمل کیا ہے۔

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی منقول ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے غریب عورت کی نماز جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے شیخ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں

چار تکبیریں کہا کرتے تھے، ایک مرتبہ نماز جنازہ میں انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی، جب ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت

کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی (پانچ مرتبہ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

شیخ ابویضیمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں کبھی چار، کبھی پانچ، کبھی

کبھی سات اور کبھی آٹھ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں

نبی اکرم ﷺ نے اس نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی، پھر اسکے بعد آپ ﷺ اپنے وصال ظاہری تک چار تکبیریں ہی کہیں

رہے۔

اس روایت میں جمہور فقہاء کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنے پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے، جبکہ باقی تکبیروں کے بارے میں

اختلاف ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے، تمام تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک باقی

مختصر القدوری، از امام ابوالکسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان، بیروت، لبنان، ص ۱۱۱

تکبیروں میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے اور اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

جن فقہاء نے اس روایت کے ظاہر کو ترجیح دی اور جو لوگ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم بیان کیا اور جو فقہاء ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے دوسری تکبیرات کو پہلی تکبیر کے مشابہہ قرار دیا ہے کیونکہ قیام اور استواء کے حوالے سے تمام تکبیریں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا یا دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں ایک مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے مزنی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عام نماز میں سلام پھیرنے کے بارے میں ان حضرات کا اختلاف ہے اور نماز جنازہ کو فرض نمازوں پر قیاس کرنا ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں ایک ہی سلام پھیرا جاتا ہے اور انہوں نے نماز جنازہ کو بھی فرض نمازوں پر قیاس کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: نماز جنازہ میں بھی ایک ہی سلام پھیرا جائے گا۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں دو سلام پھیرے جاتے ہیں ان کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی عام نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

اگر نماز میں سلام پھیرنے کو سنت قرار دیا جائے تو نماز جنازہ میں بھی سلام پھیرنا سنت ہوگا اور اگر وہاں اسے فرض سمجھا جائے تو یہاں بھی فرض شمار ہوگا۔ اسی طرح مالکی مسلک میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے سلام پھیرتے ہوئے پست آواز میں سلام پھیرا جائے گا یا بلند آواز میں سلام پھیرا جائے گا۔

1794 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْفَرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ الْجَزْرِيُّ - كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ - عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

بلد الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مَهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْرَجَ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا إِنَّمَا هُوَ فَرَاتُ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری مرتبہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی فرات بن سائب یہ متروک الحدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خمیس بن بکر بن خمیس۔ قال صالح بن محمد جزرة علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۳۶۲)۔

1795 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبِشَرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

☆☆☆ طلحہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو انہوں نے اس میں

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی میں نے اس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کہ

سنت یہ ہے۔

.....

۱۷۹۵ - اخرجہ البخاری فی الجنائز (۱۳۲۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و ابو داود فی الجنائز (۳۱۹۸) باب: ما يقرأ على

الجنائز و الترمذی فی الجنائز (۱۰۲۷) باب: ما جاء في القراءة على الجنائز بفاتحة الكتاب و ابن الجارود فی (المنتقى) (۲۵۲۵) و الحاکم

(۲۸۶/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۸/۴) من طريق طيفان باسناده - و تابعه شعبه عن سعد بن ابراهيم به - اخرجہ البخاری فی الجنائز

(۱۳۲۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و النسائي في الجنائز (۷۵/۴) باب: الدعاء و الطولوسي (۲۷۱۱) و الحاکم (۲۵۸/۱)

البيهقي (۲۹/۴) - و تابعه سعد بن ابراهيم بن سعد عن ابيه سعد بن ابراهيم به - اخرجہ النسائي في الدعاء (۲۷۰/۱) باب: الدعاء

على الجنائز و التكميبي في سنن (۵۷۹) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و اخرجہ ايضا النسائي في الجنائز

(۷۵۰۷۴/۴) باب: الدعاء و الطولوسي في (شرح السنة) (۱۱۹۹۴) و ابن حبان في الجنائز (۲۰۷۱) (۲۰۷۲) و البيهقي في الكبرى (۲۸/۴)

ابن الجارود في الجنائز (۵۲۷) - و اخرجہ النسائي في السنن (۵۸۰) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و هو عند الحاکم

المسننك (۲۵۸/۱) و السنن الكبرى للبيهقي (۲۹/۴) من طريق ابن عبيدة عن سعد بن ابراهيم بن سعد عن ابي سعيد الخدري

سعد بن عباس به - و اخرجہ زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس بنحوه - اخرجہ ابن الجارود في المنتقى (۵۳۶) -

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں کوئی بھی قرأت نہیں ہوگی، یہ صرف ایک دعا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے ہمارے ملک میں کہیں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔

یہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء بیان کی جائے گی، پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔ تیسری تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے بخشش کی دعا کی جائے گی اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی، پھر اسی طرح تمام تکبیروں میں کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب عام معمول کا ایک منقول روایت سے مختلف ہونا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے نماز جنازہ پر لفظ صلوة کا اطلاق ہوگا یا نہیں ہوگا؟

عام معمول کی حکایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علاقے کے بارے میں بیان کی ہے جبکہ حدیث سے مراد وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں یہ بات پتہ ہوئی چاہیے کہ یہ ایک سنت ہے۔

جن فقہاء نے اس حدیث کو عام معمول پر ترجیح دی ہے ان کے نزدیک لفظ صلوة کا اطلاق نماز جنازہ پر بھی ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

ان حضرات نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کے حق میں ان روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز جنازہ کی مختلف دعائیں منقول ہیں ان میں سے کسی بھی روایت میں تلاوت کا ذکر نہیں ہے۔

اس بنیاد پر وہ روایات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف تصور کی جائیں گی۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی توضیح کی ہے:

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوامامہ جو اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں اور ان کے والد غزوہ بدر میں شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نماز جنازہ میں یہ بات سنت ہے امام تکبیر کہے پھر اس کے بعد پست آواز میں سورہ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیریں کہنے کے بعد صرف دعا کرے۔ اس روایت کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو محمد سوید فہری کو سنایا تو وہ بولے: میں نے ضحاک بن قیس کو حبیب بن مسلمہ کے حوالے سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔

1796 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَغْتَسِلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میت کو غسل دیتے ہیں تو ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا ہے اور کوئی غسل نہیں کرتا (یعنی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم نہیں ہے)۔

1797 - حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا. وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

☆☆ ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن نعمان - قال دارقطنی: ليس بقوي، كذا نقله ذهبي في ميزان (۳۶۶/۱)، وانظر: لسان (۶۱۲/۱)، ومغني في

بدلية الجبلد از شيخ ابوالوليد محمد بن احمد بن رشد القرطبي الاندلسي

1796 - صحيح ابن حجر اسناده في التلخيص (۲۲۹/۱) - وقد اخرج به الخطيب البغدادي في (تاريخ بغداد) (۴۲۶/۵) و البيهقي في الكبري (۲۰۶/۱) من طريق المخرومي به - وله تواتر عن ابن عمر عند ابن ابي شيبة (۲۶۷/۲ - ۲۶۸) و عبد الرزاق (۶۰۷/۲ - ۶۰۸) و البيهقي في الكبري (۲۰۶/۱ - ۲۰۷) بالفاظ مختلفة -

1797 - هكذا اوردته الدارقطني لنا موقوفا من رواية ايوب بن النعمان وقد رفعه ابن ابي ليلى و ايوب بن سعيد بن حمزة والمرقع بن زبير به مرفوعا - ومباني عند الدارقطني رواية ايوب بن سعيد بن حمزة و المرفع عن زبير ومباني تخریج رواية ابن ابي ليلى ان

النه - وقد اكرجه ابو القاسم البغوي في (الجمعبات) (۲۲۵) من رواية ثعبة عن الحكم عن زبير بن ارقم من فعله موقوفا - و اما رواية ابن ابي ليلى عن زبير بالرفع فزوالها مسلم في الجنائز (۹۵۷) باب الصلاة على القبر و ابو داود في الجنائز (۳۶۷) باب التكبير على

الجنائز و الترمذي (۱۰۲۲) و النسائي في الجنائز (۷۲/۶) باب: عدد التكبير على الجنائز و ابن ماجه في الجنائز (۱۵۰) باب: ما قاله

فيسن كبرهنا و احمد في المسند (۲۷۲ - ۳۶۸ - ۳۶۷/۶) و الطحاوي في المعاني (۱۹۲/۱) و ابن ابي شيبة (۲۰۲/۲ - ۲۰۳) و البيهقي في الكبري (۲۰۶/۱) و ابن حبان في الجنائز (۲۰۶۹) من طريق ثعبة عن عمرو بن مرة: سمعت ابن ابي ليلى يماثاره -

ضعفاء (۹۸/۱)، وجرح و تعدیل (۲۶۰/۲)۔

1798 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ حَمَزَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدْعَهَا لِأَحَدٍ.

حدیث 1844: ایوب بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں اس لیے ہم کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کریں گے۔

1799 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن سلح، ہمدانی کو فی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۹/۱)۔

1800 - حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْمُرْقَعِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ أَدْعَهَا لِأَحَدٍ بَعْدَهُ.

☆ ☆ مرقع نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ مرتبہ تکبیریں کہی انہوں نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ مرتبہ تکبیریں کہی تھی اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کروں گا۔

1801 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَخْمَرُ عَنْ يَحْيَى التَّمِيمِيِّ عَنْ عَيْسَى مَوْلَى حُدَيْفَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيلِي أَبُو

۱۷۹۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲۷/۴) كتاب الجنائز: باب من نصب في زيادة التكبير على الأربع التي نخصيها العن الفضل بها من طريق المصنف به - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱/۴۹۷): حدثنا فهد قال: ثنا محمد بن سعيد قال: أنا حفص بن غياث به - وفيه عهد الملك بن سلح: قال العافظ في (التقریب) (۱/۴۲۱): صدوقه لكن نقل عن ابن حبان انه ذكره في التفات وقال: (بخطي) - بنظر: التوسيط (۲۹۶/۶)۔

۱۸۰۱- تقدم وعيسى مولى حذيفة ضعفه المدركوني -

الْقَائِمِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے آقا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) جو ایک نیک آدمی ہیں ان کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ مجھے کوئی وہم لاحق نہیں ہوا بلکہ میں نے اسی طرح تکبیر ادا کی ہے جیسے میرے خلیل حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہم (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تکبیر کہی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن زیاد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۰/۱)۔

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن حارث جابر، (اور ایک قول کے مطابق): مجمر - تمیمی، بکری، ابو حارث کوفی، یہ لیسن الحدیث ہیں، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دروایہ عن مقدم مرسلہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1802 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ صَلَّى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ تَكْبِيرَتَهُ الْأُولَى قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى أَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيرَهُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ تَشْهَدُ تَشْهَدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ وَانصَرَفَ .

☆☆ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اس کے بعد انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ ان کی آواز ان کے پیچھے موجود لوگوں تک آئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ایک تکبیر باقی رہ گئی تو انہوں نے نماز کے تشہد کے الفاظ پڑھے پھر انہوں نے تکبیر کہی اور نماز کو ختم کر دیا۔

1803 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعْتُ

۱۸۰۲ - اخرجہ الشافعی فی الام (۲۷۰/۱) بابہ الصلاة علی الجنائزہ عن مطرف بن منذر عن مصر عن الزهري الطبراني اخرجنا ابو امامة بن سہل انہ اخرجہ رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم به - و مطرف الكلام له مشهور - و من طريق الشافعي اخرجہ البیهقي المعرفة (۲۶۰/۱) و هو في الكبرى للبيهقي ايضا (۲۹/۶) - و اخرجہ البیهقي في المعرفة (۷۶۰/۵) من رواية عبید اللہ بن ابی زیاد الرضوي عن الزهري به - و اخرجہ الشافعي في الام (۲۷۱/۱) و من طريقه البیهقي في المعرفة (۷۶۰/۸) عن بعض اصحاب الشافعي عن البیهقي عن الزهري به مختصراً - و اخرجہ مطيان ابن مسعود عن الزهري عن ابی امامة عن ابی - و اخرجہ اللواتي عن الزهري عن ابی امامة بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - ذكر ذلك البیهقي في المعرفة (۲۹۵/۵) (۷۵۷۹) (۷۵۸۰) وراجع السنن الكبرى البیهقي (۲۵/۶)۔

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَيْعِ وَأَنَا أَجِدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَأَرَأَسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا وَأَرَأَسَاهُ - ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي فَكَفَّنْتُكَ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَدَفَّنْتُكَ . قَالَتْ كَمَا نَبِيَّ بِكَ وَاللَّهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتُ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بقیع (کے میدان میں کسی شخص کے جنازے میں شریک ہو کر واپس آئے) مجھے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا، میں یہ کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر! (اس کا با محاورہ ترجمہ یہ ہو گا: ہائے! میں مر گئی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہائے میرا سر! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاتی ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ میں تمہیں کفن دوں گا، تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا، تمہیں دفن کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! جب آپ ایسا کر لیں گے تو واپس میرے گھر میں آئیں گے اور یہاں اپنی ایک نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے، تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس تکلیف کا آغاز ہوا، جس میں آپ کا وصال ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد ملک بن واقد حرانی، ابویحییٰ اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تکلم فیہ بلا حجتہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰/۱)۔

1804 - حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ فِيهِ فَهَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں تمہیں غسل دوں گا اور تمہیں کفن دوں گا۔“

1805 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ يَحْيَى الْأَدِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَنِينِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ فَهَسَلْتُكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں تمہیں غسل دوں گا۔“

۱۸۰۴ - المخرج احمد (۲۲۸/۶) وعنه ابن ماجه في الجنائز (۱۶۶۵) باب: ما جاء في غسل الرجل امراته و غسل المرأة زوجها عن محمد بن سلمة به - ومن هنا الوجه المخرج النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۸۲/۱۱) و ابن حبان في كتاب التلخيص (۶۵۸۶) باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم - والبيهقي في الكبرى (۲۹۶/۲) من طريق عن محمد بن سلمة به - وقد شرحه البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷-۱۶۹) من رواية يونس عنه بالسماع من يعقوب - قال ابو صيرفي في (الزوائد) (رجالہ ثقات و المخرج البخاري من وجه آخر مختصراً) - المقلبتة رواية البخاري في المرض (۵۶۶۶) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني و جمع و كذلك البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷) كذلك ما من طريق يحيى بن سعيد - سمعت القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: و لسانہ الحديث مختصراً دون ذكر الصواع و ليس فيه قوله: (تم بعد في وجه النبي توفي فيه صلى الله عليه وسلم) -

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اگر پہلی نماز جنازہ باجماعت ادا کی گئی ہو تو احناف اور مالکیوں کے نزدیک دوبارہ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر

پہلی مرتبہ باجماعت ادا نہ کی گئی ہو تو دفن کرنے سے پہلے دوبارہ باجماعت نماز جنازہ ادا کرنا مستحب ہوگا۔

شوافع اور حنابلہ نے اس بات کی اجازت دی ہے جو لوگ پہلی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہوں وہ دوبارہ نماز جنازہ ادا

کر سکتے ہیں خواہ میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

بلکہ شوافع کے نزدیک ایسا کرنا سنت ہے اور کئی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے یہ متفق علیہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جو تازہ بنی تھی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔

اگر کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو اس کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا

اتفاق پایا جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کی قبر پر اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

یہاں یہ بات مناسب محسوس ہوتی ہے اس بارے میں فقہاء کی عبارات کو نقل کر دیا جائے تاکہ دفن کے بعد نماز جنازہ کے

جواز کے بارے میں ان کی بیان کردہ قیود کا علم ہو سکے۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو نماز جنازہ ادا کیے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو استحسان کا تقاضا یہ ہے: اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا

کی جائے جب تک اس بات کا غالب گمان ہو کہ اس کی لاش پھول کر پھٹ نہیں گئی ہوگی۔ لاش کے خراب ہونے کا تعلق جگہ کے

ساتھ میت کی حالت کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو اگر ابھی دفن سے فارغ نہیں ہوئے تو میت کو

نکال کر اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔ اور اگر دفن کر چکے ہوں تو جب تک لاش خراب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نماز جنازہ ادا کی

جاسکتی ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو قبر پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ قبر

پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

اگر کسی شخص کو غسل دیئے بغیر یا قبلہ کی طرف اس کا منہ کیے بغیر کسی دوسری سمت میں رخ کر کے دفن کر دیا گیا ہو تو اب اگر

قبر کھودنے کی وجہ سے لاش کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قبر کو کھود کر میت کو نکال کر اسے غسل دے کر اسے قبلہ کی طرف منہ کر

کے دفن کیا جائے گا کیونکہ یہ کام واجب ہے۔ اگر واجب کا ادا کرنا ممکن ہو تو اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی

اندیشہ ہو تو قبر کو نہیں کھودا جائے گا کیونکہ اب واجب کی ادائیگی مشکل ہو چکی ہے اور جب وہ مشکل ہو جائے تو واجب ساقط

جاتا ہے۔ جیسے زندہ شخص کا وضو کرنا یا نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو لیکن ابھی اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو اس کی میت کو نکال کر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کی بجائے کسی اور سمت میں دفن کیا گیا ہو یا نماز جنازہ ادا کیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا ہو تو اب قبر کو کھود کر اسے قبلہ کی طرف دفن کیا جائے گا تاکہ واجب ادا ہو جائے اور اگر نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی تو نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی کیونکہ نماز کی شرط موجود ہے اگر کفن نہیں پہنایا گیا تھا تو اسے کفن نہیں پہنایا جائے گا۔

نماز کے بارے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں صحابی انتقال کر گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ پھر نبی اکرم ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

اگر دفن ہوئے ایک مہینے سے زائد عرصہ گزر چکا ہو تو اب نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

کیونکہ سعید بن مسیب نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن مسیب کی والدہ انتقال کر گئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس وقت اس خاتون کے انتقال کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بارے میں ہمیں جو مدت معلوم ہوئی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن مسیب کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی یہ اتنی مدت ہے غالباً اتنے وقت کے دوران میت خراب نہیں ہوتی اس لیے اس مدت تک نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے جیسا کہ تیس دن گزرنے سے پہلے یا پھر یہ بے طالب گمان یہ ہو کہ لاش خراب نہیں ہوئی ہوگی۔

5- باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَرَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ التَّكْبِيرِ.

باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا، تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1806 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرِ الْقَارِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ سَجَادَةٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

اللعن الاسلامی وادنیہ از ذاکر و بہ زحلی

۱۸۰۶- أخرجه الترمذي في الجنائز (۱۰۷۷) باب: ما جاء في رفع اليمين على الجنائز، و البيهقي في الجنائز (۲۸/۱) باب: وضع اليمنى على اليسرى من رواية يحيى بن يعلى عن أبي فروة بن يزيد بن سنان عن زيد بن أبي أنيسة عن الزقري عن سعيد بن مسيب عن أبيه سريرة مرفوعاً به - وقال الترمذي: (غريب لا نعرفه الا من لهذا الوجه) - اله - وقال البيهقي: (تفرد به يزيد بن سنان) - اله - وبه اعلمه بن القطان وقد ضعفه احمد و جماعة - قال الترمذي: (واختلف أهل العلم في هذا: فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يرفع الرجل يديه في كل تكبيرة على الجنائز - وهو قول ابن المبارك و السافعي و احمد و اسحاق - وقال بعض أهل العلم ان يرفع يديه الا في اول مرة - وهو قول الثوري و أهل الكوفة - و ذكر عن ابن المبارك انه قال: في الصلاة على الجنائز - (لا يقبل بينه على شماله) - و رأى بعض أهل العلم: ان يقبل بينه على شماله: كما يفعل في الصلاة - وقال ابو عيسى: (يقبل اوجه الي) - فسلمة و لم يرد ذكر زيد بن أبي أنيسة في هذا الامداد و أخرجه الدارقطني عقبه من هذا الوجه و فيه ذكر زيد بن أبي أنيسة و لعل لهذا اضطراب من أبي فروة بن يزيد بن سنان: فقد لعنه الطعن في حفظه -

أَسْلَمِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حماد بن کسیب - حضرمی، ابوعلی بغدادی، یلقب سجادة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

1807 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

1808 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَهْلَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوذُ

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر اس کے بعد آپ نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن جریر بن جہلہ بن ابی رواد، ابو عباس، وقیل: ابو حسن، عسکلی، بصری، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ

۱۸۰۷ - المخرجه البيهقي في السنن (۲۸/۱) - من طريق محمد بن سليمان الواسطي به - وانظر الحديث السابق -

۱۸۰۸ - المخرجه القبلي في الضعفاء الكبير (۱۱۹/۲) في ترجمة (الفضل بن السكك) قال: حدثنا عيسى بن موسى الضعيفي: حدثنا عبید اللہ بن جریر بن جہلہ - فذكر الحديث - وعزه الزيلعي في نصب الرأية (۲۸۵/۲) للدارقطني قال: (وكانت عليه لكن عمله القبولي في كتاب

بالفضل بن السكك) وقال: انه مجهول - انتهى - ولم اجده في ضعفاء ابن حبان - الا - ثم قال: (حديث آخر بطريق ما تقدم الظاهر

الدارقطني في علله عن عمر بن شعبة، حدثنا يزيد بن هارون، انما يحيى بن حمزة عن نافع عن ابن عمر ان النبي - عليه السلام - كان

صلى الجنائز رفع يديه في كل تكبيرة، واذا انصرف سلم - انتهى - قال الدارقطني: فكنا رفعه عمر بن شعبة، وخاله جماعة، فرفعه

يزيد بن هارون موقوفاً، وهو الصواب - انتهى - ولم يرو البخاري في كتابه المطروح في رفع اليدين نجاً في هذا الباب، والله

موقوفاً على ابن عمر، وحدثنا موقوفاً على عمر بن العزيز رضي الله عنهما - والله اعلم -

ہیں "واسط" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۲۵)۔

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً

كَاتَبَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

★★ عمر و بیان کرتے ہیں: ایک عیسائی عورت کا انتقال ہو گیا جس کے پیٹ میں ایک مسلمان (کا) بچہ تھا تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اس عورت کو اس بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

1810 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا

عَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلْمَانَ قَالَ صَلَّى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ وَهَيْتَ أُمَّ

مَدًّا قَالَ بَلْ عَمَدًا إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيهَا.

★★ ابوسلمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے

مج مرتبہ تکبیر کہی جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے کہا: آپ نے غلطی سے ایسا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا ہے؟ تو

ہوں نے بتایا: جان بوجھ کر کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اسے ادا کیا کرتے تھے۔

1811 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو

مُعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ

سَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ تُؤَفِّقُتُ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُحْضَرَهَا

فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَبْ ذَابْتِكَ وَسِرْ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا . هَذَا لِأَنَّ

بُتَّ وَأَبُو مُعْشَرٍ ضَعِيفٌ .

★★ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے انہوں نے بتایا: ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں

شریک ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو اگر تم اس کے آگے چل

ہے ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

۱۸۰- اخرجہ عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جریر : اخرجني عمرو بن دينار ان شيخا من اهل الشام اخبره عن عمر بن الخطاب و اخرجہ ابن ابي شيبة عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جرير : اخرجني عمرو بن دينار ان شيخا من اهل الشام اخبره عن عمر بن الخطاب و اخرجہ ابن ابي شيبة (۱۵۶/۱) عن ابن عيينة ع عمرو بن دينار به - و اخرج عبد الرزاق (۶۵۸۲) (۶۵۸۱) عن الزهري وعطاء - من قولهما - انهما

سفن في مقابر اهل دينهما - و اخرج عبد الرزاق (۶۵۸۶) و ابن ابي شيبة (۱۵۶/۱) عن ابن جرير عن سليمان بن موسى : ان و ائمة بن

سفيان و ابن ابي شيبة عن النضر بن مانت و هي حبلی من مسلم في مقبرة ليست بمقبرة النصارى و لا مقبرة المسلمين بين ذلك - قال

سفيان : و بليسا اهل دينها - انتهى -

۱۸۱- تقدم و ابو سليمان جوفه المارقطني -

۱۸۲- تفرد به المارقطني و ضعف ابا معشر و هو مخالف لما ثبت عن ابن عمر - و تقدم نفي مطولاً - : (ان النبي صلى الله عليه

وسلم و ابن بكر و عمر كانوا يشنون امام الجنائز) - انهم من ائمة الجمهور من الفقهاء في جواز الشهي امام الجنائز : مما يدل على

ضعف رواية ابي معشر هذه - و ابو سفيان نقل فيه صاحب التعليل الميني (۷۵/۱) عن المارقطني انه قال : مجبول -

(امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں ہے اس روایت کا ایک راوی معشر ضعیف ہے۔)

6- باب حَثِي التَّرَابِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب 6: مٹیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا

1812 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصِ الْمَدَائِنِيِّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ دَفَنَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَحَفَّنَا عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَشَيَاتٍ مِنَ التَّرَابِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَأْسِهِ.

☆☆☆ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: جب آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کروایا (تو اس سے پہلے) آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے ان پر چار مرتبہ تکبیر کہی (بعد میں دفن کے بعد) آپ ﷺ نے دونوں مٹیوں میں تین مرتبہ مٹی لے کر ان کی قبر پر ڈالی آپ ﷺ ان کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے تھے۔

1813 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحِ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ عَنْ جَابِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّى عُمَرُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِأَصْلِيَيْنِ عَلَيْهَا مِثْلَ آخِرِ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى مِثْلِ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

☆☆☆ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے

1812 - أخرجه البيهقي (٤١٠/٢) كتاب الجنائز: باب القالة التراب في القبر بالسماحي وباليد من طريق محمد بن اسحاق: انما علي حفص السمانى به - قال البيهقي: (اشاره ضعيف الا ان له شاهدا من جهة جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مره وسروى عن ابي نصر بن عيسى - رضي الله عنه - مرفوعا - والله اعلم) - الا - أخرجه البزار (٢٩٦/١) - كنف الاشارة - باب: رضى الماء القبر (٨٤٢): حدثنا محمد بن ابن عبد الله ثنا يونس العمري عن عاصم بن عبيد الله باشاره - قال البيهقي (٤٥/٢): (أخرجه البزار - رجاله موثقون الا ان شيخ البزار: محمد بن عبد الله لم يعرفه) - الا - قلت: و عاصم بن عبيد الله: تكلموا فيه وروى تفضيله من وجه عن ابن مسيين وضعفه ايضا: ابن عبيدة و ابن سعد و العوز جاني وغيرهم - بنظر: توشيب الكمال (٥٠٦-٥٠٧/١٢) - وله شاهد رواه ابي السنيد: (ان النبي صلى الله عليه وسلم حفننا في قبر ثلاثا) - أخرجه ابو داود في (المراسيل) ص (٢١١) عن احمد بن حنبل - حماد بن خالد عن قتادم ابن سعد عن زياد عن ابي ابي السنيد: بوزا -

1813 - في اسطره جابر الجعفي: وقد سبقت ترجمته و يهين بن ابي ابيسة: لم الفروي: ابو زيد الجزري ليعبرث عنه يهين والله الرحمن - قال زيد بن ابي ابيسة: اهي يهين بكذب فلا تخبروا به احد - وقال الامام احمد: شررك العويث - وقال ابن مسعود بنسي - وقال مسعود: ما بكذب يهين - وقال في رواه ابن ابي ابيسة عنه: ضعف العويث ليس يهين بشي - و ضعفه ايضا ابن ابي عمير ابن ابي هاشم انه ازى وغيره - و تركه النساني و الدارقطني: بنظر: توشيب الكمال (٢٢٢/١) - و أخرجه عبد الرزاق في (المعجم) ص (٦٢٩٧) عن طريق عبد الرحمن بن ابيز قال: كسر حر علي بن زياد بنت جهمي لبيع كجويرات وصال ازواج النبي صلى الله عليه من بدخلها ابر لها: فلن: صلمان برالها في حياها - و أخرجه ايضا ابن ابي شيبة (١١٤/٤) و (١٢٨/٤) و البيهقي في سنه (٢٧/٤)

انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس خاتون کی نماز جنازہ اس طرح پڑھاؤں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

1814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَالِمِ بْنِ وَرْدَانَ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِيهِ. **★★** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے صرف نماز استسقاء میں ایسا کیا کرتے تھے آپ اس میں دونوں ہاتھ اتنے بلند کر لیا کرتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن حاتم بن وردان بصری ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۹/۱)۔

1815 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ وَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ. **★★** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم اپنے ہاتھ دھولیا کرو۔

7-باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا

1816 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَحُ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَفْرِيسَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِقَبْرِ دُفَيْنَ حَدِيثًا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَثَّرَ

1816 - المرحوم البيهقي في السنن الكبرى (۲۰۶/۱) في الطهارة: باب: الغسل من غسل الميت من طريق أبي شيبه عن خالد بن مخلد بن شيبه - قال البيهقي: (هذا ضعيف والعمل فيه على أبي شيبه: كما اظن - ودوي بعضه من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعا) - ثم اورد من معاليه ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا ثم قال: (وهكذا روينا من وجه آخر غريب عن ابن عيينة والمروفي موقوف) - الا وقال البيهقي: (ودوي هذا مرفوعا ولا يصح روجه) -

أَرْبَعًا . قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس صاحب قبر کو کچھ عرصہ پہلے دفن کیا گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک قابل اعتماد شخصیت نے سنائی ہے جو اس موقع پر موجود تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ مَبْرُودٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ وَأَبُو حُدَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَكَابَعَهُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ كُلُّهُمْ قَالَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو الگ تھلگ تھی آپ ﷺ نے اس کی (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اور ان سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1818 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً .

۱۸۱۶ - اخرجہ مسلم فی الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر - و ابو داود فی الجنائز (۲۱۹۶) باب: التكبير على الجنائز - و البيهقي (۱۵/۱) من طريق عبد الله بن السري بن اسناده - و اخرجہ سفیان عن سليمان الشيباني عن الشعبي - به - اخرجہ مسلم فی الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر - و اخرجہ ابو معاوية عن سليمان الشيباني - به - اخرجہ البخاري فی الجنائز (۱۲۶۷) باب: اللذان بالجنائز - و ابن ماجه فی الصلاة (۱۵۲۰) باب: ما جاء في الصلاة على القبر - و اخرجہ زائدة عن سليمان الشيباني - به - اخرجہ البخاري فی الجنائز (۱۲۳۶) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز - و اخرجہ هشيم عن سليمان الشيباني - به - اخرجہ مسلم فی الجنائز (۱۶۶/۶) و اخرجہ عبد الواحد بن زياد عن الشيباني - به - اخرجہ البخاري فی الجنائز (۳۲۳۱) باب: صلوات الصبيان مع الرجال في الجنائز - و مسلم فی الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر - و اخرجہ ابو عصبين عن الشعبي بجنابة الشيباني - اخرجہ مسلم فی الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر - و اختلف على ثعبة في اسناد هذا الحديث، فاخرجہ محمد بن جعفر غنم - و ابو الوليد الطيالسي - و مسلم بن ابراهيم - و هجاج بن منصور - و سليمان بن حرب - و معاذ - كلهم عن ثعبة عن سليمان الشيباني عن الشعبي باسناده - اخرجہ البخاري فی اللذان (۸۵۷) باب: وضوء الصبيان - و في الجنائز (۱۳۱۹) باب: الصلوات على الجنائز - و لهما ايضا (۱۲۳۲) باب: سنة الصلاة على الجنائز - و باب: الصلاة على القبر بعد ما دفن (۱۲۳۶) و مسلم فی الجنائز (۹۵۷) و النسائي فی الجنائز (۸۵/۱) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان فی الجنائز (۲۰۸۸) و البيهقي فی الجنائز (۱۵/۶) - و خالسيوم - و قسب بن جبر - فاخرجہ عن ثعبة عن اساهول بن ابي خالد عن الشعبي - به - اخرجہ مسلم فی الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان فی الجنائز (۲۰۹۰) و البيهقي (۱۶/۱) - و بداية الجماعة في الصواب - و قد اثار المدارقطني غضب الرواية الآتية - ان شاء الله - الى بعض روايات هذا الحديث - ۸۱۸ - نفس الكلام على ذلك في تخریج مرويات التكبير على الجنائز -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار مرتبہ تکبیر کی اور ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

1819- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتَمَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنْظَفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا قَابَسَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأُخْبِرَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَانْطَلِقُوا وَانْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مُمْتَلِئَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ظُلْمَةً وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا. فَاتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا اور اسے رات میں دفن کر دیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قبر کی طرف چلو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ اس شخص کی قبر پر تشریف لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل (یعنی مردوں) کے لیے تاریکی سے عریض ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لیے روشن کر دیتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی قبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ روایت کے یہ الفاظ علی بن مسلم نامی راوی کے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن رستم مزنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عامر خزازی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ کثیر خطا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۶۰)۔

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۸۱۹- اخرجہ البيهقي في الجنائز (۱/۴۶) من رواية خالد بن خديش عن حماد بن حماد بن زيد عن ثابت عن انس مرفوعاً- ثم قال: (وقد اخرجہ ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة وهو محفوظ من الوجوهين جميعاً)- ثم اوردہ (۱/۴۷) من رواية سليمان بن حرب: ثنا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة نحوه- وعزاه للبخاري- ثم اوردہ من طريق مسدد عن حماد بن زيد وعزاه لمسلم- وقد اخرجہ البخاري في الصلاة (۴۵۸) (۱/۴۶) وفي الجنائز (۱۳۳۷) ومسلم في الجنائز (۹۵۶) من حديث ابي هريرة- وقد استنظر البيهقي- رحمه الله- في بيان طرق هذه الزيادة واعلموا بالذم والعلل- فراجع كلامه في السنن الكبرى (۱/۴۷)۔

۱۸۲۰- اخرجہ احمد في المسند (۲/۱۲۰) ومن طريقه ابن ماجه في سننه (۱۵۲۶) كتاب الجنائز 'باب ما جاء في الصلاة على القبر'- و البيهقي في سننه (۱/۴۷) كتاب الجنائز 'باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن الميت' عن غندر: محمد بن جعفر- عن شعبة به- و اخرجہ مسلم في صحيحه كتاب الجنائز (۹۵۵) 'باب الصلاة على القبر' من طريق ابراهيم بن محمد بن عمرو: حدثنا غندر به مختصراً بلفظ: (ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبري)- وانظر: الحديث السابق-

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ. هَذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِيٍّ وَقَالَ زُهَيْرٌ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ قَدْ دُفِنَتْ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف لائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر (اس کی نماز جنازہ) ادا کی تھی اس خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد (آپ ﷺ نے نماز جنازہ ادا کی تھی)۔

1821 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَمَّاسٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرًا حَدِيثًا فَقَالَ إِلَّا اذْتَمَرْتُمُونِي بِهَذَا قَالُوا كُنْتَ نَائِمًا فَكَّرْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. وَزَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنَى وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نئی بنی ہوئی قبر دیکھی تو دریافت کیا: تم نے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے دائیں طرف کر لیا۔

بعض راویوں نے اس میں کچھ اضافی الفاظ اور مفہوم نقل کیا ہے تاہم اس کا مطلب ایک ہی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن عبداللہ بن عمر ابو حسن جواری، قدم بغداد وحدث بھاعن یزید بن ہارون، وابی احمد زہری، وموسیٰ بن اسماعیل حملی۔ روی عنہ محمد بن محمد باغندی، وقاضی محاطی وغیرہما۔ وثقہ خطیب بغدادی۔ وانظر ترجمہ فی تاریخ (۱۱/۳۱۳)، وانساب (۱۰۲/۲)۔ ووفی (ط): علی بن احمد جواری۔

○ محمد بن عبد ملک بن مروان واسطی، ابوجعفر دیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 286ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "المعرب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

1822- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا
 الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَيَّ مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے انتقال کے تین دن کے بعد اس
 کی نماز جنازہ ادا کی۔

1823- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُذَكَّانَ عَنِ
 الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَيَّ قَبْرِ بَعْدَ شَهْرٍ تَفَرَّدَ بِهِ بِبَشْرٍ
 بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص (وفن ہو جانے کے) ایک ماہ کے
 بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

ابو عاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں بشر بن آدم نامی راوی منفرد ہیں۔

1824- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ
 عَنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُبْنَى بِقَتْلِي أُحَدِثُ سَعَةَ وَحَمْرَةَ عَاشِرُهُمْ فَيَصَلِي عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
 ثُمَّ يَدْفِنُونِ التِّسْعَةَ وَيَدْعُونَ حَمْرَةَ وَيُجَاءُ بِسَعَةَ وَحَمْرَةَ عَاشِرُهُمْ فَيَصَلِي عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التِّسْعَةَ وَيَدْعُونَ
 حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابومالکؓ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد میں شریک ہونے والے نو افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں
 حضرت حمزہؓ تھے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی نماز جنازہ ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہؓ کو دفن
 نہیں کیا گیا پھر نو خرید افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہؓ ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی بھی نماز جنازہ
 ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہؓ کو دفن نہیں کیا گیا (یعنی نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہؓ کی نماز
 جنازہ بازار ادا کی)۔

1825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ حَيُّوَةَ وَابْنِ لَهْمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ

۱۸۲۲- المرجع البیرونی فی سنہ (۱۶/۲) کتاب الجنائز: باب الصلاة علی القبر بعد ما یدفن البیت من طریق المدقطنی: ۵۰- و انظر
 العمیة المدخل فی ہذا الباب۔

۱۸۲۳- المرجع البیرونی فی سنہ (۱۶/۲) کتاب الجنائز: باب الصلاة علی القبر من طریق المدقطنی: ۵۰- و انظر العمیة المدخلی۔

۱۸۲۴- المرجع البیرونی فی المراسیل رقم (۱۲۷) (۱۲۵) و ابن ابی شیبہ (۲/۲۰۶) و الطحاوی فی شرح المعانی (۱/۵۰۲) من طریق عماد
 یحیی المرجع ابن سعد فی الطبقات (۱۱/۲) عن وکیع و الفضل بن دکن عن شریک عن حمید عن ابی مالک ان النبی ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى عَلَيَّ قَبْرِي لَمَّا عَشِرَةَ عَشْرَةَ بِصَلِّي عَلَيَّ حَمْرَةَ مَعَ كُلِّ عَشْرَةٍ۔

صَفَاً وَاحِدًا - قَالَ - وَوَضَعَ جَنَازَةَ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ عُمَرَ
وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا
فَقَالُوا السَّنَةُ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سات افراد کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھائی، جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تو آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور خواتین کو قبلے والی سمت میں رکھا، آپ نے ان سب کے لیے ایک ہی صف بنا دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے کی میت رکھی گئی۔

ان صاحبزادے کا نام زید بن عمر تھا۔

ان دنوں حضرت سعید بن العاص گورنر تھے اور حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔

میں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ سنت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صغار، ابو بکر بغدادی، من مرد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”اثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۹/۱)۔

8-باب صَلَاةِ الضُّحَى فِي جَمَاعَةٍ.

باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا

1829 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي بَيْتِهِ
سَاعَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا.

★★ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نوافل ادا کیے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی نماز ادا کی۔

.....

۱۸۲۹- الفرجہ البخاری فی التوجہ (۱۱۸۶) باب: صلاة النوافل في جماعة من حديث عتبان بن مالك الانصاري - رضي الله عنه - مطبوعه -

چاشت کی نماز کے احکام

چاشت کی نماز کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلہ تحریر کرتے ہیں:

چاشت کی نماز مستحب ہے یعنی مؤکد نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی:

”ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔“

چاشت کی نماز میں زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں، جیسا کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نماز اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مکمل ادا کیے تھے۔

چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے اور اس کی تپش تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنی کے بچے کو گرمی محسوس ہونے لگے۔“

بعض حنابلہ کے نزدیک چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باقاعدگی سے ادا نہیں کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح ایک دلیل یہ بھی ہے، باقاعدگی سے پڑھنے کی صورت میں یہ عمل فرض نماز کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا۔ جبکہ بعض دیگر حنابلہ نے یہ رائے بیان کی ہے: نماز چاشت کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح کو اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص چاشت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا، اسکے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

وہیے بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند کرتا ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے (جیسا کہ یہ بات حدیث سے بھی ثابت ہے)۔

9- باب جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ.

باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے

اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت

1830- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ
بَسَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فَإِذَا
فَتَحَ انْسَانَ الْبَابَ لَمْ يَلْمِ مَا كَانَ فِي قَلْبِهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اگر اس دوران کوئی شخص دروازہ بند پر
دیتا تو اگر دروازہ آپ کے سامنے کی طرف یا آپ ﷺ کے دائیں طرف یا بائیں طرف ہوتا تو آپ ﷺ دروازہ کھول
رتے تھے البتہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے (اس طرف منہ موڑ کر) دروازہ نہیں کھولتے تھے۔

1831- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الدَّاهِلِ عَنْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ
فَتَفْتَحُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا
دوران میں آتی اور دروازہ کھولنے کے لیے کہتی تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے آتے اور میرے لیے دروازہ کھول دیتے پھر
ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

1832- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمِي وَشَاذَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يُصَلِّي
عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ إِلَى مَقَامِهِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازہ کھولنے کے لیے کہتی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت کھڑے
وافل ادا کر رہے ہوتے تو آپ ﷺ اپنے دائیں طرف یا بائیں طرف سے آ کر دروازہ کھول دیتے اور پھر واپس اپنی جگہ پر

محمد بن حميد الرازي: ضعفه جماعة، لكن ورد الحديث من وجه آخر عن عروة به - راجع ما بعده -
المرجه ابو هريرة في الصلاة (922) باب: العمل في الصلاة، و الترمذي في الصلاة (61) باب: ما يجوز من الناسي و النسي في
صلاة التطوع و النسي في السجود (11/2) باب: المشي امام القبلة خطاه يسيرة من طريق برد بن سنان باسناد - و هو عن ابي هريرة
رضي عن علي بن يسير بن الفضل عن برد به - و المرجه النسائي من طريق حاتم بن مردان عن برد به - و اخرجه اللوام احمد في
ص (11/2) من رواية بشر بن الفضل به -

عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا مَا أَطَقْنَا. قَالَ كَانَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ مَغْرِبِهَا لَلَّاءَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلَعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

★★ عاصم بن ضمیرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم طاقت نہیں رکھتے (لیکن آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ عصر کے وقت غروب ہونے کی جگہ سے دور ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا غروب ہونے کے مقام سے دور ہوتا (یعنی زوال کا وقت ہو جاتا)۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے ظہر کے بعد آپ دو رکعت سنت ادا کرتے اور اس سے پہلے چار رکعت ادا کرتے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یوسف بن عیسیٰ، ابویحییٰ بن طباع۔ حدیث عن حلبس بن محمد کلبی وقیل: کلابی، وابن فدیك وخلق۔ ان کا حال 244ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۶۲، ۱۶۳)۔

10- باب الرَّجُلُ يُغْمَى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لَا

باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو

تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟

1835- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ سَلْمَانَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى عَمَّارٍ أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَلْفَقَ لَيْلَ اللَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہو گئی جو عصر، مغرب اور عشاء کے وقت تک برقرار رہی نصف رات کے وقت جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

المرجھ البیہقی فی المعرفة (۵۰) من طریق الدارقطنی: بہ۔ ونقل عن الشافعی انه قال: (ولیس لهذا بنیاب عن عمار)۔ ۵۱- قال البیہقی: (وانما قال الشافعی فی حبیث عمار: (انه لیس بتاب) لادن رورہ یزید مولى عمار) وهو مجهول و الراوی عنه اسماعیل بن محمد بن الحسن السدی و كان یحیی بن معین یسقطه و لم یخرج به البخاری و كان یحیی بن معین و عبد الرحمن بن سعید لہ بریان بہ۔ ۵۱- ۵۱

بے ہوش شخص کے لیے نماز کا حکم

جو شخص بے ہوش رہا ہو اسکے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ان احکام میں یہ بات بھی شامل ہے جس شخص پر بے ہوشی طاری ہوئی ہو اس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہوگا۔ اس پر کسی بھی واجب چیز کی قضاء ساقط نہیں ہوگی ایسی واجب چیز جس کی قضاء لازم ہوتی ہے اس شخص پر جو سویا ہوا ہو چہے اور روزہ ہیں۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: بے ہوش شخص پر نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی صرف اس نماز کی قضاء لازم ہے

جس نماز کے وقت کے دوران اس شخص کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے کیا وہ شخص

نماز کو ترک کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی باسوائے اس

شخص کے جس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اس نماز کے وقت کے دوران اسے افاقہ ہو جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا

کر لے گا۔“

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پانچ نمازوں کے وقت تک اس پر بے ہوشی طاری رہتی ہے تو وہ ان کی قضاء کر

لیکن اگر اس سے زیادہ وقت ہو جاتا ہے تو اب ان تمام نمازوں کی قضاء کا فرض اس سے ساقط ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ

اب یہ صورت حال تکرار میں داخل ہو جائے گی تو یہ قضاء کو ساقط کر دے گی اور اس کی مثال جنون کی طرح ہو جائے گی۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی جو کچھ دنوں تک برقرار رہی انہوں نے اس دوران نماز

نہیں کی۔ پھر جب وہ تین دن کے بعد ٹھیک ہوئے تو دریافت کیا کہ کیا میں نے نماز ادا کی تھی؟ تو انہیں بتایا گیا کہ آپ نے

دن سے نماز ادا نہیں کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے وضو کے لیے پانی دو! پھر انہوں نے وضو کیا اور پھر اس رات میں وہ تمام نماز

ادا کیں۔

اسی طرح ابو بکر نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جس

بے ہوشی طاری ہو اور وہ نماز ترک کر دے یا جس کی نماز ترک ہو جاتی ہے تو ایسا شخص ہر نماز کے ساتھ اس نماز کی مانند نماز ادا

کے

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے وہ ان تمام نمازوں کو ادا کرے گا۔

شیخ اثرم نے ان دونوں روایات کو اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

یہ صحابہ کرام کا طرز عمل ہے اور یہ ان کا قول ہے اور اس کے برخلاف کسی کا قول منقول نہیں ہے تو یہ ان کا اجماع شمار

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے ایسی بے ہوشی کی وجہ سے روزے کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْرَاقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّبْرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَمَتْرُكُ الصَّلَاةِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَفْتِ صَلَاةٍ فَيَفِيقُ وَهُوَ فِي وَفْتِهَا فَيُصَلِّيَهَا . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنْ خَارِجَةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر مدہوشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی، قضاء اس وقت لازم ہوگی جب کسی شخص کو کسی نماز کے وقت کے دوران اس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اسی وقت کے دوران اسے ہوش آ جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کرے گا۔

اس روایت کے دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم سند میں کچھ فرق ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حسین ازدی، ابو حریز، بصری، قاضی بجمتان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری تعلیقاً والارائی۔ تقریب التہذیب (۱/۴۰۹)، وانظر: تہذیب الکمال (۱۴/۳۲۰)۔

○ اسماعیل بن داؤد بن عبد اللہ بن مخراق، و بعضہم ینسبہ ی جدہ، فیقول: اسماعیل بن مخراق۔ روی عن مالک بن انس۔ عمام بن سعد روی عن اسماعیل بن ابی اویس و بکر بن خلف و غیرہما۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یسرق حدیث۔ انظر: جرح و تعدیل (۲/۱۶۷)، و میزان (۱/۳۸۳) ترجمہ (۱۲۷۸)۔

۱۸۳۸ - اخرجہ ابن الجوزی فی (المعلل المتخالفیة) (۱/۲۷۶-۲۷۵) (۶۶۲) و فی التعلیق (۱/۱۱۲) من طریق الدارقطنی بہ۔ و قال ابن الجوزی فی المعلل: (لذا حدیث لا یصح: قال احمد: لا ینبغی ان یروی عن العکم شیء۔ و قال یحیی: لیس نسبی۔ و قال ابو یوسف: لیس کوا حدیثہ)۔ اخرجہ البیہقی فی الصلاة (۱/۲۸۸) بابہ البیہقی علیہ یحیی بعد ذلک اب الوقتین من طریق الحافظ ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن المغولی عن خاریة بانسارہ۔ و اوردہ البیہقی عقبہ من مدایب ابن عساکر بانسارہ اللہ انہ قال فیہ: (عن عبد اللہ بن عطاء عن ابی حکیم عن سافح عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلك)۔ اقول البیہقی: (و كذلك اخرجہ احمد بن خالد عن خاریة اللہ کبر و كذلك روی عن سلیمان ابن بلال عن ابی حسین) و هو عبد اللہ بن حسین بن عطاء بن یسار ذکرہ البیہقی فی التلخیص و قال فیہ نظر۔ و الحسن بن عبد اللہ الدیلمی ذکرہ کان ابن المبارک یوضہ و نسبی احمد بن حنبل عن حدیثہ)۔ اللہ۔ و مدہ ابی حبان فی المجموع (۱/۲۶۸) بالوضع فقال: (احادیث العاکم بن عبد اللہ کثرت موضوعاً)۔ اللہ۔

1837- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ. وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ وہ ایک دن اور ایک رات بے ہوش

رہے تو انہوں نے اس دوران کی نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو دن سے زیادہ عرصے تک بے

ہوش رہے تو انہوں نے (اس دوران گزر جانے والی) نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

1838- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فَلَمْ يَقْضِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ تین دن اور تین راتوں تک بے ہوش رہے تو آپ نے

اس دوران (قضاء ہو جانے والی نمازوں) کی قضاء نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن حسن حربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حجتہ۔ سمع حوزة وغیرہ۔ وعن ابوبکر شافعی

قطعی وغیرہما۔ وثقة ابراہیم حربی ودارقطنی، وقال ابن منادی: كتب ناس عنه، ثم كرهوه؛ لالحالات بين سطور في مراسيل ظاهر

صحة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۳۳۰، ۳۳۱)۔

11- باب الْإِئْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدُ.

باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا

1839- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ

مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ مُتَّصِلًا وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ.

۱۸۳۷- احمد دارقطنی من طرق عديدة وبالفاظ وراجع له: موطا مالك برواية يحيى (۱۳/۱) (۲۶) بابها جامع الوفيات و الموطا بنحو

ابن مفضل الزهرقي (۱۳/۱) (۲۸) والاسنن كذا لابن عبد البر (۱/۲۸۷) و مصنف عبد الرزاق (۲/۲۷۹) و السنن الكبرى للبيهقي

(۱/۲۸۷)۔

۱۸۳۹- المخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۷) بابها ما ذكر في الالتفات في الصلاة و ابو داود - كما في التحفة (۵/۱۱۷) - و النسائي

السنن (۲/۹) بابها الرخصة في الالتفات في الصلاة يميناً و شمالاً و احمد في المسند (۱/۲۷۵) (۱/۲۶۶) و الحاكم (۱/۲۳۶) - ۲۳۷

طريقتي الفضل باسناده موصولاً - و خالقه و كعب افاخرجه عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة عن النبي صلى

عليه و سلم موصولاً - و راجع ما بعده - و له صحح الحاكم لهذا الحديث على شرط الشيخين و والله اعلم.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں طرف دیکھ لیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر اپنی پشت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

اس روایت کو متصل روایت کے طور پر نقل کرنے میں فضل بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہیں۔
دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سعید بن ابی ہند فزاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۲) (ت ۳۳۷۸)۔

○ یعقوب بن عتبہ بن مغیرہ بن اخضر ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۱۰۸۹) (ت ۷۸۷۹)۔

.....

نماز میں التفات کا حکم

الکافی کے مصنف امام حاکم رحمہ اللہ شہید تحریر کرتے ہیں:
اور وہ (نمازی) نماز کے دوران التفات نہیں کرے گا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرحسی تحریر کرتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
اگر نمازی کو یہ پتہ چل جائے وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے تو وہ (ادھر ادھر) التفات نہ کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت بھی ہے جب نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران التفات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے شیطان کسی شخص کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

مکروہ التفات کی حد یہ ہے: انسان اپنی گردن اور چہرے کو اس طرح سے موڑے کہ اس کا چہرہ کعبہ کی سمت کی طرف نہ رہے جہاں تک صرف نظر کو دائیں بائیں کر کے گردن موڑے بغیر دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات مکروہ نہیں ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی آنکھیں گھما کر اپنے اصحاب کو ملاحظہ کر لیا کرتے تھے۔

1848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْحَظُ فِي

الشمس من رجليه أبو بكر سہیل بن احمد سرحسی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 114/1

الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ.

☆☆☆ عبد اللہ بن سعید اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی گردن موڑے بغیر نماز کے دوران ادھر ادھر ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔

12-باب الإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا

1841- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ الْمُرِّيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تَفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعَذِّبْهَا.

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

.....

نماز میں اشارہ کرنے کا حکم

نماز کے دوران اشارہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

(نماز کے دوران) آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعے اشارہ کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر انتہائی ضروری ہو تو حکم مختلف ہوگا، جیسا سلام کا جواب دینا وغیرہ ایسی صورت میں اشارہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں شوافع اور حنابلہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: (نماز کے دوران) اشارہ کرنا مطلق طور پر حرام ہے، خواہ سلام کا جواب دینے کے لیے ہی کیوں نہ ہو، البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو تو اسے اشارے کے ذریعے روکا جاسکتا ہے، جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

ہے۔

۱۸۴۰- اخرجہ الترمذی فی الصلاة (۵۸۸) باب: ما ذکر فی اللاتفات فی الصلاة و احمد فی السنن (۲۷۵/۱) و ابو داؤد: کما فی الصحیح (۱۱۷/۵) و البیہقی (۱۲/۲) من رواية و کعب باسناده - و قال ابو داؤد: (ولقد اصح) - و قد استقر الشیخ احمد ناظر فی الکلام علی

لهذا الحديث فی شرحه لسنن الترمذی و مسند احمد (۲۸۸۵-۲۸۸۶)۔

۱۸۴۱- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة (۹۶۸) باب: الاشارة فی الصلاة قال: حدثنا عبد الله بن محمد... فذكره - و اخرجہ الطحاوی

السمانی فی الصلاة (۱/۵۵۲) باب: الاشارة فی الصلاة - و قال ابو داؤد: (لهذا الحديث وضم) - و قد اعلمه الدارقطنی ایضاً فی الرد

الذنب - و اما الجزء الخاص بالتسبیح للرجال و التصفيق للنساء فقد ورد باسناده صحیح عند البخاری فی الصلاة (۲/۱۷۰۲)

مسلم فی الصلاة (۱/۱۲۲) و غیرهما - لكن من غیر طریقہ ابی عطفان و حديث النسوي عن الاشارة بده الطحاوی من حديث

استقر فی ذلك فی (السمانی) الموضوع السابق -

مالکیہ یہ کہتے ہیں: سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا لازم ہے اور سلام کے لیے پہلے اشارہ کر لینا بھی ایک قول کے مطابق مالکیوں کے نزدیک جائز ہے۔ اسی طرح کسی بھی ضرورت کی وجہ سے اشارہ کرنا بھی جائز ہے، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ معمولی ہونا چاہیے ورنہ اسے ممنوع قرار دیا جائے گا۔

چھینک کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

1842- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَسَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تَفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو غَطَفَانَ هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ . وَآخِرُ الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَالصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَنَسٌ وَجَابِرٌ وَغَيْرُهُمَا مِنَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ أَيْضًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اپنی نماز ادا کرے گا۔

اس روایت کا ایک راوی مجہول ہے اور روایت کا آخری حصہ روایت میں اضافہ ہے، ہو سکتا ہے یہ راوی کے الفاظ ہوں۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے آپ ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو حضرت انس، حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی) فرماتے ہیں: اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویہ بن اعین نیساپوری، خراسانی، نزہل بغداد ثم مکہ، متروک - مع معرفتہ - لانه کان يتلقن، وقد اطلق عليه ابن معين كذب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۷) (ت ۶۳۵۰)۔

1843- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ وَخُشَيْشُ بْنُ نَصْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ

اللفظ على المذاهب الاربعه از شيخ عبد الرحمن الجزيري كتاب الصلوة باب الاشارة في الصلوة

۱۸۴۲- ابو غطفان بن طريف المري: نقل المارقطني لنا عن ابن ابي داود انه جملته بيننا قال النسائي: ابو غطفان ثقة - وقال ابن معين: ثقة - بنظر: سونيب الكمال للمزي (۱۷۷/۲۴-۱۷۸) - وقد اشار ابن ابي داود و المارقطني الى ورود الاشارة في الصلوة من حديث انس و جابر و ابن عمر و عائشة - و باتي تخرج حديث انس و ابن عمر -

يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر لیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسعود بن یوسف نيسابوری، ابو جعفر بن عجمی، نزیل طرسوس ومصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "شیخ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۵) (ت ۶۳۲۸)۔

1844- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

13- باب مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک سجدہ پالے اس نے نماز کو پالیا

1845- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُورٍ عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۸۴۲- اخرجہ عبد الرزاق في الصلاة (۲۳۷۶) باب: الاشارة في الصلاة و من طريق عبد الرزاق اخرجہ احمد في السنن (۲۳۸/۲) ابو داود في الصلاة (۹۴۲) باب: الاشارة في الصلاة و ابن خزيمة في الصلاة (۶۸۵) و البيهقي في الصلاة (۲۶۲/۲) باب: الاشارة في صلاة بنوہ في صلواته: يريد بها افرواناً۔

۱۸۴۴- اخرجہ البيهقي في الصلاة (۲۶۲/۲) باب: الاشارة في صلاة بنوہ في صلواته يريد بها افرواناً من طريق عبد الرزاق به و اخرجہ الطحاوي في المعاني (۱۵۲/۱-۱۵۱) باب: الاشارة في الصلاة من وجوه اخرى عن نافع عن ابن عمر به۔ قال الطحاوي: (ففي هذه الاشارة قد دل على ان الاشارة لا تقطع الصلاة و قد جاءت مجيئاً متواتراً غير مجيء الحديث الذي خالفنا في اولي منه۔ وليست الاشارة في النظر من الكلام في نبي، لان الاشارة انما هي حركة عضو و قد رأينا حركة بائر الاعضاء غير اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة فكذلك حركة اليد)۔

الترمذي في ابواب الصلاة (۲۶۸) باب ما جاء في الاشارة في الصلاة۔ من طريق قتاد بن ربعي عن نافع عن ابن عمر قال: قلت لابي عبد الله كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يزني عليهم حين كانوا يصلون عليه و هو في الصلاة قال: (كان يمشي بيده)۔ و اخرجہ الترمذي۔ وقال الترمذي: حسن صحيح۔ و اخرجہ المصنف رقم (۱۱۸) و احمد (۶۱۰/۲) و النسائي (۶۵/۲) و ابن ماجه رقم (۱۰۱۷) و ابن خزيمة في صحيحه (۸۸۸) من طريق سليمان بن عبيدة قال: حدثنا يزيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد قباء، يصلي فيه فجاءت رجال من الانصار يصلون عليه۔ فسالت صويحبا و كان معه)۔ كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد عليهم! قال: (كان يشير بيده)۔

۱۸۴۵- اخرجہ احمد في مسنده (۲۹۹/۲) من طريق زائدة قال: حدثنا عبد الله بن زكوان ابو الزناد۔ فذكره۔ و اخرجہ الترمذي (۲۷۲/۱) و ابن خزيمة رقم (۹۸۵) و ابن جرير في صحيحه رقم (۱۱۸۱) من طريق عن الاصحاح عن ابي هريرة به۔ و اخرجہ يزيد بن جابر عن ابي صالح و جسر بن سفيان و الاصحاح ثلاثتهم۔ عن ابي هريرة به۔ اخرجہ ابن ماجه في الصلاة (۶۹۹) باب: وقت الصلاة المنذر و الضرورة و ابو عروبة في صحيحه (۲۵۸/۱) و الطيالسي (۲۲۸۱) و البيهقي في الصلاة (۲۷۸/۱)۔ و اخرجہ سويل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مفسراً اخرجہ ابن خزيمة في صحيحه (۹۸۵) و الطحاوي في المعاني (۱۵۰/۱)۔ و له طرق اخرى في صحيحه

بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا أَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا ایک سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا یا سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کا) سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔

.....

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: یہ بات جان لیں کہ جب پوری نماز کو اس کے اس وقت میں ادا کیا جائے جو وقت اس نماز کے لیے مخصوص ہے تو پھر اس نماز کو ”ادا“ سمجھا جائے گا۔

اگر کسی ایسے خلل کی وجہ سے جس سے نماز ٹوٹ گئی ہو اسی وقت میں نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے گا تو اسے ”اعادہ“ کہا جاتا ہے اور اگر وقت کے گزر جانے کے بعد نماز کو ادا کیا جائے تو وہ ”قضاء“ شمار ہوتی ہے کسی بھی واجب کو اس کے مخصوص وقت کے بعد ادا کرنے کو قضاء کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی نمازی نماز کے کچھ حصے کو اس کے مخصوص وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کی وہ نماز ادا شمار ہوگی؟ فقہاء کی اس بارے میں دو آراء ہیں۔

پہلی رائے احناف کی ہے اور حنابلہ کی بھی رائے یہی ہے جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی ہے۔ پہلی رائے جو احناف اور حنابلہ کی ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے منقول دو روایات میں سے مستند روایت کے مطابق ہے وہ یہ ہے: اگر کوئی نمازی نماز کے لیے مختص وقت میں اتنا وقت پالیتا ہے وہ اس میں تکبیر تحریمہ کہہ لے تو اس کی وہ ساری نماز ادا شمار ہوگی۔ قضاء شمار نہیں ہوگی خواہ اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس نماز کو مؤخر کیا ہو جیسے حیض والی عورت اس وقت میں پاک ہوئی ہو یا دیوانہ شخص اسے افاقہ ہو گیا ہو یا کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کیا گیا ہو۔

اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے یا سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے وہ اس نماز کو پالیتا ہے۔“

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ اپنی نماز کو مکمل کرے۔“

اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے مسافر شخص مقیم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا ہے یا کوئی شخص بعد میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو باقی نماز اس نماز کے تابع ہوگی جو وقت میں ادا کی گئی ہے۔

جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی صحیح تر روایت کے مطابق رائے ہے۔

اگر ایک رکعت دونوں سجدوں سمیت وقت کے اندر ادا کر لی جائے تو ساری نماز وقت کے اندر شمار ہوگی اور اگر ایک رکعت سے کم نماز وقت کے اندر ادا کی گئی تو ساری نماز قضاء شمار ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: صحیحین میں یہ روایت منقول ہے: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا“ یعنی اس کی وہ نماز ادا شمار کی جائے گی۔ اس کا مفہوم یہ ہے: جس شخص کو پوری ایک رکعت (نماز کے مخصوص وقت کے دوران) نہ ملی ہو اس کی نماز کو ادا نہیں سمجھ جائے گا۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے: ایک رکعت نماز کے اکثر افعال پر مشتمل ہوتی ہے اور بعد کے افعال عام طور پر پہلی رکعت کا اعادہ ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہوتے ہیں۔

بظاہر یہی رائے درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ سجدے سے مراد رکعت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں:

”جو شخص صبح کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)“۔

14- باب تکرار المساجد.

باب 14: کئی مسجدیں بنانا

1846- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ أَنَّ بَكِيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَةَ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ أَهْلُهَا تَأْذِينَ بِلَالٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَصَلُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْلُوطٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ وَمَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي مُسَلَّمٍ وَمَسْجِدُ بَنِي سَلِيْمَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي رَاحٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَمَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ وَمَسْجِدُ بَنِي غِفَارٍ وَمَسْجِدُ بَنِي أَسْلَمٍ وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَيَشْكُ فِي التَّاسِعِ.

☆ ☆ بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارکہ کے ساتھ نو مسجدیں تھیں۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان مسجدوں کے آس پاس رہنے والے لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے تھے لیکن وہ مسجدوں میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے ان میں سب سے زیادہ قریب مسجد بنو عمرو تھی جس کا تعلق بنو نجار سے تھا، ایک مسجد بنو سلمہ تھی، ایک مسجد بنو عبید تھی، ایک مسجد بنو سلمہ تھی، ایک مسجد بنو رانج تھی جس کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا، ایک مسجد بنو زریق تھی، ایک مسجد بنو غفار تھی، ایک مسجد اسلم تھی اور ایک مسجد جہینہ تھی، نویں مسجد کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

ع الفلا الاسلامی وادلت از ذاکر وہب زعلی

۱۸۱۶- ورد من غیر وجه ان بعض الصحابة اتخذ مسجداً فی بیتہ لہ فرجاً من درہ وذلک فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النصب بنسب فلم ترہ الا فی هذا الاثر الضعیف الاشارة لہ رسالہ وضعف راویہ ابن لہیعہ۔

15- باب الإعادة على من يصلي إلى رجل ينظر إليه مستقبله.

باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں

دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے

1847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ. ☆☆ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

.....

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ تاہم اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: انسان کا نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے (یعنی دوسرے شخص کو سترے کے طور پر آگے کرنا مکروہ ہے)۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون نہیں ملتا تھا تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں ان کی طرف اپنی پیٹھ کر لوں۔

امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ اشہب نے امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کوئی شخص کسی دوسرے کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے لیکن کسی دوسرے شخص کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

۱۸۴۷- اضریعہ ابو داؤد فی المراسیل ص (۸۶) باب: ما جاء في الستر في الصلاة عن محمد بن كثير باسناده و من طريق أبي داؤد باقده المصنف هنا - و محمد بن الحنفية لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم - و عبد الاعلى: هو ابن عامر صدوق لكنه يروى: كما قال المصنف في التفریب (۱/۶۶۵)۔

ابراہیم نخعی اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے جب کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے انسان کسی نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہاں یہ شرط عائد نہیں کی ہے سترہ بننے والا شخص بیٹھا ہوا ہو اور نہ ہی انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے دوسرے شخص کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

فقہائے احناف سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے اگر کچھ لوگ بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے (جبکہ ان کی پیٹھ کی طرف رخ کیا گیا ہو)۔

ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے کوئی شخص کسی نمازی کے لیے سترہ نہیں بن سکتا ہے۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہاں حدیث نقل کی ہے) اس باب کی یہ حدیث ان فقہاء کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی انسان نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک خاتون تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں موجود تھیں تو کسی مرد کی طرف بدرجہ اولیٰ رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

جن فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے جب کوئی مرد کسی نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا ہو گا تو اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ انسان کی توجہ نماز کے دوران اسی شخص کی طرف مذکور رہے گی۔ یہی وجہ ہے جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افراد کا رخ اس نمازی کی طرف ہوگا۔ تاہم یہ امید ہے گنجائش موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بات چیت کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16- باب تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ.

باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا

1848 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُسَمِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ مِنَ الْإِلِيمَةِ طَرَادِينَ. زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَتَادَةُ لَا

شرح ابن بطلال ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطلال "شرح صحیح بخاری"

۱۸۱۸- اخرجہ المصنف من طریق ابی داؤد و هو عند ابی داؤد فی المراسیل ص (۸۷) باب ما جاء فی تخفيف الصلاة-

أَعْلَمُ الطَّرَادِينَ إِلَّا الَّذِينَ يُطَوَّلُونَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْرُدُوهُمْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عباس جشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بعض امام بھگانے والے دتے ہیں۔

اس روایت کے راوی قتادہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہاں بھگانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت کے دوران طویل قرات کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبد اللہ جشی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۸۹) (ت ۳۲۱۲)، و تھذیب (۲۶۳/۱۳)۔

1849 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي السُّودَاءِ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِسِتِّينَ آيَةً فَسَمِعَ رُوتَ صَبِيٍّ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ آيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ .

☆☆ ابن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی آپ ﷺ نے اس میں سات آیات تلاوت میں پھر آپ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ رکوع میں چلے گئے پھر اس کے بعد آپ (دوسری رکعت میں) کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی اور رکوع میں چلے گئے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد اللہ بن سابط، و هو صحیح، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد بن عبدالرحمن، جشی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ یوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "تقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۷۹) (ت ۳۸۹۲)۔

1850 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ الْقَصِيرَةِ.

۱- ما قاله المصنف من طريق أبي داود وهو عند أبي داود في الترمذي ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة۔
۲- أخرجه مسلم في صحيحه كتاب الصلاة: (۱۶۷/۱۹۱) باب: أمر اللاتية بتخفيف الصلاة في تمام بن ابن خزيمه في صحيحه (۵۰/۳) ص (۱۶۹) من طريق جعفر بن سليمان الصبي به - وقد ورد العبث بيميناه من طرق عن أنس مرفوعاً بلفظ: (انني لا دخل في الصلاة ما لم يرد أطالتموها فاسمع بكاء الصبي: فاتجوز في صلاتي: ما أعلم من تدة وجد انه من بكائه) - أخرجه يزيد بن زريع عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس به - أخرجه البخاري في اللذان (۷۰۹) (۷۱۰) باب: من أخف الصلاة عند بكاء الصبي و مسلم في الصلاة (۱۶۰) باب: أمر اللاتية بتخفيف الصلاة في تمام بن ابن ماجه في القامس (۹۸۹) باب: الامام يخفف الصلاة اذا حدت امر - و أخرجه حبيد عن ابن ماجه - أخرجه الترمذي في الصلاة (۲۷۶) باب: ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (انني لا سمع بكاء الصبي في الصلاة: لطف)۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اپنی ماں کے ساتھ موجود کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے آپ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ ﷺ (چھوٹی سی سورت پڑھ کر) رکوع میں چلے جایا کرتے۔

1851 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ لَحْنَاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْمَعْجِدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ عَنْ فِخْدِكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى فِخْدِ حَتَّى وَلَا مَيِّتٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنے زانوں کو کسی کے سامنے بے پردہ نہیں کرنا اور کسی بھی زندہ یا مرحوم شخص کے زانوں کی طرف نہیں دیکھنا (کیونکہ زانوں ستر کا حصہ ہیں)۔

1852 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَدِّنٌ يُطْرِبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْأَذَانَ سَهْلٌ سَمِعَ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَهْلًا وَإِلَّا فَلَا تُؤَدِّنُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک مؤذن تھا جو طربیہ انداز میں اذان دیتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان آسان اور نرمی کا کام ہے اگر تم آسانی اور نرمی کے ساتھ اذان دے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ

اذان نہ دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی یحییٰ کعبی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں:

عن ثقات بما لایشہ حدیث اثبات۔ وقال حافظ: ہالک یاتی بالسنن کثیر عن اثبات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: السنن

المیزان (۱/۳۹۳)۔

1853 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِدِ

۱۸۵۱ - تقدم نخرجه في باب بيان المودة و الفخذ منوها -

۱۸۵۲ - أخرجه ابن حبان في (السير و صين) (۱۲۷/۱) ترجمة: (اسحاق بن ابی یحییٰ الکعبی) من طریق علی بن معبد باسناده صحیح

عبان: (ولیس لهذا الصحیبت اصل من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) - ال - قلت: واسحاق الکعبی لہالک یاتی بالسنن کثیر

الانہیات: کذا قال الزہبی: (وقال ايضا: (ومن اوابده عن ابن جریر حدیث: ان کان اذانک سہلاً سہلاً و الا فلا تؤذن) - وقال ابن

فی الکامل (۵۵۰/۱) - بنحیفنا: (لم ار له الا مقدار عشرة او اقل و مقدار ما رایتہ منکر) - ينظر: لسان المیزان (۱/۳۸۰) -

۱۸۵۳ - لکنذا أخرجه المدارقطنی عن کعب موفوقاً علیہ - وقد روی مرفوعاً من وجه آخر - أخرجه نافع بن صالح الباهلی: حدیثنا علی

لناسم عن الربیع بن لوط عن عمه البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (من صلی قبل الظہر أربع رکعات کعب کعبی من لیلته و من صلی لیس بعد الضیاء کن کاسون من لیلته القد) - أخرجه الطبرانی فی الأوسط (۶۲۲۸) - وقال الطبرانی: (لم یصل

الحدیث عن الربیع بن لوط الا عماد ابو نعیم نخرجه به نافع بن صالح) - ال - قال السیوطی فی الجمع (۲۲۱/۲) ورفه نافع بن

الباهلی وغیره و لم اجد من ذکره من ال - ال -

بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى بِنْتِي مَخْرُومٍ عَنْ أَبِيهِ أَيْمَنَ عَنْ تَبِيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ كَانَ أَجْرُهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

☆☆ حضرت کعب بن عوف بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے ان میں قرأت کرے ان میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو اس شخص کو اس نماز کا اسی طرح اجر ملے گا جس طرح شب قدر میں ان رکعت کو ادا کرنے کا اجر ملتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الواحد بن ایمن مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوقاسم مکی، لاباس بہ، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۳۰) (ت ۴۲۹۶)۔

○ تبیع بن عامر حمیری ابن ماراة کعب، مکی ابا عبیدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ عالم بالکتب قدیمہ، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخضرم۔ انظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۰۲)۔

1854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن کا کوئی بھی حصہ تلاوت نہ کریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان۔ روی حاکم عن دارقطنی، قال: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۳/۱)۔

1855 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْزَازِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

۱۸۵۵ - أخرجه أبو نعیم فی العمیة (۲۲/۴) و بن عمیر فی الکامل (۲۱۷۲/۶) من طریق محمد بن الفضل به - قال ابن عمیر: (ولما لا یصحی اللہ عن محمد بن الفضل عن ابیہ عن طاووس) - قلت: و محمد بن الفضل: کذب ابن معین وغیره - ینظر: ترمذی الکمال (۲۸۰/۲۶) - و لیس فی ضعفه الفضل بن و ابن عمیر لیساً - ینظر: الجرح والنسیب (۶۶/۷) و المیزان (۲۵۴/۲) - و أخرجه الدارقطنی (۱۲۱/۱) باب النسب لیساً و العائض عن قراءة القرآن من طریق یحیی ابن ابی انیسہ عن ابی الزبیر عن جابر من قوله - و اعلم الدارقطنی بیہمی بن ابی نعیم - و قال البیهقی (۸۹/۱): (و روی عن جابر بن عبد اللہ من قوله فی الجنب و العائض و النفساء و لیس بقوی) - و أخرجه ابن نعیم عن ابی الزبیر عن جابر نحوه - أخرجه ابن الضمض فی اللطیف (۹۷/۲) (۶۲۱) و بسوی الکلام فی ابن نعیم لیساً - و قد ضعفه صفیر بن ابی عمیر السیسی فی التنقیح (۴۲۴-۴۲۵) و الزیلعی فی (النسب) (۱۹۵/۱) و ضعفه ابن حجر فی التلخیص (۱۳۸/۱) مرفوعاً مرفوعاً - و للمحدث تاجد من حدیث ابن عمر - رضی اللہ عنہ - بسوی تخریجه عند الدارقطنی -

۱۸۵۵ - تقسیم تخریجه قریباً فی باب الصلاة علی القبر -

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ . أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ ایک ایسی صورت حال سے دوچار ہو گئے ہیں جس نے انہیں مصروف کر دیا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن یزید ازدی مدائنی، منکر حدیث؛ کما قالہ ابن عدی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان

(۳۸۸/۲)۔

1856 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي

دَاوُدَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ أَعْمَى آتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ النِّدَاءَ وَلَعَلِّي لَا آجِدُ قَائِدًا . قَالَ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اذان کی آواز سنتا ہوں لیکن بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر آنے والا کوئی شخص نہیں ہوتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان کی آواز سنو تو اللہ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت قبول کرو (یعنی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں آؤ)۔

1857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدِ الْهَرَوِيِّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ الْمُؤَدَّبُ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْعَلُوا أَيْمَانَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ . هَذَا عِنْدِي هُوَ عُمَرُ

۱۸۵۶ - أخرجه أبو نعیم فی اخبار اصحابنا (۱۲۲/۲) من طریق محمد بن سلیمان بن ابی داؤد: بہ - و سلیمان بن ابی داؤد: قال ابن حبان

السجور وھین (۲۳۱/۱): (منکر الحدیث جدا بروی عن اللیثات ما یخالف حدیث الثقات: حتی خرج عن حد الاحتجاج بہ الا فیما وھو

اللیثات من رواية ابنه عیة - ا - قال ابن ابی حاتم فی العلل (۱۵۹/۱) (۱۵۹): (سالت ابی عن حدیث أخرجه محمد بن سلیمان بن

داؤد الحرانی عن ابیہ عن عبد الکریم الجزری عن زیاد بن ابی مریم عن عبد اللہ ابن معقل عن کعب بن عجرۃ ان اعسی اتی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم ...) فذكر الحدیث ثم قال: (قال ابی: لهذا حدیث منکر و محمد بن سلیمان منکر الحدیث و ابوہ ضعیف جدا

ا - قلت: لکن ورد من وجہ صحیح فأخرجه مسلم فی المساجد (۶۵۲) باب: یجب اتیان المسجد علی من سح النداء من حدیث

لمیرة قال: اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعسی - فقال: یا رسول اللہ! انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد - فقال رسول اللہ ص

اللہ علیہ وسلم ان یرخص لہ فی بیئہ - فرخص لہ - فلما ولی دعاء فقال: (قل تسمع النداء بالصلاة!) فقال: نعم - قال: (فاجبوا

۱۸۵۷ - أخرجه ابن الجوزی فی الصحیفہ (۱۷۲/۱) من طریق الصحیفہ بہ - و أخرجه البیہقی فی الکبری (۹۰/۲) فی الصلاة: باب

اجعلوا ائمتکم خیارکم - من طریق الحسن بن نصر: بہ - وقال: (انما لهذا الحدیث ضعیف) - ا - و قال ابن القطان ... کما

نصب الراية (۲۶/۲) - ا - و حسن بن نصر لا یعرف - ا -

بْنُ يَزِيدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔
میرے نزدیک اس روایت کا راوی عمر بن یزید مدائن کا قاضی ہے۔

17- باب نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ.

باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں
1858- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ
رَحْمَتِيهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ لَمْ يَرَوْهُ
غَيْرُ زِيَادِ الْبَكَّائِيِّ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيمَا أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے امام کسی چیز کے اوپر
کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس سے نیچے زمین پر موجود ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ واسطی، لقبہ: زحمویہ۔ وثقہ اسلم فی تاریخ واسط۔ قال اسلم: وان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۲/۵۶۳)۔

1859- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنِ الْقَاسِمِ السَّامِيِّ - مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤْيٍ - عَنْ
مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذْ أُسِّرَ كُمْ أَنْ تُقْبَلَ
مِلَاتُكُمْ فَلْيُؤْمِكُمْ خِيَارُكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفَدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ - إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ - وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
ثَبِيثٌ .

۱۸۵۹- اخرجہ ابو داود فی الصلاة (۵۹۷) باب: الامام يقوم مكاناً لرفع من مكان القوم من طريق يعلى ثنا الاعمش باسناده - وفيه
عنه - وهو كذلك عند ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۲۳) - و اخرجہ ابو داود (۵۹۸) بنحوه من حديث حذيفة بن اليمان وفيه نصه
لنصف حذيفة مع غيره -

۱۸۶۰- اخرجہ الحاكم (۲۲۲/۲) في الفضائل من يحيى بن يعلى به - و اخرجہ الطبراني من وجود من حديث يحيى بن يعلى به: كما في
حسب السراية للزيلعي (۲/۲۶) وقال السبتي في المجمع (۲/۶۷): (اخرجہ الطبراني في الكبير وفيه يحيى بن يعلى الاسلمي وهو
ثبيث) - وقد مضى ثابته لهذا الحديث من رواية ابن عمر وهو الحديث قبل السابق -

☆ ☆ حضرت ابو مرید غنوی رضی اللہ عنہ جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے تو تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔
اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے اس روایت کا راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

.....

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم
امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:
اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اگر امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے امام اپنے پیچھے موجود مقتدیوں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا اور سجدہ زمین پر کرے گا۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا تا کہ تم لوگ میری پیروی کرو اور میرے نماز کے طریقے سے واقفیت حاصل کر لو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نماز جمعہ سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ ایسی صورت میں نماز ادا ہو جائے گی۔



کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کا بیان

1-باب بلا عنوان

1860- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْوَامٍ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي مَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ . وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَامًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأَقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ.

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ ایک نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو وہ اپنی جان اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیں گے، البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا (پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی کی ادائیگی سے ہی انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن سهل بن ابراہیم اعرج بغدادی، اصل من خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۸۱- اخرجہ المروزي في مسند ابي بكر (١٤٠٧٧) من وجوه عن عمرو بن عاصم به- و اخرجہ النسائي في تحريم الدم (٧٦/٧-٧٧) و ابو يعلى في مسنده (٦٨) من رواية عمرو بن عاصم به- و في اسناده عمران القطان: و هو عمران بن داود القطان البصري لم يرو عنه يحيى بن سعيد و ليس له بشي: فكذا قال ابن معين: فيمن نقله عنه السدي- و قال ابن معين: ليس بالقوي و قال ايضا: ضعيف و قال رقة كان يروي راي الخولج و لم يكن داعية- و ضعفه النسائي و ابن عدي و غيرهما- و من ثم قال ابن حجر في التفسير: (الصدوق اسم قديم يروي راي الخولج)- ال- ينظر: تاريخ السدي عن ابن معين (٤٣٧/٢) و رواية ابن مهران عنه (رقم ١٥٦) و سنجيب الكمال (٣٢٠-٣٣٩)- و قد خولف عمران في روايته لهذا الحديث عن معمر اثار الى ذلك الترمذي عقب حديث رقم (٢٦١٠)- و قد ورد من جهة آخر عن انس رضي الله عنه لم يذكر ابا بكر فاخرجه صحيح عن انس ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امرئ ان يتل... الحديث) بنحوه من مسند انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا واسطة- اخرجہ البخاري في الصلاة (٢٩٢) باب: فضل استقبال القبلة و ابو داود في الجهاد (٣٦١) باب: علام يقاتل المشركون! و الترمذي في اليمان (٢٦٠٨) باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (امرئ يقاتل يوم حتى يقولوا: لا اله الا الله و يقبوا الصلاة) و النسائي في تحريم الدم (٧٦/٧)- و راجع الطحاوي في حاشية (١٥٩/٢) (١٩٧٠) و مجمع الزوائد (٢٠/١)-

ہاذا قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کے جان و مال میرے لئے قابل احترام ہو جائیں گے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل بن یزداذ، ابو نصر مروزی، سکن بغداد و حدث بھا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کما جاء فی تاریخ بغداد، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳۲/۵)۔

○ کثیر بن عبید تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، رضیع عائشہ، نزل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۹) (ت ۵۲۵۴)۔

1863- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَهْرِيٍّ التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَيَّ اللَّهُ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ مجھ پر میری لائی ہوئی (تعلیمات) پر ایمان لائیں، جب وہ میری لائی ہوئی تعلیمات کا اقرار کر لیں گے تو اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے، البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

2- باب وَجِبُ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ.

باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

1864- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْحَلَبِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْهِبِ عُمَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا زَكَاةَ فِي مَالِ امْرِئٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ

1864- اخرجہ مسلم فی اللسان (۱/۵۲) باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله محمد رسول الله و البسرقی فی الكبرى (۲/۲۸۱) و ابن مندہ فی اللسان (۱/۱۰۲) من رواية العلاء بن عبد الرحمن به۔

1864- اخرجہ ابن الجوزی فی التمهید (۲/۲۸) من طريق الدارقطني به۔ و اخرجہ البسرقی فی سننه (۱/۱۰۱) كتاب الزكاة باب: لا بعد الحول بما استفادوه من غير نكاحها۔ من طريق ابن سيرين عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفاً۔ و علق المروزي فقال: و اخرجہ بقية عن اسماعيل بن عياض عن عبيد الله بن عمر مرفوعاً و ليس بصحيح (۱)۔ ثم ذكر طريقه زيد بن اسلم الثانية بعد لفظ: و انظر: ضعيف: اسماعيل بن عياض ضعيف في روايته عن غير الشاميين۔ و انظر: نصب الرابة (۲/۲۲۹)۔

اللہ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کے مال میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔
دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عبد ملک بن عمران یزنی۔ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۲۲) (ت ۷۳۵۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن مهران مدنی، مولیٰ بنی نوفل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۶) (ت ۷۶۸۸)۔

1865 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مال مستفید میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۸۶۵ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۴/۶) كتاب الزكاة: باب لا بعد عليهم بما استفادوه من غير نكاحها..... و ابن الجوزي في التمهيد (۲۸/۲) كلاًهما من طريق الدارقطني به - أخرجه الترمذي في الزكاة (۲۵/۲-۲۶) باب: ما جاء له زكاة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول (۶۳۱) و أخرجه البيهقي في الكبرى في كتاب الزكاة (۱۰۴/۶) باب: لا بعد عليهم بما استفادوه من غير نكاحها حتى يحول عليه الحول و البهقي في شرح السنة رقم (۱۵۷۰) من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم به - ثم أخرجه الترمذي عقبه (۶۳۲) من حديث ابوب عن نافع عن ابن عمر قال: من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه - وقال الترمذي: (وهذا أصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم - وروى ابوب و عبيد الله بن عمر و غير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً - و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث - ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني و غيرهما من أهل الحديث و هو كثير الغلط - و قد روي عن احمد بن اسحاق عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان له زكاة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول - و به يقول مالك بن انس و الشافعي و احمد و اسحاق - و قال بعض أهل العلم: اذا كان عند مال نجب فيه الزكاة ففيه الزكاة - و ان لم يكن عند سوى المال المستفاد ما نجب فيه الزكاة لم يجز عليه في المال المستفاد زكاة حتى يحول عليه الحول - فان استفاد مالك قبل ان يحول عليه الحول فإنه يزكيه المستفاد مع ماله الذي و جبت فيه الزكاة - و به يقول سفیان الثوري و أهل الكوفة) - قال الدارقطني في (المجلد) - كما في (نعم الرابة) (۲۲۹/۲-۲۳۰) - (حديث نافع عن ابن عمر عن و اختلف عليه فيه: فأخرجه اسماعيل بن عباس عنه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً و أخرجه سويد بن عبد العزيز عن عبيد الله مرفوعاً و الصحيح عن عبيد الله موقوفاً: كذا قاله عنه حماد و ابن سيرين و محمد بن بشر و شعاع بن الوليد و غيرهم - و أخرجه ابوب عن نافع عن ابن عمر موقوفاً و كذلك قاله يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً - و أخرجه اسحاق بن ابراهيم الحنيني عن مالك عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً و لم يرفعه عن مالك غيره و الصحيح عن مالك موقوفاً انشأه - ا -

1866- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ
 بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُنَادِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ
 حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
 حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْمَالِ
 نَكَاهٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . قَالَ نَصْرٌ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ . وَقَالَ الْبَاقُونَ لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک
 زم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔
 یہاں پر بعض الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری نزیل بغداد، کاتب واقدی، علم حدیث کے ماہرین
 نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ النظر:
 تقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲)۔

1867- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ
 حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مِثْلَهُ سِوَاءً .
 ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث حافظ ابو جعفر محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابی حنین حنینی کوفی صاحب (المسند)۔ سمع عبید اللہ بن موسیٰ، و ابا نعیم،
 ثنی، و ابا غسان نهدی و مسدؤا، و حدث (بالموطا) عن قعنبی۔ حدث عنه ابن مخلد، و ابو عبد اللہ محاملی و غیرہما۔ وثقه دارقطنی
 میر۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ النظر: ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۲۴۳/۱۳): و تاریخ بغداد
 (۲۲۵-۲۲۶)، و منتظم (۱۰۹/۵)۔

1868- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلِ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيِّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ سَيَّاحٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۱۸۱- أخرجه ابن ماجه في الزكاة (۵۷۱/۱) باب: من استفاد مالا (۱۷۹۲) و البيهقي في الزكاة (۹۵/۱) باب: لا زكاة في مال حتى يحول
 عليه الحول و ابو عبيد في الاموال (ص ۵۰۵) كتاب الصدقة و احكامها: باب: فروض زكاة الذهب و الرور و ما فيهما من السنن-
 الموسوم من حديث هارثة- و هو ابن ابي الرحال- باسناده- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۲۰/۲): (و هارثة لهذا ضعيف قال ابن
 بيان رحمه الله - في (كتاب الضعفاء): (كان من كثر و له و فعش خطره تركه احمد و يحيى) - ا-

لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1869 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1870 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1871 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے مالک

کے پاس ایک سال نہ رہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبد مجید قرشی بسری۔ بضم موحدہ وسکون مہملہ۔ بصری، یلیقت حمدان، علم حدیث کے ماہرین

نہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ "التقریب" از

ابن حجر عسقلانی (۲۱۶/۲)۔

○ سعید بن مسعود بن عبدالرحمن، محدث مسند، ابو عثمان، مروزی، احداثیات۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ سیر

الذیل، (۵۰۵، ۵۰۳/۱۲)۔

۱۸۶۸ - اخرجہ ابن عدی فی الكامل (۷۷۹/۲) فی ترجمہ: حسان بن سیاہ اللذری من روایة محمد بن سلیمان 'بہ - ثم قال عقبہ: (سند

صاعد بفقول: مدوی فی هذا الباب عند لوین حدیث فی هذا الباب عن حسان بن سیاہ عن ثابت عن انس فطلبته فيما عندي عنه

اجده فحدثنا محمد بن بشر بن مطر عنه - قال ابن عدی: وهذا الحديث لا اعلم بروریه عن ثابت عن انس غیر حسان بن سیاہ - وهو

لهو فی ذخيرة الحفاظ لابن طاهر رقم (۱۶۸۱)۔

۱۸۶۹ - اخرجہ ابو دود فی الزکاة (۲۲۰/۲) باب فی زکاة السانبة (۱۵۷۲) و عهد الرضا فی الزکاة (۲۶، ۳۲/۶) باب: الغیل (۶۸۷۹) و

فی المسند (۱۸۸/۱) و ابن عدی فی الكامل (۷۰۶/۲) فی ترجمہ الحسن بن عمارة و البیہقی فی الزکاة (۱۱۸/۶) باب: لا صدقة فی

من روایة عاصم بن ضمرة عن علي 'بہ - و اخرجہ عبد الله بن احمد فی (زوائد المسند) من روایة عاصم بن ضمرة عن علي ايضا و

الکلام فی عاصم - و راجع: نصب الرایة (۲۲۸/۲ ۲۲۹) - و قد نقل الزیلعی فضائل عن الثوری قوله: (و هو حديث صحيح او حسن

الذی - ۱۸۷۰ - تقدم تخريجه قريباً - انظر تخريج الحديث (۱۸۶۶)۔

۱۸۷۱ - تقدم تخريجه قريباً (۱۸۶۵)۔

1872- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالًا لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ الزَّكَاةُ حَتّٰى يَحْوَلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی مال حاصل کرتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی (یعنی اس وقت تک فرض نہیں ہوتی) جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

3-باب وُجُوْبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثَّمَارِ وَالْحُبُوْبِ.

باب 3: سونے چاندی جانور پھلوں اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت

1873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِيْنَ دِيْنَارًا نِصْفَ دِيْنَارٍ وَمِنْ الْاَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا.

★★ عبداللہ بن واقد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

.....

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟
کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:
جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے ان میں سے بعض کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ بعض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے ان میں معدنیات میں سے سونا اور چاندی ہیں جنہیں زیور کے طور پر استعمال نہ کیا جا رہا ہو حیوانات میں سے تین اصناف ہیں: اونٹ، گائے اور بکری۔
فلے میں سے دو اقسام ہیں: گیہوں اور جو، جبکہ پھلوں میں سے بھی دو اقسام ہیں: کجور اور مٹھی، تیل کے بارے میں ایک شاذ

۱۸۷۲- تقدم تخریجه قریباً فی العمیة (۱۸۶۴)۔

۱۸۷۳- تخریجه ابن ماجه فی الزکاة (۵۷۱/۱) باب: زکاة الورق و الذھب (۱۷۹۱) من طریق عبید اللہ بن موسیٰ بن - وقال ابو صیری فی الترمذی (اشارة العمیة ضعیف: لضعف ابراهیم بن اسماعیل) - ۱۰-

اختلافی رائے ہے۔

سونے کے زیورات کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حجاز کے فقہاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ان زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ ذاتی استعمال اور زیب و زینت کے لیے ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک ان زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے گھر کے عام ساز و سامان کے مشابہہ قرار دیا جائے گا یا سونے اور چاندی کے سکوں کے مترادف قرار دیا جائے گا جن سے لین دین کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے گھر کے ساز و سامان کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال ہوتا ہے ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اور جن حضرات نے زیورات کو سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد لین دین ہوتا ہے انہوں نے زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ یہ ہے: اس بارے میں جو روایات منقول ہیں ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی“۔

عمر و بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کا ایک کنگن موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس لڑکی نے نفی میں جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے وہ کنگن اٹار لیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

یہ دونوں روایات ضعیف ہیں خاص طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ضعیف ہے۔

اس لیے ان حضرات کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہوگا کہ ذاتی استعمال کیا جانے والا زیور یا تو سونے اور چاندی کے سکوں کی مانند ہوگا جن کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ دین دین کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا پھر اسے گھر کے ساز و سامان کی مانند سمجھا جائے گا جس کا بنیادی مقصد سونے اور چاندی کے سکوں کے برعکس ہوتا ہے (یعنی وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں)۔

لین دین کے مطلب یہ ہے: قیمت کے عوض میں سودا کیا جائے۔

کرائے پر دینے کے لیے جو زیورات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف اقوال منقول ہیں کبھی انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے پہننے والے زیورات کے مشابہہ قرار دیا ہے اور کبھی انہوں نے تجارتی لین دین کے

لیے بنائے گئے سونے کے اور چاندی کے سکوں کی مانند قرار دیا ہے۔

جن جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض جانوروں کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض کی صنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس جانور کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ گھوڑا ہے، جمہور اس بات کے قائل ہیں: گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ گھوڑا چرنے والا ہو اور اس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ نہ ہو یا مادہ ہو۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: ایک لفظ کے مقابلے میں قیاس آ رہا ہے اور ایک لفظ کے مقابلے میں دوسرا لفظ آ رہا ہے۔

جس لفظ کے ذریعے یہ بات لازم ہوتی ہے، گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہے، وہ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔“

اس کے مقابلے میں مفہوم مخالف کا قیاس یہ ہے: جو گھوڑا چرنے کے لیے ہو، جس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو، اسے اونٹ اور بکری کے مشابہہ قرار دیا جائے گا۔

روایت کے اس لفظ کے مقابلے میں جو دوسرا لفظ سامنے آتا ہے، وہ حدیث ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا ہے، کسی شخص کے پاس گھوڑا موجود ہو اور وہ اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد زکوٰۃ ہے اور یہ بیان اس گھوڑے کے بارے میں ہے جو چرنے والا ہوتا ہے (یعنی جسے افزائش نسل اور خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔ شیخ ابن رشد کہتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے: اس لفظ کو عام سمجھنے کی بجائے اسے مجمل سمجھا جائے تاکہ زکوٰۃ کے حکم کے بارے میں اس سے استدلال کیا جا سکے۔

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی رائے امام ابوحنیفہ سے مختلف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے، وہ گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ لوگوں کی طرف سے اختیاری ادائیگی تھی۔

جانوروں کی صنف کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے چرنے والے اور نہ چرنے والے (یعنی ذاتی استعمال کے اور قابل فروخت جانوروں) کے بارے میں ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک ان تینوں اصناف میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی، خواہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں یا خرید و فروخت کے لیے ہوں۔

امام لیث بن سعد اور امام مالک رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تمام اصناف میں سے وہ جانور جو چرنے والے نہیں ہیں (یعنی جنہیں خرید و فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا ہے) ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: مطلق کے مقابلے میں مقید سامنے آ رہا ہے اور قیاس لفظ کے مفہوم کے مخالف آ رہا ہے۔

مطلق مفہوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جبکہ مقید الفاظ اس حدیث میں ہیں:

”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جن فقہاء نے مطلق کو مقید پر غالب قرار دیا ہے انہوں نے اس بارے میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں طرف

کے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے مقید کو غالب تصور کیا ہے انہوں نے صرف چرنے والے

جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے خطاب کی دلیل عموم کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت کے یہ الفاظ

”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔“ یہ دلیل خطاب کا تقاضا کرتے ہیں یعنی جو جانور چرنے والے نہیں

ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

جبکہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے۔“ اس کے عموم کا تقاضا

ہے: اس میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں کا حکم برابر ہونا چاہیے۔

لیکن عموم چونکہ دلیل خطاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور مقید کو مطلق پر غالب کرنا، مطلق کو مقید پر غالب ماننے سے زیادہ

مشہور ہے۔

شیخ ابن حزم اس بات کے قائل ہیں: مطلق مقید کا فیصلہ کرتا ہے تو بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ چرنے

والی ہوں یا چرنے والی نہ ہوں۔

اسی طرح کا اختلاف اونٹ کے بارے میں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہوتا۔“

کیونکہ گائے کے بارے میں اس طرح کی کوئی روایت منقول نہیں ہے اس لیے اس میں اجماع پر عمل کرنا لازم ہوگا یعنی

گائے چرنے والی ہے ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو اس حوالے سے گائے اور دیگر دو طرح کے جانوروں کے درمیان فرق کرنا تیسرا قول ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ: ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اس کے عموم کا مخالف قیاس یہ ہے: جو جانور چرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے بنیادی مقصد ان کی افزائش ہوتی ہے اور یہ چیز گائے میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے اور زکوٰۃ تو مال کا اضافی حصہ ہوتا ہے اور یہ اضافی حصہ چرنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اسی لیے اس میں ایک سال گزرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

جن حضرات نے اس قیاس کے ذریعے اس عموم کی تخصیص کی ہے انہوں نے نہ چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور جنہوں نے اس کی تخصیص نہیں کی ہے انہوں نے عموم کو زیادہ مستند سمجھا ہے اور انہوں نے دونوں اقسام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

جن حیوانات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا تھا ان کی نوعیت یہ تھی۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے حیوانات سے خارج ہونے والی کسی بھی چیز کے بارے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، صرف شہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: شہد میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس بارے میں منقول روایات کے مستند ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(شہد کے) دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزے کی ادائیگی لازم ہوگی“۔

1874 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ حَدَّثَنَا الْعَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُهَا فَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ الدَّرَاهِمِ فَإِذَا زَادَتْ فَتَلَى نَحْوَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: 190 درہم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو وہ کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) جب وہ پورے 200 ہو جائیں گے تو ان میں سے 5 درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

1875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

بلدیہ الجھد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الزکوٰۃ

۱۸۷۶ - المرحوم الماکم فی المستدرک (۱/۱۰۰) من طرقہ ابی عوانہ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی رضی اللہ عنہ - عن الشہدی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (لیس فی تسعین و مائتہ نسی، فاذا بلغت مائتین، ففيها خمسة دراهم) - ۱ - و الحدیث ذکرہ السننی الموسوی فی الكنز رقم (۱۵۸۶۹) - و للعاریت و عاصم بن ضمرہ حدیث آخر عن علی - انظرہ فی الحدیث التالی -

۱۸۷۷ - المرحوم ابو دود فی الزکاة (۲/۲۲۰) باب: فی زکاة السانۃ (۱۵۷۲) و (۱۵۷۳) و عبد الرزاق فی الزکاة (۴/۲۳۳) باب: الخیل (۲۸۶۹) من مدایہ ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ و العاریت اللاعور عن علی - ۲ -

الْمُنْدِرِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فِيهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر چالیس درہموں میں سے دو سو روپے کا چوتھائی حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) وصول کرو 200 سے کم (درہموں میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ جب وہ 200 جائیں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے تو ادائیگی اسی حساب سے لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن جابر بن سیار یمامی حنفی۔ قال یحییٰ: قال یحییٰ: لیس بشیء، وقال ابن مدینی: یضع حدیث۔ وقال ابو زرہ: واہ۔ وقال فلاس: صالح۔ وقال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۲)۔

1876 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالْتَمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ آئمہ

۱۸۷۶ - اضرجه ابن خزيمة (۲۲۰۱) و ابن حبان (۲۲۷۶) كلاهما من رواية روح بن عمار - و اضرجه الشافعي في الزكاة من اللام (۱/۲) باب في النبي اذا بلغته الابل كان فيها صدقة و من طريقه البيهقي في الزكاة من المعرفة (۱۳/۶-۱۴) (۷۸۸) قال الشافعي: اضرنا سليمان بن عمرو بن يحيى المازني باسناده - و اضرجه من طريق سليمان بن عمار - عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۲) و الصجد في المسند (۷۲۵) و اضرجه مسنده (۶/۲) و مسلم في الزكاة (۶۷۶/۲) و النسائي في الزكاة (۱۷/۵) باب: زكاة الابل و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۲) (۲۹۸) البيهقي في الكبرى (۱۳۲/۱) - و اضرجه جماعة عن عمرو بن يحيى المازني -

طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1877- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ وَبْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1878- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عِبَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1879- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرَ وَبْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي أَقْلٍ مِنْ خُمُسِ ذَوْدٍ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنَ

۱۸۷۷- اخرجہ مالک فی الموطا فی الزکاة (۱/۲۶۶-۲۶۵) باب: ما تجب فیہ الزکاة و من طریق مالک اخرجہ الشافعی فی الزکاة (۱/۲۳۱) (۱۳۳) الباب الثانی: فیما یجب اخذہ من رب المال من الزکاة وما لا ینبغی ان یؤخذہ و البخاری فی الزکاة (۲/۲۱۰) (۱۴۴۷) باب: زکاة العورۃ و ابو داؤد فی الزکاة (۲/۲۰۸) باب: ما تجب فیہ الزکاة (۱۵۵۸) و الطحاوی فی المعانی فی الزکاة (۲/۲۵) و اخرجہ شعبۃ عن محمد بن یحییٰ المازنی بہ۔ اخرجہ احمد فی المسند (۲/۶۱-۶۵-۷۹) و ابن خزیمہ فی الزکاة (۲۳۶۳)۔

۱۸۷۸- اخرجہ مسلم فی صحیحہ (۲/۶۷۵) کتاب الزکاة الحدیث (۹۸۰) و ابن خزیمہ فی صحیحہ رقم (۲۲۹۹) و البیہقی فی سننہ (۱۲۰/۶) کتاب الزکاة: باب: النصاب فی زکاة التمار من طریق ابن وهب قال: اخبرني عباض بہ۔ و اخرجہ ابن ماجہ رقم (۱۷۹۶) و ابن خزیمہ رقم (۲۲۰۴-۲۲۰۵) و احمد (۲/۲۹۶) من طریق عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله نحوه۔

۱۸۷۹- نوردیہ السارقطنی من لفظ الوجه لکن ذکر الزیلعی فی نصب الرایۃ (۲/۳۶۹) من طریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس فيما دون مائتي درهم شيء ولا فيما دون عشرين مثقالا من الذهب شيء) وفي المائتين خمسة مثاقيل وفي عشرين مثقالا ذهباً ذهب مثقال) و عزاه الى ابی احمد بن زنجويه في (كتاب الاموال) ا: حدیثنا ابو نعیم النضعی: (فيما سئمت السماء.....) الى آخره۔ اخرجہ البخاری فی الزکاة (۲/۲۶۷) باب: العشر فیما یسقی من ماء السماء و بالماء الجاری (۱۴۸۲) و ابو یوسف فی الزکاة (۲/۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶) و الترمذی فی الزکاة (۳/۷۵) باب: ما جاء فی الصدقة فیما یسقی بالانبار و غیرهما (۲/۶۲۵) و النسائی فی الزکاة (۵/۶۱) باب: ما یوجب العشر و ما یوجب نصف العشر و ابن ماجہ فی الزکاة (۱/۵۸۱) باب: صدقة الزرع و الترمذی (۱۸۱۷)۔

مِائَتِي دِرْهَمٍ شَيْءٌ وَلَا فِيْ اَقْلَ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَيْءٌ وَالْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَمَا سُقِيَ سَبْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالغَرَبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

★★ عمر بن شعیب اپنے والد اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں (زکوٰۃ کی) ادائیگی لازم نہیں ہوتی، چالیس سے کم بکریوں میں لازم نہیں ہوتی، تیس سے کم گائے میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی، بیس مثقال سے کم سونے میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی، دو سو درہم سے کم (چاندی) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، پانچ سق سے کم (اناج میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ عشر کھجور، انگور، گندم، جو میں سے وصول کیا جائے گا جس کو قدرتی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس کو ڈول کے ذریعے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کے نصف حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4- باب لَيْسَ فِي الْكَسْرِ شَيْءٌ.

باب 4: (سونے یا چاندی کے) ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

1880 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْإِصْطَخَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجِرَاحِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْرَهُ حِينَ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنَ الْكَسْرِ شَيْئًا إِذَا كَانَتِ الْوَرِقُ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ الدَّرَاهِمِ وَلَا تَأْخُذْ مِمَّا زَادَ شَيْئًا حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهَا دِرْهَمًا. الْمِنْهَالُ بْنُ الْجِرَاحِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَهُوَ أَبُو الْعَطُوفِ وَأَسَدُ الْجِرَاحِ بْنُ الْمِنْهَالِ وَكَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ يَقْلِبُ أَسْنَهُ إِذَا رَوَى عَنْهُ وَعِبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ.

★★ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (سونا یا چاندی کے کسی) ٹکڑے میں سے کچھ بھی وصول نہ کریں جب چاندی دو سو درہم جتنی ہو جائے تو اس میں سے پانچ درہم وصول کر لینا، اس سے زیادہ میں اس وقت تک کچھ مزید وصولی نہ کرنا جب تک وہ چالیس درہم نہ ہو جائے، جب وہ چالیس درہم ہو جائے تو پھر اس میں سے ایک درہم وصول کرنا (یعنی ہر چالیس کے حساب سے ایک وصول کرنا)۔

اس روایت کا ایک راوی منہال بن جراح متروک الحدیث ہے اس کی کنیت ابو عطفوف ہے جبکہ اس کا نام جراح بن منہال ہے ابن اسحاق نامی راوی نے اس کے نام کو الٹ نقل کر دیا ہے اس روایت کے دوسرے راوی عبادہ بن نسی نے حضرت معاذ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۱۸۸۰- المخرج البیهقی فی منہ (۱۲۵/۶) کتاب الزکاة باب ذکر الضمیر الذی روی فی و قص الورق من طریق یونس بن بکر عن اسحاق بن یونس عن قول الدارقطنی المذکور هنا ثم قال: (مثل هذا الوجه لقلنا به ولم نخالفه؛ الا ان اشارہ ضمیف جہا- اہلم) - والحدیث ضمیمہ الدارقطنی هنا بالنسب والجمع مع ما رواه عن معاذ بن عبادہ من معاذ بن عبادہ حدیث آخر فی مقادیر الزکاة المذکورہ داود رقم (۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰) و الترمذی رقم (۶۲۲) و النسائی (۲۶۱۵/۵) و ابن ماجہ رقم (۱۸۰۲) و ابن خزیمة (۲۲۶۸) و الہیثمی (۱۲۱/۶) من طریق مسروق عن معاذ بن عبادہ و المخرج ابو داود رقم (۲۰۲۸، ۱۵۷۶) و النسائی (۲۶/۵) من طریق ابی وائل عن معاذ۔

1881- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قِيلَ لَهُ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ أَرْبَعِينَ
مِئْتَةً قِيلَ لَهُ أُمِرْتُ فِي الْأَوْقَاصِ بِشَيْءٍ قَالَ لَا وَسَأَسْأَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَا وَهُوَ
مَا بَيْنَ السَّنَيْنِ . يَعْنِي لَا تَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں ہر تیس گائے میں سے ایک تیج / تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کروں۔

ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اوقاص کے بارے میں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جو دو برسوں کے درمیان میں ہو اور الفاظ سے مراد یہ ہے: اس میں سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی۔

5-باب مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْحَبِّ

باب 5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

1882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعَرَزَمِيُّ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ سِنَلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ وَالذَّرِّ وَالْفُصُوصِ وَالْخَرَزِ وَعَنْ نَبَاتِ
الْأَرْضِ الْبَقْلِ وَالْفِثَاءِ وَالْخِيَارِ فَقَالَ لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ وَلَيْسَ فِي الْبُقُولِ زَكَاةٌ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمْرِ وَالزَّبِيبِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو سے جواہر موتیوں، قیمتی پتھروں، چھوٹے موتیوں (یا حبشی موتیوں) کے بارے میں اور زمین میں اگنے والے نباتات جیسے جواہرات موتی، نگینہ ریشم، زمین میں سے اگنے والی سبزی، ترکاری، ککڑی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی پتھر میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

۱۸۸۱- بسن تخریج حدیث ابن عباس فی بعت معاذ الی الیمن من غیر لھذا الوجه بلفظ آخر- وقد وردہ الدارقطنی بسننا السجانی لھذا من
الرحمن الحسن بن عمارۃ وھو مشرک-

۱۸۸۲- اخرجہ ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۰/۱) باب: ما تجب فیہ الزکاة من الاموال (۱۸۱۵) من روایة محمد بن عبید اللہ وھو العرزمی -
بالغیرہ ضعیف: لان محمد بن عبید اللہ ھو العرزمی: قال الامام احمد: ترک الناس حدیثہ- وقال الماکم: مشرک الحدیث بلکہ خلاف
بعض نسبہ النقل فیہ- وقال الساجی: اجمع العمل النقل علی ترک حدیثہ و عندہ منا کبر- ال- وقال الزیلعی فی نصب الرایۃ (۲/۲۸۹) (و
العرزمی مشرک) - ال-

اور سبزیوں میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، نبی اکرم ﷺ نے صرف گندم جو، کھجور اور انگور میں (عشر کی) ادائیگی فرض کی ہے۔
1883 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيَّ حَدَّثَهُمْ فِي سَنَةِ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَدَقَةَ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكُرْمِ وَلَا فِي النَّخْلِ إِلَّا مَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما یہ دونوں بیان کرتے ہیں: زراعت، کھجور اور کھجور کے درخت میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضعی، ابوسلیمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۳۳)۔

6- باب لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

باب 6: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1884 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ النَّخَوِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الصَّفْرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجِبْهَةِ صَدَقَةٌ. قَالَ الصَّفْرُ الْجَبْهَةُ النَّخْلُ وَالْبَعَالُ وَالْعَيْدُ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

۱۸۸۲- اخرجہ البيهقي (۱۲۸/۴) كتاب الزكاة، باب جماع ابواب صدقة الزرع، و ابو نعيم في الحلية (۲۵۲/۲) من طريق داود بن عمرو الضبي، به - قال ابو نعيم: (غريب من حديث عمرو لم يجمعها الا محمد بن مسلم) - ا - وقد تقدم حديث جابر في باب وجوب الصدقة والورق، و حديث ابى سعيد - ايضاً - في نفس الباب -
 ۱۸۸۴- اخرجہ ابن الجوزي في (العلل السنن لقبه) (۷/۲) من طريق مدارقطني، به - وذكره ابن حبان في (المجروحين) (۲۷۱/۱) في شرح (الصنف من حديث السلوي) وقال: (ليس هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم، وإنما يعرف هذا باسناد منقطع، فقلبه هذا التعليل على ابى رجا عن ابن عباس عن علي عليه السلام) - ا - و الصنف بن حبيب: لم يصرف بن حبيب - وقد علقه البيهقي في (۱۳۰/۴) بسبب التمسك بفضال ودوي عن علي - رضي الله عنه - مرفوعاً الى النبي صلى الله عليه وسلم - قال العاقظ في التلخيص (۱۶۵/۲) (فيه الصنف بن حبيب) و لم يثبت جداً - ا - و اخرجہ قيس بن الربيع عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: (لم يذكره سرفوقاً عليه - اخرجہ عبد الرزاق (۷۱۸۸) و ابن ابى شيبه (۱۹/۴) و البيهقي (۱۲۹/۴) - و اخرجہ محمد بن عمار عن ابى اسحاق عن علي - مثله - اخرجہ عبد الرزاق (۷۱۸۹) -

اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، ”عرایا“ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، عوامل میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پیشانی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔
صقر بن حبیب نامی راوی بیان کرتے ہیں: پیشانی سے مراد گھوڑا، نچر اور غلام ہے۔

کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم

کھیت (یعنی سبزیوں) کی پیداوار اور پھلوں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

زکوٰۃ کی فرضیت کی جو عام دلیل کتاب و سنت کے حوالے سے پہلے ذکر کی گئی ہے، اس کے علاوہ بطور خاص اس مسئلے میں ایک اور دلیل بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اور جب تم اس کی فصل کاٹنے لگو تو اس کا حق ادا کرو۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

”جو چیز آسمان (یعنی بارش، یعنی قدرتی ذرائع) سے سیراب ہوتی ہے، اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس چیز کو ذول یا رہٹ (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے، اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

اس حدیث میں اس حکم کی تفصیل ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت میں اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔

اس کی تمام شرائط وہی ہیں جو زکوٰۃ کے وجوب کی عام شرائط ہیں، جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ مزید شرائط بھی موجود ہیں، جس کی تفصیل فقہاء کے اختلاف کے مطابق ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(اس کے بعد جزیری نے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے) احناف یہ کہتے ہیں: زکوٰۃ کی عام شرط یہ ہے: وہ عاقل اور بالغ نفس پر لازم ہوتی ہے، بچے اور مجنون شخص کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، لیکن کھیت اور پھلوں کی زکوٰۃ میں یہ شرط مذکور نہیں ہوگی، یہی وجہ ہے جو زمین کسی بچے یا مجنون کی ملکیت ہو، اس کی پیداوار میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔

ان دونوں اشیاء میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید شرط یہ ہے: وہ زمین عشری ہونی چاہیے، یعنی جس پر عشر کو عائد کیا جاسکے، اس لیے خراج والی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے ایک اور شرط یہ ہے: زمین سے جو پیداوار حاصل ہو رہی ہے، اسے پیداواری اعتبار سے زراعت کہا جاسکتا ہو، اس لیے لکڑی، گھاس، بانس، نرسل اور کھجور کے درخت وغیرہ پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اس نوعیت کی اشیاء کے لیے زمین میں نمو کا مفہوم نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ چیز کم ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر ان چیزوں کو کاٹ کر ان سے نفع کمایا جائے تو پھر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے، وہ رقم زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل کرتی ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے، زمین پر فی الواقع زراعت کی گئی ہے، جبکہ خراج کا حکم اس سے

مختلف ہے کیونکہ خراج کی ادائیگی اسی وقت لازم ہو جاتی ہے جب وہ زمین پیداوار کے قابل ہو خواہ عملی طور پر اس پر پیداوار نہ کی گئی ہو۔

اس طرح یہ بات بھی ضروری ہے اس زمین کا مالک زراعت کرنے کے قابل ہونا چاہیے لہذا اگر کوئی شخص زمین پر زراعت کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن عملی طور پر زراعت نہیں کرتا تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جبکہ خراج ہر صورت میں لازم ہوگا اس کی وجہ یہ ہے: اس زمین میں نمو یعنی افزائش کی صلاحیت موجود ہے مختصر یہ کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نشوونما کا عمل جاری ہو جبکہ خراج کے واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نمو کی صلاحیت موجود ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار اور پھلوں پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے: جب اس زمین کو بارش یا نالیوں (یعنی قدرتی ذرائع کے ذریعے) سیراب کیا جائے۔ بیج سے مراد وہ پانی ہے جسے نالی کے ذریعے کھیت تک پہنچایا جائے (تو ان صورتوں میں عشر یعنی دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

لیکن اگر زمین کو رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے تو اس صورت میں عشر کے نصف (یعنی بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی یہ زکوٰۃ ہر قسم کی پیداوار پر لازم ہوگی جیسے گندم، جو اور باجرہ، جوار دیگر تمام اقسام کے دانے، سبزیاں، خوشبودار پھول، گلاب، گنا، خربوزہ، کھیرا، ککری، پیٹنگن، زعفران، کھجور، انگور وغیرہ خواہ وہ پھل دیر پا ہوں یا دیر پانہ ہوں، وہ تھوڑے ہوں یا زیاد ہوں، ان کے لیے نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی سال گزرن شرط ہے۔

پٹ سن، اس کے بیج، اخروٹ، بادام، زیرہ، دھنیے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح ان پھلوں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جنگلات میں سے یعنی کسی کی ملکیت والے حصے کے علاوہ کھلی سے چنے جاتے ہیں۔ جیسے پہاڑی علاقوں کے درخت وغیرہ۔

ایسے دانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جنہیں زراعت کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا جیسے خربوزہ اور مہندی اور گنے، میتھی اور پیٹنگن کے بیج۔

زمین سے اگنے والے درختوں جیسے کھجور کا درخت اور دیگر درختوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ اسی طرح ان اشیاء پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو درخت سے پھوٹ کر نکلتی ہیں جیسے گوند اور تارکول۔ کھیتی باڑی کے حوالے سے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کی ادائیگی کاشت کار کے ذمے ہوتی ہے لہذا جو بھی پیداوار اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ان اخراجات کو پیداوار میں سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی تیار شدہ کھیت کو اس کے کھل سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی خریدار پر واجب ہوگی لیکن اگر دانے کے پک جانے کے بعد فروخت کیا گیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فروخت کرنے والے کے ذمے ہوگی۔

پھل دار درخت کی زکوٰۃ اس وقت لازم ہوگی جب اس میں پھل لگ چکا ہو اور اس پھل کے خراب ہونے کا اندیشہ

رہے یعنی ان پھلوں کی صورت حال ایسی ہو چکی ہو کہ انہیں استعمال کیا جاسکے پھر اس پیداوار پر جو ادائیگی واجب ہوگی اس کو اس وقت ادا کیا جائے گا جب پھلوں کو اتارا جائے گا۔

جبکہ غلے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت وہ ہے جب اسے تولا اور صاف کر لیا جائے۔
اگر زمین کے مالک کے کسی اپنے عمل کے بغیر (یعنی قدرتی طور پر) پیداوار ضائع ہو جاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ساقط ہو جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب اسے توڑنا انتہائی ضروری ہو۔

1885- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبِ الْبَنْدَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارَبِيِّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيهَا أَنْبَتِ الْأَرْضِ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زمین سے جو سبزیاں اُگتی ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خداش، ابوبکر بندار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۲)۔

1886- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَالِمٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا وَمِنْ كُلِّ مِائَتِي دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيهَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي الْخَضِرَاءِ صَدَقَةٌ.

عَلَى اللَّهِ عَلَى الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعِ: شَيْخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزِيرِيُّ كِتَابُ الزَّكَاةِ بَابُ زَكَاةِ الرَّبْعِ وَالشَّارْحُ 984/1

۷۸۵- أخرجه ابن الجوزي في التحفيس (۳۶/۲) من طريق المارقطني - وغزاه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸۸/۲) للمارقطني وهداه ثم نقله ضيف صالح بن موسى كما ذكر ما في الاسناد من الاختلاف - وخلاصة القول في صالح بن موسى انه متروك؛ كما في التصريح (۳۶/۱)۔

۷۸۶- أخرجه ابن الجوزي في التحفيس (۲۷/۲) من طريق المصنف به - ومحمد بن أبي يحيى متروك؛ كما تقدم مراراً - وأخرجه الترمذي في الزكاة (۲۰/۲) باب: ما جاء في زكاة الخضروات (۶۲۸) من رواية الحسن بن عمارة عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن أبي بصير بن طلحة عن معاذ بن عمرو - قال الترمذي: (إسناد هذا الحديث ليس بصحيح - وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم في - وإنما يروى لنا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مراراً - والعمل على هذا عند أهل العلم: ان ليس في الخضروات صدقة - قال الترمذي: وهو ابن عمارة - وهو ضعيف عند أهل الحديث؛ ضعفه ثعلبة وغيره - وتركه ابن المبارك -)

☆☆ حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تھا تو انہیں یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار وصول کریں ہر دو سو دینار میں سے پانچ درہم وصول کریں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1887 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ

لازم نہیں ہوگی۔

1888 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: سبزیوں

میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1889 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاحِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

مُحَمَّدُ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ. مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيفٌ.

1887 - اخرجہ ابن الجوزی فی التہفیب (۲۹/۲) من طریق دارقطنی بہ - و اخرجہ البزار (۸۸۵ - کتب) و ابن عدی فی

(۶۶۰/۲) - التہفیبنا) فی ترجمہ العارث بن نسران - و الطبرانی فی الأوسط (۵۹۲۱) کتبہم من طریق ابی کامل الجعفری عن العارث بن

نسران عن عطاء بن السائب بہ - و لو عندہم بلفظ: (لیس فی الخضروات صدقة) - قال الطبرانی: لم یصل لهذا الحدیث عن موسیٰ

طلحہ عن ابیہ الا عطاء بن السائب ولا اخرجہ - موسولاً - عن عطاء الا العارث بن نسران - فقد بہ ابو کامل الجعفری (۱) - الہ - قلت

لعم - رحمہ اللہ - فقد تابع انا کامل علیہ عبد الرحمن بن عمرو کما لو عند دارقطنی لهذا لکن العارث بن نسران (منزول) (۱) کما

المافظ فی التفریب (۱۰۵۱۵) - وقال الربیعی فی مجمع الزوائد (۷۱/۲): (اخرجہ الطبرانی فی الأوسط و البزار و فیہ العارث بن نسران

لعم منرک و قد وثقہ ابن عدی) - الہ - قلت: ان لم یکن لهذا خطأ من الناس فقد و لعم الربیعی - رحمہ اللہ - فان ابن عدی قال فیہ

ان ذکر لہ احادیثہ انکرت علیہ: (وللعارث غیر ما ذكرت احادیثہ عن ابن عدی و لعم من یکتب حدیث) - الہ - و لا یعتبر لهذا حدیث

للعارث: فالذی یکتب حدیثہ لا یعتبر تفع و لا نقل رواہ الا فیما یناج علیہ - وقد تابع العارث علیہ محمد بن جابر فاخرجہ

الأعمش عن موسیٰ بن طلحہ عن ابیہ - ولقد اورد علی عبارۃ الطبرانی المتفرقة ایضاً - لکن محمد لهذا نقل الزیلعی فی نصب

(۲۸۷/۲): (قال فیہ ابن معین: لیس بشیء) - وقال الامام احمد - رضی اللہ عنہ: لا یحدث عنہ الا من هو شریک) - الہ -

۱۸۸۹ - قال الحافظ ابن حجر فی تلخیص العبیر (۱۶۵/۲): (اخرجہ دارقطنی من طریق مروان بن محمد السنجاری عن جریر عن

بن السائب فقال: (عن اس) بدل قوله: (عن ابیہ) - و لعلہ تصحیف منه - و مروان مع ذلك ضعیف جدا) - الہ - قلت مروان بن

السنجاری: قال ابن حبان فی البصری (۱۱۵/۲): (شیخ بروی المناکیر لا یصل الا عن حاج بہ) - الہ - و انظر: البیہان (۱۹۲/۶) و الہ

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہنریوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کا راوی مروان بخاری ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن محمد بخاری۔ ضعف دارقطنی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: فی ثقات (۱۷۹/۹): مستقیم حدیث۔ وانظر: ترجمتہ فی میزان (۲۰۰/۶)، ولسان المیزان (۲۱/۶)۔

1890- قراء علی علی بن اسحاق المادرائی بالبصرة وانا سمع حدثکم الحارث بن محمد حدثنا عبد العزيز بن ابان عن محمد بن عبید اللہ عن الحکم عن موسی بن طلحہ عن عمر بن الخطاب قال انما سن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الزکاة فی هذه الاربعة الحنطة والشعیر والزبيب والتمر.

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے، گندم، جو، کشمش اور کھجور۔

1891- حدثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر حدثنا احمد بن سنان حدثنا عبد الرحمن بن مہدی حدثنا سفیان عن عمرو بن عثمان عن موسی بن طلحہ قال عندنا کتاب معاذ عن النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) انه انما اخذ الصدقة من الحنطة والشعیر والزبيب والتمر.

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات تحریر ہے آپ ﷺ نے گندم، جو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔

1892- حدثنا علی بن احمد بن الأزرق بمصر حدثنا محمد بن محمد بن النفاح الباهلی حدثنا یحیی بن المغيرة حدثنا ابن نافع حدثني اسحاق بن یحیی بن طلحہ عن عمه موسی بن طلحہ عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال فیما سقت السماء والبعل والسيل العشر وفيما سقي بالنضح نصف العشر. يكون ذلك في التمر والحنطة والحبوب فاما القثاء والبطيخ والرمان والقصب

۱۸۹۱- اخرجه احمد في المسند (۲۲۸/۵) و البيهقي في سننه (۱۲۸/۴-۱۲۹) كتاب الزکاة باب الصدقة فيما يزرعه الادميون - كذا لما من طريق عبد الرحمن بن مردي به - واخرجه الحاكم (۴۰۱/۱) وقال: موسی تابعي كبير لا ينكر له لفي معاذ - و نحوه العافظ في التلخيص (۲۳۱/۲) بقوله: (قلت: قد منع ذلك ابو زرعة) وقال ابن عبد البر: لم يلق معاذ ولا ادركه - ا - وانظر: الحديث الثالث في هذا الباب -

۱۸۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۲۹/۴) كتاب الزکاة باب الصدقة فيما يزرعه الادميون من طريق الدارقطني به - وقد وقع في اسناد عبد البيهقي (محمد بن محمد بن النفاح) بدل من (محمد بن احمد) - والله اعلم بالصواب - وقد اخرجه الحاكم في المسند (۲۴۰/۱) ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۲۹/۴) من طريق ابن نافع حدثني اسحاق به - لكن في اسناد اسحاق بن يحيى بن طلحہ بن عبید اللہ وهو ضعيف: كما في التلخيص (۲۹۰-عوامة) - وقال العافظ في التلخيص (۱۶۵/۲-عاشي): (وفيه ضعف وانقطاع) - ا - و انظر الحديث السابق -

وَالْخَضْرُ فَعَفُوْا عَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو آسمان بعل (پانی کے قریب کھجور کا درخت لگانا تاکہ وہ درخت خود ہی زیر زمین پانی سے سیراب ہو جائے) اور بہتے ہوئے پانی (یعنی نہر وغیرہ) کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں عشر کی ادائیگی لازم قرار دی جائے گی اور جس زمین کو پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

کھجور، گندم، دانوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ ککڑی، تربوز، سیب، قصب اور دیگر سبزیوں میں یہ معاف ہے۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف قرار دیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث ثبوت مجوز احمد قدوة، ابوحسن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن نفاخ بن بدر باہلی بغدادی۔ ان کا انتقال 314 میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب حدیث متقلاً من دنیا۔ وانظر ترجمہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۲۹۵/۱۳)، وتاریخ بغداد (۲۱۳/۳)۔ وفی (ط): محمد بن احمد بن نفاخ۔

1893 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاءِ زَكَاةٌ.

☆☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1894 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1895 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْحَالِظِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1896 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

۱۸۹۵- اطرحہ ابن الجوزی فی التلمیذ (۲۷/۴) و فیہ تصریح من صنادید قال الحافظ فی التلمیذ (۷۱۰۹- حواشی) (ضمیمہ الفہرست)

۱۸۹۶- صمیمت مرسل، وفد ذکر السارقطنی فی الملل؛ ہذا للاختلاف علی موسی بن طلحہ و صحیح ہذا الوجه المرسل۔ راجع تصنیف

(۲۸۸-۲۸۹)۔ وفد صوبہ الترمذی ایضاً ہذا المرسل۔

هشام الدستوائی عن عطاء بن السائب عن موسى بن طلحة عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) نهى أن يؤخذ من الخضراوات صدقة.

☆☆ موسی بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے سبزیوں میں سے زکوٰۃ وصول کی

جائے۔

1897- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدُ

الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1898- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ أَمْرَ دِينِهِمْ لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ ابو بردہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی

اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو یمن بھیجا تو ان دونوں نے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دی (اور یہ فرمایا: تم لوگ صرف ان چار چیزوں میں سے زکوٰۃ وصول کرنا جو کدو، کشمش اور کھجور۔

1899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَجِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بَنَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا وَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفِضَّةِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْاقٍ وَالْوُقْيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی کھیت

(زرعی پیداوار) میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے گی تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

داویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عباس احمد بن حسین بن عباد بزاز، ولقبہ بنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم

برازی، ودارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۹۳-۹۵)۔

۱۸۹۸- اشرفہ العاکم (۱/۱) من طریق محمد بن غالب ثنا ابو حنیفہ جہ۔ و صحیح العاکم اسنادہ وواقفہ الذہبی۔

۱۸۹۹- اشرفہ العاکم فی الزکوٰۃ ف المستدرک (۱/۱) و عنہ البیہقی فی المعرفة فی الزکوٰۃ (۶/۱۱۵) باب: ما یؤخذ من اللہجاء۔

(۱۹۶)۔

1900 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَمْعَانَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ حَصَادُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھیت (یعنی زرعی پیداوار) میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے جب تک اس کی پیداوار پانچ وسق نہ ہو جائے۔

1901 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ عَيْسَى عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ أَرْقَانِكُمْ وَخَيْلِكُمْ وَلَكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ أَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَا شِئْتُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے تمہیں تمہارے (غلاموں، کنیزوں) اور گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے، البتہ تم اپنی چاندی، زرعی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ لے کر آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سید بن عیسیٰ کوئی۔ قال ازوی: لیس بذاک۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۳۵۲/۳)، لسان المیزان (۱۵۲/۳)۔

1902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا يَعْلى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ

الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُونَ مَخْتُومًا.

۱۹۰۰ - فی اسنادہ عبد اللہ بن سعدان: و لہو عبد اللہ بن زیاد بن سلیمان بن سمان الخزومی: ابو عبد الرحمن المدنی: مولی ام سلمة - سئل مالک عنہ! فقال: کذاب - وقال لثمام ابن عمرو: حدثت عنی باہادینت و اللہ ما حدثتہ بہا و لہو کذب علی - و قال احمد: من روى الحدیث - و قال ابن معین: لیس بشفہ - وقال مرة: لیس بشیء و کذبہ فی روایة عنہ - و ضعفہ ابن المدینی و الفلاس جدا - و قال احمد بن صالح: کان یغیر الاسماء بقول: حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن - قال احمد: و لہو کذب - و قال ابن ولعب: قلت لابن سمان: ابن لقبتم عبد اللہ بن عبد الرحمن الہدی رویت عنہ! قال: بالبحر - و کذبہ ابو داود وغیرہ و ندد الکلام فیہ البخاری و آخرون: و من ثم امتنع ابو زرعة من قراءتہ - و ذکرہ یعقوب فی باب من یرغب عن الروایة عنہم - بنظر: شوزیب الشوزیب (۲۹۰/۵) (۱۲۲)۔

۱۹۰۱ - الحدیث لہو الاوردی و قد سبق الکلام فیہ فی باب وجوب زکاة الذئب و الورق: کما سبق فی الترجمة لابی عبد اللہ -

۱۹۰۲ - اخرجہ النسائی فی الزکاة (۱۱/۵) باب: القصد الذی نجب فیہ الصدقة و ابو داود فی الزکاة (۹۶/۲) باب: ما نجب فیہ الزکاة (۱۵۵۹) و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۶/۱) باب: الوسق ستون مختوماً (۱۸۲۲) و احمد (۹۷/۵۹/۲) و ابن خزیمہ رقم (۱۲۲۰) من روایة ابو داود

الاوردی بہ - اخرجہ عن ادريس لکنذا محمد بن عبد الطنافسي عند ابی داود و ابن ماجہ و الدارقطني لہا - و ناجہ و کعب عند النسائی و احمد (۹۷/۲) - و تابعہما یعلی بن عبد اللہ عند الدارقطني لہا و احمد (۵۹/۲) و تابعہم القاسم بن معن عند الدارقطني فی الروایة

الذئبية: کسیرم روود عن ادريس الاوردی باسناده - و قال ابو داود عقبہ: (ابو البختري لم یسمع من ابی سعید) - الہ - و قال ابو حاتم

الرازی: (ابو البختري الطائفي لم یسمع من ابی سعید الخدری) - الہ - بنظر: المراسل لابن ابی حاتم (۶۶-۶۸) رقم (۱۲۲۰)۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ایک وسق ساٹھ مختوم کے برابر ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ادیس بن یزید بن عبدالرحمن اودی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰/۱)۔

○ ابو حسن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم مروزی، خاتمة اصحاب علی بن حجر۔ حدیث عن علی بن حجر و علی بن خشرم و ریح بن سلیمان و غیرہم۔ روی عنہ طاہر بن محمد بن سہلو یہ، و ابو محمد بن حسن بن احمد مٹلدی، و محمد بن حسن علوی و غیرہم۔ ترجمتہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۰/۱۳)، و قال ذہبی: لم اظفر له بوفاة۔

1903 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيِّ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بِنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ. وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

1904 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُنِيَ مُعَاذٌ فِي وَقْصِ الْبَقْرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرَنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيهَا بِشَيْءٍ. قَالَ وَهِيَ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گائے کا بچہ لایا گیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی تعداد 30 سے کم تھی۔

1905 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

1904 - البسم بن اسماعيل البغدادي عن سفيان بن عيينة: ضعفه الدارقطني - بنظر: لسان الميزان (١٢٩٨/٦) و طاؤس لم يسمع معاذ بن جبل - وانظر الترمذي (٩/٥) - ١٩٠٥ - اخرج مالك في الزكاة من الموطأ (٢٥٩/١) باب: ما جاء في صدقة البقر - و من طريقه الشافعي في الزكاة من الامم (٩/٢) باب: صدقة البقر - و من طريق الشافعي اخرج البيهقي في الزكاة من السنن الكبرى (٩٨٠٤) قال ابن عبد البر في الاستذكار (١٥٧/٩): (ظاهر هذا الحديث الوقوف على معاذ بن جبل من قوله: ان في قوله: (انه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم) عن الثلاثة و الاربعين من البقر شيئا) - دليله و اضعا على انه قد سمع منه - عليه السلام - في الثلاثة و في الاربعين ما عمل به في ذلك - مع ان مثله لا يكون رأيا - انما هو توقيف ممن امر باخذ الزكاة من الذين يظرون لهم و تركهم بربا صلى الله عليه وسلم - و لا خلاف بين العلماء ان السنة في زكاة البقر ما في حديث معاذ لهذا و انه النصاب المجتمع عليه فيه - و حديث طاؤس لهذا عندهم عن معاذ غير متصل - و الحديث عن معاذ ثابت متصل من رواية معمر و الثوري عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن معاذ بن عيسى حديث مالك (انتبهى - وراجع الاستذكار ايضا (١٥٨/٩) - فما بعد) - و قد تقدم في باب: ليس في الكسر شي -

مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمْرُهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقْرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً
بَقْرَةً مُسِنَّةً فَقَالُوا فَالْأَوْقَاصُ قَالَ مَا أَمَرَنِي فِيهَا بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا
قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ عَنِ الْأَوْقَاصِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ -
قَالَ الْمَسْعُودِيُّ وَالْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتُونَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ فَإِذَا
كَانَتْ سَبْعُونَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانُونَ فَفِيهَا مُسِنَّانِ فَإِذَا كَانَتْ تِسْعُونَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَابِيعَ قَالَ
بَقِيَّةُ قَالَ الْمَسْعُودِيُّ الْأَوْقَاصُ هِيَ بِالسِّتِينَ الْأَوْقَاصُ فَلَا تَجْعَلُهَا بِصَادٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبع یا ایک تبیعہ، ایک جذع یا ایک جذعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں، لوگوں نے دریافت کیا: گائے کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا، جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر لوں گا، پھر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ سے گائے کے پھڑے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

مسعودی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اوقاص (سے مراد یہ ہے:) جب ان کی تعداد تیس سے کم ہو جب گائے کی تعداد چالیس سے ساٹھ تک ہو تو اس میں دو تبیعہ کی ادائیگی لازم ہوگی، جب وہ ستر ہو جائیں گی تو ایک مسنہ کی ادائیگی اور ایک تبع کی ادائیگی لازم ہوگی، جب وہ اسی ہو جائیں گی تو اس میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی، جب وہ نوے ہو جائیں گی تو تین تبع کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مسعودی فرماتے ہیں: لفظ اوقاص "س" کے ساتھ لکھا جاتا ہے، تم اسے "ص" کے ساتھ نہ لکھو۔

1906 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقْرَةَ مِنَ الْبَقْرِ -

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اناج (

۱۹۰۶ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۱/۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۹) وابن ماجه في الزكاة (۵۸۰/۱) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (۱۸۱۱) من رواية ابن وهب عن سليمان بن - و أخرجه العاظم في الزكاة من المستدرک (۲۸۸/۱) عن رواية ابن وهب به - ثم في (صحيح علي شرط الشيخين ان صح سماع عطاء بن يسار من معاذ بن جبل فانه لا انفه) - ۵۱ - فتعقبه الذهبي بقوله: (لم يلقه) - ۵۲ - ابن حجر في (التلخيص) (۱۸۰/۲) (لم يسمع اللفظ ولم يسمع اللفظ) - وقال البزار: لا نعلم ان عطاء بن معاذ - ۵۱ -

زکوٰۃ میں) اناج وصول کرنا، بکریوں کی زکوٰۃ میں بکری وصول کرنا، اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ وصول کرنا اور گائے کی زکوٰۃ میں گائے وصول کرنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدعزیز بن وزیر، ابوعلی جذامی، ویعرف بالجروی، من اهل مصر، قدم بغداد وحدث بها۔ قال بغدادی: وكان جروی من اهل دین وفضل، مذکور بالورع و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ موصوفاً بالعبادة۔ ونقل بغدادی توثیق ابی حاتم لہ، و ذکرہ قول دارقطنی فیہ: لم یر مثله ففعلوا وزهدا۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۳۹/۱۳)۔

1907 - حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَنْتَوْنِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَيْسٍ أَخَذَ مِنْكُمْ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ عَمْرٍو أَنْتَوْنِي بِعَرَضِ ثِيَابٍ . هَذَا مُرْسَلٌ . طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے یہ کہا تھا: تم میرے پاس خمیس یا لیس لے کر آؤ، میں تم سے زکوٰۃ وصول کروں گا، یہ تمہارے لیے آسان بھی ہوگا اور مدینہ منورہ میں رہنے والے مہاجرین کے لیے یہ بھی زیادہ بہتر ہے۔

عرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تم میرے پاس چوڑے کپڑے لے کر آؤ“۔

یہ روایت مرسل ہے کیونکہ طاؤس نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1908 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَاجِيَةَ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ تَكُنِ الْمَقَاتِي فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبَرِّ وَالشَّعْبِ وَالْتَمَرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِي الْمَقَاتِي شَيْءٌ وَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقَاتَا تُخْرِجُ عَشْرَةَ أَلْفٍ فَلَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مقاتلی ان چیزوں میں نہیں تھے جنہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گندم، جو، کھجوروں اور کشمش میں زکوٰۃ وصول کی تھی، مقاتلی میں کوئی چیز وصول نہیں کی تھی، ہمارے پاس مقاتل (زرعی زمین) تھی جس سے دس ہزار کی پیداوار ہوتی تھی، لیکن اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) لازم نہیں ہوئی۔

۱۹۰۷ - أخرجه يحيى بن آدم في الخراج رقم (۵۲۶) من طريق سفيان بن عيينة عن ابراهيم بن به - و من طريق يحيى بن ابراهيم البيهقي في السنن (۱۱۲/۶) - وأخرجه يحيى بن آدم رقم (۵۲۵) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن به و من طريقه أيضا أخرجه البيهقي (۱۱۲/۶) - قال الشافعي: (و طريقه عالم بامر معاذ و ان كان لم يلقه و قال عبد الحق في الحكمة: و طاوس لم يلق معاذًا) - ا - راجع: نصب الراية (۲۶۷/۲) - و قال ابن السميني: (لم يسمع طاوس من معاذ شيئًا) - ا - و قال ابو هانم الرازي: (طاوس عن معاذ مرسل) - ينظر: المرسل لابن ابي هانم (۸۹) رقم (۱۵۱) -

۱۹۰۸ - عمدي بن الفضل: قال ابن سمين - في رواية - و النسائي و غيرهما: ليس بشقة و تركه الرازيان و دارقطنی و غيرهما و ضعفه فيهم - و ابطال ابن حبان الاحتجاج به - ينظر: تهذيب الترمذي (۱۶۹/۷) - (۱۷۰) -

1909 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ جَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ بِخَيْرٍ. ثُمَّ قَامَ إِلَى سَارِيَةِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَاحْتَوَشَوْهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ احْتَوَشَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا. قَالَهَا بِالزَّأِي.

☆☆ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت ابو ذر! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہوں، پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے، لوگ بھی اٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہیں گھیر لیا، میں بھی انہیں گھیرنے والوں میں شامل تھا، لوگوں نے کہا: اے ابو ذر! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور کتان (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ لفظ ”ز“ کے ساتھ ذکر کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابی انس قرشی، عامری، مدنی، نزل اسکندریہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔
”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۲/۲)۔

1910 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا وَمَنْ دَفَعَ دَنَابِيرًا أَوْ دَرَاهِمًا أَوْ تَبْرًا أَوْ فِضَّةً لَا يَعْذُهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يَنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ فِي الْقِيَامَةِ. كَتَبَهُ مِنَ الْأَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَرِّ مُقَيَّدًا.

☆☆ مالک بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۹۰۹ - فی اسناد موسی بن عبیدہ الریذی، وهو ضعیف: سبقت الترجمة له - وراجع ما بعد - قال العافظ فی التلخیص (۲۱۵/۲): ان غیر صحیح مدارہ علی موسی بن عبیدہ الریذی و له عنده طریقہ ثالث من رواية ابن جریر عن عمران بن ابی انس عن مالک بن اوس عن ابی ذر و لم یقول: لان ابن جریر أخرجه عن عمران انه بلغه عنه (۱) - ال - وقد تابعه سعید بن سلمة بن ابی العاصم: ثنا عمران بن انس - أخرجه الحاكم فی المستدرک (۲۸۸/۱) و صححه علی شرط الشيخین و وافقه الذهبی - وله منابه اخرى و لم یکن اشهر ال - العافظ و سنانی عند الدارقطنی بعد الحدیث الثانی -

ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور بز (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جو شخص دینار و درہم سونے کا ٹکڑا چاندی اکٹھی کرے گا جسے اس نے فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں رکھا یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نہیں رکھا تو یہ خزانہ شمار ہوگا جس کے ذریعے قیامت کے دن اسے داغ لگایا جائے گا۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سلمہ بن ابی حسام، عدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمر و مدنی، وهو ابو عمر و سدوسی ذی روى عنه ندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ من ظہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۹۷)۔

1911 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا فِي الْبَرِّ صَدَقَتُهُ.

☆☆ مالک بن اوس، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور بھینروں میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن معاویہ بن موسیٰ جمحی ابو جعفر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا۔ والنظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۶۵)۔

1912 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَلِيٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ بَقْرَةٍ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاْفِرًا.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ آیت کی کہ وہ ہر تمیز سے ایک سے ایک تبع یا ایک تبعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر "معافر" وصول کریں۔

المعراجہ احمد (۱۷۹/۵) و المعاکم فی الزکوٰۃ (۱/۲۸۸) و كذلك الترمذی فی (العلل الكبير) (۱۷۱) من رواية محمد بن بكر باسناده - نقل الترمذی عن البخاری قوله: (ابن جریر لم یسمع من عمران بن ابی انس یقول: حدثت عن عمران بن ابی انس) - الہ - وراجع التقریب قبل السابق۔

أَبُو إِسْطَيْطَى حَدَّثَنَا سَوَّازٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَكِنْ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ أَوْ مُسِنَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تاہم ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور چالیس گائے میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

1917 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1918 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1919 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقْرِ الَّتِي يُحْرَتُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس گائے کو کھیتی باڑی میں استعمال کیا جاتا ہو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

۱۹۲۰ - أخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱۱۶/۴) باب: ما يسقط الصدقة عن المائنة من رواية عثمان بن احمد باسناده - وقال: (رفعه أبو سعيد شعاع بن الوليد عن زهير من غير شك - وأخرجه النفي عن زهير بالنسك فقال: قال زهير: احسب عن النبي صلى الله عليه وسلم - وأخرجه غيره عن أبي اسحاق موقوفاً) - ثم ورد من طريق أبي عمرو بن السمالك عن احمد بن عبيد الله بن ابي داود عن ابي عبد عن علي بن صالح ثنا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً عليه من قوله: لم يرفعه - وانبج ذلك برواية ابي بكر بن عمار عن ابي اسحاق به موقوفاً ايضاً - قلت: وقد أخرجه ابن ابي شيبة عن ابي بكر بن عياش به موقوفاً في المصنف (۱۳۰/۳) كتاب الزكاة باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - وروى رعاية الوقف - ايضاً - رعاية مصر و التوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۹/۴) باب: ما لا يؤخذ من الصدقة - وروى من وجه آخر عن علي موقوفاً لكنه

مصحح - راجع انصب الرابة للزطني (۲۵۶/۲-۲۵۷) -

أخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۱۳۰/۳) باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - و البيهقي في الكبرى في الزكاة (۱۱۶/۴) باب: ما يسقط الصدقة عن المائنة عن ابي بكر بن عياش به -

أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۱۶/۴-۱۱۷) من طريق السارقطني باسناده - ثم قال: (فكأن موقوفاً وهو اسناده صحيح وهو قول احمد وسعيد بن جبير وعمر بن عبد العزيز وابراهيم النخعي - وقال الحسن البصري ليس في البقر العوامل صدقة اذا كانت في مصر -) - وورد البيهقي في (۱۱۶/۴) من رعاية زياد بن محمد عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً ثم قال: (وفي اسناده ضعف والصحيح) - وهو عند عبد الرزاق (۱۱۹/۴) من وجه آخر عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً كما ذكر البيهقي -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین ابو جعفر مصری، قال ابن عدی کذبوه، وهو صاحب حدیث کثیر، انکرت علیه اشیا رواه، وهو ممن یکتب حدیث مع ضعفه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کامل (۱۹۸/۱)، والمیزان (۲۷۸/۱)، واللسان (۳۶۳-۳۶۳/۱)۔

8- باب تفسیر الخلیطین وما جاء فی الزکاة علی الخلیطین

باب 8: دو چیزوں کو ملانے کی وضاحت، دو ملی ہوئی چیزوں پر زکوٰۃ لازم ہونے کا حکم

1920 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ اِلَّا اِنِّي سَمِعْتُهُ ذَا يَوْمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَالْخَلِيطَانِ اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالْبَرَاعِي وَالْفَحْلِ .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں اس کے بعد انہوں نے کوئی کلام ذکر کیا پھر انہوں نے یہ بھی بتایا: ایک دن انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (زکوٰۃ کی وصولی یا زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور دو حصے دار وہ لوگ ہوں گے جو حوض چرواہے اور (جفتی کے لیے دینے والے) جانور کے بارے میں حصے دار ہوں گے۔

1921 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْمِثْرَةِ صَدَقَةٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مٹیرہ (یعنی وہ گائے چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہے) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1922 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ النَّفْرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ أَرْبَعُونَ شَاةً فَقَالَ عَلَيْهِمْ شَاةٌ . قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ وَلَا شَاةً . قَالَ عَلَيْهِمَا شَاةٌ .

۱۹۲۰ - اضرحة ابن الجوزي في التمهيد (۲۹/۲) من طريق المصنف به - و اضرحة البيهقي في سننه (۱۰۶/۱) كتاب الزكاة باب الخلطاء من طريق ابي الاسود ثنا ابن لويهبة به - و ابن لويهبة ضعيف وقد تقدم الكلام عليه كثيرا - ۱۹۲۱ - علفه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱۱۶/۱) وقال علفه (وفي اسناده ضعف و الصحيح موقوف ا) - و قد اضرحة عبد الرزاق الزكاة (۱۹/۱) باب: حاله جو هنر من الصدقة عن ابن جرير عن ابي الزبير عن جابر موقوفا عليه لم يرفعه ولم يذكر فيه (زياد بن سعد)

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک دوسرے کے حصے دار ہوں ان کی چالیس بکریاں ہوں تو ان سب پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اگر ان میں سے ایک شخص کی ۳۹ بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کی ایک بکری ہو؟ تو انہوں نے یہی فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

1923 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْأَلُهُ عَنْهَا فَمَا تَتَعْتَعُ فِي شَيْءٍ مِّنْهَا حَتَّى آتَى عَلَى أَرْبَعِينَ شَأْنًا بَيْنَ نَفْسَيْنِ فَقَالَ فِيهَا شَأْنٌ عَلَيْهِمَا .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں مختلف مسائل تحریر تھے اس نے ان سے اس صحیفے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ان مسائل میں کوئی غلطی نہیں نکالی البتہ جب یہ مسئلہ آیا کہ چالیس بکریاں دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوں تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ہلال عدوی، ابونصر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عالم، توقف فیہ ابن یسرین: لدخولہ فی عمل سلطان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۷۲)۔

1924 - حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ الْقَوَامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ مَيْسِرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ آتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ - قَالَ - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا أَخُذَ مِنْ رَاضِعٍ لَبَنٍ شَيْئًا قَالَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ . وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ . فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا میں اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے اس بات کا پابند کیا گیا ہے میں دودھ پلانے والا کوئی جانور وصول نہ کروں اور (زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہوئے) الگ الگ سال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اس کے پاس ایک شخص اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور

۱۹۲۳ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) كتاب الزكاة: باب صدقة الغلطاء من طريق الدارقطني: به -

۱۹۲۴ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) من طريق المهاج بنسريال عن عماد: به -

۱۹۲۵ - أخرجه النسائي في سننه (۲۹/۵۱) كتاب الزكاة: باب الجمع بين المتفرق و التفرق بين المجتمع و احمد في مسنده (۳۵/۴) من طريق هلال بن خباب: به - و أخرجه ابو داود في كتاب الزكاة (۱۵۷۹) باب في زكاة البساتين - و الطبراني في الكبير (۹۱/۷) رقم (۶۶۷۳) من طريق ابي عوانه عن هلال بن خباب عن ميسرة ابي صالح عن سويد بن غفلة قال: (مرت - او اضرني من سار - مع مصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم) - و للحدث طريق آخر عن ابي ليلى اللندي عن سويد: بياني بعد الحديث التالي مباشرة -

بولاً: تم اسے وصول کر لو اس نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

1925 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمِيدٍ الْجَلَابُ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

هَلَالُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَيْسَرَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ آتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَيُّشِ فِي كِتَابِكَ فَقَالَ أَنْ لَا أَفْرِقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا أَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ فَآتَاهُ رَجُلٌ بِنَاءً كَوْمَاءَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک ہمارے پاس آیا میں اس کے پاس بیٹھ گیا میں نے اس سے دریافت کیا: تمہاری تحریر میں کیا لکھا ہے؟ اس نے بتایا: اکٹھے مالگ، الگ نہ کروں اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ایک شخص اس کے پاس اونچی کوہان والی اونٹنی کر آیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ادریس ابو حمید جلاب۔ حدیث عن ہشیم بن بشر۔ روی عنہ قاضی محالی۔ ذکرہ خطیب فلم یذکر فیہ جرہ

تعدیل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸-۳۹)۔

1926 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي كَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ بَنِي غَفَلَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَقَرَأْتُ فِي كِتَابِهِ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرِقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَآتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسَنَاءَ مُلَمَّمَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ عُدْرِي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَخَذْتُ هَذِهِ مِنْ مَالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ سَمِعْتُ شَرِيكًَا بَعْدُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرْتُهُ لِيُكَيِّعَ فَقَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عُمَانَ .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے

ایک شخص آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی تحریر میں یہ بات پڑھی کہ الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مالگ، الگ نہ کیا جائے (ادائیگی یا وصولی) سے بچنے کے لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد اس کے پاس ایک بڑی اونٹنی آئی جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھی تو اس نے اونٹنی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

وہ بولا: اگر میں نے ایک مسلمان کے مال میں سے اسے وصول کر لیا تو پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا

۱۹۲۶ - اخرجہ ابو داؤد کتاب الزکوة (۱۰۵/۲) باب التملیظ فی منع الزکوة العریض (۱۰۸/۷) ابن ماجہ فی سننہ (۱۰۷۶/۱) کتاب باب ما یأخذ المسلمون من الذبل العریض (۱۸۰) الطبرانی فی المعجم (۱۰۸/۷) رقم (۶۶۷۶) من طریقہ شریک عن عثمان بن عفان

کروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ اختلاف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن مغیرہ ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالمغیرہ کوفی اعشی، وهو عثمان بن ابی زرعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقفہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳/۲)۔

9- باب مَا اَدَى زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب 9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کنز نہیں کہا جائے گا

1927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصْبِصَةِ حَدَّثَنَا أَبُو حَمِيدٍ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ الْيَمَنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ أَكْنَزُ هُوَ فَقَالَ إِذَا آدَيْتَ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ . الْمَعْنَى وَاحِدٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ہار پہنا ہوا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کنز کہا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر لی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔

1928- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَسَادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

1927- أخرجه الحاكم في الزكاة (۲۹۰/۱) باب: التغلظ في مع الزكاة عن أبي العباس محمد بن يعقوب ثنا عنبسة بن احمد بن الفرخ ثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار ثنا محمد ابن سواجر... به وقال: (اصحح على شرط البخاري ولم يخرجاه) - ۱۰ - وأخرجه البيهقي في الزكاة (۸۳/۴) باب: تفسير الكنز الذي ورد الوعيد فيه عن الحاكم به - قلت: وأخرجه ابو داود في الزكاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو وزكاة المسلمي (۱۵۶۴) عن محمد بن عيسى ثنا عتاب - يعني: ابن بشير - عن ثابت بن عجلان عن عطاء... به - وأعله البيهقي بتفرد ثابت بن عجلان - وراجع نصب الراية (۲۷۱/۲-۲۷۲) -

1928- أخرجه ابو داود في الزكاة (۹۸-۹۷/۲) باب: الكنز ما هو؛ وزكاة العلي (۱۵۶۵) عن محمد بن الربيع الرازي ثنا عمرو بن الربيع بن طارق ثنا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي جعفر ان محمد بن عمرو بن عطاء اخبره عن عبد الله بن سنان به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۹/۱) و البيهقي في الزكاة (۱۳۹/۴) من هذا الوجه - وفول الدارقطني لنا: (محمد بن عطاء: مجبول) و لعمري كناه على ذلك البيهقي وابن القطان وغيرهما - راجع: نصب الراية للزيلعي (۲۷۱/۲) -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔
اس روایت کا راوی ابو حمزہ اس کا نام میمون ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو، عن ابان۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی

(۳۰۴/۱) ولسان (۲۰۵/۳)۔

○ میمون، ابو حمزہ قصاب، مشہور بکنیتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۰۶)۔

1932- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا

الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتَهُ.
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاتَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلِّ

سَنَةٍ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جب ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

عمر و بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے منشی سالم کو یہ خط لکھا کہ

ان کی صاحبزادیوں کے زیورات کی ہر سال زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

1933- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلِ الرَّازِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ لِي بِنْتِي أَخَافُ جُرِي عَيْنِي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاتَ
الْحُلِيِّ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ. هَذَا وَهَمٌّ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور

نے عرض کی: میرے پاس کچھ زیورات ہیں اور میرے شوہر غریب آدمی ہیں میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں تو کیا میرے لیے یہ

جائز ہوگی کہ میں ان زیورات کی زکوٰۃ ان لوگوں پر خرچ کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

یہ روایت وہم ہے درست یہ ہے: یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے حضرت عبد اللہ سے مرسل اور موقوف روایت کے

۱۹۳۳- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۱۳۹/۱) کتاب الزکاة باب من قال فی العلی زکاة من طریق الدارقطنی بہ۔ واما اثر عبد اللہ بن مسعود
فأخرجہ ابن ابی شیبہ (۱۵۴/۲) فی الزکاة باب: فی العلی عن وکیع عن جریر بن ہازم عن عمرو بن شعیب عن عبد اللہ بن عمرو بن
عمر بن عبد الرزاق نحوه فی الزکاة (۸۸/۱) (۷۰۵۷) باب: التجر و العلی عن التورید عن ابی موسی عن عمرو بن شعیب عن عبد اللہ
بن عمرو نحوه۔

۱۹۳۳- فكذا اخرجہ الدارقطنی من طریق قبیصہ عن سفیان عن حماد بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن وکیع عن جریر بن ہازم عن عمرو بن شعیب عن عبد اللہ بن عمرو بن
عمر بن عبد الرزاق نحوه فی الزکاة (۸۸/۱) (۷۰۵۷) باب: التجر و العلی عن التورید عن ابی موسی عن عمرو بن شعیب عن عبد اللہ بن عمرو بن عبد الرزاق نحوه۔

1936 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْهِمَا سُورَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيَسْرُكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسُورَةٍ مِنْ نَارٍ قَالَا لَا قَالَ فَأَذِيَا حَقَّ هَذَا . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَ أَيْضًا فَأَذِيَا حَقَّ هَذَا عَلَيْكُمَا يَعْنِي الزَّكَاةَ . حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

☆☆ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے سونے کنگن پہنے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:) پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زکوٰۃ تھی۔

اس روایت کا راوی حجاج بن حجاج بن ارطاة ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

1937 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

بُنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لِمُرَاتِي حُلِيًّا مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا . قَالَ فَأَذِيَا نِصْفَ مِثْقَالٍ . يَعْنِي بَنُ أَبِي أَنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ وَهَذَا وَهَمٌّ وَالصَّوَّابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میری بیوی کے پاس

مِثْقَال کے زیورات ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی نصف مِثْقَال زکوٰۃ ادا کرو۔

اس روایت کا ایک راوی یحییٰ بن ابوانیسہ متروک ہے اور یہ روایت وہم ہے درست یہ ہے: یہ روایت مرسل ہے اور موقوف

ہے۔

1936 - اخرجہ ابن ابی نبیۃ فی الزکاة (۵۲/۲) باب: فی العلی عن حجاج بہ - و اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۸۵/۱) باب: التبری العلی عن المنسی بن الصباح عن عمرو بن شعیب باسناده - و اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو اوزکاه العلی من حدیث ابن لویجة (۶۳۷) و ابو داود فی الزکاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو اوزکاه العلی (۱۵۶۲) من حدیث حسین و هو المثلج - فی السنن فی الزکاة (۲۸/۵) باب: زکاة العلی من حدیث حسین ابضا کلا لیس - حدیث ابن لویجة عن عمرو بن شعیب بہ - و قال الترمذی: (و لهذا حدیث قد اخرجہ المنسی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو هذا - و المنسی بن الصباح و ابن لویجة یضمان فی الحدیث - ولا یصح فی هذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء) - ا -

1937 - اعلمہ الدارقطنی بیہمی بن ابی انیسۃ و صوب المرسل الموقوف و بیہمی لم یحدیث عنہ عبد الرحمن و لا الفطان و کذبہ الخواری زید و ترکہ الامام احمد و غیرہ - و قال ابن معین: لیس بشیء - و ضلعہ بقریب بن سفیان و الراریان و البخاری و غیرہم - بنظرہ شویب الیمان (۲۲۲/۲۱) - (۲۲۰) -

1938 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ أُرِيكِه قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَمْ قَالَ خَمْسَةٌ دَرَاهِمَ قَالَتْ أُعْطِيهَا فَلَانَا ابْنُ أَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حَجْرٍهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ هُنْتُ.

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے ایک ہار کے بارے میں دریافت کیا جو بیس مثقال کا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کتنی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ درہم اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں یہ فلاں شخص کو ادا کروں اس خاتون نے اپنے بھتیجے کے بارے میں دریافت کیا جو یتیم تھا اور اس خاتون کے زیر پرورش تھا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتی ہو۔

1939 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ لِامْرَأَةٍ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٍّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ أُعْطِيَ زَكَاتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ أُعْطِيَ ابْنَ أَخِي يَتِيمًا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے زیورات تھے اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اپنے یتیم بھتیجے کو یہ دے دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1940 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاتٌ.

☆☆ علی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید اللہ بن ابی رجاہ ثغری، یکنی ابا جعفر نجا طرسوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸)۔

○ علی بن سلیم، ابوسلم حرانی۔ سمع انسا۔ روی عنہ مسعر بن کدام، واسرائیل، وشریک وابوعوانہ۔ ذکرہ بخاری، وبن ابی حاتم، فلم یذکرانہ جرحا ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ کبیر (۶/۲۷۷)، وجرح وتعدیل

۱۹۳۸ - صحیح بخاری ج ۱۰ ص ۱۰۰۰ - حدیث ۱۰۰۰۰ - باب: التبر و العلی (۷۰۵)۔

۱۹۳۹ - صحیح بخاری ج ۱۰ ص ۱۰۰۰ - حدیث ۱۰۰۰۰ - باب: التبر و العلی (۷۰۶)۔

۱۹۴۰ - صحیح بخاری ج ۱۰ ص ۱۰۰۰ - حدیث ۱۰۰۰۰ - باب: کتاب الزکوٰۃ باب من قال: لا زکوٰۃ فی العلی من طریقہ الدارقطنی بہ۔

(۱۸۸/۲)

1941- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ تُصَدِّقُ أَلْفَ دِينَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذَلِكَ حُلِيًّا
بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يَرَى فِيهِ صَدَقَةً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک خاتون کو ایک ہزار درہم دے گئے اس خاتون نے اس کے زیورات بنا لیے جو چار سو دینار کے بنے، لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تھی۔

1942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ

لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیورات پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُخْرِجُ زَكَاةَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے چار سو دینار کے زیورات بنوائے، لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

1944- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ

عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَا تُزَكِّيهِ نَحْوًا
خَمْسِينَ أَلْفًا.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے سونے کی زیورات بنوائے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، ان زیورات کی قیمت پچاس ہزار کے قریب تھی۔

11- باب وَجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ.

باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

1945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

1941- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبر و العلي (۷۰۶۷) - من طريق عبد الله بن -

1942- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبر و العلي (۷۰۶۷) -

1943- أخرجه البيهقي في سننه (۱۳۸/۱) كتاب الزكاة: باب من قال: لا زكاة في العلي - من طريق أبي العباس الاصم: ثنا يحيى بن

طالب بن - وأخرجه البيهقي من طريق مالك بن انس و اسامة بن زيد و عرويس بن يزيد و غير واحد ان نافعا حدثهم عن عبد الله بن

انه قال: (ليس في العلي زكاة) - وأخرجه من طريق مالك عن نافع بن عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما - كان يحلي بناته و

الذهب فلا يخرج منه الزكاة -

1944- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۵۵/۲) باب: من قال: ليس في العلي زكاة و كيع بن -

عَفِيرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بِْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ لَهُ
وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ.

☆☆ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے
ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست
بنے جس یتیم کا مال موجود ہو تو وہ اس یتیم کے لیے اس مال کی تجارت کرے اس مال کو ایسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکوٰۃ ختم کر
دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب ازدی مصری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ
ابن حجر عسقلانی (۱۲۸۶)۔

1946- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
مَسْدَلٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) أَحْفَظُوا الْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ لَا تَأْكُلْهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عمرو بن شعيب والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات، ارشاد فرمائی
ہے: یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا، انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن اسحاق عطار کوفی۔ ضعف یحییٰ، امام بخاری فرماتے ہیں: عنده منا کیر وقال ازدی: متروک الحدیث، نام
دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی
(۲۱۸/۳)، جرح والتعدیل (۴۰۱/۵)، ولسان (۱۳۸/۳)۔

1947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ النَّظَّانُ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۱۸- اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۲/۲۲) باب: ما جاء فی زکاة مال الیتیم من حدیث الولید بن مسلم عن المثنی بن الصباح باسناده -
وقال: وانما روی لهذا الحدیث من هذا الوجه، وفي اسناده مقال: لان المثنی بن الصباح بضعف فی الحدیث - وروی بعضهم لهذا
الحدیث عن عمرو بن شعيب ان عمر بن الخطاب... فذكر لهذا الحدیث - قال الترمذی: (وعمر بن شعيب: هو ابن محمد بن عبد الله
بن عمرو بن العاص - وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو - وقد تكلم يحيى بن سعيد في حدیث عمرو بن شعيب وقال: هو عندنا
باله - ومن ضعفه فانما ضعفه من قبل انه بحدیث من صحیفة جده عبد الله بن عمرو - واما اكثر اهل الحدیث فیهتمون بحدیث عمرو بن
شعيب فيثبتونه منسوخ: احمد و اسحاق و غیرهما) - ال - والحدیث اخرجہ البيهقي (۱۰۷/۴) من طریق المثنی بن الصباح به -
۲۱۹- منسوخ: هو ابن علي الترمذی ضعفه احمد و ابن معين في بعض الروایات عنه و ضعفه ايضا النسائي و ابو زرعة و غیرهما - وقال ابن
سیرین في معایة: (لجس به باس: یکنب حدیث) - ال - بنظر: توثیب الکمال (۲۸/۲۸-۲۹۸)۔

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد اللہ بن یزید بن ازوق رقی مالکی قطان جصاص، ابو علی۔ سمع هشام بن عمار، و ابراہیم بن هشام غسانی و ولید بن عقبہ، و اسحاق بن موسیٰ خطمی، و مخلد بن مالک، و طبقہم۔ حدث عنہ جعفر خلدی، و حافظ ابو علی نيسابوری، و ابو بکر بن سنی، و ابو حاتم بستی، و ابو احمد بن عدی، و خلق۔ وثقه دارقطنی، و قال ذہبی: حافظ مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رجال مصنف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۸۶/۱۳)۔

1948 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتِغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلْهَا الصَّدَقَةُ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال خیال رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

1949 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلْتِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ أَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوهَا مَعَ الزَّكَاةِ فَوَجَدُوهَا تَامَةً فَاتَّوَا عَلِيًّا فَقَالَ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُرْزِكِيهِ .

☆☆ ابن ابورافع بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اموال انہیں واپس کیے تو ان لوگوں نے ان میں کچھ کمی پائی پھر جب انہوں نے زکوٰۃ کے ساتھ اس کا حساب کیا تو انہیں کم پایا۔ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

1950 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلْتِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ أَقْطَعَ أَبَا رَافِعٍ أَرْضًا فَلَمَّا

۱۹۴۷ - رواد بن الجراح تركه الدارقطني و ضعفه غيره - بنظر: شوشيب الكمال (۲۲۷/۹ - ۲۲۰) - و شيخه محمد بن عبيد الله: هو المراد

نقدمت ترجمتہ -

۱۹۴۸ - انوار الترمذي السلف الرواية: فيما سبق نقله عنه قريباً - و اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۶) باب: من تجب عليه الصدقة

مدرس الدارقطني به - وقال البيهقي: (هذا اسناد صحيح) وله شواهد عن عمر رضي الله عنه (۱) - و ضعفه ابن الترمذي في (الاصول) ۱۹۴۹ - اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۶) باب: من تجب عليه الصدقة مطلقاً -

بَاتَ أَبُو رَافِعٍ بِاعِهَا عُمَرُ بِشَمَانَيْنِ الْفَا فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُزَكِّيهَا فَلَمَّا نَضَّهَا وَلَدُ أَبِي رَافِعٍ عَدُّوا مَالَهُمْ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاتُّوا عَلِيًّا فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَحْسَبْتُمْ زَكَاتَهَا قَالُوا لَا قَالَ أَحْسَبُوا زَكَاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً فَقَالَ عَلِيٌّ أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ لَا أُؤَدِّي زَكَاتَهُ.

☆ ☆ بات ابو رافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین گیر کے طور پر عطاء کی جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ۸۰ ہزار کے عوض میں فروخت کر دیا اور وہ مال حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اس مال کو اپنے قبضے میں لیا تو انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا، وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے رائیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے انہوں نے جواب دیا: ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

12-باب اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ .

باب 12: یتیم کے مال میں سے وصی کا قرض کے طور پر کچھ لینا

1951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ زَكَاتٍ لِيَتِيمٍ إِذَا وَرِثَهُ.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال موجود تھا وہ اس میں سے قرض کے طور پر کچھ لیتے تھے، بعض اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے اور جب وہ یتیم کے مال کے سرپرست بنتے تھے تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

1952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةَ.

☆ ☆ عمیر بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے اموال کو خیال

۱- لخرجه البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤-١٠٨) باب: من تجب عليه الصدقة من طريق المار فطنى به - وقال البيهقي (١٠٧/٤) ورواه عنه ابن عمر بن الخطاب -

۲- لخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٧١/٤) باب: صدقة مال اليتيم واللائماس فيه واعطاء زكاته (٦٩٩٢) ورواه عنه ابن عمر بن الخطاب -

۳- لخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٦٩/٤) باب: صدقة مال اليتيم واللائماس فيه واعطاء زكاته (٦٩٨٩) ورواه عنه ابن عمر بن الخطاب -

۴- لخرجه البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤) باب: من تجب عليه الصدقة من وجود عن عمر بن الخطاب - ورواه عنه في الباب

رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سعید بصری، ابوریح سمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۷)۔

1953- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَيِّجُ مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے وہ اس میں سے فرض

طور پر کچھ لیتے تھے اور اسے مضاربت کر طور پر آگے دے دیتے تھے۔

1954- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْأَصْبَغِيِّ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ أَرْضًا فَعَجَزَ

فَمَاتَ فَبَاعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِائَتِي أَلْفٍ وَثَمَانِيَةِ أَلْفٍ دِينَارٍ وَأَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

عَنْهُ فَكَانَ يُزَيِّجُهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتَّى أَدْرَكَ بَنُوهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاتَّوَعُوا فَقَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا

نَاقِصًا فَقَالَ أَحْسَبُكُمْ زَكَاتَهُ قَالُوا لَا قَالَ أَحْسَبُوا زَكَاتَهُ . فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً .

★★ مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام

ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین عطاء کی وہ اس کا خیال نہیں رکھ سکے ان کا انتقال ہو گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زمین

لاکھ اسی ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس رقم کا نگران مقرر کیا

علی رضی اللہ عنہ ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے یہاں تک کہ جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بچے بڑے ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ

وہ مال ان کے سپرد کر دیا ان لوگوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے کم پایا پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے

اپنا مال کم لگا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی زکوٰۃ کا حساب لگاؤ جب انہوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقرئ قرمیسینی، محدث صادق صالح جوال رحال۔ سع کدی، و بشر بن

عبدالرحمن نسائی، و عبدالرحمن بن قاسم و طہ قطنی۔ حدیث عند دار قطنی، و حسن بن حسن بن منذر، و ابوحسن بن حمادی، و آخرو

۱۹۵۳- الدررہ عبد الرزاق فی الزکاة (۷۰/۶) (۶۹۹۸) (۶۹۹۹) و ابن ابی شیبہ فی الزکاة (۲۵/۶) عن ابن عمر بن عمر۔

۱۹۵۴- مجاہد بن عبدان لم یصر لہ ابن مہدی و وثقہ ابو حاتم الرازی و ذکرہ ابن مہان فی الثقات و قال: یضلی۔ و قال ابن

۱۹۵۵- مجاہد بن عبدان لم یصر لہ ابن مہدی و وثقہ ابو حاتم الرازی و ذکرہ ابن مہان فی الثقات و قال: یضلی۔ و قال ابن

لیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ صالحاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ
راد (۱۲/۶-۱۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۶-۱۳۷)۔

○ منیر بن علاء۔ روی عن اشعث۔ وعنہ سلمة بن فضل۔ ضعف دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی
۶۸۰/۲، ومیزان (۵۲۸/۶)، ولسان (۱۳۸/۶)۔

1955 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْبِقْطَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي دَافِعٍ - قَالَ - فَلَمَّا
لَعَبَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَقَالُوا إِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّوَرُونَ أَنَّهُ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ
أَزْكِيهِ.

★★ عبد الرحمن بن ابوسلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد کے مال کی زکوٰۃ ادا کی
ی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان لوگوں کے سپرد کیا تو ان لوگوں نے اس مال کو کم پایا، ان لوگوں
نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی مال ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا
میں کروں گا۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عمیر، (اور ایک قول کے مطابق): ابن قیس، و صواب ان قیسا جد ابیہ، وهو عثمان بن ابی حمید ایضاً، جبلی
و بھٹان کوفی اُمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ و احتلط، و کان یدلس ویغلون فی تشیع، یہ راویوں کے
بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۳۹)۔

1956 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
هَبْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ. ابْنُ هَبْعَةَ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نابالغ کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، اس وقت زکوٰۃ لازم ہوتی ہے
جب اس پر نماز پڑھنا بھی لازم ہو جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے)۔
اس روایت کے راوی ابن لہیعہ کو مستند قرار نہیں دیا گیا۔

1957 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۹۵۶ - أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۸/۱) باب: من تجب عليه الصدقة من طريقه المارقطني: به - و أبو البقطان هو عثمان بن عمير
الجبلي قال ابن معين: ليس حديثه بشيء، وفي رواية عنه: ليس بذلك - و ضعفه محمد بن عبد الله بن مبرز و أبو حاتم البرازي و المارقطني
في العطل و قال مرة: متروك، و ضعفه غيرهم، و لم يحدث عنه عبد الرحمن و يحيى - ينظر: تهذيب الكمال (۱۶۹/۱۹-۱۷۲)۔
۱۹۵۷ - اعلمه المارقطني باب: لسوية وقد سقط ترجمته۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَأَبْتُهَا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِي يَدَيْهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا . قَالَتْ لَا . قَالَ فَيَسْرُكُكَ يُسَوِّرُكَ اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ . قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ .

☆☆ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنی صاحبزادی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم بات پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے ان دونوں کو اتار دیا اور عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہیں۔

13- باب زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ.

باب 14: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

1958 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ قُوْهِمٍ بِالْمَفْتَحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٌ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاةٍ وَفِي خَمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثَ شِيَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

1957- بسو تخریجہ و ذکر متابعاتہ من روایۃ حسین فی باب: لیس فی مال الکتاب زکاة حتی یغنی۔

1958- اعلمہ الدارقطنی بسلیمان بن ارقم و حکم علیہ بالترك وواقفہ علی شریکہ ابو ہاتم الرازی و الترمذی و النسائی و عبد الرمن بن یوسف بن خراش و ابو احمد الحاکم و غیرہم: و من ثم قال البخاری: ترکوه۔ وقال الجوزجانی: ساقط۔ وقال احمد: لا یسوی عمر شیئا و لا یروی عنہ الحدیث۔ وقال ابن معین: لیس بنسبہ۔ ینظر: ترمذی الکمال (۲۵۱/۱۱-۲۵۵)۔ وقد ترویج ابن ارقم علی رفعہ للحدیث عن الزهری: تابعہ: سفیان بن حسین عن الزهری۔ اخرجه الترمذی فی الزکاة (۱۷/۲) باب: ما جاء فی زکاة الابل و الغنم (۲۲۱)۔ و داود فی الزکاة (۹۹/۲-۱۰۰) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۶۸) (۱۵۶۹)۔ و ابن خزیمہ رقم (۲۲۶۷)۔ وقال الترمذی: (وقد روی یونس بن یزید و غیرہ و احمد عن الزهری عن سالم بن یزید الحدیث و لم یرفعوه۔ و انما رفعہ سفیان بن حسین)۔ الہ- قلت: و سفیان بن حسین عن الحدیث فی الزهری: فلا یفرغ بوزنہ المتابعة قال یعقوب بن تیبہ: (وفی حدیثہ ضعفہ: ما روی عن الزهری)۔ و قال ابن معین: (تلف غیر الزهری لا یدفع و حدیثہ عن الزهری لیس بذلك انما سمع منه بالموسم) و قالہ: (تلف و لو ضعف الحدیث عن الزهری) وقال النسائی: (لیس بہ باس الا فی الزهری)۔ وقال ابن عدی: (لو فی غیر الزهری صالح الحدیث و فی الزهری یروی انباء خالف الناس)۔ الہ- ینظر: ترمذی الکمال (۱۲۹/۱۱-۱۳۲)۔ و تابعہ علی روایۃ الرفع عن الزهری ایضا: سلیمان بن کنبر۔ اخرجه ابن ماجہ الزکاة (۵۷۳/۱) باب: صدقة الابل (۱۷۹۸)۔ قلت: و لا یفرغ بوزنہ المتابعة ایضا: فابن کنبر کان یصحب سفیان بن حسین و ضعفہ عن یونس بن یزید و غیرہما: و منثم قال ابن حجر: (لا باس بہ فی غیر الزهری)۔ الہ- ینظر: ترمذی الکمال (۵۶/۱۲-۵۸)۔ قلت: و روایۃ یونس بن اشیر الترمذی قبلہ و الیہ ابو داود فی الزکاة (۱۰۱/۲-۱۰۱) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۷۰)۔ عن یونس عن ابن شریاب: قال: هذه حدیث کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ فی الصدقة و هو عند آل عمر بن الخطاب۔ قال ابن شریاب: اقرانہما سالم بن عبد بن عمر بن مخرمہ علی و جسرہما۔ ف ذکر الحدیث بشامہ و سبانی بعد حدیثین۔

مَسِيٍّ وَارْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرَوْقَةٌ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى مَسِيٍّ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ مِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ طَرَوْقَةٌ الْجَمَلِ . كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، بیس میں چار کی ادائیگی لازم ہوگی، پچیس میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی، اگر وہ نہ ملے تو ایک ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی جو نہ ہو ۳۳ اونٹوں تک یہی حکم ہوگا، اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ۴۵ تک ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ساٹھ تک یہی حکم چلے گا، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ۷۵ تک یہی حکم ہے، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ حکم ۷۵ تک ہے، اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ حکم ۱۲۰ اونٹوں تک ہے، اگر ان سے بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سلمان بن ارقم نامی راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے اور متروک ہے۔

بیان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن قوسی۔ ذکر حموی فی معجم بلدان ان دارقطنی سمع منه بائع، قریة بین بصرۃ و واسط، وہی من اعمال بصرۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم بلدان (۱۹۰/۵)۔

1959 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ فِي الْخَرِيِّنَ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَاعِيَلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ لَدَيْهِ أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِيفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ هَذَا الْكِتَابَ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَلَّهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَلَّ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ

۱۱- افسر جہ ابن ماجہ فی الزکاۃ (۱۸۰۰) باب: اذا اخذ المصدق منا دون من او فوق من و ابن خزيمة فی الزکاۃ (۲۲۶۱) (۲۲۷۹) (۲۲۸۱) (۲۲۸۲) و ابن ماجہ فی الزکاۃ (۲۲۶۶) من حدیث محمد بن عبد اللہ الانصاری: بہ و من لهذا الوجه ايضا رواه انصاری فی الزکاۃ (۱۷) باب: العداۃ فی الزکاۃ و فی باب: لا یجمع بین متفرق و لا یفرق بین مجتمع (۱۶۵۰) و باب: ما کان من خلیطین: فانہما بشرا ان یتفرقا بالسرۃ (۱۶۵۱) و سوانح افسری من صحیحہ و تارکہ فیہا ايضا البیہقی فی الزکاۃ (۸۵/۱) و الطحاواری فی المعانی (۱۲۲)۔

الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ
 مَخَاضٍ أُنْثَىٰ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَىٰ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى
 سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ
 وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَةٌ
 الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ
 الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا
 تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتِينَ إِنْ تَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةُ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ
 حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِينَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ
 الْحِقَّةُ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةَ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتِينَ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
 صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِينَ
 وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا
 عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِينَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
 لَبُونٌ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهَيْهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ
 ذَكَرَ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَكَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
 بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا
 فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ
 ثَلَاثَ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَرْقٍ
 وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقِي وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعِ خَشِيَةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خِلَافٍ
 فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ
 إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرَّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
 رَبُّهَا. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسَرِّ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِيفَ وَجَّهَ أَنَسُ بْنُ
 إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ نَقَشُ خَاتَمِ
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ
 الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت انس

لکھنے کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی:

یہ زکوٰۃ کے بارے میں حکم نامہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا تھا جس مسلمان سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کی ادائیگی کر دے جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ ادائیگی نہ کرے ۲۴ تک یا اس سے کم میں بکریوں کی ادائیگی کی جائے گی جن میں سے ہر پانچ کے عوض میں ایک بکری کی جائے گی جب وہ پچیس ہوں تو ۳۳ تک میں ایک بنت مخاض مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی جب وہ ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک ہوں تو ان میں ایک بنت لبون مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی کی جائے گی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۶۱-۷۵ تک ہو تو ان میں جذعہ کی ادائیگی ہوگی جب ان کی تعداد ۷۶-۹۰ تک ہو تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی ہوگی جب ان کی تعداد ۹۱-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر اس سے مختلف ہو جس کی ادائیگی زکوٰۃ میں لازم ہوتی ہے تو جس شخص نے جذعہ زکوٰۃ میں ادا کرنا ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے حقہ وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں گی اگر وہ آسانی سے دے سکتا ہے یا ہر بیس درہم لیے جائیں گے جس شخص نے حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس حقہ نہیں تھا بلکہ اس کے پاس جذعہ تھا اس سے جذعہ وصول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا جس شخص نے زکوٰۃ میں حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس صرف بنت لبون موجود ہو تو اس سے بنت لبون وصول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا یا بیس درہم دے گا جس شخص نے بنت لبون زکوٰۃ میں ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہیں تھی بلکہ اس کے پاس حقہ موجود تھا تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا جس شخص نے بنت لبون ادا کرنی تھی اور اس کے پاس وہ نہیں ہو اور اس کے پاس بنت مخاض موجود ہو تو اس سے بنت مخاض قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ اسے بیس درہم دیئے جائیں گے یا دو بکریاں ادا کی جائیں گی جس شخص نے بنت مخاض ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے اس سے لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا اگر اس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو ادائیگی کر سکتا ہے) جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اس طرح بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: جب ان کی تعداد ۴۰-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۰۰ تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جب تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۳۰۰ تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

زکوٰۃ میں ٹوٹے ہوئے سینگ والی کانی، لنگڑی بکری قبول نہیں کی جائے گی (البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو

ایسے کسی جانور کو قبول کر وصول کر سکتا ہے) اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا جو چیز دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابر کی بنیاد پر وصول کی جائے گی۔ اگر کسی شخص کی بکریاں ۴۰ سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں ”عشر“ کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے مال میں صرف ۱۹۰ (درہم) ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر نہیں اس وقت لکھ کر دی تھی جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:)

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت (کا حکم نامہ) ہے۔

فضل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی اور اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک پر یہ الفاظ کندہ تھے: لفظ محمد ایک سطر میں، لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نامہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

1960 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوِيَةَ أَنبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ

شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْنَا هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطَهَا عَلَى وَجْهِهَا وَمَنْ سَأَلَهَا عَلَى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطَاهَا فِي

كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسِ

وَتَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَتَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ

إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى

خَمْسِ وَسِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسِتِّينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ

إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا

تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فَلْيُعْطِ الصَّدَقَةَ عَلَيْهِ جَذَعَةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهُ

شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتْ الصَّدَقَةَ عَلَيْهِ حِقَّةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ

۱۹۶۰ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۵۶۷) - باب في زكاة السائمة والنسائي في الزكاة (۱۸/۵-۲۲) - باب زكاة الإبل وفي باب زكاة الغنم

۲۷/۵۱ - و البيهقي في الزكاة (۸۶/۱) - و احمد في المسند (۱۱/۱-۱۲) من حديث حماد بن سلمة - ج -

مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصْدِقُ شَاتِينَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَكَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةٌ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتِينَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونٍ وَكَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ مَعَهَا شَاتِينَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ لَبُونٍ وَكَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتِينَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَكَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةٌ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ شَاتِينَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَكَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنٌ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَكَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةِ شَاةٍ وَوَاحِدَةً فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمَصْدِقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَوَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرَّقَّةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

مسلمانوں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں یہ حکم نامہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے اہل ایمان میں سے جس شخص سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کے مطابق ادائیگی کر دے اور جس سے اس کے علاوہ کوئی مطالبہ کیا جائے وہ دوسری کوئی ادائیگی نہ کرے ہر چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہوگی ۲۵-۳۵ تک اس میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض موجود نہ ہو تو ابن لبون کی ادائیگی ہوگی جو مذکورہ پھر ۳۶-۴۵ تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۶۱-۷۵ تک میں جدہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۲۱ سے آگے یہ حکم ہوگا کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی اور پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر میں فرق آجائے تو جس شخص کے ذمے جدہ کی ادائیگی بطور زکوٰۃ لازم ہوگی تو اگر اس کے پاس جدہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ محض اس کے ساتھ دو بکریاں ادا کرے گا اگر یہ ادا کرنا اس کے لیے ممکن ہو یا پھر بیس درہم ادا کرے گا اگر اس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازمی تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس جدہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا جس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم

ادا کرے گا، جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا۔

اگر زکوٰۃ میں بنت لبون کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس شخص کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا، جس شخص نے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا۔

جس شخص کے ذمے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون ہو جو مذکور ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی، جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو صدقہ کے طور پر) کوئی ادائیگی کر سکتا ہے، جب پانچ اونٹ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ۲۰-۱۲۰ تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، ۱۲۱-۲۰۰ بکریوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، ۲۰۰-۳۰۰ تک میں (اس سے زیادہ میں) ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں کوئی سینگ ٹوٹی ہوئی، کافی یا لنگڑی بکری ادا نہیں کی جائے گی، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا، جو چیز دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی، اگر بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو اس سے کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس مال میں صرف ۱۹۰ درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو صدقہ کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس روایت کی سند مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1961 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ هَلِذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّتِي كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ هُوَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَقْرَأْتُهَا مَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي التَّسَخَّرَ عَنْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ أَمَرَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَ عَمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَمَرَ

۱۹۶۱ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۰۰/۲-۱۰۱) بابها في زكاة السائمة (۱۵۷۰) من حديث ابن المبارك به - وراجع نخب العبد المملوك في فضلها الباب -

الْوَلِيدُ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُونَ بِذَلِكَ بَعْدَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا هِشَامُ ابْنُ هَانِيٍّ فَسَخَّهَا إِلَى كُلِّ
عَامِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيهَا وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا وَهَذَا كِتَابٌ تَفْسِيرُهَا لَا يُؤْخَذُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِبْلِ
الصَّدَقَةُ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسَ ذَوْدٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا فِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عَشْرًا فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فِيهَا شَاتَانِ
حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسَ عَشْرَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسَ عَشْرَةٍ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ
فِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ أَفْرَضَتْ فَكَانَ فِيهَا فَرِيضَةٌ بِنْتُ
مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فِيهَا
بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ سِتِّينَ فَإِذَا
كَانَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فِيهَا جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ
تِسْعِينَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى
وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فِيهَا حِقَّةٌ
وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا
وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خُمْسِينَ وَمِائَةً فِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخُمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ
وَمِائَةً فِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فِيهَا حِقَّةٌ وَثَلَاثُ بَنَاتِ
لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ
وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ
مِائَتَيْنِ فِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خُمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيْ السِّنِينَ وَجَدَتْ فِيهَا أَخَذَتْ عَلَى عِدَّةٍ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا
الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِبْلِ عَلَى ذَلِكَ يُؤْخَذُ عَلَى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ
حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
وَمِائَةً فِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ شَاةٌ وَمِائَتَيْنِ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثِمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ شَاةٌ فَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِمِائَةً شَاةً فِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ
حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسِمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسِمِائَةً شَاةً فِيهَا خُمْسُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سِتِّمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ
سِتِّمِائَةً شَاةً فِيهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سَبْعِمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعِمِائَةً شَاةً فِيهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ
ثَمَانِمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِمِائَةً شَاةً فِيهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعِمِائَةً شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِمِائَةً شَاةً فِيهَا
تِسْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَلْفَ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ أَلْفَ شَاةٍ فِيهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةً شَاةً شَاةً.

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے خط کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کیا تھا

اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس موجود ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہ مجھے پڑھ کر سنایا اور میں نے اسے اسی طرح محفوظ کر لیا یہ وہی نسخہ ہے جس کی ایک نقل عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ سے لی تھی جب انہیں مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہی لکھ کر ولید بن عبدالملک کے پاس بھیج دیا تھا ولید نے بھی اپنے اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اس کے بعد خلفاء اس کے مطابق حکم دیتے رہتے ہیں پھر ہشام بن ہانی کے حکم کے تحت اس کی نقل ہر مسلمان اہلکار تک پہنچادی گئی اس نے اس پر موجود احکام پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

یہ تحریر اس کی وضاحت کرتی ہے:

”اونٹ میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب ان کی تعداد پانچ ہو جائے جب وہ پانچ ہو جائیں گے تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں جب وہ دس ہو جائیں گے تو ان پر دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ پندرہ ہو جائیں گے تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد بیس ہو جائے اور جب وہ بیس ہو جائیں گے تو ان پر چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ ۲۵ ہو جائیں جب وہ ۲۵ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اگر بنت مخاض نہ مل سکے تو مذکورہ ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۳۵ ہو جائے۔“

جب ان کی تعداد ۳۶-۳۵ تک ہو تو ان کے اندر ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۴۶-۶۰ تک ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے ۶۱-۷۵ تک میں اسے ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے۔

۱۲۱-۱۲۹ تک میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۰-۱۳۵ تک میں ایک حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۶-۱۴۹ تک میں دو حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۵۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۵۹ ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۶۰ ہو جائے گی تو ان میں چار بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے گی ۱۶۱-۱۶۹ تک میں یہی حکم ہے جب ان کی تعداد ۱۷۰ ہو جائے گی تو ان میں ایک حقہ اور تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۱۷۱-۱۷۹ تک میں ہے جب ان کی تعداد ۱۸۰ ہو جائے تو ان میں دو حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۱۸۱-۱۸۹ تک ہے جب ان کی تعداد ۱۹۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۱۹۱-۲۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۲۰۰ ہو جائے تو ان میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ دونوں سے جو بھی ہو جو بھی تمہیں ملے گا تم اسے وصول کر لو گے اس گنتی کے مطابق جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔

اس کے بعد اونٹوں کی تمام قسموں میں اس کے مطابق وصولی کی جائے گی جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔

بکریوں میں زکوٰۃ اس وقت وصول نہیں کی جائے گی جب تک ان کی تعداد ۴۰ نہ ہو جائے جب ان کی تعداد ۴۰ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۱۲۰ بکریاں ہونے تک ہے جب ان کی تعداد ۱۲۱ ہو جائے گی تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۲۰۰ کی تعداد ہے جب ان کی تعداد ۲۰۱ ہو جائے گی تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۳۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے گی تو ۴۰۰ تک میں صرف تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب ان کی تعداد ۴۰۰ ہو جائے گی تو اس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم پانچ سو کی تعداد تک ہے جب ان کی تعداد ۵۰۰ تک ہوگی تو ان میں ایک مزید بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۶۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۶۰۰ تک ہو جائے گی تو ان میں ۶ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے جب ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے تو ان میں ۷ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے گی تو ۸ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی تو ان میں ۹ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہو جائے جب ۱۰۰۰ بکریاں ہو جائیں گی تو ان میں دس بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی پھر اس کے بعد جو بھی تعداد زیادہ ہوگی ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی (بطور زکوٰۃ) لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید صہبی - ابو عبد الرحمن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۴۱) (ت ۳۶۰۲)۔

1962 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِيمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّدَقَاتِ فَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عُمَالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَأَمَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عُمَالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيهِمَا فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةً وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ لِيَمَّا لَا يَبْلُغُ الْعِشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْعِشْرَ .

۱۹۶۲ - لنا الصبيت و جامة و فد ورد صبيت عمرو بن حزم موصولاً مطولاً و اعلمه العفاظ: راجع: نصب الرابة للزيلعي

(۲۷۹/۲) - (۲۷۹)

☆☆ محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے مدینہ منورہ پیجا بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھنے والا زکوٰۃ کے بارے میں کوئی حکم نامہ تلاش کریں تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس وہ حکم نامہ مل گیا نبی اکرم ﷺ نے جو مکتوب حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا جو زکوٰۃ کے بارے میں تھا اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب مل گیا جو انہوں نے زکوٰۃ کے بارے میں اپنے اہل کاروں کو لکھا تھا اور یہ اس کے مطابق تھا جو نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں تحریر ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کاروں کو زکوٰۃ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ ان دونوں مکتوبات کی روشنی میں وصول کریں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ان دونوں میں یہی بات تحریر تھی کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو بیس تک ہے اگر وہ ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو اسیس تک ہے جب اونٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی تو اگلے دس ہونے تک کو ادائیگی لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگلا دس کا ہدف پورا ہو جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن ابی حبیب جرمی، بصری انماطی، اسم ابیہ یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از امام ابن حجر عسقلانی ص (۲۱۸) (ت ۱۰۹۴)۔

14- باب لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے

1963- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرَفُ بِوَلِيدٍ مِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَرَّحْتَنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَآتَيْتُهُ لِقَعْدَةٍ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنْ اسْتَفْنَى آغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَى آعَفَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ فِيمَا

۱۹۶۳- أخرجه النسائي في الزكاة (۹۸/۵) باب: من الملقف - وأخرجه احمد (۹۷/۲) و أبو داود (۱۱۶/۲) كتاب الزكاة: باب من يعطي الصدقة! و عبد الفتاح العديت (۱۶۲۶) و ابن خزيمة - رقم (۲۴۴۷) و البيهقي (۱۷۷/۴) كتاب الزكاة: جباع ابواب صدقة التطوع و التصريف على الصدقة من طريق ابن أبي الرجال به - و أخرجه مالك في الموطأ (۹۹۷/۲) عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن أبي عبد بنحوه - و من طريق مالك: أخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۹) و مسلم في الزكاة (۱۰۵۲) - و أخرجه محمد بن عمار بن أبي عبد الرحمن بنحوه - أخرجه ابن هبان (۳۳۹۹) - و أخرجه أبو نعيم بنحوه - أخرجه الطيالسي (۲۱۶۱) و احمد (۲/۲) - و أخرجه عطاء بن رباح عن أبي سعيد بنحوه - أخرجه ابن ماجه (۱۷/۲) - و أخرجه أبو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سعيد بنحوه - أخرجه الطيالسي (۲۳۱۱)

أَوْقِيَّةٌ فَقَدْ أَلْحَفَ . فَقُلْتُ نَافِيَةُ الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا، آپ نے میری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جو شخص بے نیاز رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے، جو شخص پاک دامن رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامن نصیب کرتا ہے، جو شخص کفایت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کفایت نصیب کرتا ہے، جو شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) کی قیمت موجود ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے سوچا کہ میری اومنی یا قوتہ تو ایک اوقیہ سے مہنگی ہے تو میں واپس آ گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا۔

1964 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّي وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

1965 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ح وَ- النَّاسِ الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدَّلِ بِوَسِطِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدِ التَّمَارِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّي وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی، والسکن بن نافع۔ روى عنه یحییٰ بن صاعد، ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۳)۔

1966 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ وَابْنُ بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ بِهَذَا مِثْلَهُ .

۱۹۶۵ - أخرجه النسائي في الزكاة (۹۹/۵) باب: اذا لم يكن له درهم و كان له عدلها و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۳۹) باب: من سال عن ظمير غني و البیهقي (۱۶/۷) من حديث ابى بكر بن عياش عن ابى حصين عن سالم بن ابى الجعد به۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1967- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لِلْمِرَّةِ قَوِيٌّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں ایک لفظ کا فرق ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ریحان بن یزید عامری بدوی۔ روی عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث: (لا تحل صدقة لغنی)۔ روی عن سعد

ابراہیم۔ قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی: مقبول۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۳۱) (۱۹۸۷)۔

(۱۹۸۷)۔

1968- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَاظِعِ

نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَصْلُحْ لِغَنِيِّ وَلَا لِصَاحِبِ سَوِيٍّ وَلَا لِغَامِلٍ قَوِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ (کامال) آیا لوگ آپ کی خدمت

حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لینا کسی خوشحال شخص کے لیے کسی صاحب حیثیت شخص کے لیے اور کام کاج کی تو رکھنے والے شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

1969- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نُمَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا آتَيَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَهُمَا جَلَدًا

۱۹۶۷- اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۱۶۲/۲) باب: ما جاء من لا تحمل له الصدقة (۶۵۲) عن ابی بکر محمد بن بشیر حدیثنا ابو

الطیالسی ... بہ۔ وقال: (حدیث حسن) وقد روی شعبہ عن سعد بن ابراهیم لهذا الحدیث ولم یرفعہ)۔ الہ۔ وخرجہ ابو داود فی الزکاة

(۱۶۲/۲) باب: من یعطی من الصدقة ا وهد الفنی (۱۶۲۶) عن عباد بن موسی اللخاری الغنلی ثنا ابراهیم یحیی: ابن سعد قال: اخرجہ

ابی ... بہ۔ وقال: (اخرجہ سفیان عن سعد بن ابراهیم: کمال قال ابراهیم)۔ و اخرجہ شعبہ عن سعد قال: (لذی مرۃ قوی) و الاعمش

الاضرع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضہما: (لذی مرۃ قوی) و بعضہما: (لذی مرۃ سوی)۔ وقال عطاء بن زعیر: انه لفی عبد اللہ

عمرو فقال: (ان الصدقة لا تحمل لقوی) ولذی مرۃ سوی)۔ الہ۔ وروایة شعبہ المشار الیہا عند البیہقی فی الکبری (۱۲/۷)۔

۱۹۶۸- الوازع بن نافع هو الغنلی الجزوی قال ابن معین: لیس بثقة۔ وقال البخاری: منکر الحدیث۔ وقال النسائی: متروک۔ وقال ابن

لیس بثقة۔ وقال ابن عدی: عامة ما یرویہ غیر محفوظ۔ وقال ابو داود: لیس بثقة۔ و ذکرہ المدللہی و الغنلی و الساجی و ابن الاثیر

و ابن السکین و جماعة فی الضعفاء۔ وقال ابو حاتم: لا یحتمد علی روايته؛ لانه متروک الحدیث و ضعفه غیر لقم۔ وقال المعاکم

امادیت موضوعة۔ ینظر: لسان المیزان (۲۱۳/۶-۲۱۶)۔

۱۹۶۹- اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۶۱/۲) باب: من یعطی من الصدقة ا وهد الفنی (۱۶۲۲) عن سعد بن عیسی بن یونس عن هشام

عمرو ... بہ۔ و اخرجہ النسائی فی الزکاة (۱۰۰-۹۹/۵) باب: مانلة القوی و اهد (۲۲۶/۶) من حدیث یحیی عن هشام ... بہ۔ اخرجہ

الریاض فی الزکاة (۱۰۹/۶) باب: کم الکفرا و لمن الزکاة (۷۱۵)۔

قَالَ إِنَّ شَيْئًا أَعْطَيْتُكُمْ مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِي غَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ .

☆☆ عبید اللہ بن عدی بیان کرتے ہیں: دو صاحبان نے مجھے یہ بات بتائی دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تبتہ و دواع پر حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جو زکوٰۃ کا مال موجود تھا اس میں سے کچھ آپ ﷺ سے مانگا، نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر ان دونوں کا جائزہ لیا، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقت ور اور توانا ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو اس میں سے دے دیتا ہوں، ویسے کسی خوشحال شخص اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے شخص کے لیے اسے مانگا جائز نہیں ہے۔

اوپان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ - کوئی، ہم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری و ابوداؤد ترمذی و ابن ماجہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۰) (ت: ۵۲۱)۔

15- باب بَيَانِ مَنْ يَجُوزُ لَهُ اخْذُ الصَّدَقَةِ .

باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

1970 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزَائِرِ: نُبَسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعِينَهُ فِي حِمَالَةٍ فَقَالَ اِقْمِ عِنْدَنَا فِيمَا أَنْ تَحْمَلَهَا وَإِنَّا أَنْ نُعِينَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحْمَلُ حِمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَأَلَ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ أَذْهَبَتْ مَالَهُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ أَوْ مِنْ ذَوِي الصَّلَاحِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتُ تَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا يَا قَبِيصَةَ .

☆☆ حضرت قبیسہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے حمالہ کے لیے مدد مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا ہم تمہیں حمالہ کے لیے کچھ دے دیں گے یا ویسے تمہاری مدد کر دیں گے، یہ بات یاد رکھنا کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے، صرف تین لوگوں کے دوسروں سے کچھ مانگ سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے کچھ لوگوں کو ادائیگی کرنی ہو اور پھر وہ کسی سے مانگے، جب وہ اس ادائیگی کو کر دے تو پھر کچھ نہ لے، ایک وہ شخص جس (کی پیداوار کو) کوئی آفت لاحق ہو جائے اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے، وہ شخص مانگ سکتا

۱۹۷۰- اخرجہ احمد (۶۰/۵) و النسائي في الزكاة (۸۹/۸۸) و ابن خزيمة (۲۳۵۹) من طريق ابوبه- اخرجہ مسلم في الزكاة (۲/۱۷۲۲) باب: من نحل له المسألة؛ (۶۰/۵۴) و ابو داؤد في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: مانجوز فيه المسألة و النسائي في الزكاة (۵/۸۹) باب: الصدقة لمن نحل به المسألة من حديث هناد بن زيد عن قمارق بن رثاب به- و اخرجہ عبد الرزاق في مصنفه رقم (۲۰۰۸) و من طريقه اخرجہ الطبراني في الكبير (۳۷۰/۱۸) رقم (۹۴۶) عن معمر عن قمارق بن رثاب به- و بياني في المي بعدہ من طريق بزيان-

ہے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان ہو جائے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس کے بعد وہ شخص رُک جائے اور ایک وہ شخص جسے کوئی شدید ضرورت لاحق ہو یہاں تک کہ تین سمجھ دار (یہاں تک کہ بارے میں راوی کو شک ہے) افراد جو اس کی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ یہ گواہی دیں کہ اب اس شخص کے لیے مانگنا جائز ہو چکا ہے (تو صرف یہی لوگ مانگ سکتے ہیں) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہوگا اسے لینے والا شخص حرام کے طور پر اسے کھائے اور اے قبیلہ!

راویان حدیث کا تعارف:

○ کنانہ بن نعیم عدوی، ابو بکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ مسلم و ابوداؤد و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲)۔

.....

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

ان میں سے ایک فقیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا تھوڑا مال ہو جو نصاب کی مقدار سے کم ہو یا اگر نصاب کے برابر ہو تو اس میں اضافہ نہ ہوتا ہو یا وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص مختلف قسم کے نصابوں کا مالک ہوتا ہے لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا تو اگر وہ اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے تو وہ شخص فقیر کے حکم میں ہوگا یہ بات فتح القدر میں تحریر ہے۔

جاہل و غریب آدمی کے مقابلے میں عالم غریب آدمی کو صدقہ دینا فضیلت رکھتا ہے یہ بات زاہدی میں تحریر ہے۔ ان میں سے ایک مسکین ہے مسکین سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو وہ اپنی خوراک کے لیے اور جسم کو ڈھانپنے کے لیے لوگوں سے مانگنے کا محتاج ہو اس کے لیے سوال کرنا (یعنی مانگنا) جائز ہو اس سے پہلے جس فقیر کا جسم کو ڈھانپنے کے لیے اس کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ فقیر کے لیے کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے کسی بھی شخص کے لیے دوسرے سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے جو اپنا بدن خود ڈھانپ سکتا ہو (یعنی اس کے پاس لباس موجود ہو) اور وہ ایک دن کی خوراک کا مالک ہو یہ بات فتح القدر میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک (زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری) اہل کار ہے جسے حاکم وقت نے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو یہ بات الکافی میں تحریر ہے۔

حاکم وقت اسے اتنا معاوضہ دے گا جو اسے اور اس کے ساتھیوں کے (اس کام کے لیے) آنے اور جانے کی درمیانی خرچ ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس ادائیگی کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کا مال بیچ جانا چاہیے۔ اگر خرچ اتنا

کہ زکوٰۃ کی وصولی کا تمام مال اسی میں ادا کیا جا رہا ہو تو پھر وہ نصف سے زیادہ ادا کیگی نہیں کرے گا یہ بات البحر الرائق نامی باب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص خود جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ حاکم وقت کو ادا کر دیتا ہے تو اب اس میں سے سرکاری اہل کار کو کچھ بھی نہیں ملے یہ بات ”ینایح“ نامی کتاب میں تحریر ہے اور یہی بات ”محیط سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر وہ سرکاری اہل کار ہاشمی ہو تو نبی اکرم ﷺ سے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے شبہ سے بچنے کے لیے لوگوں کے میل (نی زکوٰۃ میں سے) کچھ لینا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اگر وہ اہل کار خود خوشحال ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو) تو اس کے لیے معاوضے کے طور پر (اس زکوٰۃ میں سے) لی کرنا) جائز ہوگا۔ یہ بات ”تہمین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی ہاشمی شخص یہ خدمت سرانجام دیتا ہے اور اسے کسی دوسرے مال میں سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر اس اہل کار کے پاس سے زکوٰۃ کا مال ضائع ہو جاتا ہے مہلاک ہو جاتا ہے تو اب اس اہل کار کا اپنا حق بھی ساقط ہو جائے گا البتہ جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تھی ان کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا یہ بات ”سراج الوہاج“ نامی کتاب میں ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر زکوٰۃ وصول کرنے سے پہلے اپنے کام کا معاوضہ لے لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے تاہم وہ فضیلت اسی میں ہے وہ پیشگی وصولی نہ کرے۔ یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک غلام ہیں یعنی مکاتب غلام یعنی ان کی آزادی کے لیے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا یہ بات ”سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی مکاتب غلام خوشحال ہوتا ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اگرچہ اس کے خوشحال ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ الخلاصہ نامی کتاب میں اور محیط سرخسی نامی کتاب میں اس طرح تحریر ہے۔

کسی ہاشمی کے مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ملکیت کے اعتبار سے آقا کے لیے بھی ثابت ہوتی ہے تو ایسا حقیقت کے حکم میں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مقروض شخص ہے یعنی جس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور وہ اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا مال نہ ہو یا پھر لوگوں کے پاس اس کا مال ہو لیکن وہ اس مال کو وصول نہ کر سکتا ہو یہ بات ”تہمین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

کسی فقیر کو دینے کے مقابلے میں مقروض شخص کو زکوٰۃ دینا اولیٰ ہے یہ بات ”مضمرات“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جو اپنی غربت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی غربت کی وجہ سے حج کرنے نہیں جاسکتے۔ تاہم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔ یہ بات مضمرات نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مسافر ہے، یعنی وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہو، یہ بات ”البدائع“ میں تحریر ہے۔ ایسے مسافر کی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصولی کرنا جائز ہے لیکن اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔ اس شخص کا بھی حکم ہوگا جو اپنے شہر میں ہو، لیکن اپنے مال سے الگ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اعتبار ضرورت کا کیا جائے گا، اگر ایسے شخص کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اس مال میں سے کچھ اس کے پاس بچ جاتا ہے تو جب وہ اپنے مال کو حاصل کر لے گا اس وقت اس کے لیے اس مقدار کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غریب شخص جب خوشحال ہو جاتا ہے تو اب اس پر اس رقم کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتا (جو اس نے زکوٰۃ کے طور پر وصول کی تھی) یہ ”تہمین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

مسافر کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے کسی سے قرض لے۔ یہ بات ظہیر یہ میں تحریر ہے۔

یہ زکوٰۃ کے مختلف مصرف ہیں، زکوٰۃ دینے والے شخص کو اس بات کا اختیار ہے وہ ان میں سے ہر ایک قسم کے فرد کو تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیدے یا کسی ایک ہی قسم کے آدمی کو ساری زکوٰۃ دیدے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کو اس بات کا بھی اختیار ہے وہ ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ ادا کر دے۔ یہ بات ”فتح القدر“ میں تحریر ہے۔

ہے۔

زکوٰۃ دینے والا شخص جو ادائیگی کرتا ہے اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کی مقدار کے برابر نہیں ہے تو پھر وہ رقم ایک ہی شخص کو زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بات ”زاہدی“ میں تحریر ہے۔

کسی شخص کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کے طور پر دینا مکروہ ہے، تاہم اگر کوئی شخص دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب وہ فقیر مقروض نہ ہو۔ اگر وہ مقروض ہوتا ہے پھر اس کو اتنی رقم دی جائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے یا دو سو درہم سے کم باقی رہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا، اگر اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو اسی حساب سے ادائیگی کرنا جائز ہوگا کہ اگر وہ تمام اہل و عیال پر تقسیم کرتا ہے تو ہر ایک کو دو سو درہم سے کم وصولی ہو، یہ ”فتاویٰ قاضی خان“ میں تحریر ہے۔

اور اس کی اتنی مقدار دینا مستحب ہے اس دن میں اس شخص کو کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ یہ بات ”تہمین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے زکوٰۃ ذمی (یعنی غیر مسلم) کو نہیں دی جاسکتی، البتہ نقلی طور پر صدقہ دینا جائز ہے اس بات پر بھی اتفاق ہے۔

صدقہ فطر نذر کی رقم یا کفارے کی رقم (غیر مسلم کو) دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور

محمد ﷺ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے، تاہم وہ رقم کسی مسلمان فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بات ”شرح طحاوی“ میں تحریر ہے۔ دارالحرب سے تعلق رکھنے والا جو شخص امان لے کر اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جاتا ہے ایسے شخص کو زکوٰۃ یا کوئی بھی لازمی صدقہ (یعنی صدقہ فطر، کفارے کی رقم یا نذر کی رقم) دینا جائز نہیں ہے، اس بات پر اتفاق ہے البتہ نقلی طور پر دیا جانے والا صدقہ دینا جائز ہے، یہ بات ”سراج الوہاج“ میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا، پل بنانا، پینے کے لیے کوئی انتظام کر دینا، راستہ درست کروا دینا، نہر کھود دینا، حج یا جہاد کے لیے کوئی چیز دے دینا، یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں کسی شخص کو مالک نہیں بنایا جاتا، یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم میں سے میت کو کفن دینا، یا میت کا قرض ادا کر دینا بھی جائز نہیں ہے، یہ بات ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غلام کو اس نیت سے خریدنا کہ بعد میں آزاد کر دے گا، یہ بھی درست نہیں ہے۔ اپنی اصل میں سے کسی ایک کو یعنی ماں، باپ یا دادا، دادی یا نانا، نانی یا اس کے اوپر کے جو رشتے دار ہیں یا اپنی کسی فرع کو یعنی بیٹا، بیٹی یا ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”الکافی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔ جس بیٹے کے نسب کا انسان نے انکار کر دیا تھا یا جو بیٹا زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا، اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”تمرتاشی“ میں تحریر ہے۔

اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عام راجح یہی ہے، خواتین اس منافع میں شریک ہوتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کے لیے بھی یہ بات جائز نہیں ہے، وہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ کی رقم دے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

اسی طرح اپنے غلام یا اپنے مکاتب غلام یا مدبر غلام یا اپنی ام ولد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اپنے ایسے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جس کے کچھ حصے کو آزاد کر دیا ہو، یعنی وہ غلام جس کا انسان پہلے مالک تھا، پھر اس نے اس غلام میں سے ایک حصے کو آزاد نہیں کیا اور اس کے لیے غلام کو یہ اختیار دیا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اس حصے کی قیمت ادا کر دے۔

1971 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ نُوذِيهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعْمِ الصَّدَقَةِ أَوْ إِذَا جَاءَتْ نَعْمُ الصَّدَقَةِ . ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا لِلْكَالَةِ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحِمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى

الفتاویٰ ہندیہ المعروف بہ فتاویٰ مالکیری زکوٰۃ کا بیان کے مصارف کا بیان

۱۹۷۱ - اضرجه الحمیدری فی مسنده (۸۹) : حدیثنا سفیان عن ہارون بن رثابہ - و عن سفیان اضرجه احمد - ایضا - فی المسند (۱۷۷/۲) و نہ
تصحیح سفیان علی روایتہ لعدہ تابعہ ابوب و ہمار بن زید وغیرہما: کما سبق فی الروایۃ السابقہ۔

شَهِدَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً حَتَّى تَكَلَّمَ - ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ أَصَابَهُ فَقْرٌ وَحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمَسِّكُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهِيَ
سُحْتٌ .

☆☆ حضرت قبصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی کرنا تھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے اور
صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صدقے
کے اونٹ آئیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبصہ! مانگنا حرام ہے، صرف تین لوگ مانگ سکتے ہیں، ایک وہ شخص جس نے
کوئی ادائیگی کرنی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ادائیگی کو ادا کر دے اور پھر اس کے بعد رک جائے، ایک وہ
شخص جسے شدید ضرورت اور فاقہ لاحق ہو جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد اس بات کی گواہی دیں (یہاں پر
راوی کوشک ہے شاید یہ لفظ ہے: یہ بات بیان کریں کہ اسے ایسا فاقہ اور ضرورت لاحق ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا
جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو اور وہ اس کے مال کو
ضائع کر دے ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے پھر اس کے
بعد رک جائے اس کے علاوہ مانگ کر جو بھی لیا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

1972 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخَمْسَةِ الْعَامِلِ عَلَيْهَا وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْغَارِمِ أَوْ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ مِسْكِينٍ تُصَدِّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لِغَنِيِّ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص کے لیے
کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے، صرف پانچ آدمیوں کا حکم مختلف ہے، ایک وہ شخص جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہو، ایک اللہ کی
راہ میں جہاد میں شریک ہونے والا نمازی، ایک وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو، ایک وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اسے
خریدا، ایک وہ مسکین جسے صدقہ کیا گیا اور پھر وہ کسی خوشحال کو ہدیے کے طور پر دیدے۔

۱۹۷۲ - اضرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۰۹/۴) باب: كم الكفرا و لمن الزكاة (۷۱۵۱) عن معمر بن راشد بن اسلم به - ثم اضرجه (۷۱۵۲)
عن الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مثله - و اضرجه ابو داود في الزكاة
(۱۲۲/۲) باب: من يجوز له اخذ الصدقة وهو غني (۱۶۲۵) عن عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن
واضرجه (۱۶۲۶) معمر بن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري - ثم قال: (واضرجه ابن عيينة عن زيد: كما قال مالك
اضرجه الثوري عن زيد قال: حدثنا التميمي عن النبي صلى الله عليه وسلم) - ا - و العمري اضرجه ابن ماجه (۱۸۸۱) و احمد (۵۶/۲)
ابن فضالة (۲۲۷۶) عن طريق عبد الرزاق به - ثم اضرجه ابو داود (۱۶۲۷) من وجه آخر عن عطية عن ابي سعيد به سرفوعاً موصولة
عطية هو العوفي تقدم بيان ضعفه -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک، ابو عباس مارستانی ضریر۔ حدیث عن رزق اللہ بن موسیٰ و اسحاق بن بھلول۔ روی عنہ: دارقطنی و ابن شاہین و یوسف بن عمر قواس۔ قال ابن قانع: تکلم فیہ۔ تاریخ بغداد (۳۸۲/۹)۔

1973- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

16- باب الْغِنَى الَّذِي يُحْرِمُ السُّؤَالَ.

باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے

1974- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنَى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص خوشحال ہونے کا باوجود کچھ مانگتا ہے وہ اس عمل کے ذریعے جہنم کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔

عمر بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

.....

غنی کے حکم کی وضاحت

غنی کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کنز الدقائق کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے:

۱۹۷۴- اخرجہ ابن الجوزی فی العلل (۵۰۲/۲) من طریق دارقطنی: بہ۔ و اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند (۱۴۷/۱) و البیہقی فی السنن (۲۵/۷) و ابن عدی فی الكامل (۲۲۰/۶) بنحیفنا (۱۳۸/۸) و فی (۷۰۷۸) و فی (۸۲۰۵) کلیم من طریق عبد الصمد بن عبد الوارث عن لیبہ عن الحسن بن زکوان عن حبیب بن ابی ثابت: بہ۔ ولم يذكر عبد الصمد عمراً بن خالد (فی الاسناد) لكن اخرجہ دارقطنی لغنا من طریق ابی معمر عن عبد الوارث... فذكر (عمراً) فيه. و لم يصرح من حبیب بن ابی ثابت شيئاً۔ قال ابن ابی حاتم فی المراسيل (۱۷) عن ابن مدين: (الحسن بن زکوان لم يسمع من حبیب بن ابی ثابت شيئاً انما سمع من عمرو بن خالد عنه و عمرو بن خالد لا يسمو حدينه شيئاً انما لم يردك)۔ قال ابن عدی فی الكامل: (لغنا الحديث يرويه الحسن بن زکوان عن عمرو بن خالد و عمرو بن خالد الحديث اسقطه الحسن بن زکوان من الاسناد: لضعفه)۔ ال- قلت: و الحسن بن زکوان: قال العافظ فی التفریب (۱۳۶۰-عروامة) (صمدیہ بخطی) رمي بالفساد و كان يدلس)۔ ال- وقال الشيخ احمد شافعی فی تعليقه علی المسند (۲۰۶/۲): (اسناد ضعیف جداً لا نقطاعه: فان الحسن بن زکوان لم يسمع من حبیب بن ابی ثابت)۔ ال- وقد عمل المحدثی الحديث فی مجمع الزوائد (۹۷/۳) بعمرو بن خالد۔

”ایسے کسی غنی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جو نصاب کا مالک ہو۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے تبیین الحقائق کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے کسی خوشحال شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ مصنف نے لفظ نصاب کی ملکیت استعمال

کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: غنی کے تین مرتبے ہیں۔

پہلا مرتبہ یہ ہے جس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے جس کے ساتھ صدقہ فطر کی ادائیگی اور قربانی کرنا لازم ہوتا ہے اور وہ مرتبہ یہ ہے: انسان اپنی بنیادی

ضروریات کے بعد اضافی طور پر نصاب کی مقدار کا مالک ہو اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ زکوٰۃ کے وصول نہ کرنے کا تعلق اسی

کے ساتھ ہے۔

تیسری صورت یہ ہے: جس خوشحالی کی وجہ سے مانگنا حرام ہو جاتا ہے تو عام علماء کے نزدیک وہ ایسی کیفیت ہے انسان

اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لباس کے ساتھ ایک دن کی غذا کا مالک ہو۔

اسی طرح وہ غریب شخص جو طاقتور ہے اور کما سکتا ہے اس کے لیے بھی مانگنا حرام ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے زکوٰۃ ایسے خوشحال شخص کو دی جاسکتی ہے جو جنگ میں شریک ہونے

کے لیے جا رہا ہو اس وقت جب اسے سرکاری طور پر اس کام کی تنخواہ نہ ملتی ہو اور اس نے مال غنیمت میں سے کچھ وصول بھی نہ کیا

ہو۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”صرف پانچ قسم کے غنی کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حلال ہے: اللہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہونے والا زکوٰۃ

وصول کرنے کا عامل جس نے قرض ادا کرنا ہو وہ شخص جو اپنے مال میں سے صدقہ خریدے اور وہ شخص جس کا کوئی

پڑوسی ہو وہ اسے صدقہ کر دے اور پھر وہ غریب شخص اسے کسی غنی کو تحفے کے طور پر دیدے۔“

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے غنی کو فقراء اور مساکین کے ساتھ حصے دار قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے:

”اور اللہ کی راہ میں۔“

تو کیونکہ ان دونوں کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ ان دونوں کے

علاوہ ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم قرار دی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور

ان کے غریب لوگوں کو واپس کر دی جائے گی۔“ متفق علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: ”زکوٰۃ لینا کسی غنی شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رضی اللہ عنہما نے جو روایت نقل کی ہے وہ مستند نہیں ہے۔ اگر اسے مستند تسلیم کر لیا جائے تو وہ اس صورت میں قبول ہوگی کہ جب وہ شخص جسمانی قوت کے اعتبار سے غنی ہو یا ہم یہ کہیں گے کہ وہ شخص غنی اس وقت تک ہوگا جب تک وہ مقیم ہوگا۔ پھر جب وہ جنگ میں شریک ہونے کے لیے نکلا تو اب اسے اسلحہ وغیرہ کے حوالے سے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی تو اب اس کے پاس جو مال ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں ہوگا اس کے لیے ایسی صورت میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا جائے گا۔

1975 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيِّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ نُوشٌ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغَنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔ ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

دیوان حدیث کا تعارف:

○ هو ابو فضل محمد بن ابراهيم نبيرة؛ بنون مفتوحة ثم موحدة مكسورة ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: توضیح مشتبہ (۳۳۵/۱)۔

1976 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِيِّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا زَوْفِيخُ الْحَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا. أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ وَبَكْرُ بْنُ حُنَيْسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

ابوشیبہ نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن اسحاق ہے اور یہ ضعیف ہے اسی طرح بکر بن حنیس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

تصحیح الحقائق شرح کنز الدقائق، ص 485/3

۱۹۷۶ - ضعفه المارقطنی بابین اسلم؛ لکن ورد من وجوه اخرى عن ابن مسعود باتي ذكرها۔

۱۹۷۷ - اعلمه المارقطنی بعبد الرحمن بن اسحاق و بكر بن حنيس؛ لکن ورد من غير طريقتهما؛ كما باتي في الذي بعده۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہشیم بن مہلب، ابواسحاق بلدی۔ سکن بغداد و حدیث بھا عن علی بن عیاش و ابی یمان حمصیین۔ قال ذمہ ثقہ دارقطنی و خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۰۱/۱) (ت ۲۲۲) تاریخ بغداد (۲۰۶/۶)۔

○ ابو عبیدہ عبدالرحمن بن اسحاق بن حارث واسطی، (اور ایک قول کے مطابق): کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے ان کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد و ترمذی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۷۲/۱)۔

1977 - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَ الْقِيَامَةَ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ وَخُدُوشٌ . فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا غِنَاهُ قَالَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتَهَا ذَهَبًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ موجود ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حمزہ بن صالح ابوبکر انطاکی، نزیل بغداد یلقب اباہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صحیح" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۃ، ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۹۳)۔

1978 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

۱۹۷۷ - لکنذا اخرجہ اسرائیل عن ابی اسحاق عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ عن ابن مسعود - وراجعہ تفضیل الدارقطنی ذلک فی الروایۃ الآتیۃ -
۱۹۷۸ - اخرجہ احمد (۱/۳۸۸: ۴۴۱) و ابو داؤد فی الزکاة (۲/۲۷۷: ۲۷۸) باب: من یعطی من الصدقة او حد الفنی (۱/۱۶۲۶) و الترمذی فی الزکاة (۳/۸۱: ۸۰) باب: من نحل له الزکاة (۱/۶۶۵) و النسائی فی الزکاة (۵/۹۷) باب: حد الفنی و ابن ماجہ فی الزکاة (۱/۵۸۹) باب: سال عن ظہر غنی (۱/۱۸۶) و الدارمی فی الزکاة (۱/۲۸۶) باب: من نحل له الصدقة کلیم من حدیث سفیان الثوری عن حکیم بن جہیر - قال الترمذی: (حدیث حسن) و قد تکلم نعیم فی حکیم بن جہیر من اجل لهذا الحدیث - وقال النسائی: (لا نعلم احدا قال فی الحدیث) (عن زبید) غیر یحیی بن آدم و لا نعرف لهذا الحدیث الا من حدیث حکیم بن جہیر و حکیم ضعیف - و مثل ثعبہ عن ابن جہیر ا فقال: اضاف النار - وقد کان روی عنه قدینا - (۱/۱۸۶)

فَرِيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا . قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ
هَمْ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ تَرَكَّهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں
'پچاس درہم' کے الفاظ ہیں۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: پہلی روایت میں راوی کو وہم ہوا ہے انہوں نے اسے ابواسحق کے حوالے سے نقل کر دیا ہے
یہ صاحب حکیم بن جبیر ہیں اور یہ ضعیف ہیں شعبہ اودیکر محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔

1979- قُرَاءَ عَلِيٍّ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي
سُرَائِيلَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمُرُوزِيَّ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ غَنَى جَاءَ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ أَوْ
خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ . قِيلَ وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيَمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ
مُتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ خوشحال ہو تو
جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی
گئی: یا رسول اللہ! اس کی خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا (موجود ہونا)۔
حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

1980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ
الْعَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللَّهِ قَالَا لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ
قِيَمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .

☆☆ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں:
جو شخص کے پاس پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو اس کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۷۹- اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۶۵۰) و الدارمی فی الزکاة ایضاً (۲۸۶/۱) من حدیث شریک بہ - وقد اعلمہ الدارقطنی بحکیم بن جبیر
و وضعی کلام شعبة فیہ و قد قال احمد: ضعیف الحدیث مضطرب - و قال ابن معین: لیس بشیء - و قال یعقوب بن سفیان: ضعیف
الحدیث - و ترکہ الدارقطنی وغیرہ - و کنزہ الصدوق - بنظر: تہذیب الکمال (۱۶۵/۷-۱۶۸) -

۱۹۸۰- اخرجہ ابن ابی شیبہ فی الزکاة (۱۸۰/۲) باب: من قال: لا تحل له الصدقة اذا ملک خمسين درهما عن عبد الرحيم بن سليمان عن
العجاج به - وورد نعر لثنا عن ابراهيم النخعي و الضمك بن مزاحم - اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۱۱۱-۱۱۰/۴) باب: کم الكنز؛ و
لسن الزکاة رقم (۷۱۵۷-۷۱۵۹) و ابن ابی شیبہ فی الموضع السابق -

17- باب تَعَجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ .

باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا

1981- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَانْتَكَمَ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلَهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو بتایا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کا قصور یہ ہے: وہ غریب تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے اسے غنی کر دیا، خالد کا جہاں تک تعلق ہے تو تم لوگوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے تمام زرہیں اور اپنا تمام تر ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہوا ہے، تک جناب عباس کا تعلق ہے تو یہ ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید ادائیگی میں انہیں بھی کر دوں گا۔

راہ بیان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابو محمد کوفی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۵۳) (ت ۴۳۳۵)۔

1982- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنَدَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَخَالِدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقَمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

۱۹۸۱- الحديث في اسنادها ابن اسحاق وهو مدلس وقد عنفنه لكن تابع ابن اسحاق عليه جمع فرواد: ورقاء و عبد الرحمن بن الزناد و شعيب بن ابي حمزة و موسى بن عقیبة: اربعمشوم عن ابي الزناد عن الاعرج به- اما طريق ورقاء: فسياتي في الحديث التلويح اما طريق شعيب: فاخرجه البخاري في الزكاة (۱۶۶۸) باب: قوله تعالى: (وفي الرقاب الفريين وفي سبيل الله ...) والنسائي (۲۲/۵) في الزكاة: باب اعطاء السيد المال بغير اختيار: و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۲۰) من طريق شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد به عن طريق عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه: فاخرجه احمد في مسنده (۲۲۲/۲) - و اما طريق موسى بن عقیبة: فاخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۲۹) - و اخرجه ايضا النسائي (۲۶/۵) في الزكاة: باب: اعطاء السيد المال بغير اختيار المدسوق - و انظر كلام البيهقي الحديث في السنن (۱۱۱/۶-۱۱۲)۔

۱۹۸۲- اخرجه مسلم في صحيحه في الزكاة (۹۸۴) باب: في تقسيم الزكاة و منحها و ابو داود في الزكاة (۲۲/۲-۲۳) باب تعجيل الصدقة الحديث (۱۶۲۴) و الترمذي في كتاب المناقب (۶۱۱/۵) باب: مناقب العباس الحديث (۲۷۶۱) و احمد في المسند (۲۲۲/۲) في الزكاة رقم (۲۲۲۰) و البيهقي (۱۱۱/۶) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الصدقة من طريق ورقاء عن ابي الزناد به- و انظر الحديث الحديث

فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدْ اِحْتَسَسَ اَدْرَاعَهُ وَاعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْهِ عَلِيٌّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا. ثُمَّ قَالَ اَمَّا شَعْرَتُ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْ اَبِيْهِ اَوْ صِنُوْ اَبِ اَبِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے یہ حرکت اس لیے کی ہے پہلے وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز و سامان پہلے ہی اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہوئے ہیں جہاں تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں ان کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور اس کے ساتھ مزید اتنی ہی ادائیگی ہوگی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابو فضل صدیقی، سمع ابراہیم بن مجشّر کاتب و حسن بن محمد زعفرانی، وعنه عبدعزیز بن جعفر خرقی و یوسف بن عمر قواس۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۲۱۱/۷)۔

1983 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْمُسَيْبُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَبَّاسًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيَّعَجَلُ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ مخصوص وقت گزرنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت دی۔

1984 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا بِهَذَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ الْاَوَّلِ .

خَالَفَهُ اِسْرَائِيْلُ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

۱۹۸۳- اخرجہ ابو داؤد فی الزکاة (۲۲/۲-۲۳) باب: فی تعجیل الصدقة (۱۶۲۴) و الترمذی فی الزکاة (۲۹/۲) باب: ما جاء فی تعجیل الزکاة (۶۷۸) و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۷۲/۱) باب: تعجیل الزکاة قبل محلها (۱۷۹۵) و الدارمی فی الزکاة (۲۸۵/۱) باب: تعجیل الزکاة و العاکم فی المستدرک فی معرفة الصحابة (۲۲۲/۲) فی مناقب العباس و ابن خزيمة رقم (۲۲۲۱) و البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجیل الصدقة کلہم من حدیث اسماعیل بن زکریا بہ۔ وقال ابو داؤد: (روی لهذا الحدیث لقبیم عن منصور بن زاذان عن العکم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم - و حدیث لقبیم اصح) - الہ - وقال الترمذی: (حدیث اسماعیل ابن زکریا عن العجاج عندي اصح من حدیث اسراييل عن العجاج) - الہ -

1985- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْرِ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حجر عدوی، قال ابن حجر: قيل: حجیة بن عدی، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقال فی ترجمۃ حجیة: بوزن علیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۵۵)۔

1986- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا وَليدُ بْنُ جَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ إِنَّا كُنَّا نَحْتَجُّنَا إِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ . اِخْتَلَفُوا عَلَى الْحَكَمِ فِي إِسْنَادِهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، ہمیں اس وقت کچھ مال کی ضرورت تھی تو ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال کی زکوٰۃ دو سال پہلے ہی وصول کر لی تھی۔

اس روایت کی سند میں حکم نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے، صحیح یہ ہے: یہ روایت حسن بن مسلم نامی راوی سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1987- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَائِلَةَ الْأَضْبَهَائِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًّا - قَالَ - فَاتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ فَأَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ فَخَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ أَسْلَفَنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ .

۱۹۸۵- اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۲۹/۲) باب: ما جاء فی تعجیل الصدقة (۶۷۹) و البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجیل الصدقة من طریق اسرائیل بہ۔

۱۹۸۶- اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجیل الصدقة من حدیث الحسن بن عمارہ بہ۔

۱۹۸۷- اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجیل الصدقة من حدیث محمد بن عبید اللہ بہ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بجا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سال اور آئندہ سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ہمیں دے دی تھی۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن عبد سلام بن حبیب تھمی، ابو منذر اصھانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد فقیہ، راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد والنسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۴/۲)۔

1988 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَطِيرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ - وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ - عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ عَلَى صَدَقَةٍ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُ مَنَعَنِي صَدَقَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عُمَرُ مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُ أَبِيهِ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِي عَامٍ كَمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِنَّمَا إِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بجا وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا اور بتایا: انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھے ادا نہیں کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی (ایک ساتھ ادا کر دی تھی۔

راوی نے دوسرے راوی کا نام عبید اللہ بن عمر نقل کیا ہے، لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت محمد بن عبید اللہ سے منقول ہے، لی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1989 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُرَيْكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا لِمَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُ أَبِيهِ إِنَّ

بین السارقطنی عقبہ ان المراد: محمد بن عبید اللہ: وهو المرزومی المشروک - تقدمت ترجمته غیر مرة -

۱۹۸۸ - أخرجه الطبرانی في الأوسط (۷۸۶۲) وهو في مجمع البحرين رقم (۱۲۷۲) من طريق إسماعيل اللذري عن إسماعيل المكي عن سليمان الأحول عن أبي رافع به - وقال السهيمي في مجمع الزوائد (۸۲/۳): أخرجه الطبرانی في الأوسط وفيه إسماعيل المكي وفيه كلام كثير وقد وثق (۱) -

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةَ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
”نیکی صرف یہ نہیں ہے تم اپنے چہروں کو پھیر دو۔“
یہ آیت آخر تک ہے۔

1992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ أَبُو نَصْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَبِيْعُ الْأَدَمَ وَالْجَعَابَ فَمَرَّبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِيْ إِذْ صَدَقْتَ مَالِكَ فَقُلْتُ يَا مَعْزَرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأَدَمِ . قَالَ قَوْمُهُ ثُمَّ أَخْرَجَ صَدَقَتَهُ .

☆☆ ابو عمرو بن حماس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سالن اور ترکش فروت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے کہا: اب میرا المؤمنین! یہ سالن میں ہے تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی قیمت کا اندازہ لگاؤ پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

18-باب زكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخِيَالِ وَالرَّقِيقِ.

باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا

1994- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْرَازِيُّ فِيْمَا كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَحْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

1994- انصار ابن عدی السی لسنہ الروایة وقد اجتمع محمد بن الطفیل و بشر بن الولید علی نسخة شیخ شریک فی انما رواه فقال: (عن ابی حمزة) بخلاف ما قاله منصور عن شریک وقد صوب الترمذی انه من قول الشعبي - وراجع ما قبله -

1994- ابو عمرو بن حماس لم يعرف له اسم - وقال الذهبي: (مجهول) - وقال ابن حجر: (مقبول) - بنظر: (الميزان) (4/ الترجمة 106) و ترمذیب الکمال (119/24) - وقال المدارقطنی فی ترجمه ابنه (ناد بن ابی عمرو بن حماس) (لا يعرف لیکن یروی عنه العیسیٰ و ابوه معروف) - ترمذیب الترمذیب (318/4) -

1994- اضربه البیرونی فی الکبری فی الزکاة (119/4) باب: ضرای فی الخیل صدقة - والخطیب فی تاریخه (398/6) جو من طریقہ ابن الجوزی فی الملل (496/2) و الطبرانی فی الاوسط رقم (7665) کلیم من طریق اسماعیل بن یحیی - به - قال الریضی فی مجمع الزوائد (72/3) (فیہ للیث بن حماد و غورک و کلالما ضعیف) - وغورک مترجم فی اللسان (421/4) ولهم یزد فی ترجمته علی ما لنا - کما یزد فی ترجمه لیس بن حماد (492/4) علی قوله: (ضعفه المدارقطنی) - اله -

عُورِكَ بْنِ الْحَضْرَمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ. تَفَرَّدَ بِهِ عُورِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمَنْ دُونَهُ ضَعْفَاءٌ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گھوڑے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار ادا کیا جائے گا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غورک نامی راوی منفرد ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ غورک بن حصرم۔ قال ابن ناصر دین فی مشتبہ: (الحصرمی۔ بمحملات مع کسر اولہ، وسکون ثانیہ، وکسر راء ومیم) و ذکرہ ذہبی فی میزان و معنی فی ضعفاء و کذا ابن حجر فی لسان، و ذکرہ فی قول دارقطنی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ جدا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۴۰۷/۵)، معنی (۵۰۷/۲) و لسان (۳۹۶/۳) و توضیح مشتبہ (۲۵۱/۳)۔

.....

سامان تجارت کی زکوٰۃ کا حکم

سامان تجارت سے مراد وہ چیز ہے جو چاندی یا سونا نہ ہو خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پاؤنڈ یا ریال یا سکے کی شکل میں نہ ہو جیسے خواتین کا زیور۔

تین امام اس بات پر متفق ہیں سونے اور چاندی کو مطلق طور پر سامان تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا، فقہائے مالکی نے اس حوالے سے اختلافی رائے دی ہے جب وہ سکے کی شکل میں نہ ہو وہ یہ کہتے ہیں: اگر سونے اور چاندی کا سکہ نہ ہو تو اسے مال تجارت میں شمار کیا جائے گا، اسے نقدی میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے اس پر لباس اور لوہے (کی تجارت کی طرح) تجارت کے مال کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

تو جو شخص اس کی تجارت کرتا ہوگا اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی زکوٰۃ دسویں حصے کا چوتھائی (یعنی چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد) ادا کرے۔

اس کی شرائط اور طریقہ کار کی تفصیل ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں، پہلی شرط یہ ہے: وہ مال کسی چیز کے عوض میں، یعنی خریدنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو، لہذا اگر کوئی شخص تجارت کا مال خریدتا ہے تو خواہ اس نے وہ نقد لیا ہو یا ادھار لیا ہو وہ سودا دست بدست ہوا ہو یا میعاد ہو اس مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ مال کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ ہوا ہو جیسے کسی شخص کو وراثت میں مال تجارت مل گیا ہو تو اب اس مال

زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک اسے تجارت کی غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلس عقد میں ہی کر لی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی گئی تھی تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ہر تبادلے کے وقت الگ سے نیت کرنا شرط ہوگا، جب پورا رأس المال ادا کر دیا جائے تو سامان تجارت کو لیتے وقت نیت کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس مال کو پہلے ہی تجارت کا مال قرار دیا جا چکا ہے اور وہی کافی ہے۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: اس مال کو روک لینے کا ارادہ ہوتا کہ اسے اپنے کام میں استعمال کیا جاسکے، اس کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہوگا تو سال کی مدت منقطع ہو جائے گی، اگر بعد میں تجارت کا ارادہ بن جاتا ہے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی نئے سرے سے تجارت کی نیت کرنی ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی بات یہ شرط ہے مال کا مالک بن جانے کے بعد اس پر ایک سال گزر جانا چاہیے، اگر ایک سال نہیں گزرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، تاہم اگر مال کی قیمت یعنی وہ قیمت جس سے اس مال کو خریدا گیا ہے راجح الوقت نقدی کی شکل میں ہو اور اس کی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو اور پھر بعد میں وہ شخص دوسرے مال کا بھی مالک بن جائے اور ان دونوں اموال کو ملا کر نصاب پورا ہو رہا ہو تو اب ان دونوں صورتوں میں مال تجارت اور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جبکہ اصل مال یعنی اس نقدی پر ایک سال گزر چکا ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: اس سال کے دوران وہ تمام مال تجارت ایسی نقدی کی شکل میں منتقل نہ کیا گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے، جیسا کہ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کے طریقے میں اس کا بیان آئے گا۔ اسی طرح اس کی مقدار نصاب سے کم بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آ جاتا ہے اور اس کی مقدار نصاب سے کم ہو جاتی ہے تو اب سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔

اب اگر وہ شخص اسی نقدی کے ذریعے پھر دوبارہ تجارت کا مال خریدتا ہے تو اس خریدنے کے وقت سے نئے سال کا آغاز ہوگا اور سابقہ وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

لیکن اگر یہ صورت حال ہو کہ مال تجارت میں سے کچھ تو نقدی کی شکل میں آ گیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہ گیا ہو یا سارے کا سارا مال نصاب کے برابر قیمت کی شکل میں نقد یا مال کے بدلے میں فروخت کر دیا گیا ہو یا نقدی کے عوض میں فروخت کر دیا گیا ہو لیکن سال کے آخر تک اس کی قیمت نہ لگائی گئی ہو جیسا کہ آگے اس کا ذکر کیا جائے گا، تو اس صورت میں مال کا اعتبار ختم نہیں ہوگا۔

اس کے لیے چھٹی شرط یہ ہے: مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے: زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے سال کے آخری حصے کا اعتبار کیا جاتا ہے پورے سال یا سال کے دونوں کناروں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اگر تجارت کا مال اس قسم کا ہو کہ اس کی زکوٰۃ ویسے ہی لازم ہو رہی ہو جیسے سائہ جانور ہیں یا پھلوں کی زکوٰۃ ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب زکوٰۃ کے مال کے اعتبار سے اور قیمت کے اعتبار سے پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کی زکوٰۃ جانوروں یا پھلوں کی زکوٰۃ کے اصول کے مطابق نکالی جائے گی قیمت کے اعتبار سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر صورت حال ایسی ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے حوالے سے نصاب پورا ہو رہا ہو یعنی تجارت کے مال کی قیمت کے اعتبار سے یا مویشیوں اور پھلوں کی مقدار کے اعتبار سے تو اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کو اتنی ہی مرتبہ ادا کیا جائے گا جتنی مرتبہ اس پر سال گزر جاتا ہے، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے ہر سال نصاب مکمل ہونا چاہیے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو مال خریدا گیا تھا اسے سونے یا چاندی کی چیز کے عوض میں خریدا گیا تھا اس کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگایا جائے گا۔ اگر اسے نقدی کے عوض میں نہیں خریدا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو۔ اور جب سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا تو اس وقت دو عادل ماہر لوگ اس کی قیمت لگائیں گے جو قیمت کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ اب جو قیمت لگائی جائے گی اس کے چالیسویں حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

ایک شرط یہ ہے: اس کی قیمت سونے یا چاندی کے حساب سے نصاب کو پورا کر رہی ہو اور یہ اختیار ہے سونے یا چاندی کے سکوں میں سے جس بھی سکے سے چاہے قیمت لگائی جائے۔

اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب سے نصاب پورا نہ ہو رہا ہو اور دوسری قسم کے سکے کے حساب سے پورا ہو رہا ہو تو خاص طور پر اسی سکے کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی جس سے نصاب پورا ہو رہا ہو۔ اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے۔

اگر اس مال کو کسی ایسی غیر آباد جگہ پر بھیجا جاتا ہے (جہاں پر قیمت رائج ہونے کا امکان نہیں ہوتا) تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے اعتبار سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے گا۔

قیمت کا اندازہ لگاتے وقت ایک مال کی مالیت کو دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے گا اگرچہ ان کی اقسام مختلف ہوں۔

اس کے لیے ایک بات یہ بھی شرط ہے اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کا حساب رکھا جائے گا لہذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا تھا اور درمیان میں وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو گیا لیکن سال کے اختتام تک وہ دوبارہ نصاب کے برابر ہو گیا تو اب اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن اگر سال کے آغاز میں یا سال کے اختتام پر مال کی مالیت نصاب سے کم رہی تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جیسا کہ زکوٰۃ کی شرائط میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس اضافے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اس کے لیے ایک یہ شرط بھی ہے اس مال سے تجارت کی نیت کی گئی ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کام کا آغاز بھی کیا گیا ہو۔ اس لیے اگر کسی جانور کو ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو اور پھر یہ ارادہ کر لیا گیا ہو کہ اس کی تجارت کی جائے تو ان تجارت شمار نہیں ہوگا جب تک عملی طور پر اسے فروخت نہیں کیا جاتا یا کر اسے پر دینے کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کوئی مال تجارت عطیے کے طور پر ملتا ہے یا کوئی شخص اس کے حق میں اس مال تجارت کی وصیت کرتا ہے یا عطیے اور وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی جاتی ہے تو اب یہ نیت تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک عملی اس مال کے ذریعے کاروبار کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کوئی شخص کسی تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی دوسرے تجارتی مال کے ساتھ تبادلے کے طور پر لین دین کر لیتا ہے تو اب انحصار اصل مال تجارت پر ہوگا۔ اس تبادلے پر نیت منحصر نہیں ہوگی اس لیے تبادلے کی صورت میں ملنے والا مال بھی مال نہ ہی سمجھا جائے گا اور اس بارے میں بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی وہ کافی شمار ہوگی۔ تاہم اگر تبادلے کے وقت تجارت نہ ہوگی تو اب وہ مال تجارت شمار نہیں ہوگا۔

اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے اس مال میں وہ صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ اس میں تجارت کی نیت کرنا درست ہو۔ لیے اگر کوئی شخص کوئی عشری زمین خرید لیتا ہے یا اس میں کاشت کرتا ہے یا کسی ایسی زمین میں تیار شدہ کھیت کو یا اس کی کو خرید لیتا ہے تو اب اس زمین سے جو پیداوار ہوگی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص عشری زمین میں زراعت نہیں کرتا تو اب اس زمین کی قیمت پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ خراج والی کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ اس پر خراج لازم ہوتا ہے خواہ اس میں زراعت نہ بھی کی گئی ہو۔

اگر کسی شخص کے پاس سامان تجارت کے طور پر جانور موجود ہوں اور ابھی سال نہ گزرا ہو اس سے پہلے ہی وہ شخص ان دنوں سے تجارت کا ارادہ ترک کر دے اور ان جانوروں کو دودھ حاصل کرنے کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے استعمال کرے یا اسی طرح کے کسی اور کام کے لیے استعمال کرے جس کا ذکر ہم سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے باب میں ذکر کر چکے ہیں جس جنگل میں جانور نے کے لیے چھوڑ دے تو اب مال تجارت کے اعتبار سے سال کا حساب ختم ہو جائے گا اور سال کا حساب وقت سے شروع ہوگا جب سے اس نے ان جانوروں کو سائمہ بنایا ہے پھر جب سال پورا ہو جائے گا تو اب ان کی زکوٰۃ جانوروں کی تعداد پر نکالی جائے گی۔ قیمت کے حوالے سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر سونے اور چاندی کی تجارت ہو رہی ہو تو اس کی زکوٰۃ نقدی کی زکوٰۃ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔ ان کی زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے تجارت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس تجارت کا مال کئی سال تک پڑا ہے پھر اسکے بعد وہ اسے فروخت کر دیتا ہے تو اب اس پر ہر ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی صرف ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں مطلق طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، خواہ سوداگر ذخیرہ اندوزی کر والا ہو یا عام تجارت کرنے والا ہو۔

اس کی پوری تفصیل قرض کے مال کی زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ذکر کی جا چکی ہے۔

سامان تجارت کی زکوٰۃ کے حوالے سے پانچ شرائط ہیں اور اس کی ادائیگی کا مخصوص طریقہ ہے۔

اس کے لیے پہلی چیز یہ شرط ہے، سامان تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہونا چاہیے جن کی زکوٰۃ میں اس چیز کو بعینہ ہی ادا

جاتا ہو جیسے کپڑا یا کتابوں کی تجارت ہے۔

اگر اس چیز کو بعینہ زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہو جیسے سونا اور چاندی کے زیور ہیں یا اونٹ، گائے، بھیڑ، بکریاں ہیں تو ان کی زکوٰۃ

اسی طریقے کے مطابق واجب ہوگی جو جانوروں اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے بارے میں ذکر کیا جا چکا ہے، لیکن اس

لیے یہ بات شرط ہے، ان کی تعداد نصاب کی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔

اگر وہ نصاب مکمل نہ ہو رہا ہو تو ان کی زکوٰۃ دوسرے سامان تجارت کی طرح قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی لیکن

کے لیے بھی یہ بات شرط ہے، اس مال کو رائج الوقت طریقے کے مطابق تبادلے کے طور پر حاصل کیا گیا ہو، جیسے خرید کر یا

کے طور پر حاصل کیا گیا ہو، وہ ایسا مال نہیں ہونا چاہیے جو وراثت میں یا خلع لینے کے نتیجے میں یا ہبہ کرنے کی صورت میں یا

کرنے کی صورت میں حاصل ہوا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے مال کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اس مال کے ذریعے تجارت

ارادہ کر لیتا ہے اور اسے فروخت کر لیتا ہے تو اب اس کے نتیجے میں جو قیمت حاصل ہوئی، اگلے برس کا حساب اسی دن

لگایا جائے گا، جب اس نے اس قیمت کو وصول کیا تھا، اس مال کے مال ہونے کے دن سے اس کا حساب نہیں لگایا جائے گا،

اگر اس مال کو فروخت نہ کیا گیا ہو تو اب اس کی مالیت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر

ایسا مال ہو جو عام تجارت میں استعمال ہوتا ہو۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: مال تجارت کو خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو، خواہ یہ شخص تجارت کا ارادہ ہو،

کے ذریعے مال حاصل کرنا یا خود نفع اٹھانا بھی پیش نظر ہو۔ جیسے کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی مکان خرید کر اسے کرائے

دیتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے، اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے گا اور جب اس میں منافع محسوس ہوگا، تو اسے فروخت کر دے

ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، جس کا طریقہ مال کی زکوٰۃ کے بیان میں آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کوئی مال خریدتا ہے اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے یا اسے کام میں لانے کے لیے رو

نیت کرتا ہے یا کوئی بھی نیت نہیں کرتا تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے: اس مال تجارت کو نقد ادائیگی کر کے یا کسی مالی معاوضے کے عوض میں حاصل کیا گیا

اس مال کے عوض میں کوئی ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کی صورت میں ملا ہو، تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم

البتہ اگر اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: وہ مال ذخیرہ شدہ ہونا چاہیے اور اسے سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر ت کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو یا وہ عام لین دین والا مال ہو اور اس میں سے کسی بھی مقدار میں خواہ وہ مقدار ایک درہم ہو، ہا کی قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہو۔

اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا تھا یا عام لین دین کے مال کو سونے یا چاندی کی کسی بھی رار کے عوض میں فروخت نہیں کیا گیا تھا تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ذخیرہ کرنے والے شخص کے پاس اتنا ہو کہ جو وراثت میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کے نصاب کو مکمل کر رہا ہو تو سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح اگر کان سے نکلنے والے مال کے ذریعے نصاب پورا ہو رہا ہو تو سال نہ بھی گزرا ہو تو زکوٰۃ ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

مال تجارت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جتنا بھی اس نے سونے یا ہمی کے عوض میں فروخت کیا ہے اسے اپنے پاس موجود مال کے ساتھ ملا کر ایک سال کی زکوٰۃ نکالے گا (لیکن اس کے لیے بت شرط ہے وہ نصاب کی مقدار کے برابر ہو)۔

اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اس کے پاس رہا ہو۔

ان قرضوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو مال تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہوں۔

البتہ جب وہ قرض وصول ہو جاتا ہے تو اب اس پر ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر تجارت کا تمام مال ذخیرے والا نہیں ہے تو پورے مال کی قیمت کو ہر سال لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، خواہ کساد بازاری وجہ سے کئی سال تک وہ مال پڑا رہے اور اس مال کی جو قیمت ہے اسے اپنے پاس موجود نقدی کے ساتھ ملا کر ان کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اسی طرح جو قرضے وصول کرنے ہیں، اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے یا وہ قرض جنہیں تازہ وصول کیا ہے، ان دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقرضوں سے متوقع ہوگی تو وہ سب اس گنتی میں شمار ہو میں گے اور انہیں دوسری نقدی کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا جو انسان کے پاس موجود ہے۔

اگر قرضہ مال تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا نقدی کی شکل میں طویل المیعاد قرض ہے اور اس کے وصول ہونے توقع ہے تو اس مال کی مالیت کا اندازہ لگا کر جو قیمت بنتی ہے اسے سابقہ مال میں شامل کر لیا جائے گا اور پھر اس سب مال کی ہی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ جس مال کو طویل المیعاد قرضے کے طور پر دیا گیا ہو اس کی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو رقم واجب الطلب ہوگی اسے موجودہ مال کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا، پھر جتنے مال کی وہ قیمت بنتی ہے اس مال کی قیمت کو جو دہ سونے اور چاندی کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔

جیسے کسی شخص نے دس پاؤنڈ وصول کرنے ہیں تو اب اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ اتنی رقم میں کتنا کپڑا خریدا جائے ہے اگر یہ پتہ چلتا ہے اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جاسکتا ہے تو اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہ پانچ تھان موجودہ نقد کے اعتبار سے کتنی قیمت میں فروخت ہوں گے۔

اگر ان کی قیمت آٹھ پاؤنڈ لگتی ہے تو یہ آٹھ پاؤنڈ ان دس پاؤنڈوں کے برابر تصور کیے جائیں گے جو طویل المیعاد قرض کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ اب ان آٹھ پاؤنڈوں کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامان تجارت کی قیمت میں شامل کر لیا جائے گا، اگر وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کی قیمت کو پہنچ جاتے ہیں تو زکوٰۃ نکالی جائے گی ورنہ نہیں نکالی جائے گی۔

اگر وہ قرض ایسا ہو جس کی وصولیابی کی توقع نہ ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ رقم وصول ہو جاتی ہے تو وصول ہوجانے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل یہی حکم ادھار مال کے قرض کا ہے۔ اس کی زکوٰۃ وصول ہوجانے کے بعد صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی۔

جو مال تجارت ذخیرہ اندوزی والا نہ ہو اس میں سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس کی قیمت مالک ہوتا ہے جس سے اس نے مال تجارت خریدا تھا، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس کی زکوٰۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو۔

اگر اس رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو چکی ہو تو اب اس کے مال کا آغاز اس وقت سے ہوگا جب وہ اس اصل کا مالک تھا یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ نکال لی گئی۔ اس صورت میں جبکہ وہ نصاب سے کم ہو جیسا کہ یہ بات پہلے بیان جا چکی ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب تجارت کے چلنے میں دیر ہوئی ہو۔

جہاں تک ذخیرہ شدہ مال کا تعلق ہے تو اس کے سال کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت ہوگا جب اس نے اصل قبضہ کیا ہو یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس شرط پر کہ جب اسے ادا کیا جا چکا ہو یہ بات یاد رکھیں کہ مال عام حالات میں چل رہا ہو اس میں اس چیز کی قیمت نہیں ہوتی جس میں تجارت کا مال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی پیشہ ورانہ مال کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اگر کوئی تاجر کچھ مال کو ذخیرے کی شکل میں رکھتا ہے اور کچھ مال کو تجارت کی شکل میں رکھتا ہے تو اس کی زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی احکام ہیں جن کا خلاصہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

اگر چالو مال اور ذخیرہ شدہ مال دونوں برابر ہوتے ہیں تو پہلی قسم کے مال کی زکوٰۃ چالو مال کے قاعدے کے اعتبار سے کی جائے گی یعنی ہر سال اس کی مالیت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کو ذخیرہ شدہ مال کی زکوٰۃ کے اصول مطابق نکالا جائے گا یعنی اس مال کی جس قدر بھی قیمت وصول ہوتی ہے صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں ہوگا کہ جب چالو مال کم ہو اور ذخیرہ شدہ مال زیادہ ہو تو دونوں کے لیے وہی حکم ہوگا جو پہلے ذکر کیا ہے۔ یعنی چالو مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کے لیے اس کے فروخت ہونے کی قیمت کے وصول ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر چالو مال زیادہ ہوتا ہے اور اس کے زیادہ ہونے کی وجہ سے

سارے مال کو چالو قرار دے کر سارے مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ مال کی مالیت قائم کرنے کے لیے ایک ہی شخص کافی ہے اس کے لیے متعدد افراد کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ شہادت سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حکم ہے جس کے لیے حاکم کا متعدد ہونا شرط نہیں ہے۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے: کسی شخص کو مال پر اس کے عمل کے ذریعے یعنی خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو اگر کسی ذاتی عمل کے نتیجے میں وہ مال حاصل نہیں ہوا جیسے وراثت میں مل گیا ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: مال کا مالک ہونے کے وقت اس نے تجارت کی نیت کی ہو یعنی اس مال کے ذریعے کمائی کرنا مقصود ہونا چاہیے اور یہ بات ضروری ہے اس کی نیت پورے سال تک برقرار رہے اگر کوئی شخص کسی مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدتا ہے اور پھر اس کے بعد اس مال کے ذریعے تجارت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اب اس مال و تجارت کا مال قرار نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اگر وہ مال زیور ہو جسے ذاتی طور پر پہننے کے ارادے سے خریدا گیا ہو اور پھر بعد میں پہننے کی بجائے اس سے تجارت کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو اب اس ارادے کے ساتھ ہی وہ تجارت کا مال تصور کیا جائے گا۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تجارت کے مال کی مالیت سال گزرنے کے بعد لگائی جائے گی اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے حساب سے لگاتے وقت دونوں میں سے اس کو ترجیح دی جائے گی جس صورت میں غریب کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہو۔

اس کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہے وہ قیمت شہر میں موجود رائج رقم کے مطابق لگائی جائے۔

مال کی قیمت کو سونے اور چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچ جانا چاہیے یا دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور مال کی قیمت لگاتے وقت اس بات کا بھی خیال نہ رکھا جائے کہ کس قسم کی نقدی سے اور کتنی مقدار کے عوض میں اس مال کو خریدا گیا تھا یعنی اگر مال کی قیمت لگانے کے وقت وہ قیمت خرید سے کم ہو رہا ہو یا زیادہ ہو رہا ہو تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑے گا اس وقت جب سال گزرنے کے بعد اس کی مالیت معلوم کی جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص سائمہ جانوروں کی تجارت کرتا ہے اور وہ جانوروں کے حساب سے نصاب کا مالک بن جاتا ہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جاتا ہے تو یہاں سوم اور تجارت کی نیت دونوں باتیں پائی جا رہی ہیں اس پر مال تجارت کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سائمہ جانور کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نصف سال تک تجارتی سائمہ جانوروں کا مالک رہتا ہے پھر تجارت کا ارادہ ترک کر لیتا ہے تو اب جانوروں کے طور پر ان کی ادائیگی کا وقت اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ ارادہ ترک کیا گیا تھا۔ لہذا ان جانوروں کی زکوٰۃ تجارت ترک کرنے کی نیت کے بعد پورا آید سال گزرنے کے بعد سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے طور پر دی جائے گی۔

اگر کوئی شخص تجارتی غرض سے زمین خرید کر اس پر زراعت کر لیتا ہے اور اسکی قیمت نصاب تک پہنچ جاتی ہے یا تجارت

کے لیے خریدی ہوئی زمین پر تجارتی بیج بودیتا ہے تو ان سب کی قیمت کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ کو ادا کیا جائے گا اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیمت نصاب کے برابر ہونی چاہیے۔

1995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ اتُّوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَيْلِي وَلَا أَفَعَلَهُ حَتَّى اسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا حَسَنٌ. وَسَكَتَ عَلِيُّ فَقَالَ أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا حَسَنِ فَقَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً رَابِعَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ. قَالَ فَآخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُمْ جَرِييْنِ مِنْ بُرِّ كُلِّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُ عَشْرَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْبَرَادِينِ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَقَدْ رَأَيْتَهَا جَزِيَّةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَانَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا. قَالَ الشَّيْخُ الْمُقْرِفُ مِنَ الْخَيْلِ دُونَ الْجَوَادِ.

☆☆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ زمین اور کچھ غلام ملے ہیں، ہم چاہتے ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو عمل نہیں کیا، میں بھی وہ اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اس بارے میں مشورہ نہ لوں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا، تو ان سب نے اسے ٹھیک قرار دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کیوں نہیں کر رہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: ان حضرات نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا ٹیکس نہ ہو جو آپ کے بعد بھی انہیں ادا کرنا پڑے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کی طرف سے 10 درہم وصول کیے اور انہیں گندم کے دو جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ گھوڑے کی طرف سے 10 درہم وصول کیے۔ اور اسے جو کے دس جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ عام گھوڑے کی طرف سے 8 درہم وصول کیے اور اسے 8 جریب جو ماہانہ خوراک کی ادائیگی لازم قرار دی۔ خچر کی طرف سے 5 درہم وصول کیے اور اسے 5 جریب جو ماہانہ خوراک کے طور پر دینا لازم قرار دیا۔

ابو اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حجاج کے زمانے میں ہم سے یہ وصول کر لی جاتی تھی مگر ہمارے حصے کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ شیخ (امام دارقطنی) فرماتے ہیں: ”مقرف“ وہ گھوڑا ہوتا ہے جو تیز رفتار گھوڑے سے کم رفتار ہی چلتا ہے۔

۱- اللہ علی المداہب الاربعہ از شیخ عبدالرحمن الجزیری کتاب الزکوٰۃ باب زکاۃ عروض التجارة 975/1

۱۹۹۵- احمد جہ احمد (۱۶/۱) عن ابن مسعود عن سفیان عن ابی اسحاق جہ- و اخرجہ ابن خزیعہ (۲۹۰) و العاکم (۱/۱) و البیہقی

(۱۸/۴) عن طریق محمد بن النسی عن ابن مسعود حدیثنا سفیان عن ابی اسحاق جہ- و اخرجہ زہیر عن ابی اسحاق جہ ایضاً- اخرجہ

احمد (۲۱۸)- و اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاۃ (۶۸۸۷) عن معمر عن ابی اسحق جہ دون ذکر حارثہ بن مضرب-

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معلى بن حسن بن طالب بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ شونیزی، سمع محمد بن عبد اللہ مخزومی، روى عنه ابو بھفص بن زیات۔
قال ابو قاسم ابندونی: لا باس به۔ وقال احمد بن شاذان: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد
(۳۱۰/۳)۔

○ حارث بن مضرب۔ بتشدید راء مکسورة قبلها معجمة۔ عبدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غلط من نقل عن ابن مدینی انه ترکہ۔ اخرجہ لہ بخاری فی ادب مفرد و اصحاب
سنن۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۰۷۰)۔

1996 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ
فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالَ خَيْلٍ وَرَقِيقًا نَحِبُ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطُهُورٌ فَقَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ
فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيهِمْ عَلِيٌُّّ فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً يُؤْخَذُونَ
بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً.

☆☆ حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال حاصل ہوئے ہیں جو گھوڑے ہیں اور غلام ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے بھی ہم سے
زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو کام نہیں کیا میں
وہ کروں گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے یہ مشورہ لیا ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ قرار نہ دیا جائے جو آپ کے بعد بھی ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

1997 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَفْوُكُمْ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ
وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمَائَتَيْنِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی
زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے اور دوسو (درہم) سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1998 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۹۹۶- اخرجہ احمد (۱/۲۱۶) و ابن خزیمہ (۲۲۹۰) و المعاکم (۱/۶۰۰) و البیہقی (۱۱۸/۴) من حدیث ابن مسدد: به۔ و ابو اسحاق کان قد

اختلط لكن سفيان سمع منه قبل اختلاطه۔ تنظر ترجمة ابي اسحاق من تهذيب الكمال (۲۴/۱۰۲-۱۱۳)۔

۱۹۹۷- سبب تخریجہ: مع الکلام علی اسنادہ۔

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ

لازم نہیں ہوگی، البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

1999- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمِي أَخْبَرَنِي

مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام میں کوئی صدقہ ادا کرنا لازم نہیں

ہوگا، البتہ صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عراق بن مالک غفاری، کنانی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہد خلافت میں ہوا۔ اخرج له جماعة ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(ت ۴۵۸۱)۔

2000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کے گھوڑے اور اس کے غلام میں کسی قسم

کے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بن سعد، ابو جعفر مصری، روی عن ابن ابی مریم۔ قال ابن ابی حاتم: سمعت منه بمصر،

لم يحدث عنه لما تكلموا فيه۔ وقال ابن عدی: له مناكير ويكتب حديثه، وهو كثير حديث عن حفاظ بحديث مصر۔ جرح وتعدیل

(۷۵/۲)، وكامل لابن عدی (۱۹۸/۱)۔

۱۹۹۸- اخرجہ البيهقي في السنن (۱۱۷/۱) كتاب الزكاة من طريق المصنف به۔ و اخرجہ الطبراني في الأوسط (۶۶۶/۲) ط: الطمان

صديقت يزيد بن مولى الرملي۔ باسناده۔ وقال: (لم يرو هذا الحديث عن عبد الله بن عمر الا ابن ابى نائفة نفي به يزيد بن

سباني من طريق عراق بن مالك في الذي يليه۔

۱۹۹۹- اخرجہ مسلم في الزكاة (۶۷۶/۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه (۹۸۲) و احمد (۱۴۰/۲) و ابن خزيمة (۲۲۸۹)

البيهقي (۱۶۰/۱) من طريق عبد الله بن وهب به۔ و انظر الحديث التالي۔

۲۰۰۰- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۶۰/۱) كتاب الزكاة: باب اخراج زكاة الفطر عن نفسه و غيره من طريق المصنف به۔ و اخرجہ

خزيمة في صحيحه (۲۲۸۸) عن محمد بن رسول بن عسكر: حدثنا ابن ابى مرجم باسناده۔ و انظر التالي۔

2001- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ لَمْرَأٍ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي فَرْسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي وَلَدَيْهِ.

قال أسامة بن زيد وحدثنا سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة عن النبي (صلى الله عليه وسلم) مثله. ☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص کے گھوڑے اور اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2002- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دَاوُدَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَرْوَانَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ إِلَى بَنِيهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُنَا بِرَقِيقِ الرَّجُلِ أَوْ الْمَرْأَةِ الَّذِينَ هُمْ تِلَادٌ لَهُ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيدُ بَيْعَهُمْ فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِي يُعَدُّ لِلْبَيْعِ.

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ (تحریر کیا):

”اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے یہ سمرہ بن جندب کی جانب سے ان کے بیٹوں کے لیے ہے تم سب کو سلام ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے غلاموں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا وہ غلام جو آدمی کے کام کاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں آدمی نے انہیں فروخت نہیں کرنا ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا ہم ان میں سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ

۲۰۰۱- اخرجہ احمد (۲۷۹۰۲/۲۳۲۰۱۷۷) و ابو داود في الزكاة (۲/۲۵۲۰۲۵۲) باب: صدقة الرقيق (۱۵۹۵) والنسائي في الزكاة (۵/۳۵/۵) باب: زكاة الخيل من حديث مكحول - و اخرجہ سليمان بن يسار عن عراك بن مالك - اخرجہ مالك في الموطأ (۱/۲۷۷/۱) و عبد الرزاق (۱/۶۸۷۸) و احمد (۲/۲۴۲/۲) و ابن ابي شيبة في الزكاة (۲/۱۵۱/۲) و البخاري في الزكاة (۱۲۶۴) باب: ليس على المسلم في فرسه صدقة و مسلم في الزكاة (۲/۹۸۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه و ابو داود في الزكاة (۱۵۹۵) باب: صدقة الرقيق و الترمذي في الزكاة (۱/۶۲۸) باب: ما جاء ليس في الخيل و الرقيق صدقة و النسائي في الزكاة (۵/۳۵/۵) باب: زكاة الخيل و ابن ماجه في الزكاة (۱/۱۸۱۲) باب: صدقة الخيل و الرقيق - و اخرجہ هينم بن عراك عن ابيه - اخرجہ البخاري في الزكاة (۱/۱۲۶۳) و مسلم في الزكاة (۲/۹۸۲) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۹/۲) و البيهقي في الزكاة (۱/۱۱۷/۴) باب: لا صدقة في الخيل -

۲۰۰۲- اخرجہ ابو داود في سننه (۲/۹۵/۲) كتاب الزكاة باب المروض اذا كانت للتجارة لعل فيها من زكاة الحدیث (۱/۱۵۶۲): حدثنا محمد بن داود بن سفيان قال: حدثنا يحيى بن هسان قال: حدثنا سليمان بن موسى ابو داود قال: حدثنا جعفر بن سعد - قال الذهبي في (الميزان) (۱/۴۰۷/۱) (۱۵۰۴): (جعفر بن سعد بن سمره عن ابيه و عنه سليمان بن موسى وغيره - له حديث في الزكاة عن ابن عم له - ردد ابن هزم فقال: لها مجرولان - قلت: ابن عمه هو حبيب بن سليمان بن سمره يعرج حاله عن ابيه - قال ابن القطان: ما من لولد من يعرف حاله وقد جرد المحسنون في رسم جرد لهم - وهو اسناد بروي به جملة احاديث قد ذكر البزار منها نحو المائة - و قال عبد الصم اللذوي: حبيب ضعيف و ليس جعفر من يعتمد عليه - قال الذهبي: (و بكل حال لنا اسناد مظلم لا ينرض بحكمه) - اه -

جس غلام کو فروخت کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ ہم ادا کریں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن حسن بن داود بن محمد بن عبید اللہ، ابوقاسم قزاز، مع ابا مسلم کجی، روى عنه دارقطنی و ابو حفص بن شامہ قال خطیب: سالت برقانی عن حبیب قزاز؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ مستوزا۔ بغداد (۲۵۳/۸)۔

○ مروان بن جعفر بن سعد بن سمرۃ، روى صحیفۃ سمرۃ و روى عن ابی بکر بن عیاش، روى عنه ابو حاتم و ابو زرعة، امام ابو فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ صالح حدیث۔ جرح و تعدیل (۲۷۶/۸) و ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۹۶/۶)۔

○ محمد بن ابراہیم بن خبیب، قال ابن ابی حاتم: روى عن جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جنذب، روى عنه مروان بن جعفر سعد بن سمرۃ رسالۃ سمرۃ، سمعت ابی یقول ذلک۔ جرح و تعدیل (۱۸۶/۷) و انظر تاریخ کبیر للبخاری (۲۶/۱)۔

○ جعفر بن سعد بن سمرۃ، عن ابیہ، و عن سلیمان بن موسیٰ و غیرہ، قال حافظ بن حجر عسقلانی: یہ راوی (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۹۳۹)۔

○ خبیب - ابن سلیمان بن سمرۃ بن جنذب ابوسلیمان کوفی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذہبی: تکھل حالہ عن ابیہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۱۰) ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۵/۲)۔

○ سلیمان بن سمرۃ بن جنذب فزاری، قال فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ابو داود۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۵۸۳)۔

19- باب فِي قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ وَخَرَصِ الثَّمَارِ

باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا

2003- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّقَّاشِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۰۰۳- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۲۶۱) عن أحمد بن رشدين حدثنا يحيى بن سليمان الجعفي باسناد - وقال: (لم يرو هذا الحديث)

منصور بن المفضل الا صالح بن موسى - ا - وقال السجستاني في (مجمع الزوائد) (۷۰/۲): (أخرجه الطبرانی في الأوسط) وفيه صالح

موسى الطلمی و هو ضعيف - ا - كذا في المجمع و الصواب (صالح بن موسى) - قلت وقد اعاد الطبرانی في الأوسط (۲۶۱) عن

محمد بن قيس السجستاني عن عبد الله بن عمر بن ابيان عن صالح بن موسى الطلمی به - و اعاد قوله السابق لنا ايضا -

صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَةً الْأُوقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا. فَذَلِكَ ثَمَانُونَ وَارْبَعُمِائَةً وَجَرَتِ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَجَرَتِ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ الْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةَ صَاعٍ بِهَذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السَّنَةُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوسَى الطَّلِحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے مہر کے بارے میں یہ سنت مقرر کی تھی کہ وہ بارہ اوقیہ ہونا چاہیے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو یہ کل چار سو اسی درہم ہو جائیں گے اور اللہ کے نبی نے یہ حد بھی مقرر کی ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا اور وضو دو رطل پانی کے ذریعہ ہوگا ایک صاع میں آٹھ رطل آتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت بھی قائم کی ہے زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے یعنی گندم، جو، کیشش، کھجور جب یہ پانچ وسق ہو جائیں ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہوں گے جو اس صاع کے حساب سے ہوں گے جو سنت سے متعلق ہیں۔

اس روایت کو منصور کے حوالے سے صرف صالح بن موسیٰ نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے۔

2004 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبِ الْبَنْدَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السَّنَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةَ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالتَّرْبِيبِ وَلَيْسَ فِيمَا أَنْبَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت مقرر کی ہے پانچ وسق سے کم اناج پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہو جائیں گے جو گندم، جو، کھجور، انگور کے ہوں گے زمین سے جو بھریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خداش ابو بکر بندار، سمع احمد بن علی بر بھاری، محمد بن اسحاق انصاری، وعلی بن احمد بن نصر، وغیرہم۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے

۲۰۰۵ - وقد تفرده به صالح. كما ذكر الطبراني في الأوسط. وسبق ذكر كلامه في الرواية السابقة - و صالح: هو ابن موسى بن اسحاق بن طلحة بن عبيد الله الطلمي الكوفي - قال ابن معين: (ليس بثقة) وقال في موضع آخر: (لا يكتب حديثه) وفي ثالث: (ليس بشيء) - وقال ابو حاتم: (منكر الحديث جدا) كثير المناكير عن الثقات) وقال: (ليس بعجيب حديثه) - اله - ينظر: تاريخ الدوري (۲/۲۶۶) - وقال البخاري: (منكر الحديث عن سرجيل بن ابني صالح) - اله - وتركه النسائي وغيره ولم ير ضه احمد و ضعفه غير واحد وقال ابن هبان: (بروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الثقات حتى يشهد المستمع لها انها مموولة او مفلوحة - لا يجوز الاحتجاج به) - اله - ينظر في ترجمته: السجروعي لابن هبان (۱/۳۶۹) و تهذيب الكمال (۱۳/۹۵-۹۸) و تهذيب التهذيب (۶/۶۰۶) و ديوان الضعفاء (۱۹۲۵) و تقريب التهذيب (۱/۳۶۲) -

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

2005- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

الشَّيرَازِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ صَلَاقٌ
وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ. وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ اوقیہ سے

(چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں

ہوتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید، ابواسود انصاری حطمی، حدث عن بشر بن

فاف، و محمد بن سعد عوفی، و جعفر بن محمد بن ابی عبد اللہ شیرازی، و غیر ہم۔ روى عنه ابو الحسن جراحی، و ابو الحسن دارقطنی و غیرہما۔

خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۵۳/۱۰)۔

2006- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نَافِعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا كَانَ بَعْدَ

أَوْ سَيْلًا أَوْ عَشْرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشْرَةٍ وَاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو (زمین) بعل، بعل

عربی ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ (ترجمہ کرنا ہے)

2005- اخرجہ مالک فی الموطا فی الزکاة (۱/۲۴۱-۲۴۵) باب: ما تجب فیہ الزکاة عن عمرو بن یحییٰ بن عمارة المازنی عن ابيه به۔

طریق مالک اخرجہ الشافعی فی الزکاة کما فی ترتیب المسند (۱/۲۳۱-۲۳۲) باب: فیما تجب اخذه من رب المال من الزکاة و ما لا تجب

ان یؤخذ و البخاری فی الزکاة (۲/۳۱۰) باب: زکاة الوری (۱۱۴۷) و ابو داود فی الزکاة (۲/۲۰۸) باب: ما تجب فیہ الزکاة (۱۵۵۸) و

خزینة (۲/۲۲۶) و الطحاوی فی المعانی (۲/۲۵) و اخرجہ شعبہ عن عمرو بن یحییٰ به۔ اخرجہ احمد (۲/۱۱۵-۱۱۶) و ابن

سفیان عن عمرو بن یحییٰ به۔ اخرجہ الشافعی فی الزکاة (۱/۲۳۱-۲۳۲) و عبد الرزاق (۲/۷۲۲) و احمد (۲/۶۷) و مسلم فی الزکاة

(۲/۶۷۴) حدیث: (۱۹۷۹) و النسائی فی الزکاة (۵/۱۷) باب: زکاة اللابل و البسرفی فی الزکاة (۶/۱۲۱) باب: النصاب فی زکاة التملک

اخرجہ محمد بن یحییٰ بن حبان عن یحییٰ بن عمارة به۔ اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۲/۷۲۵) و مسلم فی اول الزکاة (۱/۹۷۹) و الشافعی

فی الزکاة (۵/۲۷) باب: زکاة الرطل و احمد فی مسنده (۱/۹۷۹)۔

2006- اخرجہ ابن حبان فی الزکاة (۸/۸۱) باب: ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان لهذا الخبر نفع به یونس عن الزهري (۲/۲۲۸۶)

حدیث ابراهیم بن المنذر المزنی: حدیثنا عبد اللہ بن نافع به۔ و فی اسناده: عاصم بن عمرو و لعمرو عاصم بن عمرو بن حفص بن

بن عمر بن الخطاب العمري البستي ضعفه احمد و ابن معين۔ فی روایة ابو حاتم و غیرہم۔ و قال ابن معین فی روایة: لیس بکافی
و ترکہ النسائی فی روایة و قال فی اخرى: لیس بثقة۔ و قال البخاری و غیرہ: منکر الحدیث۔ بنظر فی ترجمته: المجرورین لاجل

۱۲۷/۲ و تہذیب الکمال للذہبی (۱۲/۵۱۷-۵۱۹)۔

2007 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ وَمَا كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆ ☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آسمان (یعنی بارش) نہر اور چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں اور جو زمین عشری (یعنی قدرتی طریقے سے سیراب ہوتی ہو) اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے عشر (یعنی پیداوار کے دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے اور جسے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر (یعنی بیسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے۔

2008 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتْ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆ ☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بعل (پانی کے قریب موجود درخت کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے اور جسے مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2009 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ الْبَعْلُ الَّذِي بَلَغَتْ أُصُولُهُ لَمَاءً .

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ربیع یہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے روایت میں استعمال ہونے والا لفظ "البعل" سے مراد یہ ہے: جس کی جڑیں پانی تک پہنچتی ہوں۔

2010 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

۲۰۰۷ - اخرجہ البخاری فی الزکاة (۲/۲۶۷) باب: العشر فیما یسقی من ماء السماء و بالماء (۱۶۸۴) و ابو داود فی الزکاة (۲/۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶) و الترمذی فی الزکاة (۲/۷۵) باب: ما جاء فی فی الصدقة فیما یسقی بالانهار و غیر لها (۱۶۳۵) و النسائی فی الزکاة (۵/۱۱) باب: ما یوجب العشر و ما یوجب نصف العشر و ابن ماجہ فی الزکاة (۱/۵۸۱) باب: صدقة الزروع و النمار (۱۸۱۷) و الطحاوی فی الزکاة (۲/۲۶) باب: زکاة ما یرج من الارض و البیہقی فی الزکاة (۴/۱۳۰) باب: قد صدقة فیما اخرجت الارض کلہم من طریق ابن ولعب بہ۔

۲۰۰۸ - اخرجہ الطحاوی فی الزکاة (۲/۲۶) باب: زکاة ما یرج من الارض من طریق ابن لریبہ عن یزید بن ابی حبیب بہ۔ و ابن لریبہ تقدم بیان ضعفہ لکن سبق فی الروایة السابقة من وجه آخر فی الصحیح۔

۲۰۰۹ - اخرجہ البیہقی فی (المعرفة) فی الزکاة (۲/۲۸۶) باب: قد صدقة فیما اخرجت الارض (ط: اللتب العملية) من طریق السمرقندی بہ و قال البیہقی لئناک: (و فیما بلغنی عن الزعفرانی عن الشافعی انه قال: البعل: العشری۔ و النضج: الدلو تسقی بہ اللیل و المرہال۔ و قال غیر الشافعی فی العشری: انه الذي یسقی بماء السماء۔ و قال بعضہم فی البعل مثله۔ و قال آخرون مثل ما اخرجہ الربیع و علیہ الربیع انه بما روینا فی حدیث ابن عمر: فانه فصل بینہما)۔ الہ۔ و لوفی الامم (۲/۱۴۷)۔

۲۰۱۰ - اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۴/۱۳۵-۱۳۶) باب: ما تسقی السماء (۷۲۳۵) و من طریقہ اخرجہ الدارقطنی (لما۔ و الرشاء: الحبل و جعل الدلو و نحوہا: لکننا فی (الوسط) (رشاء)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس زمین کو بارش نہریا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں عشر کی ادائیگی لازمی ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سے (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2011- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَعَاوِرٍ وَهَمْدَانَ إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الْعَقَارِ عُشْرُ مَا نَالَتِ الْعَيْنُ وَسَقَتِ السَّمَاءُ وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث عبد کلال اور یمن میں رہنے والے ان کے دیگر ساتھیوں کو یہ خط میں لکھا تھا جن کا تعلق معافر اور ہمدان سے تھا: اہل زمین (پیداوار) کی زکوٰۃ لازم ہوگی جو چشمے کے ذریعے اور آسمانی پانی کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں سے دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور ڈول (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب ہونے والی زمین (کی پیداوار میں سے) بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2012- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو نہریا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور زمین کو سانیہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2013- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

۲۰۱۱- اخرجہ ابن ابی نبیة فی الزکاة (۱۱۵/۲) باب: ما قالوا فیہم یسقی بیعا و بالمدالی عن محمد بن بکر بہ۔ و اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۲۰/۴) من وجہ آخر عن محمد بن بکر بہ۔ و اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۱۲۵/۴-۱۳۶) باب: ما نسقی السماء (۱۲۲۹) جریج بہ۔

۲۰۱۲- اخرجہ مسلم فی الزکاة (۶۷۵/۲) باب: ما فیہ العشر او نصف العشر (۹۸۱) و النسائی فی الزکاة (۶۴۰/۵) باب: ما فیہ العشر و ما یوجب نصف العشر و البیہقی فی الزکاة (۱۲۰/۴) باب: قد صدقت فیما اخرجت الارض من طریق ابن وهب بہ۔

۲۰۱۳- اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۳۶/۴) باب: ما یحرم علی صاحب المال من ان یعطی الصدقة من ثمر ماله من حدیث علی بن

الفرزدق ثنا سعید بن سلیمان بہ۔ و قال: (و كذلك اخرجہ محمد بن ابی حفصہ عن الزهري) قلت: رواية محمد بن ابی حفصہ عن

بہ۔ اخرجہ ابی داؤد فی الزکاة (۱۶۰۷) و ابن خزيمة فی صحیحہ (۲۲۱۲) کلاهما عن محمد بن یحیی عن سعید بن سلیمان بہ۔ و

الطبرانی فی الکبیر (۵۵۶۷) (۹۲/۶) من حدیث سعید بن سلیمان و جعفر بن محمد بن جعفر المدائنی کلاهما عن عباد بن العوام

أَعْوَامَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هَذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشَّيْصَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ جَاءَ بِهِذَا - وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ فَتَزَلَّتْ تَيْمَمُوا النَّخِيبَ مِنْهُ تَنْفِقُونَ) قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَعْرُورِ وَلَوْ أَنَّ الْحَبِيبَ تَوَخَّذَ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ. وَقَالَ يُوسُفُ إِلَّا نَسْبُوهُ .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں حکم دیا تو ایک کچی کھجوریں لے آیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جو شخص جو بھی چیز لے کر آتا تھا وہ چیز اسی شخص کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اس میں سے گھنیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے زکوٰۃ میں جعرور اور لون الحسب کو وصول کیا جائے۔ امام زہری بیان کرتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی دو مخصوص قسم کی کھجوریں ہیں۔ روایت میں یوسف نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2014 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ إِدَاهِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجَعْرُورِ أَنَّ الْحَبِيبَ (وَلَا تَيْمَمُوا النَّخِيبَ مِنْهُ تَنْفِقُونَ) . وَقَالَ يُوسُفُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ مَن كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ . وَصَلَّهُ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں (زکوٰۃ کے طور پر لے کرنے) سے منع کیا ہے: جعرور اور لون الحسب۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض لوگ جان بوجھ کر اپنے خراب پھل لے کر زکوٰۃ میں ادا کرتے تھے تو انہیں اس دو طرح کی

المخرج البیهقی فی الزکوة (۱۳۶/۴): باب ما بحرہ علی صاحب المال من ان یعطی الصدقة من ثمر مالہ والطبرانی فی الکبیر (۱۵۵) من حدیث ابی الولید الطیالسی بہ۔ وقال البیهقی: (اسندہ ابو الولید وارسلہ مسلم بن ابراہیم و محمد بن کثیر عن سلیمان کثیر)۔

کھجوروں کی ادائیگی سے منع کیا گیا، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
 ”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، بعض نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2016- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتِمُّونَ شَرَّ ثَمَارِهِمْ فَيَخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَكَانَ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض لوگ اپنے پھلوں میں سے خراب پھل زکوٰۃ میں ادا کر دیتے تھے تو اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں زکوٰۃ کے طور پر لینے یا ادا کرنے سے منع کر دیا، پھر اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر برقی بغدادی حنفی عابد، سمع ابان نعیم، و قعنبی، و محمد بن کثیر، وعدة۔ وحدث عنه ابو محمد بن صالح ابن مخلد، و اسماعیل صفار و جماعة غیر ہم۔ قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مہجاً حجتہ، یدکر بالصحة وعبادة۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ تاریخ بغداد (۶۱/۵) و سیر اعلام النبلاء (۳۰۷/۱۳)۔

○ عبد جلیل بن حمید کھمی، ابو مالک مصری، لا باس بہ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۷۷۰)۔

2017- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حَمِيدٍ الْيَحْضَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلِ حَنِيفٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) قَالَ هُوَ الْجَعْفَرُودُ وَلَوْ أَنَّ ابْنَ حَبِيْبٍ رَسُوْلُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَهُمَا فِي الصَّدَقَةِ .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۲۰۱۶- هكذا قال مسلم و ابن کثیر عن سليمان و ابن الوليد الطيالسي عن سليمان به-

۲۰۱۷- أخرجه النسائي في الزكاة (۱۲/۵) باب قوله عز وجل: (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) والطبراني في المعجم (۶۸)

ابن جرير الطبري في تفسيره (۵۶۱/۵) رقم (۶۱۲) من حديث ابن وهب به-

”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد جعرور اور لون بن جبیق ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ میں انہیں وصول کرنے سے نکار

کر دیا تھا۔

2018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ

سَيْدٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرُصَ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ

زَبِيًّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاتُ النَّخْلِ تَمْرًا

خَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَادَ فِي الْإِسْنَادِ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ .

☆☆ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا، میں ثقیف قبیلے کے انگور کے

درختوں کا اندازہ لگاؤں کہ ان کے درختوں پر کتنا پھل لگا ہوا ہے، پھر ان کی زکوٰۃ انگوروں کی شکل میں ادا کر دی جائے گی، بس

طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ سَيْدٍ .

قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ

مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ سَيْدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخْرُصِ

النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيًّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاتُ النَّخْلِ تَمْرًا .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا

2018- لَمْ يَكُنْ إِخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَتَابِ بْنِ سَيْدٍ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَتَفَهُ بِعُقُوبِ بْنِ

تَيْبَةَ وَابْنَ سَعْدٍ - وَذَكَرَهُ ابْنُ هِبَانَ فِي النَّفَاتِ لَكِنْ جَرَّهَ ابْنُ مَعِينٍ - وَقَالَ أَبُو هَانِمٍ: سَبَّحَ مَضْطَرِبَ الْعَدِيَّةِ - وَقَالَ الْبُخْتَرِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِي

عَشْرَةَ - يَنْظُرُ: تَرْبِيبَ التَّمْرِ بِبَابِ (۲۲۰/۶) - قَالَ ابْنُ هَجَرَ فِي (التَّلْخِصِ) (۱۸۷/۲): (وَمَدَّاهُ عَلِيُّ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ

مَخْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ: لَمْ يَسْمَعْ - وَقَالَ الْبُخْتَرِيُّ: انْفِطَاعَهُ ظَاهِرٌ: لِأَنَّ مَوْلِدَ سَعِيدِ بْنِ خَلِيفَةَ عَمْرٍو وَوَاتَّ عَتَابِ بْنِ مَخْرَمَةَ

لِابْنِ بَكْرِ سَبَّهَ إِلَى ذَلِكَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ - وَقَالَ ابْنُ الْمُسْكَنِ: لَمْ يَرَوْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِ غَيْرِ هَذَا - (۱) - وَتَنَاوَى بَقِيَّةَ

الْعِلْمِ عَلَى الْعَدِيَّةِ فِي الرِّوَايَاتِ اللَّاتِيَةِ عَقِبَ هَذِهِ الرِّوَايَةِ -

2019- لَمْ يَكُنْ إِخْرَجَهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَتَابِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَتَابِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَتَابِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ

عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ مَعَاذَ مَسْرُومِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ وَهِيَ الرِّوَايَةُ السَّابِقَةُ وَمُسْرُومِ ابْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِيَ الرِّوَايَةُ اللَّاتِيَةُ عَقِبَ هَذِهِ - وَتَابِعَ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ التَّمَارِيُّ وَتَنَاوَى رِوَايَتَهُ لَعْنَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ - لَكِنْ

إِخْرَجَهُ سِوَاؤُهُ - وَعَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ (الْمِسُورِ بْنِ

مَخْرَمَةَ) وَتَفَرَّدَ بِهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَالْوَاقِدِيُّ مَشْرُوكٌ عَلَى كُلِّ هَالٍ كَمَا سَبَقَ - وَلا تَصِحُّ لَعْنَةُ الزِّيَادَةُ: لِأَنَّ مَوْلِدَ مَسْرُومِ: ضَعْفُهُ الْوَاقِدِيُّ وَتَفَرَّدَ

بِهَا لَعْنَةُ سَائِرِ رِوَايَةِ الْعَدِيَّةِ وَمَسْرُومِ مَخَالَفَتَهُ لِرِوَايَةِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّابِقَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِإِسْنَادِهِ دُونَ ذِكْرِ

الْمِسُورِ أَفِي إِسْنَادِهِ وَقَدْ صَوَّبَ أَبُو هَانِمٍ وَأَمْرُورَةُ الْأَسْمَالِيُّ فِي هَذَا الْعَدِيَّةِ كَمَا سَبَقَ -

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يُخْرُصُ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ. ☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو ان لوگوں کے پاس بھیجتے تھے جو ان کی انگوروں اور پھلوں کی پیداوار کا اندازہ لگاتا تھا (اور اسی حساب سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی)۔

2024 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّفْرِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيًّا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ.

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبدالرحمن مسیبی، من ولد مسیب بن عابد مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۶۰)۔

2025 - قُرِءَ عَلَيَّ ابْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ آفَاءَ اللَّهِ خَيْرَ عَلَى رَسُولِهِ فَأَقْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِينَ أَلْفًا وَسَقِي مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلِي . قَالُوا بِهِذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَدْ أَخَذْنَاهَا . قَالُوا فَاخْرُجُوا عَنَّا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو مالِ فئی کے طور پر عطاء کیا تو ان کے رسول نے ان (یہودیوں) کو وہیں رہنے دیا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہاں کی پیداوار ان یہودیوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان (برابر کی بنیاد پر تقسیم ہوگی) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے وہاں کی پیداوار کا عمل

۲۰۲۴ - اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲-۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱۶۰۴) عن محمد بن اسحاق السببي به -

۲۰۲۵ - اخرجه البيهقي في سننه (۱۲۲/۴) كتاب الزكاة: باب خرص التمر اخبرنا ابو بكر بن الصلت: اننا ابو محمد بن

الاصمعياني: اننا ابو يعلى ثنا ابو خيثمة فذكر الحديث مواخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۲۱۷/۱) في الزكاة من حديث

ابراهيم بن طهمان به - واخرجه ابن ابي شيبة (۱۹/۶) في الزكاة عن محمد بن بكر و عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۶/۴) باب: العنب

(۷۲۰۵) كلالهنا - محمد بن بكر و عبد الرزاق - عن ابن جرير: اخبرني ابو الزبير بشعره مضمرا -

کیا اور پھر فرمایا: اے یہودیو! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو، تم نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو قتل کیا، تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی، لیکن تمہارے بارے میں میری ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرے گی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں، میں نے یہ اندازہ لگایا ہے، یہ کھجور کی پیداوار بیس ہزار وسق ہے، اگر تم چاہو تو اس سب سے تمہیں مل جائے گا اور اگر تم نہیں مانتے تو میں اتنا وصول کروں گا، تو انہوں نے کہا: اسی (انصاف اور عدل پروری) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں، ہم اس حساب سے وصولی کر لیتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اتنی پیداوار مجھے نکال کر دو (یعنی ادائیگی کر دو)۔

2026 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيًّا كَمَا خُرِصَ التَّمْرُ .

حضرت عتاب بن اُسَید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا سب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

اوپر احادیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صقر بن نصر بن موسیٰ ابو عباس سکری، سمع ابراہیم بن منذر حزامی، روى عنه جعفر خلدی و ابو حفص زیات۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ و امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۹/۲۸۲)۔

2027 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَانَ خَيْرٍ - قَالَتْ - وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَهُودِ فَيُخْرِصُ لِنُخْلٍ حِينَ تَطِيبُ أَوَّلُ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهَا بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهَا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ وَإِنَّمَا كَانَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْخَرْصِ لِكُنِّي تَخْصِي الزَّكَاةَ قَبْلَ أَنْ

۲۰۲۶- اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۲/۲-۱۱۳) باب: فی خرص العنب (۱۶۰۶) عن محمد بن اسماعیل المسیبی بہ۔
 ۲۰۲۷- اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۱۲۹/۴) باب: متى يخرص او اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۲/۲) باب: متى يخرص التمر (۱۶۰۶) عن عيسى بن معين ثنا هجاج عن ابن جريج قال: اخبرنا عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة به - قال ابن حجر في (التلخيص) (۱۸۲/۲): (ولنا به مهذبة الواسطة) وقد اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهري ولم يذكر واسطة ولم يدر من قال - وذكر الدارقطني الاختلاف فيه فقال في اخرجہ صالح بن ابي الاظهر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة و ارسله معمر و مالك و عقيل لم يذكر و ابا هريرة - و اخرجہ ابو داود في طريقه ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرا يقول: خرصها ابن رواحة اربعين الف و سوا - ال - قلت: و اخرجہ عبد الرزاق في الزکاة (۱۲۳/۴) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب فذكره مطولا من مراسيل ابن شهاب الزهري -

تُوَكَّلَ الثَّمَارُ وَتُفَرَّقَ. رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَرْسَلَهُ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلًا.

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ خیبر کے بارے میں ذکر کر رہی تھیں انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجا جب پھل تیار ہو گیا تو انہوں نے کھجوروں کے درختوں کی پیداوار کا اندازہ لگایا پھر انہوں نے یہودیوں کو اختیار دیا کہ وہ اس اندازے کے حساب سے وصولی کر لیں یا اس اندازے کے حساب سے انہیں ادائیگی کر دیں نبی اکرم ﷺ نے اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا تا کہ زکوٰۃ کی گنتی پھل کے تیار ہونے سے پہلے کر لی جائے اور اسے الگ کر دیا جائے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام مالک نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2028 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ

مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2029 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ خَارِصًا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا حَثْمَةَ قَدْ زَادَ عَلَيَّ فِي الْخَرْصِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ يَزْعُمُ أَنَّكَ زِدْتَ عَلَيْهِ فِي الْخَرْصِ . فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ لَهُ قَدْرَ خُرْفَةِ أَهْلِهِ وَمَا يُطْعِمُ الْمَسَاكِينَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ زَادَكَ ابْنُ عَمِّكَ وَأَنْصَفَ .

☆ ☆ حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اندازہ لگانے کے لیے بھیجا ایک شخص نے

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابو حثمہ نے اندازہ لگاتے ہوئے ہماری طرف زیادہ ادائیگی

۲۰۲۸ - اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۲/۲) باب: منی یخرص التمر (۱۶۰۶) عن یحییٰ ابن معین: باسناده -

۲۰۲۹ - اخرجہ البخاری فی (التاریخ الکبیر) (۹۷/۴) (۲۰۹۱) فی ترجمہ (سول ابن ابی حثمة الانصاری المدني العدمی) عن ابراهیم بن

السنندنا محمد بن صدقة - به - و اخرجہ الطبرانی فی (الوسط) (۹۱۵۰/۱) (ط: الحرصین) عن سعید بن مسعود: ثنا ابراهیم بن المنذر

محمد بن صدقة - به - وقال الطبرانی: (لا یروی لهذا الحدیث عن سول بن ابی حثمة الا بهذا الاسناد تفرد به: ابراهیم بن المنذر

الربع) - و بهذا اللفظ اخرجہ تلمیذ عن حذیب بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن مسعود قال: جاءنا سول بن ابی حثمة الی مجلسنا قال

امرنا رسول الله - فذكره - اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۲/۲) باب: فی الخرص (۱۶۰۵) و الترمذی فی الزکاة (۲۵/۲) باب: ما جاء فی

الخرص (۶۶۲) و النسائی فی الزکاة (۱۲/۵) باب: کم یشرك الغارص او ابن خزيمة فی صحیحہ (۲۲۱۹) (۲۲۲۰) و العاکم فی المستدرک

(۱۰۲/۱) و صحیحہ من حدیثہ تمہہ - به -

لازم کر دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تمہارے چچا زاد کا یہ کہنا ہے تم نے اندازہ لگانے میں اس پر زیادہ ادائیگی لازم کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے اتنی کھجوریں زیادہ چھوڑی ہیں یہ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکے اور مسکینوں کو بھی کھلا سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے چچا زاد نے تمہیں زیادہ چھوٹ دی ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شیبہ، ابوسعید ربیع، قال ذہبی: اخباری علامۃ، لکنہ واہ۔ قال ابواحمد حاکم: ذاہب حدیث یروی عن اصحاب مالک۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یقلب اخبار ویسرقہا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۱۸/۳) و معنی (۳۲۲/۱)۔

20- باب الْحَتِّ عَلَىٰ إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا.

باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ

2030 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَيْسَ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتَقِي النَّسْمَةَ وَفَكَ الرِّقْبَةَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسْمَةِ أَنْ تُفْرَدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَ الرِّقْبَةَ أَنْ تُعَيَّنَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی کریں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کلام مختصر کرو تو مانگنے سے گریز کرو، غلام کو آزاد کرو، گردن کو چھڑا دو (غلام یا کنیز کو آزاد کر دو) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اسے آزاد کر دو اور گردن کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے: تم اس کی قیمت کی ادائیگی میں اس کی مدد کرو، زیادہ دودھ دینے والی (اونٹنی یا بکری کو) کسی معاوضے کے بغیر دے دو اور زیادتی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ تعلق برقرار رکھو، اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کہو۔

۲۰۳۰- اضرجه احمد في مسنده (۲۹۹/۴) والطبائسي في (المسند) (۷۲۹) و العاظم في المسند (۲۱۷/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۷۲/۱۰) من حديث عيسى بن عبد الرحمن به- و قال البيهقي في (مجمع الروايات) (۲۴۰/۴) بعد عزود للاحمد: (ورجاله ثقات)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عوصبہ ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قتل بالزاویۃ مع ابن اشعث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۹۹۷)۔

2031- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَهُ عَنْ

هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَوْ قَالَ جَاءَ نَبِيُّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

☆☆ ابو احمد زبیری کہتے ہیں: سفیان ثوری تشریف لائے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا

میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔ سفیان ثوری میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

2032- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ

عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِدَا وَزَادَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمَانَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی

نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو۔

2033- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا

الْقَاضِي أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغَوِيِّ

وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُحْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِي عَنْ

أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَأْتِي

قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ

اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ

صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَدُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ

دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ . وَقَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا:

۲۰۳۳- ولقد أوردت هذه الزيادة المذكورة وردت - أيضاً في رواية أبي أحمد الزبيري وبمضي بن آدم: كذا لصاحبه عن عيسى بن عبد الرحمن به

عند أحمد في (المسند) (۲۹۹/۴) -

۲۰۳۳- أخرجه البخاري في الزكاة (۲۶۱/۲) باب: وجوب الزكاة (۱۳۹۵) و مسلم في الايمان (۵۰/۱) باب: الدعاء الى الشهادة

شرايع الاسلام (۱۹) و ابو داود في الزكاة (۱۰۷/۲) باب في زكاة السائمة (۱۵۸۶) و الترمذي في الزكاة (۶۹/۲) باب: ما جاء في كراهية

أخذ هيار المال في الصدقة (۶۲۱) و النسائي في الزكاة (۵/۲) باب: وجوب الزكاة و ابن ماجه في الزكاة (۵۶۸/۱) باب فرض الزكاة

(۱۷۸۲) كسوم من هديت زكريا بن اسحاق به -

ان لوگوں کے پاس جا رہے جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو لوگوں کے اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے (اور اللہ تعالیٰ کے درمیان) کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن صفی، (اور ایک قول کے مطابق) یحییٰ بن محمد، (اور ایک قول کے مطابق): یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۹)۔

2034 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ غَنِيَّتِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِذَلِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں جب وہ اس بات کو جان لیں گے تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں اور تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کی زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو تم ان سے وصول کر لینا اور لوگوں کے (خاص طور پر) اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا۔

2035 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ وُسْ بِنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ

۲۰۳۵ - أخرجه البخاري في الزكاة (١٤٥٨) باب: لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة و مسلم في اليمان (١٩) باب: الدعاء الى السماوات والارض والاسلام والطبراني في الكبير (١٢٢٠٧) من طريق اسماعيل بن امية به -
 ۲۰۳۵ - أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٣٧٩) قال: حدثنا محمد بن بشر قال: حدثنا عمر بن علي بن عطاء بن مضمم المصرمي به -
 أخرجه الترمذي في سننه (٤٠/٣) كتاب الزكاة باب ما جاء ان الصدقة تؤخذ من الاغنياء فنرد في الفقراء (٦٤٩) وابن خزيمة في صحيحه رقم (٢٣٦٢) من طريق هفص بن غياث عن اشعث عن عون بن ابي جهمفة به - وقال الترمذي: (حديث حسن) - ال - ومدار
 لنا الحديث على اشعث بن سوار قال العافظ في التفسير (٥٢٨): (ضعيف) - والحديث اوردده الفسافي في تخرجه الاحاديث الضعيف
 من سنن الدارقطني رقم (٤٨٣) وقال: (اشعث لهذا ليس بالقوي) - ال -

سَوَّارٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانِنَا فَقَسَمَهَا فِي فَقْرَائِنَا وَأَمَرَنِي بِقُلُوصٍ.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص بھیجا، اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور پھر ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کی، اس نے مجھے ایک قلووس دینے کی ہدایت کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدوس بن بشر بن شعیب، ابو محمد۔ رازی اصل، امام دارقطنی فرماتے ہیں: اباس بہ من اهل ری، حدث ببغداد قبل ستین، یعتبر بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۱۶)۔

2036 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِينَا سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانِنَا فَرَدَّهَا فِي فَقْرَائِنَا وَكُنْتُ غَلَامًا يَتِيمًا لَا مَالَ لِي فَأَعْطَانِي قُلُوصًا.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا اہل کار ہماری طرف بھیجا، اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے غریب لوگوں کو دے دی، میں اس وقت یتیم (یا نابالغ) لڑکا تھا، میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک قلووس دی۔

2037 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ إِلَّا لِيَدِي قَرَابَةٍ مَوْقُوفَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل نہیں کیا جائے گا، البتہ قرابتی رشتہ داروں کو دینے کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

2038 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِنِيِّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمِي جَيْشًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَإِنَّا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ.

۲۰۳۶ - فی اسنادہ ابو خالد الاسمر؛ قال العاصم؛ قال النفریب (۲۵۶۲)؛ (صمدی بظنی) لکن تاجہ عمر بن علی بن عطاء و حفص بن غوث لکن فی الاسناد ائمت بن سوار و هو ضعیف۔
۲۰۳۷ - المرحه البیہقی فی السنن الکبری (۱۰/۷) کتاب الصدقات، باب من قال؛ لا یخرج صدقة قوم من قوم من طریق الدارقطنی
قال البیہقی؛ (موقوف و فی اسنادہ ضعیف) - ال- و الاثر اوردہ الفسافی فی (تخریج الاحادیث الضعاف) رقم (۱۸۸) و قال؛ (بدرک مصعب من رولک و الحدیث موقوف) - ال-

وَكَتَبْتُ إِلَى قَوْمِي فَجَاءَ إِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَخَا صُدَاءِ الْمُطَاعِ فِي قَوْمِهِ قَالَ قُلْتُ بَلْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ. قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ فِي الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى جَزَاهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتَكَ.

☆☆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت میری قوم کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے والے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے لشکر کو روک لیں، میں آپ ﷺ کو ضمانت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں گے اور فرماں برداری بھی کریں گے، میں اپنی قوم کو خط لکھتا ہوں وہ لوگ اسلام قبول کرتے ہوئے اور فرماں برداری کرتے ہوئے آجائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! جس کی قوم اس کی بات مانتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر احسان کیا ہے، انہیں ہدایت نصیب کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے زکوٰۃ کی رقم مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے بارے میں کسی بھی نبی یا کسی بھی دوسرے شخص کے فیصلے سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ شخص اس زکوٰۃ کو آٹھ اجزاء میں تقسیم نہ کر دے، اگر تم ان اجزاء کے اہل ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن حارث صدائی۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۳)۔

2039- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اتُّوا عُمَرَ فَقَالُوا إِنَّا أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخَيْلًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهِ زَكَاةٌ وَطَهْرٌ. فَقَالَ

۲۰۲۸- اخرجہ ابو داؤد فی الزکاة (۱۲۰/۲-۱۲۱) باب: من یعطی من الصدقة! و هذا الفیء الحدیث (۱۶۲۰) و البیہقی فی سنہ (۱۷۶/۴) من حدیث عبد الرحمن بن زیاد..... بہ۔ و عبد الرحمن بن زیاد: هو ابن انعم الافرقی ترک یحیی و عبد الرحمن التحدیث عنه: و ضعفه قشام بن زیاد: هو ابن انعم الافرقی ترک یحیی و عبد الرحمن التحدیث عنه: و ضعفه قشام بن عمرو و احمد و ابن معین و ابو حاتم و ابو ندرعة و غیر قشام و قال ابن عدی: عامة حدیثه لا یشایع علیہ و وثقه احمد بن صالح - ينظر: ترمذیہ الترمذیہ (۱۷۲/۶-۱۷۶)۔

۲۰۲۹- اخرجہ احمد فی مسنده (۱۴/۱) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب - قال ابن كثير في (مسند الفلوري) (۲۴۸/۱)؛ (فرونا اسنادہ جيد قوي) - الا- و اخرجہ عبد الرزاق في الزکاة (۲۵/۴) باب: الضيل (۶۸۸۷) عن معمر عن ابي اسحاق قال: اتى اهل الشام عمر..... فذكرة بنحوه و لم يذكر في اسناده: حارثة بن مضرب - وقد اخرجہ البيهقي في الكبرى (۱۱۸/۴) من طريق ابن مهدي به كما ساقه الامام احمد رحمه الله۔

مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ فَاَفْعَلُهُ . قَالَ اِسْحَاقُ مَا فَعَلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَاَفْعَلُهُ . فَاَسْتَشَارَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَنْ اسْتَشَارَ عَلَا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ . قَالَ اِسْحَاقُ اِنْ لَمْ يَكُنْ مُرْتَبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ
فَوَضَعَ عَلَيَّ كُلَّ فَرَسٍ دِينَارًا .

☆☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے زکوٰۃ
کریں تاکہ یہ پاک ہو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں آقاؤں نے جو کیا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔
اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں مجھ سے پہلے نے جو کیا ہے میں بھی ویسا ہی کروں گا۔
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا جن لوگوں سے مشورہ کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل
تھے انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ نہ بنایا جائے جو آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔
اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اسے اس ترتیب کے ساتھ نہ رکھا جائے کہ آپ کے بعد والا بھی اسے
وصول کرے (تو یہ ٹھیک ہے)۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار کی ادائیگی لازمی قرار دی۔

.....

جزیہ کے احکام

جزیہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: عرب میں بسنے والے مشرکین سے صرف اسلام یا تلوار (یعنی جنگ) قبول
جائیں گے۔ عرب میں بسنے والے اہل کتاب اور عجم میں بسنے والے تمام کفار سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے جیسا کہ شیخ ابن القاسم نے اس کو ذکر کیا ہے ان سب لوگوں سے
وصول کیا جائے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا ہوازن قبیلے کے لوگوں کو قیدی بنایا گیا تھا لیکن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جزیہ صرف اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا خواہ وہ عرب ہوں یا عجمی ہوں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے
حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ بنو عامر بن
کلیف بھی تھے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا وہ وہاں سے جزیہ
آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں وہ لوگ بکثرت شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے سامنے آگئے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ بات سن لی ہے ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے دنیا کو تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا، جس طرح یہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ جس طرح وہ لوگ راغب ہو گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ سب لوگ مجوسی تھے (یعنی بحرین کے رہنے والے لوگ مجوسی تھے) اس کی دلیل یہ ہے: قیس بن مسلم نے حسن بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھا، آپ ﷺ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا، ان کی اس بات کو قبول کیا گیا تھا جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا، ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا، ان (مجوسیوں) کے ذبیحے کو نہیں کھایا جاسکتا اور ان کی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنر) عدی بن رطات کو خط لکھا: اما بعد! تم حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کرو کہ ہم سے پہلے کے ائمہ نے ان مجوسیوں کے بارے میں کیا فتویٰ دیا ہے جو اس طرح کی عورتوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں جو مجوسیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا، تو انہوں نے اس بارے میں حسن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا تھا اور انہیں اپنی مجوسیت پر برقرار رہنے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت علماء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت یوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں ہے میں مجوسیوں کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کروں؟ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے آپ ﷺ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ ملنا کتاب کا سارو یہ اختیار کرو۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ”ہجر“ کے رہنے والے مجوسیوں سے ہتھیار وصول کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوڈان کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر

قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجوسی لوگوں سے اسے وصول کیا تھا۔

جہاں تک سفیان ثوری کے اس قول کا تعلق ہے، عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا (تو یہ بات غلط ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مطلق کو قیدی بنایا تھا اور انہیں غلام بنا لیا تھا، ان میں سیدہ جویریہ بنت حارثؓ بھی تھیں۔ اور شیبیب بن فزارہ بھی یہ ایک سریہ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔

امام شافعیؒ نے امام ابو یوسفؒ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، عربوں سے جزیہ وصول نہیں کیا جائے (امام طحاویؒ فرماتے ہیں: امام ابو یوسف کے حوالے سے یہ بات صرف امام شافعیؒ نے نقل کی ہے۔

جزیہ کی مقدار

ہمارے اصحاب اور حضرت حسن بن حی نے یہ بات بیان کی ہے (اس کی مقدار) بارہ (دینار یا درہم) چوبیس یا اڑتالیس (درہم یا دینار) ہوگی۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں: جن لوگوں کے ہاں سونے کا سکہ چلتا ہو، ان سے چار دینار لیے جائیں گے جن کے چاندی کا سکہ چلتا ہو، ان سے چالیس درہم لیے جائیں گے۔ اس بارے میں خوشحال شخص اور غریب برابر ہیں۔ کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: خوشحال شخص اور غریب شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی، میں ہر بالغ شخص سے ایک دینار وصول کروں یا اس کے کستوری وصول کر لوں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عمرؓ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے، انہوں نے عثمان بن عفانؓ پر بھیجا تو انہوں نے سوڈان کے رہنے والے لوگوں پر جزیہ مقرر کیا، جو (خوشحال شخص پر) اڑتالیس درہم (درمیانے درجے کے پر) چوبیس درہم اور (غریب لوگوں پر) بارہ درہم تھا۔

امام مالکؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمرؓ نے جن لوگوں کا سونے کے سکوں کا لین دین ان پر چار دینار کی ادائیگی اور جو لوگ چاندی کا لین دین کرتے ہوں ان پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی، اس کے ساتھ مسلمانوں کو خوراک فراہم کرنی تھی اور تین دن تک ان کی مہمان نوازی بھی کرنی تھی۔

یہاں یہ احتمال ہو سکتا ہے، یہ مہمان نوازی اور خوراک کی فراہمی اڑتالیس درہم پورے کرنے کے لیے ہو۔

امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے یہ بات بیان کی ہے، جزیہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے لیکن

یہ رائے اجماع کے خلاف ہے۔ کون لوگ جزیہ کے پابند ہیں؟!

۱ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اہل ذمہ پر جزیہ کی ادائیگی لازم قرار دینے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

عقل اور بلوغت کے اعتبار سے اہل ہونا، لہذا یہ بچوں اور پاگل لوگوں پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ لوگ قتال کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

(۱) مذکور ہونا، تو یہ خواتین پر لازم نہیں ہوگا کیونکہ خواتین بھی قتال کی اہل نہیں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جزیہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے دن پر (ایمان نہیں رکھتے)۔“

تو جنگ میں حصہ لینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قتال کو یعنی جنگ دونوں طرف سے پائی جا رہی ہو۔

(۲) صحت اور مال پر قدرت رکھنا، لہذا یہ ایسے بیمار شخص پر لازم نہیں ہوگا جو ایک سال سے بیمار ہو یا سال کے اکثر حصے میں بیمار رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے: اکثر پر کل کا حکم عائد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ ایسے کسی غریب شخص پر بھی لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان راہوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔

(۳) ان تمام چیزوں سے محفوظ ہونا جو آدمی کو بیکار کر دیتی ہیں جیسے کوئی ایسی بیمار جو بے کار کر دے، نابینا ہونا، عمر رسیدہ ہونا وغیرہ۔

(۴) آزاد ہونا، لہذا غلام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے جزیہ کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا، آزاد ہونا اور مذکور ہونا شرط ہے، لہذا کسی تو ن بچے، مجنون، لہجے، نابینے، مقروض اور عمر رسیدہ شخص پر یہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ دشمن کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے لیے کے طور پر واجب ہوا ہے اور یہ سب لوگ اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ایسے غریب شخص پر بھی جزیہ لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو یعنی کچھ کمانہ سکتا ہو، کیونکہ یہ بات اس کی قت سے باہر ہے۔ اسی طرح یہ ان راہوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔

جزیہ میں اصل یہ ہے: قتل کو ساقط کیا جائے۔ غرباء کی تمام اقسام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

شوافع اور حنابلہ نے تیسری اور چوتھی شرط کے بارے میں مختلف رائے دی ہے، ان کے نزدیک عذر کی وجہ سے جزیہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

2040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَسَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَرَقِيقٍ

لِقَدِّ الْأَسْلَامِي وَادَاتِهِ أَزْدًا كَثْرًا وَهَبَةً زَحِيلِي

فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خُذْ صَدَقَتَهَا . فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ قَبْلِي حَتَّى أَسْأَلَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی زکوٰۃ وصول کر لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم کے مطابق مجھ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا، میں اس بارے میں دریافت کروں گا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2041 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ - يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں کوئی حکم ذکر نہیں کیا وہ عافیت ہے، تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس کی عافیت کو قبول کرو اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے (یا بھولتا نہیں ہے)۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے“



۲۰۰۱ - اخرجہ العاکم فی التفسیر من السنن (۲۷۵/۲) من حدیث احمد بن حازم الطائری: ثنا ابو نعیم بإسناده - ومن طریقہ العاکم اخرجہ البیہقی فی سننہ (۱۲/۱۰) - وانظر التفسیر ابن کثیر (۲۶۵/۵) و السنن المشور للسیوطی (۲۷۹/۶) -

صدقہ فطر کے احکام

صدقہ فطر کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

ہر صاحب استطاعت آزاد مسلمان پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم اس سال دیا تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے اور یہ زکوٰۃ کے لازم ہونے سے پہلے کی بات ہے اس وقت جب نبی اکرم ﷺ عید الفطر سے پہلے خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کی ہدایت کی تھی۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد بن ثعلبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

اس کے مسائل اور اس کی مقدار کی تفصیل مختلف مسالک کے حوالے سے حاشیے میں درج ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر واجب ہے فرض نہیں ہے اس کے واجب ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں: مسلمان

ہونا، آزاد ہونا اور بنیادی ضروریات کے بعد نصاب کی مقدار کے مطابق اضافی مال کا مالک ہونا۔

صدقہ فطر کے لیے نصاب کی افزائش یا مخصوص عرصے تک اس کا باقی رہنا شرط نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی شخص جو صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد نصاب کا مالک رہتا ہے لیکن اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا وہ مال اس کے پاس باقی نہیں رہتا تو اب اسکے ذمے صدقہ فطر ساقط نہیں ہوگا اسکے برخلاف زکوٰۃ کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے لیے مخصوص عرصے تک باقی رہنا شرط ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہوتا اس لیے نابالغ بچے اور فاقہ العقل شخص کے مال میں سے بھی صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ولی نے اس صدقے کو ادا نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا اور ان کے بالغ ہو جانے

جنون سے افاقہ پا جانے کے بعد فقیروں کو صدقہ فطر دینا واجب ہوگا۔

صدقہ فطر عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد

درست ہے کیونکہ اسے پوری عمر میں ادا کیا جاسکتا ہے لہذا صدقہ فطر کو کسی وقت بھی ادا کیا جائے تو وہ ادا ہو جائے گا اسے فطر

نہیں کیا جائے گا۔

یہی حکم تمام ایسے واجبات کا ہے جن میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے تاہم مستحب یہ ہے: عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ

ادا کر دیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس دن (یعنی عید کے دن) انہیں (یعنی غریب لوگوں کو) مانگنے سے بے نیاز کر دو۔“

صدقہ فطر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے زیر کفالت بچوں کی طرف سے اپنے خادم کی طرف سے اپنے ایسے بڑے

طرف سے جو مجنون ہو واجب ہے۔

اگر لڑکا عاقل ہو تو اس کی طرف سے ادائیگی باپ پر لازم نہیں ہوگی خواہ وہ لڑکا محتاج ہی کیوں نہ ہو البتہ باپ نفل کے طور پر یہ ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر پر یہ بات لازم نہیں ہے وہ اپنی بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے البتہ اگر وہ ثواب کے حصول کی نیت سے ایسا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ایسا کرے۔

صدقہ فطر میں چار چیزیں ادا کی جاسکتی ہیں: گندم، جو، کھجور اور مٹھی۔

2043- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مسلمان پر لازم ہے جو کھجور کا جو یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2044- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زُنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو خواہ وہ آزاد ہو یا غلام نابالغ ہو یا بالغ، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ زُنْجُوَيْهِ سِوَاءً . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ وَالْمُعَلَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقِدٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَرَوَى عَنْ ابْنِ شَوَّازٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ كَذَلِكَ .

☆ الفقہ علی المذہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمن الجزیری

2044- اوردہ الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۱/۲) عن الدارقطنی و ہمدہ و قال: (قال السیخ فی الامام: و فی اسنادہ بعض من ینسج الی تعرفہ مالہ - انسوی - و قنہ اللفاظ تمنع تاویل الفرض المذكور فی الصحیح بالفرض التفسیری و اللہ اعلم) - اہ -

2044- اخرجہ عبد الرزاق فی المعبین (۳/۳۱۲) باب: زکاة الفطر (۵۷۶۲) دن الثوری بہ -

2045- اخرجہ عبد الرزاق فی المعبین (۳/۳۱۲) باب: زکاة الفطر (۵۷۶۲) دن الثوری عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر و عن

ابن ابی لیلی عن نافع عن ابن عمر بہ - ولہ طرق عن نافع یاتی تخریجہا عقب لفظ الروایۃ ان شاء اللہ تعالیٰ -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں لفظ ”مسلمانوں“ کا اضافہ ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ شیخ عالم مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ابویعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن علی صنعانی دبری، راویہ عبد رزاق، یہ 195ھ میں پیدا ہوئے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مارایت فیہ خلافا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۳۱۶/۱۳)۔

2046 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرًّا أَوْ عَبْدًا رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو عورت ہو نابالغ ہو یا بالغ ہو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع رمضان کے بعد صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2047 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع دینا لازم قرار دیا ہے جو صدقہ فطر کے طور پر ہر غلام یا آزاد مذکر اور مؤنث ہر نابالغ اور بالغ مسلمان کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے لوگوں کے نماز عید پڑھنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2048 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ

۲۰۴۶ - اخرجہ احمد (۱۵۷/۲) و مسلم فی الزکاة (۶۷۷/۲) باب: الامر باخراج زکاة الفطر قبل الصلاة (۹۸۶) و ابن خزيمة فی صحیحہ (۲۴۲۱) و البيهقي فی الكبرى (۱۶۲/۴) من حديث ابن ابي فديك ... به - و اخرجہ البخاری فی الزکاة (۱۵۰۹) باب: الصدقة قبل العید مسلم فی الصحیح وضع السابق و ابو داود فی الزکاة (۲۶۱/۲) باب کم یودی فی صدقة الفطر (۱۶۱۱) و النسائي فی الزکاة (۲۵/۵) باب الوقت الذي ينصب ان يودی فيه صدقة الفطر و الترمذی فی الزکاة (۶۱/۲) باب: ما جاء فی تصدقوا قبل الصلاة (۶۷۷) و حديث الضحاک بن عثمان ... به -

۲۰۴۷ - اخرجہ البخاری فی الزکاة (۱۵۰۲) باب: فرض صدقة الفطر و ابو داود فی الزکاة (۱۱۵-۱۱۶/۲) باب: کم یودی فی صدقة الفطر (۱۶۱۲) و النسائي فی الزکاة (۴۸/۵) من حديث يحيى بن السكن ... به -

۲۰۴۸ - اخرجہ ابن حبان فی الزکاة (۹۶/۸-۹۷) باب: صدقة الفطر (۲۲۰۶) من حديث شريح بن بن زيد

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا آرطَاةُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر مسلمان خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام کی طرف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2049 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر فرض ہے جو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2050 - وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2051 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد یا نلام مذکر یا مؤنث مسلمان پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع بطور صدقہ فطر لازمی قرار دیا ہے۔

2052 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا

2049 - أخرجه الحاكم وصححه لكنه سقط من المستدرک بعدد في تلخيصه للذلمي (٤١٠/١) -
 2050 - أخرجه احمد في مسنده (١٠٢٠٦٦٠٦٣٠٥٥٠/٢) من طريق عن عبید الله بن عمر عن نافع به -
 2051 - اشهد ابو داود التي رواية عبد الله بن عمر عن نافع فعنه في الزكاة (١١٥/٢) باب: كم مودى في صدقة الفطر! عقب رقم (١٦١٢) - و
 أخرجه الحاكم في الزكاة (٤١٠/١) من حديث سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبید الله ابن عمر عن نافع به -
 2052 - أخرجه البيهقي في الكبرى (١٦١/٤) من هذا الوجه قال الزيلعي في (نصب الرابة) (٤١٣/٢): (وله مرسل: فان عبد عاى بن موسى: هو جعفر الصادق بن محمد بن علي ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم) - و جعفر لم يدرک الصحابة وقد أخرجه له الشبان - وقال ابن حبان في النقائ: يهتج بهديته - ما لم يكن من رواية اولاد عنه فان في حديث ولده منا كثر كثير ذ - ال -

إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنثَى مِمَّنْ تَمَوَّنُونَ .

☆☆ امام علی رضا رضی اللہ عنہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے آباء و اجداد (یعنی امام زین العابدین، امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے) یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے اور مذکر و مؤنث پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازمی قرار دی ہے۔ جو آپ کے زیر کفالت ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہاشمی، یلقب رضا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 20ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۸۳۸)۔

2053 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَبَيْضُ بْنُ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمَوَّنُونَ . رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَكَانَ بِقَوِيٍّ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

قاسم نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے یہ راوی قوی نہیں ہے اور درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

2054 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا مِّنْهُمْ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطَى صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ كَبِيرٍ وَصَغِيرِهِمْ عَمَّنْ يَعُولُ وَعَنْ رَقِيقِهِ وَعَنْ رَقِيقِ نِسَائِهِ .

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے جن میں چھوٹے بڑے سب شامل تھے وہ سب لوگ جو ان کے زیر کفالت تھے اپنے غلاموں اپنی بیویوں کے غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۰۵۴ - لکننا اوردہ الدار طبری لکننا بهذا اللفظ من حديث الضحاک و صوب و قفہ و من طریق اخرجه البيهقي في السنن (۲/۱۶) و نفس من لهذا الوجه فربما بلفظ آخر و يأتي عقبه مرفوعاً على ابن عمر بن عمرو ما لکننا -

2055 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فِجَاجِ مَكَّةَ إِلَّا أَنْ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا ہر مسلمان پر ہر مذکر و مؤنث آزاد و غلام چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مند ہوں گے اور اس کے علاوہ دیگر تمام قسم کے اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2056 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ صَارِحًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ إِلَّا أَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے مکہ کے نشیب میں بلند آواز میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا صدقہ فطر (کی ادائیگی لازم ہے)۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہر شہری اور دیہاتی پر لازم ہے۔

2057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا: ہر مسلمان پر (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2058 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا صَاحٍ أَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ.

۲۰۵۵ - اضرجه الترمذی فی الزکاة (۶۰/۲) باب: ما جاء فی صدقة الفطر (۶۷۴) عن عقبه بن مکرم البصری حدیثنا سالم بن نوح - بہ - و نقل الترمذی: (حدیث حسن غریب) - قال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۴۲۰/۲): (واعلم ابن الجوزی فی التخصیص بسالم بن نوح قال ابن سعید: لیس بنسب) و تحقیقه صاحب التنقیح فقال: (هو صدوق روی له مسلم فی صحیحہ - وقال ابو زرعة: صدوق ثقة و وثقه ابن عثمان - وقال النسائی: لیس بالقوی - وقال الدارقطنی: فیہ شیء - وقال ابن عدی: عنده غرائب و افراد و احادیثه مقاربة مختلفة) - ال -

۲۰۵۶ - اضرجه عبد الرزاق فی المعین (۲۲۱/۲) باب: وجوب زکاة الفطر (۵۸۰۰) وهو معقل: كما قال الزیلعی فی نصب الرایة (۴۲۱/۲) -

۲۰۵۷ - اضرجه البیہقی فی الکبری (۱۷۲/۴) من طریق عبد الوہاب بن عطاء و لم یسره لفظه - و عبد الوہاب بن عطاء قال البخاری: لیس بالقوی عندهم و تکریم فی غیره و مشاه جماعة و وثقه الدارقطنی - بنظر: ترمذی الترمذی (۶۰/۶-۶۰/۶) -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقہ فطر حق ہے اور ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث آزاد غلام شہری دیہاتی مسلمان پر اسے ادا کرنا لازم ہے جو گندم کے دو مُد ہوں گے اور جو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2059 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ السَّعْدِيِّ - وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سِوَاءَ وَزَادَ إِلَّا إِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا: وہ وادی مکہ کے ایک نشیب میں یہ اعلان کریں۔

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد درج ہیں: یاد رکھنا اولاد صاحب فراش کی ہوتی ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عباد سعیدی، مجھول، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ وقال ابو داود: لا اعرفہ، و حدیث منکر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔
"التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۷ھ)، "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۹۳/۷) و لسان (۳۳۵-۳۳۲/۶)۔

2060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ مُدَّيْنٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ الْحَرِّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سِوَاءٌ.

۲۰۵۸ - اخرجہ البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) قال الزيلعي في نصب الرابة (۴/۴۲۰): قال ابن الجوزي: و علي بن صالح ضعفه - صاحب التنقيح: لهذا خطأ منه: و لا نعلم امدا ضعفه لكنه غير مشهور الحال - قال ابن ابي حاتم: علي بن صالح روى عن ابن جريج صحاح عنه معتمر بن سليمان سالت ابي عنه! فقال: مجبول لا اعرفه - وذكر غير ابي حاتم انه مكى معروف و هو احد العباد و كنيته: الحسن بن عمرو بن عمرو بن دينار و عبد الله بن خنيس و يحيى بن جرجة و اللوزاعي و عبد الله بن عمرو و جماعة - و روى عنه معتمر بن سليمان و معتمر بن سليمان و بفيان الثوري - و روى له الترمذي في جامعه و ذكره ابن هبان في كتاب النقات و قال: يعرف - و توفي سنة احدى و خمسين و مائة - انشوي - و اخرجہ البيهقي كذلك عن المعتمر بن سليمان عن علي بن صالح قال: و اخرجہ سالم بن شعيب عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعا ثم قال: قال الترمذي: سالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث! فقال: ابن جريج لم يسمع من عمرو بن شعيب - انشوي كلامه -

۲۰۵۹ - اخرجہ الحاكم في الزكاة من السننك (۱/۱۱۰) و عنه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) من طريق داود بن شعيب - و صاحب اللسان و لم يخرجاه بهذه الالفاظ - ا - و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: بل خبر منكر جدا - قال المقبلي: يحيى بن عباد عن ابن جريج حديثه يدل على الكذب - وقال الدارقطني ضعيف -) ا - و قال البيهقي: (نورد به يحيى بن عباد عن ابن جريج و اخرجہ غيره عن ابن جريج عن عطاء من قوله في المدين -) ا - قال ابن الجوزي في التمهيد - كما في نصب الرابة (۲/۴۱۹) - (و قد ذكره المقبلي في يحيى لهذا و ضعفه و كذلك ضعفه الدارقطني قال اللوزي: منكر الحديث جدا عن ابن جريج - انشوي -) ا - اثار البيهقي الى هذه الرواية في كلامه السابق على الرواية الماضية و كانه مال الى ترجيح هذه الرواية - راجع: ما قبله -

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: گندم کے دو من ہوں گے اور کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا اس بارے میں آزاد اور غلام شخص کا حکم برابر ہے۔

2061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنِ حَفْصٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَطَّارَانِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ سُرْمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَتَّبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی دائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي التَّلْحِ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا بُدُّ الْحَمِيدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ نَاصِرٍ وَبَادٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحَرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہر شہری اور یہالی، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام شخص کو کھجور کا ایک صاع، جو کا ایک صاع یا گندم کے دو من بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2063- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الدِّيَابِيِّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ بُدْرِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحَرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کے دو من ہوں گے اور یہ ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

2064- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ

۲۰۶۱- عزاء الزبيني (۱۶۵/۲) للدارقطني تم قال: (وكثير لمزامج على تضعيفه، ولم يوافق الترمذي على تصحيح حديثه في موضع تضعيفه في آخره - قال احمد: ليس بشيء - وقال الشافعي - رحمه الله -: فهو ركن من اركان الكذب - وقال ابن معين: ليس حديثه بشيء - نقل النسائي والدارقطني: متروك) - ۱۰۱-

۲۰۶۲- أخرجه ابن الجوزي في التحفيس (۵۲/۲) من طريق الدارقطني به - والواقدي ضعيف بقت ترجمته -

۲۰۶۳- أخرجه ابن الجوزي في التحفيس (۵۲/۲) بإسناده المصنف به - وداود بن الزبير قان: تركه ابو زرعة او غيره - وقال ابن معين: ليس بشيء - وضعفه جماعة - وبقية: بسو الكلام حوله -

فَصَالَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ عَلَى الذَّكْرِ وَالْأَنْثَى وَالْحَرِّ وَالْعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر، مؤنث، آزاد و غلام پر رمضان کا صدقہ لازم قرار دیا ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا اناج کا ایک صاع ہو گا۔

2065 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُلُوبِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَضَّ عَلَى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ يَكْرُبُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا جو کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا ایک صاع ہو گا۔ اس روایت کا ایک راوی بکر بن اسود قوی نہیں ہے۔

2066 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ مَنْ أَدَّى بُرًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى شَعِيرًا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى زَبِيًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سُلْتًا قَبْلَ مِنْهُ - وَأَخْسَبُهُ قَالَ وَمَنْ أَدَّى دَقِيقًا قَبْلَ مِنْهُ - وَمَنْ أَدَّى سَوِيقًا قَبْلَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے ہم ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) اناج کا ایک صاع ادا کریں جو شخص گندم ادا کرے گا تو وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص جو ادا کرے تو وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص گندم ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گا اور جو شخص ستو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے۔

2067 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۶۵ - اعلمه ابن الجوزي في التعميق ببارك بن فضالة ونقل تضعيفه عن احمد و ابن معين و النسائي و تعقبه صاحب التنقيح بان

واحد من اللاتمة حسن امره و ذكر ما يوجد ذلك عن عفان بن مسلم و القطان و ابي زرعة الرازي - راجع (نصب الراية) (۲/۱۲۶) -

۲۰۶۵ - اخرج العاظم في الزكاة من المستدرک (۱/۱۰۱) من حديث بكر بن الاسود به - و صححه العاظم -

۲۰۶۶ - اخرج النسائي في الزكاة (۵/۵۱) باب: مكيلة زكاة الفطر عن علي بن ميمون عن مخلد عن قتاد بن دياب - و ذكره ابن ابي عمير

في عملة (۱/۲۱۶) (۲۲۷) من حديث نصر بن علي عن عبد الاعلى عن قتاد بن دياب - و قال اياه عنه فقال ابوہ: (حديث منكر) -

الزيتوني (۲/۱۲۵) عن صاحب التنقيح قوله: (رجالہ ثقات غير ان فيه انقطاعاً قال احمد و ابن السني و ابن معين البيهقي: صححه

سيرين لم يسمع من ابن عباس نبيا) - ال -

لِحُسَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى عَبْدٍ وَحُرٍّ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ .

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے مذکور موٹ غلام و آزاد پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا کشتش کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔

2068 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ . كَذَا أَلِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع، گندم کا ایک صاع، صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا مقرر کیا ہے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ ہر آزاد و غلام، مذکور و موٹ مسلمان پر لازم ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمن جمحی، من ولد عامر بن حذیم ابو عبد اللہ مدنی، قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۳۶۳)۔

2069 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُرْحَيْلِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ .

۲۰۶۷- بسوی لنا الحدیث قریباً و بسوی بیان ضعف کثیر بن عبد اللہ - و اسماء العینی ایضاً تکلّم فیہ البخاری و النسائی و اللذری و ابن معین: کما ذکر الزیلعی (۴۲۶/۲)۔

۲۰۶۸- اخرجه الماکم فی المستدرک (۱/۴۱۰) و البیہقی فی الکبری (۴/۱۶۶) من حدیث الجمعی: به - و صمعه الماکم - و قال البیہقی: (فلما قال سعید بن عبد الرحمن الجمعی - و ذکر البر فیہ لیس بمفروض) - قال الماکم: (و اشهر منه حدیث ابی معشر عن نافع الذی علمونا فیہ لکنی ترکته: لانه لیس من شرط لهذا کتاب - انصری) - و لهذا الذی اشار الیه الماکم اخرجه فی (علوم الحدیث) - کما فی نصاب الرایة (۲/۴۲۵) - من حدیث ابی معشر عن نافع... به - و ابو معشر: نجیح السندی کان یحیی للحدیث عنه و یضعفه و کان ابن موسی بحدیث عنه - و قال احمد: حدیثه مضطرب لا یقیم اللسان و لکن اکتب حدیثه: اعتر به - و ضعفه ابن معین و ابو داود و غیرهما - و قال البخاری: منکر الحدیث - ینظر: تہذیب التہذیب (۱۰/۴۱۹-۴۲۲)۔

۲۰۶۹- محمد بن جریر الصنعمانی: ضعفه الدارقطنی و ذکره ابن حبان فی (الثقات) و قال: مستقیم الحدیث - (لسان المیزان) (۱۹۹/۵)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں حضرت عمرو بن حزم کو حکم دیا تھا وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع وصول کریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مکی بن عبدان بن محمد بن بکر بن مسلم بن راشد ابو حاتم تميمی لیسابوری، مع احمد بن حفص بن عبید اللہ، و عبد اللہ بن ہاشم طوسی وغیرہما، وروی عنہ کافیہ اهل بلده، و قدم بغداد و حدث بها، وثقه خطیب فی تاریخہ، ولد سنة اثنتين واربعمين و مائتين، و توفي سنة خمس و عشرين و ثمانمائة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۱۱۹، ۱۲۰)۔

2070 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعَ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ يَصْفَحُ صَاعَ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم زیادہ ہو گئی تو انہوں نے گندم کا نصف صاع ان تمام چیزوں کی جگہ مقرر کر دیا۔

2071 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ حِزَامٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ - وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ فَقَالَ - لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مُدَّيْنٍ مِنْ قَمَحٍ قَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةٌ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ فطر ادا کروں گا جو میں زمانہ نبی اکرم ﷺ میں ادا کیا کرتا تھا وہ کھجور کا یا کھجور کا ایک صاع، گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے شخص نے ان سے کہا: یا گندم

۲۰۷۰ - اخرجہ ابو داؤد فی الزکاة (۱۱۵/۲) باب: کم یودی فی صدقۃ الفطر! (۱۶۱۶) عن الرشید بن خالد الجوزی عن حسین بن علی الجمہلی عن زائدة... بہ۔ و اخرجہ الدسائی فی الزکاة (۵۵/۵) باب: السلت عن موسی بن عبد الرحمن عن حسین عن زائدة... بہ۔ اعلہ ابن الجوزی فی التمهید بابن ابی رواد و قد سبقت ترجمته۔

۲۰۷۱ - اخرجہ البخاری فی الزکاة (۲۷۵/۲) باب: الصدقة قبل العيد (۱۵۱۰) و مسلم فی الزکاة (۲/۶۷۸) باب: زکاة الفطر علی المسلمین من التمر و الشعیر (۹۸۵) و ابو داؤد فی الزکاة (۱۱۵/۲-۱۱۶) باب: کم یودی فی صدقۃ الفطر! (۱۶۱۶) و الترمذی فی الزکاة (۵۵/۲) باب: ما جاء فی صدقۃ الفطر (۶۶۸) و انسائی فی الزکاة (۵۱/۵) باب: التمر فی زکاة الفطر و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۵/۶) باب: صدقۃ الفطر من طرق عن عیاض بن عبد اللہ بن ابی سعید... بہ۔

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ مَا أَخْرَجْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ مَعَنَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحَدًا لَا يَذْكُرُ فِي هَذَا الدَّقِيقِ. فَقَالَ بَلَى هُوَ فِيهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آٹے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2075 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَشْرَسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَزْهَرِ «الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُمْ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ صَاعٌ مِنْ أَقِطٍ صَاعٌ مِنْ دَقِيقٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں انہیں یہ فرمایا تھا: یہ کشمش کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا یا آٹے کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن اشرس، کان حافظا علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ النظر: تاریخ بغداد (۳/۳۲۷)۔

2076 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرِ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صُهَبَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. قَالَ وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْجَوُّ وَالْتَمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ.

☆☆ مالک بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر جو کھجور، پیڑ اور پیڑ ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، مٹھی اور پیڑ ہوتا تھا۔

2077 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۰۷۸ - اضرجه النسائي في الزكاة (۵۲/۵) باب: الدقيق من طريق سفیان به - و اضرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۶/۲) باب كم بودی صدقة الفطر (۱۶۱۸) - ومن طريق البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۱) عن مسدد عن يحيى القطان عن ابن عجلان به - و اضرجه ابو يعلى في مسنده (۱۲۲۷) عن ابي حنيفة عن يحيى بن سعيد القطان عن ابن عجلان به -

۲۰۷۵ - اوردہ الدارقطني لنا من وجه آخر عن ابن عيينة به -

۲۰۷۶ - ذكره الزيلعي (۱۲۶/۲) عن الدارقطني ووجه وقال: (عمر بن صهبان: قال احمد: ليس بشي - وقال ابن معين: لا يساوي فطره وقال النسائي والرازي والدارقطني: من روك ال -

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2078- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ذَكَرَ ثَعْلَبَةَ بْنَ صُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَذُوا صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ایک

صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم پر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

2079- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجُ الْأَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَذُوا عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيُرَدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ . قَالَ يَزِيدُ فَذَكَرْتُهُ لِحَرْبِيِّ بْنِ حَازِمٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّعْمَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر انسان کی طرف سے

گندم کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث خوشحال اور غریب کی طرف سے (صدقہ فطر) ادا کرو جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا (یعنی اس کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اسے ادا کر دے گا۔

۲۰۷۸- أخرجه أبو داود في الزكاة (۲۷۱/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) عن مسدد و سليمان بن داود العنكي قال: ثنا حماد بن زيد - به - وأخرجه أحمد (۵۲۲/۵) عن عفان عن حماد بن زيد - به - قلت: وأخرجه عبد الرزاق في العيينة (۳۸/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابن جرير عن ابن شهاب عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - نحوه - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (۵۲۲/۵) وأبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) - وقال الزيلعي في نصب الراية (۴/۲۰۷): (وهذا سند صحيح قوي) - أ - وقد أخرجه الزهري عن ثعلبة بن عبد الله - أو قال عبد الله بن ثعلبة - ابن صعيبر عن أبيه مرفوعاً - أخرجه عنه هكذا بكر بن وائل - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) والحاكم في المستدرک (۲/۲۷۹) - وأخرجه يحيى بن جريرة عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صعيبر عن النبي صلى الله عليه وسلم - وستأتي رواية ابن جريرة لقده لثنا - وابن جريرة ليس بالقوي: قاله الدارقطني - قال الحاكم (۳/۲۷۹): (وقد أخرجه أكثر أصحاب الزهري عنه عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لم يذكروا أباه) - أ - قال الدارقطني في (العلل) - كما في نصب الراية (۴/۲۰۷-۴۰۸) - (لثنا حديث مختلف في إسناده و متنه: أما بنده فأخرجه الزهري و اختلف عليه فيه: فأخرجه النعمان بن راشد عنه عن ثعلبة بن أبي صعيبر عن أبيه و أخرجه بكر بن وائل عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صعيبر و قيل: عن ابن عيينة عن الزهري عن ابن أبي صعيبر عن أبي لهريرة - وقيل: عن سليمان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي لهريرة - وقيل: عن عقيل و يونس عن الزهري عن سعيد مرسلاً - وأخرجه معمر عن الزهري عن الاعمش عن أبي لهريرة رضي الله عنه - وأما اختلاف متنه: ففي حديث سليمان بن حسين عن الزهري: (صاع من قمح) - وكذلك في حديث النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعيبر عن أبيه: (صاع من قمح عن كل إنسان) - وفي حديث الباقين: (نصف صاع من قمح) - قال: وأصحها عن الزهري عن سعيد بن المسيب مرسلاً - انتهى كلامه -) - وصحح أحمد - رحمه الله - لثنا عن الزهري مرسلاً: كما في نصب الراية (۴/۲۰۹) - وراجع نصب الراية أيضاً (۴/۴۰۸-۴۱۰) -

۲۰۷۹- راجع لهنه الرواية وما بعدهما الكلام على الرواية السابقة -

2080 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

حَرْبٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَعِيرٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آدُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ - أَوْ قَالَ بُرٍّ - عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ أَمَا غَنِيَّتُكُمْ فَيَزِيكِيهِ اللَّهُ وَأَمَا فَقِيرُكُمْ فَيُرِذُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ.

☆☆ ثعلبہ بن ابوصعیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم کا ایک صاع ادا کرو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے) ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام خوشحال اور غریب طرف سے ادا کرو جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا (یعنی ان کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے تو اس نے جو ادائیگی کی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا کر دے گا۔

2081 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَأَمَا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللَّهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دے گا۔“

2082 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صَعِيرٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آدُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى غَنِيَّتُكُمْ فَيَزِيكِيهِ اللَّهُ وَأَمَا فَقِيرُكُمْ فَيُرِذُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ.

☆☆ زہری ابن ابوصعیر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرو ہر شخص کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مذکر ہو یا مؤنث جہاں خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ عطا کر دے گا جو انہوں نے ادا کیا ہے۔

2083 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ

يَحْيَى عَنْ بَكْرِ الْكُوفِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيرٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۰۸۲ - اضرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) حدثنا مسدد - به -

۲۰۸۲ - اضرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) عن علي بن الحسن المدائني عن عبد الله بن مسعود - به -

عن مسعود - به -

2084- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ الْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

☆☆ زہری، عبد اللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا تو ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا یہ ہر ایک شخص کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ (راوی کو یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے)

2085- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً أَنَّهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ. ثُمَّ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ زُهْرِيِّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ فطر ادا کرنا ہر خوشحال اور غریب پر لازم ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔

2086- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَنبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرَجَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ أَوْ اثْنَيْنِ فَقَالَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُدَّانٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ سَانٍ أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر میں گندم کے دو مد ہر شخص کی طرف سے ادا کیے جائیں گے یا اس کے علاوہ اناج کی کسی قسم کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن جریر - لا یعرف، حدث عن زهري بحديث معروف قال ابن عدی: ار جوانه لا باس به۔ قلت: ما حدث عنه غیر بن جریر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۶۶/۷)۔

۲۸۱- اخرجہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۷/۲) باب: من روی نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) من حدیث لقمان بہ۔
۲۸۲- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۳۱۱/۲) رقم (۵۷۶۱) عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال: (زكاة الفطر على كل حر وعبد ذكر وانثى صغير وكبير غني وفقير - صاع من تمر او نصف صاع من قمح) - قال معمر: وبلغني ان الزهري كان يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم. ومن طريق عبد الرزاق اخرجہ البيهقي في السنن (۱۶۴/۷)۔
۲۸۳- ذكره الزيلعي (۱۶۰۷/۲) وقال: (ويهيى بن جريرة روى عنه ابن جرير - وقزعة ابن سويد: قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عنه! فقال: شيخ - وقال الدارقطني: ليس بالقوي) - اهـ۔

2087 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُولُ هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ.

☆ ☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا انہوں نے فرمایا: یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جوگا یا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا یا ماشی کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی، ابو عمیس - مصر - مسعودی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں "اتقرب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۲۶۴)۔

2088 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حَرْبٍ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ . كَذَا حَدَّثَنَا مَرْفُوعًا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ فرمایا ہے یہ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2089 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ بِهَذَا مَوْقُوفًا قَالَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہ درست ہے۔

2090 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

۲۰۸۷ - سافہ الدارقطنی لہنا من وجہین موقوفاً و سافہ من وجہ آخر مرفوعاً - قال الزیلعی (۱/۲۲۲): (والحارث معرو قال الدارقطنی الصحیح موقوف انہم اخرجہ عن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود عن ابی اسحاق بہ موقوفاً - و قال فی کتاب (العلل): لہذا حدیثہ بروایہ اسماء و اختلف علیہ: فاخرجہ ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی و قال فیہ: (نصف صاع من بر) ثم اختلف فاخرجہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن غیلان البزاز عن ابی بکر بن عیاش و لخص فی رفقہ وغیرہ بروایہ موقوفاً و اخرجہ ابو عبد اللہ عن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی و قال فیہ: (صاعاً من حنطة) و رفقہ ابی اسحاق و الصحیح موقوف - انتہی ۲۰۸۸ - راجع ما قبلہ - و الظاهر من کلام الزیلعی ان لہذا الروایة مرفوعة علی التي قبلها فی ترتیب سواہ الروایات عند الدارقطنی لہو الولی بسواہ الدارقطنی للروایات - ۲۰۸۹ - صواب الدارقطنی و فقہ لہنا و كذلك فی الملل كما سبق نقلہ -

عَفِيْرٌ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَدَقَّةِ الْفِطْرِ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَقِطٌ وَعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنِ .

☆☆ عِصْمَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَدَقَهُ فِطْرُكَ بَارِعٌ فِي مِثْلِ نَبِيِّكَ كَرِيمٍ كَمَا فِيهِ فِرْمَانُ نَقْلٍ كَرْتِي هِي:

اس میں گندم کے دو صاع ہوں گے یا جو کا ایک صاع ہو گا یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع ہو گا، جس شخص کے پاس پنیر موجود نہ ہو بلکہ دودھ ہو تو وہ دودھ کے صاع دیدے گا۔

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَكَاتُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ . قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر پر لازم ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا نصف صاع ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2092- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ زَكْرِيَّا الصَّرِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ سُلْتٍ . لَمْ يَرْفَعُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهَذِهِ الْأَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس یہ موجود ہو وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا آٹے کا ایک صاع یا مٹی کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کرے۔

یہ الفاظ سلمان بن ارقم نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۰۹۰- قال الزيلعي (۱/۲۲۲): (اعلم ابن الجوزي بالفضل بن مختار: قال ابو هانم: بعدت بالباطيل و هو مجبول) - ا-

۲۰۹۱- اخرجه عبد الرزاق في المعين (۲/۳۱۱) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۱) -

ومن طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۲/۲۷۷) و البيهقي في الكبرى (۱/۱۶۶) -

۲۰۹۲- اخرجه ابن الجوزي في التقيي (۲/۵۲) من طريق المصنف به - و سليمان بن ارقم متروك تقدمت ترجمته مرارا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابو حسن صوفی و معروف بالبغوی، روى عنه دارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۹/۴)۔

2093 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو۔ (یہاں یہ روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

2094 - حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَامِ الطَّوِيلِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . سَلَامُ الطَّوِيلِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسَيِّدْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث یہودی اور عیسائی (غلام) آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا راوی سلام طویل متروک الحدیث ہے۔

2095 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ

۲۰۹۲ - اخرجہ عبد الرزاق فی العیون (۲/۲۱۸) باب: زکاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابی جریج بہ - و من طریق عبد الرزاق اخرجہ احمد فی مسنده (۵/۱۲۲) و ابو داود فی الزکاة (۲/۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من فح (۱۶۲۱) و قال الزیلعی فی نصب الرایة (۲/۵۰۷): (ولقدنا

سند صحیح قوی)۔ ال۔

۲۰۹۴ - قال الزیلعی (۲/۱۱۲): (و من طریق دارقطنی اخرجہ ابن الجوزی فی (الموضوعات) و قال: زیادة اليهودی والنصرانی فی

موضوعة انفراد بها سلام الطویل و كانه تصدقا و اخلط فيه القول عن النسائي و ابن معين و ابن هبان - و قال في (التحقيق): قال ابن

معين: لا يكتف حديته و ضعفه ابن معين جدا - و قال النسائي: متروك الحديث - و قال ابن هبان: يروى عن الثقات الموضوعات: كانه

التمسك لهما - انتهى) - قلت: و روى عبد الرزاق في العیون (۲/۲۲۶) باب: من يلقى عليه الزکاة (۵۸۱۲) عن رجل من اسلم عن داود بن

المعین عن عكرمة عن ابن عباس قال: يخرج الرجل زکاة الفطر عن مكانه و عن كل مملوك له و ان كان يهوديا او نصرانيا - و في اسناده

ضعفه و اسوام -

وَعَبْدٌ صَغِيرٌ وَكَبِيرٌ ذَكَرٌ وَأَنْتَى كَافِرٌ وَمُسْلِمٌ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مَكَاتِبِهِ مِنْ غِلْمَانِهِ. عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کافر اور مسلمان کی طرف سے صدقہ ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دو مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی عثمان یہ وقاصی ہے اور یہ متروک ہے۔

2096- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الشُّورِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجْرُوسًا.

★★ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

2097- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكَّيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هَلِيلَجَ لَأَجَزَاكَ.

★★ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر تم صدقہ فطر میں ایلج ^{بلیج} (یہ ہندوستان کا مخصوص درخت ہے) ادا کرو تو یہ بھی جائز ہو گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزاد بن عبدالرحمن بن محمد بن یزاد، ابو محمد کاتب، مروزی اصل، سمع ابا سعید اشج و محمد بن ثنی عنزی۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۳۵۵، ۳۵۶)۔

2098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحِ الْخَيَّاطِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَعْطَيْتَ مَدَّةَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ هَذَا هُوَ

۲۰۹۸- اعلمه دارقطنی بالوقاصی قلت: و الحدیث اخرجہ البخاری فی الزکاة (۱۵۰۴) باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين و مسلم فی الزکاة (۹۸۴) باب: زکاة الفطر على المسلمين فی التمر و التمریر و غیرهما من طرق عن ابن عمر - رضي الله عنهما - ليس فيه ذكر الكافر مما يدل على نكاحهما - و اما اخراج ابن عمر للزکاة عن مكاتبه فروي عنه من غير وجه انه لم يكن يخرج عنهما الزکاة؛ فقال نافع: كان لابن عمر مكاتبان و كان لا يودي عنهما زکاة الفطر - اخرجہ عبد الرزاق فی المعیدين (۲/۲۲۲) باب: من يلقى عليه الزکاة (۵۸۵) عن معمر عن ابوب عن نافع به - و اخرجہ عبد الرزاق (۵۸۶) عن عبد الله بن عمر عن نافع - مثله - و اخرجہ ابن ابی نبيبة (۲۸/۴) عن صفص عن الضمك عن نافع به - و عن موسى بن عقبة عن نافع به - و من طريق موسى - ايضاً - اخرجہ البيهقي فی الكبرى (۱۶۱/۴)۔

۲۰۹۹- اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۲۲۴/۲) باب: من يلقى عليه الزکاة (۵۸۱) عن ثور بن يزيد به - و اخرجہ وكيع عن ثور به - اخرجہ ابن ابی نبيبة (۲۸/۴) - و اخرجہ ابن جرير عن عطاء بن وهب - اخرجہ عبد الرزاق (۵۸۴)۔

۲۰۹۷- هذا اشارة صحيح الي ابی حنيفة -

۲۰۹۸- اشارة صحيح موقوف -

قَالَ نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهَذَا الَّذِي يُتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قُلْتُ بِهَذَا تُعْطَى زَكَاةَ الْعُشُورِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ . قُلْتُ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ بِمُدِّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لِيُعْطِيَ بِهَذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدَ بَعْدَ مَا شَاءَ .

☆☆ بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کا مد (مخصوص پیمانہ) عطاء کریں، امام مالک نے وہ منگوا یا ایک غلام وہ لے کر آیا اور وہ اس نے انہیں دے دیا، میں نے امام مالک کو وہ دکھایا اور پوچھا: یہ وہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ نبی اکرم ﷺ کا مد ہے پھر انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کا وہ مخصوص پیمانہ نہیں ہے جو آپ ﷺ خود استعمال کرتے تھے بلکہ یہ اس کی پیائش کے مطابق پیمانہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ اپنی زکوٰۃ صدقات کفارہ جات وغیرہ اسی کے ذریعے ادا کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اسی کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں، میں نے کہا: ایک شخص صدقہ فطر دینا چاہتا ہے یا قسم کا کفارہ مد کے حساب سے دینا چاہتا ہے (جو اس سے بڑا ہوتا ہے تو کیا وہ ادا ہو جائے گا)؟ انہوں نے کہا: نہیں! اسے چاہیے کہ وہ اس مد کے حساب سے ادائیگی کرے پھر اس کے بعد جتنا مزید چاہے وہ دیدے۔

2099 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشَقْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ خُمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثَلَاثٌ بِالْعِرَاقِيِّ اللَّهُ حَزْرَتُهُ . قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ خَالَفَتْ شَيْخَ الْقَوْمِ . قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَضَى غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ مَا أَجْرَاهُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّتِكَ قَالَ إِسْحَاقُ فَاجْتَمَعَتْ أَصْعُ فَقَالَ مَالِكٌ مَا تَحْفَظُونَ فِي هَذِهِ فَقَالَ هَذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا آدَتْ بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ مَالِكٌ أَنَا حَزْرَتُ هَذِهِ

۲۰۹۹ - زکورد الزیلعی (۱/۲۸۸) ہم قال: (قال صاحب التنقیح): اسنادہ مظلم و بعض رجالہ غیر مشہور بن و المشہور ما اصرح البیرونی عن الحسن بن الولید القرظی و لوفیة قال: قدم علينا ابو يوسف - رحمه الله - من الحج فقال: اني ارید ان افتح علیکم من العلم الصنی ففحصت عنه فقدرت البریة فسالت عن الصاع فقالوا: لماعنا لرا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم - قلت لوفیة ما صحتکم فی ذلك فقالوا: نانبك بالحجة خدا فلما اصبت اناني نحو من خمسين شيئا من ابناء المهاجرين و الانصار مع كل واحد منهم الصاع نعم رداه كل رجل منهم بخبر عن ابيه و المل بينه: ان هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت فانا لوفیة قال: فعبرته فذا لوفیة خمسة ابطال و ثلث بنقصان بسبب فرايت امرأ قويا فتركت قول ابي حنيفة - رضي الله عنه - في الصاع و اضنه بقول المل السريفة: لصد لوفیة المشهور من قول ابي يوسف رحمه الله - و قد روي ان مالكا ناظره و اشتمل عليه بالصمان التي جاء بها اولئك الرهط فرجع ابو يوسف الى قوله (۱) - (۱) -

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلَاثًا قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحَدُكَ بِأَعَجَبٍ مِنْ هَذَا عَنْهُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَقَالَ هَذِهِ أَعْجَبُ مِنَ الْأَوْلَى يُخْطِئُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ مِنَ الْعَطِيَّةِ لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ هَكَذَا أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بَيْلِدِنَا .

☆☆ اسحاق بن سلمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! نبی اکرم ﷺ کے مخصوص صاع کا وزن کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عراقی رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ میں نے اسے ناپا ہے میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے اپنے زمانے کے بزرگ کے خلاف فتویٰ دیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابو حنیفہ! کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں: یہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک غصے میں آگئے اور بولے: اللہ تعالیٰ انہیں خراب کرے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے پھر انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب سے کہا: اے فلاں! تم اپنے جد امجد کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنے چچا کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنی دادی کا صاع لے کر آؤ۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہاں مختلف صاع اکٹھے ہو گئے امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اسے کس حساب سے محفوظ رکھتے ہو (یعنی اس کی نسبت کیا ہے)؟ تو ان صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

دوسرے صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

تیسرے نے کہا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس کو مایا تو یہ پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو ان کے (یعنی امام ابو حنیفہ کے) حوالے سے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر میں نصف صاع ادائیگی کی جائے گی اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک نے بتایا: یہ پہلے سے بھی زیادہ حیران کن بات ہے انہوں نے اسے ماپنے میں غلطی کی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے نہیں! ہر انسان کی طرف سے مکمل صاع ادا کیا جائے گا ہم نے اپنے شہر (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

2100- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرِّزَاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

۲۱۰۰- أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَعْبُورِ (۳/۳۱۵) بِأَبِي: زَكَاةُ الْفِطْرِ (۵۷۷۲) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِ وَمِنْ طَرَفِهِ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ لَنَا- قُلْتُ: لَمَّا لِي نَحْوَهُ مِنْ هَدِيثِ جَابِرٍ مَرْفُوعًا أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ (۷/۷۶۶) ط: (المرمیں) من هَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ غُورِكَ بْنِ الْمَكْرَمِيِّ: أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا نَحْوَهُ- قَالَ الرَّبِيعِيُّ فِي (المجمع) (۸۱/۲): (وفيه الليث بن همام وهو ضعيف)۔

صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان چھوٹے بڑے آزاد غلام پر لازم ہوگی جو گندم کے دو منڈ ہوں گے یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2101- وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

قَالَ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ گندم کے دو منڈ ہوں گے یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2102- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَلِيٌّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعٍ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا خرچ جس حساب سے جاری ہوگا وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک

صاع ہوگا۔

2103- وَعَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ عَاصِمٍ عَنِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ آدَى إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نِصْفَ صَاعٍ

مِنْ بُرٍّ.

☆☆ ابو قلابہ فرماتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ادائیگی کی تھی

انہوں نے گندم کا نصف صاع ادا کیا تھا۔

2104- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ

أَنْبَأَنِي رَجُلٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ آدَى إِلَيْهِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

☆☆ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک صاحب نے بتایا ہے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی

طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا (یعنی ایک شخص پر نصف صاع کی ادائیگی لازم ہوتی ہے)۔

2105- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي الْبَحْرِ الشَّهْرِ أَخْرَجُوا زَكَاةَ

صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمُوا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا

۲۱۰۱- اخرجہ عبد الرزاق فی المعبدين (۲۱۶/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۹) عن ابن جريج' به- و اخرجہ ابن ابی شیبہ (۳۶/۶) عن معمر بن بکر عن ابن جريج' به- وعزاه السويطي في (المجمع) (۸۲/۲) للطبراني في الكبير' تم قال: (وفيه عبد الكريم ابو الية' وهو ضعيف) - ۵۱-

۲۱۰۲- اخرجہ عبد الرزاق في المعبدين (۲۱۵/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۳) - و اخرجہ ابن ابی شیبہ (۳۶/۶) عن وكيع عن الثوري' به- و اخرجہ البيهقي في الكبرى (۲۹۱/۶) عن طريق الحسن بن ابی الربيع عن عبد الرزاق' به- وقال البيهقي: (وهذا موقف' و عبد الله علي لغير قولي الا انه اذا انضم الي ما قبله قويا فيها اجتمعا عليه) - ۵۱-

۲۱۰۳- اخرجہ عبد الرزاق في المعبدين (۲۱۶/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۶) عن الثوري' به- و اخرجہ عبد الرزاق في المعبدين (۲۱۵/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۶) عن معمر بن عاصم' به- و اخرجہ ابن ابی شیبہ (۳۶/۶) عن عبد الوهاب عن ابی قلابه' به-

۲۱۰۴- اخرجہ عبد الرزاق في المعبدين (۲۱۵/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۶) عن معمر بن عاصم' به-

يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے گورنر تھے تو انہوں نے رمضان کے آخر میں یہ فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہاں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے افراد کون ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں! اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں! کیونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ یہ وہ ادائیگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام پر لازم قرار دی ہے جو جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پھر گندم کا نصف صاع ہوگا۔

2106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ آذُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ. قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمُوا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى.

قَالَ الْحَسَنُ وَقَالَ عَلِيُّ إِنَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطر ادا کرو)۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیں! چونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر لازم قرار دی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطا کر دے تو تم گندم کا ایک صاع ادا کرو۔

2107 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُكْدِرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةَ أَبُو سَلَمَةَ

۲۱۰۶ - أخرجه النسائي في الزكاة (۵/۵) باب: مكيلة زكاة الفطر عن محمد بن المنسي به - ثم قال: (خالفه هشام فقال: عن محمد بن سيرين) - ثم أورده عن علي بن عيسى بن ميمون عن مغلذ عن هشام عن ابن سيرين عن ابن عباس به - ثم أورده عن قتيبة عن حماد عن يونس عن أبي رجاء سمعت ابن عباس به - وقال: (فما اتبعت الثلاثة) - ال - وأخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲ - ۱۱۸) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۲) عن ابن المنسي عن رسول بن يونس عن حميد: أخبرنا الحسن قال: خطب ابن عباس فذكره -

۲۱۰۷ - أخرجه النسائي في العيدين (۱۹۱/۲) باب: هت الامام على الصدقة في الخطبة وفي الزكاة (۵/۵) باب: المنطة عن علي بن حجر عن يزيد بن عمار به -

وَأَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُؤَدِّي قَبْلَ ذَلِكَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا لوگوں کے نماز عید ادا کرنے

جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن داود بن محمد بن منکدر، ابو محمد مدنی، منکدری، لا باس بہ، تکلمو فی سماعہ من معتمر، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۲۳۷) (ت ۱۲۳۹)۔

2108 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَحُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ اغْنَوْهُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ . وَقَالَ يُونُسُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج کے دن تم ان (غریب لوگوں) کو خوشحال کر دو۔ یوسف نامی راوی نے لفظ زکوٰۃ کی بجائے لفظ صدقہ نقل کیا ہے۔

2109 - حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے آدمی نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن مکرم بن حسان ابوعلی بزار، سمع شہابہ بن سوار و روح بن عبادہ و ہاشم بن قاسم و غیر ہم، وروی عنہ قاضی محامی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ النظر: تاریخ

نداد (۲۳۲/۷)۔

○ فیض بن وثیق بن یوسف بن عبد اللہ بن عثمان بن ابی عاص، ثقفی بصری قدم بغداد وحدث بها، قال ابن معین: کذاب خبیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۸/۱۲)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۳/۵)۔

○ محمد بن ثابت عصری۔ قال ابو زرعة: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان عدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۸۶/۶)۔

2110- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِمَا أَنْ تُوَدَى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2111- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا لَعَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی نماز عید ادا کرنے کے لیے اس وقت تک نہ جائے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

2112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَّتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوَضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحِ الطَّلِحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ بات سنت ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے کیا جائے، وضو رطل پانی کے ذریعے کیا جائے ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

منصور نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف صالح نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف ہے۔

2113- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ الْقَطَّانِ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱- أخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه (۲۵/۲) عن عبد الرهيم بن سليمان عن هجاج به- وروى عبد الرزاق في المعجمين (۲۲۸/۲) باب من تلقى الزكاة (۵۸۲۶) عن ابن جرير عن عطاء انه سمع ابن عباس يقول: (ان استطعتم فالفواز كانكم امام الصلاة او بين يدي الصلاة) يعني: صلاة الفطر۔

۲- اعلمه المارقطنى بصالح بن موسى الطلمى وقد سقت ترجمته۔

۳- تقدم وقد ضعفه البيهقى راجع نصب الراية (۴۳۰/۲)۔

عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرِ بْنِ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ نَعْمًا أَرْطَالًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے آپ ﷺ ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

2114 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِمُدِّ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِصَاعِ نَعْمًا أَرْطَالًا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مد یعنی دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

2- باب فِي أَوْامِرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب 2: نبی اکرم ﷺ کے احکامات

2115 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُبَارَكِيِّ بِالْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَمَا أَنْظَرُوا إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ الْآ تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ رَأَيْتَ عَيْنِي فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ . قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا اس کا نام مغیث تھا وہ منظر بھی میری نگاہ میں ہے وہ شخص اس عورت کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث

2114 - ضعفه البيهقي: كما في نصب الرابة (٤٢٠/٢) وقد سبق -

2115 - أخرجه المارسي (١٦٩/٢ - ١٧٠) وابن حبان (٤٢٧٢) من حديث خالد بن عبد الله به - وأخرجه البخاري في الطلوع (٥٢٨٢) طباعة النسخي مجلس الله عليه وسلم في زوج بريرة والنسائي في آداب القضاة (٢٤٥/٨ - ٢٤٦) باب: طباعة الحاكم للمصنوع قبل الحكم وابن ماجه في الطلوع (٢٠٧٥) باب: خيار الامة اذا اغتضت من حديث عبد الوهاب النفطي عن خالد الحداد به - وأخرجه ابن سبويه عن خالد الحداد به - أخرجه ابو داود في الطلوع (٢٢٢٦) باب: في السلوكه نضوه وهي تحت سر او عهد -

کو کتنا پسند کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا: تمہیں اس کے ساتھ شادی برقرار رکھنی چاہیے کیونکہ یہ تمہارے بچوں کا پ ہے اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس عورت نے عرض کی: پھر مجھے اس کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اوایان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ادریس بن عبد رحیم مبارکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جامع فی جرح و تعدیل (۶۱/۱)۔

3-باب فی جزية المجوس وما روى في احكامهم.

باب 2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جو روایات منقول ہیں

2116- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَارٍ سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ اقْتُلَ كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَأَنَّهُمْ سَنَ الزَّمْزَمَةَ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ نَوَاحِرَ وَجَعَلْنَا نَفْرَقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمَتِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا وَدَعَا الْمَجُوسَ فَعَرَضَ كَيْفَ عَلَى فِخْذِهِ فَأَلْقُوا وَقَرَّبُوا بَعْضُ أَوْ بَعْضَيْنِ مِنْ وَرَقٍ - يَعْنِي فِضَّةً - وَأَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ .

★★ مجالد بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا جو حضرت اخنف بن قیس کے چچا ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا یہ ان کے انتقال سے ایک سال پہلے کی بات ہے (اس میں یہ تحریر تھا:)

تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں سے جس شخص نے اپنی سگی رشتے دار عورت کے ساتھ شادی کی ہو ان کے درمیان کھدگی کروادو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے تین جادوگروں کو قتل کروادیا، ہم نے ہر آدمی کی ایسی بیوی سے علیحدگی کروادی جس کے ساتھ

211- اخرجہ النسافی فی (الرسالة) (فقرة رقم / ۱۱۸۲): اخبرنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن شاری سمع بجاله يقول كنت كاتباً لحيزب بن معاوية عم اخنف بن قيس فاتانا كتاب عمر بن الخطاب قبل موته بسنة اقل كل ساحر وفرقوا بين كل ذي محرم من المجوس وانهم سنا الزمزمة فقتلنا ثلاث نواحر وجعلنا نفرق بين الرجل وبين حريمته في كتاب الله وصنع طعاما كثيرا ودعا المجوس فعرض كيف على فخذه فلقوا وقربوا بعض او بعضين من ورق - يعني فضة - واكلوا بغير زمزمة ولم يكن عمر اخذ الجزية من المجوس حتى شهد عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) اخذها من مجوس اهل هجر .

212- اخرجہ النسافی فی (الرسالة) (فقرة رقم / ۱۱۸۲): اخبرنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن شاری سمع بجاله يقول كنت كاتباً لحيزب بن معاوية عم اخنف بن قيس فاتانا كتاب عمر بن الخطاب قبل موته بسنة اقل كل ساحر وفرقوا بين كل ذي محرم من المجوس وانهم سنا الزمزمة فقتلنا ثلاث نواحر وجعلنا نفرق بين الرجل وبين حريمته في كتاب الله وصنع طعاما كثيرا ودعا المجوس فعرض كيف على فخذه فلقوا وقربوا بعض او بعضين من ورق - يعني فضة - واكلوا بغير زمزمة ولم يكن عمر اخذ الجزية من المجوس حتى شهد عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) اخذها من مجوس اهل هجر .

نکاح کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے پھر انہوں نے بہت سا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کی دعوت کی انہوں نے اپنی تلوار اپنے زانوں کے اوپر رکھی ان لوگوں نے ایک خچر کے وزن جتنا یا دو خچر کے وزن جتنی چاندی وہاں رکھ دیا اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2117 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ

أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدِةَ - كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ - قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَازِرَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ فَخَذَ مِنْ مَجُوسٍ مِنْ قِبَلِكَ الْجِزْيَةَ . حَجَّاجٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ .

☆ ☆ ابو معاویہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا اس لیے تم بھی اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ اس روایت کا راوی حجاج مستند نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خضر بن محمد بن شجاع جزری، ابومردان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حاکم ابن حجر عسقلانی ص ۲۹۷ (ت ۱۷۳۰)۔

2118 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَجَاعٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ بَجَالَةَ قَالَ لَمْ يَأْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْهُمْ . قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ خَرَجَا فَقُلْتُ مَاذَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِيَكُمُ لِقَالًا أَوْ الْقَتْلُ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَرَكَوا قَوْلِي .

2117 - المرحوم الترمذی فی السیر (۱۲۴/۴) باب: ما جاء فی اخذ الجزیة من المجوس (۱۵۸۶) عن احمد بن منیع عن ابی معاویة عن العجاج بن اریطاة عن عمرو بن - وقال الترمذی: حدیث حسن - قلت: و ابن اریطاة مدلس وقد غنضه ولم یصرح بالسماح - المرحوم ابو داود فی الصراح (۱۶۵/۲ - ۱۶۶) باب: فی اخذ الجزیة من المجوس (۲۰۴۴) عن محمد بن مسکین البیاسی ثنا یحییٰ مسان ثنا نصیب بن - و من طریقہ البیہقی فی سنہ (۱۹۰/۹) کتاب الجزیة: باب المجوس المل کتاب و الجزیة نوخذ منہم - و فی مسان و ذکرہ ابن ہبان فی الثقات و صریحہ ابن القطان - بنظر: الثقات لابن ہبان (۲۶۸/۷) ترمذی الترمذی (۲۷۸/۸) -

☆☆ بحالہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہ دونوں باہر نکل آئے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ دیا ہے؟ تو ان دونوں نے بتایا: (یہ فیصلہ دیا ہے) یا ہم اسلام قبول کر لیں یا قتل ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان کو اختیار کر لیا اور میری روایت کو ترک کر دیا۔

2119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا نَعْمَرُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالََةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ.

☆☆ بحالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرنا چاہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہجر“ سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ الْبَزَّارِ الْوَأَسِطِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَأْخُذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو مجوسیوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ان سے اسے وصول نہ کرتا۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اس آیت کے حکم سے وصول نہ کرتا):

”اور تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں۔“

یہ آیت کے آخر تک ہے:

”یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں جبکہ وہ بے عزت ہوں۔“

۲۱۱۹- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱/۱۷۹-۱۸۱) باب: قتل الساهر (۱۸۷۱۵-۱۸۷۱۶-۱۸۷۱۸)-

۲۱۲۰- ذكره السيوطي في المد المنصور (۳/۴۱۲) في تفسير سورة التوبة و عزاد لابن المنذر-

کتاب الصیام

روزے کا بیان

1-باب

بلا عنوان

2121- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقِ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسُ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنِّي ذَايْتَهُ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ تَفَرُّدًا بِهِ مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ چاند دیکھنے کے لیے نکلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بتایا: میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ابن وہب سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت کو مروان بن محمد نے نقل کیا ہے جو منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

.....

رویت ہلال کی گواہی

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: رمضان کے پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں ایک عادل شخص کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ آسمان میں کوئی عتس موجود ہو لیکن اگر آسمان میں کوئی عتس موجود نہ ہو تو صرف عمومی گواہی قبول کی جاسکتی گی (یعنی جو زیادہ افراد نے دی ہو) البتہ شوال کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور ذوالحج کے چاند کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے گواہ کہ ان جیسے گواہوں کی گواہی حقوق میں قبول کی جاسکتی ہو اگر آسمان میں کوئی عتس

۲۱۲۱- اخرجہ البيهقي في المصرفة (۶/۲۶۵) كتاب الصيام، باب: الشهادة على رؤية الهلال (۲۸۶۱۳) من طريق الصارقطني... و اخرجہ الدارمي في سننه (۲/۶) في الصوم، باب: الشهادة على رؤية الهلال رمضان عن مروان ابن محمد... و من طريق الدارمي اخرجہ ابو داود في الصوم (۲/۲۰۲) باب: في شهادة الواحد على رؤية الهلال رمضان (۲۲۶۲) و ابن حبان في صحيحه (۸/۲۳۱) في الصوم (۲۶۱۷) و البيهقي في الكبرى (۴/۲۱۲) - ولم ينضربه مروان بن محمد عن ابن وهب كما ذكر الدارقطني بل تابعه هشام بن سعيد اللبلي عن ابن وهب... اخرجہ الحاكم في الصوم (۱/۱۲۲) باب: قبول شهادة الواحد على رؤية الهلال رمضان البيهقي في الكبرى (۴/۲۱۲) - وقال الحاكم (صحيح على شرط مسلم) -

س وغیرہ) موجود ہو۔

امام مالک سفیان ثوری، امام اوزاعی، لیث، حسن بن حی، عبید اللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہم (یہ سب حضرات) فرماتے ہیں: ان کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور شوال کے بارے میں دو عادل لوگوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، اگر رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ایک عادل شخص گواہی دے دیتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اسے قبول کر لوں گا کیونکہ اس بارے میں ایک اثر بھی منقول ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے، قیاس یہ کہتا ہے اس بارے میں دو گواہوں کی گواہی قبول کی جائے اس لیے میں عید الفطر کے بارے میں دو عادل گواہوں کو اپنی قبول کروں گا۔

2122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَنِ السَّمَرَقَنْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهَذَا.
☆☆ یہی روایت ایک اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2123 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ كِدَامٍ وَأَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ سَبْرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى وَالِيهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هَلَالَ رَمَضَانَ فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَاهُ أَنْ يُجِيزَهُ وَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي رَمَضَانَ . قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْإِفْطَارِ إِلَّا بِشَهَادَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ .
☆☆ طاووس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے ایک شخص وہاں کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی (یعنی رمضان کا چاند دیکھنے کے لیے گورنر نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں دریافت کی تو ان دونوں نے کہا کہ اس کی گواہی کو برقرار رکھا جائے پھر ان دونوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

ان دونوں حضرات نے یہ بات بھی بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے چاند کے بارے میں دو آدمیوں کی گواہی قبول کیا کرتے تھے۔

فراخلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

المرجہ ابو داؤد فی منہ فی الصوم (۲/۲۰۲) باب: فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ لیلۃ رمضان (۲۲۴۲)۔

المرجہ الطبرانی فی الأوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابی خنیسۃ قال: نا یحیی بن عیاش ... بہ - وقال: (لم یروہ عن مسمر بن عبد اللہ) - (التنقیح) - كما فی نصب الرایۃ (۲/۴۴۴)

اس روایت کو نقل کرنے میں ابوالسعیل حفص نامی راوی منفرود ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر ابلی، قال ابن عدی: احادیثہ کھا اما منکرۃ متن اوسند؛ وهوی ضعف اقرب۔ و امام ابو حاتم فرماتے کان شیخا کذابا۔ وقد وهم ابن حبان فجعل ابلی هو حطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ دین ذہبی (۳۲۳/۲)۔

2124 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جتنا اہتمام کرتے تھے پھر آپ کے چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اگر بادل چھائے ہوئے ہوتے تو آپ تیس دن کی گنتی پوری کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

2125 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمٌ عَنْ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَى بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ كَلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَضِيَ أبا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے لیے بکری کا بھنا ہوا گوشہ

۲۱۲۴ - اضرجه ابو داود في الصوم (۲۰۷/۲) باب: اذا اغشى الشهر (۲۲۲۵) عن احمد ابن حنبل عن ابن مسعود... به - وهو في الامام احمد - رحمه الله - (۱۶۹/۶) - و اضرجه الحاكم (۱۶۲۲/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۴) و ابن حبان في صحيحه (۲۱۱۴) طريق ابن مسعود به - و اضرجه ابن مسعود بن صالح به - و اضرجه ابن الجارود (۳۷۷) - وقال الحاكم: (صحيح علي الشيباني) ووافقه الذهبي -

۲۱۲۵ - اضرجه ابو داود في الصوم (۲۱۰/۲) باب: كراهية صوم يوم الثلث (۲۲۲۴) و الترمذي في الصوم (۷۰/۲) باب: ما كراهية صوم يوم الثلث (۶۸۶) و النسائي في الصوم (۱۵۲/۴) باب: صيام يوم الثلث و ابن ماجه في الصيام (۵۲۷/۱) باب: ما كراهية صوم يوم الثلث (۱۶۶۵) من طريقه ابن مسعود اللانج به - و اضرجه ابن ابي شيبة عن ابي خالد الاعمش به - و من هذا الوجه الحاكم (۱۶۲۲/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۴) - و علفه البخاري في الصوم (۱۶۲/۴) - و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح العمل على هذا عند اكثر العلالم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و من بعدهم من التابعين و به يقول: سليمان التوري ابن انس و عبد الله بن المبارك و الشافعي و احمد و اسحاق) كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه - و رأى اكثرهم: ان صام من شهر رمضان ان يقضي يوما مكانه - ال - قال الزيلعي في نصب الرابة (۱۶۲/۲): (وقال ابن عبد البر: لهذا حديث من عند غيره يختلفون في ذلك) و وصف القاضي نسس الدين في (الغاية) فزاه للبخاري و مسلم و مسلم لم يروه و البخاري اسما ذكره و نقله انه قلده سبط ابن الجوزي في ذلك - ال -

گیا اور انہوں نے کھانے کے لیے کہا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے (جس دن رمضان کے روزے کا شک ہو) تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۰۶) (ت ۲۵۶۲)۔

2126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخَيْرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ الْوَاقِدِيُّ غَيْرُهُ اثْبَتَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: (وہ دن جس کے بارے میں شک ہو) عید الفطر کا دن، عید الاضحیٰ، تشریق کے ایام۔
اس حدیث کے راویوں میں واقدی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن خالد بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قال یعقوب بن شیبہ: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱۱/۳)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۹۰)۔

2127- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَارَى النَّاسُ فِي

۲۱۲۶- قال البيهقي في المصنف (۲۳۹/۶) (۸۵۹۲): (واخرجه الواقدي باسناده له عن سعيد المقبري عن ابي هريرة مرفوعاً والواقدي ضعيف) - ال- وورد الحديث من وجه آخر: فاخرجه البيهقي في المصنف (۲۳۹/۶) في الصيام: باب: الصوم لرؤية الهلال (۸۵۹۲-۸۵۹۰) من حديث ابي عباد: عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة - ال- ومن لهذا الوجه اخرجه البزار (۱/۱۹۸-كشف) رقم (۱۰۶۶) - ثم قال البيهقي: (ولمنا ما يتفرد به ابو عباد وهو غير محتج به) - ال- قلت: عبد الله بن سعيد المقبري: تركه الدارقطني وغيره وكذبه بهيبي القطان وقال ابن معين: ليس بنسبي - ينظر: تهذيب التهذيب (۲۲۸/۵) - وعزاد الزيلعي في نصب الرابة (۲/۴۴۲-۴۴۳) للبزار من لهذا الوجه - قال البيهقي في (مجمع الزوائد) (۱۰۳/۲): (واخرجه البزار وفيه: عبد الله بن سعيد المقبري: وهو ضعيف) - ال-

۲۱۲۷- اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق حازم بن ابراهيم به: كم في نصب الرابة (۴۴۲) -

هَلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَوْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ غَدًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبِلَالٍ فَنَادَى فِي النَّاسِ صُومُوا ثُمَّ قَالَ صُومُوا لِرُؤُوتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوتِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَلَا تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا. تَابَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ وَزَائِدَةُ وَالثَّوْرِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى عَنْهُ وَقِيلَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. وَأَرْسَلَهُ إِسْرَائِيلُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا، بعض نے کہا: آج نظر آ جائے گا، بعض نے کہا: کل نظر آ جائے گا، ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان اعلان کرادیں کہ وہ روزہ رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھنا ختم کر دو۔ اگر تم پر باد چھا جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو، روزے رکھنا شروع کرو اور اس سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلم بن قتیبہ شعیری، ابوقتیبہ خراسانی، نزیل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۴۸۴)۔

2128 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِيهِ

۲۱۲۸ - أخرجه الترمذي في الصوم (۷۶/۲) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) عن محمد بن اسمعيل عن محمد بن الصباح حدثنا الوليد بن أبي ثور - به - و أبو داود رقم (۲۲۶۰)؛ حدثنا محمد بن بكر بن الريان حدثنا الوليد - به - و قال الترمذي: (حديث ابن عباس فيه اختلاف - وروي بفيان الثوري وغيره عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و أكثر اصحاب سماك رويوا عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و العمل على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم - قالوا: تغيب شهادة رجل و أهم في الصيام - و به يقول ابن المبارك و السافعي و احمد و أهل الكوفة - قال اسماعيل: لا يصحام الا شهادة رجلين - و لم يختلف أهل العلم في الاقرار انه لا يغيب فيه الا شهادة رجلين ا - اله - و الحديث أخرجه البيهقي في شرح السنة (۱۷۲۶) من طريق الوليد أيضًا -

النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2129- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُورِينَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا. الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس حدیث کا مفہوم (پہلے والی روایت کے) مفہوم کے قریب ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حسین بن سورین ابو حفص قطان، من اهل دير عاقول، روى عنه دارقطنى وغيره - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۲۲۷)۔

2130- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. ☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2131- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارِ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

۲۱۲۹- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۷۵۵-۷۵۶) باب: في شهادة الواحد على روية لعلل - رمضان (۲۲۴۰) و الترمذي في الصوم (۲/۹۹) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۲/۶۹۱) و النسائي في الصيام (۱۲۲/۴) باب: قبول شهادة الرجل الواحد على لعلل شهر - رمضان و ابن الجوزي في المنتقى (۲۸۰) و أبو يعلى رقم (۲۵۲۹) و ابن حبان (۲۴۴۶) و العاظم (۱/۴۲۴) و الطحاوي في المنكح (۴۸۲-۴۸۳) و البيهقي (۲۱۱/۴) و ابن خزيمة (۱۹۲۴) من حديث الحسين بن علي الجعفي: به - و اما طريقه أبي اسامة عن زائدة فسياتي في الحديث التالي - و قال أبو داود: (أخرجه جماعة عن سمالك عن عكرمة مرسلًا) - آله - و انظر الحديث السابق أيضًا -
۲۱۳۰- أخرجه ابن ماجه في الصيام (۵۲۹/۱) باب: ما جاء في الشهادة على روية الرطلال (۱۶۵۲) و ابن خزيمة (۱۹۲۲) من حديث أبي اسامة

مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. فَنَادَى أَنْ صُومُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ لوگ روزہ رکھیں۔

2132 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ. فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ صُومُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند والی رات میں ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے چاند دیکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا: تم لوگ روزہ رکھو۔

اس روایت کو شعبہ نامی راوی نے ثوری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن زبیر، عیش - صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ووحید ابن حبان بینہ و بین محمد بن بکار بن ریان ہاشمی، ان کا انتقال 237ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲)۔

2133 - وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا

۲۱۳۳ - اخرجہ النسائی فی الصیام (۱۳۱/۴ - ۱۳۲) باب: (قبول شهادة الرجل الواحد علی لیلہ شہر رمضان) و ذکر الاختلاف فیہ علی سفیان فی حدیث سیماک) عن محمد بن عبد العزیز بن ابی رزیمۃ اخبیرنا الفضل بن موسی - بہ - تم اوردہ من طریق ابی داؤد عن سفیان عن سیماک عن عکرمۃ مرسلًا - ومن طریق عبد اللہ - وهو ابن المبارک - عن سفیان عن سیماک عن عکرمۃ مرسلًا - وقال: (و لهذا اقول بالصواب لان سیماکا کان یلقن فیلقن و ابن المبارک اثبت فی سفیان من الفضل) - وقوله لهذا لم یرد فی المطبوع من سنہ ۱ و انما نقلتہ من التریمسفی فی نھب الرایۃ (۲/ ۵۵۲ - ۵۵۳) و قال التریمسفی عقبہ: (قال العافظ محمد بن عبد الواحد: رواة زائدة و حازم بن ابراهیم البجلي مما بقوي رواية الفضل الشيباني) و قد رايت ابن المبارک یروي کثیراً من حدیث صحیح فیوفقه - انیسوی - قلت: و قد رايت الارسلان فی لهذا الحدیث جماعة ذکر منسوخ لهذا: ابو داؤد و الترمذی و النسائی و الدارقطنی - و الحدیث اخرجہ العاکم (۱/ ۵۲۶) ایضاً من حدیث الفضل ابن موسی - بہ -

۲۱۳۳ - اخرجہ العاکم فی المستدرک فی الصوم (۱/ ۵۲۶) قال: حدیثنا عبد الباقی بن قانع - بہ -

هَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ .
فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر کریں۔

2134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَصُومُوا وَأَنْ لَا يَقُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْخَبْرَةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا . لَمْ يَقُلْ فِيهِ وَيَقُومُوا غَيْرُ حَمَادٍ .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو رمضان کے چاند کے بارے میں شک ہوا، انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اگلے دن روزہ نہیں رکھیں گے اور اس رات تراویح نہیں پڑھیں گے، ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھریلی زمین کی طرف سے آیا، اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس دن تراویح بھی پڑھیں (اور اگلے دن روزہ بھی رکھیں)۔
صرف حماد نامی راوی نے تراویح ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2135- قُرَيْءٌ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقْلَمُوا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا

۲۱۳۵- لکننا اورده الدارقطني من طريق شعبة عن الثوري به مرسل - وقد اخرجہ جماعة عن الثوري مرسلًا كما سبق - و تابعہم عبد الرزاق عن الثوري به: كما في مصنف عبد الرزاق (۷۴۶۱) - وقد اخرجہ جماعة عن سماع به مرسلًا بتتابع الثوري كما سبق - و منہم ايضا: اسرائيل عند ابن ابي شيبة و حماد كما سياتي -

۲۱۳۵- اخرجہ ابو داود في الصوم (۲/۲۱۲) باب: في شهادة الواحد على روية لعلل رمضان (۲۴۶۱): حدثني موسى بن اسماعيل به - و اخرجہ العياشي (۱/۲۴۶) من حديث عثمان بن سعيد العامري عن موسى بن اسماعيل به - وقال العياشي: (قد اخرج البخاري باحدث عكرمة و اخرج مسلم باحدثه سالك بن حرب و حماد بن سلمة و لفظ الحديث صحيح و لم يخرجاه) - ا -

لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) البتہ (اگر کسی شخص کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور وہ دن ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے) تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے رکھنے ختم کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی گنتی کر لو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2136 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَعْجَلُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ - مِثْلَهُ - فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی (احتیاط کے طور پر روزے رکھنے شروع نہ کرو) پھر تمہیں کی گنتی پوری کرو اور روزے رکھنے ختم کرو۔

2137 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

بِهَذَا ثُمَّ أَفْطِرُوا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے (پھر روزے رکھنا ختم کرو)۔

2138 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . هَذِهِ آسَانِيَةُ صِحَاحٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ تمام آسانید مستند ہیں۔

2139 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

2135 - اضرجه الترمذي في الصوم (٦٨/٢) باب: ما جاء: لا تقدموا الشهر بصوم (٦٨٤) من حديث عبدة بن سليمان و احمد في مسند (٤٢٨/٢) عن يحيى بن سعيد و ابن حبان في صحيحه (٢٤٥٩) من حديث يزيد بن قارون جببما - عبدة و يحيى و يزيد - عن محمد بن عمرو به - و اضرجه البخاري في الصوم (١٥٢/٤) باب: لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (١٩١٤) و مسلم في الصوم (٦٢/٢) باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (١٠٨٢) من حديث يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة به - قال الترمذي: (حديث صحيح) صحيح و العمل على هذا عند الفل العلم - كقولوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان المعنى رمضان - و ان كان رجل يصوم صوما فوافي صيامه ذلك فلا بأس به عند قسم (١) - و قد حكى ابن حجر اكثر من قول في حكمة الشيخ من تقدم رمضان بصوم يوم او يومين و اخطار ان الحكم على بالرؤية فمن تقدمه بيوم او يومين فقد حامل الظن في ذلك الحكم - قال ابن حجر: (ولقد هو المتقدم) و راجع فتح الباري (١٥٢/٤) -

2136 - اضرجه الدارقطني لهما من رواية ابي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو و اتجه برواية اسباط بن محمد عن محمد بن عمرو بن محمد بن زيد عن محمد بن عمرو و قال: (هذه آسانيد صحاح) - و قد مضى ذكر وجوه اخرى لهذا الحديث عن محمد بن عمرو في الذي قبله -

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

جب پہلی کا چاند دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

2140 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ صُومُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذَلِكَ .

رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ مُسْنَدًا . وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تَكْمَلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تَكْمَلُوا الْعِدَّةَ .

☆☆ حضرت ربیع بنی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے (پہلی کے چاند کو دیکھ کر) روزے رکھو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کر دو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اگر (رمضان کے آخری دن) بادل چھائے ہوں تو رمضان کے تیس دن پورے کرو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو (یعنی اسی دن گزرنے کے بعد ہی چاند دیکھ لو)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(ایک اور روایت کے مطابق حضرت ربیع نے اسے ایک صحابی سے نقل کیا ہے:) مہینہ (شروع ہونے سے پہلے ہی

۲۱۳۹ - اخرجہ عبد الرزاق في الصيام (۱۵۶/۴) باب: الصيام (۷۴۰۵) و احمد في المسند (۲۸۱/۲) - و اخرجہ مسلم في الصوم (۷۶۲/۲) باب: وجوب صوم رمضان: لرؤية الهلال الحديث (۱۰۸۱) و النسائي في الصيام (۱۳۳/۴-۱۳۴) باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث و ابن ماجه في الصوم (۱۶۵۵) باب: ما جاء في (صوم الرويثة.....) من حديث ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي بصير -

۲۱۴۰ - اخرجہ النسائي في الصوم (۱۳۶/۴) باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربيع فيه: عن محمد بن حاتم عن هبان عن عبد الله عن المهاج بن اوطاة..... - و المهاج ابن اوطاة كثير التديلين و قد عنين - و قد اخرجہ جرير بن عبد الحميد عن منصور عن ربيع بن حراش عن حذيفة بن اليمان مرفوعاً - اخرجہ ابو داود (۲۹۸/۲) كتاب الصوم: باب اذا اغمى الشهر الحديث (۲۳۲۶) و النسائي (۱۳۵/۴) و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۱۱) و البيهقي في سننه (۲۰۸/۴) كتاب الصيام: باب النسوي عن استقبال شهر رمضان من طريق عن جرير -

روزے رکھنے شروع نہ کرو) جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے اس سے پہلے (تم تمیں کی گنتی پوری نہیں کر لیتے) روزے رکھنے شروع کرو اور (تمیں کی گنتی نہ پوری کر لو تو روزے رکھنے بند نہ کرو)۔

2141- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ . هُوَ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأَقْدُرُوا لَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک ختم نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمیں دن روزے رکھو۔

یہ روایت موطأ میں نافع کے حوالے سے ابن دینار کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کی گنتی پوری کرو۔

2142- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُرْشِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ . زَادَ ابْنُ مُرْشِدٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا مَضَى شَعْبَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَبْعَثُ مَنْ يَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى فِذَاكَ وَإِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتْرٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا وَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتْرٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ لَا يَفْطِرُ إِلَّا مَعَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

” (مہینہ) بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ تم اس وقت تک روزہ رکھنا نہ شروع کرو جب تک اسے

(رمضان کے چاند کو) دیکھ نہیں لیتے اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو جب تک اسے (شوال کے) چاند

کو نہیں دیکھ لیتے، اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کر لو۔“

(ابن مرشد نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے نافع بیان کرتے ہیں:) جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو

2141- اخرجہ مالک فی الموطأ فی اول الصیام (۲۸۶/۱) و من طریقہ: الشافعی فی مسندہ (۲۷۲/۱) و البخاری فی الصوم (۱۱۹/۶)۔ باب

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (اذا راہتم الهلال فصرموا) (۱۹۰/۶) و مسلم فی الصیام (۷۵۹/۲) باب: وجوب صوم شهر رمضان لرؤية

الهلال (۱۰۸۰) و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۶) و في المعرفة (۲۳۲/۶) في الصوم: باب: الصوم لرؤية الهلال (۸۵۶)۔

2142- اخرجہ مسلم فی الصوم (۷۵۹/۲) باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال (۱۰۸۰) من حديث ابن علية عن ايوب: به- و اخرجہ

ابو داود في الصوم (۲۰۶/۲) باب: التمسك يكون نسأ و عشرين (۲۳۲) و احمد (۵/۲) و الدرر المنجى رقم (۱۶۹۷) طهاسمي (۱) و ابن خزيمة

(۱۹۱۸) من حديث حماد عن ايوب: به- و اخرجہ مسلم في الصیام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال: الحديث (۱۰۸۰/۵) و

النسائي (۱۲۲/۲) و احمد في المسند (۱۲/۲) و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۲) من طريقه عبيد الله عن نافع: به-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کہتے جو چاند نظر آنے کا جائزہ لے اگر نظر آ جاتا تو ٹھیک اگر نظر نہ آتا تو اس دوران چاند کو دیکھنے میں کوئی بادل یا غبار حائل نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گلے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور اگر (چاند نظر نہ آتا تو) اور سے دیکھنے میں غبار یا بادل حائل ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گلے دن روزہ رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنے ختم کرتے تھے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مرشد، ابوقاسم بزاز۔ روی عن عباس بن یزید بحرانی، وحسن بن عرفہ عبدی۔ روی عن علی بن محمد بن زید، ابوحسن دارقطنی، ویوسف بن عمر قواس، وغیرہم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۷)۔

2143 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدِ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ نَعْتَمِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تَمْلُوا الْعِدَّةَ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ ربیع بن حراش، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! (رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) اس وقت تک جب تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا دنوں کی تعداد پوری کر لو) اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تعداد پوری نہیں کر لیتے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2144 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْاَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ تَصُومُوا وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تَتِمُّوا اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . وَهَذَا مِثْلُهُ .

☆☆ ربیع بن حراش، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ) نہ رکھو روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب

۲۱۴۳ - تفرد به المصنف بسنن الاسنان وهو اسناد حسن؛ فان عبدة بن حميد التيمي صدوق رجحا اخطا؛ كما قال العافظ في التفریب (۱) من طريق سفيان عن منصور في النبي بدمه -

۲۱۴۴ - اخرجها احمد (۳۶۴/۷) والنسائي (۱۳۵/۷) كتاب الصوم؛ باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث رباعي من طريق سفيان وهو عند عبد الرزاق في المصنف (۱۶۶/۷) رقم (۷۳۳۷) من طريق التوري ايضا -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمیں کی تعداد پوری کرو۔“

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یعنی شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو آدم کے حوالے سے شعبہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تم شعبان کے مہینے کی تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔“

اس روایت میں لفظ ”یعنی“ نقل نہیں کیا گیا ہے۔

2148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

بُؤْمَعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُصُّوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَخْلُطُوا بِرَمَضَانَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَصُومُوا رُؤْيِيَهُ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيِيهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْمَى عَلَيْكُمْ الْعِدَّةُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے لیے شعبان کی پہلی کے چاند کا حساب رکھو اور شعبان کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ البتہ اگر کسی شخص کے دوسرے دن کے معمول کے مطابق اس دن روزہ ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا) پہلی کے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تعداد پوری کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔

2149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا لُؤَيُّ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ اللَّهُ الْأَهْلَةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا

۲۱۴۸- أخرجه البيهقي في سننه (۲۰۶/۴) كتاب الصيام: باب الصوم لرؤية الهلال من طريق الدارقطني به- وأخرجه الترمذي في سننه (۲۲/۲) كتاب الصوم: باب ما جاء في إحصاء ليل ليل شعبان لرمضان الحديث (۶۸۷): حدثنا مسلم بن الحجاج: حدثنا يحيى بن يحيى: ذكره وأخرجه الحاكم (۴۲۵/۱): حدثنا أبو بكر بن اسماء الفقيه: ثنا اسماعيل بن قتيبة: ثنا يحيى بن يحيى به- وضمه على شرط مسلم وقد بنى تخرجه من وجوه عن محمد بن عمرو..... به: لكن بلفظ آخر ولا يحفظ لهذا اللفظ- ذكره ابن أبي حاتم في العتل (۳۳/۱) (۶۷۰) من حديث أبي معاوية به: وماترأه عنه! فقال أبو حاتم الرازي: (لذا خطأ) ثنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته: اخطأ أبو معاوية في هذا الحديث- أ- وانظر: العتل (۲۴۵/۱) رقم (۷۸)-

۲۱۴۹- أخرجه الطبراني في الكبير (۲۹۷/۸) رقم (۲۸۲۷) من طريق محمد بن سليمان لوين: ويحيى بن اسماء قال: حدثنا محمد بن عيسى به- وأخرجه ابن عدي (۱۵۰/۶) من طريق لوين به- وأخرجه أحمد في مسنده (۲۲/۶) من طريقين عن محمد بن جابر به- وأخرجه ابن عدي أيضا (۱۵۰/۶) من طريق يحيى بن يحيى: ثنا محمد بن جابر به- وأعله الريني في المجمع (۱۴۵/۲) بمحمد بن جابر- وضمه ضعفه السيوطي في البدع المشهور (۳۶۸/۱) أيضا- (محمد بن جابر لقو السهبي العنقي: قال البخاري: ليس بالقوي يتكلمون به- مرفى مناكير: وقال أبو داود: ليس بشيء- وتركه ابن سوري بآخره- وضمه أحمد والنسائي وغيرهما-

وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ سَمِعْتُ هَذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ الْآخَرَيْنِ . مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِي .

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ”اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے لیے دنوں کا حساب رکھنے کے لیے رکھا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے بند کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو۔“

محمد بن جابر راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی ہے اس کے علاوہ مزید دو روایات سنی ہیں۔ محمد بن جابر نامی راوی مستند نہیں ہیں یہ ضعیف ہیں۔

2150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ افْطَرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا . وَخَسَنَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ . الْوَاقِدِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي .

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے لیے شعبان کی تعداد کا خیال رکھو رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے بند کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں دن کی تعداد پوری کر لو اور پھر روزے رکھنے بند کرو کیونکہ مہینہ بعض اوقات اتنا اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کو اندر کی طرف کر لیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حنظلہ بن علی بن اسحاق اسلمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۶/۱)۔

2151 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ

۲۱۵۰ - تفرد به الدارقطني و الواقدي متروك الحديث كما بهفت الترجمة - وقد ورد نحو هذا اللفظ من حديث أبي هريرة و لا يعلق فيه على ما سبق فرجها -

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأْتُمُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ فَطُرْكُمْ يَوْمَ تَفْطُرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنَى مَنَحْرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةٌ مَنَحْرٌ.

رَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہینہ بعض اوقات اسی دن کا بھی ہوتا ہے اس لیے تم روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کر لو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک اسے نہ دیکھ لو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو تمہاری عید الفطر اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الفطر کریں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الاضحیٰ کریں گے۔ عرفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے، منیٰ سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کی ہر گلی قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

حماد بن زید نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2152- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ اسی روایت کی متابعت بھی موجود ہے۔

2153- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُومُوا لِرُؤُوسِهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ . رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2151- أخرجه البيهقي في سننه (251/4-252) كتاب الصيام: باب القوم يخطون في روية السبل من طريق الدارقطني به - واما طريقه عن ايوب فاخرجه ابو داود في سننه رقم (2724) كتاب الصوم: باب اذا خطا القوم السبل - و من طريق ابي داود اخرجه الدارقطني - و بياتي في الحديث التالي - والحديث اختلف فيه على ايوب - كما قال الدارقطني في العلل (62/10) - (فاخرجه ابو داود في التيسر فان وعبيد الله بن عمرو الرقي و حماد بن زيد عن ايوب مرفوعاً ووقفه ابن عليه و النقفى عن ايوب عن ابي نصر -) - و قد اختلف فيه على ابن المنكدر: فرفعه روح بن القاسم و معمر: كما بياتي بعد الحديث التالي - و اختلف على ايوب فيه على النضر الذي نقلته عن العلل - و اخرجه ايضاً ابن عليه عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعاً و لم يذكر ابا نصر -

2152- اخرجه ابو داود في سننه في الصوم (207/2) باب: اذا خطا القوم السبل (2724) : ثنا محمد بن عبيد به - و من طريقه اخرجه الدارقطني لنا - و انظر الحديث السابق -

2153- جبه البيهقي في سننه (252/4) كتاب الصيام: باب القوم يخطون في روية السبل من طريق الدارقطني به - و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (107/4) رقم (7204) عن معمر عن ابن المنكدر به -

”چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو“۔

پھر انہوں نے اس کے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا: ”مہینہ بعض اوقات آتیس

دن کا ہوتا ہے“۔

اس روایت کے راوی روح بن قاسم ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ازہر بن جمیل بن جناہ ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو

”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

2154- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے روزے اسی دن ہوں

گے جب سب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہاری عید اسی دن ہوگی جب سب لوگ عید کریں گے۔

2155- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

بْنُ جَعْفَرِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ. الْوَائِدِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

روزہ اسی دن ہوگا جب تم سب روزہ رکھو گے اور عید الفطر اسی دن ہوگی جب تم سب عید الفطر کرو گے اور بڑی عید اسی

ہوگی جب تم سب لوگ عید قربان کرو گے۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2- باب فِي وَقْتِ السَّحْرِ

باب 2: سحری کا وقت

2156- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنِ مُحَمَّدِ

۲۱۵۶- فی اشارہ محمد بن عمر الواقدی مشرک! کما نصہم۔ و اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۵۲/۶) کتاب الصیام: باب الصوم یخطنہ رویۃ السوالمی عن طریق ابی سعید مولی بنی قاسم ثنا عبد اللہ بن جعفر الخزومی عن عثمان الاخنس عن المقبری عن ابی ہریرہ سیانی من لفظ الطبری فی الحدیث التالی۔

☆☆ محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک جو بھیڑیے کی دُم کی طرح کی ہوتی ہے وہ کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی تاہم جو چوڑائی سمت میں پھیلتی ہے اس میں نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور سحری کا (کھانا) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔
یہ روایت مرسل ہے۔

2159 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُخْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ . لَمْ يَرَهُ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ الْفَرِيَابِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَيْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (سحری کا کھانا) کھانا حلال ہوتا ہے ایک فجر وہ ہے جس میں (سحری) کا کھانا کھانا جائز نہیں ہوتا اس میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔
اس روایت کو زبیری نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

فریابی اور دیگر محدثین نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ ابن جریج کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2160 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبْدِيُّ مَنصُورٌ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَخْرُجْ فَاَنْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ . قَالَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ قَدْ ارْتَفَعَ فِي السَّمَاءِ أَبْيَضٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَخْرُجْ فَاَنْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ أَحْمَرٌ . فَقَالَ هِيَ الْآنَ فَأَبْلَغْنِي سَحُورِي .

☆☆ سالم بن ابو عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھا ایک رات انہوں نے مجھ سے کہا:

2159 - اضرجه ابو بكر محمد بن اسحاق بن مزينة النيسابوري في صحيحه في الصلاة (1/184-185) باب: ذكر بيان الفجر الذي صلاة الصبح بعد طلوعه (206) عن محمد بن علي بن مخرز الكوفي ... به - وقال ابن خزيمة: (لم يرفعه في الدنيا غيره ابي الزبير) - ا - و من طريق ابن خزيمة: اضرجه الحاكم في الصلاة (1/191) وفي الصوم (1/125) و البيهقي في الصوم (1/1) قال الحاكم في الموضوع الاول: (صحيح علي بن ابي حمزة الرواف) و لم يخرجاه و امر ابي قده رايته من حديث عبد الوليد عن الثوري مرفوعاً - و الله اعلم - ا - و صححه في الموضوع الثاني ايضاً و زاد في اسناده و صححه بكونه: (خير غريب البيهقي) اسناده ابو احمد الزبيري و اضرجه غيره عن الثوري مرفوعاً علي ابن عباس ا - ا -
2160 - اسناده حسن ابو حفص اللباني: هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس اللباني صدوق كما قال العافظ في التفسير (ت 197) -

کہ پھر فرمایا: جاؤ جا کر دیکھو کیا صبح صادق ہوگئی ہے؟ میں پھر آیا اور آ کر جواب دیا کہ آسمان میں چوڑائی کی سمت میں سرخی پھیل گئی ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہو گیا ہے میرا سحری کا کھانا لے آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سالم بن عبید الجعفی، من اهل صفة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۰/۱)۔

2161 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَقُلْتُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ وَاحْمَرَ فَقَالَ ائْتِ الْآنَ بِشَرَابِي قَالَ وَقَالَ يَوْمًا اخْرَقُمُ عَلَى الْبَابِ بَنِي وَبَيْنَ الْفَجْرِ - وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”میں نے یہ کہا: چوڑائی کی سمت میں روشنی ہے اور وہ سرخ ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے لیے پینے کا سامان لے آؤ۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دروازے پر کھڑے رہو (میرے اور فجر کے درمیان) اور جب (فجر ہو جائے) تو مجھے بتا دینا۔ یہ روایت مستند ہے۔

2162 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَأَخُوهُ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ قَهْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ الشَّحِيمِيُّ قَالَ آتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ فِي الْخَيْرِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا رَفَعْتُ يَدِي مِنَ السُّحُورِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضَ الْإِدَامِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمَّارَةَ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ فَيْءٌ لَأَدْخَلْتُكَ إِلَى طَعَامِ عِنْدِي وَشَرَابٍ. قَالَ عِنْدَكَ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ثَرِيدًا وَلَحْمًا وَنَبِيذًا فَأَكَلَ وَشَرِبَ وَأَكْرَهَنِي فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَإِنِّي لَوَجِلُّ مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَغْرَبَنَّكُمْ السَّاطِعُ الْمُضْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَغْرَضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَأَشَارَ بِقَبِيضِهِ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِي.

۲۱۶۱- أخرجه الترمذي في الصوم (۸۵/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۷۰۵) عن إسناده من ملزم بن عمرو - وقال الترمذي: حديث طلق بن علي حديث حسن غير صحيح من إسناده الوجه: العمل على إسناده عند أهل العلم: أنه لا يحرّم على الصائم اللذو والشرب حتى يكون الفجر الأحمر المترشح - وبه يقول عامة أهل العلم - (۱) - وأخرجه أبو داود في الصوم (۳۶۴/۲) باب: وقت السحور (۲۳۲۸) عن محمد بن عيسى: ثنا ملزم بن عمرو - وقال أبو داود: (لنا ما نردده أهل البيامة) - (۲) - وأخرجه ابن خزيمة في الصوم (۱۹۲۰) عن محمد بن القاسم: ثنا ملزم بن عمرو - (۳) - وأخرجه أحمد (۳۲/۴) من طريق محمد بن جابر عن عبد الله بن النعمان - (۴) -

☆☆ عبد اللہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رات کے آخری حصہ میں حضرت قیس بن طلحہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت صبح کے خوف کی وجہ سے سحری کھانا بند کیا جا چکا تھا انہوں نے مجھ سے سالن مانگا میں نے کہا: اے چچا جان! اگر رات کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو میں آپ کو کھانے اور پینے کا سامان دیتا ہوں انہوں نے فرمایا تمہارے پاس ہے؟ پھر وہ اندر تشریف لے آئے تو میں نے سامنے (ثرید) ”گوشت اور نبیذ“ دیئے انہوں نے انہیں کھا لیا اور پی بھی لیا اور مجھے بھی مجبور کیا تو میں نے بھی کھا اور پی لیا اور مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ تھا پھر حضرت طلحہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ (سحری میں) کھاتے پیتے رہو اور لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط نہیں کاہرنہ کرے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں تمہارے سامنے نہیں پھیل جاتی۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔
اس کے راوی قیس بن طلحہ مستند نہیں ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو صحیحی یمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین و ابوزرعة و نسائی، و ابو حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و وثقه احمد، و روی عنہ ولده صالح، قال: حاله مقارب۔ ڈھسی: لاجل هذه لفظة اور دتہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۱۳، ۵۱۲/۶)۔

2163 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمْرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفْقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ . إسناده صحيح .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے وقت یہ بات بیان کی: بلال کی اذان تمہیں سحری کرنے نہ روکے اور (اس طرح لمبائی کی سمت میں) افق میں پھیلنے والی روشنی بھی تمہیں نہ روکے جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جاتی (تم سحری کھا سکتے ہو)۔

یہ روایت مستند ہے۔

2163 - اضرجه ابو داود في الصوم (۲/۲۳۴) باب: وقت الصوم (۲۲۶۶) عن مسدود به - و من طريقه اضرجه الدارقطني قنا - و مسلم (۷۶۹/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان الصوم يحصل بطول الفجر و ان له اللاكل و غيره الحديث (۶۰۹۶) (۱۳/۵) و ابن خزيمة (۱۹۲۹) من طريقه عن عبد الله بن سوادة به - و اضرجه الترمذي في الصوم (۸۶/۴) باب: ما جاء في بيان الفجر (عن مسدود و يوسف ابن عيسى قالوا: حدثنا و كعب عن ابي لؤلؤ عن سوادة بن حنظلة القشيري عن سمره بن جندب به - و قال (۱۸۰۷/۵) و اضرجه مسلم (۷۷۰/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان الصوم يحصل بطول الفجر الحديث (۶۰۹۶/۵۵) و النسائي (۱۸۰۷/۵) - من طريقه عن ثعبة عن سوادة بن حنظلة به -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سوادہ بن حنظلہ قشیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۹۶)۔

2164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغْرَنَكُمُ آذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعُمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بلال کی اذان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور یہ سفیدی بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات صبح کے وقت لمبائی میں پھینے والی روشنی کے متعلق فرمائی اور فرمایا: جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیل جاتی تم (سحری) کھا سکتے ہو۔

3- باب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ .

باب 3: چاند دیکھنے کی گواہی

2165 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ حَطَبَنَا فَشَدَّ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَأَى الْهِلَالَ لِيَوْمٍ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَهْدَ الْيَنَّا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نَنسُكَ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتَيْهِمَا . قَالَ فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِينِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ . هَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو یہ قسم دی اور دریافت کی کہ شخص نے ”فلاں پہلی“ کا چاند دیکھا تھا پھر اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ہدایت کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کریں) اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کون شخص تھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں اس کے بعد میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: وہ صاحب حارث بن حاطب تھے جو حضرت محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس کی سند متصل ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۵ - أخرجه أحمد (۱۲۰/۲) ومسلم في صحيحه رقم (۱۰۹۶/۴) وابن خزيمة رقم (۱۹۲۹) والحاكم (۲۵۰/۱) من طريق إسماعيل بن عليّة -

۲۱۶۵ - أخرجه أبو داود في الصوم (۲۱۱/۲) باب: شهادة رجلين على رؤية الهلال نوال (۲۲۲۸) عن محمد بن عبد الرحيم: أبي يحيى البزار: ثنا سعيد بن سليمان به - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي (۲۴۷/۴) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسهل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۵۵)۔

2166 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادٌ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيْلَةَ قَيْسٍ اَنَّ اَمِيْرَ مَكَّةَ قَالَ عَهْدَ اَلِنَبِيِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَنْسُكَ لِلرُّوْبَةِ فَاِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلًا نَسَكْنَا بِشَهَادَتَيْهِمَا. فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ. وَقَالَ اِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَشَارَ اِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِذَلِكَ اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَرَبِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ بِنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُدَافَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مَّهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی:

ہم (چاند دیکھ کر قربانی کریں) یعنی عید الاضحیٰ منائیں اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قربانی کر لیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: وہ گورنر کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حارث بن حاطب تھے جو محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس گورنر نے یہ بات بھی کہی کہ تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے (احکامات) میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں پھر اس گورنر نے وہاں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے (یعنی ہم دو گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر چاند نظر آ جانے کا فیصلہ کر دیں)۔

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بیان کیا:

۲۱۶۶ - مَفْصِي فِي الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَرَجَالِهِ كَلْبُومٌ نَفَاتٌ رَعْبَادُ بْنُ عَوَامٍ هُوَ الْكَلْبِيُّ سَمُوْلًا هَمَّ - اَبُو سَمُوْلٍ الْوَاسِطِيُّ وَتَقَى اَبُو هَانِيٍّ وَالنَّسَائِيُّ اَبُو دَاوُدَ وَالمَجْلِيُّ وَالمُهَرَّبِيُّ وَطَمْنُ اَحْمَدُ فِي سَوَابِغِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ لَيْسَ هَذَا مَشْرُوعًا -

سعید بن سلیمان نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے اسکے بعد ابراہیم نے یہ بات بیان کی: وہ صاحب حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن ضیب بن وہب بن حذیفہ بن جمعہ تھے جنہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

2167- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّا صَحَبْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمْ حَدَّثُونَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤُوتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ فَإِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا وَأَنْسَكُوا .

☆☆☆ عبدالرحمن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے ہم نے ان سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو اگر دو عادل لوگ گواہی دیں تو (ان کی گواہی کی بنیاد پر) روزے رکھنے شروع کرو عید النطر کرو یا قربانی کرو (یعنی عید الاضحیٰ مناؤ)۔“

2168- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ مَنصُورٍ عَنِ رَبِيعِ عَنِ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوا هَذَا صَحِيحٌ.

☆☆☆ ربیع ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور یہ رمضان کا تیسواں دن تھا دود بیہاتی آئے اور ان دونوں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر منائیں۔ یہ حدیث مستند ہے۔

2169- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عُمَرَ أجازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَةِ الْهَلَالِ فِي الْفِطْرِ أَوْ أَضْحَى . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى . وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُدْرِكْ

۲۱۶۷- أخرجه احمد في مسنده (۲/۲۲۱): حدثنا يحيى بن زكريا قال: أخبرنا حجاج به -
وأخرجه النسائي (۱۳۲/۴) كتاب الصيام: باب قبول شهادة الرجل الواحد على لابل شهر رمضان: أخبرني ابراهيم بن يعقوب قال:
حدثنا سعيد بن جبب - ابو عثمان - وكان شيخا صالحا بطرسوس - قال: ابنا ابن زائدة عن حسين به - و انظر الحديث الاول في هذا الباب.

۲۱۶۸- تقدم في اول كتاب الصوم -

عُمَرَ . وَخَالَفَهُ أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بَنُ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ . حَدَّثَ بِهِ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْهُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابویلی بیان کرتے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن عبدالاعلیٰ نامی راوی ضعیف ہے اسی طرح ابن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابووائل، شقیق بن سلمہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں (کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے)۔“

اس روایت کو اعمش نے اور ان کے حوالے سے منصور نے روایت کیا ہے۔

2170 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ نَهَارًا فَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ . وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ . هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ تَابَعَ الْأَعْمَشَ مَنْصُورٌ كَتَبْنَاهُ بَعْدَ هَذَا .

☆☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، ہم اس وقت خانقین میں موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں یہ فرمایا تھا: چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو عید الفطر اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں۔

اس روایت کو شعبہ نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب تم دن کے ابتدائی حصے میں پہلی کا چاند دیکھ لو تو عید اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا۔

۲۱۶۹ - اضرجه البيهقي في سننه (۲۴۹/۴) كتاب الصيام: باب من لم يقبل على رؤية الهلال رمضان الا تالعين عدلين من طريق دارقطني: به - و اضرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۴-۱۶۷) باب: كم يجوز من الصوم على رؤية الهلال (۷۳۱۳) عن الثوري عن عبد الاعلى: به - و اضرجه البيهقي في الكبرى (۲۴۸/۴) من طريقه ورفاه بن عمر عن عبد الاعلى: به - وورد ابن هزم في (المحلى) (۲۲۸/۶) من طريقه ابن عبد الاعلى عن ابيه: به - قال السجستاني في (المجمع) (۱۶۶/۳): (وفيه: عبد الاعلى التلمبي: قال النسائي ليس بالثوري و يكتب مدينة و ضعفه اللثة) - اه - ابن ابى ليلى لم يسمع من عمر و لا يصح حديثه - و قوله: (كنا مع عمر - رضي الله عنه - نراه في الهلال) - ينظر المراد لابن ابى هانم - رحمهما الله - من (۱۰۸-۱۰۹) (رقم ۲۰۸) -

۲۱۷۰ - تابع ابا معاوية عليه شعبة فاخرجه عن الاعمش - اضرجه البيهقي في سننه (۲۴۸/۴) كتاب الصيام: باب من لم يقبل على رؤية الهلال الفطر الا تالعين عدلين من طريقه حقه بن عمر ثنا شعبه عن الاعمش: به - و سواتي بعد لقنا من طريقه النضر بن شميل و غيره قال: ناعمة: به -

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

271- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو أُمَيَّةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ خَانِقِينَ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ.

☆☆ ابوالائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس (خانقین کے مقام پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات اس چاند کو دیکھ چکے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم، مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۹۲۲)۔

○ حجاج بن محمد لمصیصی اعور، ابو محمد، ترمذی اصل، نزیل بغداد ثم مصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ لکنہ احتمال فی آخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موته، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں بغداد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۳۴)۔

○ احمد بن سعید بن صحر دارمی، ابو جعفر سرحسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۹)۔

272- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَاتَاهُ رَاكِبٌ فَرَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْهَيْلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِأَبِي نُعَيْمٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ قَالَ لَا أَدْرِي. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

272- أخرجه البيهقي في السنن (۲۳/۴) من طريق الدارقطني به - وقد تابعه الأعمش عليه منصور - فأخرجه عن أبي وائل كما سياتي بعد حديثه -

272- أخرجه البيهقي في السنن (۲۴۹/۴) كتاب الصيام باب من لم يقبل على روية لائل الفطر الا شاهدین عدلين من طريق يزيد بن ابي اسرايل بن يونس به - وانظر الحديث الخامس في الباب -

عَلِيٍّ قُلْتُ لِيَحْيَىٰ بْنِ مَعِينٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَىٰ مِنْ عُمَرَ فَلَمْ يُثَبِّتْ ذَلِكَ . عَبْدُ الْأَعْلَىٰ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ النَّظَلِيُّ
غَيْرُهُ أَثَبَّتْ مِنْهُ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ أَصَحُّ اسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ .

☆☆ ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ کے پاس ایک سوار آیا اور
نے بتایا: اس نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ عید الفطر کریں۔
محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا
کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث
کا سماع کیا ہے تو انہوں نے اسے درست قرار نہیں دیا۔
عبدالاعلیٰ نامی راوی عبدالاعلیٰ بن ثعلبی ہیں جو مستند نہیں ہیں۔

ابو وائل کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے جسے اعمش اور منصور نے ابو وائل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2173 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِنِينَ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَلَا
رَأَيْتُمْ الْهَيْلَالَ لَأَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً . قَالَ لَنَا
بَكْرٌ إِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيبٌ وَخَالَفَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .

☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو ہم اس وقت خائنین کے مقام پر
تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک
عید نہ کرو جب تک دو عادل آدمی اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں۔
ابو بکر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤمل نامی راوی کو یہ روایت یاد تھی تو یہ روایت غریب ہے کیونکہ امام عبدالرحمن بن
مہدی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

2174 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِنِينَ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَلَا
رَأَيْتُمْ الْهَيْلَالَ نَهَارًا فَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تُمْسُوا إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً .

☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا ہم لوگ اس وقت خائنین میں موجود
(اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو شام ہونے تک افطاری

2173 - أخرجه البيهقي في سننه (212/6) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق المدارقطني به - و مؤمل بن اسماعيل صحابي

سفيان الحنظلي: كتاب في التفرغ (290/2) لكن تابعه ابن سوري فأخرجه عن سفيان عن منصور وهو رواية مؤمل - و سفيان بن عمار -

2174 - أخرجه البيهقي في سننه (212/6 - 212) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق النسائي بن سليمان بن عبد الرحمن بن

سوري به - و قد تابعه عبد الرحمن بن سوري عليه محمد بن يوسف ثنا سفيان به -

کرو جب تک دو مسلمان اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں (تو تم روزہ توڑ کر عید الفطر مناؤ)۔
 2175 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ
 بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
 اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاللَّهِ لَا هَذَا
 الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا . زَادَ خَلْفٌ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى
 مُصَلَّاهُمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ .

☆☆ ربیع بن حراش ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کے
 درمیان اختلاف ہو گیا، دو دیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی
 کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی (وہ روزہ توڑ دیں اور عید الفطر
 منائیں)۔

خلف نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی) لوگ عید گاہ کی طرف (عید کی
 نماز کے لیے) آئیں۔

یہ سند حسن ہے اور ثابت ہے۔

2177 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَتِهِ قَالُوا قَامَتِ الْبَيْتَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَغْدُوا مِنَ الْغَدِ إِلَى عِيدِهِمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ
 رُفَعًا بَعْدَهُ أَيْضًا .

☆☆ ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ
 گواہی دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے حکم دیا (وہ روزہ توڑ دیں اور اگلے دن صبح
 عید کی نماز کے لیے جائیں)۔

یہ روایت حسن ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی حسن ہے۔

۲۱۷۷ - اضرجه عيد الرزاق في الصوم (۱۶۵/۶) باب: اصبح الناس صياماً وقد رثي الهلال (۷۳۲۹) عن نصيب بن بشير قال: صيدني
 ليو بن مشر بن ابي وشمية ان ابا عمير بن انس حدثه... به - و اضرجه البيهقي في الصوم من الكبرى (۲۵۰، ۲۶۹/۶) من رواية ابي
 جهينة و نبيه عن ابي بشير به -

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم صالح کبیر، ابو جعفر بغدادی، نزیل مکہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۶۸)۔

○ ابو عمیر بن انس بن مالک انصاری، وقیل: اسمہ عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقیل: کان اکبر ولد انس بن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۴۳)۔

2178 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمُومَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمُومَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَجَاءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُفِطَرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

☆☆ ابوبشر بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمیر بن انس کو اپنے بعض چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابونضر اپنے انصاری چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ سوار وہاں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی وہ (روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عید گاہ کی طرف) عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

2179 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَقَالَ أَصُومُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَحَسُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُفِطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ لَمْ يَرِ الْعَامَّةُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَأَى رَجُلٌ عَدْلٌ رَأَيْتُ أَنْ أَقْبَلَهُ لِلْأَثَرِ وَالْإِحْتِيَاطِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدَ لَا يَجُوزُ عَلَى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ قَالَا الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لَا أَقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا شَاهِدَيْنِ وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى كُلِّ مُغْتَبٍ.

☆☆ فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے رمضان کا حال دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

2179 - اضرجه الشافعي في الام (٩٤/٢) في اول كتاب الصيام الصغير و من طريقه اضرجه البيهقي في (المعرفة) كتاب الصيام (٢٤٤ ٢٤٢/٦) باب الشهادة في روية الهلال (٨٦٠٦)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اور فرمایا: میں شعبان کے دن میں روزہ رکھ لوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے، میں رمضان کے دن میں روزہ نہ رکھوں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا ہو اور ایک عادل شخص اُسے دیکھ لے تو میں اس بات کو جمع دوں گا کہ میں اس کی گواہی قبول کر لوں کیونکہ اثر سے بھی یہ بات منقول ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔

لیکن اس کے بعد امام شافعی نے یہ فتویٰ دیا: رمضان کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔ امام شافعی اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بارے میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی قبول کروں گا رقیاس یہی ہے ہر غائب چیز کے بارے میں گواہی کا یہی حکم ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی مدنی، یلقب: دیباج، وهو اخو عبد اللہ بن حسن بن حسن لامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۷۶)۔

2180 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلْيُفِطِرْ وَلْيُخْفِي ذَلِكَ .

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص شوال کا چاند دیکھ لے وہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس بات کو مخفی رکھے (لیکن اس اکیلے کی گواہی پر دوسرے لوگ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے والے نہیں ہوں گے)۔

2181 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي بَرَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ أَنَّهُ يَصُومُ لَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفِطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلَا يُفِطِرُ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلَى أَنْ يُفِطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا مِنْهُمْ ثُمَّ يَقُولُ أَوْلَيْكَ إِذَا فَطَرَ عَلَيْهِمْ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ .

☆☆ امام مالک بیان کرتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اب اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے یہ دن رمضان کا حصہ ہے جو شخص اکیلا شوال کا چاند دیکھ لے وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ لوگ اس بارے میں اس پر الزام لگائیں گے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا، کیونکہ اس میں سے بعض لوگ وہ بھی کہتے ہیں جو مامون نہیں ہوتے۔

۲۱۸۰ - أخرجه الشافعي في اللام (۹۶/۲) في اول كتاب الصيام الصغير -

۲۱۸۱ - أخرجه مالك في الموطأ (۲۶۰/۱) في الصيام: باب: ما جاء في رؤية الهلال للصوم و الفطر في رمضان -

پھر وہ یہ بات اس وقت بیان کرے جب چاند لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور وہ یہ کہیں: ہم نے چاند دیکھ لیا ہے۔
2182 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْكِنْدِيُّ الصِّيرْفِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا
 السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ - وَهُوَ الدَّالَانِيُّ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهَلَّ
 هَلَالٌ ذِي الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا الْمُقَلَّلُ يَقُولُ لِلَّيْلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ لثَلَاثٍ - قَالَ - فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِيَ
 عَبَّاسٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَعَدَّ لِي مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا أَهَلَّلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَدَّهُ إِلَى رُؤْيَيْهِ. هَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ -

☆☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے ذوالحجہ کا چاند دیکھا تو وہ ہمیں بڑا لگا جس شخص نے اس کو کم قرار دیا تھا تو
 نے دوسری رات کا چاند کہا اور جو زیادہ بیان کر رہا تھا اس نے اسے تیسری رات کا چاند کہا جب ہم مکہ آئے اور ہماری ملاقات
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے جب ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے ہمارے سامنے جو گنتی اس حساب
 تھی (جس میں ہم نے چاند دیکھا تھا) میں نے ان سے کہا: ہم نے تو چاند کو بڑا دیکھا تھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی
 علیہ وسلم نے چاند کے دیکھے جانے کے ساتھ (مہینے کے آغاز کو) مشروط کیا ہے۔
 یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف حضرمی کوفی صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ راوی
 کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب"
 حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸)۔

2183 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهَلَالَ
 بَعْضُهُمْ هُوَ لثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلَّيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِلَّيْلَتَيْنِ
 بَعْضُهُمْ لثَلَاثٍ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ هُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِي رَأَيْتُمُوهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَدَّهُ إِلَى الرُّؤْيَةِ. وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب ہم نے بطن نخلہ میں پڑاؤ کیا تو
 چاند دیکھ لیا، بعض نے کہا: یہ دوسری کا چاند ہے اور بعض نے کہا: یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ
 عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی، ہم نے انہیں بتایا: ہم نے چاند دیکھا تھا، بعض نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: تیسری

۲۱۸۲ - اضرجه مسلم في الصوم (۲/۷۶۵) باب: بيان انه لا اعتبار بكمرة الهلال و صفه (۱۰۸۸) عن ابي بكر بن ابي شيبة: حدثنا

ت کا چاند ہے انہوں نے کہا: تم نے کس رات میں اسے دیکھا تھا تو ہم نے کہا: فلاں رات کو تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی رات کا جس رات میں تم نے دیکھا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حکم کو دیکھنے کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

2184- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مَرْةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا هَلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ مِى عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆☆☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا، ہم ذات عرق میں موجود تھے، ہم نے ایک شخص کو رات عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دریافت کرنے کے لیے بھیجا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نادر فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے تمہارے سامنے پھیلا دیتا ہے، اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم سے تعداد پوری کر لو۔

یہ روایت مستند ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَاعِدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَّمَ - قَالَ - فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَبِعَثْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهِرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَقُلْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ زَالَ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَيْهِ مُعَاوِيَةُ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا وہ فرماتے ہیں: میں شام آیا، سیدہ ام الفضل کا کام پورا کیا، اسی دوران رمضان کا چاند نظر آ گیا، میں شام میں ہی موجود

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۶/۲) باب: بيان انه لا اعتبار بغير الهلال و صفره (۱۰۸۸) و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: تحليل علي ان الهلال يكون لليلة التي يرى صفر او كبر ما لم يمض ثلاثون يوماً للتسوية ثم لا يرى الهلال لغيره او صواب كلالها - مسلم و ابن خزيمة - عن بنار محمد بن بشار به - و اخرجه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة و ابن المنذر كلالها محمد بن جعفر به -

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان ان نكس بلد منسوم و انسوم اذا رآوا الهلال ببلد لا ينبت حكمة لها بعد غروب الشمس و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: الدليل على ان الواجب على الفل كل بلدة صيام رمضان؛ لرواية غيرهم كلالها عن علي بن حجر السلمي عن اسماعيل بن جعفر به - و اخرجه مسلم عن يحيى بن يحيى و يحيى بن ايوب و قتيبة كل يوم محمد بن جعفر به -

تھا، میں نے جمعے کی رات میں چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا، حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے چیت کی، پھر جب میں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے پوچھا: تم نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ تو میں نے جواب میں نے اُسے جمعہ کی رات میں دیکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا، میں نے روزہ بھی رکھا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھیں گے، یہاں تک کہ تمیں کی تعداد پوری لیں یا شوال کا چاند دیکھ لیں تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حرملة قرشی مدنی، مولیٰ ابن حویطب، وقد ینسب ینہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۴۳)۔

2186 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُرْزَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَصْبَحْنَا صَوْمًا ثَلَاثِينَ فَجَاءَ أَعْرَابِيَانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ بِالْفِطْرِ وَأَفْطَرُوا.

☆☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (رمضان کے مہینے میں) تیسویں دن کی صبح کی بات دود بیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چائم تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ ختم کریں اور عید الفطر منائیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن بشار رمازی، ابو اسحاق بصری، حافظ لہ اوہام، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۶)۔

2186 - اضرجه العاکم فی المستدرک (۲۹۷/۱): حدیثنا جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی: ثنا علی بن عبد المرزبان ثنا اصمان بن الطالیفانی ثنا سفیان بن عیینة عن منصور عن ربیع بن حیراش عن ابی مسعود الانصاری قال اصبحنا صومًا ثلاثین فجاء اعرابیان رجلاًین یشهدان عند النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) انہما اهلاہ بالامس فامر بالفطر و افطروا۔ وقال العاکم: لعدا حدیث صحیح علی شرط التبیح و لم یضربوا فی اسنادہ: کما تقدم ذکرہ.

4- باب تبیت النیة من اللیل وغیره

باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا

2187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ الْمُفْضَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔“

مفضل سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبد اللہ بن عباد نامی راوی منفرد ہیں تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2188- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ أَمَلَاءُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُؤْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ .

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ . وَقَالَ أَيُّضًا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ وَوَيَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا۔“

2187- اخرجہ البيهقي في الكبرى (٢٠٢/٤) في الصيام باب: الدخول في الصوم بالنية من هذا الوجه - قال العافظ في (التلخيص) (١٨٩/٢) : (وفيه عبد الله بن عباد وهو مجهول وقد ذكره ابن حبان في الضعفاء) - ا - (وذكره ابن حبان في المجروحين (٤٦٧/٢)) وقال: (شيخ سكن مصر يغلب الاخبار روى عن المفضل بن فضالة عن يحيى بن ايوب عن سعيد بن عمرو عن عائشة عن النبي - عليه الصلاة والسلام - وقال: (من لم يبيت النية قبل طلوع الفجر فلا صيام له)) وهذا مقلوب: انما هو عند يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة صحیح من غير هذا الوجه فيما يتسببه هذا - روى عنه روح بن الفرغ ابو الزينباج نسخة (موضوعة) - ا - و اخرجہ ابن ماجه في الصوم (٥٤٢/١) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (١٧٠٠) عن ابي بكر بن ابي نبيبة به -

2188- و اخرجہ الطبراني في الاوسط (٩٠٩٤) من حديث ممن بن عيسى ثنا اسحاق بن حازم به - و لفظه: (لم يورضه) - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن اسحاق بن حازم الا ممن - وروي هذا الحديث اللبث بن سعد عن يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - و لم يقل: (يورضه) قال: (يفرضه) - ا - وقال ابن ابي حاتم في العلل (٢٢٥/١) (٦٥٤) : (سالت ابي عن حديث اخرجہ عن القزاز عن اسحاق بن حازم عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - قلت لابي: ايضا اصح! قال: لا ادرى لهذا الحديث مما سمع من سالم او سمع من الزهري عن سالم - وقد روى الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن حفصة قولها غير مرفوع - وهذا عند ابيه - والله اعلم - ا -

ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
 ”جو شخص رات میں ہی اسے لازم نہیں کر لیتا۔“
 یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2189 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . رَفَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرَّفَعَاءِ . وَاخْتَلَفَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي إِسْنَادِهِ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا وَتَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ وَكَذَلِكَ قَالَ بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ وَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرُوهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَاخْتَلَفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِي إِسْنَادِهِ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَحَفْصَةَ قَالَا ذَلِكَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص صبح صادق سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا۔“

اس روایت کو بعض راویوں نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2189 - أخرجه أبو داود في الصوم (261/2) باب: النية في الصيام (2604) عن أحمد بن صالح عن عبد الله بن وهب: به - وأخرجه الترمذي في الصوم (108/2) باب: ما جاء في صيام لمن لم يعزم من الليل (720) عن إسماعيل بن منصور: أخرنا ابن أبي مريم: أخرجه يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر: به - وأخرجه النسائي في الصوم (197/1) باب: ذكر اختلاف الناقلين لأخبار حفصة عن حديث الليث بن سعد عن يحيى بن أيوب: به - ومن حديث أنس بن مالك عن يحيى بن أيوب: وذكر آخر أن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم حدثنا عن ابن شهاب عن سالم: به - وقال الترمذي: (حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعاً إلا من هذا الوجه - وقد روي عن صالح عن ابن عمر قوله: وهو أصح - وهكذا أيضاً روي هذا الحديث عن الزهري موقوفاً ولا نعلم أحد رفعه إلا يحيى بن أيوب: وإنما معنى هذا عند أهل العلم: لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان أو في قضاء رمضان أو في صيام نذر - إذا لم ينو من الليل لم يجزه - واما صيام التطوع: فمباح له أن ينويه بعد ما أصبح: وهو قول النسائي وأحمد وإسحاق) - قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص المبير) (361/2): (اختلف الأئمة في رفعه ووقفه: فقال ابن أبي حاتم عن أبيه: لا يروي إسحاق أصح: أخرجه رواية يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم: ورواية إسماعيل بن عازم عن عبد الله بن أبي بكر عن سالم بطور من سائلة الزهري: لكن الوقف أتته - وقال أبو داود: لا يصح رفعه - وقال الترمذي: الموقوف أصح: ونقل في (العلل) عن البخاري أنه قال: هذا خطأ: وهو حديث فيه اضطراب: والصحيح عن ابن عمر موقوف - وقال النسائي: الصواب عنده موقوف: ولم يصح رفعه - وقال أحمد: ما له عنده ذلك الاقتدار - وقال الحاكم في (المستدرک): صحيح على شرط البخاري: وقال في (المستدرک): صحيح على شرط البخاري: وقال الخطابي: أسنده عبد الله بن أبي بكر: وزيارة الثقة مقبولة - وقال ابن حزم: الاختلف فيه يزيد الشهر لوجه - اهـ -

بعض نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
بعض نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ بعض راویوں نے اسے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے قول کے طور پر
نقل کیا ہے۔

زہری سے نقل کرنے کے بارے میں اس روایت کے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

2190 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .
☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص صبح صادق صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کرتا، اس کا روزہ نہیں

2191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ أَبِي اسْحَاقِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ هِلَالٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ
جَمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ فَلَا يَصُمْ .

☆☆ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
”جو شخص رات کو ہی روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے تو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کو صبح ہو جائے اور اس شخص نے ارادہ نہ
کیا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمونہ بنت سعد، اوسعید، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ لہذا حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳/۲، ۶۱۵)، اصابہ (۳۲۳/۸) وما بعدھا۔

2192 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُولُ أَصْبَحَ
رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا صُبْحَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا فَرَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفِطِرْ حَتَّى امْسَى .

۱۹۹ - اخرجہ النسائي في الصيام (۱۹۷/۱) باب: ذكر اختلاف الناقلين لغير حفصة في ذلك عن ابي اسحاق بن ابراهيم عن سفيان به -
۲۰۰ - اخرجہ عن احمد بن حنبل عن سفيان به - وقال عقبه: (ارسله مالك بن انس) - ثم اورد من حديث ابن القاسم: حدثني مالك عن ابن شهاب
عن عائشة و حفصة - مثلہ - قال البيهقي في (المعرفة) (۲۲۸/۶) (۸۵۶۰): (ارسله مالك عن ابن شهاب عن حفصة و اخرجہ الليث عن عقيل عن
الزهري عن سالم ان عبد الله و حفصة قالوا ذلك و اخرجہ معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة - و قيل: عن معمر عن الزهري عن
سيرة بن عبد الله عن ابيه عن حفصة - و قيل غير ذلك) - الہ - وراجع بقية طرق الحديث الموضع السابق عند النسائي -

۲۰۱ - اخرجہ ابن الجوزي في التحفيس (۶۶/۲-۶۷) من طريقه الدارقطني به - و الواقدي مشرؤك: كما سبق -
۲۰۲ - فيه الواقدي ايضا - و امر ابن عمر اخرجہ عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۱) باب: اصبح الناس صياماً و قد رثي الربيع (۱۷۴۰) عن
ابن جريح قال: اخبرني موسى عن نافع قال: رثي لعلال شوال من الشراء فلم يفطر عبد الله حتى امسى و خرج الى المصلى من الفد -

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى هِلَالَ شَوَالٍ نَهَارًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ هِلَالِ شَوَالٍ إِذَا رُئِيَ بَاكِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ إِنَّ رُئِيَ هِلَالَ شَوَالٍ بَعْدَ أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ إِلَى الْعَصْرِ أَوْ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ تیسویں تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں صبح کی آپ نے دن میں ہی شوال کا چاند دیکھ لیا تو آپ نے شام میں افطاری نہیں کی۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے دن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اُس وقت تک افطاری کرنا حلال نہیں ہے جب تک تم پہلی کا چاند اس وقت تک نہیں دیکھ لیتے جب اسے دیکھا جاتا ہے (یعنی رات کے وقت)۔

معاذ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں دریافت کیا جب اسے صبح کے وقت دیکھ لیا جائے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر شوال کا چاند صبح صادق ہو جانے کے بعد عصر تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مغرب تک) طلوع ہو جائے تو اس رات کا چاند شمار ہوگا جو آگے آئے گی۔

امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

2193 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَهِيَ

جَدَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَيْهَا فَاتِيَّ يَأْنَاءِ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ

النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ أَمِيرٌ - أَوْ أَمِينٌ - نَفْسِهِ فَإِنْ شَبَّ فَصُومِي وَإِنْ شَبَّ

فَافْطِرِي .

۲۱۹۳ - اخرجہ احمد (۲۶۱/۶) والنسائي في الكبرى (۲۶۹/۲) كتاب الصيام: باب الرخصة للصائم المتطوع ان يفطر. وذكر اختلاف

الناقلين لعديث ام هانئ - الحديث (۲۲۰۲/۲۲۰۲) من طريق شعبة عن جعدة عن ام هانئ. وقال النسائي: (لم يسمه جعدة من ام هانئ

فقد قال شعبة: وكان سماك يقول: حدثنا ابنا ام هانئ فروثه انا عن افضلوسيا) وبياني لهذا عند دارقطني - وخرج الطيالسي (۱۸۸)

عن شعبة - نحوه - ومن طريق الطيالسي اخرجہ الترمذي في الصوم (۱۰۹/۲) باب: ما جاء في افطار الصائم المتطوع (۷۲۲) والبيهقي

في السمرقة (۲۲۸/۶) في الصوم: باب: صيام التطوع والخروج منه (۸۹۲۰) واهم في مسنده (۲۶۱/۶) - وقال الترمذي: (حديثه

لهانئ في اسناده مقال والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الصائم المتطوع اذا افطر

فلا قضاء عليه الا ان يحسب ان يفطره - وهو قول مطران الثوري واهم واهم والشافعي) - قال الزيلعي في نصب الر

سالم من ذلك - والحديث صحيح: كما في الحاكم والذهبي) - قال الفهري في السوادية (۲۶۵/۵): (وفي اسناده اضطراب الا ان سند ام

محمد بن ام شعبة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن العاص عن ام هانئ: به - ومن طريق ابي

اخرجہ البيهقي في مسنده (۲۷۷/۶) كتاب الصيام: باب صيام التطوع والخروج منه قبل نياحه -

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے لیے ایک برتن بڑھایا گیا، تو آپ نے اس میں سے پیا، پھر وہ برتن میری طرف بڑھا دیا، میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نقلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اپنی ذات کا امین ہوتا ہے، اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو، اگر چاہو تو یہ کھاپی لو۔

2194 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُونُسَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَيْتُ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً . فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ عَنْكَ شَيْئًا قَالَتْ لَا . قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ . اِخْتَلَفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيهِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكُ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لایا گیا، آپ نے اسے پیا، پھر میری طرف بڑھا دیا، پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کوئی قضاء روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

سماک نامی راوی سے نقل کرنے میں اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

2195 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ أَوْ أَمِيرٌ نَفْسِهِ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ لَا حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا وَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشروب لایا گیا، آپ نے اسے نوش فرمایا اور مجھے پینے کے لیے دیا، تو میں نے بھی پی لیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نقلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کے بارے میں (امین) ہوتا ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ کہے: ابھر ہوتا ہے) یعنی اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) یعنی اگر چاہے تو روزہ برقرار رکھے اور اگر چاہے تو توڑے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت سیدہ ام ہانی سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! یہ روایت ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔

2194 - أخرجه الترمذي في الكبرى (250/2) كتاب الصيام، باب ذكر حديث سماك الحديث (2204) - و البيهقي في سننه (276/1) كتاب الصيام، باب صبيح التطوع و الخروج منه قبل تمامه من طريق أبي عوانة عن سماك به -
2195 - أخرجه الطيالسي (1618) عن شعبه به - و من طريق الطيالسي أخرجه الترمذي و غيره: كما سبق في الرواية قبل الماضية -

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے جعدہ کے صاحبزادوں میں سے زیادہ فضیلت والے شخص سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

2196 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو

صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ سِمَاكُ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنَةُ أُمِّ هَانِيَةَ فَرَوَيْتُهُ أَنَا عَنْ أَفْضَلِهِمَا وَصَلَّ إِسْنَادُهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: سماک یہ فرمایا کرتے تھے کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے یہ حدیث سنائی ہے اور میں نے اس حدیث کو ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت والے صاحب سے نقل کیا ہے۔

امام ابو داؤد نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَرِبَ شَرَابًا فَأَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبْتُهُ قَالَتْ اسْتَغْفِرْ لِي إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً مِثْلَ قَوْلِ أَبِي عَوَانَةَ قَوْلُهُ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ وَهُمْ مِنَ الْوَلِيدِ وَهِيَ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور اپنا بچا ہوا مشروب سیدہ ام ہانی

رضی اللہ عنہا کو عطاء کیا تو سیدہ ام ہانی نے بھی اُسے پی لیا پھر انہوں نے عرض کی: میرے لیے دعائے مغفرت کریں کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابوعوانہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ایسے الفاظ ہیں:

”راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے یہ ولید نامی راوی کا وہم ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔“

2198 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا صَائِمَةٌ فَسَأَلَنِي فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُورَكَ. قَالَ إِنْ كَانَ قِضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ.

2197 - اضرجه النسائي في الكبرى (۲۲۰۷) كتاب الصيام: باب ذكر حديث سماك من طريق اسباط عن سماك عن رجل عن يحيى: به - (عن رجل) بين سماك ويحيى - وقد وقع فيه الوليد - كما ذكر الدارقطني هنا - فان اسباطاً ضالفة: فاضرجه عن سماك عن رجل عن يحيى - كما اضرجه النسائي - وفي اسناده مصبول -

2198 - اضرجه احمد (۲۴۲/۶) من طريق سوز والدارمي (۱۷۴۲) من طريق ابي النعمان: كذا هنا - سوز و ابو النعمان - قالوا: حدثنا حماد بن سلمة: به - و اضرجه احمد (۱۴۲۱/۶): حدثنا يزيد: حدثنا حماد بن سلمة: به - وفيه (هارون) ابن بنت ام هانئ: هو ابن ام هانئ - وفي

تقدم من رواية ابي عوانة عن سماك - و ذكره البيهقي في المعرفة (۲۲۹/۶) في الصيام: باب: صيام التطوع و الضرع منه (۱۸۲۹) من طريق ابي داود الطيالسي: حدثنا حماد بن سلمة: به -

وَرَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ .

☆☆ ہارون اپنی دادی (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشروب کا بچا ہوا میری طرف بڑھایا تو میں نے اسے پی لیا پھر میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کو واپس کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ رمضان کی قضاء کا روزہ تھا تو تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا اور اگر نقلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو اس کی قضاء کر لینا اگر چاہو تو قضاء نہ کرنا۔

اس روایت کو حاتم بن ابوصغیرہ نے سماک کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون، من ولد ام ہانی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۰۰)۔

2199- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْخَقَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ - يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ - حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نقلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے وہ چاہے تو روزہ برقرار رکھے اگر چاہے تو توڑ دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حجاج، اہتمی، منقری، خاقانی، ابویوب بصری، واسم ابیہ عبداللہ، یہ لین الحدیث ہیں، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۵۷۷)۔

2200- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ - أَوْ أَمِيرٌ - نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . اِخْتَلَفَ عَلَيَّ سِمَاكٌ فِيهِ وَإِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكٌ مِنْ ابْنِ أُمِّ هَانِيَةَ عَنْ

۲۱۹۹- اخرجہ الحاکم فی السننک (۱/۲۹۹) من حدیث بندار ثنا یحییٰ بن ابی حجاج الخاقانی - بہ - و اخرجہ النسائی فی الکبریٰ (۲/۲۵۱) کتاب الصیام: باب ذکر حدیث سماک الحدیث (۲۳۰۸-۲۳۰۹) و البیہقی فی سننہ (۱/۲۷۶) و احمد فی السنن (۶/۱۲۴) من طریق ابی یونس القشیری: ہانم بن ابی صغیرہ - بہ - قال النسائی: (ابو صالح لهذا یختلفون فی اسیمہ فقبل: انه باذان - و قبل: باذام - و لہو ضعیف الحدیث - قال: و لہو ابو صالح صاحب الکلبی و قد روی عنہ انه قال فی مرضہ: کل شیء صدنکم بہ فریو کذب - قال: وقال سفیان عن محمد بن قیس عن حبيب بن ابی ثابت: کنا نسبی ابا صالح: ذوزنن و لہو بالفارسیة: کذاب - الا ان یحییٰ بن سعید لم یشرکہ و قد حدث عن اسماعیل بن ابی خالد عنہ -

۲۲۰۰- اخرجہ الحاکم فی الصومام (۱/۲۹۹) باب: صوم المتطوع: من حدیث بکار بن قتیبہ الفاضی: ثنا صفوان بن عیسی الفاضی - بہ -

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے بارے میں امین (راوی کو شک ہے) امیر (یعنی وہ اپنی مرضی کا مالک ہو ہے) چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو توڑ دے۔

اس بارے میں سماک سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

سماک نے اس حدیث کو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے سے سنا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِإِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَأْسًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نفل روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

2202- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَّازِيُّ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيدُ

الصَّوْمَ فَيَقُولُ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَتَاكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ فَنَقُولُ أَوْلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا فَيَقُولُ بَلَى وَلَكِنْ لَا بَأْسَ أَفْطَرَمَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا أَوْ قِضَاءً رَمَضَانَ. مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ الْعَرُزَمِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے؟ کوئی (کھانے کی

چیز) تمہارے پاس آئی؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ عرض کرتے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی

نیت نہیں کی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ہاں! لیکن اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں روزہ توڑ دوں جبکہ وہ نذر کا نہ ہو

رمضان کا نہ ہو۔

محمد بن عبید اللہ نامی راوی عززی ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

2203- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ

۲۲۰۱- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۴-۲۷۲) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبينه (۷۷۷) عن ابن جرير: به- و أخرجه

النسائي: أخرجه عبد المجيد عن ابن جرير: به- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۷/۴) و المعرفة (۲۶۰/۶) في الصوم: باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۷)-

۲۲۰۲- أخرجه ابن خزيمة (۲۱۴۱) و ابن حبان (۳۲۲۹) من حديث روح بن عباد: به- و أخرجه مسلم في الصوم (۸۰۹/۲) باب: صوم

صوم النافلة بنية النسيان قبل الزوال (۱۱۵۴) و ابو داود في الصوم (۲۴۲/۲) باب: في الرخصة في ذلك (۲۱۵۵) و الترمذي في الصوم (۱۱۸/۲) باب: صيام المنطوع بغير تبييت (۷۲۳) و النسائي في الصوم (۱۹۵-۱۹۶/۴) باب: النية في الصوم و البيهقي في الصوم

(۲۷۵-۲۷۶/۴) باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل نسيان و عبد الرزاق في الصوم (۲۷۷/۴) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبينه (۷۷۹۲) و احمد في مسنده (۲۰۷/۶) من وجوه من طلحة بن يحيى: به-

لِلَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ الطَّعَامِ قُلْتُ لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ.

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند کرتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ کے پاس وہ والا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، تمیمی، مدنی، نزیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ۷، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۵۳)۔

2204 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَطْحَاءَ وَآخَرُونَ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنَسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّبِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِذَا أَصُومَ . وَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ . قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِذَا أَطَعَمَ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں کھا لیتا ہوں اگرچہ میں نے روزے کی نیت کی تھی۔

اس روایت کی سند حسن صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن حسن بن عنسہ وراق نھشلی، ابو عبد اللہ بصری، نزیل (سامرا)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۰۱)۔

2205 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ

۲۱۵ - أخرجه البيهقي في الكبرى في الصوم (۲۰۲/۴) من رواية عكرمة عن عائشة به - وقال: (ولهذا إسناده صحيح) - ۱۰ -

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفِطِرْ مَتَى شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو تو وہ جب چاہے اُسے توڑ

ہے۔

2206- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوَيْسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ الرَّمَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا

الْعُمَيْسِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ

الدَّرْدَاءِ- قَالَ- فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةٌ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ

اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفِطِرَنَّهُ. قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ مَعًا

ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَأَفِطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَائْتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَقَالَ

كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ قَالَ قِيمَ الْآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّأَا ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِرَسُولِ

رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالذِّئْبِ أَمْرَهُ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا

الدَّرْدَاءُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ. لَفِظُ أَبِي طَالِبٍ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان

فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا (منہ بولا بھائی) بنا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان

حضرت ابو درداء سے ملنے کے لیے آئے تو سیدہ ام درداء کو خراب حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: آپ کے بھائی رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں دن کے وقت روزہ رکھتے ہیں انہیں دنیا کی اور بیوی کی کوئی ضرورت

نہیں ہے پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور ان کے

آگے کھانا رکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ بھی کھائیے انہوں نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ روزہ توڑ دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا

میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھا لیا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت ان کے ہاں گئے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارادہ

۲۲۰۵- اخرجہ ابن ابی نبیۃ عن ابی الاحوص عن سماک بن- و اخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۲۷۱/۴) باب: افطار التطوع (۲۷۷-۲۷۷)

اسرائیل عن سماک بن- و اخرجہ ابن جریر: اخرجہ ابن عطاء عن ابن عباس بنحوہ- اخرجہ عبد الرزاق (۷۷۶۷) و البیہقی فی

(۲۷۷/۴) و المرفقہ (۲۴۰/۶) (۸۹۲۵)- و اخرجہ البیہقی كذلك من طریق جریر عن عمرو بن دینار عن ابن عباس بنحوہ-

۲۲۰۶- اخرجہ البخاری فی الصوم (۱۹۶۸) باب: من اقسَمَ علی اخیه لیفطر فی التطوع و لم یر علیه قضاء اذا کان اوفی له و فی

(۶۱۳۹) باب: صنع الطعام و التلطف للضيف و الترمذی فی الزهد (۲۴۱۲) و البیہقی فی الصوم (۲۷۶/۴) و ابن حبان فی صحیحہ

کتاب البر و الاحسان (۲۲۰) من طریق جعفر بن عون بن-

کہ وہ نوافل ادا کرنے شروع کریں تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا اور ان سے کہا کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے آپ نقلی روزہ رکھیں بھی اور کسی دن چھوڑ بھی دیں (نقلی نماز) ادا بھی کریں اور سو بھی جایا کریں اپنی اہلیہ کے پاس بھی جایا کریں ہر حقدار کو اس کا حق دیا کریں۔ جب صبح کا وقت قریب آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھیں اگر آپ (نوافل ادا کرنا چاہیں) یہ دونوں حضرات اٹھے انہوں نے نوافل ادا کیے پھر (فجر کی نماز) ادا کرنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو درداء! تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے آپ نے وہ ہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت سلمان نے ارشاد فرمائی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابوطالب نامی راوی کے ہیں۔

2207 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْتِينَا فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ . فَإِنْ قُلْنَا نَعَمْ تَغَدَّى وَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . وَإِنَّهُ آتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ وَإِنَّا قَدْ خَبَأْنَاهُ لَكَ . قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَأَكَل . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ وہ کھا لیتے اور اگر ہم عرض کرتے: جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمیں تحفہ کے طور پر (حیس) بھیجا گیا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں تحفے کے طور پر حیس دیا گیا ہے جو میں نے آپ کے لیے سنبھال کے رکھا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی، لیکن پھر آپ نے اُسے کھا بھی لیا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2208 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۰۷ - مضمی تخریجہ قبل اربع روایات - وروایۃ الثوری لہذہ عند ابی داؤد والترمذی والنسائی فی المواضع السابق ذکر لہا۔
۲۲۰۸ - اخرجہ النسائی فی الکبری - کما فی نھب الرایۃ (۱۶۸/۲) - حدیثنا محمد بن منصور ثنا سفیان بن عیینہ - بہ - وخرجہ الشافعی اخرجنا سفیان بن عیینہ - بہ - ومن طریق الشافعی اخرجہ البیہقی فی المعرفة (۲۲۵/۶) فی الصیام: باب: صیام النطوع و الخروج منه قبل تمامہ (۹۰۶) (۸۹۰۷) و فی الکبری (۲۷۶/۴) - وقال البیہقی فی (المعرفة): (قال المزنی: سمعت الشافعی بقول: سمعت سفیان عامۃ مجالسہ لا ینکر فیہ: (ما صوم يوماً مکانہ): ثم عرضتہ علیہ قبل ان یسوت: بسنة فاجاب فیہ: (ما صوم يوماً مکانہ) - قال البیہقی: (لما سمیت قد اخرجہ جماعة عن سفیان دون لفظہ - و اخرجہ جماعة عن طلحة بن یحیی دون لفظہ منسجم: سفیان الثوری و تبعہ بن العجاج و عند الواحد بن زیاد و کعب بن الجراح و یحیی بن سعید القطان و یعلی بن عجبہ و غیرہم) - وقال البیہقی فی الکبری: (ومواشہ - یمنی: ابن عیینہ - عامۃ دھمہ لہذا الحدیث لا ینکر فیہ لفظہ مع روایۃ الجماعة عن طلحة بن یحیی لا ینکرہ منسجم اھد: منسجم: سفیان الثوری و تبعہ و کعب و غیرہم - نزل علی خطا لہذہ اللفظہ - والله اعلم - وقد روي من وجہ آخر عن عائشۃ لبس فیہ لفظہ اللفظہ) - ۱۰ -

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ . وَأَهْدِي لِي حَيْسٌ . فَقَالَ إِنِّي أَكَلْتُ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . لَمْ يَرَوْهُ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ الْبَاهِلِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلِيٌّ قَوْلَهُ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . وَلَعَلَّهُ شَبَّهَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کہا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے پھر آپ کی خدمت میں حیس لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں سے کھا لیتا ہوں اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ میں اس روایت کو صرف باہلی نے نقل کیا ہے کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے یعنی ان الفاظ کی:

”اس کی جگہ پھر روزہ رکھ لوں گا۔“

شاید یہ بات ان کے لیے مشتبہ ہو گئی ہو باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے ان الفاظ کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

2209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے کوئی چیز منگواتے اور آپ کو اس دن کوئی چیز نہ ملتی تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔ اس روایت کے راوی عبد اللہ معروف نہیں ہیں۔

2210 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمٌ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطَرُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب کی دعوت کی تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ

۲۲۰۹ - اضرجه النسائي في الصوم (۱۹۲/۱ - ۱۹۵) باب: النية في الصيام و الاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه و ابن ماجه في الصوم (۵۱۲/۱) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۱) و ابو يعلى في مسنده (۱۷۱۲) من رواية معاوية عن عائشة به -
۲۲۱۰ - اضرجه الطيالسي في (مسنده) كما في نصب الرابة للزيلعي (۱۶۵/۲) حدتنا محمد بن ابي حمزة عن ابراهيم بن عبید اللہ بن رفاعة الزرقني عن ابي سعيد الخدري به - و هو مرسل -

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے، تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے تم روزہ توڑ دو اور پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۶)۔

2211- حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ . الْفَزَارِيُّ هَذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، اللہ نے اُسے کھلایا ہوگا اور پلایا ہوگا۔“

اس روایت کے راوی فزاری محمد بن عبید اللہ عزمی ہیں۔

2212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلْفِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِرْسَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَعَامًا فَذَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا أُتِيَ بِالطَّعَامِ تَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَكَ . قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَكَلَّفَ لَكَ أَحْوَكٌ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ كُلُّ وَصْمٍ يَوْمًا مَكَانَهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کھانا تیار کیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی دعوت کی، کھانا لایا گیا، تو ان لوگوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور

۲۲۱۱- محمد بن عبید اللہ المرزومی متروک الحدیث - کما سبق مراراً۔

۲۲۱۲- اضرجه ابن الجوزي في النصفين (۱۰۲/۲) من طريق الدارقطني به - وذكره الزيلعي في نصب الرابة (۶۵/۲) عن الدارقطني وهو وقد وقع في نصب الرابة: (عمر بن حليف) بدلاً من (عمر بن خلف)۔

اب تم کہہ رہے ہو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تم اسے کھا لو اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

2213- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَلِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَأَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے اس شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو بَكْرٍ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن مرزوق نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

2215- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدِ الرَّهَاقِيِّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى

الرَّهَاقِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَأَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

سیرین عن ابی ہریرۃ - و سبانی من طریق خلاص و ابن سیرین فی آخر الباب۔

2214- اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابی خنیسۃ نا محمد بن مرزوق - و قال الطبرانی: (لم یروہ)

الحدیث عن محمد بن عمرو اللانصاری تفرده: محمد بن مرزوق - ال - و قال البیہقی فی المجمع: (اخرجہ الطبرانی فی الأوسط)

وفیه محمد بن عمرو و لم یروہ حسن الحدیث - ال - و اخرجہ ابن خزیعہ فی صحیحہ (۱۹۹۰) و عن ابن حبان فی صحیحہ (۲۵۲۱)

ابراہیم و محمد ابی محمد بن مرزوق الباطنیین قالوا: حدیثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری - ال - لکننا عند ابن خزیعہ و ابن

حبان عن ابراہیم بن محمد بن مرزوق و عدہ - و اخرجہ العاکم (۱۲۰/۱) و عن البیہقی (۲۲۹/۴) من حدیث ابی حاتم محمد بن حنفیہ

عن محمد بن عبد اللہ الانصاری - ال - و قال العاکم: (صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجاه بیئذہ السیاقۃ) - ال -

لَهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَطَعَمَهُ وَسَقَاهُ .

قَالَ وَآخِرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . عَمَّارٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم میں سے جب کوئی (رمضان کے مہینے میں) بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اس روایت کے راوی عمار ضعیف ہیں۔

2216 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هُوذَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَيْمِضْ فِي صَوْمِهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ . نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ أَبُو جَزْيٍ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو برقرار رکھے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس روایت کے راوی نصر بن طریف ابو جزئی ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

- سلیمان بن ابی ہوذہ، سئل ابو زرعة عنه فقال لا باس به: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۱۳۸/۴)۔
- نصر بن طریف، ابو جزء، قصاب۔ قال ابن مبارک: کان قد ریا، ولم یکن بثبت۔ وقال نسائی وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۱/۷)۔

2217 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ

اسنادہ ضعیف: فیہ عمار بن مطر: وهو ضعیف: كما ذكر المصنف - و مبارك بن فضالة صدوق: لكنه بدل من يسوي: كما في التخریب (۲۲۸/۲) - و اما رواية ابی رافع: فاخرجهما احمد (۶۸۹/۲) عن محمد بن جعفر: حدثنا سعيد عن قتادة ... به - و سبانی من طریق نصر بن طریف عن قتادة به - و نصر ضعیف: كما قال الدارقطني رحمه الله -
 فی اسنادہ یاسین بن معاذ الکوفی و عبد الله بن سعید: و لهما ضعيفان: كما ذكر الدارقطني رحمه الله - و قد تابع یاسین عليه مندل: و ضعیف ایضاً: كما في التخریب (۲۷۵/۲)۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا يَاسِينَ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَذَكَرَهُ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ . يَاسِينَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرنے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس راوی نے یا اس کے علاوہ دیگر راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔“

یہی نامی راوی ضعیف ہیں اور عبد اللہ بن سعید نامی راوی بھی اسی کی مانند (ضعیف) ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن ابی حکیم عدنی، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۷۵۳)۔

2218 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ ذَلْوَيْهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَيْتُمْ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . مَنْدَلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے اس شخص اپنا روزہ مکمل کرنا چاہیے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کے راوی مندل اور عبد اللہ بن سعید دونوں ضعیف ہیں۔

2219 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَدَّاجَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ ابْنُ خُرَيْمَةَ وَأَنَا ابْرَأُ مِنْ عَهْدِيهِ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ نَسِيَ صِيَامَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ أَصَابَ طَعَامًا لَهُ

۲۲۱۹ - اشارہ ضعیف: الحکم بن عبد اللہ اللایلی ضعیف! کیا ذکرہ المصنف -

لَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَيْمَ صِيَامِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ .
 قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَلِكَ . وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆☆ ولید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رمضان کے پہلے دن روزے میں بھول کر کچھ کھالیا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور تم پر قضاء لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی حکم بن عبداللہ یہ ابن سعد ایلی کے پوتے ہیں اور ضعیف ہیں۔

2220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَأَكَلَ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْمَ صَوْمِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ روزہ ختم نہ کرے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطاء کیا ہے۔

2221- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ رِزْقِهِ اللَّهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بھول کر کچھ کھالیا ہو اور وہ روزہ دار ہو یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

2222- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ

أَبْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

اخرجه احمد (۱۸۹/۲) عن سعيد عن قتادة-

اخرجه ابو يعلى (۶۰۲۸) من حديث حجاج بن ارطاة عن قتادة به- و ضعفه المارقلني عقب الرواية الآتية-

اخرجه احمد (۲۹۵/۲) و البخاري في اللبمان و النور (۶۶۶۹) باب: اذا هنت ناسياً في اللبمان و الترمذي في الصوم (۱۰۰/۲)

ما جاء في الصائم ياكل او يشرب ناسياً (۷۲۲) و ابن ماجه في الصيام (۵۲۵/۱) باب ما جاء فيمن افطر ناسياً (۱۶۷۲) و البيهقي في

صوم (۲۲۹/۵) من حديث عوف اللعربي عن خالد بن سببرين به- و اخرجه ابن الجارود في (المنقذ) (۲۸۹) من طريق عوف

خلاس- و هو- به- و قد تقدم قريباً من طريق ابن سيرين عن ابي هريرة-

وَالَّذِي قَبْلَهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد حسب سابق حدیث

ہے۔

اس کی سند صحیح ہے اس سے پہلے جو روایت حجاج کے حوالے سے قتادہ سے منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عوف اعرابی، ابو سہل بصری، وکان یقال لہ: عوف علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ و
قیل: کان یتشیع، وقد وثقہ جماعة۔ وقال نسائی: ثبت۔ وقال ابو داود: ان کا انتقال 147ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے
لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶۸/۵)۔

5- باب الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

باب 5: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم

2223 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

وَتَابَعَهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهِ وَهُوَ مِنَ الثَّقَاتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے مہینے میں روزے کے
دوران) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

ابو بکر نہشلی نے اس کی متابعت میں یہی لفظ نقل کیے ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

.....

روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں:

۲۲۲۳ - أخرجه مسلم في الصوم (۷۷۸/۲) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم يترك شورتہ (۷۰/۱۱۰۶) و ابو داود
في الصوم (۲۲۲/۲) باب: القبلة للصائم (۲۳۸۲) و الترمذي في الصوم (۱۰۶/۲) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۱۷۲۷) و النسائي
الكبرى كما في تحفة الاشراف (۲۶۹/۱۲) و ابن ماجه في الصوم (۵۲۷/۱) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۱۶۸۲) من طريق
الاصمعي به - وقال الترمذي: (حسن صحيح) و اضلف الفل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم في القبلة للصائم
فرضه ببعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للتسريح و لم يرضوا للشاب مخالفة الا يسلم له صومه - و الجملة
عندهم اتد - و قد قال بعض الفل العلم: القبلة تنفص الاجرة و لا تظفر الصائم - و ادوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل و اذا لم
على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه - و قول بعض الثوري و الشافعي (۱-۱) -

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے امن ہو وہ (عورت کو) دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر وہ اس کا بوسہ لے اور انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ حسن بن حی، امام ثوری اور امام شافعی رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں روزہ دار کے لیے اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ وہ بوسہ لے اگر وہ رمضان کے مہینہ میں لیتا ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے تو اب اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے، لیکن اگر وہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کی رف دیکھتا ہے اور مسلسل دیکھتا رہتا ہے اور پھر اسے انزال ہو جاتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

شیخ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر اس دن کی قضاء لازم ہوگی۔

2224- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَبَكْرُ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَ فِي رَمَضَانَ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَلَمْ يَقُلْ يَقْبَلُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ابو عاصم بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

2225- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْلَكُكُمْ لَارِبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیا کرتے تھے جبکہ آپ رمضان کے

مہینے میں روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے اوپر قابور کھتے تھے۔

2226- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

تفرخ اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۱۱۱- أخرجه مسلم في صحيحه (۷۷۸/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم يترك شربونه الحديث (۱۱۱/۶/۷۱) و احمد في المسند (۲۵۶/۶) و البيهقي في سننه (۲۳۲/۴) من طريق ابي بكر النضريلي عن زياد بن علقمة به - و في الحديث السابق -

۱۱۲- أخرجه مسلم في الصوم (۷۷۷/۲) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من ترك شربونه (۱۱۱/۶/۶۶) و النسائي في الكبرى (۲۵/۲) كتاب الصيام: باب ذكر الاختلاف على ابراهيم النخعي فيه الحديث (۲۰۸۵) و احمد في المسند (۲۰۱/۶/۶۰) و البيهقي في سننه (۲۳۲/۴) كتاب الصيام: باب: اباحة القبلة من طريق ابراهيم عن علقمة -

۱۱۳- نسخة حديث عمر مرفوعاً عند ابي داود في الصوم (۲۳۲/۲) باب: القبلة للصائم (۲۳۸۵) و البيهقي في المعرفة (۲۸۹-۲۹۰) في الصوم: باب: القبلة للصائم و فيه ان عمر فعل ذلك يوماً فاستظم ذلك فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا نبي الله لو تفضفت و انت صائم! فقال عمر: فقلت: لا بأس بذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (فيه!) - وقد ورد عن عمر في ذلك: فراجع عند عبد الرزاق (۸۴۰/۶) باب القبلة للصائم -

راویان حدیث کا تعارف:

○ معدان بن ابی طلحہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن طلحہ، یحمری۔ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۸۳۵)۔

2228- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فَفَاءً فَأَفْطَرَ فُسَيْلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَسْتُ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ کو قے آگئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قے کر لی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرزوق یحییٰ - (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، اسمہ حبیب بن شہید علی اشہر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۱۸)۔

2229- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ مَا كُرِهَتْ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أَنْ جَعَفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اِخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرَ هَذَا ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ أَنَسٌ يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے میں روزہ دار شخص کے لیے سچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں

۳۳۳۸- اخرجہ ابن ماجہ فی الصوم (۵۳۵/۱) باب: ما جاء فی الحجامۃ بقی (۱۶۷۵) من حدیث ابن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب بہ۔ و فی الزوائد: (فی اسنادہ محمد بن اسحاق و لم یروا فی السنن و قد روی بالسنن و ابو مرزوق لا يعرف) و لم یسمع من فضالہ: فقی الحدیث ضعف و انقطاع)۔ ال۔

۳۳۳۹- اخرجہ البيهقي في سننه (۲۶۸/۴) كتاب الصيام: باب ما يستعمل به على نسخ الحديث و العاصمي في الاعتقاد ص (۲۵۶) من طريق المارقطني بہ۔ و اخرجہ ابن الجوزي في العلل (۵۶۱/۲) من طريق ابن شاذان عن ابی القاسم البغوي بہ۔ و ضعفه ابن الجوزي لقائل (في خالد بن مخلد: قال احمد: له احاديث متاكير)۔ ال۔ قال الزيلعي في نصب الراية (۸۰۷/۱: ۱۸۸): قال صاحب التنقيح: لهذا الحديث منكر لا يصح الاحتجاج به؛ لانه شاذ لا ينادى بالسنن و المشن و كيف يكون لهذا الحديث صحيحاً سالماً من التذوؤ و العلة و ليخرجه من اصحاب الكتب السنة و لا لم يرو في المصنفات المشهورة و لا في السنن الماتورة و لا في المسانيد المعروفة و لم يروها من اهل البيت و لا يعرف احداً اخرجه في الدنيا الا المارقطني: اخرجہ عن البغوي عن عثمان بن ابی تيبه: ثنا خالد بن مخلد بہ۔ و كل من اخرجہ بعد المارقطني: انما اخرجہ من طريقه و لو كان معروفاً لخرجه الناس في (كنز العمال) و خصوصاً الامرات (كنز العمال) و ضعفه ابن ابی تيبه و (معجم) الطبراني و غيرهما.

سمجھتا تھا ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ چھپنے لگوار ہے تھے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے چھپنے لگوانے کی رخصت عطا کر دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں چھپنے لگوا لیا کرتے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

2230 - حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ عَبْدُ الْعَزِيزِ الضَّعِيفُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو چھپنے لگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالعزیز ضعیف ہیں۔

2231 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ

الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بَوَاسِطٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفِ بْنِ خَلْفِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رُخِصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو چھپنے لگوانے کی

اجازت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل لیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

۲۲۳۰ - فی اسنادہ عبد العزیز بن ابان: قال احمد لما حدث بهديث البراقبت تركه - وقال يحيى: كذاب خبيث: حديث با حاتم موضوع - وقال ابو هاتم: لا يكتب حديثه - وقال البخاري: تركوه - وانظر الميزان (۲۵۷/۴) -
 ۲۲۳۱ - اخرجہ البيهقي في سننه (۲۶۴/۴) كتاب الصيام: باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه - من طريق دارقطني: به - وخرج الترمذي في المجلد رقم (۲۱۵) والبخاري في الكشف (۴۷۷/۱) رقم (۱۰۱۲) من طريق اسحاق عن الثوري: به - وقال البزار: لا تعلم رفعه الا اسحاق عن الثوري - وخرج ابن خزيمة رقم (۱۹۶۸) والحايمي في الاعتبار ص (۲۵۵) من طريق حميد عن ابي المتوكل: وخرج ابن خزيمة رقم (۱۹۶۹) من طريق سفيان عن حميد عن ابي المتوكل: به موقوفاً - وكذا اخرج موقوفاً حماد بن سلمة عن حماد بن ابي المتوكل في المسند رقم (۱۰۱۲ - كشف) - قال الترمذي: وحميد ابي المتوكل عن ابي سعيد موقوفاً اصح: فكذا اخرج قتادة في واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله (-) - وقال ابن ابي هاتم: (مات ابي عن حميد اخرج منضم بن سليمان عن حميد الطويل ابي المتوكل عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرخص في الحجامة والمباشرة للصائم اذ قال: لهذا خطأ انما هو عن حميد قوله: اخرج قتادة وجماعة من الحفاظ عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله قلت: ان اسحاق الاذري اخرج عن الثوري حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم اذ قال: ولحم اسحاق في الحديث - قلت قد تابعه معمر اذ قال: فيه ايضاً معمر (-) - انظر: حلل الحديث لابن ابي هاتم (۲۲۲/۱) رقم (۶۷۶) -

2232- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو چھپنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

2233- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذِ الزِّيَّاتِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَجَلِيِّ عَنْ ابْنِ لَانَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اُحْتَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ - هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ - وَاخْتِلَفَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ ایوب بن محمد عجلی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن چھپنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کے یسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد عوفی۔ قال احمد فیہ: جھمی۔ قال: ولم یکن هذا ایضا ممن یتاھل ان یتلب عنہ، و لا کان موضعاً لذاک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۲۳)، تاریخ بغداد (۹/۱۲۶)۔

2234- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُحْتَجِمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

۲۲۳۲- اضرجه البيهقي في سننه (۶/۲۶۶) كتاب الصيام: باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه - وقد تقدم نخرجه في الذي قبله -
 ۲۲۳۳- في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال الذهبي في الميزان (۷/۵۴) : (كان من كبار فقهاء المدينة و مفتبروا و اصله بعامي يكنى : ابا خلف - قال ابن معين: ليس حديثه بشيء - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال النسائي و ابن الجنيده: منكر و قال ابن هبان: بروي الموضوعات) - اله - و ابن انس بن مالك - ايضاً - مجهول - و اضرجه المعاني بن عمران عن الربيع بن انس عن ابيه - و اصب الاضطراب فيه من ياسين فان المعاني بن عمران ثقة -

راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن جویریہ بن داود موصلی، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۵۲)۔

2235- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَحْمَدَ النَّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنِ الْمُعَاذِيِّ بْنِ عُمَرَ عَنِ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعِ عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن چھینے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھینے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2236- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا يَاسِينَ أَبُو خَلْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھینے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھینے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2237- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ وَأَبُو عُبَيْدِ بْنِ الْمُحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحَجَّامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَغَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرَوِيهِ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے اور پینے لگوانے کی رخصت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور معتمر کے علاوہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2238- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

۲۲۳۸- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۱۸۰۶) من رواية عبد الله بن الصباح بن حمزة النعماني نا يحيى بن ثابت الجزري عن هشام بن سعد وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن زيد بن أسلم به وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث عن هشام بن سعد إلا يحيى بن ثابت الجزري تفرد به: عبد الله بن الصباح) - ۵۱ - وعنه ابن عبد البر بصيغة التصريح من حديث زيد بن أسلم به كما في الاستذكار لابن عبد البر (۱۲۷/۱۰) (۱۲۳۶) - قال (وفد روي عن ...) - وقد أخرجه الترمذي في المعجم (۹۷/۲) باب ما جاء في الصائم بضره الفتي (۷۹)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَةٌ لَا يَفْطِرُونَ الصَّائِمَ الْقَيِّءُ وَالْحِجَامَةُ وَالِإِحْتِلَامُ.

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتی ہیں: مے آنا، پچھنے لگوانا اور احتلام ہونا۔

2239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سِرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي زَيْدِ الصُّنَيْبِيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْطَرَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت ميمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا یا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

2240- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . لَا يَثْبُتُ هَذَا . وَأَبُو زَيْدِ الصُّنَيْبِيِّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ ثابت نہیں ہے۔ اس روایت کا راوی ابو یزید ضعیف معروف نہیں ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن حسن بن جابر، ابو العباس، بر بھاری، روى عنه عبد صمد بن علی طستى، واسماعيل نطسى، وعبد باقى بن قانع، وغيرهم۔ وثقه بغدادى۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۴/۴)۔

○ عقبہ بن سکن حمصی، عن اوزاعی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم علماء وائتر وکین (۱۶۶/۲) ومعنی (۴۲۲/۲)۔

○ محمد بن مبارک صوری، نزیل دمشق، قلانی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۰۲)۔

2241- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمِ السَّمْسَارِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحَمِصِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ وَهَبِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ سَأَلْنَا ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ إِذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَفَاءَ لَهَا بَوْضُوءٌ فَتَوَضَّأَتْمْ أَفْطَرْتُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْرِیضَةُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيِّءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِیضَةً لَوْجَدْتَهُ فِي

لَا يَثْبُتُ لَهَا - و ابو یزید الضبی لیس بمعروف: قاله الدارقطني عقب الرواية الآتية -

الْقُرْآن . قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ هَذَا مَكَانَ إِفْطَارِي أَمْسِ .
بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا یہ رمضان کے روزوں کی بات نہیں ہے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی جو آپ کے لیے تکلیف دہ ہوئی تو آپ کو تے آگئی پھر آپ نے پانی منگوا لیا آپ نے وضو کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا تے کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اسے قرآن میں پالیتے۔
راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرمایا: ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سکین متروک الحدیث ہے۔

2242 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَقِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّهُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنِ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ كُتُبُ ثِقَاتٍ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص جان بوجھ کر تے کر لے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور جس شخص کو تے آجائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی" اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2243 - حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ بِهَذَا .
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَدَانٍ

2242 - أخرجه أبو داود في الصوم (۷۷۶/۲) باب: الصائم يستقي . عامدا (۲۲۸۰) و الترمذي في الصوم (۹۸/۲) باب: ما جاء فيمن لم
عامدا (۷۱۶) و ابن ماجه في الصوم (۵۳۶/۱) باب: ما جاء في الصائم يقي . (۱۶۷۶) و احمد (۱۹۸/۲) و الدرهمي في الصوم (۱۱۶/۲)
الرخصة فيه . و الطحاوي في الصيام (۹۷/۲) باب: الصائم يقي . و العاظم (۱۲۷/۱) و البيهقي (۲۱۹/۴) و ابن
(۲۲۶/۳) (۱۹۰۶) و ابن حبان (۲۵۱۹) من رواية عيسى بن يونس به - و قال الترمذي: (حديث أبي هريرة حديث حسن غريب لا
من حديث هشام عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم) لا من حديث عيسى بن يونس - و قال محمد بن
مفضل - قال أبو عيسى: و قد روي لهذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم . و لا يصح إسناده
و قال الترمذي - أيضا - : (و العمل عند العدل العلم على حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم : ان الصائم اذا نزع القي
قضاء عليه - و اذا استقاء عمدا فليقض - و به يقول سفيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق) - و صححه الحاكم و ابن خزيمة
حبان - و أخرجه ابن ماجه في الصيام (۵۳۶/۱) باب: ما جاء في الصائم يقي . (۱۶۷۶) و ابن خزيمة (۲۲۶/۳) (۱۹۶۱) و الحاكم (۲۱۹/۴)
البيهقي (۲۱۹/۴) من طريق هفص بن غياث عن هشام بن حسان به - و هذه مناجاة لعيسى بن يونس -
2243 - أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸/۲) و أبو يعلى (۱۸۲/۱) (۶۶۰۴) عن عبد الله بن سعيد به - و عبد الله بن سعيد القهري
الحديث - و انظر الحديث السابق -

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَيْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ فَإِذَا تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب روزہ دار کو منہ بھر کرے آجائے تو اس پر روزہ توڑنا لازم نہیں ہوگا اور پھر اس پر قضاء بھی لازم نہیں ہوگی، اگر وہ جان بوجھ کرے کر دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔“

اس روایت کا راوی یحییٰ بن سعید مستند نہیں ہے۔

2244- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَيْلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ دَلْوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْتَمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَقِضِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو منہ بھر کرے آئے وہ اپنا روزہ پورا کرے اس پر قضاء لازم ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کرے کر دے وہ قضاء کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو بکر نحاس معروف بوکیل ابی صخرۃ، رقی اصیل۔ ولد سنۃ سبع و ثلاثین و مائتین ذکر بغدادی انہ

قد ثقہ ابو فتح قواس۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۲۲۹، ۲۳۰)۔

2245- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُهَنَّادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرِّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ أَفْطَرَ عَلَى تَمْرَاتٍ أَوْ رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو چند کھجوریں یا چند

چھوہارے کھالیا کرتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

2246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُفِطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . هَذَا

2245- أخرجه الترمذي (۷۹/۲) باب: ما جاء ما يستحب عليه الافطار (۶۹۶): حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق - به - و احمد

(۱۶۶/۲) عن عبد الرزاق - به - قال الترمذي: (لنا حديث حسن غريب وروي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفطر في السنة

على تمرات وفي الصيف على الماء) - اه - وانظر العميد التالي -

2246- أخرجه الدارقطني من طريق أبي داود وهو في سننه في الصوم (۲۱۶/۲) باب: ما يفطر عليه (۲۲۵۶) -

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں کھا کر افطار کیا کرتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو آپ چھوہارے کھا لیتے، اگر وہ بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔
اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَيَّ لِحْيَتِهِ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَيَّ الْكَفِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَتَبَّتِ الْأَجْرَانُ شَاءَ اللَّهُ - تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ مروان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لی ہوئی تھی اور ایک مٹھی سے زیادہ جو حصہ تھا اسے کاٹ رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”پیراس ختم ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں حسین بن واقد نامی راوی منفرد ہیں اور اس کی سند حسن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن سالم مقفع - مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۱۳)۔

2248- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُومًا وَعَلَيْ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے عطاء کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا، تو ہماری طرف سے اسے

قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

2247- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۱۶) باب: القول عند الإفطار (۲۲۵۷) عن عبد الله بن محمد بن يحيى أبي محمد ثنا علي بن

الحسن - به - وأخرجه الحاكم في الصوم (۱/۱۲۲) من رواية إبراهيم بن عبد الله بن علي بن الحسين - به - ومن طريق الحاكم

أخرجه البيهقي (۱/۲۲۹) - وأخرجه أيضا ابن السني (۱/۱۱۲) من رواية إبراهيم بن يحيى - به -

2248- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۱۵) للفردوسي والرافعي في (المنهاج) وضمف إسناده وله ناه عن انس عند الطبراني أيضا - قال ابن

حجر: (وإسناده ضعيف) فيه داود بن الزبير قال: وهو - به - في (المنهاج) -

بیان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ہما علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ روایا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۳۱۳، ۴۱۵)۔

○ ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ وثقہ احمد، ویحییٰ بن معین، و امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز ان یتکلم بہ، وھو ذی ینقال لہ: ابن ابی وکیع، حدث عن ثوری، ان کا انتقال 142ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷/۶۲)۔

○ عنترۃ، ابو وکیع کوفی، روی عن عثمان وعلی و ابن عباس، روی عنہ ابن ہارون، و ابوسنان شیبانی۔ قال ابو زرۃ لما سئل عن رة والد ہارون: کوفی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۷/۳۵)۔

2249 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ هَذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . زَادَ سَابُورِيُّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ .

☆☆ عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ان دونوں نے فرمایا ہے: ان ایام کے روزے کے بارے میں رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا ہدیہ ہو۔

غیشاپوری نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:

”تشریق کے ایام“۔

2250 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ نَحْوَهُ . هَذَا الصَّحِيحُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

2251 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ .

أخرجه البغدادی فی الصوم (۲۸۴/۴) باب: صیام ایام التشریق (۱۹۹۷-۱۹۹۸) عن محمد بن بشار عن غنم عن شعبة به - ومن أخرجه البيهقي في (المعرفة) (۳۶۶/۶) في الصوم: باب: الأيام التي نسوي عن صومها (۹۰۲۴-۹۰۲۵) - وقال ياقوت الحموي في (معجم البلدان) بالبناء للمعلوم - وأخرجه الحفاظ من أصحاب شعبة بضم أوله (يرضى) على البناء - ويحيى ضعيف والدرج الرواية بالضم كما مره ابن حجر في (الفتح) (۷۶۹/۴) - و الحديث أخرجه الطحاوي في (سنن) (۲۵۲/۲) عن محمد بن عبد الحكم به -

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے والے کے لیے اجازت
کہ اگر اس کے پاس قربانی کے لیے جانور نہ ہو تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھے۔
اس روایت کے راوی یحییٰ بن سلام مستند نہیں ہیں۔

2252 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عِيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمَتَمِّعٍ لَمْ يَكُنْ
الْهَدْيَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت صرف حج تمتع کرنے والے
لیے ہے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔
اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2253 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُرِّيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
يُرَخَّصُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِأَحَدٍ فِي صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمَتَمِّعٍ أَوْ مُحْضَرٍ. أَخْبَرَنَا
إِسْنَادُهُ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ أَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆☆ عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:
سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی شخص کو تشریق کے ایام میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی، ماسوائے اس شخص کے جو حج تمتع کرے (اور اس کے ساتھ
کا جانور نہ ہو) اور وہ شخص جو محصور ہو جائے۔

عبدالغفار نامی راوی نے اس روایت کی سند میں غلطی کی ہے۔
یہ صاحب ابومریم الکوفی ہیں اور ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یحییٰ اسدی، ابوسلیم، کوفی، نزیل رقیۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ مقرئ، یہ
کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القرئ
حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۲۳۳)۔

2254 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّالِ

2252 - اضرحه الطحاوی فی شرح المعانی (۲/۲۶۲) من طریق ابی حواری عن عبد اللہ بن عیسیٰ بہ۔ و اضرحه - ایضاً - من طریق
عن الزہری عن سالم عن ابن عمر۔
2253 - اضرحه عبد الغفار فی اسنادہا کما ذکر الدارقطنی و ضلعہ الصواب: (عروہ عن عائشہ و سالم عن ابن عمر) کما سبق فی

عَمَدُ بْنُ سَنْجَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ
يَكُنْ صَامَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْآيَاتِمَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَيَّامَ مِنِّي . يَحْيَى بْنُ أَبِي أَيُّسَةَ ضَعِيفٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ قربانی سے تین دن پہلے روزے رکھے اور جو شخص ان تین دنوں میں روزہ نہیں
رکھے پایا وہ ایام تشریق (یعنی منی کے ایام میں) روزہ رکھے۔
اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابویسہ ضعیف ہیں۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنجرجانی، صاحب (المسند) توفی بمصر سنہ ثمان و خمسين و مائتين۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
میراعلام النبلاء (۱۲/۲۸۶)۔

2255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيْنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءِ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي
الْأَخْضَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوفُ فِي مِنَى أَنْ لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْآيَاتِمَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .
☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ
عنہ کو منی میں چکر لگانے کے لیے بھیجا (کہ وہ اعلان کریں): تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو! کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابو عبداللہ، جلاب، سکن (سرمن رای) وحدث بھاعن جماعة، قال خطیب: معروف حدیث۔
ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۲۰۱)۔

2256 - حَدَّثَنَا حَبَشُونُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا
صَالِحُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۲۵ - اعلم السارقطنی بیہمی بن ابی انیسۃ وقد سبوا من وجہ آخر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ بلفظ آخر سبوا قریباً۔
۲۲۶ - لکننا ذکرہ صالح ابن ابی الاخضر وهو ضعیف و بیانی من وجہ آخر عن ابن حذافۃ وورد عن ابی ہریرۃ مرفوعاً من وجہ
بلفظ آخر فی النسوی عن صوم ایام التشریق - وجوابہ صالح - التي معنا - رواها احمد (۲/۵۱۲-۵۲۵) و الطبری فی تفسیرہ (۳۹۱۲) و
الطحاوی فی المعانی (۲/۲۶۶) من طریق روی بن عبادة بہ۔

منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبشون بن موسیٰ بن ایوب، ابونصر خلال، کان یسکن بصرۃ وثقہ خطیب، ان کا انتقال 331ھ میں ہوا۔ ان کے حروف حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۲۸۹، ۲۹۰)۔

2251 - حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُرَازِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكَمَيْتِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَهْطٍ أَنْ يَطُوفُوا فِي مَنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيَنَادُوا إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا صَوْمَ فِيهِنَّ إِلَّا صَوْمًا فِي هَدْيٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمیت چند افراد کو یہ ہدایت کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگاتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ماسوائے اس روزے کے جو قربانی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر ابوعلی موصلی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعۃ، وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷، ۸۸)۔

2258 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْخِرَائِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُدَافَةَ فَنَادَى فِي الْأَشْرَافِ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنْ هَذِهِ أَيَّامُ عَيْدٍ وَأَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا يَصُومُهُنَّ إِلَّا مُحْضَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَمَنْ يَصُومُ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَانْتَسَمَهُنَّ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ إِلَّا مُحْضَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ.

۲۲۵۶ - كذا قال ابراهيم بن حبيب عن صالح في هذا الرواية فقال: (عن سعيد و ابي سلمة) - و نفس قبله عن (سعيد) و حده راجع ما قبله
 ۲۲۵۷ - كذا اخرجہ المدارقطنی و اخرجہ احمد (۲/۴۵۰، ۴۵۱) و الطحاوی فی السنن (۲/۲۴۴) فی المنازلک: باب: المتتمتع الذي لا يذبح
 لهديا ولا يصوم في العشر من رواية سليمان بن يسار عن عبد الله بن حذافة و اخرجہ مالك في الصحیح (۱/۳۷۶) باب: ما جاء في صيام
 منى عن الزهري: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عبد الله بن حذافة) الحديث - و قال ابن ابي روم الخرائي عن الزهري
 عن مسعود بن الحكم الزرقى عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله
 حذافة) الحديث - و اخرجہ الواقدي عن ربيعة بن عثمان عن مسعود بن الحكم الزرقى يقول: (امر النبي صلى
 الله عليه وسلم) قال: (جنس رسول الله صلى الله عليه وسلم) الحديث -

☆☆ مسعود بن حکم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں اعلان کریں: خبردار! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے اور زکا کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ شخص جس نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔

اس روایت کے راوی سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں اس روایت کو زبیدی نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے مسعود بن حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ما سوائے محصر اور حج تمتع کرنے والے کے۔

2259 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ آتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يَرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رَحِلَتْ دَابَّتُهُ وَلَبَسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَقُلْتُ لَهُ سِنَّةٌ قَالَ نَعَمْ -

☆☆ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا سورج غروب ہونے کے قریب تھا انہوں نے کھانا منگوا لیا اور کھا لیا پھر سوار ہوئے میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

2260 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِي أَبُو مُوسَى أَلَمْ أُنَبِّأَنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَإِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا فَإِذَا خَرَجْتَ فَخَرَجْ مُفْطِرًا وَإِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا.

☆☆ عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے جب تم (سفر پر روانہ ہوتے ہوئے) نکلتے ہو تو روزہ رکھ کر نکلتے ہو تو جب شہر میں داخل ہوتے ہو تو روزے کی حالت میں ہوتے ہو جب (تم سفر کے لیے) نکلا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں نکلا کرو اور جب تم (سفر سے واپسی پر شہر میں) داخل ہوا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں داخل ہوا کرو۔

2259 - أخرجه الترمذي في الصوم (١٦٢/٢) باب: من أكل ثم خرج يريد سفرًا (٨٠٠) عن محمد بن اسماعيل حدثنا سعيد بن ابي مرجم
2260 - أخرجه البيهقي (٢٤٧/٤) من طريق احمد بن محمد بن عبدوس عن عثمان بن سعيد به - وأخرجه الترمذي أيضًا (٧٩٩) عن قتيبة عن
عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن كعب به - وقال الترمذي: (لهذا حديث حسن) و محمد بن جعفر: هو ابن ابي كثير
هو سبني ثقة وهو اخو اسماعيل بن جعفر - وعبد الله بن جعفر: هو ابن نجيع والد علي بن عبد الله السبني، وكان يهني بن معين
مفسفه - وقد ذهب بعض الفل العلم الى هذا الحديث - وقال: للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج، وليس له ان يفطر الصلاة حتى
يخرج من جدار المدينة او القرية - وهو قول اسحاق بن ابراهيم العنظلي (١) - اه -
2260 - أخرجه البيهقي في سننه (٢٤٧/٤) من طريق شعبة به -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عامر، انصاری، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۰۹۲)۔

2261- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيِّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصُمْتُ وَقَصَّرَ وَأَتَمَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي أَفْطَرْتُ وَصُمْتُ وَقَصَّرْتُ وَأَتَمَمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا، آپ نے قصر نماز ادا کی، میں نے مکمل نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علاء بن زہیر بن عبد اللہ ازدی، ابو زہیر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۲۷۲)۔

2262- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللَّيْلَةَ مَعَهُ فَقَصَّرَ وَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَى مَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَصَّرْتَ وَأَتَمَمْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ. وَمَا غَابَهُ عَلَيَّ. قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدْ أَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَهُوَ مَعَ أَبِيهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا، میں آپ کے ساتھ تھی، نبی اکرم صلی

۲۳۶۱- اضرجه النسائي في الصلاة (۱۲۲/۲) باب: المقام الذي يقصر به في الصلاة عن احمد بن يحيى الصوفي: حدثنا ابو نعيم: حدثنا ابن زهير اللادي: حدثنا عبد الرحمن بن الاسود عن عائشة: به- قال المزني في التحفة (۱۱/۱۷۷) (۱۶۲۹۸): (تابعه القاسم بن الحكم العربي عن العلاء بن زهير- قال البيهقي: وهذا اسناد صحيح موصول فان عبد الرحمن ادرك عائشة- و اضرجه محمد بن يوسف الفريابي عن العلاء بن زهير عن عبد الرحمن اللادي عن ابية عن عائشة)- ال- من التحفة- ۱۲: ۲۰- اضرجه البيهقي في سننه (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك الفجر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق السارقطني: به-

اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے روزہ رکھا جب میں مکہ کے قریب پہنچی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا میں نے روزہ رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔
شیخ فرماتے ہیں: پہلی روایت مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جب وہ ابھی قریب البلوغ بچے تھے وہ اس وقت اپنے والد کے ہمراہ تھے انہوں نے سیدہ عائشہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید بن ابان بن صالح بن قیس قرشی، مولیٰ عثمان معروف بالتبلی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: حدثنا عنده شیوخنا، یغرب۔ وقال ابن ابی حاتم: روی عن اشیب، کتبت عنه۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۷۲/۱)، وتاریخ بغداد (۱۳، ۱۲/۵)۔

2263 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّتَاهُ مَا يُوجِبُ الْفُسْلَ قَالَتْ إِذَا التَّقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجِبَ الْفُسْلُ.

★★ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے انہوں نے عرض کی: اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2264 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الصَّقَبِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِي يَبْعَثُ بِي إِلَى عَائِشَةَ فَاسْأَلَهَا فَلَمَّا كَانَ عَامَ احْتَلَمْتُ جِئْتُ إِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ أَيُّ لِكَاعٍ فَعَلْتَهَا وَآلَقْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

★★ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے میں ان سے سوال کرتا تھا جب وہ سال آیا جس میں مجھے احتلام ہوا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا: اونالائق! تم نے یہ حرکت کی ہے؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔

2264 - هذا إسناد منقطع: عبد الرحمن بن الاسود لم يسمع عائشة - قال ابو هانم في المراسيل ص (٤٦٦) : (عبد الرحمن بن الاسود ادخل على عائشة وهو صغير لم يسمع منها) - ٥١ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ صقعب - ابن زہیر بن عبد اللہ بن زہیر، ازدی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۶۲)۔

2265 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ آتَمَ وَقَصَرَ وَصَامَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ. طَلْحَةُ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر عمل کیا ہے، مکمل نماز بھی پڑھی ہے اور قصر نماز بھی پڑھی ہے آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔ اس روایت کا راوی طلحہ ضعیف ہے۔

2266 - حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. قَالَ الشَّيْخُ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور مکمل نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے آپ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیا کرتے تھے۔ شیخ بیان کرتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

2267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ زِيَادِ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ. الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيحِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران کبھی نماز مکمل ادا کرتے تھے اور کبھی قصر ادا کرتے تھے۔

اس روایت کے راوی مغیرہ بن زیاد مستند نہیں ہیں۔

۲۲۶۵ - اضرجه البيهقي في سننه (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني: به - طلحة بن عمرو ضعفه المصنف - وقال الحافظ في التقریب (۲۷۹/۱): مشروك -

۲۲۶۶ - اضرجه البيهقي في سننه (۱۶۱/۲) من طريق الدارقطني: به - قال البيهقي: (ولمنا شاهد من حديث رسول بن صالح و التطورة بن زياد و طلحة بن عمرو و كلهم ضعيف) - ۵۱ -

۲۲۶۷ - اضرجه البيهقي في سننه (۱۶۲-۱۶۱/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة - من طريق احمد بن محمد بن عيسى بن عمار بن عبد الله بن داود عن مغيرة: به - و مغيرة بن زياد اضعفه المصنف هنا و البيهقي في السنن كما تقدم في

الذي قبل هذا - وقال الحافظ في التقریب (۲۶۹/۲) مشروك له الوهام -

2268- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْسَى أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَيُّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

2269- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ لَيْبِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ مَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - لَنَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

★★ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں کہ سفر کے دوران روزہ رکھوں، کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لیتا ہوں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو قبول کر لے گا وہ اچھا کرے گا اور جو روزہ رکھنا چاہے گا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اس روایت کی سند صحیح ہے ہشام بن عروہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

انہوں نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، حضرت حمزہ بن عمرو نے سوال کیا تھا۔

2270- أخرجه مسلم في الصوم (۷۹۰/۲) باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر (۱۱۲۱) والنسائي في الصيام (۱۸۶/۴-۱۸۷) باب: ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، وابن خزيمة (۲۰۲۶) وابن حبان (۲۵۶۷) والبيهقي (۲۴۲/۴) من حديث ابن وهب الطبري عمرو بن العمار عن أبي الاسود... به- وعند النسائي عمرو بن العمار- وذكر آخر- عن أبي الاسود به- وأخرجه الطبري في التفسير (۲۸۹۱) والطحاوي في المعاني (۷۱/۲) من طريق حيو بن عمار عن أبي الاسود به- وأخرجه سليمان بن يسار عن أبي مرزوح به- وأخرجه النسائي (۱۸۶/۴) - وأخرجه سليمان بن يسار عن حمزة بن عمرو الأسلمي أيضاً- أخرجه الطيالسي (۱۱۷۵) وأحمد (۴۹۴/۲) والنسائي (۱۸۶-۱۸۵/۴) والطحاوي (۲۶۹/۲) والطبراني (۲۹۸۲-۲۹۸۶) وأخرجه أبو سلمة عن حمزة بن عمرو به- أخرجه النسائي (۱۸۶-۱۸۵/۴) والطبراني (۲۹۸۸) - وأبو بصير: عروة عند النسائي (۱۸۷/۴) والطبراني (۲۹۶۶، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰) - وأبو بصير: منقولة عن علي بن عبد الله عند النسائي (۱۸۶/۴) - وأبو بصير محمد بن حمزة بن عمرو عند أبي داود في الصوم (۲۴۰۳) باب: الصوم في السفر والعائكة في الصوم (۴۳۳/۱) كل يوم عن حمزة ابن عمرو الأسلمي به- ومعاوية بن قيس عن عروة النبي أثار السجاء المارقطني عقب الحديث عن قتاد بن ربعي عن عائشة ان حمزة بن عمرو قال النبي صلى الله عليه وسلم... رواها البخاري في الصوم (۱۷۹/۴) باب: الصوم في السفر والاطلاق (۱۹۴۲) ومسلم في الصيام (۷۸۹/۲) باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر (۱۱۲۱) وأبو داود في الصوم (۲۱۶/۲) باب: الصوم في السفر (۲۴۰۳) والنسائي في الصوم (۲۰۷/۴) باب: سرد الصيام والترمني في الصوم (۷۱) باب: ما جاء في الرخصة في السفر وأبو بصير في الصوم (۱۶۶۲) باب: ما جاء في الصوم في السفر - وابن خزيمة (۲۰۲۸) وابن حبان (۲۵۶۰) والطبراني (۲۹۶۲-۲۹۶۳) والطحاوي (۲۶۹/۲) والبيهقي في الصوم (۲۴۲/۴) باب: الرخصة في الصوم في السفر وفي المعرفة في الصوم (۲۹۵/۶-۲۹۶) باب: الفطر والصوم في السفر (۸۷۷۷-۸۷۷۸) من طريق عن قتاد بن عمرو به-

اس بات کا احتمال موجود ہے یہ دونوں روایات درست ہوں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرواح غفاری، (اور ایک قول کے مطابق) لیثی مدنی، ایک روایت کے مطابق یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ رویہ بخاری و مسلم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۱۶)۔ ونی (ط): ابی مرواح۔

2270- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ النَّمِيرِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَأَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ عَنِّي مُوسَى بْنُ هَارُونَ هَذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً زِيَادُ النَّمِيرِيُّ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ نے روزہ رکھا ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا تو روزہ نہیں رکھا۔

ابو بکر بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن ہارون نے میرے حوالے سے اس روایت کو چالیس سال پہلے روایت کیا تھا۔ اس روایت کے راوی زیاد نمیری مستند نہیں ہیں۔

2271- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَيْسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ وَيْحَكَ وَمَا ذَاكَ. قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ. فَقَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَاتَّبِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. قَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. قَالَ عَلَى أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَخُو جٍ مِنْ أَهْلِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَأَطِعْهُ أَهْلَكَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

2270- أخرجه البيهقي في سننه (۲۶۱/۱) كتاب الصيام: باب الرخصة في الصوم في السفر من طريق أبي العباس الداعم: أنبا العباس بن الوليد: به- وزياد النميري وهو زياد بن عبد الله النميري وهو ضعيف كما في التقریب (۲۰۸۷-عرامة)-

2271- أخرجه البخاري في الصيام (۱۶۲/۱) باب: إذا جامع في رمضان العميت (۱۹۳۶) ومسلم في الصيام (۷۸۱/۲-۷۸۲) باب: تغلق

تحریر الجماع في شهر رمضان العميت (۱۱۱۱) و ابو داود (۲۶۲/۲) كتاب الصوم: باب كفارة من اتى أهله في رمضان العميت

(۲۳۹۰) والترمذي (۱۰۲/۲) كتاب الصوم: باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان العميت (۷۲۶) و ابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصوم

باب ما جاء في الكفارة من افطر يوماً من رمضان العميت (۱۶۷۱) و احمد (۲۰۸/۲) (۲۶۱) (۲۷۲) (۲۸۱) (۵۱۶) و الدرر (۱۹/۲) كتاب الصوم

باب في النبي يقع على امراته في شهر رمضان نوهداً و ابن خزيمة رقم (۱۹۶۳) (۱۹۶۴) (۱۹۶۵) (۱۹۶۶) (۱۹۶۷) و ابن حبان (۲۵۳۶)

البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) والطحاوي في شرح المعاني (۶۱/۲) من طريق عن الزهري: به- واما طريق عمود بن المسيب: فأخرجه احمد

(۲۰۸/۲) و ابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصيام: باب ما جاء في كفارة من افطر يوماً من رمضان العميت (۱۶۷۱) و ابن خزيمة (۱۹۵۱)

طريق عن عمود بن المسيب: به-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں، آپ نے دریافت کیا: تمہارا ستیا ناس ہو! کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو، اس نے عرض کی: میرے پاس یہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لگاتار دو ماہ کے روزے رکھو، اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی بوری آئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کی: کیا میں اپنے گھر سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں، اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اسے لو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ اس کی سند صحیح ہے۔

2272 - حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَاتَى النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ خُذْ هَذَا فَأَطِعْمُهُ عَنْكَ سِتِّينَ مِسْكِينًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو! اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

2273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۲۲۷۲ - أخرجه أبو داود في الصوم (۲۲۹۲) باب: كفارة من أتى القله في رمضان، وابن خزيمة (۱۹۵۴) و البيهقي في الكبرى (۲۲۶/۴) ۲۲۷ من طريق قسامة بن سعد - به - قلنا: بسو الحديث عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة و نحو الصواب في رواية الزهري و رواية قسامة خطأ - قال ابن حجر: تعليقا على رواية حميد بن عبد الرحمن - كما في الفتح (۱۹۳/۴) - (فلذا توارده عليه أصحاب الزهري و قد جمعت منهم في جزء مفرد لطرفه لهذا الحديث أكثر من أربعين نفساً منهم: ابن عبيدة و الليث و معمر و منصور عند الشيبان و اللوزاعي و شعيب و ابراهيم بن سعد عند البخاري و مالك و ابن جريج عند مسلم و يحيى بن سعيد و عمارك بن مالك عند النسائي و عبد الجبار بن عمر عند أبي عوانة و الجوزقي و عبد الرحمن ابن مسافر عند الطحاوي و عقيل عند ابن خزيمة و ابن أبي حفصة عند احمد و بونس و حجاج ابن ارطاة و صالح بن ابي الاخضر عند الدارقطني و محمد بن اسحاق عند البزار - و خالفهم: قسامة بن سعد فاخرجه عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة - اخرجه ابو داود و غيره - قال البزار و ابن خزيمة و ابو عوانة: اخطا فيه قسامة بن سعد - قلنا: وقد تابعه عبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن ابي حفصة فاخرجه عن الزهري اخرجه الدارقطني في (العلل) و السعفي عن ابن ابي حفصة كالجماعة: كذلك اخرجه احمد و غيره من طريق روح بن عباد عنه و يعتمد ان يكون الحديث عن الزهري فهو ما فقد جمعا عنه صالح بن ابي الاخضر - اخرجه الدارقطني في (العلل) من طريقه - اهـ -

فَدَيْكَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَقَالَ ابْنُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ قَدْرُ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ اس روایت میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم کھا لو اور تمہارے گھروالے کھالیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔

2274 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ مِّنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَازِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ الَّذِي أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمْضَانَ بِكَفَّارَةِ الظَّهَارِ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كُلُّهُ فِي أَصْلِ أَبِي سَهْلٍ وَالْمَحْفُوظُ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص جس نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ توڑ لیا تھا اسے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ایک اور روایت کے ہمراہ مجاہد سے مرسل روایت کے طور پر یہ بات منقول ہے اور ایک روایت میں مجاہد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی لیث مستند نہیں ہے۔

2275 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ فِي رَمْضَانَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَغْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا . أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيعٌ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں کھا لیا (یعنی روزہ توڑ لیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۲۷۵ - ذكره الزيلعي (٤٥٠/٢) عن دارقطنی - وحده - ولم يزد على ذلك - وفيه يحيى ابن عبد الحميد الحماني: قال العافظ في التفسير

(٧٥٩١): (عافظ اللؤلؤ انجمه بسمرقہ المدینة) - ا -

۲۲۷۵ - أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) من طريق دارقطنی به - و اعلاه بابي معشر وقال: (قال ابن معين: ليس بشي) - ا - كذا

نصب الرابة للزيلعي (٤٥٠/٢) -

ابومعشر نامی راوی کا نام صحیح ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے۔

2276- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَمَصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدَةَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهِدِ بَدَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لِلْمَسَاكِينِ . الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدَةَ وَمُقَاتِلُ ضَعِيفَانِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص رمضان کے مہینے میں حضر کی حالت میں ایک دن روزہ توڑے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کی قربانی کرے، اگر وہ اسے نہ ملے تو وہ کھجور کے تیس صاع غریبوں کو کھلائے۔“

اس روایت کے دو راوی حارث بن عبیدہ اور مقاتل ضعیف ہیں۔

2277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنْ مَصَادِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتِينَ وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِينَ يَوْمًا . لَا يَثْبُتُ هَذَا الْإِسْنَادُ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص رخصت اور عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ توڑ دے (یا نہ رکھے) تو وہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص

دو روزے توڑ دے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جو تین روزے توڑ دے اس پر لازم ہے وہ نوے روزے رکھے۔“

اس سند کے ساتھ یہ بات مستند طور پر منقول ہے۔ اور عمرو بن مرہ نامی راوی کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صبیح، ابو عبد اللہ بغدادی، قدم اصحمان، وحدث عن مجاشع بن عمرو۔ وروى عنه محمد بن نصر زبیری، ذكره خطيب نقلًا

2276- هذا الحديث نقله الذهبي في الميزان (٤٢٠/٢-٤٢١) عن الدارقطني وقال: (هذا حديث باطل يكفي في رده ثلاث: خالد كذاب و شيبه ضعيف و مقاتل ليس بشقة) - ا- وخالد بن عمرو هذا روى ابن عدي في الكامل (٢٢/٢) عن جعفر الفريابي تكذيبه وقال: ربما اضطر. وقال الدارقطني: احمد و عثمان ابنا خالد بن عمرو السلفي ثقتان و ابوهما ضعيف. وقال في موضع آخر: غيره اثبت منه. وقال ابن عدي: له احاديث متاكبر. - ا- والحدیث احمد بن عمر بن عماره في تنزيه الشريعة (١٤٧/٢) -

2277- نقله السيوطي في اللآلئ المشنوعة (١٠٦/٢) عن الدارقطني بسنده. وقال: (قال الدارقطني: لا يثبت: عمر بن ايوب لا يصح به. و محمد بن صبيح ليس بشيء) - ا- والوجود في نسخ الدارقطني: (ولا يثبت لهذا الاسناد ولا يصح عن عمرو بن مره) -

عن (الاسماء وکنی) لابن مندہ اصمہانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۷۴/۵)۔

○ عمر بن ایوب عبدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہام؛ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۹۰۱)۔

2278- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ. مَنْدَلٌ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو اس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔“

اس روایت کا راوی مندل ضعیف ہے۔

2279- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصِّ - وَهُوَ ثِقَّةٌ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى رَمَضَانَ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیے یہاں تک کہ رمضان آجائے البتہ جس شخص پر رمضان (کی قضاء کی کفارے کے) روزے لازم ہوں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ اپنے معمول کو ترک نہ کرے۔

عبدالرحمن بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔

2278- نقله السيوطي في اللآلئ. أيضاً (۱۰۶/۲) ونقله ضعيف الدارقطني لسنن عقبه وقد تقدمت ترجمته من قبل كثيرًا.

2279- أخرجه ابو داود في الصوم (۷۵۱/۲) باب: في كراهية ذلك فيمن جعل شعبان برامضان (۲۳۳۷) و الترمذي في الصوم (۱۱۵/۲) باب: ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لعل رمضان (۷۲۸) و ابن ماجه في الصيام (۵۲۸/۱) باب: ما جاء في النسوي

ان يتقدم رمضان بصوم الا من صام صومه فوافقه (۱۶۵۱) و البيهقي في الصيام (۲۰۹/۴) باب: الضمير الذي ورد في النسوي عن الصيام

و الطحاوي في المعاني (۸۲/۲) و ابن حبان (۲۵۹۱) و الدارمي في الصوم (۱۷/۲) باب: النسوي عن الصوم بعد انتهاء شعبان كل يوم عن

الملاء بن عبد الرحمن - قال ابن حجر في تلخيص الحبير (۲۱۸/۲) (فيه عهد الرحمن بن ابراهيم القاصي مختلف فيه قال الدارقطني

ضعيف - وقال ابو حاتم: ليس بالقوي روى حديثاً منكراً قال عبد الحميد بن عيسى: هذا و عقبه ابن القطان بانه لم ينس عليه فله عديته

غيره قال: و لم يات من ضعفه بحجة و الحديث حسن - قلت: قد صرح ابن ابي حاتم عن ابيه بانه انكر هذا الحديث بعينه على عهد

الرحمن - ا - ال -

ویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن ابراہیم قاص، عن محمد بن منکدر، ضعف دارقطنی۔ یہ بصری ہیں، (اور ایک قول کے مطابق): کرمانی، یہ فی ہیں، روی عباس عن یحییٰ: لیس بشیء۔ وقال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ وقیل: وثقه بخاری۔ وقال احمد بن حنبل: لیس باس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۵۶/۳)۔

2280- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کے ذمے رمضان کا ایک روزہ ہو وہ اسے جاری رکھے اور روزہ رکھ لے (اور درمیاں میں چھوڑے نہیں)۔“

2281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي نِزَاءِ رَمَضَانَ يَسْرُدْهُ وَلَا يَفْرِقْهُ . عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ

ارشاد فرمائی ہے:

”آدمی اسے جاری رکھے اور اس میں فرق نہ ڈالے۔“

اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن ابراہیم ضعیف ہے۔

2282- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ وَفِيمَا ذَكَرَ قَبْدُ الرَّزَاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ سَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ أَيْضًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوں گے۔“

اس کے بعد لفظ ”لگاتار“ ساقط ہو گیا۔

اس کی سند مستند ہے اور اس کی بعد والی روایت کی بھی سند مستند ہے۔

۱- المرجعہ عبد الرزاق فی الصیام (۲۴۱/۴-۲۴۲) باب: قضاء رمضان (۷۶۵۷) و البیروقی فی الصیام (۲۵۸/۴) باب: قضاء شہرہ

۲- من ان شاء متفرقا و ان شاء متتابعاً من طریق عبد الرزاق: بہ۔

2283-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ (فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخْرَى) مُتَّابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَّابِعَاتٍ سَقَطَتْ لَمْ يَقُلْ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوگی۔“

تو اس کے بعد لفظ ”لگاتار“ ساقط ہو گیا۔

اس میں ساقط ہونے کا تذکرہ عروہ نے کیا ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن بشر بن حکم، عبدی، ابو محمد نيسابوری، ثقہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا

260 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۳۳)۔

2284-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَازِمِ الْأَنْدَلِسِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَّاحِيلَ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِي عَمْرِو سِئَلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قِضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ يَقْضِيهِ تَبَاعًا وَإِنْ فَرَّقَهُ أَجْزَاءً . الْوَالِدُ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے

میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس میں روزہ دار لگاتار قضاء کرے گا اگر وہ درمیان میں فرق ڈال دیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہوگا۔“

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2285-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ صَالِحٌ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَامِرٍ الْهُوزَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ سِئَلَهُ عَنْ رَمَضَانَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِي فِطْرِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِي قِضَائِهِ فَأَخْصِ الْعِدَّةَ وَأَصْبِحْ شَيْئًا.

☆☆ ابو عامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضا

2284- ذکرہ البیروطی فی السنن المنصور (۱/۲۴۸) و عزاء للمدارقطنی و حدہ۔ و فی اشارہ محمد بن عمر الراشدی متروک کہ

مرآۃ-

2285- اخرجہ البیروطی فی سننہ (۴/۲۵۸) کتاب الصیام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء منصرفاً..... و فی المعرفة (۲/۱۰۵) کتاب

باب قضاء صوم ایام رمضان رقم (۲/۱۰۵) من طریق المدارقطنی: بہ۔

بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ رخصت نہیں دی ہے تم یہ روزے نہ رکھو اور نہ وہ یہ چاہتا ہے اس کی قضاء کے حوالے سے تم کو مشقت کا شکار کرنے اس لیے تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو ویسے رکھ لو۔

2286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهُوزَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَمِثْلَ عَنْ قِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَّفَرِّقًا فَقَالَ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ ابو عامر ہوزلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضاء متفرق طور پر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

2287- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِضَاءِ رَمَضَانَ صُمُّهُ كَيْفَ شِئْتَ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍ صُمُّهُ كَمَا أَفْطَرْتَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ فرماتے ہیں): تم اسے جیسے چاہو رکھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روزے ویسے ہی رکھو گے جیسے (رمضان کے مہینے میں) روزے چھوڑے تھے۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا لَا بَأْسَ بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَّفَرِّقًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رمضان کی قضاء متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2289- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَقُولُ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

2286- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٤) وفي المعرفة (٤٠٥/٢) من طريق الدارقطني به-

2287- أخرجه ابن عباس في الصوم (٢٤٢/٤) باب: قضاء رمضان (٧٦٦٥) أخرجه ابن جرير في الصوم (٢٥٨/٤) من طريق ابن المبارك عن معمر به - وروى عبد الرزاق (٧٦٦٤) عن ابن جرير عن عطاء ابن عباس و ابن هزيمة قالوا: رمضان: فرقه اذا اخصيته - وهو في السنن الكبرى للبيهقي (٢٥٨/٤) - وأبو ابن عمر: (أخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٤١/٤) باب: قضاء رمضان (٧٦٥٦) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر - وأخرجه أيضاً (٧٦٥٧) عن ابن جرير حديثي ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر -

2288- أخرجه البيهقي في المعرفة (٤٠٦/٢) كتاب الصيام: باب قضاء صوم ايام رمضان (٢٥٢٧) من طريق الدارقطني به - وانظر

2289- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٤) كتاب الصيام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا من طريق الدارقطني به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدحمید بن دینار ہوا بن کردید صاحب زیادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن شیوخ شعبۃ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۸۳)۔ ووقع فی (ط): عبدحمید بن رافع۔

2290 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرِي بِأَسَا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا.

★★ عبد اللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ رمضان قضا کو متواتر رکھا جائے۔

2291 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرِي بِأَسَا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِعًا.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک رمضان کی قضا کو الگ الگ کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نوفلی مکی، یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ان کا قبول کیا۔ ان کا انتقال 50ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۸)۔

2292 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَرَّقَهُ إِذَا أَحْصَيْتَهُ.

★★ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: تم انہیں الگ الگ رکھ سکتے ہو۔ تعداد پوری کر لو۔

2293 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

۲۲۹۰ - اسنادہ حسن اروانہ ثقات الا ان معاذ بن هشام الدستوائی صدوقہ رجلا وھم - و سوانی عقبہ من طریقہ اضری عن ابی ہریرہ

۲۲۹۱ - اخرجہ البیہقی (۲۵۸/۶) کتاب الصیام باب قضاء شهر رمضان ان شاء منفرقا و ان شاء متتابعاً من طریقہ ابن ابی عروبہ عن ابن العکم: بہ۔

۲۲۹۲ - اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف رقم (۷۶۶۶) عن ابن جریج: بہ۔ و قد تقدم قبل اربعة اھابین۔

۲۲۹۲ - اخرجہ البیہقی فی السنن (۲۵۸/۶) من طریقہ الدارقطنی: بہ۔

بْنِ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ
عَنِ الْعِدَّةِ وَصُمَّ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم
نتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزہ رکھو۔

2294 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
رَقِيَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَأَحْصِيَ الْعِدَّةَ . كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کی قضاء میں فرق کر سکتے ہو البتہ گنتی کو شمار کرو۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يَخَامِرٍ يَقُولُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَحْصِيَ الْعِدَّةَ
وَأَضَعْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جب چاہو کرلو (یعنی قضاء کرلو)۔

2296 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورِ الْفَقِيهِ
أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ فَرَّقْ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ . لَمْ
يُسْئَلْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات
فرمائی: اگر آدی چاہے تو اسے الگ الگ رکھے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھے۔

اس روایت کو سفیان بن بشر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2297 - حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

تقدم من طريق يزيد بن العباب عن معاوية بن صالح به۔

الخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصوم (٢١٢/٦) باب: قضاء صوم ايام رمضان (٨٨٢٧) من طريق الدارقطني
قال ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٧٨/٢): في اسناده سفیان بن بشر و تفرد بوجه - قال - يضي: الدارقطني - و اخرجه عطاء
بن عبيد بن عبيد بن مسعود قلنت: و اسناده ضعيف ايضا و اكرجه ضعيف عبد الله بن عمر و في اسناده الواقدي و وثقه ابن لوطبة و
خرجه من حديث محمد بن المنكدر قال: بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل عن تقطيع قضاء شهر رمضان! فقال: (ذلك اليك)
الاستا لو كان على احدكم دين فقصى المرقم و المرقمين الم يكن فضى ا فانه اهو ان يعطو و قال: هذا اسناد حسن - لكنه درج و
الذي هو موصول و لا ينبت - ٥١ -

خرجه ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٧٨/٢) و سبق نقل كلامه في الرواية الماضية۔

خِوَارِشٍ عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .
وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِوَارِشٍ ضَعِيفٌ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید بن عمیر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہشیم بن عثمان، حدث عن مسعود بن جویریۃ موصلی۔ روی عنہ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن وارہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱۸/۱۲)۔

2298 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا بَشْرٌ حَدَّثَنَا السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَرَّقَ قِضَاءَ رَمَضَانَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ (فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) ☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم رمضان کی قضاء الگ الگ کر کے رکھ سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
"تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی۔"

2299 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قِضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ذَاكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالِدِرْهَمَيْنِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاهُ فَاللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ . إسنَادٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّ حَعْلَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَا يَثْبُتُ مُتَّصِلًا .

☆☆ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری مرضی ہے تمہارا کیا خیال ہے اگر شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو درہم ادا کر دے، تو کیا یہ ادا ہوگی نہیں ہوگی، تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے معاف کر دے اور بخش دے۔

اس کی سند حسن ہے، لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

ابوبکر کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی متصل طور پر ثابت نہیں ہے۔

2298 - ذكره السيوطي في المعجم الكبير (1/368) وعزاه للمدائني - وقال البيهقي (4/259) (وقد روي من وجه آخر عن عبد الله عمرو بن العاص مرفوعاً في جواب التلميح ولا يصح شيء من ذلك) -
2299 - المرجع البيهقي في منته (4/259) كتاب الصيام باب قضاء شهر رمضان ان شاء الله تعالى من طريق المدائني به - وذكر السيوطي في السند (1/368) انه نسبه الى ابن ابي الزبير عن جابر كما ذكر المصنف وسببنا على -
-
-

2300 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ
سَعِيْدُ السَّجِسْتَانِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَرَايْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ
لِرَهْمٰنٍ حَتّٰى يَقْضِيَهُ هَلْ كَانَ ذَلِكَ قَضَاءً دَيْنِهِ اَوْ قَاضِيَهُ . قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . نَحْوَهُ . كَذَا قَالَ عَنْ
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ
کے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ
درہم یا دو درہم ادا کر دئے یہاں تک کہ اسی طرح وہ سب ادا کر دئے تو کیا اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوگی یا اسے
بتی کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ!
یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن فضل سجستانی جزئی، حدیث بالمصنوعیۃ عن ابی بکر بن عیاش، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان
ان (۱۳۹/۳)، ثقات (۲۳۸)۔

○ یحییٰ بن سلیم قرشی، طائفی، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزکریا مکی حذاء و خراز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں
”ذوق“ قرار دیا ہے۔ سنی، حفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا۔ ان کے مزید
تک کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۱۳)۔

2301 - قُرءَ عَلٰى اَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ وَاَبُو
طَارِقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ
رُوْدِي حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ زَنْجَوِيهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
سُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . هَذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .
وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

لہذا یصح: ابو الزبیر محمد بن مسلم بن سعد بن ثقفی، لکنہ بدلی۔ و الصواب ارمال لفضلا العمیرت: کما تقدم فی العمیرت السابق۔

المرجه احمد (۶۹/۶) و البيهقي في الكبرى (۲۵۵/۴) من حديث عبید اللہ بن ابی جعفر: ۹۔

اس کی سند مستند ہے اسے عمرو بن حارث نے عبید اللہ بن ابوجعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2302- حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَى صِيَامٍ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی (وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اصبح بن فرج، ابو عبد اللہ مصری، مالکی، احدائمتہ، تفقہ علی والدیہ، ان کا انتقال 275ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام و فیات سہ ۲۷۵ھ۔

2303- قُرِءَ عَلَيَّ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صَبِيحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین جزری ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری والنسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۶۳۷۴)۔

2304- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

۲۲۰۲- اخرجہ مسلم فی الصیام (۸۰۲/۲) باب: قضاء الصیام عن البیت (۱۱۴۷) و ابو داؤد فی الصوم (۷۹۱/۲-۷۹۲) باب: فوسن ما یؤتیہ صوم (۲۱۰۰) و فی الایمان و النعمہ (۲۳۱) باب: ما جاء فوسن مات و علیہ صیام: صام عنه ولیہ و البیہقی فی الکبریٰ (۲۵۵/۶) و ابن حبان (۲۵۶۹) من عنینہ ابن و لیب: ہ۔

۲۲۰۲- اخرجہ البیہقی فی الصوم (۱۹۲/۶) باب: من صلیت لعلیہ صوم (۱۹۵۲) و البیہقی فی (شرح السنہ) (۱۷۷۳) عن موسیٰ بن اعین: ہ۔

۲۲۰۵- اخرجہ مسلم فی الصیام (۱۱۴۸) باب: قضاء الصیام عن البیت و الترمذی فی الصوم (۷۱۶) باب: ما جاء فی الصوم عن البیت: فوسن ما یؤتیہ فی الصوم (۱۷۵۸) باب: من مات و علیہ صیام من نذر و البیہقی فی الصوم (۲۵۵/۶) و ابن حبان (۲۵۷۰) من طریقہ ابن عبد البر: ہ۔

سَعِيدٌ وَيَزَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُليمانُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ وَالْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ نَحْيِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ قَالَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ تَقْضِيئَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس کے ذمے رمضان کے روزے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

2305 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرَيْنِ مُتَبَاعِينَ وَقَالَ فَذَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے یہ عرض کی تھی: اس (مرحومہ) کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قرض (کا حق ہے اسے) ادا کیا جائے۔

2306 - حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَضْرِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ عَنْهَا . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَذَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى . قَالَ سُليمانُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ جَمِيعًا حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا . وَقَالَ دَعْلَجُ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ .

وَقَالَ ابْنُ مَفْرَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے لازم تھے کیا میں ان کی طرف سے انہیں ادا کر

2305 - ترجمہ الطبرانی فی الأوسط (۱۷۸۲) من وجہ آخر عن الاعمش عن مسلم البطين عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس نحوه ولفظه: ذین اللہ احق ان یقضی۔

2306 - ترجمہ احمد فی مسنده (۲۵۸/۱) والبخاری فی الصوم (۱۹۲/۶) باب: من مات وعلیہ صوم (۱۹۵۲) و مسلم فی الصوم (۸۰۶/۲) باب: قضاء الصیام عن الميت (۱۱۶۷/۱۵۵) والطبرانی فی الکبیر (۱۲۳۰) من حدیث زائده۔

لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کر جائے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن مرزوق ابو عوف طوسوی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ ووثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان (۳۹۹/۳)۔

2307 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْبَةَ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ - قَالَ عَبْسَةُ وَهُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ - نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضٍ فَطَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ أَوْ ثَلَاثَةَ فَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِي فَلْيَطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا مَلًا مِنْ حِنْطَةٍ ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قِضَاءٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: سعید بن زید نے (عنبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب یونس کے بھائی ہیں) نافع سے جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو بیمار ہو جاتا ہے اور اسکی بیماری طویل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری کے دوران دو یا تین رمضان گزر جاتے ہیں (تو وہ شخص روزے نہیں رکھ پاتا)۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کو رمضان کا زمانہ مل جائے اور وہ رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھ سکے تو ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دیا کرے تو پھر اس کے ذمے قضا لازم نہیں رہے گی۔

2308 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَرٌّ فَلْيَطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا مَلًا مِنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو رمضان کا زمانہ نصیب ہو (اور وہ کسی وجہ سے روزے رکھ سکے) اور اس کے ذمے رمضان کے کچھ حصے (یعنی اس کے کچھ روزے) کی ادائیگی لازم ہو تو وہ ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دے۔

2309 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ

۲۲۰۸ - قال ابن حجر في (تلخيص العبير) (۲/۲۲۲): (أضربه الطحاوي من ذمته انه لا يلحقه) وقال ابن حزم: (رمضان عدم القضاء عن

عمر من طرق صحيحة) -

جُرَيْجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مَسْكِينٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو رمضان میں بیمار ہوا تھا اور بعد میں تندرست ہو گیا تھا اس نے (ابتدائی حصے میں) روزے نہیں رکھے تھے یہاں تک کہ آخری حصے میں اسے روزے رکھنے کا موقع ملا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جس حصے میں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ روزے رکھے اور ابتدائی حصے میں اس نے روزے نہیں رکھے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک صاع ایک مسکین کو دیدے گا اور جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو اس دن کا روزہ رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی۔
اس کی سند صحیح موقوف ہے۔

2310 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَنْجَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ هَذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص رمضان کی قضاء کے بارے میں کوتاہی کرنے یہاں تک کہ اسے رمضان کا آخری حصہ مل جائے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص لوگوں کے ہمراہ روزہ رکھے گا اور پھر اس دن کے بھی روزے رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔
اس کی سند مستند ہے، لیکن یہ روایت موقوف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن فضل بن سح، ابو علی زعفرانی، معروف ب (البصرانی)، حدث عن مسلم بن ابراہیم و ابی معمر منقری و جماعۃ تونی مرثانین و ماتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۰۱/۷)۔

2311 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي

2310 - أخرجه البيهقي في سننه (252/4) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر - من طريق قيس بن سعد عن عطاء عن ابي هريرة نحوه - وعلق طريق ابن جرير لفته فقال: (وأخرجه ابن جرير عن عطاء عن ابي هريرة وقال: مدا من حنطة لكل مسكين) - 10 - وأخرجه مرة اخرى من طريق ابي عوانة عن رقية قال: زعم عطاء انه سمع ابا هريرة ... فذكر نحوه و سباني قريبا و يفتي من طريق مجاهد عن ابي هريرة في النبي بليه -

2311 - أخرجه البيهقي في سننه (252/4) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر من طريق صالح ابي الخليل عن مجاهد: -

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى
أَذْرَكَهُ رَمَضَانَ الْآخَرَ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَذْرَكَهُ ثُمَّ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ
مِسْكِينًا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ وَابْنُ وَجِيهِ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات
ارشاد فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا پھر وہ بعد میں تندرست ہو جاتا ہے اور اس نے
(رمضان کی قضاء کے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے:

”جو رمضان آ گیا ہے وہ اس کے روزے رکھے گا پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ وہ روزے رکھے گا جو اس نے نہیں

رکھے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔“

اس کے راوی ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف ہیں۔

2312 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ أَخْبَرَنَا رَقِبَةُ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمْرُضُ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَبْرَأَ
فَلَا يَصُومُ حَتَّى يُذْرِكَهُ رَمَضَانَ الْآخَرَ قَالَ يَصُومُ الَّذِي حَضَرَهُ وَيَصُومُ الْآخَرَ وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِينًا إِبْرَاهِيمُ
ضَعِيفٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ ایسے شخص کے
بارے میں فرماتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں بیمار ہو جائے اور روزے نہ رکھے پھر وہ تندرست ہو جائے یا جو شخص کوئی روزہ نہ
رکھے یہاں تک کہ اسے اگلا رمضان نصیب ہو جائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس رمضان کے روزے
رکھے گا جو اب آ گیا ہے اور دوسرے والے رمضان کے روزے (قضاء کے طور پر) رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین
کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی روایت مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رقبہ - بقاف وموحدة مفتوحین - ابن مصقلة عبدي، كوفي، واب عبد الله، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مامون“

۲۳۱۱ - قال البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصيام: باب المفطر بكنه ان يصوم ففطر.....: (روى هذا الحديث ابراهيم بن

الجللاب عن عمر بن موسى بن وجيه عن الحكم عن مجاهد عن ابي هريرة مرفوعاً وليس بشي: ابراهيم وعمر مرفوعان - ۱ - ۱۱ -

ابن حجر في (التلخيص) (۲۲۲/۲): (فيه عمر بن موسى بن وجيه وهو ضعيف جدا والراوي عنه ابراهيم بن نافع ضعيف ايضا

اخرجه الدارقطني من طريق عن ابي هريرة مرفوعاً وصح عن ابن عباس من قوله ايضا) - ۱۱ -

۲۳۱۲ - اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصيام: باب المفطر بكنه ان يصوم..... من طريق علي بن محمد بن ابي الشوارب

سؤل به - وقد تقدم قبل حديثين -

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲۸)۔

2313 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَبِهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ فَرَطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخِرُ فَلْيَصُمْ هَذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ ثُمَّ لِيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمَ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزوں کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ شخص اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اب آچکا ہے پھر اس کے بعد وہ روزے رکھے گا جو فوت ہو گئے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

ابو اسحاق سے نقل کرنے میں مطرف نے اس کی مخالفت کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

2314 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخِرُ صَامَ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قِضَاءَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رمضان کے درمیان تندرست نہ ہو تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا (یعنی اس کی قضاء کے روزے) اور گزشتہ رمضان کی طرف سے کھانا کھلا دے گا اور اس شخص پر (گزشتہ رمضان کے روزوں کی) قضاء لازم نہیں ہوگی، لیکن جو شخص تندرست ہو اور وہ روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا، پھر سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور جب اس کے اس مہینے کے روزے ختم ہو جائیں گے تو پھر وہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

2315 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ

2314 - قال ابن حجر في (التلخيص) (۲۲۲/۲): (أخرجه البيهقي من طريق ميمون بن مهران عنه) يعني عن ابن عباس وصححه ابن حجر عن ابن عباس من قوله: كما سبق في آخر كلامه على رواية أبي هريرة قبل السابقة-

2314 - صححه الدارقطني من لفظ الوجه موقوفاً وقد ورد من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً في النسوي عن صيام الفطر والاضحى عند البخاري في الصوم (۲۳۸/۴) باب: صوم يوم الفطر (۱۹۹۰) وابي داود في الصوم (۷۹۹/۲) باب: النسوي عن صوم يوم الفطر و يوم الاضحى (۱۱۳۷) وابي داود في الصوم (۲۱۹/۲) باب: في صوم العيسين (۲۴۱۶) و الترمذي في الصوم (۱۴۱/۲) باب: ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر والنحر (۷۷۸) والنسائي في الكبرى: كما في التحفة للزمري (۱۲۰/۸) و ابن ماجه في الصوم (۵۴۹/۱) باب: في النسوي عن صيام يوم الفطر والاضحى من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نسى عن صيام لثنين اليومين: الفطر والاضحى الحديث-

عُبَيْدٌ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَاءَ فَآتَى ذَلِكَ عَلِيَّ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ. اسناد صحیح.

☆☆ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے یاد ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا وہ شخص بولا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آ گیا تو اب (اسے کرنا چاہیے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن جبیر بن حیة - ابن مسعود بن معتب، ثقفی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ وکان یرسل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن عسقلانی ت (۲۰۷۱)۔

2316- قُرِءَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدِيثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمَسَاوِرِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں (یعنی رمضان کا مہینہ اسیس دن کا بھی ہوتا ہے)۔

2317- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلِ الثُّغْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ فَقَالَتْ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ.

۲۳۱۶ - ضعفه الدارقطني عقب الحديث التالي وقال: لادن عبد الاعلى بن ابي السمان متروك - قلت: عبد الاعلى لهذا: قال البخاري منكر الحديث: كما في التاريخ الكبير (۷۱/۶) - وقال ابو زرعة الرازي في (سولات البرزنجي) ص (۳۲۲): ضعف جدا - وقال ابو حنيفة الرازي في عمل الحديث (۲۶۷۱): (ضعف تبه المتروك) - اه - لكن اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) من طريق عمرو بن العاص قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول: (ما صمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعا وعشرين اكثر مما صمت معه ثلاثين) - اه - ۲۳۱۷ - اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) كتاب الصيام باب الصوم بخرج تسعا وعشرين فوكمل صياصوم من طريق ابي عمرو السمان ثنا حماد بن سهل الثغري ثنا ابو غسان مالك بن اسماعيل به - واسناده صحيح: كما قال الدارقطني - رحمه الله - فان اسماعيل بن عبد نقفة كما في التفریب (۲۵۹) و ابو سعید بن عمرو بن مسعود بن العاص ثقة ايضا - بنظر: التفریب (۲۲۸۲) -

ثَلَاثِينَ. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَيْضًا مِمَّا سَمِعْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ. وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ لِأَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ أَبِي الْمَسَاوِرِ مَرْوُوكٌ

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے عرض کی گئی: اے ام المؤمنین! کیا رمضان کا ہینہ اسی دن کا بھی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں۔ اس کی سند حسن صحیح ہے اور اس سے پہلے والی روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ حامد بن سہل بن سالم، ابو جعفر، یعرف بالثغری، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۶۷، ۱۶۸)۔

2318- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بِوَأَسِطِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْمِسُورُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعَةً وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. الْمِسُورُ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں۔

اس روایت کا راوی مسور ضعیف ہے۔

6-باب الإعتكاف

باب 6: اعتكاف کا بیان

2319- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ

2318- اخرجہ ابن عدی فی الكامل (۶/۴۶۱) من طریق صالح ثنا السور بن الصلت ثنا محمد بن المنکدر عن جابر قال: (لا تقولوا انقص السور فقد صمنا مع رسول الله تسعة وعشرين اكثر مما صمنا ثلاثين) - الہ - والعمدیت ذکرہ الذہبی فی المیزان (۶/۴۶۹) فی ترجمۃ المسور بن الصلت - وقال فی الصلت: (ضفہ احمد و البخاری - وقال النسائی و اللذری: متروک) - الہ -

2319- اخرجہ البخاری فی الاعتکاف (۲۰۳۲) باب: الاعتکاف لیلۃ و مسلم فی الایمان (۱۶۵۶) باب: نذر الکافر و ما یفعل فیہ اذا اسلم و ابو داود فی الایمان و السنن (۲۳۲۵) باب: من نذر فی الجاہلیۃ ثم ادرك الاسلام و الترمذی فی السنن (۱۵۳۹) باب: ما جاء فی وفاء السنن و الطحاوی فی المعانی (۲/۱۳۲) و البیہقی فی الکبری (۱۰/۷۶) و ابن حبان (۱۲۸۰) و ابن الجارود فی المنتقى (۱/۹۵۱) و احمد فی مسنده (۱/۲۷) من رواية يحيى بن سعيد القطان... به۔

الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَّكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ
مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے
ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔
اس کی سند مستند ہے۔

.....

اعتکاف کے احکام

اعتکاف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”تبین الحقائق“ کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

لفظ اعتکاف کا لغوی مطلب کسی جگہ پر قیام اختیار کرنا ہے اور اپنے آپ کو وہاں روک لینا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ
ہے:

”ان تصویروں کی حقیقت کیا ہے جن پر تم جے بیٹھے ہو“۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور وہ اپنے بتوں پر جے بیٹھے ہیں“۔

شرعی طور پر اعتکاف کا مطلب مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا ہے جو روزے اور نیت کے ساتھ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کر دو“۔

یہاں یہ لغوی معنی موجود ہے اور اس میں ایک اضافی صفت کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے یہ بات کہی ہے:

مسجد میں روزے اور نیت کے ہمراہ ٹھہرنا مسنون قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: مسجد میں ایسا ٹھہرنا سنت ہے جس
کے لیے یہ بات شرط ہے اعتکاف کی نیت بھی ہو اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہے اعتکاف کرنا مستحب ہے جبکہ صاحب ہدایہ یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا سنت
مؤکدہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں ہا قاعدگی سے اسے سرانجام دیا ہے اور یہ ہا قاعدگی مسنون
ہونے کی دلیل ہے۔

(مصنف کہتے ہیں:) درست یہ ہے: اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے واجب یعنی وہ اعتکاف جس کی نذر مانی گئی
سنت یعنی وہ اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جائے اور مستحب یعنی وہ اعتکاف جو اس وقت کے علاوہ کسی بھی وقت

س کر لیا جائے۔

اعتکاف کی خوبی میں یہ بات شامل ہے انسان کا دل دنیاوی معاملات سے ہٹ جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ انسان اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کے گھر میں رہتا ہے اعتکاف سے مراد روزے اور بیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔

جہاں تک ٹھہرنے کا تعلق ہے تو یہ اعتکاف کا رکن ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اعتکاف ہوتا ہے اور اس کے لیے نیت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ روزے اور مسجد کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہ حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

امام شافعیؒ یہ فرماتے ہیں اس کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔“

اس روایت کو امام دارقطنیؒ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ابو بکر محمد بن اسحاق اور دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

صحیحین میں یہ بات روایت کی گئی ہے۔

”حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو اور ایک رات کا اعتکاف کر لو۔“

اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ زمانہ شرک میں اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس روایت کو بھی امام دارقطنیؒ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

(امام شافعیؒ کہتے ہیں:) اگر روزہ رکھنا اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو اب یہاں روزے کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کی

ضرورت نہ ہوتی۔

(امام شافعیؒ کے موقف کی) ایک دلیل یہ بھی ہے روزہ اپنی اصل کے اعتبار سے بذات خود ایک دینی رکن ہے تو اب

اسے کسی دوسری چیز کے لیے شرط کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ شرط ہونے میں تابع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ تو روزہ ایک

ایسی چیز کا تابع کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے کمتر حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری دلیل سیدہ عائشہ کے حوالے سے مذکور یہ روایت ہے:

وہ بیان کرتی ہیں: ”اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات سنت ہے وہ کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہ جائے کہ جنازے میں شریک نہ ہو کسی عورت کو چھوئے نہیں اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور انتہائی ضروری کام کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اور یہ احکام وہ ہیں جو صرف سماع کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں (اس مطلب یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوگی) اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول نہیں ہے آپ نے روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا ہو۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواز کی تعلیم دینے کے لیے ایسا کر لیتے۔

2320 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ أَوْفِ نَذْرَكَ . فَأَعْتَكَفَ عُمَرُ لَيْلَةً رَأْسًا ثَابِتًا .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانا تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا تھا۔ اس کی سند ثابت ہے۔

2321 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكِ عَمَّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ . رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ .

۱۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص 196/4

۲۳۲۰۔ اخرجہ البخاری فی الاعتکاف (۲۰۶۲) باب من لم یر علیه اذا اعتکف صوماً وریباً اذا نذر فی الجاهلیة ان یعتکف ثم اسلم (۲۰۶۲) و فی الایمان و النذور (۶۶۹۷) و مسلم فی الایمان (۱۶۵۶) باب نذر الکافر و ما یفعل فیہ اذا اسلم و ابن ماجہ فی الکفر (۲۱۲۹) باب الوفاء بالنذر و الطماوی فی المعانی (۱۲۲/۲) و البیہقی فی الکبری (۳۸/۶) (۷۶/۱۰) و ابن حبان (۱۶۲۷۹) و الدارمی فی السنن (۱۸۲/۲) من وجوه عن عبید اللہ بن عمر بہ۔

۲۳۲۱۔ اخرجہ الماکم فی الصیام (۱۶۹/۱) باب الاعتکاف عن ابی الحسن احمد بن محبوب الرملي ثنا عبد الله بن محمد بن نصر الرملي بہ۔ و صححه الماکم قال الرملي فی (نصب الرابة) (۱۹۰/۲): (قال فی التنقیح): و التمیخ هو عبد الله بن محمد الرملي۔ قال ابن القطان فی (کتابہ): و عبد الله بن محمد بن نصر الرملي لهذا لافرفہ۔ و ذکرہ ابن ابی حاتم فقال: بروی عن الولید بن الحارثی روى عنه موسى بن سويل لم يزد على هذا بروی ابو داود عن ابی احمد عبد الله بن محمد الرملي حدثنا الولید۔ فلا ادري انتم تعلقوا ام انسان ام واحد۔ و العالفي الثلاثة مجسولة۔ انصوى كلامه۔ و اخرجہ البیہقی (۱۶۹/۱)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا، البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا)۔"

شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق سوی ابن عبد رحیم، ابو بکر سوی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعة احادیث مستقیمہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۲۵۸)۔

○ نافع بن مالک بن ابی عامر اصحی تمیمی ابو سھیل، ابن ابی انس، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳۱)۔

2322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ بْنُ يُونُسَ فِي الْإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا أَعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ . تَفَرَّدَ بِهِ سُؤَيْدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے۔"

اس کو نقل کرنے میں سوید نامی راوی منفرد ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو حسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت کے آغاز میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۳۵۰)۔

2323- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ جُوَيْرِ عَنِ الصُّحَّاحِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَدِّنٌ وَإِمَامٌ

۲۳۲۳- اضرجه الماکم فی الصوم (۱/۴۴۰) باب: الاعتکاف عن ابی علی العسین بن علی العافظ: ثنا احمد بن عمیر الدمشقی به۔ و قال الماکم: (لم یخرج الشیخان بسفیان بن حسین)۔ الہ۔ و اضرجه البیہقی (۴۰/۲۱۷) من لهذا الوجه وقال: (لما و لعم من سفیان بن حسین) لعم من سوید بن عبد العزیز۔ و سوید ضعیف لا یقبل ما تفرده به۔ وقد روی عن عطاء عن عائشة موقوفاً۔ الہ۔ قال الزیلعی فی (نصب الریة) (۲/۴۸۶): (وسوید بن عبد العزیز ضعفه جماعة) وفي (الکمال): قال علی بن حجر: سالت لیسما فانتی علیہ خیراً)۔ الہ۔ قلت: وقد نقلی موقوفاً من روایة حبیب بن ابی ثابت عن عطاء عن عائشة۔ اضرجه عبد الرزاق فی (الاعتکاف) (۸۰۲۷) و ابن ابی نینة و فی الروایة المتدر البیہقی السابق۔

فَالْإِعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ . الضَّحَّاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُدَيْفَةَ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام موجود ہوں اس میں اعتکاف ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کے راوی ضحاک نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2324- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعے کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے جنازے میں

شریک ہو سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

2325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ

أَوْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے جنازے میں

شریک ہو سکتا ہے جمعے کے لیے جا سکتا ہے اپنے گھر جا سکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

2326- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ اعْتِكَافٍ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ وَيَصُومَ . تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفٌ

الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے ذمے لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت

۲۳۲۲- اضرجه ابن عمري في (الكامل) (۱۱۴۱/۲) و اعلمه المدارقطنی بعدم سماع الضحاک من حذیفه- و جوبير ضعفه ابن المديني جملة

تركه المدارقطنی و النسائي و ابن الجنيدي وقال ابو احمد الحاكم: ناقص الحديث و ضعفه غير رقم و كالمجيب و عبد الرحمن لا يثبت

عنه و لم يكن الثوري يسميه: استغما فآله- بنظر: ترويض السويدي (۱۲۲/۲-۱۲۶)-

۲۳۲۶- اضرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۵۶/۶-۲۵۷) رقم (۸۰۶۹) عن الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال اذا

اعتكف فلا يرفق في الحديث ولا يساب و يشهد الجمعة و الجنائز و ليو من القله اذا كانت له حاجة و هو قائم و لا يجلس عند

والضرجه ابن ابي نبيبة (۲۲۶/۲) رقم (۹۶۲۱) قال: نا ابو الاصرح عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف الرجل

فليشهد الجمعة و ليمد المريض و يشهد الجنائز و ليات القله و ليامرهم بالحاجة و هو قائم- و سياتي عند المصنف في الترويض

من طريق شريك عن ابي اسحاق- و عاصم بن ضمرة منكم في روايته عن علي- كما تقدم مرارا- و ابو اسحاق: هو السهيمي مدني

قد عمن-

۲۳۲۶- اضرجه ابن الجوزي في التحف (۱۱۱/۲) من طريق المدارقطنی به- اضرجه الحاكم (۱۲۹/۱) عن ابي العباس محمد بن يعقوب

محمد بن سنان القزاني ثنا ابو علي العنفي ثنا عبد الله بن بديل... به- وقال: (لم يفتح الشيوخان بابي بديل)- ال- و ابن بديل ضعفه

مع ذلك فقد خالفه ثقات اصحاب عمرو بن دينار فلم يذكر و افه: (الصوم)- و بنظر: (نصب الراية) (۱۸۹/۲)-

کی کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ بھی رکھیں۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن بدیل نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

2327- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيٌّ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا قَالَ أَعْتَكِفْ وَصُمْ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لِأَنَّ لِقَابَ مَنْ أَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ لَمْ يَذْكُرُوهُ مِنْهُمْ ابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ . وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعتکاف بھی کرو اور روزہ بھی رکھو۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا جن میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ، حماد بن زید اور دیگر حضرات شامل ہیں جبکہ اس کا راوی ابن بدیل ضعیف ہے۔

2328- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اس کے بعد یہ معمول اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

2329- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۲۳۲۹- استنکر البيهقي أيضاً قول ابن بديل لهذا نقلاً عن الدارقطني كما في (المعرفة) للبيهقي (۶/۲۹۲-۲۹۶) (۹۰۹۰) وله طريق آخر في البيهقي أيضاً - وراجع نصب الرتبة (۲/۶۸۹) -

۲۳۲۸- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۶/۷۸۲) ومن طريقه احمد (۶/۲۸۱) والترمذي في الصوم (۷۹۰) باب: ما جاء في الاعتكاف عن عمر عن الزهري عن عروة عن عائشة وعن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به - وأخرجه احمد (۶/۱۶۹) وابن خزيمة (۲۲۲۲) من طريق ابن جرير به - بسندين الاسنادين - وهكذا أخرجه ابن حبان (۳۶۶۵) من طريق عبد الرزاق أخرنا مصر - وابن جرير عن الزهري بالاسنادين جميعاً -

۲۳۲۷- راجع ما قبله واما زيادة: (و ان السنة للمتكف) التي آخره: فرواها ابو داود في الصوم (۲/۸۳۶-۸۳۷) باب: المتكف يعود في الصوم (۲/۱۶۷۳) والبيهقي في الصيام (۴/۲۱۷) باب: المتكف بصوم وقال ابو داود: (غير عبد الرحمن بن اسحاق لا يقول في: قلت عائشة: السنة) وجعله منقول عائشة - ا- وقال البيهقي: (قد ذهب كثير من الحفاظ الى ان لهذا الكلام من قول من دون عائشة وان من ارجه في الحديث وهم فيه) - ا- وأخرجه البيهقي في (المعرفة) (۶/۲۹۵) في الصوم: باب: الاعتكاف بصوم أو غير الصوم (۹۰۹۶-۹۰۹۷) بين انه مسرج قال: (ويشبه ان يكون من قول من دون عائشة) - ا- ودل على ذلك - فراجع -

ہوگا جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ روزہ رکھے۔

2331- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَعْتِكَفَ فِي الشَّرْكِ وَيَصُومَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ تَفَرَّدَ بِهِذَا اللَّفْظِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ شرک میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند حسن ہے اسے ان الفاظ میں نقل کرنے میں سعید بن بشیر نامی راوی منفرد ہیں۔

7-باب السَّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

2332- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتِ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِلِيِّ لُكَيْجِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْبَلْخِيُّ أَخُو عِصَامِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ أَيْسَنَّاكَ الصَّائِمُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ بَرَطِبِ السَّوَاكِ وَيَابِسِهِ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ ابوالحق خوارزمی بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم احول سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے سوال کیا: دن کے ابتدائی آخری یا آخری دونوں حصوں میں کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی ابوالحق خوارزمی ضعیف ہے۔

۲۳۳۱- أخرجه البيهقي (۲۱۷/۶) من حديث سعيد بن بشير به- وقال: (ذكر الصوم فيه غريب)- ال- وضعه غيره: راجع: نصب الرابة (۱۸۹/۲) وقد بقت الامة لضعف هذه الرواية نقلها عن (المعرفة) للبيهقي (۲۹۴/۶) (۹۰۹۱)-

۲۳۳۲- أخرجه البيهقي (۲۷۲/۲) عن الخوارزمي به- وقال: (تفرد به عبد الرحمن الخوارزمي) وقد حدث عن عاصم بن مالك لا يفتح به- وقد روي من وجه آخر ليس فيه ذكر اول النهار و آخره (تم سابقه من طريق ابن عدي كذلك- وقال البيهقي ايضا في (المعرفة) (۳۳۶/۶) (۸۹۰۵): (وهبت ابي اسحاق الخوارزمي عن عاصم عن انس مرفوعا في السواك اول النهار و آخره ضعيف لا يفتح به)- ال- ال-

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف بن میمون باہلی بلخی ماکیانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ تموا علیہ ارجاء، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔
”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۷)۔

○ ابراہیم بن عبدالرحمن خوارزمی۔ قال ابن عدی: احادیثہ لیست بمستقیمۃ۔ قال ذہبی: ابن بیطار قاضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۱۶۶)۔

.....

روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

روزہ دار شخص کے مسواک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: میں شام کے وقت اس کے مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے منہ کی بوزائل ہو جاتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بن حی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: خشک مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں مسواک کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں لگائے۔

2333- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ.

☆☆☆ عبداللہ بن عامر بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عاصم بن عبید اللہ کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2334- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا تَرَى

۱ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۲۳۳۲- اخرجہ ابو داؤد فی الصوم (۲/۶۸) باب: السواک للصائم (۲۳۶) عن محمد ابن الصباح ثنا شریک.....

اسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَيْنِعٍ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . مُجَالِدٌ غَيْرُهُ . أَثْبَتَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”روزہ دار شخص کے لیے سب سے بہترین کام مسواک کرنا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”روزہ دار شخص کے بہترین کاموں میں سے ایک کام مسواک کرنا ہے۔“

مجالد نامی راوی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2338 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَصَابُ كَيْسَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعِشِيِّ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفْتَاهُ بِالْعِشِيِّ إِلَّا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کے وقت مسواک کرو شام کے وقت مسواک نہ کرو

اس کی وجہ یہ ہے: جس روزہ دار شخص کے ہونٹ شام کے وقت خشک ہوں گے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے سامنے نور کے طور پر ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ کیسان قصار، ابو عمر فزاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۱۳)۔

2339 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا كَيْسَانَ أَبُو عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كَيْسَانَ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

منقول ہے۔

ابو عمر کیسان نامی راوی مستند نہیں ہے اور اس کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی معروف نہیں ہیں۔

۲۳۳۸ - اخرجہ البيهقي في السنن (۲۷۶/۵) كتاب الصيام: باب منكره السواك بالعنسي اذا كان صائماً..... وفي المعرفة (۱۷۷/۲) رقم (۱۹۵۸) من طريق الدارقطني: به -

۲۳۳۹ - اخرجہ البيهقي في (المعرفة) في الصيام (۲۳۲/۶) باب السواك للعناني (۸۹.۲ - ۸۹.۲) من طريق الدارقطني: به - و نقل كلام الدارقطني عقبه - و اخرجہ الطبراني في (معجمه) - كما في نصب الرابة (۱۶۰/۲) - من حديث كيسان ابي عمر..... به -

8- باب الإفطار فی رمضان لیکبرٍ أو رضاعٍ أو عذرٍ أو غیر ذلك.

باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا
 2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ الشَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
 حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا
 بِأَسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بوڑھا شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے تو وہ ہر ایک
 روزے کے عوض میں ایک مد کھانا کھلائے گا۔
 اس کی سند مستند ہے۔

9- باب طُلُوعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ.

باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا

(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری کر لینے کا حکم)

2341- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
 إِطْمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي
 مَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيِمَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقِيلَ لِهِشَامٍ أَمُرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدِّ مِنْ ذَلِكَ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ
 بِإِثْبَاتٍ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے رمضان کے مہینے
 میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے افطاری کر لی لیکن بعد میں سورج نکل آیا (تو پتہ چلا کہ افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا)۔
 ہشام نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا ان لوگوں کو اس کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسا کرنا
 ضروری تھا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2340- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٧١/٤) من طريق المدارقطني به- وله طريقه و الفاضل عن ابن عباس عند البخاري في
 التفسير (١٧٩/٨) تفسير قوله تعالى: (اياما معدودت) من سورة البقرة (٤٥٠/٥) و ابى داود في الصوم (٢٠٦/٢) باب: من قال لى منبنة
 للشيوخ و العليلي (٢٣١٨) و عبد الرزاق في الصوم (٢٢٠/٤-٢٢١) باب: الشيخ الكبير و البيهقي في (المعرفة) (٢٢١/٦) باب: من لا
 يطيق الصوم لغيره-

2341- أخرجه البخاري في الصوم (٢٣٥/٤) باب: اذا افطر في رمضان ثم طلعت الشمس (١٩٥٩) و ابو داود في الصوم (٢١٧-٢١٦/٢)
 باب: افطر قبل غروب الشمس (٢٣٥٩) و ابن ماجه في الصوم (٥٢٥/١) باب: ما جاء فيمن افطر ناسياً (١٦٧٤) و ابن خزيمة رقم (١٩٩١)
 من طريقه عن ابى اسامة به- و أخرجه عبد بن حميد (١٥٧٤) عن عبد الرزاق: اخبرنا معمر عن هشام بن عروة به-

2347- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَيْلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامَ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ مَنْسُوخَةٌ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطِيقَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا: ”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب کبھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

2348- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَأُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى أَوْ مُرْضِعٍ أَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ الصِّيَامَ عَلَيْكَ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكَ الْقَضَاءُ رِاسِنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ام ولد سے جو حاملہ تھی اور بچے کو دودھ پلاتی تھی (یہ کہا تھا): تم ان لوگوں میں شامل ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تم پر جزاء لازم ہے قضاء لازم نہیں ہوگی۔ اس کی سند صحیح ہے۔

2349- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ نَسِيَ أَنْ يَبْرَأَ فَلَا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سل کا ایسا مریض جو اس بات سے مایوس ہو چکا ہو کہ وہ ٹھیک ہوگا اور وہ کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا۔ اس روایت کا راوی حجاج ضعیف ہے۔

۲۳۴۷- اخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۲۲۱/۴-۲۲۲) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷۵) عن ابن جریر قال: قلت لعطاء..... و اخرجہ الطبري فی التفسري (۷۸/۲) من طريق ابن المبارك عن ابن جریر مختصراً و اخرجہ عبد الرزاق (۷۵۷۷) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء..... نهره-

۲۳۴۸- اخرجہ ابو داود فی الصوم (۲۰۶/۲) باب: من قال اهي متبنة للشيخ و العلي (۲۳۸) عن ابن المنذر ثنا ابن ابي عمير عن حجاج عن قتادة..... به- ومن طريق ابي داود اخرجہ البيهقي فی سننه (۲۲۰/۴) كتاب الصيام: باب العامل المرضع-

۲۳۴۹- فی اسناده العجاج بن ارطاة و هو كذا في التذليل-

2350 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ تُرْضِعُ فَأَجْهَدَتْ فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ تَفْطِرَ وَتُطْعِمَ وَلَا تَقْضِيَ . هَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی وہ بیمار ہو گئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ ہدایت کی کہ تم روزے نہ رکھو اور (فدیہ کے طور پر) کھانا کھلا دو اور قضا نہ رکھنا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2351 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تَفْطِرُ وَلَا تَقْضِي . وَهَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی وہ بعد میں اس کی قضا بھی نہیں کرے گی (بلکہ مسکین کو کھانا کھلا دے گی)۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہے۔

2352 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَرَأَ (وَعَلَى الَّذِينَ يَطُوقُونَهُ) ثُمَّ يَقُولُ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيَفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر اس کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا فدیے کے طور پر واجب ہے“۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی ہے جو اب روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھے گا وہ روزہ چھوڑ دے گا اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ضیف - وقیل: ابن ابراہیم بن ضیف باہلی، ابویعقوب عسکری، بصری نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے

۲۳۵۱ - اضرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۸۸/۴) - رقم (۷۵۶۶) من طريق ابن جرير عن عطاء عن ابن عباس قال: (نطخ العامل المرضع في رمضان) و تقضيان صياماً ولا تطعمان) فقد خالف عطاء: فنقل ذلك عن ابن عباس - وقد تقدم من رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس خلاف ذلك - و اما ابن عمر: فقد اضرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۷۵۶۱) من طريق ابوب عن نافع عن ابن عمر -

۲۳۵۲ - اضرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۲۱/۴) باب: الشيخ الكبير - و اضرجه البيهقي في السنن (۲۷۱/۴) من طريق سفيان به - و اضرجه اسماعيل بن امامه القاضي عن ابن المديني عن جرير عن منصور به: كما في (المهلب) الل بن هزم (۲۶۵/۶) -

گنجائش نہیں رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ ہدایت کی کہ اسے پندرہ صاع دیئے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی کھائیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

2362 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ قَالَا فَذُنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا. فَقَالَ سَوَّلَ اللَّهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَعْتَقَ رَقَبَةً أَوْ صُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ أَوْ أَطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

☆ ☆ عامر بن سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ۔

2363 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُكْفِرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ فَقَالَ لَا أَجِدُ فَاتِي رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلَّهُ. تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو أُوَيْسٍ وَفَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَبُزَيْرُ بْنُ عِيَاضٍ وَشَيْبَةُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ أَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ مِنْ رِوَايَةِ نَعِيمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ إِلَّا أَنَّهُ أَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلِّ هَؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ وَجَعَلُوا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ. وَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ إِفْطَارَ ذَلِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجَمَاعٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يُكْفِرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامِ شَهْرَيْنِ لِأَنَّ لَمْ يَسْتَطِعْ فِإِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا مِنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَمَعْمَرُ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَشُعَيْبُ بْنُ

۲۳۶۳ - فی بعض روایاتہ الواقدی و لہو منروک لکنہ متابع فی الروایۃ الاخری - و ابو بکر ابن اسماعیل لہ ذکر فی ترجمہ ابیہ اسماعیل بن محمد من (التوسیب) -

2367- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَقَالَ فِيهِ بِزَيْلٍ وَهُوَ الْمِكْتَلُ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُ تَمْرًا. وَكَذَلِكَ قَالَ هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَا وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ایک زبیل لائی گئی اور پیمانہ تھا جس میں پندرہ صاع تھے یہ بھی ہے کھجوروں کے پندرہ صاع تھے۔ اسی طرح دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2368- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَعْتَقَ رَقَبَةً. قَالَ لَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمِ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ ذَلِكَ. قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ عَلِيُّ أَحْوَجُ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي فَمَا أَجِدُ أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي. قَالَ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نے آپ کو بتایا گیا کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس وہ نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کرو اس نے عرض کی: کیا اپنے اور گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند کو کروں مجھے اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ کوئی ضرورت مند نہیں ہے آپ نے فرمایا: اسے تم کھا لو اور تمہارے گھر والے کھالیں اور تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

2369- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَنَدَلٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَطْعَمَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ غَدِيرٍ لَعَنَ صَوْمُ شَهْرٍ. هَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ. مَنَدَلٌ ضَعِيفٌ وَمَنْ دُونَ أَنَسٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”جو شخص عذر کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔“

اس کی سند ثابت نہیں ہے، اس کا راوی مندل ضعیف ہے اور جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے ضعیف ہے۔

2370- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
بِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ
رَيَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”جو شخص کسی بیماری اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔“

بیان حدیث کا تعارف:

○ ابو مطوس ہو یزید، وقیل: عبد اللہ بن مطوس، یہ لین الحدیث ہیں یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
قریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۴۰)۔

○ مطوس، (اور ایک قول کے مطابق): ابو مطوس، عن ابی ہریرۃ، مجہول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
قریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۶۰)۔

2371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْيَقْطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ
بَدَةَ حَدَّثَنَا صَمْرَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيلٍ قَالَ كَانَ رَبِيعَةَ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ
مِائَتِي عَشْرَ يَوْمًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا .

☆☆ ربیعہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو وہ بارہ دن روزے رکھے گا اس کی
یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کے مقابلے میں ایک مہینہ روزہ رکھنے کو پسند کیا ہے۔

بیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین، ابو جعفر بزاز یقطینی، سمع ابایعلی احمد بن علی موصلی و اباقاسم بغوی، ومن فی
تھما، حدث عن ابونعیم اصھبانی، و علی بن محمد بن عبد اللہ حذاء وغیرہما، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال
عالی: کان فھما ذکما، لہ رحلتہ فی طلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۱۱)، و انساب (۵/۷۰۳)۔

2372- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدِ الرَّهَاقِيِّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا
مَنْ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ عَنْهُ صِيَامٌ وَإِنْ صَامَ
مِنْ كَلِّهِ .

المرجہ عبد الرضا فی الصوم (۱۹۸/۶) باجبة من يبطل الصيام ومن يأكل في رمضان منعدا (۷۶۷۳) من وجه آخر عن ربیعہ بن بد

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بات سنا دی کہ میں نے

جو شخص رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کی قضاء نہیں ہو سکتا

2373 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ الْحَكَمِ لِلرَّسُولِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَدَّادِ الْعَدَنِيُّ

قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيَّ رَابِعِيَّةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَنْادِيَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامٌ لَكُمْ لَكُمْ وَرَسُولُ اللَّهِ

وَبِعَالِ الْوَاقِدِيِّ ضَعِيفٌ بَدِيءٌ لَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ عِلْمِ الْإِسْلَامِ وَلَا مِنْ أَهْلِ عِلْمِ الْفِرْسِيَّةِ وَلَا مِنْ أَهْلِ عِلْمِ الْعَرَبِ وَلَا مِنْ أَهْلِ عِلْمِ الْإِسْلَامِ

☆ حضرت عبد اللہ بن محمد بن زید بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بات سنا دی کہ میں نے

اپنی اونٹنی پر بھیجا تاکہ میں اعلان کروں: اے لوگو! یہ کھانے پینے کے اور صحبت کرنے کے دن ہیں نہ صرف اعلیٰ شہداء کے بلکہ

سب کے لیے روزے کا رادھی واقفی ضعیف ہے۔ یہ حدیث ان میں سے ہے جو صحیح ہے اور اسے صحیح قرار دیا گیا ہے۔

2374 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُلُوْغِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

سُلَيْمَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسْبَرَ عَنْ أَحْمَرَ الْأَسْلَمِيِّ لَدَى رَأْيٍ رَجُلًا يَتَّبِعُ رِحَالَ النَّاسِ فِي

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عَلَى حِمْلٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ إِلَّا لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ أَكَلِي وَشَرِبِي وَرَسُولُ اللَّهِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيَّنَّ أَظْهَرُ مِنْ ذَلِكَ قَتَادَةُ قَالَ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسْبَرَ

☆ حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بات سنا دی کہ میں نے

گاہوں کے پاس جا رہا تھا وہ اونٹ پر سوار تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ تم جو روزوں میں روزہ رکھو گے وہ کھانے پینے کے دن

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھنا صحیح ہے اور ان دنوں میں روزہ رکھنا صحیح ہے

قوادہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے یہ اعلان کرنے والے شخص حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

قوادہ نامی راوی نے سلیمان بن یسار سے احادیث کا باغ نہیں کیا ہے۔

2375 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُرْزَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ صَوْمِ

أَيَّامِ فِي السَّنَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ. قَالَ عُثْمَانُ مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سال کے پانچ دنوں

روزہ رکھنے سے منع کیا ہے: عید الفطر کے دن، عید الاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔

عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے محمد بن خالد کے حوالے سے یہی روایت سنی ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے ایام تشریق کے دنوں کو روزے کے دنوں سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن طحان واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۸۳)۔

2376- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اَنْ عَبْدِ اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرْحَيْلِ الصَّنْعَانِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہو گا یا کھجور کا ایک صاع ہو گا۔

2377- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْاَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب دودھ تھن میں موجود ہو اس کا سودا نہ کرو اور جب اون (جانور کی پشت پر) موجود نہ ہو اس وقت اس کا سودا نہ کرو۔

2378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اِلَّا اِنْ هَذِهِ الْاَيَّامَ عَيْدًا وَاَكْلًا وَشُرْبًا وَذِكْرًا فَلَا تَصُومُوهُنَّ اِلَّا مُحْضَرًا اَوْ مُتَمَتِّعًا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَضُمَّ فِي اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَابِعَةِ فَلْيَضْمَهُنَّ.

☆☆ مسعود بن حکم زرقی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا تھا: خبردار! یہ عید کے دن ہیں یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محض ہویا حج تمتع کرنے والا ایسا فرد ہو جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو یا جس نے حج کے دنوں میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں وہ ان دنوں میں روزے رکھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن حکم بن ربیع بن عامر انصاری زرقی، ابو ہارون مدنی۔ لہ روایت، ولہ روایت عن بعض صحابہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۵۳)۔

2376- أخرجه البيهقي في الكبرى (١٦٨/٤) ونقله الزيلعي في (نصب الرابة) (٤٢١/٢) - وقال: (قال البيهقي: هذا لا يصح - وكيف يصح! إحدوية الجماعة عن نافع عن ابن عمران تعديل الصاع بمدين من منطة - إنما كان بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم - وأعله ابن الجوزي سليمان ابن موسى - قال: قال ابن السبيني: مضمون عليه - وقال البخاري: عنده من أكبر -) - قال: قلت: وسبى في (الزكاة) تخرج هذا الحديث من وجوه عن نافع عن ابن عمر بخير لهذا اللفظ - وراجع: نصب الرابة (٤١٦/٣) - (٤١٦-٤١٧) -

2377- تغريبه المارقطنی: و عنہ نقله الزيلعي في نصب الرابة (٤٨٤/٢) وقال عقبه: (الواقدي: ضعيف) -



فتوحاتِ جہانگیری



جزو ششم



سنن ابن کثیر

۔۔۔ متن ۔۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیمر دارقطنی

۔۔۔ ترجمہ ۔۔۔

ابوالعلاء محمد بن عبد بن جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک ایامہ ولیالیہ

زبیدہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

کتاب الحج

حج کا بیان

1-باب

بلا عنوان

2379- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں اس شخص پر لازم ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو۔“

تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہاں ”سبیل“ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن زیاد نصیبی، ازدی کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور غیر ثقہ ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: مستقیم حدیث یغرب عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتر وکین (۱۳۹/۲)، ومیزان (۳۹۸/۴)۔ ولسان (۷۶/۴)۔

.....

حج کے حکم کی وضاحت

حج کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”مختصر القدوری“ کے شارح امام ابو بکر بن علی بن الحداد تحریر کرتے ہیں:

۲۳۷۹- قال الزیلعنی فی (تجیب الرایة) (۱۰/۲): (محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عیسیٰ نہ کرہ) واهبوا علی ضیفہ (۱)۔ و ذکرہ الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعفاء من سنن الدارقطنی) ص (۲۵۶) وقال: (محمد بن عبد اللہ بن عبید ضعیف)۔

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

شریعت میں اس سے مراد تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے تاکہ اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی جا سکے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: حج واجب ہے) اس سے مراد یہ ہے: یہ محکم فرض ہے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ وجوب کے ذریعے اس کو ذکر کیا ہے کیونکہ واجب کا مفہوم عمومی ہوتا ہے ہر فرض چیز واجب ہوتی ہے لیکن ہر واجب چیز فرض نہیں ہوتی ہے۔

اس کے بعد آگے چل کر امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج محکم فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے۔“

سوال یہ ہے: یہ فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے یا اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے؟
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اسے فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور سال میں کسی بھی وقت انسان کو موت آسکتی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ یہ ساری عمر کے اندر ایک مرتبہ ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف اس صورت حال میں ہوتا ہے کہ جب غالب گمان اس بات کا ہو کہ انسان بعد میں بھی سلامت رہے گا، لیکن اگر غالب گمان انتقال کرنے کا ہو یعنی آدمی بیمار ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو تو اب اس بات پر اتفاق ہے اب اس کو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امکان کی صورت میں بھی حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص حج میں تاخیر کر لیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا انہوں نے دلیل کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پیش کیا ہے:

”جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتے ہوں اور پھر وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کچھ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی مر جائے یا عیسائی مر جائے۔“

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے چھٹی سن ہجری میں حج فرض قرار دیا تھا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں سن ہجری میں حج ادا کیا تھا، اگر اس کو فوراً ادا کرنا لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مؤخر نہ کرتے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اس بات کا علم ہو گیا تھا آپ اس وقت تک حیات رہیں گے جب تک اسے ادا نہیں کر لیں گے، اس لیے آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آپ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج لازم ہے آزاد بالغ، عقل مند تندرست لوگوں پر جب وہ زادِ راہ اور سواری قدرت حاصل کر لیں جو ان کی جائز سکونت سے اضافی ہو اور جو انتہائی ضروری نہ ہو اور ان کے واپس آنے تک وہ اپنے اہل عیال کے خرچ سے بھی بے نیاز ہوں اور راستہ بھی امن والا ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: لفظ بالغ استعمال کر کے انہوں نے بچوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ وہ عبادات کے پابند نہیں ہیں کیونکہ وہ اس کے مکلف نہیں ہیں۔

لفظ عقل مند استعمال کر کے انہوں نے مجنون لوگوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے، مجنون شخص جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے۔“

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ تندرست جو استعمال کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کا جسم اور اعضاء ٹھیک ہونے چاہئیں یہاں تک کہ بیمار شخص کے اوپر حج کرنا لازم نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان عبادت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو یہ حج عبادت ساقط ہونے میں اثر انداز ہوتی ہے جب تک وہ عجز باقی ہوتا ہے۔

ناہینا شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حج کرنا لازم نہیں ہے اگرچہ اسے کوئی ساتھ لے جانے والا بھی مل جاتا ہے تاہم اس کے مال میں سے حج واجب ہوگا (یعنی اس پر لازم ہوگا وہ کسی دوسرے کو حج کروادے)۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک ناہینا شخص کو اگر کوئی ساتھ لے جانے والا مل جاتا ہے اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ہے اور سواری بھی ہوتی ہے تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوگا تاہم یہ ضروری ہے اس کے ساتھ سفر میں اس کی خدمت کرنے کے لیے کوئی شخص موجود ہونا چاہیے۔ یہ بات جائز نہیں ہوگی کی اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص حج کرے جہاں تک بیماری کی وجہ سے عاجز ہونے کا تعلق ہے تو اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہو کہ وہ ختم ہو جائے گی اس بیماری کے ختم ہونے کے بعد اس شخص پر حج کرنا لازم ہوگا اور اب کسی دوسرے شخص کا اس کی طرف حج کرنا کافی نہیں ہوگا تندرست ہونے کے بعد وہ شخص خود حج کرنے کے لیے جائے گا اور اس فرض کو ادا کرے گا۔

2380 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْبَاقِيِّ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفٌ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

الجوهرة النيرة از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، ص 360/1

۲۳۸۰ - هكذا أخرجه الدارقطني عن ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب بن - وبيورده بعده من وجهين عن محمد بن عبيد الله - وهو المرزسي - عن عمرو بن شعيب بن - قال الزبلي في (نصب الرابة) (١٠/٢) (و ابن لهيعة و المرزسي: ضعيفان - قال الشيخ في (الامام) وقد خرج الدارقطني لهذا الحديث عن جابر و انس و محمد بن عمار بن عمرو بن العاص و محمد بن مسعود و عائشة و ليس فيها اطلاق بفتح - انتهى -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”بیت اللہ تک جانے کے راستے سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے۔“

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابی نافع ابوسلمہ موصلی، قال ابویعلی: وقد راہ ولم یرو عنہ۔ قال: لم یکن اصلاً للحدیث و ذکر لہ ابن عدی فی کامل احادیث منکرۃ، و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیث من غیر روایت ابنہ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۷۹/۲)، و میزان (۳۰۷/۱)، و اللسان (۴۲۳/۱)۔

○ عقیف بن سالم موصلی بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۱)۔

.....

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقہیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: استطاعت کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، امن کے ساتھ مال کی موجودگی اور جسم کی استطاعت بھی اس میں شامل ہوگی۔

جسم اور مال کے اعتبار سے استطاعت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس اور عمر بن خطاب سے بھی منقول ہے:

اس کے لیے زادِ راہ اور سواری کی موجودگی شرط ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو اس کے حق میں حج کے واجب ہونے کے لیے سواری کی موجودگی شرط نہیں ہوگی بلکہ اس پر پیدل چل کے جا کر حج کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک زادِ راہ کی موجودگی بھی شرط نہیں ہے، اگر وہ راستے میں زادِ راہ حاصل کرنے کے قابل ہو، خواہ اسے مانگ کر ایسا کرنا پڑے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: استطاعت کی وضاحت کیسے کی جائے گی، اس بارے میں منقول حدیث کا اس لفظ کے عموم سے تعارض ہے۔

حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: استطاعت سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”زادِ راہ اور سواری“۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ہر مفلس شخص پر محمول کیا ہے جبکہ امام مالک نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو اور وہ اس قابل نہ ہو کہ راستے میں مزدوری کر کے محنت کر کے روزی کما سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقف کو اس لیے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں: جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم مجمل ہو اور سنت کے ذریعے اس کی وضاحت ہو رہی ہو تو اب سنت کی اس وضاحت سے انحراف کرنا درست نہیں ہوگا۔

2381 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز حج کو لازم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ راہ اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2382 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2383 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

۱۔ بدایۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

۲۳۸۲- راجع ما قبلہ۔ و بھی بن عبد الحمید: ان کان لہو العسانی فقد تقدم بیان ضعفہ۔

۲۳۸۳- فی اسنادہ بھلول بن عبید: قال الزیلعی (۱۰/۲): (قال ابو حاتم: زالفہ الحدیث)۔ ۱- وقال الفسائی: (بھلول مشرک)۔ و ذکرہ

بیرقان الدین الحلبي فی (الکشف الحدیث عن رمی بوضع الحدیث) ص (۱۱۵) وقال: ذکرہ شیخنا المراقی فی شرح اللالیة لہ فی

المفلوب فیما قرانہ)۔ ۲- قلت: و بھلول بن عبید: قال ابو زرعة: لیس بشیء۔ وقال ابن ہبان: بصری الحدیث۔ وقال ابن عمر: بصری

لیس بذالک: نم ماہ لہ سنۃ اہادیث۔ وقال ابن یونس: منکر الحدیث۔ وقال العاکم: روی اہادیث موضوعۃ۔ وقال ابو سعید البقال: روی

موضوعات۔ وقال محمود بن غیلان: اسقطہ احمد و ابن معین و ابو حنیفہ: وقال البزار: بھلول لیس بالقوی۔ بنظر: لسان المیزان للہجری

عمر (۶۷/۲)۔ و الحدیث ضعفہ النبیخ فی الامام کما سبق فی الذی قبلہ۔

”لوگوں پر یہ بات لازم یہ کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سہیل رکھتا ہو۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سہیل سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: زاو سفر اور سواری۔

2384 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا
يَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ
شَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی

تذ منقول ہے۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہشام حرانی، ابوامیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے
مخلوق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۳)۔

2386 - وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ - حَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2386 - اخرجہ الماکم (۱/۱۱۲) من رواية علي بن سعيد بن مسروق... به - وقال الماکم: (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وقد
تابع حماد بن سلمة سميذاً على روايته عن قتادة) - ا - تم اخرجہ من طريق حماد بن سلمة عن قتادة به - وقال: (صحيح على شرط مسلم
لم يخرجاه) - ا - وعلقه البيهقي في الكبرى (۲۲۰/۴) من رواية ابن ابي عروبة عن قتادة التي معنا ثم قال: (ولله اراء الله ولصلى الله
وسلمه البيهقي من رواية سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلًا وقال: (لقد هو المصنوع عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه
وسلم مرسلًا اخرجہ يونس بن عبيد عن الحسن) - ا - قلت: ورواية يونس عن الحسن مرسلًا رواتها ابن ابي شيبة (۹۰/۴) و البيهقي
(۲۲۷/۴) وكذلك رواتها الطبري في التفسير (۷۴۸۱) و ابو داود في (المراسل) ص (۱۶۲ - ۱۶۴) و من طريقه البيهقي في (المعرفة)
(۱۹/۶) (۹۱۶۵) من رواية يونس به - وراجع الحديث بعد الآتي عن عائشة -

2386 - اخرجہ الماکم في المناقب (۱/۱۱۲) من رواية صالح بن محمد بن حبيب العافظ: ثنا ابو امية: عمرو بن هشام به - قال ابن
سفر في (تلفيحه العبير) (۲۲۵/۲): (الراوي عن حماد لعمرو ابو قتادة عبد الله بن واقد الحراني وقد قال ابو حاتم: لعمرو منكر الحديث) -

2386 - كنا اخرجہ الدارقطني لنا من رواية يونس عن الحسن موصولًا و اخرجہ العقيلي في الضعفاء (۲۲۲/۲) و البيهقي (۲۲۰/۴) من
طريقه عن ابن عيين... به - وقال العقيلي: (عتاب في حديثه و لعمرو) ثم ساقه من طريق الثوري عن ابراهيم الخوري عن محمد بن عباد
بن جعفر عن ابن عمر به وقال: (لذا اولى - على ضعف - ايضًا) - ا - وقال البيهقي في (المعرفة) (۱۹/۶) باب: الحال التي يجب فيها
الضعف بنفسه (۹۱۶۶): (ودوي عن الثوري عن يونس عن الحسن عن امه عن عائشة موصولًا وليس بمحفوظ) - ا - و الصواب عن صفوان
عن يونس عن الحسن مرسلًا كما سبق بيانه في الكلام على حديث انس السابق -

الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ أَعْيَنَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2387- رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْخُوْزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَهُوَ مَشْهُورٌ عَنْهُ . وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ

عَبَّادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَذَلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یزید خوزی، ابواسامیل مکی، مولیٰ بنی امیہ، متروک الحدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق

ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۴)۔

2388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ

سَعِيدٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالَ السَّبِيْلُ اِلَى الْحَجِّ

وَالرَّاحِلَةَ . فَقِيْلَ لَهُ وَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْبُ وَالتَّفِيْلُ . وَسُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالتَّجُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

میں دریافت کیا گیا:

"اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے جو اس تک پہنچنے کی سہیل رکھتا ہو۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کی سہیل سے مراد زادراہ اور سواری ہے۔ عرض کی گئی: حاجی کون ہوتا

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور تیل نہ لگانے کی وجہ سے بُو دار ہوں۔ دریا

گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا گیا

قربانی کے جانور کا خون بہایا گیا ہو۔

۲۳۸۷- اخرجہ الترمذی فی العم (۱۷۷/۳) باب: ما جاء فی ايجاب الحج بالزاد و الراحلة (۸۱۳) و ابن ماجہ فی المناسک (۹۶۷/۲)

بوجہب الحج (۲۸۹۶) و كذلك الطبري في (النفيس) (۳۶۴/۲) و الشافعي في (المسند) (۲۸۶/۱) و ابن عدي في (الكامل) (۱/۱)

البيهقي في الكبرى (۳۲۰/۴) و في (التميم) (۴۲۸/۲) (۳۹۷۶) و الوقيلي في (الضمفاء) كما سبق في الذي قبله. جميعاً من

ابراھيم بن یزید الخوزي. و قال الترمذی: (حدیث حسن و ابراهيم بن یزید نحو الخوزي المكي. قد تكلم فيه بعض اهل العلم

قبل حفظه) - و اعلم البيهقي و الزيلعي في (نصب الراية) (۸/۳) و ابن حجر في (المختصر المبرر) (۲۲۱/۲) - بالخوزي و قوله

الحدیث: كما قال ابن حجر في (التفريب) (۲۰۲) (۴۶/۱) - وقد تابعه محمد بن عبد الله بن عمير الليثي كما ذكره

عقب الحدیث - وقد ذكر البيهقي (۳۲۰/۴) هذه المتابعة

۲۳۸۹- اخرجہ البيهقي و اعلم به محمد بن عبد الله بن عمير بن عمير -

2389- وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ. حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمَّتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج تک کی سبیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) زادِ سفر اور سواری ہے۔

2390- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُنُوقًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمُصَفِّرُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد رحیم بن عمر، ویرف با بن دنوقا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۳۵)۔

○ محمد بن حجاج مصفر بغدادی، روی عن کوات بن صالح و جریر بن حازم، وشعبة و مالک۔ قال احمد: قد تركت حديثه۔ و قال ابن مدني: ذهب حديثه۔ وقال يحيى و ابو داود: ليس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال نسائي و مسلم بن حجاج و دارقطنی: متروك۔ وقال ابو زرعة: يروي ابا طيل عن شعبة۔ وقال ابن حبان: لا تحل روايته عنه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتر و كين (۳/۴۹)، وميزان (۶/۱۰۲)، واللسان (۵/۱۲۳)۔ وفي (ط)۔ سنن، بالاضاد معجمة۔

2391- قال الزيلعي (۹/۲): (محمد بن الحجاج المصفر ضعيف) - انه - قلت: وقال ابن معين: ليس بثقة - وقال احمد: تركنا حديثه - وقال البخاري: سكتوا عنه - وقال النسائي و اللزدي و العجلي: متروك وقال ابن سعد: كان ضعيفا عندهم في الحديث وقال ابن عدي: و ضعفه علي هيبته بين - وقال الخطابي في (العزلة): ليس بالفوزي عند أهل الحديث - انظر: لسان الميزان لابن حجر (۱۱۷-۱۱۸) - قلت: و اخرجه سعيد بن سلام العطار عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به - ذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۲۹۷) (۸۹۱) ونقل عن علي بن الحسين بن الجنيد انه قال: (هذا حديث باطل) - انه - و العطار: كذبه احمد و ابن نمير - قال البخاري: يذكر بوضع الحديث - وقال ابو حاتم: منكر الحديث جداً - و ضعفه غير احمد - بنظر: (لسان الميزان) لابن حجر (۳۳-۳۴/۲)۔

2391 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ النَّخَعِيُّ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزَّبْرَقَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.
وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

وَالْعَرَزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

منقول ہے جبکہ ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر لازم ہے وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو“۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاد سفر اور سواری

میسر ہونا۔

2392 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَصْبُ

بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ. قِيلَ فَمَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا (فرض ہے؟)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک حج (فرض ہے) عرض کی گئی: اس تک کی سبیل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی
علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2393 - قَالَ وَحَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس تک پہنچنے کی سبیل سے مراد

ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2394 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ

۲۳۹۱ - حدیث الحسن و عبد اللہ بن عمرو بن العاص: تقدم تخریجہما - و اما حدیث ابن عباس: فاضرحہ مدارقطنی لنا عن رواة
الزبرقان باسناده و اعاده بعده من رواية حصين بن المغيرة باسناده - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۹/۲): (و رواه و حصين) كذا
ضعيفاً - ا -

۲۳۹۲ - اضرحہ ابن ماجه في السننك (۹۶۷/۲) باب: ما يوجب الحج (۲۸۹۷): ثنا سويد بن سعيد: ثنا هشام بن سليمان القرشي عن
جريس: قال: و اخبرني ايضا عن ابن عطاء: عن عكرمة عن ابن عباس: ... به - قال الزيلعي (۹/۲): (قال في (اللامع) او هشام بن
بن عكرمة بن خالد بن العاص: قال ابو هانم: مضطرب الحديث و محله الضمير ما روي به باسا انشوي - و ابن عطاء: هو عمر
ضعيف: كما قال ابن حجر في (التفريب) (۶۱/۲) -

مَجِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّبِيلُ إِذْ وَالرَّاحِلَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے: سبیل سے مراد سفر اور سواری میسر ہونا ہے۔

2395- وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي (مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ . حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ يَدِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ سِئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: (یعنی شاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو“۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہیں اونٹ کی پشت میسر ہو (یعنی سواری تمہارے پاس)۔

ایک سند کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو“۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے: تم اونٹ کی پشت (یعنی سواری کو پاؤ)۔

ادبیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صدقہ فدکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالمشہور، لیکن لیس بہ باس۔ و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر فیہ اذا بین سماع فی روايته، فانه كان يسمع من قوم ضعفاء عن مالك ثم يدلس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۹۱/۵)، ولسان (۲۱۰/۵)۔

2396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

فی اسنادہ: الحسين بن عبد الله بن ضميرة وقد كذبه مالك و ابو حاتم الرازي و ابن جبار و تركه علي و احمد و ابو حاتم و دارقطنی۔ وقال ابن ابي اوس: كان يتم بالزندقة وقال البخاري: منكر الحديث ضعيف و قال ابو زرعة و ابو داود: ليس بشيء زاد في ضرب علي حديثه و تكلم فيه غير واحد من النقاد۔ راجع: (لسان الميزان) لابن حجر (۲/۲۸۹، ۲۹۰)۔

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِضَبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ الْحَجَّ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحُجِّي وَأَشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَجِّئِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جو بیمار تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کا ارادہ رکھتی ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حج کا ارادہ کر لو اور ساتھ شرط بھی رکھو اور یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی۔

.....

حج کا احرام باندھنے کی شرائط

حج کا احرام باندھتے ہوئے کوئی ایسی شرط مقرر کرنا کہ اگر یہ ہو گیا تو میں احرام کھول دوں گا، اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے مشہور شارح امام یحییٰ بن شرف نووی رضی اللہ عنہما تحریر کرتے ہیں، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں: حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا شخص احرام باندھتے ہوئے نیت میں یہ شرط عائد کر سکتا ہے، اگر وہ حج یا عمرے کے لئے جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ بیمار ہو گیا تو جہاں وہ بیمار ہو گا وہیں احرام کھول دے گا۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں: احرام کی نیت میں کوئی شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

شوافع نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے (جسے امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے)۔

شوافع نے اس صحیح اور صریح حدیث سے استدلال کیا ہے، لیکن احناف اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں: یہ حکم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کے لیے فائدے کے طور پر اسے بیان نہیں کیا اور یہی اس روایت میں کوئی عمومی صیغہ پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے قاضی نے یہ بات بیان کی ہے، یہ روایت ضعیف ہے، اور اس بارے میں کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو امام زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسکے علاوہ اور سند کے ساتھ یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

(نووی کہتے ہیں:) اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن

ترمذی، سنن نسائی اور دوسری معتبر کتابوں میں موجود ہے اور کئی اسانید کے ساتھ منقول ہے۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۴۹۶- اخرجہ البخاری فی النکاح (۵۰۸۹) باب: الاکفاء فی الدین، و مسلم فی الحج (۸۶۷/۲-۸۶۸) باب: جواز اشتراط المحرم التمام بمرض و نحوه (۱۲۰۷) والنسائی فی المناکح (۱۶۸/۵) باب: کیف یقول اذا اشتراط و الطبرانی فی (الکبیر) (۲۶/رقم: ۸۲۶) من طریق قتاد بن مرزوق۔

239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ثَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَى ضِبَاعَةَ
الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا اشْتَرِي عِنْدَ أَحْرَامِكَ مَحَلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَإِنَّ
كَ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَخَالِدٌ وَثَابِتُ الْبُنَانِيُّ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَهَلَالُ بْنُ خَبَّابٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے
یہ لے گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم
ندھتے وقت شرط عائد کر لینا کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی، تو تمہیں اس کا اختیار

غض دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کی ہے۔

239 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِضِبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِي أَنْ مَحَلِّي
حَبَسْتَنِي .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم
نے کا ارادہ کر لو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی۔

2399 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ قَالَ
سَلَى أَبِي بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ وَأَنَا أَنْظُرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَاقْرَأَ بِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فَتَسَلَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ لَبَسَ ثِيَابَهُ فَلَمَّا آتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى
فَلَمَّا اسْتَوَى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، پھر آپ نے اپنے کپڑے
پہنے، پھر جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو وہاں آپ نے دو رکعت ادا کیں، پھر آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے، جب آپ کی
کھڑی ہوئی، تو وہاں سے آپ نے حج کا احرام باندھا (یعنی اس کی نیت کی)۔

2400 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنِ
مَوْ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ .

مخرجه مسلم في الحج (٢/٨٦٨-٨٦٩) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعنه المرض ونحوه (١٢٠٨) والنسائي في الحج
باب: الاشتراط في الحج، وابن ماجه في المناسك (٢٩٢٨) باب: الشرط في الحج، والبيهقي في الكبرى (٢٢١/٥) من رواية عكرمة
عباس به۔

مخرجه الماكنم في المناسك (٤٤٧/١) عن ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسماعيل الصفهاني به۔ وقال الماكنم: (صحيح
الفاظ يعقوب بن عطاء بن ابي سباع، من جمع ائمة الاسلام حديثه، ولم يفرجاه) - ا-

جمہور کی دلیل یہ ہے: اصل کے اعتبار سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب تک کسی چیز کے وجوب کا کوئی حکم ثابت نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ احرام باندھنے سے پہلے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرفہ کے دن شام کے وقت وقوف کرنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے ان تینوں کو حالت احرام والے شخص کے افعال میں شمار کیا ہے۔

2402 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَيْبَةَ وَأَبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو غَزِيَّةٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2403 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَسَلَ بِفَخِّ قَبْلِ دُخُولِهِ مَكَّةَ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے "فسخ" کے مقام پر غسل کیا تھا۔

2404 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُدَيْفَةَ قَالَ رَجُلٌ كُنْتُ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ آتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمْتَ تَسْلِمًا . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرَحَلُّ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جَوَارٍ . مُخْتَصِرٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆ ☆ ابو عبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا، وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے دریافت نہیں کیا: کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا، میں آپ کو پسند نہیں کرتا تھا، پھر میں نے سوچا کہ مجھے ان کی خدمت میں جا کر ان کی بات سنی چاہیے، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

بہیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

2404 - أخرجه الترمذي في الحج (٢٠٨/٢) باب: ما جاء في الاغتسال: لدخول مكة (٨٥٢) عن يحيى بن موسى حدثنا لعارون بن صالح قال وقال الترمذي: (هذا حديث غير محفوظ - والصحيح ما روى نافع عن ابن عمر: انه كان يغتسل لدخول مكة - و به يقول الشافعي: يشهد الاغتسال لدخول مكة - وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث: ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المسيبي وغيرهما - ولا تعرف لهذا الحديث مرفوعا الا من حديثه) - ٥١ -

2404 - أخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) من حديث احمد بن عبيد الصفار حدثنا اسماعيل بن اسحاق الفاضلي - ٥١ -

عدی بن حاتم! تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: عنقریب کوئی عورت ”حیرة“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ
کی پناہ میں آئے بغیر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت متصل ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2405 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَقَدْ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ
الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْرَةِ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ وَيُوْشِكُ أَنْ تَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ
صَدَقَتَهُ. قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ مُخْتَصِرًا.

☆ ☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے فرمایا:

”عنقریب وہ وقت آئے گا جب ایک عورت کسی شخص کی پناہ میں آئے بغیر ”حیرة“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں
کہ وہ بیت اللہ کا حج کر لے گی اور عنقریب وہ وقت آئے گا جب مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اس
صدقہ لینے والا کوئی شخص مل جائے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان بہرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر روانہ ہوئی
تک کہ اس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید در اوردی، ابو محمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین

انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کان سحدت من کتب غیرہ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ۶۔ قال
حدیث عن عبید اللہ عمری منکر۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷)

2406 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُدَيْفَةَ - شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ اسْمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْفَةَ -
قُلْتُ نَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُ
فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ حَدِيثُكَ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَسْمَعُهُ مِنْكَ. قَالَ فَقَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

۳۶۰ - أخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) (۲۶۲/۵) من وجه أخرجه عن ابن سيرين: ۶-

بِهِ وَسَلَّمَ) فَرَزْتُ حَتَّى كُنْتُ بِأَقْصَى أَرْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قُلْتُ لَا تَبِينَنَّ هَذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَا سَمْعَنَّا
لَهُ فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفْتُ لِي النَّاسُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ لِي آتَيْتَ الْحَيْرَةَ . قُلْتُ لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا
إِنَّ فُتُوشَكَ الظُّعِينَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جَوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ . قَالَ فَرَأَيْتَ الظُّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحَيْرَةِ
حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ . مُخْتَصَرٌ .

★★ محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسرے کو سنایا کرتے
تھے وہ کوفہ کی ایک کنارے والی آبادی میں رہا کرتے تھے میں نے یہ سوچا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور اگر میں خود ان سے
یہ حدیث سن لوں تو یہ مناسب ہوگا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: آپ کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک
پہنچی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے سن لوں۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عدی نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ
سلم کو مبعوث کیا گیا تو میں فرار ہو کر اسلامی سلطنت کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے ان صاحب کی
خدمت میں حاضر ہونا چاہیے اگر وہ سچے ہوں گے تو میں ان کی بات مان لوں گا جب میں (آپ کی خدمت میں) آیا تو لوگ
میرے لیے کھڑے ہوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے مجھے پوری حدیث سنائی جس میں یہ بیان ہے):
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم حیرہ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ کا پتہ ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت وہاں سے کسی کی پناہ میں آئے بغیر نکلے گی یہاں تک
(مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حیرہ سے روانہ ہوئی اور اس نے (مکہ پہنچ
کر) خانہ کعبہ کا طواف کیا۔
یہ روایت مختصر ہے۔

2407 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا
يُسَيْمَانَ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُدَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ:
سَأَلْتُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ الَّذِي جَنَّبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ، فَقَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ آتَيْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: "يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسَلِمْتَ تَسَلِمُ..."
ذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ لِي: "فَإِنَّ الظُّعِينَةَ سَتَرَحَلُّ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالنَّبِيِّ بِغَيْرِ جَوَارٍ". مُخْتَصَرٌ .

★★ ابو عبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے

اس بارے میں دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاتم! تم اسلام بول کر لو تم سلامت رہو گے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی، جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک عورت عنقریب حیرہ سے سفر پر روانہ ہوگی، یہاں تک کہ کسی کی پناہ (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2408- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ جُرَيْجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الْمَدِينَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آيَنَ نَزَلْتَ . قَالَ عَلَى فُلَانَةٍ . قَالَ أَغْلَقْتُ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَدْخُلُ امْرَأَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کہاں پڑاؤ کیا ہے؟ اس نے بتایا: فلاں خاتون کے ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہاری والدہ اور واہ بند کر لیا ہے، کوئی بھی عورت صرف اس وقت حج کر لے جب اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود ہو۔

...—...—...—...

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلافی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد کہتے ہیں:

اس بارے میں ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے، کیا عورت پر حج واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے، اس کے ساتھ حج کے لیے اس کا شوہر یا کوئی محرم عزیز موجود ہو، حج کے سفر میں اس کے ساتھ جاسکے۔

امام مالک اور امام شافعی رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں: عورت پر حج کے وجوب کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے، اگر محفوظ رفاقت میسر آ جاتی ہے تو عورت دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی حج کے لیے جاسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے، سفر کے دوران کسی محرم شوہر) کی موجودگی حج کے لازم ہونے کے لیے شرط ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: حج کے حکم اور عام سفر کے حکم کے درمیان تعارض ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے: خواتین کے حکم دیا گیا ہے، وہ محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کر سکتیں۔

۲۶۰۸- اخرجہ البزار فی (مسند) کما فی نصب الرایۃ (۱۰/۲): حدیثنا عمرو بن علی، ثنا ابو عاصم عن ابن جریج، اصبغی عن دینار: انه سمع معبدا مولى ابن عباس يحدث عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تخرج امرأة الا مع محرم) - ۱- ۱۰-

یہ بات حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

’اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے، وہ سفر پر جائے، سوائے اس کے کہ اس کا محرم ساتھ ہو (یعنی وہ محرم کے بغیر سفر کرے، یہ جائز نہیں ہے)۔‘

جن فقہاء نے اس حکم کے عموم کو سامنے رکھا ہے، انہوں نے یہ کہا ہے: عورت حج کا سفر کر سکتی ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور جن فقہاء نے آیت کے عموم کے ساتھ اس حدیث کو بھی ساتھ شامل کیا ہے، انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، محرم عورت حج کا سفر نہیں کر سکتی۔

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نورت کے بارے میں یہ بات معتبر ہے، اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہیے یا شوہر ہونا چاہیے جس کے ساتھ وہ حج کے لیے ان دونوں کے بغیر حج کے لیے جانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے جبکہ عورت اور مکہ کے درمیان تین دن (اور تین دن کی مسافت کا سفر ہو)۔

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ عورت بوڑھی ہو یا جوان ہو (اس کے محرم کی موجودگی شرط ہے) جس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے ابدی طور پر ناجائز ہو، خواہ وہ حرمت نسبی رشتے کی وجہ سے ہو یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہو یا رضاعت کے سے ہو، خواہ وہ رشتے دار آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو، البتہ مجوسی محرم شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بچہ اور پاگل شخص بھی محرم کے حکم میں نہیں ہوں گے۔ جو بچہ قریب البلوغ ہو وہ بالغ شخص کے حکم میں ہوگا، عورت کا غلام اس کا محرم شمار نہیں ہوگا کیونکہ غلام تھ نکاح کرنا عورت کے لیے ابدی طور پر حرام نہیں ہے، اگر وہ عورت اس غلام کو آزاد کر دیتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے جائز ہو جائے گا۔

جو بچی قریب البلوغ ہو اس کا حکم بھی بالغ عورت کی طرح ہوگا۔

کنیز مذکورہ کنیز، ام ولد اور مکاتب کنیز کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔

محرم ہونے کی شرط اس وقت ہوگی جب عورت اور مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو، لیکن اگر اس سے کم ہے تو اب عورت کے لیے لازم ہے، وہ محرم کے بغیر ہی حج کے لیے چلی جائے۔

یہاں یہ بات شرط ہے، عورت عدت نہ گزار رہی ہو۔ اگر وہ عدت گزار رہی ہو، تو عدت پوری ہونے سے پہلے حج کے لیے جا سکتی۔

ابو الجعد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مرقد قدوری از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان، بیروت، لبنان، ص 139

اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہ ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو تو اس پر لازم نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے اسے اپنے ساتھ حج پر لے جاسکے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اس پر یہ بھی لازم نہیں ہے وہ سواری کے لیے کوئی چیز کمائے۔
اگر عورت کا کوئی محرم یا عزیز موجود ہو تو وہ فرض حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ خواہ اس کے شوہر نے اس کی اجازت نہ دی ہو، کیونکہ فرائض کے بارے میں شوہر کا حق لازم نہیں ہوتا، تاہم نقلی یا نذر والے حج میں عورت کے لیے اجازت جائز نہیں ہے، مرد اس کو روک سکتا ہے۔

محرم عزیز کا خرچ عورت پر لازم ہوگا، صحیح قول یہی ہے، کیونکہ وہ عورت اس شخص کے بغیر حج تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سواری خریدنا بھی عورت پر لازم ہوگا کیونکہ وہ اس سواری کے بغیر حج کے لیے نہیں جاسکتی۔
عورت پر یہ لازم نہیں ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح کی جاسکتی ہے، جب عورت کا محرم یہ کہ جس میں اس وقت تک ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک تم خرچ نہیں دو گی تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم ہوگا۔ لیکن اگر محرم عزیز کا خرچ پر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم نہیں ہوگا۔

2409 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقُرْمِيسِيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ اَبِي يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ قَالَ قَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ امْرَاَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ وَلَا يَأْذُنُ لَهَا فِي الْحَجِّ لَيْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو حج کی اجازت نہیں دی تھی، جس کا شوہر موجود تھا، حالانکہ اس کے پاس مال موجود تھا، ایسی عورت بات کا اختیار نہیں ہے، وہ (شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کے لیے جائے۔

2410 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ سَفْرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَحُجَّ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

الجوهرة النيرة از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، ج 1 ص 362

2409 - اعلمه ابن القطان بجملة حال العباس بن محمد بن مجاشع، كما في (التعليق المنفي) (222/2) - وقد اخرجہ البيهقي في (101/7) (501/7) من وجه آخر عن محمد بن ابي يعقوب به، وقال: (تفرده حسان بن ابراهيم، ويحتمل ان يكون - ان صح - قبله على الاختيار لها) - قال: و اخرجہ ابن حبان (2720) عن عمر بن محمد الرمذاني، حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع، حدثنا ابن ابراهيم... به، لكن بلفظ: (لا يحل لامرأة ان تسافر ثلاثة الايام مع زوجها) - و بنحو هذا اللفظ اخرجہ البخاري في تفصير الصلاة (1087) باب: في كما يقصر الصلاة، و مسلم في الحج (1328) باب: سفر المرأة مع زوجها وغيره، و ابو داود في الحج (1727) باب: في المرأة تخرج بغير محرم، و ابن خزيمة (2521) و ابن حبان (2722، 2729، 2720) و البيهقي الكبرى (138/2) من طريق عن ابي عمر مرفوعاً نحوه.

2410 - قال الزيلعي في (نصب الراية) (11/2)؛ (واخرجہ الطبراني في (معجمه)؛ حدثنا عمر بن حفص السدي، ثنا ابو بلال، ثنا المنفصل بن صدقة ابو حبان العنفي عن ابي عبيد بن ابي عبيد بن ابي معشر التميمي - مولى زياد - عن ابي امامة الباهلي، قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لا يحل لامرأة مسلبة ان تخرج الا مع زوج او ذي محرم) - قال: و ابان بن ابي مزيك الحديث؛ كما سبق - و جابر المذكور عند الدارقطني؛ ان كان الجمعي، فضعف ايضاً.

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو۔"

2411- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

الْعَوَامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ عَرَفَةَ الْيَوْمَ الَّذِي يُعْرِفُ النَّاسُ فِيهِ .

★★ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عرفہ کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔"

ویان حدیث کا تعارف:

○ عوام بن حوشب بن یزید شیبانی، ابو عیسیٰ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ثبت فاضل، یہ

دویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۳۶)۔

○ سفاح بن مطر شیبانی، تبول یہ رویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۲۳۳۶)۔

2412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

سُرَّةَ عَنْ بَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَرَفَةَ يَوْمَ يُعْرِفُ النَّاسُ .

★★ یعقوب بن زید نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"عرفہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔"

2413- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ

قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ .

7111- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۶/۵) وقال في (المعرفة) (۲۷۶/۷) (۱۰۳۹۸): (وقد روينا عن عبد العزيز بن عبد الله بن

عبد بن أسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس) - ال- والسفاح بن مطر: ذكره ابن هبان في

النفقات - ينظر: نفقات ابن هبان (۴۲۵/۶) ترمذی الترمذی (۱۰۶/۴) - و عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن أسيد: ونقه النسائي و

ذكره ابن هبان في (النفقات) وقال الزبير بن بكار: استعمله عبد الملك بن مروان على مكة و مات برصافة لفسام و قال يحيى بن بكير:

مات بالناس سنة (۹۸) وهو امير مكة - وذكره ابن شاذان في الصحابة من اجل حديث ارسله - ينظر: ترمذی الترمذی لابن حجر

(۲۲۲/۱)

7112- أخرجه ابو داود في الصوم (۲۰۷/۲) باب: اذا اضطأ القوم الهلال (۲۳۲۴) عن محمد بن عبيد اتنا هبان - به - قال ابن حجر في

المنهاج (۲۷۵/۲): (وابن المنكدر لم يسمع من ابي هريرة) قال: (وقد نقل الترمذی عن البخاري انه سمع منها - يعني عائشة - و اذا

سمعه منها امكن سماعه من ابي هريرة: فانه مات بعدها) -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔

2414- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ . لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔“

یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

2415- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ أَبُو هِشَامٍ أَظْنُهُ رَفَعَهُ - قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضْحِي النَّاسُ .

☆☆ محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے ابو ہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال

ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا):

”عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحیٰ

کرتے ہیں۔“

2416- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ شامل تھے:

”میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود!“

2414- راجع ما قبلہ و سنن البيهقي الكبرى (۳۱۷/۳) (۲۵۲/۶) (۱۷۶/۵) (۱۷۵/۵) و تلخيص العبير لابن حجر (۲۷۵/۲) - وقد اخرج ابن ماجه في الصوم (۵۲۱/۱) باب: ما جاء في شهر ذي الحجة (۱۶۶۰) عن محمد بن عمر المقرئ ثنا اسحاق بن عيسى ثنا حماد بن زيد عن ابي جهم عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً به -

2415- اخرج الترمذي في الصوم (۱۶۵/۲) باب: ما جاء في الفطر والاضحى منى يكون (۸۰۲) عن يحيى بن موسى حدثنا يحيى بن اليمان - به - وقال الترمذي: (سالت محمداً قلت له: محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال: نعم: يقول في حديثه: سمعت عائشة - قال ابو عيسى: لهذا حديث حسن غير صحيح من هذا الوجه) - اه -

2416- اخرج النسائي في المناسك (۱۶۱/۵) باب: كيف التلبية و ابن ماجه في المناسك (۹۷۶/۲) باب: التلبية (۲۹۲۰) و احمد في مسنده (۱۷۶/۳۴۱/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۳/۲۶۲۴) و ابن حبان (۲۸۰۰) و الطحاوي في المعاني (۱۲۵/۲) و المعجم (۱/۱۴۹-۱۵۰) و صححه و البيهقي في الكبرى (۱۵/۵) جميعاً عن عبد العزيز بن ابي سلمة - به - وقال النسائي: (لا اعلم احداً اسند لهذا عن عبد الله بن الفضل الا عبد العزيز - اخرج اساعيل بن ابيه عنه مرسل) - اه -

247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ
بِإِنِّ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے الفاظ کو احتیاط سے) جلدی
سے لیا، آپ یہ پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں!
بے شک ہر طرح کی حمد اور تعریف تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

.....

تلبیہ کے حکم کی وضاحت

تلبیہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے، تلبیہ پڑھنا مشروع ہے، البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے حج کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے، یہ واجب بھی نہیں ہے، اگر کوئی
شخص تلبیہ نہیں پڑھتا تو اس کا حج درست ہوگا اور اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ صرف یہ ہوگا کہ اس نے ایک فضیلت والے
کام کو ترک کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے تلبیہ پڑھنے کو حج کی شرط قرار دیا ہے، لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر دم وینا لازم ہو
گا اور اس کا حج درست ہوگا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ بات بیان کی ہے حج صرف دل کے ارادے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ تلبیہ
کے الفاظ کا کہنا ضروری نہیں ہے، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے روزہ صرف نیت کرنے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے تلبیہ پڑھے بغیر اور قربانی کا جانور ساتھ لیے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔
البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: تلبیہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ جو بھی کلمات تسبیح و تہلیل
متعلق ہوں انہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریرہ میں ”اللہ اکبر“ کہنا شرط

۲۰- اضرحة ابن ماجه في المناجك (۲/ ۹۷۴) باب: التلبية (۲۹۱۸) عن علي بن محمد ثنا ابو معاوية و ابو اسامة و عبد الله بن نمير عن
عبد الله بن عمر - و زاد في آخره: و كان ابن عمر يزيده فيهما: (لبيك لبيك لبيك و معديك و الخير في يدك و الرغبات اليك و
الاولى - ۱۰ -

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر دلالت کرنے والے دوسرے کوئی بھی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں وہ الفاظ اللہ اکبر کے کا مقام ہوں گے۔

2418 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَيُرَدِّدُهُنَّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جس میں ان کے یہ

الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ اضافی نقل

کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دہرا رہے تھے۔

2419 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدِ الْبَزَّازِ أَبُو جَعْفَرِ الْخَثَلِيِّ حَدَّثَنَا

زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِخَطْمِي وَأَشْنَانَ وَدَهْنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ

اپنے سر مبارک کو خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوتے تھے اور اسے زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حکم بن سعید، ابو جعفر بزاز حبلی، حدیث عن عبداللہ بن موسیٰ، ومنصور ابن ابی نوریۃ، ومحمد بن جنید، وغیرہم

روی عنہ اسحاق بن سلمہ کوفی، ومحمد بن مخلد، ذکرہ خطیب فی تاریخ ولم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۹۵)۔ وفی (ط): ابو جعفر حبلی۔

2418 - اخرجہ الدرر فی السننک (۲/۲۶) باب فی التلبیۃ عن یزید بن عمار عن یحییٰ بن سعید بہ۔ دون قولہ: (ویرددھن)۔

اخرجہ مالک فی الحج (۱/۳۳۶) باب: العمل فی الاقلال (۲۲) عن نافع بن عمرو۔ و من طریق مالک اخرجہ البخاری فی الحج (۲/۶۰۸) باب:

التلبیۃ (۱۵۶۹) و مسلم فی الحج (۲/۸۶۱) باب: التلبیۃ و صفتها و وقتها (۱۱۸۶) و ابو داؤد فی الحج (۲/۱۶۲) باب: کیف التلبیۃ

(۱۸۱۲) و النسائی فی السننک (۵/۱۶۰) باب: کیف التلبیۃ و البیہقی فی (المرفق) (۷/۱۲۶) فی الحج: باب: کیف التلبیۃ (۹۵۷۰)۔

اخرجہ مسلم ابن عبد اللہ بن عمر عن ابيه بہ۔ اخرجہ البخاری فی الحج (۲/۶۰۰) باب: الاقلال عند مسجد ذی الحلیفۃ (۱۵۶۱) و مسلم

فی الحج فی الموضع السابع و ابو داؤد فی الحج (۲/۱۵۰) باب: فی وقت الاحرام (۱۷۷۱) و الترمذی فی الحج (۲/۱۷۲) باب: ما جاء فی

ای موضع احرام النہی صلی اللہ علیہ وسلم (۸۱۸) و النسائی فی السننک (۵/۱۶۲) باب: العمل فی الاقلال۔ و اخرجہ عہد اللہ بن

عمر عن نافع عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ مسلم و راجع ما قبلہ۔ و اخرجہ عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر یونس

عن الزہری عن سالم عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ احمد (۲/۱۲۰۲۶)۔ و اخرجہ عبد الرزاق عن معمر عن ابوب عن نافع عن ابن عمر و مالک

عن نافع عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ احمد (۲/۲۶)۔ و اخرجہ زید و ابو بکر ابنا محمد عن نافع عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ احمد (۲/۶۲)۔

اخرجہ حمید بن بکر عن ابن عمر بہ۔ اخرجہ احمد (۲/۷۹)۔

○ ابو شیخ ہنالی بصری اسمہ: حیوان۔ ابن خالد، وهو علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۷)۔

2424 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) قَالَ سُؤَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2425 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2426 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَكِّي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَصِيرٍ حَمْزَةُ بْنُ نَصِيرٍ عَنْ مَقَاتِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2427 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِي يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ. ☆☆ عبدالعزیز بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے وسط میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: (راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: پہلی مرتبہ روانگی کے دن۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبید اللہ محمد بن احمد بن عصمہ رملی قاضی اطروش۔ و اطروش: هذه لفظة لمن باذنه ادنى صمم و ذكره مزي، فيمن روى عن

2424 - أخرجه مالك في الموطأ (٢٤٤/١) باب: ما جاء في التمتع و البيهقي في الكبرى (٢٤/٥) -

2425 - أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٤٣/٤) و المعرفة (٤٤/٧) (٩٢٤١-٩٢٤٠) باب: وقت الحج و العمرة من وجوه عن الحكم عن مقسام به - وقال الربيعي في (المجمع) (٢١٨/٢): (أخرجه الطبراني في الكبير) و فيه المجاج بن ارطاة و فيه كلام و قد وثق (١) - ال - قلت: أخرجه البيهقي عن ثعبة بن المجاج و حمزة الزيات - أيضا - عن الحكم به - و علقه البخاري في الحج (٤٩٠/٢) باب رقم (٢٣) - قال ابن حجر في (الفتح) (٤٩١/٣): (وصله ابن خزيمة و الحاكم و الدارقطني من طريق الحكم عن مقسام عنه و أخرجه ابن جرير من وجه آخر عن ابن عباس قال: لا يصلح ان يهرم احد بالحج الا في اشهر الحج) - ال -

2426 - السنن الكبرى للبيهقي (٢٤٣/٤) -

2427 - في اسناده عبد الله بن يزيد بن الصلت الشيباني: قال ابو زرعة منكر الحديث - و قال ابو حاتم: مضروك الحديث و ضعفه النسائي - و اللادري: روى حديثاً في اكل البطيخ بالرطب - قال النسائي: ليس بمحفوظ - ترجمته في (توسيع التوسيع) (٧٩/٦) - ال - و عبد العزيز بن الربيع بن سبرة ذكره ابن حبان في (الثقات) و قال: يخطئ - بنظر: التوسيع (٢٢٥/٦) - (٢٢٦) -

سوار بن عمارۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۸۴/۱) تہذیب الکمال (۲۴۱/۱۲)۔

2428 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ وَرْقَاءِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ أَهْلٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
”تو جو شخص ان میں حج کو فرض کر لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ احرام کی نیت کر لے۔

2429 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سَعِيدِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا ہے۔

.....

حج کے دوران فرائض، سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟

حج میں کون سی چیزیں فرض ہیں، کون سی سنت ہیں اور کون سی واجب ہیں، ان سب کے بارے میں مذاہب اربعہ کی آراء کو شام کے مشہور محقق ڈاکٹر: بیہ زوجیلی نے ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا ہے، جس کا خلاصہ ہم یہاں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے:

حج کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے فقہاء کے نزدیک رکن ہے۔

میقات سے احرام باندھنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

احرام باندھنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

احرام کے لیے غسل کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حج افراد اور حج قرآن کرنے والے شخص کے لیے طواف کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک صحیح قول

کے مطابق واجب ہے۔ شوافع اور حنابلہ بھی اسے سنت قرار دیتے ہیں۔

طواف کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے، مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حجر اسود سے طواف کا آغاز کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو آدمی کے بائیں طرف ہونا چاہیے۔ احناف کے نزدیک یہ بات واجب ہے جبکہ دیگر تینوں

مذہب کے نزدیک یہ شرط ہے۔

جو شخص چلنے پر قادر ہو اس کے لیے طواف کے دوران چلنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے، شوافع کے نزدیک

سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کے دوران حدث سے پاک ہونا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

جسم لباس اور جگہ کا پاک ہونا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک شرط ہے۔

حطیم سے پرے (یعنی باہر کی طرف) طواف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

مسجد حرام کے اندر طواف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں یکے بعد دیگرے چکر لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے، مالکیوں کے نزدیک واجب ہے، حنابلہ کے نزدیک بھی

واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔

طواف کے دوران ستر عورت احناف کے نزدیک واجب جبکہ باقی تینوں کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے، جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت

ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ تینوں مذاہب کے نزدیک رکن ہے۔

طواف کرنے کے بعد سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر دو مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے لیے نیت کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

صفا سے سعی کا آغاز کرنا اور مروہ پر سے ختم کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے، جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

جو شخص چلنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے چل کر سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے، شوافع کے نزدیک

سنت ہے، حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

سعی میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے تمام چکر یکے بعد دیگرے لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے، شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے، جبکہ مالکیہ اور حنابلہ

نے اسے شرط قرار دیا ہے۔

عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے، عرفہ میں وقوف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک

(یعنی فرض) ہے۔

عرفہ کے اندر وقوف کرنے کے وقت کے بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے وہ عرفہ کے دن زوال سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک ہے۔ جو شخص دن کے وقت عرفہ پہنچ جاتا ہے مغرب کے بعد تک وہاں ٹھہرے رہنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے۔ شوافع نے اسے سنت قرار دیا ہے اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہ واجب ہے۔ حاکم وقت یا اسکے نائب کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہونا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اگرچہ صبح صادق ہونے کے بعد ایک لفظ کے لیے کیا جائے۔ مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے جتنی دیر میں سواری تیار کی جائے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں اور کچھ کھایا پیا جاسکے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوگی جتنا رات کا دوسرا نصف حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد بقیہ حصہ رات کا مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔ صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک مزدلفہ میں مشعر الحرام احناف کے نزدیک مستحب ہے مالکیوں کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔ حج میں سر منڈوانا یا بال چھوٹے کروانا احناف مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک یہ فرض ہے۔

پہلے رمی کرنا پھر قربانی کرنا پھر سر منڈوانا یہ ترتیب احناف کے نزدیک واجب ہے اور بقیہ تین فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

طوافِ افاضہ چاروں مذاہب کے نزدیک فرض ہے۔ قربانی کے دنوں میں طوافِ افاضہ کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک طوافِ افاضہ کے مہینے میں یہ طواف کرنا واجب ہے اور حنابلہ کے نزدیک عید کے دن یہ طواف کرنا سنت ہے۔ طوافِ افاضہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

ایام تشریق میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے کنکریاں مارنے کے عمل کو رات تک مؤخر نہ کرنا احناف اور شوافع کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک واجب ہے البتہ اونٹوں چرواہوں اور (مکہ میں آب زم زم پلانے والے لوگوں کا حکم مختلف ہے)۔

طواف وداع کرنا احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مستحب ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک واجب

ہے۔

2430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ لِي أَصْحَابُنَا هُوَ

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا (یعنی اس کی نیت کر

ہے)۔

2431- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْنَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِي وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّيْنَةُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِهَذَا الْبَيْتِ مَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”عنقریب کوئی عورت حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اس گھر کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا

خوف ہوگا (اس کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہوگا)۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن علی بن ابی بکر کندی رازی، رومی عن عبد عزیز در اوردی، و ابی قاسم بن ابی زناد و ابیہ علی بن ابی بکر و غیر ہم۔ رومی

عند ابو حاتم محمد بن ادریس، و ابو زرعة۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رازی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۲۵/۶)۔

2432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ - حَدَّثَنَا

عنه في الفقه الاسلامي وادلة الاكثروبيه و حليلي

2430- في اسناده شريك و هو النخعي سيء الحفظ: كما سبق-

2431- تقدم- و مجالد: هو ابن سعيد ضعيف الحديث-

2432- اضرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۶۱) باب: ليس الخطين للمحرم اذا لم يجد النملين: و باب: اذا لم يجد اللذاز فليج

السراويل (۱۸۶۳) و مسلم في الحج (۸۳۵/۲) باب: ما يباح للمحرم بهج او عمرة و ما لا يباح و بيان نحرهم الطيب عليه (۱۱۷۸)

الطهراني في الكبير (۱۲۸۱۶) و الطحاوي في (معاني الآثار) (۱۲۲/۲) و البیهقي في (الکبری) (۵۰/۵) من حديثه نسخة به-

زُبْنُ اسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا
عَبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَافَاتٍ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ
إِزَارًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ
ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔“

.....

لت احرام والا شخص کیا پہنے؟

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: (حالت احرام والا شخص) قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور قباء نہیں پہنے گا اور موزے بھی نہیں
پہنے گا۔ ہاں البتہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا، حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں
ھانپ سکتا اور چہرے کو بھی نہیں ڈھانپ سکتا، وہ خوشبو نہیں لگا سکتا، وہ اپنے سر کو نہیں منڈوا سکتا اپنے جسم کے بال صاف نہیں کر
سکتا، اپنی ڈاڑھی چھوٹی نہیں کر سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا، درس یا زعفران کے ساتھ عصفر کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا،
تہ اگر اسے بعد میں دھولیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس
پاس کو جس طرح عام عادت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص قمیص کو تہبند کے طور پر باندھ لیتا ہے یا شلوار کو چادر
کے طور پر لپیٹ لیتا ہے تو اب اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ جس طرح کا چاہیں سلا ہوا لباس پہن
سکتی ہیں، موزے پہن سکتی ہیں، البتہ عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی، اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
”عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے، عورت کا جسم پردہ کی چیز ہے اور جو کپڑا سلا ہوا نہ ہو اس کے ساتھ جسم کو ڈھانپنا مشکل ہوتا ہے
اس لیے عورت کو سلا ہوا لباس پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔

مختصر القدوری از امام ابوالحسنین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان، ص ۱۴۲

الجوہرہ الامیرہ از ابو بکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج ۱ ص ۳۶

2433 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابو فضل بصری، لقبہ عارم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ثبت تغیری فی آخر عمر، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔۔۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۶۶)۔

2434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب اس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔“

2435 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ

سَرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور اگر اس کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے۔“

2436 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۴۳۳ - اخرجہ مسلم فی الحج (۸۲۵/۲) باب: ما یباح للمحرم بھیج او عمرہ و ما لا یباح و بیان ترمیم الطیب علیہ (۱۱۷۸) و النسائی فی المناسک (۱۳۲/۵) باب: الرخصة فی لبس السراويل لمن لم يجد اللذان و ابن ابی شیبہ فی (المصنف) (۱۰۱-۱۰۰/۴) من حدیث ابن علیہ - اسماعیل - عن ایوب عن عمرو بن دینار - به - و اخرجہ عن یزید بن زریع عن ایوب - به - اخرجہ الترمذی فی الحج (۸۲۴) باب: جاء فی لبس السراويل و الخفین للمحرم اذا لم يجد اللذان و النعلین و النسائی فی مناسک الحج (۱۲۵/۵) باب: الرخصة فی لبس الخفین فی الاحرام لمن لم يجد النعلین و الطبرانی فی الکبیر (۱۲۸۱۱) - و تابعه عبد الوهاب الثقفی عن ایوب - به عند احمد (۶۵/۲) - و اخرجہ ابن عیینة و الثوری و المنذوم و ابن جریر جمیعاً عن عمرو بن دینار - به - و روایاتہم جمیعاً عن مسلم فی الموضع السابق - و اخرجہ حماد بن زید عن عمرو بن دینار - به عند مسلم و ابی داود (۱۸۲۹) و النسائی (۱۳۲-۱۳۳/۵)۔

۲۴۳۵ - اخرجہ مسلم فی الحج (۸۲۶/۲) باب: ما یباح للمحرم بھیج او عمرہ و ما لا یباح (۱۱۷۹) عن احمد بن عبد اللہ بن یونس حدیثنا زھیر به - و اخرجہ احمد (۲۲۲/۲) ثنا یحیی بن آدم و ابو النضر ثنا زھیر به - و اعادہ (۲۹۵/۲) عن موسی و یحیی بن آدم قال: ثنا زھیر به -

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رزق اللہ بن موسیٰ ناجی بغدادی، اسکافی، یقال: اسمہ عبد اکرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۹۴۴)۔

2437- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ عَبَّاسُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبَسَ الْخُفَيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَانظُرُوا أَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَوْ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔“

عباس نامی راوی بیان کرتے ہیں: محرم کو اگر جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ ان دونوں کو اس طرح کاٹ لے کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عمر و نامی راوی بیان کرتے ہیں: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کون سی روایت پہلے ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث۔

2438- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ عَنِ أَبِي الشَّعْتَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ .

2437- أخرجه البيهقي في الكبرى (50/5) من هذا الوجه - وأخرجه مالك في الحج (1/250) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر بنحوه - و من طريق مالك أخرجه ابن حبان (3787) - وأخرجه مالك في الحج (1/224) عن نافع عن ابن عمر بنحوه - و من طريق البخاري في الحج (1062) باب: ما لا يلبس المحرم من الثياب - و مسلم في الحج (2/824) باب: ما يباح للمحرم بهج أو عمرة و ما لا يباح (1177) و أبو داود في المناسك (1824) باب: ما يلبس المحرم و النسائي في المناسك الحج (5/132-134) باب: النسائي عن بس القميص في الإحرام و بس ما جده في المناسك (2929) باب: ما يلبس المحرم من الثياب و باب: السراويل و الخفون للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين (2922) و البيهقي في الكبرى (5/49) - وأخرجه الزبير عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه بنحوه - أخرجه البخاري في الصلاة (2266) باب: الصلاة في القميص و في جزاء الصبي (1822) باب: لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين و مسلم و أبو داود و النسائي في المواضع السابقة -

2438- لكننا أكرهه سفیان عن عمرو عن أبي الشعثاء عن جابر بن زيد و سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد بلا واسطة و لفظ اصح و اشهر - و أخرجه المارزي (22/4) عن ابن جرير عن عمرو عن أبي الشعثاء - أخرجه ابن عباس -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات

ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔“

2439- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَكَانَ ابْنُ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بِنِ اسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَسْجِدِ مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِينَةِ . وَحَدِيثُ شُعْبَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخُطُبُ بِعَرَفَاتٍ هَذَا بَعْدَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں بلند آواز میں دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون

سے کپڑوں کو ترک کرے؟ (امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات احرام باندھنے سے قبل مدینہ منورہ کی ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی لہذا یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے بعد کی ہوگی۔

2440- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ

بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں تک نیچے سے کاٹ لے۔“

2441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ

۲۴۴۰- اخرجہ النسائی فی المنازلۃ (۱۳۲/۵) باب: النسوی عن لیس الصراہیل فی الاحرام المہربنا عمرو بن علی حدیثنا یحیی حدیثنا عبید اللہ

بن حسان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع بن ابی ذئب عن نافع بن ابی ذئب عن نافع بن ابی ذئب عن نافع بن ابی ذئب عن نافع بن ابی ذئب

السائل باکتر مما سألہ-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَآخِبَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرَسُ وَلَا الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ يُوْسُفُ حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا، عمامہ نہیں پہنے گا، شلوار نہیں پہنے گا، ٹوپی نہیں پہنے گا اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہے، وہ موزے نہیں پہنے گا، البتہ اسے اگر جوتے نہ ملیں تو حکم مختلف ہے، جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن سکتا ہے، البتہ وہ ان دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے تک ہو جائیں۔“

2442 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَبَّةٍ فَاتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عَمْرُؤُا أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقَبَّةَ فَاتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ بَعْمَرَةَ مُتَضَمِّخٍ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ إِذْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْطُ كَذَلِكَ فَسَرِي عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي أَيْفَا . فَأَتَيْتُ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَا الْجُبَّةُ فَأَخْلَعَهَا وَأَمَا الطِّيبُ فَأَغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَنْ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا . غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، ایک مرتبہ جب ہم ”جعرانہ“ میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے، آپ ایک خیمے میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے

2442 - أخرجه النسائي في المناسك (١٣٠/٥) باب: العبة في الاحرام: ناسخ - به - وأخرجه البخاري في العمرة (١٧٨٩) باب: يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج وفي جزاء الصيد (١٨٤٦) باب: اذا احرم جاعلاً و عليه قميص و مسلم في الحج (١١٨٠) باب: ما يباح للمحرم بهج لعمرة و ابو داود في المناسك (١٨٢١) باب: الرجل يهرم في ثيابه و النسائي في المناسك (١٣٠/٥ - ١٣٢) باب: العبة في الاحرام و الترمذي في الحج (٨٢٦) باب: ما جاء في الذي يهرم و عليه قميص او عبة و البيهقي في الكبرى (٥٦/٥) من طرق عن عطاء به دون الزيادة التي زادها نوح -

اشارہ کیا کہ تم آگے آ جاؤ میں نے اپنا سر اس خمیے میں داخل کیا، ایک شخص آیا جس نے جبہ پہن کر عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جتے میں احرام کی نیت کر لی ہو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرائے لیتا شروع کیا اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جتے کا تعلق ہے تو اسے اتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اسے دھولو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

ابو عبد الرحمن (امام نسائی) نے یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات نقل نہیں کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ احرام باندھنے کی ہدایت کی، صرف نوح بن حبیب نامی راوی نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2443 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "حالت احرام والا شخص جو بچھو، چیل، پاگل کتے اور کوئے کو مار سکتا ہے۔"

•••••

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کا حکم

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

۲۴۴۳ - اخرجہ مسلم فی العم (۸۵۷/۲) باب: ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی العل والحرم (۱۱۹۸) عن ابی بکر بن ابی سبیبہ و ابو کریب قال: حدیثنا ابن نمیر - و اخرجہ ہمام بن زید عن لیسام بن عروہ - و اخرجہ احمد (۱۲۲/۶) و مسلم فی الموضع السابق - و اخرجہ و کعب عن لیسام بن عروہ - و اخرجہ النسائی فی المناسک (۲۰۸/۵) باب: ما یقتل فی الحرم من الدواب - و اخرجہ البخاری فی بدء الخلق (۲۰۸/۶) باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدکم (۲۳۱۴) و مسلم و الترمذی فی الحج (۴۸۷/۲) تحفة) باب: ما جاء ما یقتل المحرم من الدواب (۸۲۹) و الدارمی فی الحج (۲۶/۲) باب: ما یقتل المحرم فی احرامہ و عبد الرزاق (۸۲۷۴) من طریق عن عروہ بن الزبیر - و اخرجہ مسلم و النسائی فی المناسک (۲۰۸/۵) باب: قتل العیة و ابن ماجہ فی المناسک (۱۰۲۱/۲) باب: ما یقتل المحرم (۲۰۸۷) و البیہقی فی الکبری (۲۰۹/۵) من طریق قتادة سمعت سعید بن السیب عن عائشة - و اخرجہ القاسم بن محمد عن عائشة - و بنحوه لکن فیہ (اربع فواوس) بدلًا من (خمس) - اخرجہ مسلم فی الحج (۸۵۶/۲) باب: ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی العل والحرم (۱۱۹۸/۶) و البیہقی فی الکبری (۲۰۹/۵) - و لہ خالد من حدیث حفصہ مرفوعاً: (خمس من الدواب لا یرح علی من قتلین: الغراب و الحدأة و الفارذ و العقور) - و اخرجہ البخاری فی جزاء الصيد (۴۲/۴) باب: ما یقتل المحرم من الدواب (۱۸۲۸) و مسلم فی الحج (۸۵۸/۲) باب: ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی العل والحرم (۱۲۰۰/۷۲) و النسائی فی المناسک (۲۰/۵) باب: قتل الفارذ فی الحرم حیثما من طریق الزهري عن سالم عن ابیہ عن حفصہ - و لہ خالد آخر عن ابن عمر مرفوعاً - بنحوه - اخرجہ البخاری فی بدء الخلق (۲۰۹/۶) باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدکم (۲۳۱۵) و مسلم فی الحج (۸۵۹/۲) باب: ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی العل والحرم (۱۱۹۹) و ابو داود فی المناسک (۴۲۴/۲) باب: ما یقتل المحرم من الدواب (۱۸۲۶) و النسائی فی الحج (۱۹۰/۵) باب: قتل الغراب و ابن ماجہ فی المناسک (۱۰۲۱/۲) باب: ما یقتل المحرم (۲۰۸۸) -

حالت احرام والے شخص پر اگر کوئی درندہ حملہ کر دیتا ہے تو حالت احرام والا وہ شخص اس درندے کو قتل کر سکتا ہے نبی اکرم ﷺ نے پانچ ایذا پہنچانے والے جانوروں کا استثناء بیان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حرم میں اور حرم کے علاوہ قتل کیا جاسکتا ہے۔“

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”حالت احرام والا شخص سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوئے اور باؤلے کتے کو قتل کر دے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔“

اسی طرح اگر حالت احرام کے بغیر شخص ان جانوروں کو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس پر بھی کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ ان جانوروں کو ماردینا مطلق طور پر مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حالت احرام والے شخص کے لیے شکار کرنے کو منع کیا ہے یہ حدیث اس حکم کے ساتھ اس کی وضاحت شمار ہوگی۔

ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ جو دوسرے درندے ہیں جن کا گوشت بھی نہیں کھا جاسکتا، اگر حالت احرام والا شخص ابتداء میں ان میں سے کسی درندے کو قتل کر دیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان پانچ مخصوص جانوروں کا استثناء اس لیے کیا ہے کیونکہ ان کی فطرت میں ایذا رسانی پائی جاتی ہے اور جس بھی جانور کی فطرت میں ایذا رسانی پائی جاتی ہو وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہوگا اور قرآن مجید کے اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے جو جاندار ایذا پہنچاتے ہیں ان کے علاوہ جو جانور ہیں ان کا شکار نہ کرو تو جب قرآن کی آیت کا یہ مفہوم ہوگا تو نص کے اعتبار سے صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور جو ایذا پہنچانے والے نہیں ہیں۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ابولہب کے لیے یہ دعائے ضرر کی تھی:

”اے اللہ! اس پر اپنے ایک کتے کو مسلط کر دے تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔“

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے باؤلے کتے کے حکم میں شیر بھی شامل ہوگا۔

ہماری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار کو قتل نہ کرو۔“

یہاں پر شکار کا لفظ تمام وحشی جانوروں کو بھی شامل ہوگا پھر نبی اکرم ﷺ نے صراحت کے ساتھ پانچ جانوروں کا استثناء کیا ہے یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ دیگر تمام جانوروں کا قرآن کی نص کے اعتبار سے قتل ممنوع ہوگا اگر ایذا رسانی کی علت کی بنیاد پر دیگر جانوروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کا پانچ مخصوص جانوروں کو استثناء کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا پھر ان پانچ جانوروں کے مقابلے میں دیگر جانوروں میں ایذا کی صفت کم پائی جاتی ہے کیونکہ

ان پانچ مخصوص جانوروں کی فطرت میں ایذا رسانی کے ساتھ ساتھ ابتدائی طور پر ایذا پہنچانے کی کیفیت بھی شامل ہے جبکہ باقی قسم کے جانور ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے ہیں جب تک خود ان کو ایذا نہ پہنچائی جائے۔

2444 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

بُنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ وَبَرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذَّنْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَاةَ وَالْفَارَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حالتِ احرام والا شخص بھڑیے، کونے، چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

2445 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا وَبَرَةَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی

مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وبرة بن عبدالرحمن مسلی، ابو خزیمہ، ابو عباس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۷)۔

2446 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْأَقْبِيَّةِ

وَالسَّرَاوِيَلَاتِ وَالْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) قمیض پہننے،

پہننے اور موزے پہننے سے منع کیا ہے البتہ جس کو جوتے نہ ملیں (اس کا حکم مختلف ہے)۔ حالتِ احرام والا شخص ایسا کپڑا نہیں پہنے گا

جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: حالتِ احرام والا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔

2447 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا

أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعُمُرِ حَ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ

ابن ابی اسود از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سہلی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

2446 - اخرجہ مسلم فی الحج (۲/۸۵۹) باب: ما یضرب للمحرم وغیره فقلہ من المصاب فی العلو للمحرم والنسائی فی المناقب (۵/۱۹۰) باب: قتل الغریب وابن ماجہ فی المناقب (۲/۱۰۲۱) باب: ما یقتل للمحرم (۲۰۸۸) و تصد فی (المسند) (۲/۵۶) و ابن حبان فی صحیحہ

(۲۹۶۱) و الطحاوی فی (شرح السنن) (۲/۱۶۵) جیباً عن عبید اللہ ہ۔

2447 - کذا اخرجہ الدارقطنی بسندہ الاصح واللفظ - وقد تقدم باسمه و لفظ آخرین - وراجع (فتح الباری) (۲/۵۶۷)۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْغُمَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ یہ بیان کرتی ہیں: بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت بہترین خوشبو لگائی تھی۔

ابویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن ابی عمر مصری ابوزید، روى عن معاوية بن يحيى اطرابلسى، وعبدالرحمن ابن قاسم۔ روى عنه ابوطاهر احمد بن عمرو بن سرح وغيره۔ وذكره ابن ابى حاتم فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعديل (۲۷۳/۵-۲۷۵)۔

2448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ يُوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ صِرْسَهُ وَيَقْفَأُ لِقْرَحَةَ وَإِذَا انْكَسَرَ ظْفُرُهُ أَمَاطَ عَنْهُ الْأَذَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص ریحان (نامی خوشبو دار) پھول کو سونگھ سکتا ہے وہ حمام میں داخل ہو سکتا ہے دانت نکلا سکتا ہے پھوڑے کو چیر سکتا ہے جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اپنے آپ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر سکتا ہے۔

2449 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَرِّزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّعِيدِيِّ عَنِ عَطَاءٍ وَرَبِّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْهَمِيَانِ وَالْخَاتِمِ لِلْمُحْرِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لیے پتکے (کمر کا بیلٹ) اور انگلی کی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2450 - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بَرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ عَطَاءٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُحِصَ الْمُحْرِمُ فِي الْخَاتِمِ وَالْهَمِيَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: حالت احرام والے شخص کو انگلی پہننے اور پتکے

۲۴۴۸- أخرجه البيهقي في (المعرفة) (۱۶۲/۷) في الحج: باب: تيم الرحمان (۹۶۶۴) من طريق الدارقطني: به- و علفه البخاري عن ابن جبير في الحج (۱۶۲/۲) باب: الطيب عند الاحرام: باب رقم (۱۸)۔

۲۴۴۹- أخرجه البيهقي في سننه (۶۹/۵) كتاب الحج: باب المهرم يلبس المنطقة و السميان للنفقة و الخاتم من طريق الدارقطني: به- وذكره ابن حجر في (الفتح) (۱۶۶/۲) قال: (وأخرجه أيضاً- يعني: الدارقطني- من طريق شريك عن ابى اسحاق عن عطاء- و ربما ذكره ابن جبير عن ابن عباس قال... والاول اصح- وأخرجه الطبراني و ابن عدي في (الكامل) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً و أخرجه ضيف-)

(کمر کا بیلٹ) باندھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید بن برد: محمد بن احمد بن بردانطا کی، روی عن ہشتم بن جمیل و ابیہ وغیرہما۔ قال ابن ابی حاتم: ادركته ولم اسمع عن
کتب ی بشیء یسر من فوائدہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۸۳/۷-۱۸۳)۔

2451- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْخَاتِمِ لِلْمُحْرَمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں

ہے۔

2452- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ

مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ

نہیں ہے۔

2453- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ

الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَعِدْنَا كَبْرًا وَإِذَا هَبَطْنَا
سَبَّخْنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب

بلندی پر چلتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا

أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ لَا يُحْرَمَ بِالْحَجِّ
إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَحَمْرَةُ الزِّيَّاتُ وَأَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حج کی سنت میں یہ بات شامل ہے آدمی حج کا احرام

کے مہینے میں باندھے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے اس کے راوی ابوالقاسم کا نام مقسم ہے جو عبداللہ بن حارث کے آزاد

2453- أخرجه احمد (۲۲۲/۲) والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۱) من طريق انعت عن الحسن بن - و أخرجه البخاري في صحيحه

(۲۶۰/۶) كتاب الجوارح والسجود باب التسبيح اذا لبسط و اربأ الحديث (۲۹۹۲) وفي باب التكبير اذا علا شرفاً الحديث (۲۹۹۶)

النسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۲) و الدارمي رقم (۳۶۷۷ ط: لغامسي) و ابن خزيمة رقم (۲۵۶۲) و البيهقي (۲۵۹/۵)

طريقه مصعب بن عبد الرحمن عن سالم بن ابي الجعد -

2454- أخرجه البيهقي (۲۶۲/۶) كتاب الحج باب لا يسول بالحج في غير اشهر الحج من طريق الدارقطني -

ہام ہیں۔

2455- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ فِي يَوْمِ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنَ السُّنَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا: جس شخص نے حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ لیا، انہوں نے فرمایا تھا: یہ بات سنت نہیں ہے۔

2456- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ أَهْلُ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَا.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے احرام باندھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) لِنَلَا يُفْرَضَ الْحَجُّ فِي غَيْرِهَا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

اس کی وجہ یہ ہے: کوئی شخص اس سے پہلے حج کا احرام نہ باندھ لے۔

2458- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

2459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا وَقَالَ أَمَا حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدُكُمْ حَابِسًا فَإِذَا وَصَلَ إِلَى بَيْتِ طَافَ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَخْلِقُ أَوْ يَقْصِرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۴۵۸- أخرجه البيهقي في سننه (۲۴۲/۴) من طريق ابن جرير ج ۱ -

۲۴۵۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲۴۲/۴) من طريق الدارقطني ج ۱ -

۲۴۵۸- أخرجه البخاري في صحيحه (۴۷۲/۴) كتاب المحصر باب الاحصر في الحج الحديث (۱۸۰) من طريق عبد الله قال: اخبرنا معمر عن الزهري قال: حدثني سالم عن ابن عمر - وأخرجه - أيضاً - في الموضع ذاته من طريق عبد الله عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر - وسياقي من طريق عبد الرزاق عن معمر -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
 انہوں نے کہا: میں بھاری بھر کم عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے احرام کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول
 سکی۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ حج کر لیا تھا۔

2462- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
 بَيْرٍ أَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2463- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنخِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
 الزُّبَيْرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2464- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمْرٍو وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو
 صَفِّ الْقَلُوسِيُّ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَامٍ الْخَازِكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 إِسْمِعِيلَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ ضَبَاعَةَ أَنْ تَشْتَرِطَ.
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ کو یہ ہدایت کی تھی (کہ وہ احرام باندھتے ہوئے)

دیباچہ حدیث کا تعارف:

○ صلت بن محمد بن عبدالرحمن بصری، ابوہام، خازکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا۔
 ان کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجرؒ
 (۲۹۶)۔ وفی (ط): خازکی، بالزای معجمہ۔

2- باب المواقیت

باب 2: مواقیت کا بیان

2465- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ. وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

.....

میقات کے احکام

میقات کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرحسی تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے آپ ﷺ نے مدینہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا ہے اہل شام کے لیے جحفہ کو اہل نجد کے لیے قرن کو یمین کے رہنے والوں کے لیے یملم کو اور عراق کے رہنے والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں چار مواقیت کا ذکر ہے اس میں اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کے میقات ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت اس بارے میں منقول ہے اس میں تین مواقیت کا ذکر ہے۔ اس روایت میں ذاتِ عرق اور یملم کا تذکرہ نہیں ہے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے کے تحت ان مواقیت تک پہنچ جاتا ہے اس مقام پر احرام باندھنا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کسی فائدے کے بغیر اس جگہ کو میقات مقرر نہیں کیا ہوگا لہذا اس مقام پر پہنچنے کے بعد احرام باندھے بغیر یہاں سے گزرنا ممنوع ہوگا۔ ان مواقیت سے پہلے احرام باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں گنجائش پائی جاتی ہے۔

احادیث کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: میقات پر احرام باندھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم ہمارے علمائے احناف اس بات کے قائل ہیں: میقات تک پہنچنے تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا (یعنی وہاں سے احرام باندھے بغیر گزر جانا) جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر مسافر ہو تو حرام تک جائے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور ایسے شخص کے لیے جتنا احرام واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (قرآن کے یہ الفاظ) ”تم اللہ کے لیے حج اور عمرے کو مکمل کرو“ کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے انسان اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔ (علامہ سرحسی نے تحریر کیا ہے:) ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے میقات مقرر کیا ہے یہ اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا ہو اور اس شخص کے لیے بھی ہے جو اس کے دوسری جانب سے (مکہ)

رف آ رہا ہو) اگرچہ وہ وہاں کارہنے والا نہ ہو۔ جبکہ اس نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا ہو۔

اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے سے اس میقات سے گزرے گا اس پر احرام باندھنا لازم ہوگا۔ خواہ وہ میقات والی جگہ کارہائشی ہو یا نہ ہو۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ باہر کارہنے والا جو شخص حرم کی حدود میں آ رہا ہو جب وہ حج کا ارادہ کرے گا تو اس کے احرام باندھنے کے لیے میقات وہ جگہ ہوگی جو اہل مکہ کا میقات ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے ظاہری الفاظ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے جو شخص حج یا عمرے کے ارادے کے ساتھ مکہ جا رہا ہو وہ احرام کے بغیر میقات سے نہیں گزر سکتا جو شخص جنگ کے ارادے سے مکہ کی طرف جا رہا ہو اس پر احرام باندھنا شرط نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جو شخص تجارت کے لیے یا ناقرض وصول کرنے کے لیے یا اسی نوعیت کے کسی اور کام کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے اس کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو اہل ہیں: ایک قول کے مطابق ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: احرام باندھنا بذات خود عبادت نہیں ہے بلکہ حج کے افعال کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا جاتا ہے اسی لیے جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے حق میں حرم نامہ سرزمین بھی دیگر مقامات کی طرح ہوگی لہذا ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا۔

ہمارا (یعنی احناف کا) موقف یہ ہے: جو بھی شخص مکہ میں جانا چاہتا ہو اس کے لیے احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ حج کے ارادے سے مکہ جانا چاہتا ہو یا جنگ کرنے کے لیے جا رہا ہو یا تجارت کرنا مقصد ہو اس کی دلیل حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس وقت حرم مقرر کیا تھا جب اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی بھی شخص کے لیے یہاں جنگ کرنا جائز نہیں ہے اور میرے لیے بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز ہوا تھا اب اس کے بعد قیامت تک کے لیے مکہ میں جنگ کرنا حرام قرار دے دیا گیا ہے۔“

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں جنگ کرنے کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور یہ وقت کے ایک مخصوص حصے تک کے لیے تھی جیسا کہ آپ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے لیے ایک مخصوص وقت کے لیے یہاں قتال کرنا حلال ہوا ہے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے بھی یہ بات حلال نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے جنگ کرنے کے لیے احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور یہ خصوصیت اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب عمرے کے لیے یہ حکم ہو کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں احرام کے بغیر میقات میں داخل ہو گیا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میقات تک واپس جاؤ اور وہاں سے احرام باندھو ورنہ تمہارا حج ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کوئی بھی شخص احرام باندھے بغیر

میقات سے نہ گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جو بھی شخص حج یا عمرے کے ارادے کے تحت مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے وہ اس سرزمین کے عزت اور شرف کے اظہار کے لیے احرام باندھ لے۔ اس حوالے سے حج کے افعال ادا کرنا یا نہ کرنا برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس لیے جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ میقات سے ہی احرام باندھ لے۔ اگرچہ جو شخص میقات کے اندر کے علاقے میں (یعنی جو مکہ کی سمت میں ہو) رہائش پذیر ہو وہ اپنے کسی ذاتی کام کے تحت احرام باندھے بغیر مکہ شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول کے مطابق یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چننے والوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اور ظاہری طور پر بھی یہ بات ہے یہ لوگ میقات کے باہر سے اندر نہیں آتے ہیں اس سے یہ لازم ہوگا کہ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ احرام کے بغیر مکہ جا سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے جب آپ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو آپ احرام باندھے بغیر واپس مکہ چلے گئے تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے وہ اہل مکہ کی مانند ہوگا کیونکہ اسے مکہ میں آنے کی ضرورت پیش آتی رہے گی اس کی ضروریات مکہ کے رہنے والوں سے متعلق ہوں گی تو جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی ضروریات کے پیش نظر مکہ سے باہر جا سکتے ہیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں آ سکتے ہیں تو اسی طرح میقات کے لیے بھی یہ بات جائز ہوگی۔

یہ کہیں کہ ہر وقت ان پر احرام باندھنا لازم ہے تو یہ واضح طور پر ضرر ہوگا۔

2466- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۔ المسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۶۶۵- اخرجہ ابو یعلیٰ (۱۵۶/۱-۱۵۷/۱) (۲۲۲۲) و الطحاوی فی (المعانی) (۱۱۹/۲) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۸/۵) من طریق حجاج بن ارطاة... بہ قول البیہقی فی (المجمع) (۲۱۹/۲): اخرجہ احمد و فیہ الحجاج بن ارطاة و فیہ کلاد و قد و نحوہ - و رواہ ابن جریر ابی الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ... بہ مرفوعاً - اخرجہ مسلم فی الحج (۸۶۰/۲-۸۶۱) باب: مواقیب الحج و العمرة (۸۸۲) الطحاوی فی (شرح المعانی) فی الحج (۱۱۹/۲-۱۱۸/۲) باب: المواقیب و ابن خزیمہ (۱۵۹/۴-۱۶۰) و احمد (۲۲۲/۲) و الشافعی (۲۹۰/۱) باب: المواقیب و فی مواقیب الحج و العمرة الزمانیة و المکانیة (۷۵۶) بہ مطولاً - و رواہ ابی القاسم بن یزید الضوزی عن ابی الزبیر و زاد فیہ: (ثم اقبل بتوجهه للملائي ثم قال: (اللهم اقبل فلو بوجه) - و الضوزی ضعيف كما سبق - و من ثم قال ابو بصير (الزوائد) (۱۱/۲-۱۲): (هذا اسناد ضعيف) و اعلمه بالضوزی - و رواه ابن لوطيه عن ابی الزبیر عن جابر - بہ - اخرجہ احمد (۲۲۶/۲) البیہقی (۲۷/۵) - و ابن لوطيه ضعيف -

۲۶۶۶- قال الشافعی فی (تخصیص الراهة) (۱۶/۲): (والمحاج غیر محتج بہ) - و -

2467- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .
عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذاتِ عرق کو اہل عراق کے لئے مقرر کیا تھا۔

2468- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ جَابِرٍ .
وَعَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَا وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے:) اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2469- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَافُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَّتْ لِأَهْلِ مَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل یمن کے لئے یلملم کو اہل شام کے لئے مصر کے لئے جحہ کو اور اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2470- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ثَبَّةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَّارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ سُرٍو قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِمِنَى . وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْيَمَنِ كَعَلَمٍ أَنْ يُهْلُوا مِنْهَا وَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ .

حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے:) آپ نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات

2467- اضرجه ابو داود في العم (۲/۲۵۴-۲۵۵) باب: في المواقيت (۱۷۲۹) و النسائي في المسالك (۵/۱۲۵) باب: ميقات العر ا و الطحاوي في المعاني (۲/۱۸۸) باب: المواقيت و البيهقي في الكبرى (۵/۲۸) باب: ميقات العر ا و ابن عدي في الكامل (۱/۴۱۷) من طريق افع بن حميد به - قال ابن عدي: (القول لدا ابن صاعد: كان احمد بن حنبل ينكر لهذا الحديث - مع غيرد - على افع بن حميد) - قال ابن عدي: (وانكار احمد على افع في لهذا الحديث قوله: (ولاهل العر ا ذات عرق) و لم ينكر الباقي من اسناده و سنه) - ا
2470- اضرجه ابو داود في العم (۲/۲۵۶-۲۵۷) باب: في المواقيت (۱۷۴۲) و البيهقي في العم (۵/۲۸) باب: ميقات العر ا من طريق زهارة بن كريمة به -

مقرر کیا کہ وہ لوگ وہاں سے احرام باندھیں گے اور اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو (میقات مقرر کیا۔)

راویان حدیث کا تعارف:

○ زرارة بن کریم بن حارث سہمی باہلی، لہ رویت، و ذکرہ ابن حبان فی ثقات تابعین۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲۱)۔

2471- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو حَمِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنِ الْمَهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْأُخْرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمَهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمَهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَمَ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے احرام باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ اہل عراق کی مخصوص جگہ ذاتِ عرق ہے۔ اہل نجد کی مخصوص جگہ قرن ہے۔ اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

2472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَفَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا- قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ- وَالْأَهْلُ الْيَمَنِ يَلْمَمَ- أَوْ قَالَ الْيَلْمَمَ- قَالَ فَهِيَ لَهُمْ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَكَانَ دُونَهُنَّ- وَقَالَ عَمْرُو بْنُ طَاوُسٍ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ- كَذَاكَ فَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ فَأَسْنَدَهُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل شام کے لئے جحفہ کو اہل نجد کے لئے قرن کو (ایک روایت میں لفظ قرن المنازل منقول ہے۔) اہل یمن کے لئے یلملم کو (ایک روایت میں لفظ اللملم منقول ہے۔) میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان علاقوں اور ان کے دوسری طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو لیکن جو ان جگہوں کے (مکہ کی طرف واحد حصے) میں رہتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

۲۴۷۲- اضرحة البخاري في الحج (۲۸۷/۶-۲۸۸) باب: سؤل أهل الشام (۱۵۲۶) و مسلم في الحج (۸۲۸/۲) باب: مواقيت الحج و العمرة (۱۸۸۱) و ابو داود في الحج (۱۷۲۸) و النسائي في الصلاة (۱۲۴/۵-۱۲۵) و ابن خزيمة في الحج (۱۵۸/۴-۱۵۹) و البيهقي في الكعبة (۲۹/۵) من طريق عن طاوس - به-

سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ بھی مکہ ہی میں احرام باندھ لیں گے۔

2473- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ

مَعَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2474- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَآخِرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنِّي جَبْرِيْلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ

بِحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ .

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور

میں نے مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

2475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَبْدُ اللَّهِ الْأَمْوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

بِي (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتِعَادَ بِرَحْمَتِهِ مِنْ

النَّارِ . قَالَ صَالِحٌ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ

بِي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عمارہ بن خزیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ

کی مغفرت اور رضامندی کے حصول کی دعا مانگی اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگی۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن محمد بن زائدہ مدنی ابو واقد لیثی صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۰۱)۔

2474- اضرجه مالك في الحج (۲۲۶/۱) باب: رفع الصوت بالاهلال (۲۶) و ابو داود في الحج (۴۰۵/۲) باب: كيف التلبية؛ (۱۸۱۶) و

نصائي في المناسك (۱۶۲/۵) باب: رفع الصوت بالاهلال و الترمذي في الحج (۱۹۱/۲) باب: ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (۸۲۹) و

احماده في المناسك (۹۷۵/۲) باب: رفع الصوت بالتلبية (۲۹۲۲) و الحاكم (۴۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۵، ۲۶۲۷) و ابنه (۲۸۰۲) من

مروى عن عبد الله بن ابي بكر و صححه الترمذي و ابن خزيمة و ابن هبان و الحاكم -وله تالفا من حديث ابي بصير: اضرجه الحاكم

(۴۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۰) و البيهقي (۴۲/۵) و احمد (۲۲۵/۲)۔

2475- اضرجه الشافعي في (اللام) (۱۵۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۴۶/۵) و المعرفة (۱۲۷/۷) باب: ما يستحب من القول في اثر التلبية

(۹۵۸۱-۹۵۸۲) عن صالح و صالح ضعيف۔

○ عمارة بن خزيمة بن ثابت انصاری اوسی، ابو عبد اللہ، ابو محمد، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۸۷۸)۔

2476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ وَالْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا خَلَّادُ

أَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْرَدَ الْحَجَّ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2477- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ

عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ مُفْرَدًا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

2478- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبيدِ الْقَاسِمِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعَاذِ

الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعْمَلَ عَتَابَ بْنَ أُسَيْدِ عَلِيٍّ الْحَجَّ فَافْرَدَ ثُمَّ اسْتَعْمَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَةَ عَشْرِ فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاسْتُخْلِيفَ بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَافْرَدَ الْحَجَّ وَتُوَفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَاسْتُخْلِيفَ عُمَرَ فَبَعَثَ عُمَرَ الرِّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنِيهِ كُلَّهَا فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوَفِّيَ عُمَرُ وَاسْتُخْلِيفَ عُثْمَانَ فَافْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَصَرَ عُثْمَانَ فَأَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِلنَّاسِ فَافْرَدَ الْحَجَّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو امیر الحج

کیا تو انہوں نے حج افراد کیا۔ پھر 9 ہجری میں آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

2476- اخرجہ البخاری فی الحج (۴/۴۲۱) باب: التمتع والقران والافراد بالحج (۱۵۶) و مسلم فی الحج (۲/۸۷۳) باب: بیان وجوب الاحرام (۱۲۱۱) و ابو داود فی الحج (۲/۲۸۱) باب: فی افراد الحج (۱۷۷۹) و النسائي فی المناسك (۵/۱۵۵) باب: افراد الحج و ما جاء فی المناسك (۲/۹۹۸) باب: العمرة من التمتع (۲۰۰۰) منظره عن عروة به - و اخرجہ القاسم عن عائشة به - اخرجہ مسلم فی الحج (۲/۸۷۵) باب: بیان وجوب الاحرام (۱۲۱۱) و ابو داود فی الحج (۲/۲۷۹) باب: فی افراد الحج (۱۷۷۷) و الترمذی فی الحج (۲/۱۸۲) باب: ما جاء فی افراد الحج (۸۲۰) و النسائي فی المناسك (۵/۱۵۵) باب: افراد الحج و ابن ماجه فی المناسك (۲/۹۸۸) باب: الافراد فی الحج -

2477- اخرجہ احمد فی مسنده (۲/۹۷) عن اسماعيل بن محمد ثنا عباد بن عباد به - و اخرجہ مسلم عن عبد الله بن عون السدوسي الافراد والقران بالحج والعمرة (۱۲۲۱) عن يحيى بن ايوب ثنا عباد بن عباد به - و اخرجہ مسلم عن عبد الله بن عون السدوسي عباد بن عباد باسناده بلفظ: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد بالحج مفردا) - ال-

2478- اخرجہ الترمذی فی الحج (۲/۱۸۲) باب: ما جاء فی افراد الحج (۸۲۰) عن فتية عن عبد الله بن نافع الصائغ بنعمه مختصرا عنده (عبد الله بن عمر عن نافع) بدل من (عبد الله عن نافع) مختصرا - و راجع: تحفة الاشراف للزبي (۶/۱۰۸) (۷۷۲۲) - الترمذی: (وقال التوري: ان افردت الحج فحسن وان فرنت فحسن وان نسيت فحسن) وقال الشافعي مثله - وقال: اصعب الينا ال - ثم التمتع من القران - ال-

10 ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے خود حج کیا تو آپ نے بھی حج افراد کیا۔

آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حج کیا اور ہمیشہ حج افراد کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صور کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج میں لوگوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

.....

حج قرآن کا حکم

حج قرآن کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج تمتع اور حج افراد کے مقابلے میں حج قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حج قرآن کا طریقہ یہ ہے: آدمی حج دومرے دونوں کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اے اللہ! میں جو حج اور عمرہ (ایک ساتھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول کر لے!

جب آدمی مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لے، جن میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کرے، اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، یہ افعال عمرے کے افعال شمار ہوں گے، پھر سعی کر لینے کے بعد طواف کرے اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرے جیسا کہ ہم نے حج مفرد میں یہ بات بیان کی ہے، پھر جب قربانی کے دن وہ جمرات کو نکلیاں مارے تو ایک بکری یا گائے یا اونٹ یا اس کا ساتواں حصہ قربان کرے تو یہ حج قرآن کا خون ہوگا۔

اگر اس کے پاس ایسا جانور نہ ہو جس کو وہ ذبح کر سکتا ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزہ رکھے گا، جن میں سے آخری دن عرفہ کا ہوگا، اگر وہ یہ روزے نہیں رکھ پاتا یہاں تک کہ قربانی کا دن آجاتا ہے تو اب اس کے لیے ذمہ دینا لازم ہوگا، اس کے بعد جب وہ اپنے گھر چلا جائے گا تو وہاں سات دن روزے رکھے گا، اگر وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی روزے رکھے ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

اگر حج قرآن کرنے والا شخص مکہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سیدھا عرفات چلا جاتا ہے تو اب وقوف عرفات کی وجہ سے گویا اس نے اپنے عمرے کو ترک کر دیا تو ایسے شخص سے حج قرآن کا دم باطل ہو جائے گا اور عمرے کو ترک کرنے کا ذمہ اس پر لازم ہوگا اور عمرے کی قضاء بھی اس پر لازم ہوگی۔

مختصر القدوری از امام ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان، ص 150

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

تمتع اور افراد کے مقابلے میں قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے حج امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرآن کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے، کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ قرآن حج قرآن کا ذکر نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”حج قرآن“ ایک اجازت ہے۔“

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے حج افراد کرنے میں زیادہ مرتبہ تلبیہ پڑھنا پڑتا ہے زیادہ سفر کیا جاتا ہے اور زیادہ مرتبہ سرمنڈوا جاتا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”اے محمد کے گھر والو! تم لوگ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھو۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے یہاں اس صورت میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہو گا جیسا آدمی اعتکاف کرنے کے ساتھ روزہ بھی رکھ لے یا جس طرح آدمی اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے ساتھ نوافل بھی ادا کر لے۔ حج تمتع کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج افراد کرنے کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حج تمتع کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والا شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والے کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے: آدمی میقات سے آغاز کرے گا اور عمرے کا احرام باندھے گا پھر وہ مکہ میں داخل ہو کر وہاں طواف کرے گا سہی کرے گا سرمنڈوا لے گا یا بال چھوٹے کروالے گا اور عمرے کا احرام کھول دے گا۔ جب وہ طواف کے ذریعے آغاز کرے گا تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے گا اور مکہ میں قیام کے دوران حالت احرام کے بغیر رہے گا۔ پھر جب ترویہ کا دن آئے گا تو وہ مسجد سے حج کا احرام باندھ لے گا اور وہ تمام افعال سرانجام دے گا جو حج افراد کرنے والے لوگ سرانجام دیتے ہیں اس پر حج تمتع کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا اگر اسے دم دینے کے لیے جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے گا اور واپس (گھر پہنچ کر) سات روزے رکھے گا۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام ابو بکر بن علی بن الحداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

صحیح روایت یہ ہے: (احناف کے نزدیک) حج افراد کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ الہدایہ شرح بدلیۃ البتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی ج 1 ص 153

۲۔ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان ہیرت لبنان ص 152

سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے حج افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کرنے والے شخص کا سفر عمرے کے لیے ہے اس کی دلیل یہ ہے: جب وہ عمرہ کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو میقات کے حوالے سے وہ شخص ”مکی“ شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت احرام کے بغیر مکہ میں قیام پذیر ہے پھر اس کے بعد وہ مسجد حرام سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے جبکہ حج افراد کرنے والے شخص کا سفر حج کے لیے ہوتا ہے اور حج کرنا فرض ہے جبکہ عمرہ کرنا سنت ہے تو وہ سفر جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے ہو وہ اس سفر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کسی سنت کام کی ادائیگی کے لیے ہو۔

پہلے قول کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کے اندر دو عبادات کو جمع کرنے کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یہ حج قرآن کے شاہد ہے پھر اس میں ایک قربانی زیادہ پائی جاتی ہے پھر یہ کہ آدمی کا سفر حج کے لیے یہی ہے صرف عمرے کی وجہ سے درمیان میں خلل آتا ہے (یعنی درمیان میں وقفہ آتا ہے) کیونکہ یہ عمرہ حج کے تابع ہوتا ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے آدمی جمعے کے فرض سے پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہے۔

2479- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَجَرَدَ وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَدَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

عبدالرحمن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔

2480- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ مُحْرِمٌ. قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں چھپنے لگوائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (یعنی سفر کے دوران) چھپنے لگوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں بھی تھے اور احرام کی حالت میں بھی تھے۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری مکی ابو عثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

الجوهرة النيرة از ابو بكر بن علي بن محمد الحداد الربيدي مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت ج 1 ص 395

۲۶۷- اضربه البيهقي في السنن (۵/۵) من طريق الصدوق قطنی۔

کے دن سورج کے ڈھل جانے کے بعد سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک کا وقت ہے اس بارے میں نیت شرط نہیں ہے عقل کا ٹھیک ہونا شرط نہیں ہے جو شخص ان اوقات کے درمیان عرفات تک پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے خواہ اس نے حج کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو خواہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ اس وقت عرفات میں موجود ہے یا اس بات سے واقف نہ ہو خواہ وہ اس وقت جنون یا بے ہوشی کے عالم میں ہو خواہ وہ اس وقت سو رہا ہو یا بیدار ہو۔

واجب یہ ہے: اگر کوئی شخص دوپہر کے وقت پہنچ جاتا ہے تو وہ سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اگر وہ رات کے وقت وہاں پہنچتا ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص دن کے وقت عرفات پہنچ کر قوف کر لیتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جاتا ہے تو اس پر دم دینا لازم ہوگا۔

عرفات میں قوف کرنے کی سنتیں یہ ہیں: (اس سے پہلے) غسل کرنا، امام کا دو خطبے دینا، نماز کے باب میں جو شرائط ہم نے ذکر کی ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا، اس کے بعد وہاں قوف کرنا، اس دن روزہ نہ رکھنا، با وضو رہنا، سواری پر موجود رہنا، حاکم وقت کے پیچھے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے قریب رہنا، ذہنی طور پر متوجہ ہونا اور یہ بات بھی سنت ہے، آدمی سیاہ پتھر کی چٹان کے قریب ٹھہرے، یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے قوف کیا تھا، اگر وہاں پر قوف کرنا مشکل ہو تو یہ کوشش کرے کہ جہاں تک ممکن ہو اس جگہ کے قریب رہے، یہ بھی سنت ہے، آدمی اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے دعا کرے اور ٹھہرنے کی جگہ پر تلبیہ پڑھے، اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے بکثرت دعا کرے، خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھتا رہے، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے اور سورج کے غروب ہونے تک اپنی حاجات کے حوالے سے دعائیں کرتا رہے، دعا کے حوالے سے کوئی مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں ہے۔

2482 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَضْرِبٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَفِضَ وَقَدْ أَقَاضَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ . قَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً .

☆☆ حضرت عروہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ یہ نماز ادا

۱۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ: شیخ عبدالرحمن الجزیری

2482 - رواية سفيان ثوري عن النبي عند النسائي في الموضوع السابق في الذي قبله -

کر لے اور ہمارے ساتھ اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک ہم روانہ نہ ہو جائیں یا جو شخص رات کے وقت یا دن کے وقت سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا۔
امام شافعی بیان کرتے ہیں: جو شخص مزدلفہ میں وقوف نہیں کر پاتا وہ اسے عمرہ بنا لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن یحییٰ، صحابی نزل کوفہ، (اور ایک قول کے مطابق): ان کا انتقال خراسان میں ہوا۔ "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۷۳)۔

2483 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّبَلِيُّ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةَ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ أَيَّامٌ مَنَى ثَلَاثَةَ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا تُنْمِ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا تُنْمِ عَلَيْهِ -

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا، آپ ﷺ کی خدمت میں نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج عرفہ (میں وقوف کا نام ہے) جو شخص قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جائے اس کا حج پورا ہو گیا، منیٰ کے ایام تین ہیں لیکن جو شخص دو دن بعد جلدی چلا جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو شخص بعد میں (یعنی تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

2484 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّبَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2485 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ ۲۶۸۲ - اخرجہ ابو داؤد فی السننک (۱۸۵/۲-۱۸۶) باب: من لم یمسک عرفة (۱۹۱۹) و الترمذی فی المعج (۲۳۷/۲) باب: ما جاء فیہ
امرک الامام جمیع: فقد امرک المعج (۱۸۹۰) والنسائی فی السننک (۳۶۵-۳۶۶/۵) باب فیمن لم یمسک صلاة الصبح مع الامام بالزوال
و ابن ماجہ فی السننک (۱۰۰۲/۲) باب: من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۲۰۱۵) و ابن خزيمة (۲۸۲۲) و ابن حبان (۲۸۹۲) و الطحاوی
(شرح المعانی) (۲۰۹/۲) و العاکم (۱/۱۶۶) و البیہقی فی الکبری (۱۷۳/۵) و فی (المعرفة) (۳۷۶/۷) باب: امرک المعج بالسر
عرفة (۱۰۳۹۰) من طرق عن سفیان الثوری به۔

۲۶۸۴ - اخرجہ الدررمی (۵۹/۲) و احمد (۳۰۹/۶) و الطحاوی فی (المسند) (۱۳۰، ۱۳۰۹) و الطحاوی فی المعانی (۲۰۹/۲) و العاکم
(۲۷۸/۲) و البیہقی فی الکبری (۷۳/۵) من طرق عن شعبه بانساره۔ و صححه العاکم علی شرط الشیخین۔
۲۶۸۵ - قال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۹۲/۳)؛ و كذلك اخرجہ ابن عدی فی (الکامل) و اعلمه بجمہد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی و عن
عن جماعة من غیر نوتیبی۔ ا۔ الہ۔

جَبْرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو هَاشِمٍ الْوَأَسِطِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَافَاتِ بَلِيلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَافَاتُ بَلِيلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ. رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقف کرے اس نے حج کو پایا اور جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقف نہیں کر سکا اس کا حج قضاء ہو جائے گا تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمت بن مصعب نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داود بن جبیر، وامرہ نسبیہ ام سعید بن مسیب، اخو سعید بن مسیب لامہ، روى عن سعید بن مسیب، روى عنه ابو عامر عقدي وحماد بن خالد۔ قال ابن ابی حاتم: سالت ابی عنہ فقال: (لا اعرفه)۔ جرح والتعديل (۳/۴۰۸)۔

○ رحمۃ بن مصعب واسطی عن عثمان بن سعد، قال ابن معین: لیس بشیء۔ وقال آجری: سالت ابا داود عنہ، فاشی علیہ فیما۔ وذكرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ مس دین ذہبی (۳/۷۲)، لسان المیزان (۲/۵۳۰)۔

2486 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْيَقُطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ عَرَافَاتِ فَوْقَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَافَاتُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص عرفات پہنچ کر وہاں وقف کرے اور مزدلفہ بھی پہنچ جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور جو شخص عرفات نہ پہنچ سکے اس کا حج بھی نہیں ہو سکے اسے عمرے کا احرام باندھ لینا چاہیے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حجاج غزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے

۱- قال الزيلعي (۹۲/۲): ووجدته في العلية للذي نعيم عن عمر بن زر عن عطاء به - وقال: غريب من حديث عمر بن زر - نفي عنه عند ابن عقييل ذكره في (ترجمة عمر بن زر) - ال - ثم ماؤه الزيلعي حديث ابن ابي شيبة في (مصنفه) عن هفص بن غياث عن ابن ابي عمير عن ابن جريج عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكر الحديث - قال الزيلعي (۹۲/۲): (وهذا مرسل ضعيف: فان محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى - وهو ضعيف - لم يثبت ابن عمير) - ال - قلت: وهو في الاوسط للطبراني (۵۲۳۹) من رواية عبيد بن عمير عن عمر بن زر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً - قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عمر بن زر الا عبيد ابن عقييل) - ال - و ترجمه الطبراني في الاوسط ايضاً (۶۲۰۲) عن محمد بن علي بن القنبري نا عمر بن قيس عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً - وقال الطبراني: (لم يروه عن عطاء الا عمر بن قيس) - ال -

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۲۱)۔

2487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلَاءَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ هُدْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَاللَّهِ مَا كَانَتْ الْمُتَعَةُ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَلِلْمُحْصَرِ .

☆☆ ابراہیم تیمی اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حج تمتع کا

صرف ہمارے لیے مخصوص تھا یا اس شخص کے لیے ہے جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2488- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

زِيَادِ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَخُّ الْحَجِّ لَنَا اَوْ لِمَنْ بَعَدَنَا فَقَالَ بَلْ لَنَا .

☆☆ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف

ہمارے لیے ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! صرف ہمارے لیے ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن بلال بن حارث مزنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۲۰)۔

2489- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ هِيَ وَاللَّهِ لَنَا اَصْحَابٌ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَكَانَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَّا لِمُحْصَرٍ .

☆☆ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے

تمتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ صرف ہمارے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے

مخصوص ہے یہ باقی لوگوں کے لیے نہیں ہے البتہ (باقی لوگوں میں سے صرف) اس شخص کے لیے اس کا حکم ہے جسے محصور

دیا گیا ہو۔

2490- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ يَحْيَى

سَوِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَمْ تَكُنْ مُتَعَةُ الْحَجِّ لِاحِدٍ اَنْ يَهْلَ بِحَجِّ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا

۲۱۸۷- اخرجہ مسلم فی الحج (۸۹۷/۲) باب: جواز التمتع (۱۲۲۶) والنسائی فی المسائل (۱۸۰/۵) (۱۸۱) باب: اباہة فسخ الحج بعمرة لہم

لم یسوا السودی وابن ماجہ فی المسائل (۹۹۶/۲) باب: من قال: کان فسخ الحج لرسول خاصہ (۲۹۸۵) من طرق عن ابراهیم التمیمی

۲۱۸۸- اخرجہ ابو داؤد فی المسائل (۱۶۶/۲) (۱۶۷) باب: الرجل یسئل بالحج ثم یفعلها بعمرة (۱۸۰۸) والنسائی فی المسائل (۱۸۰/۵) باب: اباہة فسخ الحج بعمرة لہم

لم یسوا السودی وابن ماجہ فی المسائل (۹۹۶/۲) باب: من قال: کان الفسخ لرسول خاصہ (۲۹۸۴) من طرق عن عبد العزیز بن محمد

یہ - وعبد العزیز بن محمد: لہو الدر اور دی و لہو منکلم فیہ۔

لِرُكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے، وہ صرف حج کا احرام باندھے اور پھر سے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، ماسوائے ان سواروں کے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (یعنی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کے ساتھ مخصوص ہے)۔

2491 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِنَا أَنْ يُحْرِمَ أَحَدًا مِهْلًا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَ حَجَّتَهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بعد یہ حق کسی کو بھی نہیں ہے، وہ پہلے حج کا احرام باندھے اور پھر حج کرنے سے پہلے ہی اسے فسخ کر کے عمرے میں تبدیل کر دے۔

داویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۵۵)۔

2492 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْلَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِرُكْبِ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد سے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، یہ حکم صرف ان سواروں کے لیے تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

2493 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَارْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا - قَالَ - فَنَحَرْتَهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ

۲۴۹۰- اللاندر اخرجہ الدارقطنی من طریق عباد بن العوام عن یحیی بن سعید بہ موقوفاً- و عباد ثقة: كما قال المافظ في التقریب (۳۱۵۰) وقد تابعه أيضاً یحیی بن ایوب و عیسی بن یونس: کلاهما عن یحیی بن سعید بہ- و اخرجہ البیهقی فی سننه (۲۶۵/۶) کتاب الحج: باب العسرة فی انسور الحج من طریق ابی معاویة عن یحیی بن سعید بہ- و المرفع صدوق: كما فی التقریب (۶۶۰۵)- وقد تقدم من طریق الهروی قریباً-

۲۴۹۱- اخرجہ لنا من طریق موسی بن اعین عن یحیی و هو ثقة روی له البخاری و مسلم و ابو داود و النسائی و ابن ماجه و غیرهم- تنظر ترجمته فی التقریب (۶۹۹۲)-

۲۴۹۲- اخرجہ من طریق عیسی بن یونس عن یحیی بہ- و قد تابع عیسی علیه غیره: كما تقدم-

۲۴۹۳- سعد بن سعید: هو ابن ابی سعید السقیری: قال المافظ فی التقریب (۲۲۶۹): لیس: فلا لندر ضعیف-

الْأُولَیِّیْنَ فَنَحَرْتُهُمَا أَيْضًا وَقَالَتْ هَكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبَدَنِ .

☆☆ قاسم بن محمد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ قربانی کے دو جانور ساتھ لے کر (حج کے لیے) آئی تھیں وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کی جگہ دو مزید جانور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو ذبح کروادیا اس کے بعد ان کے پہلے والے جانور بھی ملے گئے تو سیدہ عائشہ نے انہیں بھی ذبح کروادیا اور یہ بتایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

2494- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قربانی کا جانور لے کر جائے اور پھر وہ گم ہو جائے تو اب اس پر اس کا بدل دینا لازم نہیں ہوگا البتہ اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے یہ اس وقت ہے جب وہ نقلی طور پر ہو لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو تو اب اس پر بدل دینا لازم ہوگا۔

2495- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَإِنْ شَاءَ أَبَدَلْ وَإِنْ شَاءَ أَكَلْ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبَدَلْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نقلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور (گم ہو جائے یا مر جائے) تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دے تو اگر وہ چاہے تو اسے کھا لے لیکن اگر وہ جانور نذر کا ہو تو اب اسے بدلے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا۔

2496- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ

۲۴۹۴- فی اسنادہ عبد اللہ بن شیبہ: قال العاکم ابو احمد: ناھب الحدیث- وقال فضلك الرازي: يعل ضرب عنقه: وقال ابن خراش: حدیث الھادیت التي یحدث بها غلام الخلیل سرقها من عبد اللہ بن شیبہ وسرقها عبد اللہ بن شیبہ من النضر بن سلمة ناذان ووضعت ناذان- وذكر له ابن عساکر بعض مناكيره: ثم قال: (له غیر ما ذكرت من الھادیت التي انكرت علیہ كثيرا) - ا-
۲۴۹۵- قال ابن خزيمة في الصحیح (۱۵۵/۶): (باب: ايجاب ابدال السوي الواجب اذا ضللت ان صح الخبر ولا ازال: فان في القلب من عبد اللہ بن عامر الاسلمی) - ا- ثم قال الحدیث (۲۵۷۹) من طريق اللوزاعي به- و اخرجه ابن عدي (۲۵۴/۵) بتحقیقنا) والعاكمر (۴۴۷/۱) والبيهقي في الكبرى (۲۴۴/۵) من هذا الوجه- وكذلك اخرجه تمام في فوائده: كما في (التعليق المغني) (۲۴۲/۲-۲۴۲/۲) وقال العاکم: (صحيح الاسناد ولم يخرجه) - قلت: وفي اسنادہ عبد اللہ بن عامر الاسلمی وقد ضعفه احمد وابن السني والدارقطني والنسائي وغيرهم- وقال البخاري: يتكلمون فيه- وقال يحيى: ليس بشيء- بنظر: تهذيب الكمال (۶۹۸/۲) والکامل له ابن عدي في الموضوع السابق والمجروحين لابن حبان (۶/۲)- وقد اختلف على عبد اللہ بن عامر في هذا الحدیث- راجع السنن الكبرى (۲۴۴/۵) والمعرفة كلالها للبيهقي (۵۲۱/۷)-

۲۴۹۶- جزء من حدیث المدیبة الطویل وفسر مروی من وجوه وقد اخرجه البيهقي في (الدلائل) (۱۱۲/۶) من طريق يونس بن بكير به- وراجع: الاستذكار لابن عبد البر (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۱۸)-

سَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَقُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے قریب سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹوں کی قربانی دی تھی۔

2497- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مَجِيدٍ الْحَنْفِيُّ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجَزُورُ فِي الْأَضْحَى عَنْ عَشْرَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عید الاضحیٰ کے موقعہ

ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

2498- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

مَجِيدٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ غَيْرُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس کا ایک راوی ایوب ابو جمل ضعیف ہے اور عطاء کے

والے سے اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے۔

2499- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ) الْبَقْرَةَ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت مقرر کی ہے، گائے اور اونٹ سات

آدمیوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

2500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَآخِرُنَا

۲۱۹- اخرجہ ابن عدی فی (الکامل) (۱۹/۲) عن محمد بن الحسن بن قتیبة عن حسین ابن ابی السری: حدثنا عبید اللہ بن عبد الحمید

حنفیی... بہ- وقال ابن عدی: (لابن مخرمہ عن عطاء بن السائب غیر ابی الجمل لندا) - الہ- قلت: واخرجہ ایضاً: الطبرانی فی الکبیر

(۲۰۲/۱) والنسائی فی الامالی (۷۹/۲) - قال السیبی فی (المجمع) (۲۲/۴): (فیہ عطاء بن السائب وقد احتلط) - الہ-

۲۱۹- اخرجہ ابن عدی فی (الکامل) (۱۸۸-۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۲۲) من طریق مسدد حدثني عبد الواحد... بہ- واخرجہ ابو داود فی

الضعافی (۹۸/۲) باب فی البقر والجزور عن کم تجزی: (۲۸۰۷-۲۸۰۹) عن عطاء و ابو الزبیر المکی عن جابر بنحوہ- واخرجہ

نسائی فی الکبری کما فی النخبة (۲۶۱/۲) من طریق عطاء بہ- وراجع: شرح معانی الآثار للطحاوی (۱۷۶/۴) باب: البدنة عن کم تجزی

فی الضعیایا والرمایا! واللائذکار لابن عبد البر (۱۹۰/۱۵) فی الشركة فی الضعیایا- و سبانی مع نخریجہ عقبہ من طریق ابی الزبیر

بن جابر بہ-

۲۵۰- اخرجہ ابن حبان (۴۰۰۴) عن ابی عروبة عن بنار عن عبد الرحمن عن سفیان... بہ- واخرجہ الدارمی (۷۸/۲) باب: البدنة عن

سبعة و البقرة عن سبعة: اخبرنا علي ثنا سفیان... بہ- واخرجہ العاکم (۲۲۰/۴) من طریق ابراهیم بن ابی طالب عن محمد بن السننی و

محمد بن بنار عن عبد الرحمن عن سفیان: باسناده لكن بلفظ: (البدنة عن عشرة) - وهذا مغالف للرواية السابقة عن عبد الرحمن و

سلك لرواية غيره عن سفیان- وقد صححه العاکم و تعقبه الذهبي بقوله: (خالقه ابن جريج و مالك و زهير عن ابی الزبیر فقالوا:

البدنة عن سبعة) و جاء عن سفیان- ایضاً- كذلك) - الہ- قلت: قد سبق عن سفیان علی الصواب- كما قال الجماعة- عن ابی الزبیر

فما يشوم مقدره وما عند العاکم خطا من ابراهیم بن ابی طالب او من دونه-

رے گا۔

2504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَارِئِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ بِمِنَى أَوْسَطَ أَيَّامِ أَضْحَى . يَعْنِي الْغَدَمِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے بیچ والے دن منیٰ میں خطبہ دیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی قربانی سے اٹھنے پر)۔

2505- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سِرْكُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ

مُرْوَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ وَرَأْسُ غَلْظٍ فِي الْخَطَا لِنَلَا وَذُوا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفارہ عمد میں دیا جاتا ہے خطا کی صورت میں زیادہ شدید تاوان اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

2506- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِعُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرَمُ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنَّةٍ وَتَوْكَلُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہے بڑے میں یہ فرمایا ہے: جب حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اب اس کا کفارہ ایک ذنبہ ہوگا اور اس کا گوشت کھالیا جائے گا۔

2507- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَثُوكِلِ عَنْ

بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ فِيهَا كَبْشٌ . فَقُلْتُ فَرِيضَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

2506- اسنادہ ضعیف: فیہ شریک و لغو ضعیف - و تقررت ترجمتہ -

2507- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/ ۵۲۱) من طریق محمد بن ابي يعقوب ثنا حسان بن ابراهيم باسناد و منه - و قال الحاكم:

صحيح و لم يضره - و ابراهيم بن ميمون الصائغ زاهد عالم ادرك التسريادة رضي الله عنه - اله - قال الزيلعي في نصب الرابه (۱۷۱/۲): (واخرجه الدارقطني ايضا - و زاد فيه - كبت من و ضعف عبد الصم لفته الزيادة - قال ابن القطان: و انها ضعيفة لان في

السنن: اسحق بن اسرائيل شيخ الدارقطني و قد ترك حديثه جماعة و رفضوه براي كان فيه - انسوى - و اخرجه الحاكم في المستدرک

بوجه الزيادة - اله - و روى الطبراني في الاوسط (۹۱۴۸) عن مسعدة بن سعد ثنا ابراهيم بن المنذر نا معن بن عيسى عن عمري بن الفضل

عن ايوب السختياني عن ابي الزبير عن جابر - رفته - قال: (الضبوع صيد و سوي المحرم عن قتلها) - اله - قال الطبراني: لم يرو لها

العميت عن ايوب الا عمري بن الفضل و لا عن عمري الا معن - اخرجه ابراهيم بن المنذر - اله - و راجع ما بعده -

2507- أخرجه الترمذي في الصحیح (۸۵۱) بسايب: ما جاء في الضبوع يصيد لها المحرم و في اللطيفة (۱۷۹۱) بسايب: ما جاء في أكل الضبوع و الطحاوي في المعاني (۱۶۱/۲) و ابن الجردود (۱۴۲۸) و كذلك عبد الرزاق (۸۶۸۲) و احمد (۲/ ۲۳۲) و الدارمي (۱۷۱/۲) من طرق

عن ابن جرير: اخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير به -

قَالَ نَعَمْ . كَذَا قَالَ فَرِيضَةُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک دُنبہ دینا پڑے گا میں نے دریافت کیا: کیا یہ لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ یہ لازم ہے۔

2508 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِيّ حَدَّثَنَا الْوَلَيْدُ بْنُ حَمَادِ الرَّمْلِيّ حَدَّثَنَا

اَبِي السَّرِيّ حَدَّثَنَا الْوَلَيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الضَّبْعُ صَيْدٌ . وَجَعَلَ فِيْهَا كَبْشًا .

☆☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوہ شکار ہے۔ (راوی کے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دُنبے کے کفارے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

2509 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرَّخَامِيّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اَتُوْكَلُّ الضَّبْعُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتِ ذَلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا گوہ کو کھایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2510 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ

اُمِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبْعِ فَقُلْتُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَكُلْهَا قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتِ ذَلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆☆☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: یہ شکار

۲۵۰۸ - قال البيهقي في المعرفة (۱۰۶/۷): (وقد روي عن الوليد عن ابن جريج عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس موصولا مرفوعا وليس بالقوي) - ا - قلت: وقد سبق عن ابن جريج باسناد له من حديث جابر في الذي قبله وهو اسع واشهر اخرج في التامم (۱۹۲/۲) باب الضبع و عنه البيهقي في الكبرى (۱۸۲/۵) باب: فدية الضبع و في المعرفة (۱۰۶/۷) باب الضبع (۱۰۹۹) عن ابن جريج عن عكرمة قال: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعا صبداً و نفساً فبها كبشاً - فكذا مرسل - قال التامم (لا يثبت مثله لو انفرد) قال البيهقي: (وانما قال لهذا لانقطاعه) - ا - وروى أيضاً - التامم و البيهقي - عن ابن جريج عن عطاء بن سجع ابن عباس بسور: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعا صبداً و نفساً فبها كبشاً - فمرة عن ابن جريج عن عكرمة مرسل - اخرج عنه عن عطاء عن ابن عباس و الصواب ما سبق له في الرواية السابقة مباشرة من حديث جابر -

۲۵۰۹ - اخرج ابن ماجه في الضبع العريض (۲۲۲۶) و عبد الرزاق رقم (۸۶۸۱) و احمد في المسند (۲۹۷/۲) طريق اسماعيل بن ابي امية عن عبد الله ابن عبيد بن - و صححه البخاري و حسنه البيهقي كما في المعرفة (۱۰۶/۷) -

؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اسے کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2511- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَبَّاسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ أَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ أَكَلَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِمَعْتِ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ صَيْدٌ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکار ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا کفارہ ایک دنبے کی قربانی مقرر کیا ہے۔

2513- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَفِي الطَّيْرِ شَاةٌ

2511- حدیث ابن جریر و اسماعیل بن امیة تقدما - و حدیث جریر بن حازم باقی تفریحہ فی الذی بعدہ -
2512- اخرجہ ابو داؤد فی الاطعمۃ (۲۸۰۱) باب فی اکل الضبع و ابن ماجہ فی الصید (۳۰۸۵) باب: جزاء الصید بصیبه المحرم و ابن ابی حنیبلہ (۱۷۷/۶) و الدارمی (۷۶/۲) و العاکم (۱۵۲/۱) و ابن حبان (۲۹۶۴) من وجود عن جریر بن حازم بہ - صحیحہ ابن حبان و العاکم -
2513- ذکرہ النزیلعی فی (تہذیب الراوی) (۱۲۶/۲) و لم یضہ لغير الدارقطنی - و فی اسنادہ الجلع بن عبد اللہ: و نفہ ابن معین و ضعفہ النسائی و غیرہ - و قال ابو ہاتم: لیس بالقوی - راجع: تہذیب الکمال (۷۱/۱) و الکامل لابن عدی (۱۳۶/۲) (۱۸۰) - و قد اختلف علیہ فی هذا الحدیث: فاخرجہ مرۃ لکننا کما لنا - و قال مرۃ: (عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر لا ارادہ الا قد رفعہ) - اخرجہ ابن عدی فی تہذیبہ (۱۳۹/۲) و ابو یعلی (۲۰۳) - و قال البیہقی فی (المجمع) (۲۳۴/۲): (اخرجہ ابو یعلی و فیہ الا جلع الکندی و فیہ التلام و قد رتبہ) - قال البیہقی فی الکبری (۱۸۴/۶): (والصحيح وقفه) - قلت: وقد اخرجہ مالک: ان ابا الزبیر حدثہ عن جابر بن عبد اللہ ان عمر بن الخطاب قضی فی الضبع بکبش - لکننا اخرجہ مالک فی العم (۴۱۴/۱) باب: فعیۃ ما اصیب من الطیر و الوہش (۲۳۰) و السافعی فی الامم (۱۹۲/۲) باب: الضبع و البیہقی فی الکبری (۱۸۲/۵) و السمرفہ (۴۰۵/۷) و عبد الرزاق (۴۰۲/۴) باب: الضبع و الضبع (۸۳۳) - اخرجہ عن ابی الزبیر لکننا مالک و معمر و ابن عیینہ: ثلاثہ عن ابی الزبیر باسنادہ موقوفاً علی عمر - و تابعہ عطاء عن جابر عن عمر موقوفاً - کما عند البیہقی فی الکبری (الموضع السابق) -

وَفِي الْأَرْبَعِ عَنَّا وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةَ . قَالَ وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گوہ کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اسے دُوب کا کفارہ دینا ہوگا اور ہرن کے بارے میں یہ فرمایا: بکری کی قربانی دینی ہوگی۔ خرگوش کے بارے میں فرمایا ہے: بکری کے بچے کی قربانی دینی ہوگی اور یربوع کے بارے میں فرمایا ہے: اس میں بکری چھونے بچے کی قربانی دینا ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "جفرہ" سے مراد وہ چھوٹا جانور ہے جو چل لیتا ہو۔

2514 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ فِي الضَّبْعِ بِكَبْشٍ . كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوبُ قُضِيَ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے گوہ کے شکار میں دُوب کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔ یعقوب نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں انہوں نے فیصلہ دیا تھا۔

2515 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ عَطَاءِ

الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَمَامِ الْحَرَمِ فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ وَفِي بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ وَفِي النَّعَامَةِ جَزُورٌ وَفِي الْبَقَرَةِ بَقْرَةٌ وَفِي الْحِمَارِ بَقْرَةٌ .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا حرم کے کبوتر کے بارے میں یہ حکم منقول ہے: حرم کے کبوتر کو مارنے کا کفارہ

بکری ہوگی، انڈے کو نقصان پہنچانے کا کفارہ ایک درہم ہوگا، شتر مرغ کو مارنے پر اونٹ قربان کرنا پڑے گا، گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا پڑے گی اور یا نیل گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن حاتم، ابو مالک جنبی - کوئی، یہ لین الحدیث ہیں، افرط فیہ ابن حبان، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق

رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶)۔

2516 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظَّبْيِ شَاةٌ وَفِي الضَّبْعِ كَبْشًا وَفِي الْأَرْبَعِ عَنَّا وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ . فَقُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ وَفِي الْجَفْرَةِ قَالَ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

2516 - لَمْ يَكُنْ إِخْرَجَهُ مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ . عَنْ جَابِرٍ مَوْفُوقًا عَلَيْهِ . وَبِهِ فِي الَّذِي قَبْلَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرٍو مَوْفُوقًا عَلَى عَمْرٍو .

2516 - إِخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْأَرْبَعِ (۱۹۲/۲) بِأَبِي الزُّبَيْرِ وَصَارَ الرَّحْمَنُ وَغَنَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَرْفُوعِ (۱۰۸/۷) وَكَذَلِكَ فِي الْكَبْرِ

(۱۸۲/۵) عَنْ مُسْلِمٍ - وَهُوَ الرَّحْمَنُ - عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ - وَهُوَ الرَّحْمَنُ - وَابُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ضَمِيمَانُ .

2516 - الصَّوَابُ وَفَقَهُ كَمَا سَبَقَ قَرَّبًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہرن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا، ایک بکری کی قربانی بنا ہوگی، گود کے بارے میں دُب کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا، خرگوش کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا اور بون کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں میں نے ابن زبیر سے دریافت کیا: لفظ ”جفرہ“ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دود پھرایا جا چکا ہو اور وہ تیس ملتا ہو۔

2517 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي يَحْيَى عَنْ صَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ أَصَابَهُ مُحْرَمٌ بِقَدْرِ ثَمَنِهِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شتر مرغ کے اندے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا، اگر حالت احرام والا شخص اسے نقصان پہنچا دے تو اس کی قیمت کے مطابق اتوان ادا کرنا ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن عبد مطلب ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ رومی لہ ترمذی و ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۳۵)۔

2518 - وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا وَقَالَ بِقِيَمَتِهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

2519 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَلْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الطَّنِيْ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرَمًا

2518 - اخرجہ البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۵) من طريق عباد بن يعقوب ... به - و اخرجہ عبد الرزاق في المعجم (۱۲۲/۳) باب: بيض النعام (۸۲۳) عن الاسلمي (وهو ابراهيم بن ابي يحيى) ... به - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۳۶/۲): (وضعفه ابن القطان في كتابه فقال: فيه حسين بن عبد الله بن عبید الله بن عباس وهو ضعيف - قال نور الراوي عنه: ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي وهو كتاب بل قيل فيه ما هو شر من الكذب - انترسي كلامه) - قلنت: و اخرجہ عبد الرزاق (۸۲۹۹) عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس ... به - وروي ابن ابي شيبة: حدثنا وكيع عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال: (في كل بيضتين درهم و في كل بيضة ثمن درهم) - قال البيهقي بعد ان اخرجہ (۲۰۸/۵): (ولما يرجع الى القبة) - اله -

2519 - اخرجہ عبد الرزاق في المعجم (۱۲۰/۳) باب: بيض النعام عن معمر و البيهقي في الكبرى (۲۰۷/۵) عن معمر بن يحيى عن عروة: (كلامها - معمر و معمر - عن مطر الوراق ... به - و مطر الوراق ضعيف: وضعفه يحيى معين وغيره خاصة في عطاء - وقال النسائي: ليس بالقوي - راجع: توثيق الترمذي (۱۶۷/۱۰) -

عَلَى رَأْسِهِ فَأَتَى عَلَى أَدْحِي نَعَامَةٍ فَأَصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسُقِطَ فِي يَدَيْهِ فَأَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنْ يَشْتَرِيَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا أَنْتَجَ مِنْهُنَّ أَهْدَاهُ إِلَى الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتَجِ مِنْهُنَّ أَجْزَأَ عَنْهُ لِأَنَّ الْبَيْتَ
مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ. قَالَ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ قَالَ عَلِيُّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِي الرَّخِصَةِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ
فَإِنَّ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ نَعَامٍ إِطْعَامَ مَسْكِينٍ أَوْ صَوْمَ يَوْمٍ.

☆ ☆ معاویہ بن قرہ ایک انصاری بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں اپنی
سواری پر جا رہا تھا وہ شتر مرغ کے گھونسے کے پاس پہنچا اس نے وہاں سے انڈا لیا جو اس کے ہاتھ سے گر گیا تو حضرت علی بن
ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ بنات مخاض خریدے گا انہیں جفتی کے لیے دے گا پھر وہ جن بچوں کو
دیں گی وہ شخص ان بچوں کو بیت اللہ کے لیے بدیہ کر دے گا اور اگر ان اونٹنیوں نے کسی بچے کو جنم نہ دیا تو بھی اس شخص کا کفارہ
ہو جائے گا چونکہ بعض اوقات کسی انڈے سے بچہ نکل آتا ہے اور بعض کسی انڈے سے بچہ نہیں بھی نکلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں
وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے فتویٰ
دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو جو کہنا تھا سو کہہ دیا، کیا تم کچھ رخصت حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کیا: ہاں
ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (کفارہ) ہوگا۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ طاہر بن خالد بن نزار بن مغیرہ، ابوطیب غسانی اہلی۔ نزل (سرسن رای) وحدث بھاعن ابیہ وعن آدم عسقلانی، قال
ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۳۹۹/۳) و تاریخ بغداد
(۳۵۵/۹)۔

2520 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ هَجْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
2521 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصِّيرَفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو
أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک انصاری صحابی سے منقول ہے۔

2522 - وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ

سَيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بَعِيرَهُ أُذْحَى نَعَامٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَى عَلِيًّا فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ
بِرَيْبِ نَاقَةٍ أَوْ جَنِينِ نَاقَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ
يَكُنْ هَلُمَّ إِلَى الرَّخِصَةِ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مَسْكِينٍ .

☆☆☆ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے اونٹ
کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسا دے دیا وہ شخص حالت احرام میں تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس
ت کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو (جفتی کے لیے دینا ہوگا) یا ایک اونٹنی کے
ٹ میں موجود بچہ دینا ہوگا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے تو اس بارے میں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے لیکن تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ہر ایک
بارے کے عوض تم پر ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا یا ایک دن کا کھانا کھلانا ہوگا۔

2523 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ بْنِ الْمَحَامِلِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
عَبِيدِ بْنِ قَنَادَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بَعِيرَهُ أُذْحَى نَعَامٍ فَسَأَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
لَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ أَوْ جَنِينِ نَاقَةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ
لِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتَ هَلُمَّ إِلَى الرَّخِصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مَسْكِينٍ .

☆☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسا توڑ دیا اس نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو جفتی
کے لیے دینا ہوگا یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کی ادائیگی کرنا ہوگی وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جو کہا وہ تم نے سن
لیا تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور ایک مسکین کو کھانا کھلانا
ہوگا۔

2524 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . وَأَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

2522 - أخرجه ابن أبي شيبة - كسافي نصب الراية (١٢٥/٣) - : حدثنا عبدة عن ابن أبي عمير عن مطر الوري عن معاوية بن قرة: ان رجلا أوطا بعيره . . . والبيهقي: بنحوه في السنن الكبرى (٢٠٨/٥) -

2523 - قال ابن أبي حاتم في (العلل) (٢٧٠/١) (٧٩٤) : (سالت ابي عن حديث أخرجه الوليد بن مسلم عن ابن جريج قال: أصم ما سمعت في بيض النعامة: حديث ابي الزناد عن الاعمش عن ابي بصير عن النبي صلى الله عليه وسلم . . . فذكر الحديث ثم قال: (قال ابي: لهذا الحديث ليس بصحيح عندي ولم يسمع ابن جريج من ابي الزناد شيئاً يشبه ان يكون ابن جريج اخذه من ابراهيم بن ابي يحيى) - ا) - قال ابن جريج في (التلخيص) (٢٩٤/٢) : (وقال الطبراني في الاوسط: نفعه الوليد بن مسلم وقال المدارقطني في العلل: ذكر لهذا الحديث له حماد بن عنبيل فقال: (لم يسمعه ابن جريج من ابي الزناد) انما بروى عن زياد بن معد عن ابي الزناد) - قلت: فرجع الحديث الى ما أخرجه ابو داود وفيه رجل لم يسم فوو في حكم المنقطع) - ا) - ورواية ابي داود المشددة البرهاني في حديث عائشة اللاتي ان شاء الله -

مسلم۔ وَاخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي
بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مَسْكِينٍ.

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شتر مرغ کے ایک انڈے کے
عوض میں (کفارے میں) ایک دن روزہ رکھنا ہوگا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

2525 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2526 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزِّنَادِ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِي
بَيْضِ نَعَامٍ كَسْرَهُ رَجُلٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ. وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ.

☆☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جسے
آدمی نے حالت احرام میں توڑ دیا تھا (نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ یہ تھا): ایک انڈے کے عوض میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

ابو خالد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر حالت احرام والا شخص شتر مرغ کے انڈے کو توڑ دے تو وہ ایک دن روزہ رکھے گا۔

2527 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ كَسْرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ ﷺ نے شتر مرغ کے انڈے کے
بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا وہ فیصلہ یہ تھا): وہ شخص ایک انڈے کے عوض

۲۵۲۵ - راجع ما قبلہ وقد اختلف علي ابن جرير عنه لكذا من سنن ابي هريرة وقيل: عنه باسناد له عن عائشة: كما في النور
بعدہ۔

۲۵۲۶ - اضرجه ابو داود في (المراسيل) - كما في التحفة (۲۸۲/۱۲-۲۸۲) - عن يحيى ابن خلف عن ابي عاصم عن ابن جرير عن زيار بن
سعد عن ابي الزناد قال: بلغني عن عائشة - به - قال ابن جرير في (التلخيص) (۲۹۱/۲): (واضرجه ابو داود الدارقطني و البيهقي من رواه
ابن جرير عن زياد بن سعد عن ابي الزناد عن رجل عن عائشة - قال ابو داود: قد ائتمنا لهذا الحديث ولا يصح - وقال البيهقي: الصحيح انه
عن رجل عن عائشة: قاله ابو داود وغيره - وقال عبد الحق: لا يصح من وجه صحيح و كانهم اتوا الى ما اضرجه الدارقطني من حديث
ابي الزناد عن عروة عن عائشة) - ال -

۲۵۲۷ - كذا روي عن ابن جرير لكذا بذكر: (عروة) في اسناده ولا يصح: كما سبق في النور قبله۔

میں ایک روز رکھے گا۔

2528- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوْهَسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوَمَّلُ بْنُ

الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ - عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرَمُ ثَمَنُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہ مرغ کے اٹھ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص اگر اسے توڑ دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔

2529- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْمٍ أَصَابُوا ضَبْعًا قَالَ عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُونَ مِنْهُمُ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک بار کچھ لوگوں نے ایک گاوہ کو قتل کر دیا تو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان سب لوگوں پر ایک دُنبے کی قربانی لازم ہوگی جسے وہ مل جل کر ادا کریں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمار بن ابی عمار، مولیٰ بنی ہاشم، (اور ایک قول کے مطابق): مولیٰ بنی حارث، علم حارث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ مسلم واصحاب سنن۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۸۶۳)۔

2530- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلْمَةَ عَنْ عَمَّارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنَّ مَوَالِيَ لَابْنِ الزُّبَيْرِ أَحْرَمُوا إِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضُبُعٌ فَخَذَفُوهَا بِعَصِيْبِهِمْ لِأَصَابُوهَا فَوَقَعَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَاتَّوَا ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ كَبْشٌ قَالُوا عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا كَبْشٌ

قَالَ إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ جَمِيعًا كُلُّكُمْ كَبْشٌ. قَالَ اللَّغْوِيُّونَ إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ أَيْ لَمْ شَدَّ عَلَيْكُمْ دَابٌّ

☆☆ عمار نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن زبیر کے کچھ غلام حالت احرام میں تھے ایک مرتبہ ایک گاوہ ان کے پاس سے

گزری انہوں نے لاشیوں کے ذریعے مار کر اسے قتل کر دیا پھر انہیں اس بارے میں کچھ بھن ہوئی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر ایک دُنبے کی

۲۵۲۸- اخرجہ ابن القطان فی کتابہ من طریق دارقطنی بہ: کما فی نصب الراية (۱۲۶/۳) و اخرجہ ابن ماجہ فی المسائل (۱۰۶۱/۲) باب:

۲۵۲۹- اخرجہ ابن القطان فی کتابہ من طریق دارقطنی بہ: کما فی نصب الراية (۱۲۶/۳) و اخرجہ ابن ماجہ فی المسائل (۱۰۶۱/۲) باب:

۲۵۳۰- اخرجہ ابن القطان فی کتابہ من طریق دارقطنی بہ: کما فی نصب الراية (۱۲۶/۳) و اخرجہ ابن ماجہ فی المسائل (۱۰۶۱/۲) باب:

۲۵۳۱- اخرجہ ابن القطان فی کتابہ من طریق دارقطنی بہ: کما فی نصب الراية (۱۲۶/۳) و اخرجہ ابن ماجہ فی المسائل (۱۰۶۱/۲) باب:

قربانی لازم ہوگی انہوں نے عرض کی: کیا ہم میں سے ہر شخص پر ذبے کی قربانی لازم ہوگی؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اوپر زیادتی کر رہے ہو تم سب پر ایک ذبے کی قربانی لازم ہوگی۔

علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت کے یہ الفاظ لَمُعَزَزٌ بِكُمْ سے مراد یہ ہے: اس صورت میں تم اپنے ساتھ زیادتی کرو گے۔

2531 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَمْرٍو زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ حَرِحْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخْرَجْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرِحَ وَهَلَكَ . لَمْ يَقُلْ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ إِلَّا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

☆☆☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی یہ کہہ رہا تھا: یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے ایک رکن کو موخر کر دیا ہے یا ایک رکن کو پہلے کر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ یہی فرما رہے تھے: کوئی حرج نہیں ہے ما سوائے اس شخص کے جو کہ مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ زیادتی کرنے والا ہو یہ شخص حرج کا شکار ہو جائے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ صرف جریر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسامہ بن شریک ثعلبی۔ یہ صحابی ہیں، تفرد بالروایۃ عنہ زیاد بن علاقہ، علی صحیح۔ اخرجه له اصحاب سنن۔ "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۰)۔

2532 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ الْخَرُّ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمند والیا ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور شخص نے عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳۱ - اخرجه ابو داود في السنن (۲۱۸/۲) باب: فيمن قدم نبيًا قبل شي . في حجه (۲۰۱۵) : حدثنا عثمان بن ابي نويه: ثنا جرير .
۲۵۳۲ - اخرجه مسلم في الحج (۹۸۹/۲) باب: من حلق قبل النحر (۱۲۰۶) و الترمذي في الحج (۲۵۸/۲) باب: ما جاء فيمن حلق قبل النحر .
بني . (۹۱۶) و ابن ماجه في السنن (۱۰۱۸/۲) باب: من قدم نسكًا قبل نسك (۲۰۵۱) و احمد (۱۶۰/۲) من طرق عن سفیان عبيدة .

2533 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ بَدَّ اللَّهَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمِيَّ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرَمَ وَلَا حَرَجَ. وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْحَرَ وَلَا حَرَجَ. قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسِي الْمَرْءُ أَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ الْأُمُورِ بَعْضُهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْعَلُهُ وَلَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ٹھہر گئے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے ان میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے یہ پتہ نہیں تھا قربانی سے پہلے کنکریاں مارنی ہیں میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو۔ کوئی حرج نہیں ہے دوسرے شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا قربانی سرمنڈوانے سے پہلے ہوگی میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی کسی معاملے سے متعلق سوال کیا گیا جسے کوئی شخص بھول گیا یا جس سے وہ واقف نہیں تھا یعنی اس نے کوئی کام کسی دوسرے کام سے پہلے کر لیا یا اس طرح کا کوئی عمل پہلے کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

2534 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2535 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا

۲۵۳۲- أخرجه البخاري في العم (۶۶۵/۳) باب: الفتيا على الدابة عند الجمره (۱۷۲۸) حدثنا اسحاق اخبرنا يعقوب بن ابراهيم به-
أخرجه احمد (۲۱۷/۲): ثنا يعقوب به-

۲۵۳۳- أخرجه مسلم في العم (۹۴۸/۲) باب: من هلق قبل النحر (۱۳۰۶) عن هرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب به- وهو في سوط مالك (۴۲۱/۱) في العم: باب: جامع العم (۲۴۲) ومنتزعه مالك رواه البخاري في العلم (۸۲) باب: الفتيا وهو واقف على الدابة فغيرها وفي العم (۶۶۵/۳) باب: الفتيا على الدابة عند الجمره (۱۷۲۶) و ابو داود في المناسك (۵۱۶/۲) (۵۱۷) باب: ميم من شبتا قبل سبي في حجة (۲۰۱۴) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲۲۷/۲) باب: من قدم من حجه نسكاً قبل نسك و البيهقي في الكبرى (۱۶۰/۵) (۱۶۱) حجة التضييم و التاخير في عمل يوم النحر من طريق مالك به-

۲۵۳۴- أخرجه مسلم في العم (۹۴۹/۲) باب: من هلق قبل النحر او نحر قبل الرمي (۱۳۰۶) عن ابن ابي عمير و عبد بن حميد كلاً لهما عن عبد الرزاق به- و أخرجه احمد (۲۰۲/۲) عن عبد الرزاق به- و أخرجه احمد (۱۵۹/۲): ثنا عبد الاعلى عن معمر به- و أخرجه احمد أيضاً (۲۰۲/۲) عن محمد بن جعفر ثنا معمر به-

خَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنَى وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ . قَالَ أَنْحِرْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ وَجَاءَهُ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمِيِّ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا سُنِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا آخَرَهُ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا حَرَجَ . كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ .

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيثِهِ أَفْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . وَلَمْ يَتَابَعِ عَلَيْهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ فِيهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ میں اپنی اونٹنی پر موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوا لیا جاتا ہے تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوا لینا چاہیے اس لیے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا: یعنی آدمی نے کوئی کام پہلے کر لیا یا بعد میں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ”میں کنکریاں مارنے سے پہلے روانہ ہو گیا“۔

ان الفاظ میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے راوی کو یہ الفاظ نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

2536- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . وَآتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا رَأَيْتَهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا حَرَجَ .

۲۵۳۶- أخرجه أحمد في المسند (۲/۲۱۰): ثنا روح - به - ورواه ابن جرير: حدثني ابن شهاب - به - أخرجه البخاري في الحج (۲/۲) باب: الضياء على الدابة عند الجمرة (۱۷۲۷)- ورواه عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن الزهري: به - أخرجه الدارمي في الحج (۲/۲) باب: فيمن قدم في نسكه نينا قبل نبي -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، قربانی کے دن ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس شخص نے عرض کی: رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی طواف افاضہ کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ ﷺ نے یہی فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حفصہ میسرۃ، ابوسلمۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۲۳)۔

2537- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ أَوْ ذَبَحَ أَوْ نَحَرَ وَأَشْبَاهَ هَذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوا لیا یا ذبح کر لیا یا قربانی کر لی یا اسی کی مانند کسی کام کو پہلے کرنے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2538- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ يَحْلِقُ مِنَ الرَّمِيِّ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ أَلْ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمِيِّ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ. قَالَ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي أَثَرِ

۱- اخرجہ البخاری فی الحج (۶۵۲/۴) باب: الذبح قبل الحلق (۱۷۲۱-۱۷۲۲) و احمد (۲۱۶/۱) و الطبرانی فی الكبير (۱۱۳۵) و الطحاوی

(العمانی) (۲۳۶/۲) و ابن حبان (۲۸۷۶) و البيهقي (۱۴۲/۵) من طرق عن عطاء: به۔

۲- راجع: صحيح البخاري الموضع السابق في الذي قبله مع شرحه: (فتح الباري)۔

حَدِيثِ عَطَاءٍ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ . وَفِي هَذِهِ الثَّلَاثِ الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمِيِّ .

☆☆ عطاء اور دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ تین باتیں نقل کی ہیں، ایسے شخص کے بارے میں جو نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے، سرمنڈوانا بھی رمی کا حصہ ہے اور رمی کرنا بھی سرمنڈوانے کی طرح ہے ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو، قربانی کرنا کنکریاں مارنے کا حصہ ہے اور کنکریاں مارنا قربانی کرنے کی طرح ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سرمنڈوانا کوئی حرج نہیں ہے، قربانی کرنا سرمنڈوانے کا حصہ ہے اور سرمنڈوانا قربانی کرنے کی طرح ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

”(اس شخص نے عرض کی:) میں یہ سمجھا تھا فلاں کام فلاں سے پہلے ہے (راوی نے یہ الفاظ تین کاموں کے بارے میں نقل کیے ہیں)۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) وہ تین کام ہیں، یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالینا۔

2539 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ

جُرَيْجٍ . وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنْ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنْ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . فَمَا سُنِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا قَالَ الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ مَا وَجَدْتُ يَخْطُبُ إِلَّا فِي

حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آ

۲۵۳۹ - أخرجه البخاري في المعجم (۶۶۵ / ۲) باب: الفئحة على الدابة عند الجمره (۱۷۲۷) من طريق يحيى بن سعيد عن ابن جريج به -

من وحيه عن ابن شهاب به -

کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: میں یہ سمجھتا تھا فلاں اور فلاں کام فلاں اور فلاں کام سے پہلے ہیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا فلاں کام ان تین کاموں سے پہلے ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا آپ نے یہی فرمایا: اب کر کوئی حرج نہیں ہے۔

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے صرف ابن جریج نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔“

یہ روایت حسن ہے۔

2540 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ - قَالَ - فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَيْهِ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص نے کسی دوسرے کام سے پہلے کر لیا ہو یا کوئی ایک کام کسی دوسرے سے پہلے کر لیا ہو راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

2541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسْأَلُ فَيَقُولُ لَا حَرَجَ . فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . قَالَ لَا حَرَجَ . قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ . قَالَ لَا حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا جاتا اور آپ ﷺ یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

2542 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو

بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُقَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ

2540 - أخرجه ابن ماجه في المناسك (1012/2) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (2049) عن علي بن محمد ثنا مفيان بن عيينة .
2541 - أخرجه البخاري في الحج (666/2) باب: اذا رمى بعد ما امسى (1725) و ابو داود في المناسك (210/2) باب: العلو و التفصير (1982) و النسائي في المناسك (272/5) باب: الرمي بعد المساء و ابن ماجه في المناسك (1012/2) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (2050)
عن طبري عن يزيد بن زريع و أخرجه البخاري في الحج (666/2) باب: الذبيح قبل العلو (1722) عن محمد بن المنصور حدثنا عبد
العلو حدثنا خالد

قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ اِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنگریاں مار لو اگر حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حرج نہیں تم اب رمی کر لو۔

2543 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الشَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَبْدءُ وَاِبْمَا بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

2544 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبِ أَخْبَرَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ سَوِيًّا

☆☆ ابن روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2545 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَاَبْدءُ وَاِبْمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . فَبَدَأَ بِالصَّفَا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

اکرم ﷺ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

2543 - كذا أخرجه الدارقطني من طريق أبي كريب عن ابن عيينة عن الثوري وأخرجه الترمذي في المعجم (٢١٦/٢) باب: ما جاء به بالصفاء قبل المروة (٨٦٢) وفي التفسير (١٩٢/٥ - ١٩٤) باب: ومن سورة البقرة (٢٩٦٧) عن ابن أبي عمير حدثنا سفیان بن عيينة جعفر بن محمد مباشرة دون ذكر الثوري - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - والعمل على لهذا عند أهل العلم أنه يبدأ بالصفاء المروة - فان بدأ بالمروة قبل الصفا لم يجز - وبدأ بالصفاء - اهـ -

2545 - أخرجه مسلم في المعجم (٨٨٨/٢) باب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم (١٢١٨) و أبو داود في المسالك (١٩٠/٢) باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم (١٩٠٥) و ابن ماجه في المسالك (١٠٢٢/٢) باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (٢٠٧٤) من طريق هاتم بن اسماعيل - به - و لفظ مسلم: (ابدا) و لفظ أبي داود و ابن ماجه: (بدأ) بالجمع - وأخرجه مالك في المعجم (٢٧٢/١) باب: الصفا في السمي (١٢٦) عن جعفر بن محمد - به - بلفظ: (بدأ) - و نظريously مالك أخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر الصفا و المروة و البيهقي في (المعرفة) (٢١٤/١) باب: تفسيريم الوضوء (٧٤٧-٧٤٨) - وأخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر الصفا و المروة من طريق يحيى بن سعيد عن جعفر - به بلفظ (بدأ) - وأخرجه احمد (٢٢٠/٢): ثنا يحيى جعفر - به - و راجع شرح (النسب) (٧٩/٢) (١٩٢) -

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا۔

2546 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْدِءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَرَفَى عَلَيَّ مَا حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا۔

2547 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَسِيرٍ هِشَامُ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْأَرْكَانِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو رکنِ یمانی کا استلام کیا، آپ ﷺ نے ان دونوں کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہیں کیا۔

2548 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيْسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانٍ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّائِي أَدْرَكَن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا دَارَ ابْنِ أَبِي

۱- اضرجه مسلم في العم (۹۲۴/۲) باب: استحباب استلام الركنين البيانيين (۱۲۶۷-۱۲۶۸) و ابو داود في السنن (۱۸۲/۲) باب: استلام الاركان (۱۸۷۶) والنسائي في السنن (۲۳۲/۵) باب: استلام الركنين في كل طواف و ابن خزيمة في العم (۲۶۶/۴) باب: استلام المعبر و الركن البياني (۲۷۳۳) و الطحاوي في (المعاني) (۱۸۲/۲) من طرق عن نافع بن جهم و اضرجه الزهري عن سالم عن ابيه منصور - اضرجه البخاري في العم (۱۶۰۹) باب: من لم يستلم الا الركنين البيانيين و مسلم في العم (۹۲۴/۲) باب: استحباب استلام الركنين (۱۲۶۷) و ابو داود في السنن (۱۸۲/۲) باب: استلام الركن (۱۸۷۴) و النسائي في السنن (۲۳۲/۵) باب: مسح الركنين البيانيين و ابن ماجه في السنن (۹۸۲/۲) باب: استلام المعبر (۲۹۴۶) و الطحاوي في المعاني (۱۸۲/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۵) ابن خزيمة (۲۷۳۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و احمد (۱۲۱۰۸۹/۲) -

۲- ذكره المنذلي في (تصحيح الريبه) (۵۶/۲) وقال: (قال صاحب التنقيح: اسناد صحيح و معروف بن مشكان باي كعبه الركنين ... لا نستطيع من تكلم فيه و منصور لعناقه مخرج له في الصحاحين - انتهى) - و له نافع من حديث ابن عباس مرفوعا - اضرجه البيهقي في الوسط (۵۰۳۳) وقال: (لم يروه عن الفضل بن صدقة الا معاوية بن عمرو) - و قال البيهقي في (المجمع) (۲۵۷/۲): (ضرجه الطبراني في الكبير وفيه الفضل بن صدقة و هو من روى) - اهـ -

حُسَيْنٍ فَأُطْلِعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَ بَيْتِ فُلَانٍ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْعُوا فَإِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ

☆☆ منصور بن عبد الرحمن اپنی والدہ صفیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے

یہ بات بتائی ہے، جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ نصیب ہوا، انہوں نے بتایا: ہم لوگ! ابن ابی حصین کے گھر میں داخل ہوئے ہم نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ پر دوڑ رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ زقاق بنو فلاں تک پہنچے یہ ایک جگہ ہے جس کا نام سعی کرنے کی جگہ میں لیا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سعی کرو کیونکہ سعی کرنا تم پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معروف بن مشکان مکی، ابولید، مقری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۸۳۳)۔

2549 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ الْحَجَبِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ بَرَّةِ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ انْتَهَى إِلَى الْمَسْعَى قَالَ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ . فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى حَتَّى بَدَتْ رُكْبَتَا مِنْ انْكِشَافِ إِزَارِهِ .

☆☆ حضرت بڑھ بنت ابوجرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ کے آخری حصے کی طرف پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم قرار دی ہے۔ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے تہبند کے ٹٹنے کی سے آپ ﷺ کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھیں۔

2550 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُعَاذُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .

2049 - أخرجه الواقدي في (كتاب المغازي) - كما في نصب الراية (۵۷/۲) - و من طريقه البيهقي في الكبرى (۹۸/۵) - و الواقدي مشهور
200 - أخرجه النسائي في الحج (۲۵۱/۱) الباب السادس: فيما يلزم الحاج بعد دخول مكة (۹۰۷) و الحاكم في معرفة الصحابة (۷۰/۱) و البيهقي في الحج (۹۸/۵) و أبو نعيم في الحلية (۵۹/۶) و ابن عمري في الكامل (۲۳۶/۵) بنحيفنا ۱ و ابن سعد (۸۰/۸) احمد (۱۲۱/۶) من طريق عبد الله بن المؤمل به - قال ابن عمري: (ولمذا يردد عبد الله بن المؤمل و به يعرف و لابن المؤمل فمنا في زكربت من المدينة و عامة ما يرويه الضعيف عليه جون) - و عبد الله بن المؤمل ضعفه احمد و ابن عمري و النسائي و غيرهم اضطرب في لهذا الحديث اضطراباً كثيراً - راجع: نصب الراية (۵۷-۵۵/۲) -

★★ سیدہ حبیبہ بنت ابوجحرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2551- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِنْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ نِي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.

★★ صفیہ نامی خاتون ابوجحرات کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں آل ابو حصین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا آپ کے تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند ادھر ادھر بل رہا تھا یہاں تک کہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں کو دیکھ لیا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2552- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي تَمِيمٍ الدَّارِ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَنظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بنو عبددار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو ابوجحرات کی صاحبزادی ہیں ان کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں آل ابو حصین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اس کے بعد اس خاتون نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2553- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ شَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلِ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي خَوْخَةَ لِي إِذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَأَيْتُهُ إِذَا آتَى عَلَيَّ بَطْنِ الْوَادِي سَعَى.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ شیب میں تشریف لائے تو دوڑ پڑے۔

۲۰۰۰- کننا لفرجہ موسی بن عبیدہ و هو الرضی و هو ضعیف و تقدم الكلام عليه-

2554- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَصْلَعِ يُمِرُّ الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ. ☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا منجے شخص کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے سر پر آسترا پھیرا جائے گا۔

2555- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْأَصْلَعِ يُمِرُّ الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ. قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ وَجَدْتُ فِي كِتَابٍ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَرَّةً لَمْ يَرَفَعَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے منجے شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: اس کے سر پر آسترا پھیرا جائے گا۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میری تحریر میں یہ بات موجود ہے ایک مرتبہ راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور ایک مرتبہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّاعِنِيُّ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْحَضْرِيَّ وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2557- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادِ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَيْانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فَلَمَّا آتَى الْجُحْفَةَ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَّافٌ وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعِيًّا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب ذوالحلیفہ پہنچے تو بولے: ان دونوں کا معاملہ ایک سا ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بچھڑا

۲۵۵۶- فی اسنادہ یحیی الجاری و عبد العزیز و لعمرو الدروردی و الجاری ضعیف و كذلك الدروردی متکلم فیہ و حدیثہ عن عبیدہ منکر کہا قال النسائی -

۲۵۵۵- فی اسنادہ عبد اللہ بن عمر و لعمرو المرزوق و لعمرو الضعیف و الصواب و فقه علی ابن عمر: کہا فی الروایة الباضیة و الروایة الآتیة -

۲۵۵۷- اخرجہ البخاری فی الحج (۶۶۲/۳) باب: من اشترى لغيره من الطرس و قدرها (۱۷۰۸) و ابن خزيمة فی الحج (۲۶۵/۶) باب: من طواف القارن بين الحج و العمرة عند مقدمه مكة (۲۷۶۶) من طرسه موسى بن عقبه به -

مائل کر لیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2558 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک ساتھ حج اور عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے لیے ایک مرتبہ طواف کرنا اور ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہوگا اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے حلال نہیں ہو جائے گا بلکہ ان دونوں سے ایک ہی مرتبہ حلال ہوگا۔

2559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللَّوْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَكَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اس کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرنا کافی ہوگا پھر اس کے بعد وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولے گا۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن یونس بن وائل - بموحدة - تمیمی، نھشلی ابوقاسم کوفی، اللؤلؤی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار

دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۶۱)۔

2560 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

أَسَجُونِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَرْنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعْيِ

2558 - أخرجه الترمذي في المعجم (282/2) باب: ما جاء ان القارن بطواف طوافاً واحداً (948): حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي - به - و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب - وقد رواه غير واحد عن عبد الله بن عمر - ولم يرفعه - وهو اصح) - ال - قلت: واخرجه ابن حجر في المناقب (991/2) باب: طواف القارن (2975) والطحاوي في المعاني (197/2) والدارقطني (42/2) واهم (67/2) والبيهقي (107/5) وابن حبان (2915) كلهم من طريق عن عبد العزيز السمرقندي - به - وصحح وقفه الطحاوي في المعاني فقال: (هذا الحديث شرطاً اخطا فيه السمرقندي فرقه الى النبي صلى الله عليه وسلم - وانما اصله عن ابن عمر عن نفسه: فكنا رواد الحفاظ - وصح مع هذا الحديث لابن حجر في المعجم (1876-1877): (لم يرفعه احمد عن عبد الله غير السمرقندي عن عبد الله - كذا - ولعلها عبث الله - وغيره اوقفه علي ابن عمر - و كذلك اخرجه مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفاً) - ال - ورواه ابن نمير عن ابيه عن عبد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفاً ايضاً - أخرجه مسلم في المعجم (904) باب: بيان جواز التحلل بالاحضار وجواز التحلل بالاحضار وجواز القران (1220) -

لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ کیا تھا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2561 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ . وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الصَّرِفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِقِرَانِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يُحِلَّهُ ذَلِكَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کے لیے ایک ہی طواف کیا

تھا اور ان کو کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا نہیں تھا۔

2562 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ

شَرِيكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ حِينَ قَرَنَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج قرآن کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے انہوں نے حج اور

عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر یہ بات بیان کی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بات یاد ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا تو آپ نے اسی طرح کیا تھا۔

2563 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَبْلَانَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ وَقَالَ سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ قَالَ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ . وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ . لَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتے تھے تو فرماتے تھے: ان دونوں

کا راستہ ایک ہی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دونوں کے لیے دو طواف کیے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کو حکم نامی راوی کے حوالے سے صرف حسن بن عمارہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۵۶۱- فی اسنادہ یحیی بن البیان و قد ضعفہ ابن مہین وغیرہ- وقال ابن عدی: اول بن بیان عننا لا عمن غیر هذا و عامر بن

محمدرظہ و لابن بیان عن الثوری غیر ما ذکرنا و عامر ما یروہ غیر محفوظ و ابن بیان فی نفسه لا ینعمد الکذب الا انه یخطئ

یشتبہ علیہ- راجع: تہذیب التہذیب (۶/۲۰۶، ۵۸۹) و الکامل لابن عدی (۹/۹۱-۹۵- بتحققنا)- لکن جاء الحمزی موقوفاً من

وجه کمال سہو-

۲۵۶۲- فی اسنادہ شریک و هو النخعی سہو المفظل لکن له متابعات بہفت قریباً-

۲۵۶۳- الحسن بن عمارة متروک؛ کیا قال المصنف وقد تقدم فی الذی قبلہ من طریق نافع عن ابن عمر-

الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ لَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ .

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک مرتبہ سعی کی تھی، یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

2567 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ يَعْْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرہ دونوں کے لیے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رباح بن ابی معروف بن ابی سارۃ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہذا وہام یہ راویوں

کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۸۵)۔

2568 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا

الْمُحَارِبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَطْفُ لَهْمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

2569 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدَةٍ .

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ مرتبہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کر لیا کرتے تھے)۔

2570 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنِ الْحَجَّاجِ

۲۵۶۷ - فی اسنادہ رباح بن ابی معروف المکی - قال الذہبی فی المیزان (۵۹/۲): (ضبطہ ابن معین و النسائی و قال مرة: یس بالفروی - و ابو زرعة و ابو حاتم: صالح - و قال ابن عدی: لم یجد له حدیثاً شکراً) - ال - و لخص المافظ حاله فی التقریب (۱۸۸۵) فقال: (صمدی و لکام) - قلت: افرجه له مسلم فی صحیحہ و النسائی و البخاری فی اللدب البغدادی و قد تابعه غیره علی هذا الحدیث -

۲۵۶۸ - السہاربی: هو عبد الرحمن بن محمد - و نفع الذہبی فی المیزان (۲۱۲/۶ - ۲۱۳) - و قال المافظ فی التقریب (۶۰۵) (لہ بأسر و کان بدلیس) قالہ احمد - ال - قلت: و ابن جریر ایضاً و ان کان نفع ال - انه مشہور بالتدلیس و کلاهما قد عنین -

۲۵۶۹ - فی اسنادہ الحجاج بن ارطاة و هو ضعیف کما ہو -

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا، تو آپ نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا، آپ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔

ابن بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا اور ایک سہمی کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا)۔

2571- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَأَحَلَّ أَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا، لیکن آپ کے بعض اصحاب نے نہیں کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول لیا۔

2573- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبُقَالُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تَقَبَّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبَشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَرًّا.

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا، تو اس شخص کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں (یعنی والدین) کی ارواح کو آسمان میں یہ خوشخبری دی جائے گی اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ”نیک“ لکھا جائے گا۔

2574- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا صِلَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ

2571- في اسناده العجاج بن ارطاة ايضاً - وانظر السابق -

2572- اسناده ضعيف ايضاً: محمد بن عبيد الله: هو المرزبي 'متروك': كما قال العافظ في التفریب (۱۸۷/۲) وقد تقدم قبل ذلك بيان

عنه -

2573- في اسناده ابن اليمان: وهو يحيى و المثنى بن الصباح: وهما ضعيفان -

2574- ابو سعد البقالي: هو سعيد بن المرزبان العبسي تركه عمرو بن علي و الدارقطني و غيرهما - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال

النسائي: ضعيف و قال مرة: ليس بثقة - و ضعفه ابن عيينة وغيره - ينظر: توثيق الترمذيين (۷۹/۱-۸۰) -

ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) من حج عن ابويه او قضى عنهما مغرمًا بعث يوم القيامة مع الأبرار.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے فرض ادا کرے گا تو اسے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2575 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دِينًا عَلَيْهِ أَقْضَيْتَهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَحْجُّجْ عَنْ أَبِيكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد فوت ہو چکے ہیں ان پر حج کرنا فرض تھا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

.....

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کیا اختلاف پایا جاتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں: صحیح روایت کے مطابق ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے جو شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج کروادیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا اور یہ چیز اس کے لیے نفل ہوگی اگر وہ بیمار ہو اور اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرتا ہے اس کی طرف سے کوئی حج کرے تو اس کے تہائی مال میں سے وہ حج کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے نفل حج کرتا

2574 - اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۷۸۰۰) عن محمود بن محمد بن عبدی فی (الکامل) (۱۳۷/۵) - بتحقیقنا) عن ابن صاعد: کلاهما عن محمد بن حرب النشانی... بہ - وقال الطبرانی: (لم یرو لنا العمیت عن ابن جریر الا صلة بن سلیمان نقر به: محمد بن حرب) - و ذکرہ ابن عبدی مع احادیث اخری ثم قال: (وقضه الامارات لصله الامارات لا یحدث بها غیره) - (۱) - (۲) - و اخرجہ ایضاً ابن حبان فی المجروحین (۲۷۶/۱) من طریق محمد بن حرب بہ -

2575 - اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۱۱۲۲۲) (۱۱۸۰۹) من طریق عطاء... بہ - و شریک و ابن ابی لیلی ضعیفان لکن اخرجہ النشانی مناسک الحج (۱۱۶/۵) باب: الحج عن الميت الذی لم یحج عن موسی بن سلمة و (۱۱۸/۵) باب: تشبیه قضاء الحج بقضاء الدین عن عمر بن الطبرانی (۱۱۲۰۰) عن عمرو بن دینار و ابن حبان (۲۹۹۲) و الطبرانی (۱۲۲۲) عن محمد بن جبر: حیثاً عن ابن عباس... بہ - و اخرجہ محمد بن جبر عن ابن عباس قال: جاءت امرأة من جوینة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله ان امي نذرت ان تسألني انماح عنهما قال: (حجني عنهما) لربيت لو كان عليهما دين اكنف فاضيته ادين الله اوصي بالوفاء - (۱) - اخرجہ البخاری فی الدیمان النذر (۵۸۸/۱۱) باب: من مات و عليه نذر (۶۶۹۹) و احمد (۶۲۵/۱) و الطبرانی (۱۲۲۲) و البيهقي (۲۲۵/۶) باب: الحج عن الميت -

ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ یہ کہتے ہیں: مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری نے بھی ہمارے مشائخ کے مطابق

فتویٰ دیا ہے۔

امام اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس نے وصیت نہ بھی کی ہو ایسا کرنا جائز ہو

۶۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا، البتہ میت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج کرنا فرض ہو یا پھر جس شخص پر حج کرنا لازم ہو چکا ہو اور وہ میت کی مانند ہو (یعنی معذور ہو چکا ہو) اور اس کے بارے میں یہ امید نہ کی جاسکتی ہو کہ وہ کبھی مکہ پہنچنے کے قابل ہوگا (تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا)۔

لیث بن سعد کہتے ہیں: میت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے اور عاجز شخص کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی زندہ شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص فوت ہو چکا

ہو تو ضروری طور پر اسے جائز قرار دیا جائے گا، اگر اس کے ورثاء یہ ارادہ کرتے ہیں اس کی طرف سے حج کر لیں تو وہ اگر نقلی طور

پر اس کی طرف کچھ صدقہ کر دیتے ہیں یا کوئی غلام آزاد کر دیتے ہیں یا قربانی کا جانور بھیج دیتے ہیں تو میرے نزدیک یہ زیادہ

پسندیدہ ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرحوم نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ وصیت نافذ ہوگی اور

اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور اس کی طرف سے وہ شخص حج کرے گا جو پہلے حج کر چکا ہے۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خنعم قبیلے کی

ایک جوان عورت آئی اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ان پر

لازم ہو چکا ہے، اگر میں ان کی طرف سے حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف

سے حج کر لو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جوان کے پیچھے سواری پر سوار

تھا) ان کی گردن کو موڑ دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کو موڑ دیا ہے

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا، میں ان دونوں کے حوالے سے شیطان

سے بے خوف نہیں ہوا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔ خنعم قبیلے کی ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اے اللہ کے

رسول! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے والد پر بھی لازم ہوگئی ہے جو سواری

پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

نعمان بن سالم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوزین عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج یا عمرے کے لیے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

منصور نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے، نغم قبیلے کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے حج ان پر فرض ہو چکا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ان کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے کچھ قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ جائز ہوتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ تمام آثار جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں یہ اس بارے میں ہیں عاجز شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

اعمش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ تو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے) تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے، جبینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر لیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کر لو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو جو تم پر لازم ہے کیونکہ وہ پورا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ان دو روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ نہیں دریافت کیا تھا: کیا اس نے وصیت کی تھی یا نہیں کی تھی؟ لہذا اس حوالے سے یہ دونوں روایات

ایک سی حیثیت رکھتی ہیں۔

2576 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلٌ عَشْرٍ حَجَجٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

2577 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ شاذَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلْكَ أَبِي وَلَمْ يَحُجَّ . قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَيْتَقَبَلُ مِنْهُ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے والد انتقال کر چکے ہیں انہوں نے حج نہیں کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض تھا اور تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

2578 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحَجِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَحْجُجْ عَنْهُ إِلَّا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَنَّ ذَلِكَ حَزْرِي عَنْهُ . قَالَ بَلَى . قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے حج کر لو کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر ان کے ذمے قرض تھا اور تم اسے ان کی طرف سے ادا کرتے تو یہ ادا ہو جاتا اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس

تفہم اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی 2 ص 92

۹۲- اخرجہ الطبرانی فی (الموطأ) (۱۰۰) من طریق فضیل بن عیاض - نا باو سعید - مولی بنی ہاشم - نا عباد بن راشد - ۹۳- اخرجہ الطبرانی: (لم یروہ عن ثابت الا عباد نضر بن ابو سعید) - ال - وقال السیسی فی (المجمع) (۲۸۲/۳): (اخرجہ البزار و الطبرانی الموطأ و الکبیر و اسنادہ حسن) - ال - قلت: و عباد بن راشد ضعفہ ابن معین و البخاری و غیرہما - وقال احمد: ثقة شیخ صدوق صالح - ال ابو حاتم و غیرہ: صالح الحدیث و انکر علی البخاری ادخالہ فی کتاب الضعفاء - راجع: سونیب الترمذی (۹۲/۵) الکامل للابن ابی (۵۹/۵ - ۵۵۰) نصب الرایة (۱۵۸/۳ - ۱۵۹) - ۹۴- اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۱۱۳۲) (۱۱۶۰۹) من طریق عطاء..... بہ وورد من طریق اضری عن ابن عباس: سبق تخریجہا قریباً -

بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا قرض ادا کیا جائے)۔

2579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ

مَرْوَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا. قَالَ وَآخَبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَاوِسٍ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حج قرآن کیا تھا یہ حجج الوداع کے موقع کی بات ہے تو آپ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2580 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

هَارُونَ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى وَاحِدًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدْرِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے طواف صدر کے بعد سعی نہیں کی۔

2581 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا (یعنی حج قرآن کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2582 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَأَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بِوَأَبِي

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَائِسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

2579 - ذكره الشيخ في النجاشي (٢٩٢/٢) في ترجمة سليمان بن ابي داود - ونقل عنه قول ابن القطان: سليمان له يعرف وقد تكرر هذا من طرق عن نافع قريبا -
2582 - نظردبه الدرر قطنی - قال الشيخ في (١٠٩/٢) قال ابن الجوزي: في علي بن عاصم ضعيف - قال في (المنهاج): هكذا وجدته في نسخة مصححين - و السواب: عاصم بن علي - و الله اعلم -

قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي أَنَّتَ يَا حُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ طَافُوا لِحَجَّتِهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2583- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا، آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبد حمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابو معاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہذا غالیط، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ترمذی و نسائی و ابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۶۰)۔

2584- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا

2585- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا

تھا آپ ﷺ نے اس کے بعد مزید کوئی طواف نہیں کیا۔

2581- قال الزيلعي (١٠٩/٢): (قال ابن الجوزي: و ابن ابى ليلى: وهو ابن عبد الرحمن ابن ابى ليلى وهو ضعيف - قال في التنقيح): و ليه ضعف منه - ا -

2582- قال الزيلعي (١٠٨/١-١٠٩): (قال في التنقيح: اسناده صحيح: فان عبد الملك صدوق روى له مسلم - و منصور: وثقه ابن معين - وهو ثيبى و داور: من تبوؤ مسلم انشوى) - ا -

2583- الحجاج ضعيف وهو مدني و قد عنين: فالاسناد ضعيف -

2586 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

تھا۔

2587 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا طَافَ لَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا فَهَاتُوا مَنْ هَذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لَهْمَا طَوَافَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے صرف

ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس شخص کو لے کر آؤ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

2588 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَآخِرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

بْنُ عَامِرِ الْبَرَّازِ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَكْفِيكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهْمَا جَمِيعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم ان

دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک مرتبہ طواف کر لو۔

2589 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ

بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2590 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهْبِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ

2586 - محمد بن عبید اللہ: ان کان لہو المرزومی: فنسروک العیبت۔

2587 - فی اشارہ الحسن بن عمارة: و لہو منسروک العیبت: و تقدم مراراً۔

2588 - قہیصہ بن قہیصہ منسکلم فی روايتہ عن سفیان: و لہو الثوری۔ و ابن جریر مدریس: وقد عمن: و اخرجہ ابو داود فی السننک (۱۸۷/۲)

بابہ: طواف المقارن (۱۸۹۷): حدیثنا الرجیع ابن سلیمان السورنی: اضرہنی الشافعی عن ابن عیینہ عن ابن ابی نجیح عن عطاء عن عائشہ

النسبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا: (طوافک بالہیت و بین الصفا و المروة یکفیک لمجئک و عمرتک) - قال الشافعی: کان سلیمان رجلاً

قالا عن عطاء عن عائشہ: و رجلاً قال: عن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العائشہ رضی اللہ عنہا: - الہ -

أَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا إِنَّ طَوَافِكَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَمَا فِيكَ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرَفٍ طَهَّرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِئُ عَنْكَ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ طَوَافًا وَاحِدًا . لَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ”سرف“ کے مقام پر حیض آ گیا، وہ عرفہ کے دن اس سے پاک ہوئیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

روایت کے الفاظ ابو نعیم نامی راوی کے ہیں۔

2592- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ سِ الصَّرَافِ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا يَعْنِي لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ طَوَافُكَ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ طَوَافُكَ الْأَوَّلُ لِحَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا: تمہارے لیے صفا اور مروہ کے درمیان پہلا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔

ابن مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تمہارا پہلا طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

2593- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ امْلَاءَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

2591- مسلم بن خالد: نحو الزنجبي، وهو ضعيف، خاصة في روايته عن ابن جريج، وهذا منها - وقال ابن السدي: منكر الحديث - وقال البخاري: مسلم بن خالد عن ابن جريج وشمس بن عمرو منكر الحديث ليس بشيء - راجع: تهذيب التهذيب (10/128) والكمال لابن هادي (6/8-11) -

2592- أخرجه مسلم في الحج (2/88) باب: بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز الافراد الحج والتمتع والقران (12/133) من طريق محمد بن العباب: حدثني ابراهيم بن نافع به - وأخرجه مسلم أيضاً قبل هذه الرواية مباشرة من طريق طاوس عن عائشة بنحوه -

2593- أخرجه مسلم في الحج (2/879) باب: بيان وجوه الاحرام (12/133) من طريق ولعب: حدثنا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن عائشة به -

أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ. حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى رَدِيءُ الْحِفْظِ كَثِيرُ الْوَهْمِ.

☆☆☆ عبدالرحمن بن ابویلیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حفص بن ابوداؤد نامی راوی ضعیف ہے جبکہ عبدالرحمن بن ابویلیلی نامی راوی کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

2594 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆☆ عبدالرحمن بن ابویلیلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

2595 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ. عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مُبَارَكٌ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

عیسیٰ بن عبداللہ نامی راوی کو مبارک کہا جاتا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

2596 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

۲۵۹۲ - فی اسنادہ حفص بن ابی داؤد: لم یفص بن سلیمان الفاری - قال العافظ فی التدریب (۱۶۱۱): متروک الحدیث مع اماتہ الفراء (۱) - ال -

۲۵۹۳ - ضعیف: فی اسنادہ الحسن بن عمارہ متروک - تقدم ترجمته غیر مرة -

۲۵۹۵ - اسنادہ ضعیف جدا: عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد: قال المصنف لهذا: متروک وقال ابن حبان فی المجروحین (۱۲۱/۲ - ۱۲۲): (یسا عن ابيه عن آبائه انباء موضوعه لا يعمل الا منجاج به كانه كان يوسم ويخطى - حتى كان يجي بالاشياء الموضوعه عن اسلافه: فوالا منجاج بما يرويه لما وضفت) - ال - و الحديث اوردہ النسائي في تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطني رقم (۵۹۰) -

زَيْرِ بْنِ ابَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمْرَتِهِ وَحَاجَّتِهِ طَوَافِينَ وَسَعَى سَعِيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ. أَبُو بَرْدَةَ هَذَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ مَتْرُوكٌ وَمَنْ دُونَهُ فِي الْإِسْنَادِ كُلُّهُمْ ضَعْفَاءُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ابوبردہ نامی راوی عمرو بن یزید ہے اور یہ شخص بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ بھی اس سند میں ضعیف راوی موجود ہیں۔

2597- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُبَّةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافِينَ سَعَى سَعِيْنِ. قَالَ لَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهُ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ نُحَرِّجُهُ عَنْهُ اِنْ سَاءَ اللَّهُ بِقَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ يُقَالُ اِنْ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْاَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهَذَا مِنْ حِفْظِهِ فَوَهُمْ فِي مَتْنِهِ الصَّوَابُ بِهَذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. وَكَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الطَّوَافِ اِلَّا السَّعْيَ وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا وَيُقَالُ اِنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ اِلَّا السَّعْيَ. وَاللَّهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔ اس روایت کو نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: درست روایت یہ ہے اس روایت میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا اس روایت میں طواف اور سعی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اس درست روایت کو کئی مرتبہ نقل کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے انہوں نے طواف اور سعی کا ذکر کرنے سے رجوع کر لیا تھا اور درست روایت بیان کرنا شروع کر دی تھی۔

2598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُورَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْوَكِيلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

2597- فيه عمرو بن يزيد ابو بردة متروك: كما في التصريح (۸۱/۲) وعبد العزيز بن ابان متروك: و كذب ابن معين - انظر التصريح (۵۸/۱۲) - و جعفر بن محمد بن مروان: نقل الذهبي في الجوزان (۱۱۷/۲) عن الدارقطني قال: لا يخرج بحديثه - 2598- تصريحه الدارقطني وهو نادر بين الدارقطني ذلك لنا - 2599- لنا هو المحفوظ وراجع النبي قبله -

عَبَادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2599 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ مَنْصُورٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ لَقِيتُ عَلِيًّا وَقَدْ أَهْلَكَ بِالْحَجِّ وَأَهْلٌ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ اسْتَطِيعُ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ قَالَ ذَلِكَ لَوْ كُنْتُ بِدَاكِ بِالْعُمْرَةِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ إِذَا آرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُ إِدَاوَةَ مِنْ مَاءٍ فَتُفِيضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ تَطُوفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَا يَحِلُّ لَكَ حَرَامٌ دُونَ يَوْمِ النَّحْرِ. قَالَ مَنْصُورٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نَفْعِي إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا نَفْعَلُ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اخْتَرْتُ الْإِفْرَادَ وَالتَّمَتُّعَ حَسَنًا لَا نَكْرَهُهُ.

☆☆ ابونصر بیان کرتے ہیں: میری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں ایسا کر سکتا ہوں جیسا آپ نے کر لیا ہے انہوں نے فرمایا: ایسا ہو سکتا ہے اگر تم پہلے عمرہ کر لو تو میں نے دریافت کیا: میں اگر اس کا ارادہ کروں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم

کا ایک برتن لے کر اپنے اوپر بہاؤ او پھر ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لو پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کرنا اور مرتبہ سعی کرنا اور قربانی کے دن سے پہلے تمہارے لیے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

منصور نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم تو یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایک مرتبہ طواف کیا جائے گا، لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: میں افراد کو اختیار کرتا ہوں اور تمتع کرنا بہتر ہے، ہم اسے مکروہ قرار نہیں دیتے۔

۲۵۹۹ - اخرجہ البيهقي في السنن (۱۰۸/۵) كتاب الحج باب الفرد و القارن بكفيسوما طواف واحد - من طريق الدارقطني به - البيهقي: كذا روي عن فضيل عن منصور - و اخرجہ التوري عن منصور - فلم يذكر فيه السعي - وكذلك تبعه و ابن عبيدة - و ابو نصر في مجيول فان صح فيحتمل ان يكون مخالفاً و قد روي باسانيد ضعاف عن علي - رضي الله عنه - موفوفاً و مرفوعاً قد ذكرته الخلفيات - و مدار ذلك على الحسن بن عمارة و هفص ابن ابي داود و عيسى بن عبد الله و حماد بن عبد الرحمن و كاسم ضعيف يهتج بشي - ما روه من ذلك - و بالله التوفيق -) - قلت و طرق حديث علي تقدم الكلام عليها و قد بينا وجه ضعفها - و اخرج الترمذي في الحج (۲۰۰ ۱۹۹/۲) باب: ما جاء في كراهية تزويج المحرم (۸۵۰) و كذلك ابو داود (۱۸۶۲) و احمد (۱/۶۸ ۶۸/۱) و الطحاوي (۷۶) و كذلك مسلم في الموضع السابع و الدارمي (۲۷/۲-۲۸) و البيهقي (۶۵/۵) من طرق عن نافع به - و رواد عبد الجبار بن جبلة و نسب عن ابيه ... به - و رواد الطحاوي (۲۶۸/۲) و ابن هبان (۱۱۲۶) - و رواد عبد الاعلى بن جبلة بن و نسب عن ابيه ايضاً به - اخرج ابن هبان (۱۱۲۵) - و رواد ابوب بن موسى بن جبلة بن و نسب به - اخرج مسلم في الموضع السابع و النسائي في الطلاق (۱۹۲/۶) و احمد (۱۱۲۶) - و رواد سعيد بن قتاد عن ابيه ... به - اخرج مسلم -

ویان حدیث کا تعارف:

○ مالک بن حارث سلمی رقی، (اور ایک قول کے مطابق): کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
براویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا تھا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر
سقلانی روی لہ بخاری فی (الادب)، و مسلم و ابوداؤد و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۷۰)۔

2600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
لُؤْمَلِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حُمَيْدِ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ بَعْضَادَةَ بَابِ
لُكْعَبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا يُصَلِّينَ أَحَدًا بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ
لشَّمْسٍ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ . يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو
ٹھاما اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج
طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہ کرے البتہ مکہ میں (طواف کی رکعت
ادا کرنے والا) ایسا کر سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔

2601- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْزَاؤُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا
تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آتَى سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَانَ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! تم کسی کو بھی اس
گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2602- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
أَبْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابِيهِ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) خَبَرَ عَطَاءٍ هَذَا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ
هَذَا الْبَيْتِ آتَى سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدمناف! یہ معاملہ اب
ہمارے پردے تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ تم نے کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے خواہ وہ دن یا رات کا

۲۶۰۱- ضعفه البيهقي في الكبرى (۲/۶۶۲-۶۶۳) و المعرفة (۲/۴۳۳-۴۳۴) و الزيلعي و غيرهما - وقد تقدم في الصلاة-

۲۶۰۲- تقدم في كتاب الصلاة: باب جواز النافلة عن البيت في جميع اللزمان-

کوئی بھی حصہ ہو۔

2603- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَابِلِيُّ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی

شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2604- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ ح وَآخِرُنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَاءِ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نُبَيْهِ عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَخْتَبُ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے

کسی کا نکاح کر سکتا ہے۔

امام شافعی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: اور وہ کسی کو نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔

2605- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُثْمَانَ - وَأَبَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ فَفَانْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ابْنُ وَهَبٍ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَخْتَبُ .

☆☆ نبیہ بن واہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد اللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا ابان ان دنوں امیر الحج

دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ بھیجا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی کے ساتھ کرنا چاہتا

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا اور بولے: میں نے حضرت

غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر

سے نہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

۲۶۰۴- اخرجہ مالک فی الصحیح (۲۶۸/۱) باب: نکاح المحرم (۷۰) بہ۔ ومن طریقہ مالک اخرجہ مسلم فی النکاح (۱۰۴۰/۴) باب: نکاح

المحرم (۱۱۰۹/۴۱) و ابو داؤد فی السنن (۶۲۱/۲) باب: المحرم یشترک (۸۸۱) و النسائی فی السنن (۱۹۲/۵) باب: من

عن نکاح المحرم و ابن ماجہ فی النکاح (۶۲۲/۱) باب: المحرم یشترک (۱۹۶۶) و الطحاوی فی المعانی (۲۶۸/۴) و ابن الجارود (۱۱۰۹/۴۱) و ابوداؤد

السنن (۵۷/۱) و ابوداؤد حرمہ بن جبیر عن ابيه عن نبیہ بن وهب... بہ۔ اخرجہ الدارقطنی فی النکاح و ابن حبان (۱۱۲۷) و ابوداؤد

بن راسد عن زید بن علی عن ابان بن عثمان عن عثمان... بہ۔ اخرجہ الطحاوی فی المعانی (۲۶۸/۴) و له ناقد عن ابن عمر و ابن

مالک بنانی نخرجہما عند المصنف فی النکاح ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حالت احرام میں نکاح کرنے کا حکم

حالت احرام میں نکاح کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

حید بن مسیب، سالم بن عبداللہ اور سلمان بن یسار سے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے موطاً امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شارح شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حضرت ابو رافع نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے پھر جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان قاصد کے فرائض انجام دیئے تھے۔

(شیخ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بارے میں مختلف روایات منقول

ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور یہ بات تواتر کے ساتھ مختلف اسناد سے منقول ہے یہ روایت حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ سلمان بن یسار سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ یزید بن اسلم سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

سعید بن مسیب، سلمان بن یسار، ابو بکر بن عبدالرحمن، ابن شہاب زہری اور مدینہ منورہ کے جمہور علماء یہی بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

(امام اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) میرے علم کے مطابق صحابہ میں سے کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔ یہ بات صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

اس بارے میں ان کی نقل کردہ روایت مستند طور پر ثابت ہے لیکن چونکہ وہ دوسری روایات سے متعارض ہے لہذا ان دونوں روایات پر عمل کرنا ممکن نہیں رہے گا اور پھر ہمیں دلیل کسی اور چیز سے حاصل کرنا ہوگی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے علاوہ ہو۔ تو ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے آپ نے فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی روایت ہے جس کے مقابلے میں کوئی روایت نہیں ہے وجہ یہ ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں دیگر روایات منقول ہیں

(لیکن اس روایت کے مقابلے میں کوئی بات منقول نہیں ہے)۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایات کے مقابلے میں درج ذیل روایات ہیں):

یزید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

اس کے بعد امام ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں۔

حالت احرام میں شادی کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: حاجت احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔

امام مالک، امام لیث بن سعد، امام اوزاعی اور امام شافعی رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں: نکاح بھی نہیں کر سکتا۔

امام مالک اور امام لیث رحمہم اللہ فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کر لیتا ہے) تو میاں بیوی کے درمیان

علیحدگی ہو جائے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے یہ چیز فسخ شمار ہوگی، طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا:

ہے:

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے ایسی صورت میں حالت احرام والے شخص کے لیے

اندیشہ ہو کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا اس کی یہ وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عقد ہی فاسد شمار ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ

رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی ایک اہلیہ سے شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ ممانعت کسی دوسری وجہ سے ہے، کیونکہ حالت احرام والے شخص سے اس بات کا اندیشہ

ہوتا ہے (کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کا ارتکاب کر لے گا) لیکن کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات

حوالے سے ایسی بات کا اندیشہ نہیں تھا اس لیے آپ نے ایسا کر لیا، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ حالت احرام میں

بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۔ الاستاذ کارنی معرفۃ مذاہب علماء الامصار از شیخ ابن عبدالبر الاندلسی ج ۳ ص ۱۱۷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کس شخص کو اپنی ذات پر اس طرح سے قابو حاصل ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ کو قابو حاصل تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔“

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے یہ مرفوع نہیں ہے۔ اس کو مرفوع روایت کے طور پر صرف مطر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں جن کا تذکرہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کیا ہے اسکے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں اور ان کی اسناد پر تبصرہ بھی کیا ہے۔

2606 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ شُبْرَمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاَهُ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لَا . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ قَبْلَ نَحْجُجَ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو شبرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَقَالَ نَحْلُ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَذِهِ عَنْكَ وَحَجٌّ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہے اور بعد میں تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2608 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ

مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی ج ۲ ص ۱۱۵

۲۶۰۶ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۷/۴) من طريق الحسن بن عمارة به - وأخرجه الطبراني في (الصغير) (۲۲۶/۱) من طريق عبد الرحمن بن خالد ثنا يزيد بن عمار بن عمار بن عمرو بن دينار به - وقال الطبراني: (لم يروه عن عمرو إلا عمار وولد من عمار إلا يزيد - فخر به عبد الرحمن بن خالد) - اله - و الحسن بن عمارة متروك على كل حال - و بسوى ترك المدارقطني له فريجاب -

۲۶۰۸ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۷/۴) و المعرفة (۲۸/۷) من طريق ابن أبي ليلى محمد بن عبد الرحمن به - وصالح بن بيان متروك -

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلْبِىُّ عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ حَاجِبَتْ حَاجَةَ الْإِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ شُبْرَمَةَ وَإِلَّا فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم فرض حج کر چکے ہو تو پھر تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لو؛ ورنہ اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2609 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يُلْبِسُ عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلْبِىُّ عَنْ نُبَيْشَةَ هَذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نیشہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نیشہ کی طرف سے ہے تم پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن عمارہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے، محفوظ روایت وہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس میں شبرمہ نامی آدمی کا تذکرہ ہے۔

2610 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَمِي حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا هَذَا الْمَلْبِىُّ عَنْ نُبَيْشَةَ هِيَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نیشہ کی طرف سے ہو گا تم اپنی طرف سے حج کرو۔

2611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُقْرِئِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَارِثُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹ - ۲۶۰ - اضرجه البيهقي في السنن (۲۳۷/۴) كتاب الحج باب من لبس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني: ۹-

۲۶۱۰ - ابن ابي عمير و الحسن بن عماره متروك كما تقدم-

۲۶۱۱ - تقدم باسمه الي الحسن بن عماره عن عمرو بن دينار و فيه: (لقد غلبك و حج عن شبرمہ) - و علمه الحسن بن عماره فان

الذي اضطررب في امته و اسناده-

قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبَسِي عَنْ نَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلْبَسِي عَنْ نَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَذِهِ عَنْ نَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ نیشہ کی طرف سے ہو جائے گا، تم اپنی طرف سے حج کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالوارث بن عبید اللہ عتقی - مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۸۱)۔

2612 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِي طَاهِرُ بْنُ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ شُبْرَمَةُ . قَالَ أَخِي . قَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ . هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهَمَّ يُقَالُ إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرُوهُ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ الْحَدِيثِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی طرف سے حج کرو، اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت درست ہے، اس سے پہلے منقول روایت وہم ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے، حسن بن عمارہ نامی راوی نے اسے نقل کیا ہے اور پھر اسکے بعد اس سے رجوع کر لیا تھا، اور صحیح روایت نقل کرنا شروع کر دی تھی جو دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے، جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، ویسے یہ شخص ہر حال میں متروک الحدیث ہے۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعِ الْبَاهِلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ .

۲۶۱۲ - المرجع البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) كتاب المعجم، باب من لبس له ان يجمع عن غيره من طريق الدارقطني، ج ۱۔

۲۶۱۳ - تقدم قريباً من طريق الحسن بن عماره عن عمرو، ج ۱۔

قَالَ لَا قَالَ هَذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہوگا، تم بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2614 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِثْلَهُ سِوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2615 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ حَجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . فَقَالَ لَا . قَالَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2616 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا

الْفَرِيَابِيُّ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2617 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ ابْنِ

كَلْبِيِّ ح وَآخِبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيَةَ حَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَجُلٍ يَلْبِي عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلْبِي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبَّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم نے فرض نہیں کیا ہے تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2618 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُرَّةُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلْبَسِي عَنْ آخَرَ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ حَاجِبَتْ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ عَنْهُ وَإِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے فرمایا: اگر تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو تو تم اس کی طرف سے تلبیہ پڑھو ورنہ اپنی طرف سے حج کرو۔

2619 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ حَاجِبَتْ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم خود حج کرو پھر اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے کر لینا۔

2620 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبَسِي عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ وَمَا شُبْرَمَةُ . قَالَ فَذَكَرَ قَرَابَةَ لَهُ . قَالَ فَقَالَ أَحْجِبَتْ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ فَقَالَ لَا . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرَمَةَ .

قال وَاخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خود حج کر لیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر تم شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

2621 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ

۲۶۱۸- حبیب بن ابی ثابت رمی بالتدلیس وقد عمن- وراجع المعرفة للبیهقی (۲۸/۷-۲۹) والنکت الطراف لابن حجر (۱۲۹/۴) بخيل نعمة الاشراف للمعافى المزي-

۲۶۱۹- اخرج الطبراني في الاوسط (۶۱۲۰): حدثنا محمد بن موسى الابلبي به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن ابى الزبير الا ثمانية من عبدة-) وقال السجستاني (المجمع) (۲۸۶/۲): (وفيه ثمانية من عبدة وهو ضعيف-) وعزاد ابن حجر في (التلخيص) (۲۳۲/۲-۲۳۳) للإسماعيلي في (معجمه) من طريق ثمامة به- قال ابن حجر: (وفي اسناده من يهتاج الى النظر في حاله-) -اله-

۲۶۲۰- اخرج البيهقي في الكبرى (۳۳۷/۴) و اخرج في (المعرفة) (۲۸/۷) باب: من لبس له ان يجع بمن غيره (۹۱۸۷) من طريق تميم بن يوسف حدثنا تميم به- وقال: (وداد شرطك عن ابن ابى ليلى عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم موصولاً و قوله مروي من طريقه ضعيفة موصولة-) -اله-

سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرَمَةُ . قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرَابَةٌ لِي . قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبَّ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اسے اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2622 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْسَرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا وَقَالَ فَاجْعَلْ

هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اسے تم اپنی طرف سے کر لو پھر بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔“

2623 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِيرٍ وَيُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَا

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا . قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوعًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2624 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا

يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ . وَذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف

سے حاضر ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2621 - أخرجہ ابو داود فی المسائل (۲/۲۰۲) باب: الرجل یحج عن غیرہ (۱۸۱۱) و ابن ماجہ فی المسائل (۲/۹۶۹) باب: الخ عن العبد

(۲۹۰۲) و ابن خزیمة (۲۰۲۹) و ابن حبان (۲۹۸۸) و الطبرانی (۱۲۶۱۹) و البیہقی (۲۳۶/۴) و ابو یعلیٰ (۲۴۴۰) و ابن الجارود (۲۹۸)

جسماً من طریق عبدة ... بہ مرفوعاً - و اخرجہ الدارقطنی - كما بیانہ - و البیہقی (۲۳۶/۴) من طریق سعید بن ابی عمرو

فأ - كما اخرجہ عمرو بن العاص عن قتادة عن سعید عن ابن عباس مرفوعاً - اخرجہ البیہقی (۱۷۹/۵ - ۱۸۰) - لكن عمراً اسفل (عزیر

من اسنادہ: قال المزني في النخبة (۱/۱۲۰): (وذلك ممدود في ارفاقه: فان قتادة ليلقون سعید بن جبیر: فيما قاله يحيى بن معين وغيره

نقل الزيلعي مثله عن صاحب التنقيح: كما في نصاب الربة (۲/۱۵۶) - و اخرجہ التوافقي (۱۰۰۱ ۱۰۰۰) و البیہقی (۱۸۵۶) و البیہقی (۲۷/۴)

من طریق ابی قلادبة عن ابن عباس ... بہ مرفوعاً - قال ابن القطان: (وهيبت شهرة علته بمفسوم بانه قد روي مرفوعاً و الذي اسنده

فلا يفسره) - وقال أيضاً: (والرافعون ثقاة: فلا يضرهم وقف الرافعين اما لا نسوم حفظوا ما لم يحفظ اولئك و اما لان الرافعين

سعدا عن ابن عباس رايه و الرافعين مدوا عنه روايته و الراهي قد يفتني بما يراهه) - وقد اهل الحديث بطل اخرى منها: تدليس قتادة

الاختلاف في اسناده - وراجع لهذه السلسلة و الكتلیم حولها: نصاب الربة للزيلعي (۲/۱۵۶ - ۱۵۷) و تلخيص العبد للدين

۲۶۲۲ - اخرجہ ابن ماجہ فی المسائل (۲/۹۶۹) باب: الخ عن العبد (۲۹۰۲) و ابن حبان (۲۹۸۸) من طریق

بن عبد الله بن نعيم حدثنا عبدة

2625- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا

مُرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ أَخِي أَوْ ذُو قَرَابَةِ . قَالَ حَجَجْتَ قَطُ . قَالَ لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حَجَّ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے یا میری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنی طرف سے کرو پھر اسکی طرف سے حج کر

2626- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَذْكُورُ أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

حَمْدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَحَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ لَبَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبَّ مِنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لینا۔

2627- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ

ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ . مَوْقُوفًا . ☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَصِيلٍ

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ أَبِي يُونُسَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2112- ذكره البيهقي في المعرفة (29/7) باب: من ليس له ان يهجم عن غيره (9191) معلقاً عن ابي يوسف القاضي عن ابن ابي عمير .

2113- ذكره البيهقي في المعرفة (29/7) معلقاً عن محمد بن بشر .

2114- ذكره البيهقي في المعرفة (29/7) باب: من ليس له ان يهجم عن غيره (1192) .

2115- تقدم من طرف عن سعيد مرفوعاً ووقفه غنم و ابن صالح .

2629- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلَاءُ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ أَبِي اسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا هِشَا

بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرْتَنِي اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ
اَبِي سُوْفْيَانَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ النِّسَاءِ حَلَقٌ اِنَّمَا عَلَيَّ
النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ.

☆☆☆ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: اُم عثمان بنت ابوسفیان نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس

نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین پر سرمنڈوانا لازم نہیں ہے، خواتین صرف بال چھوٹے کروائیں
گی۔

2630- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّرِيْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ

ابْنِ عَطَاءٍ- يَعْنِي يَعْقُوْبَ- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيَّ النِّسَاءِ حَلَقٌ اِنَّمَا عَلَيَّ النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سرمنڈوانے کا

خواتین کے لیے نہیں ہے، وہ صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْنُسَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

يُوْنُسَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُحْرَمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا مِثْلَ السَّبَابَةِ
☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالت احرام والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ شہادت کی انگلی جتنے بال

کاٹ لے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عبداللہ بن ابی جہم عدوی، وقد ینسب الی جدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲)۔

2632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۶۲۹- اخرجہ ابو داود فی الحج (۲۱۰/۲) باب: العلو و التفسیر (۱۹۸۵): حدیثنا ابو یعقوب البغدادي ثقة: ثنا لسان بن يوسف
واخرجہ الدررسي فی الحج (۶۶/۲) باب: من قال: ليس على النساء حلق: عن علي بن المديني: ثنا لسان بن يوسف: به- و اخرج
البخاري في التاريخ (۴۶/۶) (۱۶۵۵) من طريق لسان بن يوسف: به- و اخرجہ ايضا الطبراني (۲۵۰/۱۲) والبيهقي (۱۰۶/۵) - و اخرج
سعيد الفداح عن ابن جرير عن صفية بنت شيبة عن ام عثمان عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم: ولم يقل عبد الصمد- ذكر
ابن ابي حاتم في العلل (۲۸۱/۱) (۸۲۶) ونقل عن ابيه انه قال: (لسان بن يوسف ثقة متفق) ثم دلل على صحة رواية لسان بن يوسف
بذكر (عبد الصمد): فراجع (العلل) لابن ابي حاتم-

۲۶۳۰- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱۸۱/۱) (۸۲۶) عن يعقوب بن عطاء: به معلقا- و اخرجہ ابو داود في الحج (۲۱۰/۲) باب: العلو

التفسیر (۱۹۸۵) من طريق محمد بن بكر عن ابن جرير: قال: بلغني عن صفية بنت شيبة: به-

۲۶۳۱- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۰۶/۵) من طريق الدررطني: به- وفي اسنانه لسان بن ابي سليم و هو ضعيف و معروف بالتمليس و

حسن في هذا الحديث-

لِزَيْدِ قَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَذُلَّكَ
لَمَرْأَةٍ بِشَيْءٍ مِنْ حِنَاءٍ عَشِيَّةَ الْإِحْرَامِ وَتُغْلَفُ رَأْسُهَا بِغَسْلِهِ لَيْسَ فِيهَا طِيبٌ وَلَا تُحْرِمُ عُطْلًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: احرام باندھنے والی رات میں عورت اپنے سر پر کچھ
مہندی چیز لگالے گی۔ پھر اسے دھو کر سر کو ڈھانپ لے گی اس میں خوشبو نہ ہو اور عطل احرام نہ باندھے۔

2633- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ
الْقُرْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَيْنِ عِنْدَ
الْإِحْرَامِ. قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتَّى حَدَّثْتُهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ حالت احرام میں
موزے پہن سکتی ہیں۔

سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ صفیہ نامی خاتون نے سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی (تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا)۔

2634- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ يَقَطَعْنَ الْخُفَيْنِ حَتَّى قَالَتْ لَهُ صَفِيَّةُ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُهُنَّ أَنْ لَا
يَقَطَعْنَ مَوْقُوفٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے یہ فتویٰ دیتے تھے: خواتین اپنے موزے کاٹ لیں گی یہاں تک کہ صفیہ نے
انہیں یہ بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں نہ کاٹیں۔
یہ روایت موقوف ہے۔

2635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَنْحَرَانِ
مَجْزُورًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے
محبت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: وہ دونوں ایک اونٹ قربان کریں گے البتہ اب ان دونوں پر اگلے سال
دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۱۳۲- صالح بن مقاتل ضعفہ السارقطنی - انظر میزان ت (۲۸۲۰)۔

۲۱۳۳- الخرمیہ ابو داؤد فی کتاب المناجیح (۱۸۳۱) باب: ما یلبس الحرام و اسناد السارقطنی فیہ تدلیس ابن سہاب - لکن عند ابی داؤد:

ابن محمد بن اسماعیل قال: ذکر ت لابی سہاب فقال: حسنی سالم بن عبد اللہ..... فقد صرح ابن اسماعیل بالسماع من ابن سہاب۔

۲۱۳۴- أخرجه البيهقي (۱۷۱/۵) عن طريق السارقطنی به۔

رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي بَعْدَ مَا يَذْبَحُ وَيَخْلُقُ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی

جب آپ نے جانور ذبح کر لینے کے بعد سر منڈوا لیا تھا اس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

2642 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ دَاوُدَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

بَكْرِ الْحَزْرَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

إِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر

خوشبو لگائی تھی اور آپ کے احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے (آپ کو خوشبو لگائی تھی)۔

2643 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَحِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو

خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ يَوْمِ النَّحْرِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَّتْ بِيَمِينِي لِيَأْتِيَ

أَيَّامَ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ

الْجَمْرَةِ الْأُولَى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيَطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّلَاثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے آخری دن نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے ظہر کی

۳۶۶۱ - أخرجه احمد (۱۸۱/۲۹/۶) وابن خزيمة (۲۵۸۱) عن سفیان بن عيينة و احمد (۲۲۸/۶) والدارمي (۲۲۲/۲) والنسائي في المناسك

(۱۲۷/۵) باب: اباحة الطيب عند الاحرام عن يحيى بن سعيد كلاله عن عبد الرحمن بن القاسم به - وهو عند البخاري في

الصحیح (۶۸۸/۲) باب: الطيب بعد رمي الجمار (۱۷۵۶) عن علي بن عبد الله حدثنا سفیان حدثنا عبد الرحمن بن القاسم به - وأخرجه

البخاري في اللباس (۳۷۸/۱۰) باب: تطيب المرأة زوجها بيدها (۵۹۲۲) من طريق يحيى بن سعيد أخبرنا عبد الرحمن بن القاسم

به - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۸/۱) باب: ما جاء في الطيب في الحج من طريق مالك أخرجه البخاري في الحج (۱۵۲۹) باب: الطيب عن

الاحرام و مسلم في الحج (۸۶۶/۲) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (۱۱۸۹) و ابو داود في المناسك (۱۷۶۵) باب: الطيب عن

الاحرام و النسائي في المناسك (۱۳۷/۵) باب: اباحة الطيب عند الاحرام و الطحاوي (۱۲۰/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۶/۵) و ابن

هبان (۳۷۶۶) - وأخرجه منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم به - أخرجه مسلم في الحج (۱۱۹۱) باب: الطيب للمحرم عند

الاحرام و الترمذي في الحج (۲۵۹/۲) باب: ما جاء في الطيب عند الاحرام قبل الزيادة (۹۱۷) و النسائي في المناسك (۱۳۸/۵) باب: اباحة

اباحة الطيب عند الاحرام و ابن خزيمة (۲۵۸۲) و ابن هبان في الحج (۸۵/۹) باب: الاحرام (۳۷۷۰) - صحرواه ثمة عن عبد الرحمن بن

القاسم به - أخرجه احمد (۱۸۶/۶) و الطحاوي في المناسك (۱۲۰/۲) و ابن هبان في صحيحه (۳۷۷۱) -

۳۶۶۲ - أخرجه البخاري في اللباس (۳۸۶/۱۰) باب: الضريبة (۵۹۲۰) و مسلم في الحج (۸۶۷/۲) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام

(۱۱۸۹) و احمد (۲۶۶/۲۰۰/۶) من طريق ابن جريج أخبرني عمر بن عبد الله بن عمرو سمع عمرو و القاسم يخبران عن عائشة به -

وأخرجه مسلم في الموضع السابق و احمد (۲۰۷/۶) من طريق الفتح بن سعيد عن القاسم عن عائشة به - وأخرجه احمد (۱۸۶/۶) من

طريق عباد بن منصور سمعت القاسم بن سعيد و يوسف بن مالك و عطاء يذكرون عن عائشة أنها قالت به - وأخرجه احمد (۹۸/۶)

عن محمد بن عبيد ثنا عبيد الله عن القاسم به -

۳۶۶۳ - أخرجه ابو داود في منته كتاب المناسك (۱۹۷۲) باب في رمي الجمار من طريق ابي خالد الاحمر عن ابن اسحاق به - وقال

الزيلعي في نصب الراية (۸۲/۲-۸۲) و حديث ابن اسحاق لهذا أخرجه ابو داود في منته وقال السندي في (مختصره) هو حديث حسن

و أخرجه ابن هبان في صحيحه و الحاكم في (المستدرک) و قال صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه - الا

تمازاد کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کیں، آپ سورج ڈھل جانے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارا کرتے تھے، آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارا کرتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے، آپ نے پہلے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا، دوسرے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا اور وہاں کھڑے ہو کر کافی دیر گریہ و زاری (کے ساتھ دعا) کرتے رہے تھے پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت وہاں پہ وقوف نہیں کیا۔

2644 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْشِي فِي رَمِيهِ الْجِمَارِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے کے لیے پیدل تشریف لے گئے تھے اور پیدل ہی واپس تشریف لائے تھے اس دوران آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحَى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحَى وَأَمَّا بَعْدَهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت اس کو کنکریاں ماریں۔

ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری جائیں گی اور اس سے اگلے دن اس وقت ماری جائیں گی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

2646 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مِثْلَهُ .

۳۶۱۱ - ابن ابوشیبہ: عبد الرحمن بن عبد اللہ العمري ضعيف وكذلك ابوه - لكن عبد الله تابعه عبد الله العمري وهو ثقة: فقد اضربه ابو داود في حقه كتاب المناقب (۱۹۶۹) باب في رمي الجمرات: حدثنا القعنبي: حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر... فذكره -
۳۶۱۵ - اضربه البخاري تمليقاً في كتاب الحج: باب ما جاء في رمي الجمار (۵۷۹/۲) و مسلم (۹۴۵/۲) كتاب الحج: باب بيان وقت استعجاب الرمي الحديث (۱۲۹۹) و ابو داود (۲۰۱/۲) كتاب المناقب: باب رمي الجمار الحديث (۱۹۷۱) و الترمذي (۲۴۱/۲) كتاب الحج: باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى الحديث (۸۹۴) و النسائي (۲۷۰/۵) كتاب الحج: باب وقت رمي جمره العقبة يوم النحر و المزمعي (۸۶/۲) كتاب المناقب: باب: في جمره العقبة اي ساعة ترمي! من طريق ابن جريج عن ابي الزبير: به -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2647- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرِ الْقَرَّاطِي سِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ - مَسْجِدَ مَنَى - يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَّفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا تَلِي الْوَادِي فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقَعْلُهُ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس جمرہ کو کنکریاں ماریں جو مسجد منی کے قریب ہے تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ اس جمرہ کے آگے آئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا شروع کی آپ خاصی دیر وہاں کھڑے رہے پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے بھی سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ گئے جو وادی والا حصہ ہے پھر آپ ﷺ وہاں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے لگے پھر آپ ﷺ تیسرے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے جو عقبہ کے پاس ہے آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے پھر آپ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے سالم بن عبد اللہ کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2648- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

السِّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا .

۲۶۴۷- أخرجه البخاري في المعجم (۶۸۲/۳) باب: الدعاء عند الجمرتين (۱۷۵۲) عن محمد بن عثمان بن عمر... به- وأخرجه أيضاً في المعجم (۶۸۲/۳) باب: رفع اليدين عند جمرات الدنيا والوسطى (۱۷۵۲) من طريق سليمان بن يونس... به- وأخرجه أيضاً في المعجم (۶۸۱/۳) باب: إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويقول (۱۷۵۱) من طريق طلحة بن يحيى... به-
۲۶۴۸- قال الزيلعي (۸۶/۳): (قال ابن القطان في كتابه: و إبراهيم بن يزيد لهذا: ان كان هو الغوري فهو ضيف و ان كان غيره فلا يسرى من لورا و بكر بن بكارة: قال فيه ابن معين: ليس بالقوي) - اه- وله شاهد من حديث ابن عمر و اعلمه ابن القطان و السويدي بسلم بن خالد الزنجي و ضعفاه - راجع نصب الراية (۸۶/۲) مجمع الزوائد (۲۶۰/۲) و هو عند البزار - وله شاهد آخر من حديث ابن عباس أخرجه الطبراني - قال السويدي (۲۶۰/۳) (وفيه اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة و هو مشرور) - اه- و راجع أيضاً: نصب الراية (۸۶-۸۵/۳)

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے واہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا دن کے وقت کسی بھی وقت میں ایسا کر سکتے ہیں۔

2649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ طَاةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا نِيَّ وَحَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب آدمی کنکریاں مارے اور سر منڈوا لے اور بانی کر لے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے البتہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔

2650 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ طَاةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا مِتُّمْ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمْ الثِّيَابُ وَالطِّيبُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو سر منڈو اور قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاؤ گے (البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے) تمہارے لیے سلا ہو الباس پہننا اور خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے۔

2651 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو سر منڈو اور قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2652 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۶۹- اضرحہ احمد (۱۴۳/۶) و ابن خزیمہ (۲۰۲/۲) (۲۹۳۷) عن یزید بن عمار بن اضرنا المعراج بن اوطاة عن ابی بکر بن محمد عن عمرو

عن عائشة و اضرحہ ابو داود فی الصبح (۲۰۹/۲) باب: فی رمی الجمار (۱۹۷۸) من طریق عبد الواحد بن زیاد: لنا المعراج عن

الزهري عن عمرة عن عائشة

خری مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتی، تو طاؤس نے بیان کیا: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت کو بھول گئے یا انہوں نے اس روایت کو سنا ہی نہیں جو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سنا تھا، اس کے بعد ایک یا دو سال کے بعد میں ان کے پاس موجود تھا، ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے، ان خواتین کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے (وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَائِيَّ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ نَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كُسِرَ أَوْ عَجِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ .

☆☆ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص زخمی یا معذور ہو جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہوگا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا، ان دونوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک بیان کیا ہے۔

2656 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ كَيْسِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ فَزَارَ مِرْيَةَ بَعْدَ وَقَاتِي فَكَانَمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حج کرے اور مریہ کے بعد میری قبر کی زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا۔

۱- اخرجہ ابو داؤد فی السنن (۴۳۲/۲) بابہ الاحصاء (۱۸۶۲) و الترمذی فی الحج (۲۷۷/۲) باب: ما جاء فی الذی یسئل بالحج
۲- اخرجہ ابویسع (۹۶۰) و النسائی فی السنن (۱۹۸/۵) باب: فیمن اھجر بعدہ و ابن ماجہ فی السنن (۱۰۲۸/۲) باب: المھجر (۲۰۷۷)
۳- اخرجہ ابویسع (۱۴۷۰/۱) و البیہقی (۲۲۰/۵) باب: من رای الاحلال بالاحصاء بالمرضی و الطبرانی فی الکبیر (۲۵۲/۲) و ابونعیم فی
الحلیۃ (۲۵۸-۲۵۷/۱) من طرق عن عکرمہ..... بہ- وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح - لکننا اخرجہ غیر واحد عن الحجاج الصواف نحو
ما حدیث - وروی معمر و معاویہ بن ملام لھما الحدیث عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمہ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو
و النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... لھما الحدیث - و حجاج الصواف لم ینکر فی حدیثہ عبد اللہ بن رافع و حجاج نفا حافظ عند الفضل
الحدیث - و سمعت معمر یقول: روایۃ معمر و معاویہ بن ملام اصح - حدیثنا عبد بن حمید اخرجنا عبد الرزاق اخرجنا معمر عن یحیی
ابی کثیر عن عکرمہ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... نہوہ - الہ - وقال الماکم: (صحیح
شرط البخاری و لم یخرجہ) - الہ -

۱- اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (۲۸۷) من طریق علی بن الحسن بن قسطنطنیہ الانصاری حدیثی الحدیث بن ابیہ الحدیث بن ابی سلیم
حدیثی عائشہ بنت یونس امراة الحدیث بن ابی سلیم عن الحدیث بن ابی سلیم..... بہ- و فی اسناد المدرقطنی حفص بن ابی داؤد و لھو حفص
سلیمان الکوفی ترکہ احمد و ابو حاتم و النسائی فی روایۃ - وقال البخاری و مسلم: ترکوہ - وقال النسائی فی روایۃ: لیس بشقہ و
کتب حدیثہ - وقال ابن خراش: کذاب متروک یضع الحدیث - وقال ابن عدی: عامة اھادینہ غیر محفوظہ - و کذبہ ابن معین فی
کتابہ ینظر: توثیب التوثیب (۲/۴۰۰) و الکامل لابن عدی (۲/۳۶۸-۳۷۶) بتھیقنا -) وقد روی لہ ابن عدی حدیثہ لھذا (۲۷۲/۲) عن
الھدی بن محمد البغوی - تیج المدرقطنی لھنا - بانسارہ و قال: (لا یرویہ عن الحدیث غیر حفص) - قال ابن حجر فی (التلخیص) (۲۸۶)
(و لھما الطریقان ضعیقان) - الہ - و اعل الاول بھفص و اعل روایۃ الطبرانی بان فیہا من لا یعرف -

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت
 نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مصر
 کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور
 ایک اہم عظیم الشان عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے: زمین کے جس حصے پر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس
 مقام کو ایک ایسی خاص اہمیت اور فوقیت حاصل ہے جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جاسکتا، اس کے ساتھ زیارت قبور کا بنیادی مقصود
 آخرت کے تصور کو تازہ کرنا ہوتا ہے جیسا کہ مستند احادیث میں قبرستان کی زیارت کرنے کی صراحت کے ساتھ اجازت مذکور ہے
 تاکہ انسان قبروں کے ذریعے عبرت حاصل کرے اور آخرت کو یاد کرے۔

اگرچہ زیارت قبر کا بنیادی مقصد وہی ہے جسے شارح نے بیان کیا ہے تو بہر حال یہ مستحسن عمل ہوگا اور یہ بات بھی طے ہے
 نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے سے انسان کے دل پر جتنا اثر ہوتا ہے وہ دیگر عبادات کے مقابلے میں بہت زیادہ
 ہے، تو جو شخص آپ کی قبر مبارک کے سامنے پہنچ کر اس بات کا تصور کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے حق کی دعوت دینے، لوگوں کو شرک
 کے اندھیرے میں ہدایت کی روشنی دکھانے کے حوالے سے کس طرح کے حالات کا سامنا کیا ہے، آپ نے دنیا میں اپنے عظیم
 اخلاق کی کس طرح تبلیغ کی ہے، دنیا کی بُرائیاں ختم کرنے کی کس طرح سے کوشش کی ہے اور ایک ایسی شریعت کی کس طرح تبلیغ
 کی ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی گئی ہے، تمام بنی نوع انسان اجتماعی طور پر کس طرح فلاح و بہبود حاصل کر سکتے ہیں اور کس
 طرح سے بُرائیوں کو مکمل طور پر ختم کیا جاسکتا ہے اور اس دوران آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ان سب باتوں
 کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے گی جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا۔ تو اس کا یہ نتیجہ
 لازمی ہوگا کہ ایسے اعمال کو بجالانے کی رغبت نصیب ہوگی جن کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے اور لازمی طور پر انسان ایسی صورت
 حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے شرمسار ہوگا اور اگر یہ ہو جاتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی شمار ہوگا۔

اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور گفتگو کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فقہاء نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور دیگر مساجد کے لیے درج ذیل آداب مقرر
 کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جانے کا ارادہ کرے تو
 راستے میں کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتا ہوا جائے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جو بھی
 مساجد آتی ہیں (کوشش کرے) کہ ان میں نماز ادا کرے، ان مساجد کی تعداد 21 ہے۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کے آثار نظر
 آئیں تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے یہ کہے:

”اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، تو اس کی برکت سے مجھے بہنم سے نجات نصیب کر دے اور عذاب سے امان
 نصیب کر دے اور بُرے حساب سے بھی امان نصیب کر دے۔“

آدمی کو چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے یا پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس سب سے بہترین اپنے پاس موجود ہوا سے پہن لے اور مدینہ منورہ میں عاجزی سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ داخل ہوتے وقت یہ دعائے مانگے:

”اے اللہ! اے آسمانوں اور آسمانوں نے جن چیزوں پر حیا کیا ہے ان سب کے پروردگار اے زمینوں اور زمینوں پر جو کچھ موجود ہے ان سب کے پروردگار اے ہواؤں اور ہوائیں جو کچھ لے کر جاتی ہیں ان سب کے پروردگار میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی یہاں کے رہنے والوں کی بھلائی اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے ان سب چیزوں کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور یہاں کی بُرائی یہاں کی بُری باتوں یا یہاں کے رہنے والوں میں سے کسی کی طرف سے بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیرے رسول کا حرم ہے میرا یہاں آنا میرے لیے جہنم سے بچاؤ عذاب اور بُرے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے۔“

جب انسان مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو اس وقت وہی آداب اختیار کرے جو دیگر مساجد میں اختیار کیے جاتے ہیں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اس کے بعد یہ پڑھے:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! اے اللہ! تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اے اللہ! آج کے دن کو میرے لیے ان سب سے بہترین دن بنا دے جس میں تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان سب دنوں کے مقابلے میں سب سے بہترین دن بنا دے جن میں تیرا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے جو تجھ پر بھروسا کرتا ہے اور تیری رضا کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے۔“

اس کے بعد انسان نبی اکرم کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کرے اور ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ منبر کا ستون اس کے کندھے کے بالمقابل ہو۔ حضور ﷺ اسی جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے یہ وہ جگہ ہے جو آپ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جو بھی توفیق عطا کی ہو اس کے مطابق اس کا سجدہ شکر ادا کرے اور جو دل میں ہو دعائے مانگے: ”اے اللہ! نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف آئے اور آپ کے سر ہانے کی طرف قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔ کے بعد قبر مبارک سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلے تک پہنچ جائے اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے۔ قبر مبارک کی دیوار (یعنی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح ادب سے کھڑا ہو جس طرح انسان نماز میں کھڑا ہوا کرتا ہے اس وقت وہ حضور ﷺ کی دعا کی تصور کرے اور یوں محسوس کر لے جیسے آپ قبر مبارک میں آرام فرما رہے ہیں اور اس کی موجودگی سے واقف ہیں اس کی کوئی بات نہ کہے:

”اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر دی امانت کو ادا کر دیا اُمت کی خیر خواہی کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا“

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لائق تعریف تھی اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطاء کرے اور آپ پر سب سے افضل درود نازل کرے اور سب سے پاکیزہ اور مکمل سلام نازل کرے جو مستقل جاری رہے۔ اے اللہ! تو ہمارے نبی کو قیامت کے دن تمام انبیاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ قریبی مرتبہ عطاء کرنا، ہمیں ان کے (حوض کوثر کے) جام سے سیراب کرنا، ہمیں ان کی شفاعت نصیب کرنا، قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ رکھنا، اے اللہ! روضہ مبارک پر یہ ہماری آخری حاضری نہ ہو، اے ذوالجلال والا کرام! تو ہمیں یہاں دوبارہ حاضری بھی نصیب کرنا۔

(یہ دعائیں ہوتے ہوئے) اپنی آواز نہ زیادہ اونچی رکھے اور نہ ہی بالکل دھیمی رکھے۔ اس کے بعد ان تمام دوستوں کو سلام پہنچائے جنہوں نے سلام عرض کرنے کی گزارش کی تھی۔ اس کے لیے اسے یوں کہنا چاہیے:

”اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہے تو آپ اس کی اور تمام اہل ایمان کی شفاعت کیجئے۔“

اس کے بعد جس طرف نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک ہے، اس طرف کھڑا ہو اس طرح کہ اس کی پشت قبلے کی طرف ہو جو بھی اس کا جی چاہے وہ والا درود پڑھ لے۔

اس کے بعد شیخ عبدالرحمن الجزیری نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے دعا کرنے اور ان پر سلام بھیجنے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے دیگر مقامات وہاں کے شہداء صحابہ صلوات اللہ علیہم کے مزارات کی زیارات کے حوالے سے مختلف امور کا تذکرہ کیا ہے۔

2657 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَأَبُو عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ حَاطِبٍ عَنْ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي لَكَانَ مَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت حاطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے انتقال کرنے بعد میری زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک فوت ہو وہ قیامت کے دن ایمان لانے والوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2658 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَهَنَّمَ

عَلَى الْمَدِينَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَهَنَّمَ

قَاعِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ادیان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن حلال عبدی ابو عمران بصری۔ قال ابو حاتم: مجھول۔ وقال عقيلي: لا يتابع علي حديثه۔ وقال ابن عدی: ارجوانہ پاس بہ۔ وقال ذھبی: صالح حدیث۔ و امام دارقطنی فرماتے ہیں: مجھول۔ وقال ابن قطن: لم تثبت عدالته۔ ان کے مزید آلات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۶۶/۶-۵۶۸)، ولسان (۱۷۳-۱۷۴)۔

2659 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدِ عُمَانَ بْنِ جَعْفَرِ اللَّبَّانِ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ثَوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَ نَجْعٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةَ قَرْنٍ مَعَهَا عُمْرَةٌ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین حج کیے تھے دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے تھے اور ایک وہ حج تھا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا (یعنی حجۃ الوداع)۔

2660 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْكَابَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَجَّ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا بَلَّ حَجَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً وَكَمْ تَطِيعُوا.

قال ابن حجر في (التلخيص) (۲۸۶/۲): (وموسى قال ابو حاتم: مجھول اي: العمالة و اخرجہ ابن خزيمہ في صحيحہ من طريقه ان صح الخبر: فان في القلب من اسناده تم رجع انه من رواية عبد الله بن عمر العمري الكبير الضعيف لا يصح الثقة و صرح ثقة لا يروي هذا الخبر النكر - وقال العقيلي: لا يصح حديث موسى ولا يتابع عليه ولا يصح في هذا الباب شيء وفي قوله: يتابع عليه) نظر فقد اخرج الطبراني من طريق مسلمة بن سالم الجبرني عن عبد الله بن عمر بلفظ: (من جاءني زائراً لا عمله الا ان كان حقا علي ان اكون له تفيماً يوم القيامة) و جزم الضياء في (الاهكام) و قبله البيهقي بان عبد الله بن عمر المذكور في هذا الحديث هو الكبير - و اخرج الخطيب في (الرواة عن مالك) في ترجمة النعمان بن تبتال وقال: انه تفرد به عن مالك عن نافع عن ابن عمر (من حج ولم يزدني فقد جفاني) - وذكره ابن عدی (۲۴۸/۸) و ابن حبان في ترجمة النعمان - والنعمان ضعيف - وقال الدارقطني: في هذا الحديث علي ابنه لا علي النعمان - و اكرهه البزار من حديث زيد بن اسلم عن ابن عمر وفي اسناده عبد الله بن ابراهيم البجلي وهو ضعيف - و اخرج البيهقي من حديث ابي داود الطيالسي عن سواد بن ميمون عن رجل من آل عمر عن عمر - قال البيهقي: في مجمل مجرول وفي الباب عن انس اخرج ابن ابي الدنيا في كتاب (القبور) قال: نا سعيد بن عثمان الجرجاني نا ابن ابي عمير اخبرني الحسن بن سليمان بن يزيد الكوفي عن انس بن مالك مرفوعاً: (من زارني بالمدينة محتسباً كنت له تفيماً و شهيداً يوم القيامة) - و في نسخة ابن حبان و الدارقطني - ۱ - ۵ - و اجمع بقية كلام ابن حجر في (التلخيص) (۲۸۷/۲)۔

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے جو شخص اس کے بعد بھی حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں یہ کہہ دیتا "جی ہاں" تو یہ واجب ہو جاتا اور اگر یہ واجب ہو جاتا تو تم اس حکم پر عمل کر سکتے۔

2661- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانِ الدَّوْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا قَوْمِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَكُمْ وَإِذَا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تَطِيعُونَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج کرنا فرض کیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے اس کے بعد جو حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں دیتا تو یہ تم پر لازم ہو جاتا اور اس صورت میں تم اس حکم پر عمل پیرا نہ ہو سکتے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن خالد بن مسافر فہمی، امیر مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں میں سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۷۳)۔

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ كُلَّ عَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سال حج کرنا فرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کے بعد بھی کرے گا تو یہ نفل ہوگا۔

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حَمِيدِ الْيَحْصَبِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجلیل بن حمید، مکی، ابومالک مصری، لاباس بہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۷۷۰)۔

2665 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدِّينَوْرِيُّ الْمُكْتَبُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ

بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكَلْتُ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ إِنَّمَا هِيَ حَاجَةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ . قَوْلُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُمْ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَيَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حج کرنے کا حکم دیا تو اقرع بن

حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا برسال حج کرنا فرض ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا یہ ایک ہی مرتبہ کرنا فرض ہے البتہ جو شخص نقلی عبادت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور اس کا علم رکھنے والا ہے۔

2666 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُحُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالُوا حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ الْأَشْجُحُ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِمَامٌ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الزُّعْفَرَانِيُّ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا . وَالْبَاقِي مِثْلُهُ .

۲۶۶۶- اخرجہ احمد (۱۱۳/۱) ثنا منصور بن وردان اللادي . به- و اخرجہ الترمذی فی المعجم (۱۷۸/۳) باب: ما جاء: كم فرض الحج!

(۲۸۱۶) وفي التفسير (۲۲۹/۵) باب: ومن سورة البقرة (۲۰۵۵) عن ابي سعيد الاشج ح حدثنا منصور . به- وقال: (حسن غريب) -

واخرجہ ابن ماجہ فی المناقب (۹۶۲/۲) باب: فرض الحج (۲۸۸۶) عن محمد بن عبد اللہ بن نمیر و علي بن محمد قال: ثنا منصور . به-

واخرجہ العاکم (۲۹۲/۲-۲۹۶) من طريقه مغلون بن ابراهيم السمردي ثنا منصور . به- قال الذهبي في (التلخيص): (مغلون رافضی و

عبد الاعلی: لصواب ابن عامر ضعفه احمد) - ال- وقال البخاری: (ابو البختري لم يترك عليا) - ال- وكذلك اخرجہ البزار في مسنده

وقال: (ابو البختري لم يسمع من علي) اراجع نصب الراية للزيلعي (۲/۲) -

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر واجب ہے وہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہے۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے خاموشی اختیار کی لوگوں نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے کہا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تم ایسی چیزیں دریافت نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبدالاعلیٰ ثعلبی کوفی احوال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۹۷)۔

2667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ . فَقَامَ آخَرَ فَقَالَ أَحْجُ مَكَانَ أَبِي فَإِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ حُجَّ مَكَانَ أَبِيكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہر سال حج کرنا لازم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ مسلمان پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا تو ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

2668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَكُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَامَهُ مِرَارًا فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُ بِهَا - ثُمَّ قَالَ - دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الْبَيْتَ مِنَ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَالِهِمْ عَلَى الْبَيْتِ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتَوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا

۲۶۶۸- المرجع ابن مہان فی العم (۱۹/۹) باب: فرض العم (۲۷۰۵) من طریق اسماء بن ابراہیم 'الخيرنا النفس بن شميل به۔ و المرجع اصمد (۲۰۸/۲) و مسلم فی العم (۹۷۵/۲) باب: فرض العم مرة في العمر (۱۲۳۷) و النسائي في المسائل (۱۱۱-۱۱۰/۵) باب: وجوب العم و البيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) من طريق عن الربيع بن مسلم به۔

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَبُوا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اس نے مرتبہ یہ سوال کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ حکم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں تمہارے سامنے بیان نہ کروں اسے ویسے ہی دیا کرو تم سے پہلے کے لوگ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار گئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اس سے جاؤ۔

2669 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَخَطَبَ فَقَالَ يَا نَاسُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے گئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔

2670 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرِيُّ عَنْ اَبِي عِيَّاضٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلْاَمْرُ مِنَ الْقَائِلِ . قَالُوا فَلَانَ . قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ وَجِبَتْ مَا اَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ يَلْقُوهَا لَكَفَرْتُمْ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنۡ اَشْيَآءٍ اِنۡ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوَاكُمۡ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: لوگو! تم پر حج کرنا فرض قرار دے دیا گیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے سوال دہرایا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہنے والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس شخص ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ حکم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے کرنے پاتے اور جب تم اسے کرنے پاتے تو تم کفر کے مرتکب ہوتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

۱- راجع ما قبلہ وقد اخرجہ الطبري في التفسير (۱۲۸.۵) (۱۲۸.۶) من حديث الحسين بن واقد عن محمد بن زياد - ۵-

۲- اخرجہ الطبراني في التفسير (۱۲۸.۴) من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن ابراهيم ابن مسلم الرجزري - ۵- و الرجزري لهذا

”اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

2671 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَأَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي

حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرٌ قَالَ هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَأَيُّهُمْ عَنِّي إِذَا لَقَيْتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرَاءٌ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي أَنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَخْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتَّى وَرَكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتِمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ فَإِنِ فَعَلْتَ هَذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ . قَالَ صَدَقْتَ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيَّ بِالرَّجُلِ . فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَدْرُونَ مَنْ هَذَا هَذَا جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَخُذُوا عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبَّهَ عَلَيَّ مُنْذُ آتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتَّى وَلَّى . إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

☆ ☆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کچھ لوگ یہ کہتے

ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس بھی موجود ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے لا تعلق ہونے کی گزارش کرتا ہے اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ حدیث بیان کی: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص وہاں آیا اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا، وہ لوگوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا بالکل اسی طرح جیسے ہم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھتا ہے پھر اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھا اور عرض کی: اے حضرت محمد! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر

۲۶۷۱ - تقدم باسمون زيادة: (ونعمت) - قال صاحب (المنهاج): (الحديث مخرج في الصحيحين ليس فيه: (ونعمت) ولعله زيادة في نسخة) - نقله عن (التمليح المنفي) (۲۸۲/۲ - ۲۸۳) -

یہاں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے۔
اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو
میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کی تلاش میں نکلے، لیکن ہم اسے نہیں پاسکے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص تھا یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں تو تم اسے حاصل
کر لو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں آج پہلی مرتبہ مجھے
انہیں پہچاننے میں وقت ہوئی اور میں نے انہیں اس وقت پہچانا جب یہ چلے گئے۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے، امام مسلم نے اسے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2672 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عُمَرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا
هَذَا أَمْ لِلأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلأَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمَرَةَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرے کا حکم ہمارے اس سال
کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ کے لیے ہے، عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں
داخل ہو گیا ہے (یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ کیا جاسکتا ہے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2673 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ . قَالَ وَحَدَّثَنَا
عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ وَلَا الظَّنَّ . قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ
وَاعْتِمِرْ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا، انہوں نے عرض کی: میرے
والد بوڑھے ہو چکے ہیں، وہ مسلمان ہو گئے ہیں، لیکن اب وہ حج، عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے
والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن اوس بن ابی اوس، ثقفی طائفی، تابعی کبیر، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔ وہم من ذکرہ فی

صحابة۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۶۶)۔

2674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَهَلَ بِحَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک جانے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی سفیان بن اخنس اخسی مدنی مستور، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقد ارسل عن ابی ہریرۃ وغیرہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۳۸)۔

○ حکیمۃ بنت امیۃ بن اخنس ام حکیم مقبولہ، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۵۹۵)۔

2675- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحْنَسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح ہو جائے گا جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2676- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ ابْنِ اسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمِ بْنِتِ أُمِّيَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ

۲۶۷۵- اخرجہ البخاری فی (تاریخہ) (۱۶۰/۱-۱۶۱) عن ابی عیسیٰ محمد بن العیسیٰ و اخرجہ ابو داؤد فی الحج (۱۶۸/۲) باب: المواقیب (۱۷۶۱) عن احمد بن صالح کلالی عن ابن ابی فدیک..... بہ- وقال البخاری عقبہ: (لا یتابع علیہ) - الہ- وقال ابو داؤد عقبہ: (یرحم اللہ وکیما احرم من بیت المقدس یعنی: الی مکة) - الہ- و اخرجہ ایضاً ابو یعلیٰ فی (مسندہ) و الطبرانی فی الکبیر (۲۲/رقم ۱۸۶۹) و البیہقی فی الکبیر (۲۰/۵) من طریق عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یحییٰ..... بہ- و ابن یحییٰ: ذکرہ ابن حبان فی الثقات ولہ عند مسلم حدیث واحد۔

۲۶۷۵- اخرجہ ابن ماجہ فی المناسک (۹۹۹/۲) باب: من اقل بجمرة من بیت المقدس (۲۰۰۲) من طریق احمد بن خالد عن ابن اسحاق عن یحییٰ بن ابی سفیان عن امہ عن ام سلمة..... بہ۔

۲۶۷۶- اخرجہ احمد (۲۹۹/۶) و ابن حبان (۲۷۰۱) و الطبرانی (۲۲/رقم ۱۰۰۶) من طریق ابن اسحاق..... بہ- و اخرجہ ابن ماجہ فی المناسک (۹۹۹/۲) باب: من اقل بجمرة من بیت المقدس (۲۰۰۱) من طریق عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابن اسحاق بن سلیمان بن سہیم عن ام حکیم عن ام سلمة..... بہ- لیس فیہ (یحییٰ بن ابی سلیمان) - و ابن اسحاق مدلس و قد ضمن ولم یصرح بالتحصیل فی طرق الحدیث المختلفة وقد اختلف علیہ فی انذارہ کما تری۔

عسقلانی (۵۱۸۷)۔

2679- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ

الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خواتین کو جہاد کرنا لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان پر جہاد کرنا لازم ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہوتی (ان کا جہاد) حج اور عمرہ ہے۔

2680- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَّافُهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا إِلَى التَّنْعِيمِ ثُمَّ يَدْخُلُونَهَا مُحْرَمِينَ وَاللَّهُ مَا دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج اور عمرہ تمام لوگوں پر فرض ہے صرف اہل مکہ کا حکم مختلف ہے چونکہ ان کا عمرہ ان کا طواف کرنا ہوگا اگر وہ اصرار کریں تو تنعیم چلے جائیں پھر وہاں سے حالت احرام میں داخل ہو جائیں اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ مکہ میں جب بھی داخل ہوئے تو یا تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہوتا تھا یا عمرے کا احرام باندھا ہوتا تھا۔

2681- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

كَثِيرِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں تم ان دونوں میں سے جسے پہلے کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2682- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ قَالَ صَلَاتَانِ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

۲۶۸۰- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۱) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي حدثنا محمد بن كثير حدثنا محمد بن مسلم به - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۱۹۹) عقب هذا الحديث: (قال البيهقي: قال التافهني في مناقرة من انكر عليه القول في وجوب العمرة: الوجوب انبه بظاهر القرآن؛ لانه قرنها بالحج فقبل له؛ قد امر النبي - عليه السلام - الختمية او نفسي الحج عن ايوسا ولم يامرهما بفضاء العمرة؛ فقال: قد يكون الشيء في الحديث فمحظوظ بعض الحديث دون بعض وقد يحفظ كله فيوردى بعضه دون بعض؛ وذلك بحسب السؤال) - ۵۱-

۲۶۸۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۸۱) من طريق محمد بن سعد به - قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۵): (في اسناده اسحاق بن مسلم السكبي وهو ضعيف ثم هو عن ابن سيرين عن زيد وهو منقطع) و أخرجه البيهقي موقوفاً عن زيد من طريق ابن سيرين ايضاً - و أخرجه ابن لويبة عن عطاء عن جابر بن عمير مرفوعاً - أخرجه ابن عدي (۵/۲۱۷) و البيهقي (۱/۲۵۰) - قال ابن عدي: (هذا الحديث عن ابن لويبة عن عطاء غير محفوظ) - ۵۱- وقال البيهقي: (ابن لويبة لم يرد معني به) - ۵۱-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں تم ان میں سے کسی کو بھی پہلے ادا کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2683- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَتَطَوُّعٌ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

قال ابن جريج وأخبرت عن عكرمة أن ابن عباس قال العمرة واجبة كوجوب الحج من استطاع إليه سبيلاً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے یعنی ان لوگوں پر جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتے ہوں جو شخص اس کے بعد مزید کرے گا تو یہ بھلائی ہے اور نقلی عبادت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی ہے جو شخص مکہ تک جانے کی سبیل رکھتا ہو حج کی طرح اس پر عمرہ کرنا بھی واجب ہے۔

2684- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ وَهِيَ الْأَصْغَرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

2684- أخرجه الحاكم في المستدرک (۴۷۱/۱): حدثنا أبو الوليد ثنا محمد بن نعيم ثنا يحيى بن ايوب به- و من طريقه البيهقي في الحسن (۲۵۱/۴) كتاب الحج: باب من قال بوجوب العمرة: استدلالاً بقول الله تعالى: (واتموا الحج) -

2684- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۴) من طريق الدارقطني به- وأخرجه أيضاً الحاكم في المستدرک: كما في نصب الراية (۱۴۹/۲) من طريق ابراهيم بن موسى وعبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج به- وفيه قال ابن جريج: (وأخبرت عن ابن عباس) دون ذكر عكرمة- و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه أيضاً (۲۵۱/۴) - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- وقد علقه البخاري في صحيحه (۴۳۱/۴) كتاب العمرة: باب وجوب العمرة وفضلها- وقال: (وقال ابن عمر- رضي الله عنهما - : ليس احد الا وعليه حجة وعمرة) - ا-

2684- أخرجه البيهقي (۲۵۱/۴) من طريق الدارقطني به- وفي اسناده ابراهيم بن ايوب يحيى- و هو ضعيف لم يوثقه غير الشافعي- وقد تقدم الكلام عليه مراراً-

2685- أخرجه البيهقي (۲۵۲/۴) كتاب الحج: باب وجوب العمرة من طريق الدارقطني به- وفي اسناده ابي اسحاق: وهو عمرو بن عبد الله السبيعي مدلس وقد عمن-

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑا حج قربانی کے دن ہوتا ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

2686 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَلَدِ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ وَإِنَّ الْعُمْرَةَ
الْأَصْفَرُ وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا.

☆☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو
آپ ﷺ نے اس کے ساتھ حضرت عمرو بن حزم کو بھیجا اس میں یہ تحریر تھا:
”عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف با وضو شخص ہاتھ لگا سکتا ہے۔“

2687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ
سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ أَوْاجِبٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ. فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنَّ
خَيْرٌ لَكَ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حَجَّاجٍ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْفُوقًا مِنْ قَوْلِ جَابِرِ

☆☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نماز، زکوٰۃ اور حج کے بارے
دریافت کیا: کیا یہ فرض ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عمرے کے بارے
دریافت کیا: کیا یہ بھی فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم عمرہ کر لو گے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ أَوْاجِبَةٌ
لَا وَأَنَّ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

۲۶۸۶- جزء من حدیث طویل اخرجہ ابن حبان (۶۵۵۹) و العاکم (۲۹۵/۱-۲۹۷) و البیہقی (۸۹/۴) من طرق عن
موسیٰ... و لیس حدیث ضعیف جدا و لیس حکم فی اشارہ فقال: (سلیمان بن داود) - و الصواب: انه (سلیمان بن داود)
المنزول: مرر ذلك جماعة من العلماء منهم: ابو داود و النسائي و ابو حاتم و الذهبي وغيرهم - راجع (المراسيل) للذهبي
(۲۱۳) و علل الحدیث لابن ابی حاتم (۲۲۲/۱) و سنن النسائي (۵۹/۸)۔

۲۶۸۷- اخرجہ الترمذی فی المعجم (۲۷۰/۲) باب: ما جاء فی العمرة الواجبة فی ام لدا (۹۳۱) من طریق عمرو بن علی عن المعجم
قال الترمذی: (حدیث حسن صحیح) - و اخرجہ احمد فی مسنده (۳۱۶/۲): ثنا ابو معاوية ثنا المعجم بن ارطاة... به - و ذكره
فی المعرفة (۵۸/۷-۵۹) باب: العمرة هل تجب وجوب المعجم (۹۲۹۲) من طریق ابن المنکدر موقوفاً علی جابر بن عمیر قال (۹۲۹۲)
المعجم بن ارطاة عن ابن المنکدر مرفوعاً و رفعه ضعیف - ال - و لیس أيضاً فی الکبری للبیہقی (۲۵۰/۲-۲۵۱) و قال البیہقی (۱)
عن جابر موقوف: کذا اخرجہ ابن جریر و غیره - ال - و قال النوری: (ینبلی ال - یلتزم بکلام الترمذی فی تصحیحه: فقد اتفقوا علی
تصحیفه) - و راجع: نصب الرابة (۱۵۰/۲) و تلخیص المعجم (۲۲۶/۲)۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔
2689 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2690 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عَفِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ فَرِيضَتُهَا كَفَرِيضَةِ الْحَجِّ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2691 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلَوَانِيَّ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّمَا أَجْرُكَ فِي عُمْرَتِكَ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے عمرے کے بارے میں یعنی جو عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جو تم نے خرچ کیا ہے۔

2692 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّ لَكَ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ نَصَبِكَ وَنَفَقَتِكَ.

۲۶۹۰ - أخرجه الطبرانی في الأوسط (۶۵۷۲)؛ حدثنا محمد بن عبد الرحيم بن نعيم المصري نا سعيد بن عفير - به - وقال الطبرانی: (عبيد الله الذي روى عنه يحيى بن ايوب لهذا الحديث لقوة عبيد الله بن ابي جعفر - لم يرو لهذا الحديث عن ابي الزبير الا عبيد الله بن ابي جعفر - تفريده: يحيى بن ايوب - و المشهور من حديث العجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر عن جابر -) ال - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۰ / ۳)؛ (ويحيى بن ايوب ضعيف قال الذهبي في (الميزان)؛ وقد تفريده سعيد عنه عن جابر -) ال - و أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۹۶ / ۸ - ۲۹۷) في ترجمة ابي عصة نوح بن ابي مريم من طريقه عن محمد بن المنكسر عن جابر - به مرفوعا - قال ابن عدي: (ولما يعرف بهجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر و ابو عصة قد أخرجه ايضا عن ابن المنكسر و لعله سرقه منه -) ال - وقال ابن حجر في (التلخيص) (۲۳۶ / ۲)؛ (و ابو عصة كذبوه -) ال - وراجع بقية كلام ابن حجر على الحديث في (التلخيص) - و الحديث أخرجه - ايضا - البيهقي في الكبرى و ابو نعيم في العلية (۱۸۰ / ۸) و الخطيب في تاريخ بغداد (۲۳ / ۸) -

۲۶۹۱ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۴۷۲ - ۴۷۱ / ۱) من طريق علي بن مسلم الاصبهاني عن جعفر بن مكرم - به - و صححه - و أخرجه الطبرانی في الأوسط (۸۳۶) من طريق الحسين ابن ابريس العلواني - به - وقال: (لم يرو لهذا الحديث عن سفيان الا مسرانا -) ال - و أخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۳۳۸ / ۱) -

۲۶۹۲ - أخرجه المحكم (۴۷۱) من طريق صالح بن محمد بن حبيب العافظ نا سعيد اب سليمان نا قتاد بن ربعي عن ابن عون - به - وقال: (صحح على شرط الشيخين و لم يخرجاه -) ال -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عمرے کے بارے میں ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جتنی مشقت تم نے برداشت کی ہے اور جو خرچ کیا ہے۔

2693- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتِخَ الطَّوْفَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک طواف

کا آغاز نہیں کر لیتا۔

2694- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى

الْحَجِّ قَالَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحَدَهُ وَلَا

يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص

عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے گا صفا و مروہ

کے درمیان سعی کرے گا جب قربانی کا دن ہوگا تو وہ صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا اس وقت وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی

نہیں کرے گا۔

2695- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ حَجَّ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا

كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقِيلَ لِعَلِيِّ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ . فَقَالَ إِذَا

رَأَيْتُمُوهُ قَدْ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا . فَلَبَّى عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمُ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَنْهَى

عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ بَلَى . فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں حج کے لیے آئے راستے میں حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کے طور پر عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرنے سے منع کر دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ روانہ ہو چکے ہیں تو تم بھی روانہ

ہو جاؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو منع

نہیں کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے آپ نے عمرے کو تمتع کے طور پر ساتھ ملانے سے منع کر دیا ہے تو انہوں نے

جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے؟

2698-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ خَالِدِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّمَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍ بَعْدَهَا.

☆ ☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا تھا آپ ﷺ اس بات سے واقف تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

2699-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا أَبُو زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَدِمَ أَيْنَ جَنَّتْ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْرَبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي قَالَ وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَالَا إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ.

☆ ☆ عبد اللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آب زم زم پی کر آیا ہوں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے اسی طرح پیا ہے جیسے پینا چاہیے تھا؟ اس نے جواب دیا: اے حضرت ابن عباس! وہ کیسے (پیا جاتا ہے)؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم نے اسے پینا ہو تو اسے طرف رخ کرو اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور پھر تین سانسوں میں پیو اور زیادہ مقدار میں پیو پھر جب تم اسے پی لو تو تعالیٰ کی حمد بیان کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ منافقین (زم زم زیادہ مقدار میں نہیں پیتے۔)

2700-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۶۹۸- کذا اخرجہ الدارقطنی عن یحیی بن سعید عن اسماعیل بن عطاء فاخرجه عن اسماعیل بن عبد الله بن ابي
اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۶۰۸) من طريق و اخرجہ العاکم في المنازلک (۱/۴۷۲) من طريق یحیی بن سعید... به: کذا
الدارقطنی عن یحیی بن سعید... وقال العاکم: (صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه) - ا-
۲۶۹۹- اختلف فيه على عثمان بن الاسود: فاخرجه الدارقطنی لنا من طريق محمد بن بكار الريان عن اسماعیل بن زكريا عنه عن
سليكة عن ابن عباس- واخرجه ابن ماجه في الحج (۱۰۱۷/۲) باب: الشرب من زمزم (۲۰۶۱) من طريق عبيد الله بن موسى عن
محمد بن عبد الرحمن بن ابي بكر عن ابن عباس- وقال ابو بصير في الزوائد: (هذا اسناد صحيح رجاله موثقون) - ا-
العاکم في المنازلک (۱/۴۷۲) من طريق محمد بن الصباح: ثنا اسماعیل بن زكريا عن عثمان بن الاسود عن ابن عباس مباحث
العاکم: (حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه) ان كان عثمان بن الاسود سمع من ابن عباس - ا- و تحفه الذهبي
(قلت: لا والله ما لحقه: توفي عام خمس و مائة و اكير مشيخته: سعيد بن جبیر) - ا- و ذكر البخاري كل هذه
الاختلافات في التاريخ الكبير (۱/۱۵۸) (۴۶۸) في ترجمة: (محمد بن عبد الرحمن ابو غرارة القرشي) - و الحديث ايضا عند
في الكبير (۱/۱۲۴) و البيهقي في الكبرى (۵/۱۶۷) -
۲۷۰۰- اخرجہ البخاري في التاريخ الكبير (۱/۱۵۸) (۴۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الاسناد- و اخرجہ العاکم في
(۱/۴۷۲) من طريق محمد بن الصباح: به لكن باسقاط (ابن ابي مليكة) من اسناده-

عَائِلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ -
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2701 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التُّرُقِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ
عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِمَّنْ
دَاءَ .

☆ ☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر
بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔“

2702 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَبِّ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللَّهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشَبَعِكَ أَشْبَعَكَ
بِهِ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمِنِكَ قَطَعَهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جَبْرِئِيلَ وَسُقْيَا اللَّهِ إِسْمَاعِيلَ .

☆ ☆ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب

امناہ ضعیف: فیہ حفص بن عمر العدنی: ضعفه الحافظ فی التقریب (۱۶۲۶)۔

قال ابن حجر فی (جزء ما - زمزم لما شرب له) ص (۲۷-۲۸-ط): الصحابة - طنطا: (وقد ذكر الزهبي في الميزان (۱۸۵/۲) - هذا
رويت: في ترجمة عمر بن الحسن نبيخ الدارقطني في هذا الحديث: فقال: عمر بن الحسن الشناني القاضي ابو الحسن: ضعفه
القطبي: وجاء عنه انه كذبه: و كم بلابيا من ذلك!! قال الدارقطني: فسأل هذا الحديث - قال الذهبي: فلفظ اسم الدارقطني بسكونه عنه:
فهذا الاسناد باطل: ما اخرج ابن عيينة قط: بل المعروف حديثه جابر من رواية عبد الله بن الموصل - قلت - اي: الحافظ ابن حجر: بل
هي ان يكون الزي اسم في هذا الكلام: الذهبي: فانه تكلم فيه فلم يصب: و الدارقطني اهل من ان يقال في حقه هذا الكلام: فان عمر
الحسن لم يخرجه حتى يلزم الدارقطني ان يشرح حاله: و قد سلم الذهبي بثقة من بين عمر بن الحسن و ابن عيينة: فلماذا انحصر
مع عنده في عمر: و ليس آفة لهذا الحديث من عمر علي ما سببه - فقد اخرج الحاكم في المستدرک (۲۷۳/۱) قال: حدثنا علي بن
شاذان العمري: ثنا محمد بن عمامة: وقال: لهذا حديث صحيح الاسناد ان سلم من الجارودي اشبهى - فهذا كلام من عرف حال فهو لا
يكن: فان علي بن هيثم من اللاتيات: و نيخه محمد بن عمامة ثقة عنده: و ان كان ابن القطان و تبعه السندي قالوا: انه لا يعرف: فقد
الحاكم: و مع ذلك فقد ثبت في تصحيحه برفع لهذا الحديث و بوصله - اما الجارودي: فقد ذكره الخطيب في تاريخه (۲۷۷/۲) و قال:
عمرو - قلت: فهو كما قال: الا انه انفراد عن ابن عيينة بوصول لهذا الحديث: و مثله اذا انفرد لا يوجب به قبيح اذا خالف: فقد
في العمري: و ابن ابي عمير: و غيرهما من الحفاظ: عن ابن عيينة: عن ابن ابي نجیح عن مجاهد - و لو و ان كان مثله لا يقال
اي: فيكون في تقديره لو قال مجاهد: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فيكون مرسلًا - و قد اخرج سعيد بن منصور في
عن سفيان بن عيينة كذلك: و الحكيم الترمذي في نواسر الاصول عن عبد الجبار بن العلاء: عن سفيان كذلك: و كذا اخرج عبد
في مصنفه (۱۸۰/۵) رقم (۹۱۳۳) و الفاكهي ايضا من طريق عبد الرزاق عن سفيان كذلك: و كذا اخرج اللذري في كتاب تاريخ
من جده عن ابن عيينة كذلك: و هذا هو المعتمد: و لا عبرة بقول: الحكم للواصل: (الاوله) - له - قوله: ثنا محمد بن هيثم جابر اخرج ابن
في الصحیح (۱۰۱۸/۲) باب: الشرب من زمزم (۲۰۶۲) و ابن ابي شيبة في مصنفه (۲۵۸/۴) (۴۶۶/۵) و احمد في مسنده (۲۵۷/۲) و
في (۲۵۷/۱) و البيهقي (۲۰۲/۵) و ابو نعیم في اخبار اصفهان (۲۷/۲) و المقيلي (۲۰۲/۲) و الخطيب في تاريخه (۱۶۶/۱)
و الطبراني في الاوسط (۸۴۹) (۲۸۱۵) (۹۰۲۷) - و ضعفه البيهقي و البوصيري و غيرهما: و في كل طرفه مقال - وقد استقر
في بيان علله و الكلام عليه في جزء: (ما - زمزم لما شرب له) ص (۲۰ - فما بعد) -

آب زم زم کو پی لیا جائے تو اگر تم نے اسے اس لیے پی لیا ہوتا کہ تم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء نصیب کرے گا اگر اسے اس لیے پیا ہوتا کہ تمہارا پیٹ بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اس لیے پیا ہوتا کہ پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ختم کر دے گا یہ جبرائیل کی ٹھوک کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو سیراب کیا تھا۔

2703 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُثَنَّى

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلْزِقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنا چہرہ مبارک اور سینہ ملتزم کے ساتھ

ملاتے ہوئے دیکھا ہے۔

2704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود پر پیشانی لگائی۔

2705 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَلُوا أَيْدِيَهُمْ فَقُلْتُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری، ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے یہ حضرات جب حجر اسود کو استلام کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں

نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے کئی دفعہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2703 - أخرجه البيهقي في سننه (١٦٤/٥) عن سفیان بن عيينة - وهو ضعيف - وانظر التصريح (٢٢٩/١) -

2704 - أخرجه البيهقي (٧٥/٥) عن يحيى بن سليمان أبو سعيد الجعفي به - وابن يمان ضعيف الحديث كما سبق - لكن أخرجه الشافعي في

اللام (١٧٠/٢) وعنه البيهقي في المعرفة (٢٠٦/٧) باب السجود على الحجر الأسود مع التقبيل (٩٨٢٠) عن سعيد بن جبير عن ابن جريج عن

جعفر قال: رأيت ابن عباس جاء يوم التروية مسجداً رابه فقبل الركن ثم سجد عليه ثم قبله ثم سجد عليه ثلاث مرات - فقلت

سوفوقاً على ابن عباس - وأخرجه موقوفاً أيضاً الشافعي في اللام (١٧٠/٢) والبيهقي في الكبرى (٧٥/٥) والمعرفة (٢٠٦/٧) (٩٨٢٢) عن

مسلم بن خالد عن ابن جريج عن محمد بن عباد بن جعفر قال: رأيت ابن عباس ... فذكره موقوفاً - وابن جريج مدلس وقد عمن -

مسلم بن خالد: وهو الزنجي - وهو ضعيف الحديث - وأخرجه البيهقي في الكبرى (٧٤/٥) عن طريق جعفر بن عبد الله الفرشي عن

محمد بن عباد بن جعفر أنه رأى ابن عباس ... ثم قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هكذا - فزاد فيه: الرفع - وهو في

سيرة وجه آخر لكن فيه وهم واضطراب - راجع: تلخيص العبير للابن حجر (٢٦٦/٢) - ورواه من وجه آخر عن ابن عباس في العمدة

بمسندني ليس فيه ذكر السجود -

2705 - أخرجه البيهقي في سننه (٧٥/٥) عن ابن جريج به -

2706- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ الرُّكْنَ اليماني وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھ دیتے تھے۔

2707- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي بِعُقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عُمَرَ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَحْمٌ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے، خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو اس وقت جب تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

2708- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

2707- أخرجه البيهقي في سننه (٧٦/٥) عن عبد الله بن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس به مرفوعاً- وعبد الله بن مسلم ضعيف: فقلعه من طريق فيه فأخرجه مرة عن مجاهد عن ابن عباس ومرة أخرى عن سعيد عن ابن عباس وقد يكون أخرجه عنهما جميعاً- وعلى كل حال فهو ضعيف لا تصح روايته-

2707- أخرجه ابن خزيمة في صحيح (١٨٠/٤) (٥٦٤): حدثنا يونس بن عبد الأعلى... بإسناده وسنه- وأخرجه الحاكم في المستدرک (٤٥٢/١) والبيهقي في الكبرى (١٩٠/٥) باب: ما لا يأكل المهرم من الصيد والظهاوي في المعاني (١٧١/٢) باب الصيد يذبحه الحلال في الحمل لقل للمهرم ان يأكل منه ام لا! وابن عبد البر في الاستذكار (٢٧٧/١١) من طريق عن ابن وهب... بإسناده- وأخرجه ابو حنبل في المحج (٤٢٨/٢) باب: لحم الصيد للمهرم (١٨٥١) والترمذي في المحج (٢٠٤٠٢/٢) باب: ما جاء في اكل الصيد للمهرم (٨٤٦) والنسائي في المناسك (١٨٧/٥) باب: اذا اتاه المهرم الى الصيد فقتله الحلال ومن طريقه ابن عبد البر في التمهيد (٦٢/٩) والاستذكار (٢٧٨/١١) وابن حبان في المحج (٢٨٢/٩) باب: ما يباح للمهرم وما لا يباح (٢٩٧١) عن قتيبة بن سعيد عن يعقوب بن عبد الرحمن... به- وأخرجه - ايضاً: احمد (٢٦٢/٢): ثنا سعيد بن منصور وقيس بن عيسى قال: ثنا يعقوب بن عبد الرحمن به- وقال الترمذي: (المطلب لا تعرف له سماعاً من جابر) وقال النسائي: (عمرو بن ابي عمرو ليس بقوي في الحديث وان كان روى له مالك) - وقال ابن ابي حاتم في (المراسيل) ص (٢١٠): (المطلب بن عبد الله عامة احاديثه مراسيل لم يدرك احداً من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا رسول بن سعد وسليمان بن الاكوع ومن كان قريباً منهم ولم يسمع من جابر ولا من يزيد بن ثابت ولا من عمران بن حصين) - ال- ونقل الترمذي نحوه عن البخاري: كما في (العلل الكبرى) للترمذي ص (٢٨٦-٢٨٧) - ولقد قال ابن الترمذي في الجوهر النقي (١٩١/٥) وابن عبد البر في (المناسك) (١٢٨/٢) وله علة أخرى وهي ضعف عمرو بن ابي عمرو: مولى المطلب - قال ابن خزيمة: (خير ساقط: لانه عن عمرو بن ابي عمرو وهو ضعيف) - ال- وقد اختلف عليه في اسناده ايضاً: كما نراه في (نصب الرابة) (١٢٨/٢) - وقد ضعفه ابن الترمذي وغيره برئذ العلل المذكورة - قال الترمذي: (حديث جابر حديث مفسر - والمطلب لا تعرف له سماعاً عن جابر - والعمل على هذا عند أهل العلم - لا يرون بالصيد للمهرم بأساً: اذا لم يصطده او ليصده من اجله - قال الشافعي: لهذا من حديث روي في هذا الباب واقيس - والعمل على هذا - وهو قول احمد واهله) - ال-

2708- أخرجه الشافعي في الامم (٢٠٨/٢) باب: طائر الصيد وفي المسند في المحج (٢٢٢/١-٢٦٢- ترتيب المسند) باب: فيما يباح للمهرم وما يهرم وما يترتب على ارتكابه من المحرمات مثال الجنائيات (٨٢٩) ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في (المعرفة) في المناسك (٤٢٩/٧) باب: ما يأكل المهرم من الصيد (١٠٥٧٩) - وابن ابي يحيى شيخ الشافعي هو الامامي المتروك بل كذبه بمفسوم و... الشافعي حسن الظن به-

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2709 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
بْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2710 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سَلِمْةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2711 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ ابْنُ
أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَمَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمَانَ بْنُ بِلَالٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو
نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2712 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَمَنَ
الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَذَكَرْتُ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَإِنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ قَوْلُهُ اصْطَدْتُهُ لَكَ وَقَوْلُهُ وَلَمْ

۲۷۰۹ - اخرجہ الطحاوی فی البطانی (۱۷۱/۲) عن ابن ابی داود باسناد آخر فقال ابن ابی داود: حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا ابراهیم بن
سويد حدثني عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن ابی موسی عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بہ - کذا من سنن ابی موسی - وراجع
نصب الرایة (۱۲۸/۲) تلخیص المعبر (۲۷۶/۲) مجمع الزوائد للسیوطی (۲۲۲/۲) -

۲۷۱۰ - اخرجہ الشافعی فی الموضع السابق ذکرہ و من طريقه البیهقي فی المعرفة (۱۲۰/۷) باب: ما یأکل الحرام من الصيد (۱۰۵۸۲) و
اخرجہ ابیضا الطحاوی فی البطانی (۱۷۱/۲) من طریق عبد العزیز - و هو المدوردی - بہ - وقال البیهقي: (فكنا قال الشافعی و ابن
ابی یحیی احفظ من المدوردی - بہ - وقال البیهقي: (فكنا قال الشافعی و ابن ابی یحیی احفظ من المدوردی و سليمان مع ابن ابی
یحیی احفظ من المدوردی - قال احمد: وكذلك اخرجہ یعقوب بن عبد الرحمن اللکهندي و یحیی بن عبد اللہ بن سالم و غیرهما
عن عمرو عن المطلب عن جابر عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم) - بہ - و هو الکلام فی المدوردی -

۲۷۱۱ - راجع ما قبلہ - و للمحدث ثامر بنحوه من رواية عثمان بن خالد العثماني ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر بنحوه مرفوعاً - اخرجہ
ابن عدی فی (الکامل) (۲۰۰/۶) بتحقیقنا ۲ فی ترجمة عثمان بن خالد و الخطيب فی (الرواة عن مالك)؛ كما فی تلخیص المعبر لابن
عمر (۲۷۶/۲) - وقال ابن عدی غیر معلول عن مالك و لا اعلم برؤية غیر عثمان بن خالد و ذکر ابن عدی ان احاديث عثمان كلها لم
محلولة - و ذکر الخطيب انه نحرده به عن مالك - وقال ابن حجر و عثمان ضمنت جماً -

يَأْكُلُ مِنْهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عَنْ عُثْمَانَ.

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد (حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوا میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا میں نے ایک نیل گائے کو دیکھا اور اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا پھر میں نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا اور اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور میں نے اسے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان حضرات نے وہ گوشت کھالیا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتادی گئی تھی کہ میں نے اسے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ”یہ میں نے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا“ اور یہ الفاظ ”نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھایا“ اس کا تذکرہ صرف معمر نامی راوی نے کیا ہے۔

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ایک محکم آیت ہے:
”ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو اس وقت شکار کو قتل نہ کرو۔“

اس آیت کی تفصیل کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے اس کے مفہوم کے بارے میں قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں کیا جاسکتا۔

اس حوالے سے ایک اختلافی مسئلہ یہ ہے: جو شخص شکار کو مار دیتا ہے اس پر واجب کیا ہوگا؟ اس شکار کی قیمت لازم ہوگی یا اس کی مانند (جانور صدقہ کرنا) لازم ہوگا؟

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسکے مثل کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک آدمی کو قیمت کی

۲۷۴- اخرجہ البخاری فی جزاء الصيد (۱۸۳۱) باب: اذا صاد الحلال فاقصدی للمحرم الصيد اكله۔ و باب: اذا رای المحرمون صيدا فضعفوا: فظن الحلال (۱۸۳۲) و فی المنازی (۱۱۹۹) باب: غزوة العديبية و مسلم فی الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و النسائي فی المناسك (۱۸۵/۵-۱۸۶) باب: اذا ضحك المحرم: فظن الحلال للصيد..... و ابن ماجه فی المناسك (۲۰۹۲) باب: الرخصة فی ذلك اذا لم يصده له من طرف عن يحيى بن ابي كثير بنونا الاسناد۔ و اخرجہ عثمان بن عبد الله بن موصعب عن عبد الله بن ابي قتادة..... به۔ اخرجہ البخاری فی جزاء الصيد (۱۸۲۴) باب: لا يتخير المحرم الى الصيد: لكي يعطاه الحلال و مسلم فی الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و النسائي فی المناسك (۱۸۶/۵) باب: اذا اتار المحرم الى الصيد: فقتله الحلال و الطحاوي فی المناسك (۱۷۳/۲) و احمد فی المسند (۲۰۲/۵) و اخرجہ صالح بن ابي حسان عن عبد الله بن ابي قتادة..... به۔ اخرجہ احمد (۲۰۷/۵) و اخرجہ عبد العزيز بن رفيع عن عبد الله بن ابي قتادة..... به۔ اخرجہ مسلم فی الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و احمد (۲۰۵/۵-۲۰۶) و ابن حبان (۲۳۹۶۶) و البيهقي (۲۲۲/۵)۔ و اخرجہ مالك فی الحج (۲۵۱/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد: عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة..... به۔ و من طريق مالك اخرجہ البخاری فی المناسك و الصيد (۵۴۹۱) باب: ما جاء في الصيد و مسلم فی الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹۶) و الترمذي فی الحج (۲۰۵/۲) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸۴۸) و الطحاوي فی المناسك (۱۷۳/۲) و احمد فی المسند (۲۰۱/۵)۔ و اخرجہ مالك عن ابي النضر - مولى عمر بن عبید الله التيمي - عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة..... به۔ اخرجہ مالك فی الموطا فی الحج (۲۵۰/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد (۷۶) و البخاری فی جزاء الصيد (۲۷-۲۶/۴) باب: لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد (۱۸۳۲) و مسلم فی الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹۶) و ابو داود فی المناسك (۱۷۱/۲) باب: لحم الصيد للمحرم (۱۸۵۲) و الترمذي فی الحج (۲۰۲/۲) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸۴۷) و النسائي فی الحج (۱۸۲/۵) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد و البيهقي فی المعرفة (۱۲۸/۷) باب: ما باكل المحرم من الصيد (۱۰۵۷۶)۔

ادا ہوگی یا اس کی مثل کی ادائیگی دونوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اس کی قیمت ادا کر دے اگر وہ چاہے تو اس کی مثل کی مانند جانور خرید کر (اس کی قربانی کر لے یا صدقہ کر لے)۔

اس بات پر تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے اگر حالت احرام والا شخص شکار کو قتل کر دیتا ہے تو اس پر بدلہ دینا لازم ہے کیونکہ اس بارے میں قرآن کی نص موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص حرم کی حدود میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے تو حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اس شخص کو بھی بدلہ دینا لازم ہوگا۔ امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات نقل کی ہے ایسے شخص پر کوئی بدلہ لازم نہ ہوگا۔

اس بارے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے حرم کی حدود میں شکار کو مارنا حرام ہے اختلاف صرف اس کے کفارے کے بارے میں پایا جاتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کیا انہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم نے اسے امن والا حرم بنایا ہے“

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن مکہ کو قابل احترام قرار دے دیا تھا“۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس کے کفارے لازم ہوگا جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

2713 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ فَأَهْدَى لَهُ طَائِرٌ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَا أَكُلُ مِمَّا لَسْتُ مِنْكُمْ إِكْلًا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ فِي ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ إِنَّمَا اضْطَيْدَ لِي وَأُمِيتَ بِاسْمِي .

☆ ☆ یحییٰ بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے چند اور لوگوں سمیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا، انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں پرندہ پیش کیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسرے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ اسے کھالیں اور فوراً اسے کھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا: کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے آپ نہیں کھاتے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کے بارے میں میری حیثیت تمہاری طرح نہیں ہے اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔

۱۔ بدلیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

2713 - أخرجه عبد الرزاق في المناسك (622/6) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (826) و من طريقه البيهقي في الكرم (191/5) بهذا الإسناد - و أخرجه عبد الرزاق في المناسك (622/6) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (826) عن معمر بن عمار بن عروة عن أبيه - و أخرجه النسائي عن مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الله بن عاصم بن ربيعة قال: قال رسول الله - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (622/7) باب: ما يأكل المحرم من الصيد (1094) -

2714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ الْكَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي رَجُلٌ أُكْرَى فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَا حَجَّ لَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ مِثْلَ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لَكَ حَجًّا .

☆ ☆ ابو امامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اس طرح چیزیں کرائے پر دیتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں: تمہارا حج نہیں ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: جس مسئلے کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جب تم اپنے پروردگار کے فضل کو تلاش کرو۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حج ہو گیا ہے۔

2715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نُكْرَى ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . وَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆ ☆ ابو امامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں (حاجیوں کو) کرائے پر (سواری) دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور یہ فرمایا: تم حاجی ہو۔

2716 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2717 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ - يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ - عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَمَّنْ لَيْقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ فَيَجْعَلَ يَقُولُ لَا حَرَاجَ لَا حَرَاجَ .

☆ ☆ اخرجہ ابن ابی حاتم من طریق عباد بن العوام عن العلاء بن المسيب - و اخرجہ عبد الرزاق عن الثوري عن العلاء بن المسيب - لكنه قال: (عن رجل من بني تميم) بدلًا من (ابن أمية التيمي) - كذا في (التعليق البطني) -

☆ ☆ اخرجہ الواحدي في (ابواب النزول) ص (٤١) من طريق عيسى بن مسعود حدثنا مروان بن معاوية الفزاري -

☆ ☆ اخرجہ احمد (١٥٥/٢): ثنا عبد الله بن الوليد - يعني: العيني - ثنا سفیان - بسندنا الامراء -

☆ ☆ اخرجہ البخاري (٢٨٢/٤): كتاب الحج: باب الذبح قبل العمل - رقم (١٧٢١) و البيهقي في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج:

الذبح و التفسير في عمل يوم النحر من قضا الطرق -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہو یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2718 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ فَمَاذَا كَرِهَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنِ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

☆☆ علاء بن مسیب بن نویم سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صاحب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔

اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2719 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو الْمُفْقِيمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نُّكْرِي فَهَلْ لَنَا حَجٌّ قَالَ أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُونَ الْجَمَارَ وَتَحْلِقُونَ رُءُوسَكُمْ قُلْنَا بَلَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ) فَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ.

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ (حاجیوں کو جانور) کرائے دیتے ہیں تو کیا ہمارا حج ہو جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے، میری عرفات میں نہیں جاتے، جمرات کو نکریاں نہیں مارتے، اپنا سر نہیں منڈواتے، ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: میں نے مجھ سے سوال کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے: ”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2720 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هَدَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ عَزْرٍ ابْنِ عَبَّاسٍ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صَرُورَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

2718 - لکننا قال عبد الرحمن - وهو ابن مسعود - عن سفیان - وهو عن سفیان بن عیینہ - عن النبی - وقد ساء عبد الواحد بن زبیر - وعطاء بن عطاء - ابن عباس - أراه رفعه قال لا يقولن أحدكم إني صرورة.

امامة النبی -

2719 - أخرجه احمد في المسند (2/100): لنا اسباط -

وَجْهَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب امام محدث حافظ ابو فضل بغدادی، سمع عبداللہ بن بکر سہمی، و ابان نعیم، و عبدصمد بن نعمان، و عفان، و مسلم بن ابراہیم، و طبقہم۔ و روی عنہ یحییٰ بن صاعد، و اسماعیل صفار، و ابو بکر نجاد، و عثمان بن سماک و خلق۔

2724 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی اور مرد احرام میں اپنے سر کو کھلا رکھے گا۔

2725 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَأَذَّ

لَقِينَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلَى وُجُوهِنَا سَدَلًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم (خواتین) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئیں، ہم حالت احرام میں تھیں جب کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتیں۔

2724 - اخرجہ ابن عدی فی الكامل (۱۹/۲) - بتحقیفنا ۱ و عنہ البیہقی فی الكبرى (۱۷/۵) و اخرجہ العقیلی (۱۱۶/۱) و الطبرانی فی الکبیر

(۲۷۰/۱۲) و الاوسط (۶۱۲۲) من طرق عن عبد اللہ بن رجاء..... بہ - وقال ابن عدی: (وهذا الحديث لا اعلم برفعه عن عبید اللہ غیر ابن

الجبیل لندا - و ابو الجبل لا اعرف له کثیر شیء، و هو معروف بوضوئین الحديثین) - ال - وقال الطبرانی فی الاوسط: (لم يرفع هذا

الحديث عن عبید اللہ بن عمر الا ابوب ابو الجبل تغرد به عبد اللہ بن رجاء) - ال - قلنا: و ابو الجبل ضعفه يحيى بن معين وغيره

وذكر له ابن عدی و العقیلی لهذا الحديث فی ترجمته فی الضعفاء - قال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۹۲/۲): (وقال الدارقطنی فی عللہ

ایوب لهذا ضعفه و قد خالفه جماعة کابن عیینة و قسام بن حسان علی بن مسهر و عبد الرحمن بن سلیمان و ابن سیر و اسحاق

الذری و غیرهم فرواه عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً و هو الصواب - انتهى - وقال البیہقی: و ابو الجبل ضعفه

عند القائل المسلم بالحديث و المحفوظ موقوف - انتهى - و قال ابن القطان فی کتابہ: ایوب بن محمد ابو الجبل مختلف فيه: فقال ابن

زرعة: منكر الحديث - وقال ابو حاتم: لا بأس به - فخرج من هذا ان حديثه غیر صحيح - انتهى کلامه - و اخرجہ ابن عدی فی الكامل

العقیلی فی ضعفائه و اعلاه بابي الجبل و قال: لا يتابع علی رفته انما يروى موقوفاً - انتهى -

2724 - اخرجہ البیہقی فی سننه (۱۷/۵) کتاب الحج باب المرأة لا تتقب في امراسها و لا تجلس القفلانين من طريق الدارقطنی به

تنبيه: و رفع فی المطبوع من سنن الدارقطنی عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: فذكره مرفوعاً - و الصواب: مرفوعاً كما

انتبهناه و هو الذي ذكره البیہقی فی السنن و الذي اتته الزیلعی فی نصب الرایة (۲۷/۲) -

2725 - اخرجہ ابو داود فی المناسك (۱۱۶/۲) باب: فی المحرمة نطقي و جوسوا (۱۸۳۲) و ابن ماجه فی المناسك (۹۷۹/۲) باب: المحرمة

تسدل الثوب علی و جوسوا (۲۹۲۵) و ابن خزیمه (۲۰۲/۶ - ۲۰۶) (۲۶۹۱) و البیہقی فی الحج (۱۸/۵) باب: المحرمة تجلس الثوب من علی

فیسنر و جوسوا و نجافى عنه و ابن الجارود (۱۸) من طريق يزيد بن ابي زياد..... به وقال البیہقی: (و كذلك اخرجہ ابو عروبة

محمد بن فضیل و علی بن عاصم عن يزيد بن ابي زياد و هاللموم سليمان بن عويبة فيما روي عنه عن يزيد فقال: عن مجاهد قال: قالت

ام سلمة..... فذكره - و يزيد بن ابي زياد ضعفه كهر فظهور و صدر بطلان قاله ابن حجر في (التفريب) (۳۶۵/۲) -

2726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرُّكْبَانَ أَرْسَلْنَا يَدَانَا مِنْ فَوْقِ رُءُوسِنَا عَلَى وُجُوهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا. خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم حالت احرام میں تھے جب ہمارا کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے سروں پر موجود کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتی ہیں اور جب وہ گزر جاتا تو ہم اُسے ہٹا دیتی تھیں۔

2727- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ الرُّكْبُ فَسُدُّ الْمَرْأَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں، ہم حالت احرام میں تھیں، کوئی سوار اُسے پاس سے گزرتا تو عورت اپنے سر پر موجود کپڑے کو اپنے چہرے کے آگے کر لیتی۔

2728- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَّتْ بَرَجُلٍ نَاقَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكْفَنَ فِي ثَوْبِهِ وَيُغْسَلَ وَلَا يَغْطَى وَجْهَهُ وَلَا يُمْسَ طَبِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا، وہ حالت احرام میں تھا، اس کا حال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، اسے غسل دیا جائے لیکن اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہ جائے، اسے خوشبو نہ لگائی جائے، قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمْلٌ بِالْبَيْتِ وَالْبَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل کرنا لازم نہیں ہے۔

2726- أخرجه الطبراني في معجمه (280/22) رقم (608)؛ حدثنا أبو يحيى الرازي؛ حدثنا محمد بن أبي عمير؛ وفي (291/22) رقم (926)؛ حدثنا أحمد بن عمرو الخليل؛ ثنا يعقوب بن حميد؛ كلاًهما - محمد بن أبي عمير و يعقوب بن حميد - قال: حدثنا سفیان عن يزيد بن - و سميت ذكره الزيلعي في نصب الراية (96/2) و عزاه للطبراني و السارقطني ما كذا عليه - وقال السبسي في مجمع الزوائد (222/3)؛ أخرجه الطبراني في الكبير و فيه يزيد بن أبي زياد نفع ابن المبارك وغيره و ضعفه جماعة - (2727) - تقدم - و سياتي قريباً من طرق عديدة -

2729- أخرجه الشافعي في مسنده (96) ترتيباً؛ أخبرنا سعيد عن ابن جريج عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال: (ليس على النساء رملة بين الصفا و المروة) - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في سننه (86/5) كتاب الحج باب: لا رمل على النساء -

2730 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ . وَقَالَ
ابْنُ بُهْلُولٍ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَا عَلَى الْمَرْوَةِ . وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون صفا و مروہ کے بالکل اوپر نہیں چڑھے گی اور وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے
اپنی آواز بلند نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں: خاتون صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی۔

2731 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ
وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت اللہ (کے طواف کے دوران) اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا
خواتین پر لازم نہیں ہے (یعنی ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے)۔

2732 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ عِدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ
فَمَاتَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَغَطُّوا
وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص عرفہ کے دن صبح کے وقت اپنی سواری سے گر گیا اور
حالت احرام میں تھا اس کا انتقال ہو گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی
اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ
قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

2733 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ وَلَا تَخْمَرُوا رَأْسَهُ .

2730 - أخرجه البيهقي في سننه (٤٦/٥) كتاب الحج باب المرأة لا ترفع صوتها بالتلبية من طريق الدارقطني به - و إسناده صحيح
رجالہ تفات -

2731 - تقدم تخرجه من طريق سعيد عن ابن جرير -

2732 - أخرجه البخاري (٥٤٢/٤) كتاب جزاء الصيد باب المحرم يموت بعرفة ولم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يودي عنه بقوم

الحج للحدیث (١٨٤٩) و مسلم (٨٦٥/٢) كتاب الحج باب ما يفعل بالمحرم اذا مات الحدیث (١٢٠٦) و ابو داود (٢٩٩/٢) كتاب

الجنائز باب المحرم يموت كيف يموت الحدیث (٢٢٢٨) و الترمذي (٢٧٧/٢) كتاب الحج باب ما جاء في المحرم يموت في

احرام الحدیث (٩٥١) و النسائي (٢٩/٤) (١٩٧/٥) و ابن ماجه (١٠٢٠/٢) كتاب المناقب باب المحرم يموت الحدیث (٢٠٨٤) و

الهيثمي (٤٦٦) و احمد (٢٤٩/٢٢٠/١) من طريق عن عمرو بن دينار به - و للحدیث طريق اخرى عن سعيد بن جبیر -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں۔"

2734- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعَ عَمْرُو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاذْفَنُوهُ فِي ثَوْبِهِ وَلَا تَخْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور فوت ہو گیا وہ شخص حالت احرام میں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں دفن کر دو تم اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

2735- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ قَالَ خَمِرُواهُمْ وَلَا تَشْبَهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں فوت ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم اسے ڈھانپ دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2736- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَمِرُوا وُجُوهُ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَشْبَهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے مردوں کے سرے ڈھانپ دیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2738- قُرَاءَةُ عَلِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

۲۷۳۸- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۶) كتاب الجنائز: باب المحرم يموت من طريق حفص بن غياث عن ابن جريج به - قال البيهقي: (وقدنا ان صح بنسود لرواية ابراهيم بن ابي هرة في الامم بتفسير الوجه الا ان ابا عبد الله العاقل و ابا سعيد بن ابي عمرو الجعفي ان ابا العباس محمد بن يعقوب حدثنا: ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل: ثنا بعض الكوفيين: وهو عبد الرحمن بن صالح... فذكر معنا العميت بمثله - قال عبد الله: فحدثت به ابي: فانكره وقال لنا اخفا فيه حفص فرفعه: وحدثني من هجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء مرسلًا - قال الشيخ - يعني: البيهقي -: وكذلك أخرجه التوري وغيره عن ابن جريج مرسلًا - ودوي عن علي بن عاصم عن ابن جريج كما أخرجه حفص وهو وهم - والله اعلم - (۱) -

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَمِنَ فَوْقَ بَعِيرِهِ فَوَقَصَ وَقَصَّ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبِسْوَةَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَخْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْبَى . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ هَلْ أَخْبَرَكُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنَ خَرَّ الرَّجُلُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اسے اس کے یہی دو کپڑے (یعنی احرام کے دو کپڑے) پہنا دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا سعید بن جبیر نے آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ وہ شخص کون سی جگہ پر گرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2739- قُرِّءَ عَلَيَّ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرُو إِيَّايَ عَنْهُ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2740- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَمِنَ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَهُ وَقَصَّ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبِسْوَةَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَخْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو اس کا سر ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

2741- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

2738- تقدم من طريق الحكم بن عتيبة عن محمد بن عمرو - وهذا أخرجه البيهقي في الكهربي (2/291) كتاب الجنائز بابية المصوم

بسموت من طريق عيسى بن يونس ثنا ابن جريج به - و محمد بن عمرو بن عبد العزيز بن أبي رواد قال المافظ في التفسير (1/588)

(صلى بطنى) وكان مرعباً فرط ابن عباس فقال اشرك - 51-

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرِو إِيَّايَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2742- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدًا

الْحَسَنَ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا عَائِدَةُ الْمُكْتَبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَاتَ فِي هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو کسی حاجی یا عمر نے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام میں) فوت ہو جائے گا اس کی پیشی نہیں ہوگی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی، ابوحسن کوفی، نزیل واسط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار

یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۵۷)۔

2743- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَر

رَزَقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي آدَمَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ لَهُ أَيُّذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ . قَالَ تَعَمُّ قَالَ فَأَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْلُقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَيْدِيَّةَ فَأَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُطْعِمَ لِرُقَا بَيْنَ بَيْتَيْ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

2742- أخرجه أبو جلي (٤٦٠٨) و أبو نعيم في العمية (٢٦٥/٨ - ٢٦٦) و الخطيب في التاريخ (٢٦٩/٥) و ابن عمري في الكامل (٦١/٧) من طرق عن عائذ به و اعلمه ابن عمري في الكامل و السويطي في المجمع (٢١١/٢) و ابن عمري في تنزيه الشريعة (١٧٢/٢) - بعائذ لعنا و هو ضعيف عند آفة الحديث - وقد أخرجه ابن عمري في الكامل (٦١/٧) من طريق أبي البختري: عبد الله بن محمد بن تاركنا لا حسين بن علي الجعفي: ثنا محمد بن مسلم الطائفي عن سفيان الثوري عن رجل عن عطاء به - وقال أبو البختري: يقال لعنا الرجل: عائذ بن مشير - قلت: وقد اختلف فيه علي محمد بن مسلم و ذكره ابن عمري و جوه الاختلاف فيه: ثم قال (٦٢/٧): (و كل لعنا الا هاديث غير محفوظة) - الا حوله طريق آخر: فأخرجه الطبراني في الأوسط (٥٢٨٨) من طريق محمد بن صالح العموي: ثنا حسين بن علي الجعفي عن جعفر بن برقان: حدثني الزهري عن عمرو عن عائشة - به - وقال الطبراني: (لم يرو لعنا الحديث عن الزهري الا جعفر بن برقان - فخر به: حسين الجعفي) - الا - قلت: و في الاسناد علق: من روا: تفرد جعفر بن برقان به و هو ضعيف: ثم انه احد وجوه الاختلاف علي حسين بن علي الجعفي و بقت الإشارة الي الاختلاف في روايته في لعنا الحديث - وقال السويطي في المجمع - ايضاً - (٢١١/٢): (و في اسناد الطبراني: محمد بن صالح العموي لم اجد من ذكره) - الا - لكنه قال: (و يقية رجاله رجال الصحيح) و غفل عن جعفر ابن برقان - و الحديث ناقد من حديث جابر بن عبد الله مرفوعاً بنحوه - أخرجه ابن عمري في الكامل (٥٥٦/١) - بتحقيقنا (في ترجمة اسماء بن بشر: أبو يعقوب الكاهلي) و قال: (و هو في عماد من يضع الحديث) - الا - و اسند كذبته عن أبي بكر بن أبي شيبة و موسى بن عمار بن الصالح - 2743- أخرجه البخاري في المصنف (١٨١٧-١٨١٨) باب: النسك ثاة و في المنذري (٤١٥٩) (٤١٩١) باب: غزوة المدينة و الطيالسي (٢١٠٦٥) و ابن خزيمة (٢٦٧٧-٢٦٧٨) و ابن حبان (٢٩٧٩-٢٩٨١) و البيهقي في الكبرى (٨٧/٥) و الطبراني في الكبير (١٩/رقم ٢٢٤-٢٢٥) من طرق عن ابن أبي نجيع به -

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سر منڈوائیں حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے نبی اکرم ﷺ نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول دیں گے کیونکہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے متعلق حکم نازل کیا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک جانور قربان کر دیں یا تین دن روزہ رکھ لیں۔

2746- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَسَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ بَحْتٍ قَدِرٍ لَهُ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُؤْذِيكَ هَوَامُ رَأْسِكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ اخْلِقْ . فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَالصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے یہ حدیبیہ کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوادو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔“

روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے صدقے سے مراد یہ ہے: چھ مسکینوں کو ایک ”فرق“ دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے: بکری کی قربانی دینا جائے۔

2746- أخرجه البخاري في المرض (5665) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع، و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الراس للمصرم اذا كان به اذى ووجوب الفدية..... و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المصرم يحلق راسه في اهرامه ما عليه و ابن خزيمة في صحيحه (2677) و ابن حبان في الحج (292/9) باب: الكفارة (2981) و الطبراني في التفسير (2266) و الواحدي في اسباب النزول ص (27) و الطبراني في الكبير (19/رقم 223-226) و البيهقي في الكبير (5/50) من طرق عن سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و بسو حديث ايوب عن مجاهد- و أخرجه البخاري في المحصر (1814-1815) و في المغازي (196) باب: غزوة الحميصة و في الطب (572) باب: الحلق من الاذى و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الراس للمصرم اذا كان به اذى..... و ابو داود في السنن (1869) باب: في الفدية و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المصرم يحلق راسه في اهرامه ما عليه و في التفسير (2972) و النسائي في السنن (5/195-196) باب: في المصرم يوزنه القل في راسه و في... كما في التحفة (202/298/8) و الطبراني في تفسيره (2268-2269-2270) و ابن الجارود (150) و البيهقي (5/50-51) و الطبراني في الكبير (19/رقم 225-227-228) من طرق عن مجاهد..... به-

2747 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

نَسْرِ هِنْدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبِأَصْلِ كُلِّ نَعْرَةٍ وَبِأَعْلَاهَا فَمَسَلَهُ أَوْ صَوَّابٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ هَذَا لِأَذَى أَمَعَكَ نُسْكٌ. قَالَ: قَالَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ أَصْعٍ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ كُلِّ مَسْكِينَيْنِ صَاعٌ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس تکلیف میں ہو، کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

2748 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُزْنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرَمِ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ قَالَ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفِّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے حالت احرام والے شخص کے بارے میں جو اپنے ناخن تراش لیتا ہے یہ فرماتے ہیں: وہ ہر ایک ہتھیلی کی طرف سے اناج کا ایک صاع کھلائے گا۔

2749 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مَنَى إِلَى وَجْهِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ منیٰ سے ہی جس طرف بھی ان کا رخ ہوتا تھا واپس چلے جایا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا کریں (وہاں سے گھر جایا کریں) البتہ آپ ﷺ نے حیض والی عورتوں کو یہ اجازت دی (کیونکہ وہ طواف کے لیے بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن اسحاق مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے یہ ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۱)۔

2747 - أخرجه أبو داود في الصحيح (178/2) باب: في الفدية (1808) من طريق يزيد بن زريع عن داود بن - و أخرجه حماد عن داود عن النسفي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن - هكذا قال حماد عن داود عن أبي داود في الصحيح (178/2) باب: في الفدية (1807) - وأخرجه أبو وائل عن كعب بن عجرة بنحوه - أخرجه النسائي في المناسك (190/5) باب: في المحرم يوزن الفحل في ربه - و أخرجه عبد الله بن مفضل عن كعب بن عجرة - أخرجه ابن ماجه في المناسك (1028/2) باب: فدية المحصر (2079) - وأخرجه محمد بن كعب عن كعب بن عجرة - أخرجه ابن ماجه في المناسك (1029/2) باب: فدية المحصر (2080) -

2748 - إسناده ضعيف فيه المغيرة بن الأشعث - قال العقبلي (لابن ماجه على حديثه) - و انظر الضعفاء الكبير (177/6) و الميزان (188/7) -

2750- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَثَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو- رَفَعَ الْحَدِيثَ- قَالَ مَنْ أَكَلَ كِرَاءَ بَيْوتِ مَكَّةَ أَكَلَ نَارًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے۔

2751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا جُعِلَ الْحَصَى لِطَحْصِي بِهِ التَّكْبِيرُ يَعْنِي طَحْصِي الْجِمَارِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے: اس کے ساتھ تکبیر بھی کہی جائے۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

2752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَتَحْتَسِبُ أَنَّهَا تَنْقُصُ فَقَالَ إِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا رُفِعَ وَكَوَلَا ذَلِكَ رَأَيْتَهَا أَمْثَالَ الْجِبَالِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ جو جمرات کو ہر سال اتنی کنکریاں رمی جاتی ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں یہ ختم ہو جائیں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں انہیں اٹھالیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو تمہیں یہاں پہاڑوں کی طرح (کنکریوں کے ڈھیر) نظر آئیں۔

2753- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَمُرَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعْجِلِ الرَّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر

2750- لهذا الحديث اختلف فيه علي عبيد الله بن ابي زياد: فخرجه ابو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن ابي يزيد) - وذكر الحديث في لؤلؤة سباني عند المارقطني في البيوع - و سباني فخرجه ان شاء الله - وانظر: نصب الراية (١/١٠٦) -

2751- لهذا الحديث رجاله ثقات - ومحمد بن مسلم: لم يزل يروي: فانه لم يزل يروي: وفي عن عبد الرحمن بن القاسم: وهو امام حافظ -

2752- فخرجه الحاكم في المستدرک (١/٥٧٦): اخبرني يحيى بن منصور القاضي: ثنا ابو عمرو: احمد بن المبارك المستملي: ثنا سعيد بن يحيى بن سعيد اللاموي به - ومن طريق الحاكم فخرجه البيهقي في المنن (١٢٨/٥) كتاب الحج: باب اخذ الحصى: لرمي جمرة العقبة -

2753- وقال الحاكم: صحيح المندرج: م يخرجه: يزيد بن منان ليس بالمتروك - وعقبه الذهبي بقوله: (يزيد ضعيفه) - وقال البيهقي: (يزيد بن منان ليس بالقوي في الحديث) -

2754- واخرجه الطبراني في المعجم الاوسط (٧٢) - مجمع البحرين: (هدتنا احمدنا سعيد بن يحيى بن سعيد اللاموي به - قال السجستاني في الحديث) -

2755- وهو ضعيف - (١/٢٢٦) -

لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔

2754 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ عَبَّاسِ الْمَرُوزِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْنُ
بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيَهْدِ إِلَى أَهْلِهِ وَلْيَطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ
حِجَارَةً .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سفر سے واپس آئے
اپنی بیوی کے لیے کوئی تحفہ لے کر آئے اور اسے تحفہ دے خواہ وہ پتھر ہی ہو۔

2755 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَوَفَاءُ بْنُ
سُهَيْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ
عَدَدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن
لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دن زیادہ قریب
جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

2756 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا
بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أَوْمِنُهُمْ فِي حِلِّ وَلَا حَرَمِ الْحَوْبِرِثُ بْنُ نَقِيدٍ وَمِقْيِسٌ وَهَلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَعَمْرُو
اللَّهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ . فَأَمَّا الْحَوْبِرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيُّ وَأَمَّا مِقْيِسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحَا وَأَمَّا هَلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ

2754 - أخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥٤٠/٧) - بتحقيقنا (١) والعاصم في المناقب (١٤٧٧/١) - والبيهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) من طريق
سروان العنساني به - وقال ابن عدي: (وقدنا يعرف بابي مروان العنساني عن انس بن عياض سرفد منه محمد بن يزيد وقال: (إذا
أهدكم حجة) وإنما لمؤ: (إذا قضى أحدكم سفره) - (١) - وأخرجه ابن عدي من طريق محمد بن يزيد عن انس بن عياض به - وقال
ابن يزيد لهذا: (بسرور الحديث) وزيد فيهما: (بضع) - (١) - قلت: لكن له شاهد بلغنا: (السفر قطعة من العذاب) فإذا قضى أحد
سوفته من سفره فليجمل الرجوع إلى أهله) - (١) - أخرجه البخاري في الممر (١٨٠٤) باب: السفر قطعة من العذاب وفي الجهاد (١٠١)
في اللطيمة (٥٤٢٩) ومسلم في الامارة (١٩٢٧) باب: السفر قطعة من العذاب وابن ماجه في المناقب (٢٨٨٢) باب: الخروج إلى الله
البيهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) والدارقطني (٢٨٤/٢) وأحمد في المسند (٤٩٦-٤٤٥-٢٣٦/٢) من حديث أبي هريرة - رضي الله
سرفوعاً به -

2755 - أخرجه ابن عدي في الجرح والمعين (٢٥٩/٢) في ترجمة محمد بن المنذر بن عبيد الله - وابن الجوزي في العلل (المتناهي) (٢/٢)
من طريق عتب بن يعقوب به - وأعله ابن عدي بن محمد بن المنذر قال: (كان ممن يرويه عن اللاتيات اللاتيات الموضوعات في
كتابة حديثه إلى علي بن سبيل الاعتقاد) - (١) - وقال ابن الجوزي: (لا يصح) - (١) -
2756 - أخرجه مسلم في الحج (٩٨٢/٢-٩٨٢) باب: فضل الحج والصرة ويوم عرفه (١٢٤٨) عن الصادق بن محمد وأحمد بن محمد
النسائي في المناقب (٢٥٢/٥-٢٥٢) باب: ما ذكر في يوم عرفه عن عيسى بن ابراهيم وابن ماجه في المناقب (١٠٠٢/٢-١٠٠٢) باب:
الدماء بكرة (٢٠١٤) عن الصادق بن محمد البصري أبي جعفر كل يوم عن ابن وهب به -

الرَّزِيْرُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَمَنَّ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَيَّنَتَيْنِ كَانَتَا لِمَقْبِسٍ
وَقَيَّنَانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَقْلَّتِ الْآخْرَى فَاسْلَمَتْ.

☆☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے یہ
ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں "حِل" اور "حرم" کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا: حوریت بن نقید، مقبیس، ہلال بن
نخل اور عبد اللہ بن ابوسرح۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حوریت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، مقبیس کو اس کے چچا زاد "حلی" نے قتل کر دیا، ہلال بن
نخل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، جہاں تک عبد اللہ بن سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان
مانگ لی وہ ان کا رضاعی بھائی تھا، اسی طرح مقبیس کی دو کنیزیں تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں کی جانے والی شاعری گایا کرتی
تھیں، ان دونوں میں سے ایک قتل ہو گئی اور دوسری بچ گئی، اس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

2757 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ
حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ وَكَانَ يُسَمَّى الصُّرْمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْتَ سَعِيدٌ
فَأَيْنَا أَكْبَرُ أَوْ أَنْتَ . قَالَ أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ وَأَنْتَ أَكْبَرُ وَخَيْرٌ مِنِّي .

☆☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم
سعید ہو، ہم (دونوں) میں سے کون بڑا ہے میں یا تم؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ سے پہلے (پیدا ہوا تھا) ویسے
آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور آپ ﷺ مجھ سے بہتر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یربوع بن عنکبہ بن عامر بن مخزوم قرشی، مخزومی، یہ صحابی، ان کا نام صرم، (اور ایک قول کے مطابق): اصرم
تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ ان کا انتقال 54ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 120 برس سے زیادہ تھی۔ لہٰذا
سنن حدیث واحد۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳۱)۔

2756 - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْجُزْءِ (۵۹/۲) بِأَبٍ: قَتْلُ الرَّزِيْرِ وَوَلَدِ بَعْضِ عَلَيْهِ السَّلَامِ (۳۶۸۴) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي (الدَّلَائِلِ) (۶۲/۵-۶۳)
عَنْ أَبِي كَرِيْبٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعِ الْمَخْزُومِيِّ: حَدَّثَنِي
جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ - قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: (قَالَ الْقَتْبَانِيُّ: أَبُو جَدِّهِ: سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ الْمَخْزُومِيِّ) - أَيْ -
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: (لَمْ أَفْرَمِ اسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أَحْبَبَ) - أَيْ - وَوَقَعَ فِي اسْنَادِ أَبِي دَاوُدَ: (عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ) أَيْ - وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ
فِي كِتَابِ (التَّفَرُّدِ) لَهُ: (الصُّوَابُ: عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ): كَمَا فِي تَحْفَةِ الْأَسْرَافِ لِلْمَزِّي (۱۸/۴) - وَوَقَعَ عِنْدَ الدَّارِقُطْنِيِّ لَنَا: (عُمَرُ بْنُ
عُثْمَانَ) نَا أَبِي عَمْرٍو: (وَاللَّابِ: لَعُو عُثْمَانَ وَجَدَّ اللَّابِ: لَعُو سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيِّ: (عُمَرُ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ
أَبِيهِ) وَالْجَدُّ: لَعُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَابْنُ: لَعُو سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ -

2757 - أَخْرَجَهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحَلَبَةِ (۱۳۶/۴) وَالْمَقْبِلِيُّ فِي الضُّعْفَاءِ (۲۸۶/۲) (۱۳۵/۴) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْكَبْرَى (۳۶۰/۴) وَابْنُ الْجَوْزِيِّ
فِي الْمَلَلِ (الْمِتَنَالِمَةِ) (۷۲/۲) - قَالَ الْمَجْلُوْنِيُّ فِي كِتَابِ الْغَفَاءِ (۲۵۰/۱) (۱۱۱۰): (فِي سُنَنِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَعْضِ مَجْرُوهِ لِانْ كَمَا قَالَ الْمَقْبِلِيُّ) -
أَيْ - وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُنَالِكِ (۱۴۸/۱-۱۴۹) مِنْ حَبِيْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: بَنُوهُ - وَبِهِ يَتَكَلَّمُ عَلَيْهِ الْحَاكِمُ - وَفِي اسْنَادِهِ: (بِحَبِيْبِ
الْحَمَّانِيِّ) يَرْوِيهِ عَنْ (عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) - قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي (تَلْفِيْهِ الْمُسْتَمْرِكِ) (۱۴۹/۱): (عَلِيِّ بْنِ وَادٍ) وَبِحَبِيْبِ الْحَمَّانِيِّ لِبِسِ
بِحَبِيْبِ) - وَرَأَيْتُ أَيْضًا كِتَابَ الْغَفَاءِ لِلْمَجْلُوْنِيِّ الْمَوْضِعِ السَّابِقِ -

2758 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى بْنِ بَحِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا . قِيلَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ قَالَ تَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْدِيَّتِهَا فَلَا يَصِلُ إِلَى الْحَجِّ أَحَدٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم حج کر لو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کر سکو عرض کی گئی: اس وقت حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ اپنے اپنے علاقوں کے کناروں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کرنے کے لیے (مکہ) نہیں پہنچ سکے گا۔



۵

۲۷۵۸ اضرجہ البیہقی (۲۸۱/۴) کتاب الحج: باب: الرجل ینذر الحج و علیہ حجۃ الاسلام من طریق الدارقطنی: بہ۔ و اضرجہ ابو نعیم فی (اضیاء اصحابنا) (۷۶/۲-۷۷) و العقیلی (۲۸۶/۲) فی ترجمہ عبد اللہ بن عیسیٰ الجنیدی۔ کلاهما من طریق عبد اللہ بن عیسیٰ عن محمد: بہ۔ قال العقیلی: اسنادہ مجهول: فیہ نظر۔ و ذکرہ الذہبی فی المیزان (۱۶۰/۴) و قال: (ولقد اسناد مظلم و غیر منکر)۔ ۱۰-

کتاب البيوع

خرید و فروخت کے احکام

1- باب بلاعنوان

2759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَجَدِي وَشَجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ فَابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرٍ أَوْ يَتَسَعَةَ دَنَانِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا رَدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بن جریجؓ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور قیمتی پتھر بھی لگے ہوئے تھے ایک شخص نے 7 یا شاید 9 دینار کے عوض خرید لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جاتا تو وہ شخص بولا: میں پھر پتھر لے لوں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اسے واپس کرو جب تک ان دونوں (یعنی پتھر اور سونے) کو الگ الگ نہیں کیا جاتا۔

.....

سود کی اقسام اور ان کے احکام

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خرید و فروخت میں ربا (سود) کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو ادھار کے طور پر ادائیگی کی جائے اور ایک وہ جو اضافی ادائیگی کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ بات منقول ہے کہ وہ اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کو ممنوع تسلیم نہیں کرتے انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے:

2759- اخرجہ مسلم فی البيوع (۱۲۱۶/۳) باب: بیع القلادۃ فیہا خرز و ذہب (۱۵۹۱) و ابو داؤد فی البيوع (۲۶۶/۳) باب: فی حلیۃ السیف تباع بالمرافق (۲۳۵۱) و الترمذی فی البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء فی شراء القلادۃ (۱۲۵۵) و البیہقی فی المرفق (۵۷-۵۶/۸) باب: اعتبار التماثل بالکیل فیما اصلہ الکیل من التمر و غیرہ (۱۱۱۰) من طرق عن ابن المبارک - ہ - و اخرجہ مسلم فی البيوع (۱۲۱۲/۳) باب: بیع القلادۃ فیہا خرز و ذہب (۱۵۹۱) و ابو داؤد فی البيوع (۲۶۶/۳-۲۶۷) باب: فی حلیۃ السیف تباع بالمرافق (۲۳۵۲) و الترمذی فی البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء فی شراء القلادۃ (۱۲۵۵) و النسائی فی البيوع (۲۷۹/۷) باب: بیع القلادۃ فیہا الخرز و الذہب بالذہب و البیہقی فی الکبری (۲۹۲/۵) من طرق عن ابی نجیح: سعید بن یزید - ہ -

”سود صرف ادھار کے سودے میں ہوتا ہے۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ادھار اور اضافی ادائیگی دونوں ممنوع ہیں، کیونکہ یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے

ثابت ہیں اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے

سونے کے عوض میں سونے، چاندی کے عوض میں چاندی، گیہوں کے عوض میں گیہوں، جو کے عوض میں جو، نمک کے عوض میں نمک

کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے، البتہ جب ان کا نقد لین دین ہو اور دونوں طرف سے برابر برابر ادائیگی ہو (تو یہ جائز ہوگا) جو

شخص اضافہ کرتا ہے یا اضافہ کے طلبگار ہوتا ہے، وہ سود لینے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، لین دین کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک طرف سے بھی اضافی ادائیگی اس

حدیث کی بنیاد پر منع ہے جبکہ بعض دیگر روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشیاء کا لین دین ادھار کے طور پر نہیں کیا جا

سکتا۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ

بات ارشاد فرمائی ہے:

”سونے کے عوض میں سونا سود ہوگا، ماسوائے اس صورت کے جب وہ نقد لین دین ہو، گیہوں کے عوض میں گیہوں

سود ہوگا، ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو، کھجور کے عوض میں کھجور سود ہوگی، ماسوائے اس کے جب وہ نقد

لین دین ہو اور جو کے عوض میں جو سود ہوگا، ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو۔“

(یعنی نقد لین دین کی صورت میں یہ سود نہیں ہوگا لیکن اگر ادھار کے طور پر ادائیگی طے کی جائے تو یہ سود شمار ہوگی۔)

یہ حکم اس وقت تک ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو، لیکن اگر جنس کے اندر اختلاف آجاتا ہے تو اس صورت میں

اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہوگی، جیسا کہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح تم چاہو فروخت کر دو، لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے جو کے عوض میں

گیہوں

کو تم جس طرح چاہو فروخت کر دو، لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے۔“

ان چھ اقسام کے علاوہ بقیہ اقسام کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ان چھ اصناف میں سے ہر ایک صنف میں اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ

دوسری اصناف میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ ادھار کے طور پر ادائیگی صرف ان

چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے، خواہ دونوں طرف سے ایک ہی صنف موجود ہو یا دونوں طرف سے اختلافی صنف موجود ہو۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر دونوں طرف سے صنف مختلف ہو تو ادھار کا سود نہیں ہو سکتا (یہ حکم ان چھ اقسام

کے ساتھ مخصوص ہے)۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ سونے اور چاندی کے علاوہ باقی چیزوں میں اضافی ادائیگی اور ادھار دونوں جائز ہیں۔
جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں اگرچہ مخصوص الفاظ استعمال ہوئے ہیں، لیکن ان کا حکم عام ہے (یعنی یہ
دیگر تمام چیزوں پر یہ حکم صادق آئے گا)۔

اس کے بعد پھر ان اہل علم کے درمیان اس کی علت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو ربا (یعنی سود) اضافی ادائیگی کے حوالے سے ہوتا ہے اس کی علت جنس کا ایک ہونا
اور مقدار میں کمی و بیشی ہونا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی حرمت کی علت کھانے کے قابل ہونا اور قیمتی ہونا ہے ان کے نزدیک اضافی ادائیگی
کے حوالے سے سود صرف سونے چاندی میں ہو سکتا ہے یا کھانے کی چیزوں میں ہو سکتا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کھانے کی چیزوں میں ہوگا اور ان چیزوں میں ہوگا جنہیں
ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حرمت کی علت یہ ہے کہ ان چیزوں کو ماپا جاتا ہو یا تول کر یا وزن کر کے دیا جاتا

-۹۰-

2760 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ أَبِي هَانَءٍ حُمَيْدِ بْنِ
هَانَءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ أَبِي النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ
فَأَمَرَ بِالذَّهَبِ فُنَزِعَ وَخَدَهُ وَقَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنَا بِوَزْنِ .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا اور پتھر لگے ہوئے تھے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کھونے اور پتھر کو اتار لیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے اور سونے کے عوض میں برابر وزن
کے ساتھ فروخت کر دیا کرو۔

2761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزِّيَّاتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۳۷۸ - اخرجہ مسلم فی البیوع (۱۳۲/۲) باب بیع القلادۃ فیہا خرز و ذهب الحدیث (۱۵۹۱/۸۹) و ابن الجارود فی المنتقى رقم
۶۶۵ و البیہقی فی السنن (۲۹۲/۵) کتاب البیوع باب لا بیع ذنب بذنب و الطحاوی فی شرح المعانی (۷۲/۶) من طریق عبد اللہ
بن وصب حدیثی ابو قحاس: بہ - و اخرجہ احمد (۱۹/۶) من طریق عبود و ابن لویقہ عن ابی قحاس: الضولانی: بہ - و اخرجہ مسلم
(۱۳۲/۲) کتاب البیوع: باب بیع القلادۃ الحدیث (۱۵۹۱/۹۰) و ابو داؤد رقم (۲۲۵۱-۲۲۵۲) و الترمذی (۱۲۵۵) - والنسائی
(۲۷۹/۷) و احمد (۲۱/۶) و الطحاوی (۷۲/۶) و البیہقی (۲۹۱/۵) من طریق حنش النعمانی عن فضالہ: بہ - وقال الترمذی فی (سننہ)
(۵۵۶/۲): (والمحل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: لم يروا ان يباع السيف محلي او
منطقة مفضضة او مثل هذا بمثلهم حتى يميز ويفصل - وهو قول ابن الجبارك و السافعي و احمد و اسحاق - وقد رخص بعض اهل
العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم) - ا-

۳۷۹ - اخرجہ البخاری فی السلم (۵۰۶-۵۰۷) باب السلم الی اجل معلوم (۲۲۵۲) عن ابی نعیم و عبد اللہ بن الولید و مسلم فی
المساقاة (۱۳۲۷/۲) باب السلم (۱۶۰۶) عن وکیع و عبد الرحمن بن مویہ جلیلاً عن سفیان: و هو الثوری: بہ - و اخرجہ عبد الرزاق
فی البیوع (۴/۸) باب لا سلف الا الی اجل معلوم (۱۶۰۶): اخرجنا الثوری: بہ - و اخرجہ الدارمی فی البیوع (۲۶۰/۲) باب فی
السلف عن محمد بن یوسف ثنا سفیان: بہ -

سُفْيَانُ ح وَآخِرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّمُونَ فِي الثَّمَارِ فَقَالَ اسْلِمُوا فِي الثَّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ السَّنْتِينَ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ سَلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: طے شدہ مقدار کے عوض میں متعین مدت کے پھلوں میں بیع سلم کیا کرو۔
ابن مہدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ دو یا تین سال تک بیع سلم کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین شدہ پیمائش اور وزن کے عوض میں سلف کیا کرو۔

2762 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمُحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنْتِينَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ . لَفْظُ النِّسَابُورِيِّ . وَقَالَ الْمُحَامِلِيُّ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ أَوْ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلف کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سلف (ادھار) سودا کرنا ہو تو وہ متعین پیمائش اور متعین وزن کے عوض میں متعین مدت کے لیے سودا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری نامی راوی کے ہیں محالی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اناج کھجور یا کھجور کے درختوں کے بارے میں بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین مدت تک کے لیے کرو اور ماپا ہوئی چیز کی بیع کرو۔

2763 - حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحِ الْأَهْوَازِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنْتِينَ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

۲۷۶۲ - رواه غير شعبة عن ابن ابي نجیح - و بيانہ من طرف عن ابن ابي نجیح -
۲۷۶۳ - اخرجه البخاري في السلم (۵۰/۱) باب: السلم في وزن معلوم (۲۲۸۰) و مسلم في المساقاة (۱۲۲۶/۲ - ۱۲۲۷) باب: السلم (۱۶۰۴) و ابو داود في البيوع (۲۴۶۳) باب: السلم و الترمذي في البيوع (۱۲۱۱) باب: ما جاء في السلف في الطعام و التمر و النسيئة في البيوع (۲۹۰/۷) باب: السلف في التمار و ابن ماجه في التجارات (۲۲۸۰) باب: السلف في كيل معلوم و وزن معلوم الى اجل معلوم و النسائي في المسند (۱۶۱/۲) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۸۴/۸) باب: السلف و الرهن (۱۱۵۷۰) عن ابن عيينة - قال الشافعي: (حفظه من سفیان مراداً - و اضرني من اصرفه عن سليمان انه قال كما قلت و قال في الاجل الى اجل معلوم) - ۵۱ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال کے لیے کھجوروں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ادھار سودا کرنا ہو تو وہ متعین شدہ ماپی ہوئی چیز متعین شدہ وزن کی ہوئی چیز کے عوض میں متعین مدت تک کے لیے ادھار کرے۔

2764- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامِينَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال تک کے لیے ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھجوروں کا ادھار سودا کرنا ہو تو متعین ماپی ہوئی یا متعین وزن کی ہوئی چیز کا ادھار سودا کرے۔

2765- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مَعْتَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال تک کے لیے پھلوں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین ماپی ہوئی اور متعین وزن کی ہوئی چیز کا متعین مدت تک کے لیے ادھار سودا کرو۔

2766- حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ مَكْحُولٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا

۲۷۶۴- اخرجہ احمد (۲۱۷/۱) والبخاری فی السلم (۵۰۰/۴) باب: السلم فی کیل معلوم (۲۲۲۹) و مسلم فی المساقاة (۱۲۲۷/۲) باب: السلم (۱۶۰۴) کلہوم من طریق عن اسماعیل بن علیہ... بہ- ووقع فی المطبوع من صحیح مسلم: (ابن عبینة) بدلًا من: (ابن علیة) اسماعیل و التصویب من تحفة الاشراف للمزی (۵۲/۵) (۵۸۲۰)۔

۲۷۶۵- اخرجہ مسلم فی المساقاة (۱۲۲۷/۲) باب: السلم (۱۶۰۴) و احمد فی مسنده (۲۸۲/۱) و ابن حبان (۴۹۲۵۰) عن عبد الوارث بن عبد الحمید عن ابن ابی نجیح... بہ- لم يذكر فیہ: (واجل معلوم) لكنهما تابتان من رواية الثوري وغيره عن ابن ابی نجیح: كما سبق- و اخرجہ الزهري نعوذ مرسلًا- اخرجہ عبد الرزاق (۶/۸) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (۱۴۰۵۸)۔

۲۷۶۶- اخرجہ البيهقي في الكبرى (۲۶۸/۵) و كذلك ابن ابی نبيبة- كما في نهب الراية (۹/۴) عن اسماعيل بن عياش... بہ-

مُرْسَلٌ. وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ مکحول مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی چیز خریدتا ہے جسے اُس نے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہے: جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اگر چاہے اُسے وصول کرے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کر دے۔

ابوالحسن (یعنی دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور اس کا راوی ابو بکر مریم ضعیف ہے۔

2767- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ

الْحَسَنِ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُغِيرَةَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2768- قَالَ هُشَيْمٌ وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ

لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خُرَزَادَةَ الْقَاضِي الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى

عَبْدَانَ حَدَّثَنَا دَاهِرُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ الْيَشْكُرِيُّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ.

قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُقَالُ لَهُ الْكُرْدِيُّ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ وَهَذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ

لَمْ يَرَوْهَا غَيْرُهُ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب

وہ چیز اُس وقت کے مطابق نہ ہو جو اُس شخص نے خریدار کے سامنے بیان کی تھی تو بھی یہ سود لازم ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسے

اس نے دیکھا نہیں ہے تو جب اسے دیکھے گا تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ چاہے تو اُس سودے کو ختم کر دے)۔

2767- تصدیرہ لکننا الدارقطنی لعنا- و اخرجہ ابن ابی ثوبہ فی المصنف (۲۶۸/۶) حمیت (۱۹۹۷) نا شیبہ عن اسماعیل بن سالم عن

الشعبي فبين اشترى شيئاً لم ينظر اليه كأنه من كان قال: (هو بالخيار ان شاء اخذوا ان شاء ترك) - و اخرجہ برقم (۱۹۹۷) عن مطيرة عن

ابراهيم مئله- و اما ابن سيرين: ف اخرجہ ابن ابی ثوبہ فی المصنف (۲۶۸/۶) رقم (۱۹۹۷): حدیثنا هشيم عن يونس و ابن عويي به

نحوه- و بيانہ عن ابن سيرين عن ابی هريرة مرفوعاً- و الصواب وقفه على ابن سيرين-

2768- اخرجہ البيهقي في سننه (۲۶۸/۵) من طريق الدارقطني به- و نقل قول الدارقطني عقبه- و كنا نقله الزيلعي في نصب الراتب

(۹/۱) و نقل عن ابن القطان قوله: (والراوي عن الكردى داهر بن نوح و هو له بعرف و له العنابة منه) - و انظر ترجمة الكردى

لعنا في الميزان (۲۱۷/۵) بتصرفنا -

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے ابن سیرین تک

موقوف روایت کے طور پر یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2769- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَابُ التَّيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو.

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ

اشْتَرَى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل

کرتے ہیں: (آپ ﷺ نے فرمایا ہے:) جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ لینا اُس کے لیے لازم ہو جائے گا اور اُسے اس وقت

تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا جب تک اُس کا ساتھی اُس سے جدا نہیں ہو جاتا، اگر وہ چاہے تو اُس چیز کو وصول کرے اور

اگر چاہے تو اُس ساتھی سے جدا ہو جائے پھر اُسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

.....

خيار مجلس کا حکم

محفل برخاست ہونے تک اختیار کے باقی رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے

صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو بردہ سلمی رضی اللہ عنہم تابعین میں سے طاؤس

سعید بن مسیب، عطاء قاضی شریح، حسن بصری، شعبی، زہری اور ائمہ مجتہدین میں سے امام اوزاعی، امام سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن

مبارک، علی بن مدینی، شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ فروخت کرنے والا شخص اور خریدار جب تک

محفل سے اٹھتے نہیں ہیں اس وقت تک انہیں اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دیں لیکن جب ان دونوں میں

سے کوئی محفل سے اٹھ جائے تو اب یہ سودا لازم ہو جائے گا اور ان دونوں کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

فقہاء نے اس بارے میں منقول روایات کے ظاہر سے استدلال کیا ہے۔ اور حدیث میں ”الگ ہونے“ کا جو لفظ مذکور

ہے اس سے مراد جسمانی علیحدگی مراد لی ہے۔

اس کے برعکس امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس علیحدگی سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔ ان کے

زودیک ایجاب و قبول ہو جانے کے بعد سودا لازم ہو جاتا ہے اور پھر کسی بھی فریق کو اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا

ہے البتہ اگر انہوں نے بعد کی مدت کے لیے بھی یہ شرط عائد کی ہو کہ اختیار باقی ہوگا یا وہ چیز دیکھی نہیں تھی اور دیکھنے کے بعد کے

2769- أخرجه العاکم فی البیوع (۱۶/۲): حدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - به - و من طریقہ البیرونی فی السنن (۲۷/۵) - وقال العاکم: (حدیث صحیح الاسناد و لم یفرجها بسوا اللفظ) - ال - وواقفه الذہبی -

اختیار کا حکم باقی ہوتا یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا جو اختیار ہوتا ہے ان کا حکم مختلف ہے۔

2770- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ نَافِعَ

حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا تَبَاعَ الرَّجُلَانِ فَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى فَيَتَبَايَعَانِ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا

لیتے ہیں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور ایک ساتھ رہتے ہیں یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار نہیں دے دیتا جب وہ دونوں اس صورت میں سودا کر لیں گے تو سودا لازم ہو جائے گا۔

2771- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِنَحْوِ ذَلِكَ فِي الْبَيْعِ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ مَالِكِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے اسی طرح منقول ہے تاہم یہ دو سودا

کے بارے میں ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی مفرد ہیں۔

2772- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مَكِّيُّ

عَنِ حَاشِيَةِ النَّوَوِيِّ عَلَى الصَّحِيحِ لِمُسْلِمٍ

2770- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦١٨) و ابن هبان في صحيحه (٤٩١٧) من طريق ابن وهب... به- وأخرجه البخاري في البيوع (٢٢٢/٤) باب: إذا خير احدكما صاحبه بعد البيع (٢١١٢) و مسلم في البيوع (١١٦٢/٣) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (٢٦/٤٤) و النسائي في البيوع (٢٤٩/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و في الكبرى كما في التحفة (١٩٧/٦) و ابن ماجه التجارات (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨١) و الشافعي و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٥/٨) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٦١) و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) من طريق عن الليث بن سعد... به-

2771- أخرجه مالك في الموطأ (٦٧١- برواية يحيى) و (٧٨٥- برواية محمد بن الحسن) و (٢٦٦٤- برواية ابي مصعب الزهري) عن ابن عمر... به- و من طريقه (فكنا أخرجه الشافعي في (الريالة) (٨٦٣) و البخاري في البيوع (٢٢٨/٤) باب: البيعان بالخيار عن ابن عمر... به- و من طريقه (فكنا أخرجه الشافعي في (الريالة) (٨٦٣) و البخاري في البيوع (٢٢٨/٤) باب: البيعان بالخيار يتفرقا و مسلم في البيوع (١٢١٢/٣) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (١٥٢١) و ابن ماجه في البيوع (٢٧٢/٣) باب: في المتبايعين (٢٤٥٤) و النسائي في البيوع (٢٤٨/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) الصفري (٢٤١/٢) و المعرفة (١٣/٨) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٧) و أخرجه مسلم في الموضوع السابق و النسائي (٢٤٨/٧) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و الشافعي في الامم (٤/٣) و من طريقه البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و المعرفة (١٤/٨) باب: المتبايعين (١٠٩٥٨) من طريق ابن جريج قال: املى علي نافع... به- واما حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر: فأخرجه البيهقي (١٤٢٦٥) و ابن ابي شيبة (١٢٤/٧) و احمد (٩/٢) و البخاري في البيوع (٢١١٢) باب: اذا كان البائع بالخيار قبل البيع و مسلم في البيوع (١١٦٤/٢) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (١٥٢١) و النسائي في البيوع (٢٥١-٢٥٠/٧) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و الطحاوي في (شرح المعاني) (١٢/٤) من طريق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر... به-

2772- أخرجه ابو داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في خيار المتبايعين (٢٤٥٧) و من طريقه البيهقي في السنن (٢٧٠/٥) و أخرجه ماجه في التجارات (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨٢) و الشافعي في الامم (٤/٢) و من طريقه البيهقي في (١٨-١٧/٨) كسروم من طريق حماد بن زيد عن جميل بن مرة... به- وقال المنذري في (مختصره) - كما في نصب الراية (٢/٤) (١) و نقات (١) و جامع: المعرفة للبيهقي (١٨/٨) و نصب الراية (٢/٤) (٥)-

بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فِي عَسْكَرٍ فَأَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنَّا اتَّبِعْ هَذَا الْفَرَسَ بِهَذَا الْغُلَامِ قَالَ نَعَمْ فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ إِلَى قَرِيبِهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا مَا لَكَ وَالْفَرَسِ الْيَسَّ قَدْ بَعْتِنِيهَا قَالَ مَا لِي فِي هَذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ مَا لَكَ ذَلِكَ لَقَدْ بَعْتِنِي فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ هَذَا أَبُو بَرَزَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَتِيَاهُ فَقَالَ لَهُمَا أَرْضِيَانِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . وَإِنِّي لَا أَرَاكُمْ إِفْتَرَقْتَمَا .

☆☆ شیخ ابووصیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی تھا، ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا تم یہ گھوڑا اس غلام کے عوض میں اسے فروخت کرو گے اس نے کہا: جی ہاں! پھر اُس نے اُس کو فروخت کر دیا، پھر وہ رات ہمارے ساتھ رہا تو جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا تو ہمارے ساتھی نے اُسے کہا کہ تمہارا اس گھوڑے کے ساتھ کیا تعلق ہے کیا تم نے یہ مجھے فروخت نہیں کر دیا ہے تو وہ شخص بولا: مجھے اس سودے کی ضرورت نہیں ہے تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اب تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے تم اسے مجھے فروخت کر چکے ہو وہاں موجود لوگوں نے اُن دونوں سے کہا: یہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو بردہ موجود ہیں وہ دونوں لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ کیا تم اس میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے سے راضی ہو ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سودا کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے اور تم دونوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

2773 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ كُنَّا فِي بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَنَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلَى قَرِيبِهِ فَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ شیخ ابووصی عبدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، لشکر کی جانب سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا، اُس نے ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ اپنے گھوڑے کا سودا کیا۔ اس کے بعد راوی نے حضرت ابو برزہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2774 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

2773 - اضرجه البخاري في صحيحه تعليقا (62/5) كتاب البيوع: باب اذا اشترى شيئا فوعلب من ماعنه . الحديث (2116) قال: قال الليث: حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب به - قال العافظ في الفتح: (وصله الاسماعيلي من طريق ابن زنجويه و الرمادي وغيرهما و ابو نعيم من طريق يعقوب بن مغيان: كلهم عن ابي صالح كاتب الليث عن الليث به - وذكر البيهقي ان يحيى بن بكير اضرجه عن الليث عن يونس عن الزهري نحوه و ليس ذلك بطلا: فقد ذكر الاسماعيلي ايضا ان ابا صالح اضرجه عن الليث كذلك: فوضع لي الليث فيه شيخين - وقد اضرجه الاسماعيلي ايضا من طريق ايوب عن سويد عن يونس عن الزهري) - اه -

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ. قَالَ فَبَايَعْتُ أَنَا عُثْمَانَ فَبَعَثَهُ مَالِي بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ قَالَ فَلَمَّا بَعَثَهُ طَفِقْتُ أَنْكُرُ الْقَهْقَرَى خَشِيَةً أَنْ يُرَادَنِي عُثْمَانُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ أَفَارِقَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم آپس میں کوئی سودا کیا کرتے تھے تو دونوں فریقوں سے ہر ایک کو اختیار ہوتا تھا جب تک سودا کرنے والے دونوں فریق ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا میں نے زمین جو وادی میں موجود تھی وہ اُن کی زمین جو خیبر میں موجود تھی فروخت کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے انہیں وہ فروخت کر دی تو اس کے بعد میں اُلٹے قدم تیزی سے واپس ہوا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں میرے اُن سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سودے کو ختم نہ کر دیں۔

2775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا كُنُوزُ

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا كَلْثُومُ بْنُ جَوْشَنِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ الشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا امانت دار

شہداء کے ساتھ ہوگا۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2776- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَمْرٍو

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

2775- اخرجہ الماکم فی البیوع (۶/۲) من طریق محمد بن اسماعیل الصفانی ثنا کنیر بن قسام... بہ۔ وقال الماکم: (کنوز

بصري فليل الحديث ولم يفرجه) تحفه الذهبي بقول عن كلثوم: (صفه ابو حاتم وسمع لقمانه كنير بن قسام) حوالہ

الطبرانی فی الاوسط (۷۳۹۶) من طریق کنیر بن قسام بہ۔ وقال الطبرانی: (لم يرو هذا الحديث عن ايوب الا كلثوم بن

نضر به كنير بن قسام) ال- واخرجہ ابن ماجہ فی التجارات (۷۲۴/۲) باب: الميت علی البکاسب (۲۲۹) عن احمد بن حنبل

کنیر بن قسام بہ۔ وقال ابو بصير في الزوائد: (في اسناده كلثوم بن جوشن القشيري وهو ضعيف واصل الحديث قدا

الترمذي من حديث ابي سعد الخدري) ال- وله شاهد من حديث ابي سعيد اللادي بعده۔

2776- اخرجہ الماکم فی البیوع (۶/۲) باب: التاجر الصدوق الامين... من طریق يعلى ابن عبيد بہ۔ وروصفه الماکم بکلمة

سراويل الحسن- وقد اخرجہ الترمذي فی البیوع (۵۱۵/۲) باب: ما جاء في التجار وسمية النبي صلى الله عليه وسلم ابائهم (۲۰۹)

لقمان و الدارمي فی البیوع (۲۱۷/۲) باب: في التاجر الصدوق كذا لقمان و الدارمي قال: حدثنا قبيصة عن سفيان

الدارمي: (لا علم لي به ان الحسن سمع من ابي سعيد) وقال ابو حمزة لقمان: هو صاحب ابراهيم وهو سميون اللاعور ال-

الترمذي: (حديث حسن لا تعرفه الا من هذا الوجه من حديث التوري عن ابي حمزة) ال- و ابو حمزة اسه عبد الله بن حبيب و

بصري- حدثنا سويد بن نصر: اخبرنا عبد الله بن المبارك عن سفيان التوري عن ابي حمزة سويذا الدارمي نحوه ال-

بصري- حدثنا سويد بن نصر: اخبرنا عبد الله بن المبارك عن سفيان التوري عن ابي حمزة سويذا الدارمي نحوه ال-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا اور امانت دار تاجر

قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2777- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرِ الرَّبِيعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ تَمَنُّنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَتَمَنُّنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ كَلْبٍ يَلْتَمِسُ تَمَنَّهُ فَأَمْلَأْ يَدَيْهِ تُرَابًا وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ وَتَمَنُّنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت نقل کرتے ہیں: شراب کی قیمت حرام ہے، فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے

کتے کی قیمت حرام ہے اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت کا طلبگار ہو تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو اور اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت مانگے تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو۔ چوسر حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے جو حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے نشہ آور چیز حرام ہے شراب حرام ہے۔

2778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

خَالِدٍ - يَعْنِي الْحَدَّاءَ - عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ تَمَنَّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار

دے (تو اس کا مطلب یہ ہے) اس نے اس چیز کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا۔

2779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحْتِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَتَمَنُّهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَتَمَنُّهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَتَمَنَّهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو

حرام قرار دیا ہے۔ مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۱- اخرجه احمد في مسنده (۲۸۹/۱) وفي (الاشربة) (۱۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) من طريق عبيد الله به - واخرجه
 ۲- في الكبرى (۱۲۵۹۸) (۱۲۵۹۹) و البيهقي في الكبرى (۲۰۲/۸) من طريق عثمان بن عمر الضبي عن عبد الله بن رجا عن اسرائيل
 بن علي بن بن بزيعة حدثنا قيس بن هبيرة به - واخرجه احمد (۲۷۶/۱) و ابو داود في الاشربة (۳۳۰/۲) باب: في اللوعبة (۳۶۹۶) و
 البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۲/۶) و ابو يعلى في (مسند) (۲۷۲۹) و عنه ابن حبان في
 مشرقة من صحيحه (۵۳۶۵) كل يوم من طريق محمد بن عبد الله الاسدي حدثنا مفيان عن علي بن بن بزيعة به -

۳- اخرجه احمد (۲۹۲۰۲۷/۲) و البخاري في التاريخ الكبير (۱۶۷/۲ - تعليقا) و ابو داود في البيوع (۲۰۲/۲) باب: في تمن الخمر و
 حنة (۲۴۸۸) و البيهقي في البيوع (۱۳/۶) باب: تحريم بيع ما يكون نجسا لا يهل الكله و الطبراني في الكبير (۱۳۸۸۷) و ابن حبان
 صحيح (۱۹۲۸) كل يوم من طريق خالد الحذاء به - وقال البيهقي في (المجمع) (۹۳/۴): (ودجالة نفقات) - اله -

۴- اخرجه ابو داود في مسنده في البيوع (۲۷۷/۲) باب: في تمن الخمر والميتة (۲۴۸۵) حدثنا احمد بن صالح به - واخرجه
 البيهقي في اللوامع (۱۱۶) من طريق ابن وهب به - وقال الطبراني: (لم يروه عن ابي الزناد الا عبد الوهاب بن بخت ولا عن عبد
 الوهاب الا معاوية بن صالح تفرد به ابن وهب) - اله -

2780- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا أَبُو

مَالِكِ النَّخَعِيُّ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ .

☆☆ حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی ایسی چیز کی قیمت لینا جائز نہیں ہے جس کو کھانا یا پینا جائز نہیں ہے۔

2781- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُنْقِذِ مَوْلَى سُرَاقَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِعُثْمَانَ إِذَا ابْتَعْتَ فَأَكْتَلْ وَإِذَا بَعْتَ فَكِلْ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے ماپ لو اور جب فروخت کرو تو اسے ماپ کر دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ منقذ بن قیس مضرى مولی ابن سراقه، مقبول یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات

کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب (۶۸۰۲)، تقریب التہذیب (۶۹۶۲)۔

2782- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانَ

2780- فِي إِسْنَادِهِ أَبُو مَالِكِ النَّخَعِيُّ: وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْعَسِينِ: قَالَ الْعَاقِلُ فِي التَّفْرِيقِ (۴/۶۶۹): مَنْ رَوَى

2781- عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ... فَذَكَرَهُ... وَعَلَقَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّاسِخِ الْكَبِيرِ (۸/۱۸) فِي تَرْجُمَةِ (مُنْقِذِ مَوْلَى ابْنِ سُرَاقَةَ) فَقَالَ: (قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

بِحَبْسِ بْنِ أَيُّوبَ... بِرِوَايَةِ الْإِسْنَادِ- قَالَ ابْنُ عَجْرٍ فِي (الْفَتْحِ) (۴/۴۰۴-ط الریان): (وَمُنْقِذِ مَجْرُورِ الْجَبَالِ)- نَمَّ قَالَ: (وَفِيهِ ابْنُ لُؤَبِ

لَكِنَّهُ مِنْ قَدِيمِ عَدِيَّتِهِ: لَدُنْ ابْنِ عَبْدِ الْعَلَمِ الْمَدِينِيِّ فِي (فَتْوحِ مِصْرٍ) مِنْ طَرِيقِ اللَّيْثِ عَنْهُ)- أَيْ- وَهُوَ طَرِيقُ ثَلَاثِ ذَكَرَهُ ابْنُ عَجْرٍ

(الْمَعْلَلِ) (۱/۲۸۴-۲۸۵) (۱۱۵۵) مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ هَبِيبٍ عَدَنِيِّ الْأَوْزَاعِيِّ عَدَنِيِّ تَابِتِ بْنِ تُوْبَانَ عَدَنِيِّ مَكْهُولٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

كَانَ عَسِيْقَانِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ وَيَبِيْعُهُ قَبْلَ أَنْ يَبْفِضَهُ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... الْعَدِيَّةُ- قَالَ أَبُو عَاتِمٍ الرَّزْدِيُّ: (فِي

عَدِيَّتِهِ) مَنْكَرُ بَرِئَةَ الْإِسْنَادِ- وَأَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْبَيْهَقِيِّ (۸/۲۸-۲۹) بَابُ: النَّسَبِيُّ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفَى (۱۴۲۱۲): (فِي

مِصْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَسَانَ بْنَ عَفَّانَ... فَذَكَرَهُ بَنُوهُ- وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ (۵/۲۱۶) مِنْ طَرِيقِ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ

2782- أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي النِّجَارَاتِ (۲۱/۷۵۰) بَابُ: النَّسَبِيُّ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ مَا لَمْ يَبْفِضْ (۲۲۲۸) مِنْ طَرِيقِ وَكَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: (فِي

قَالَ أَبُو عَصِيْبٍ فِي (الرِّوَايَاتِ): (فِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ)- أَيْ- وَأَخْرَجَهُ

الْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ (۵/۲۱۶) بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاغِ طَعَامًا كِبَلًا: فَلَمْ يَبِيْعَهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ لِنَفْسِهِ- وَهُوَ ثَالِثٌ مِنْ عَدِيَّتِ ابْنِ لُؤَبِ بْنِ بَنُوهُ- أَخْرَجَهُ

الْبُخَارِيُّ (۲/۸۶) (۱۲۶۵) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ (۵/۲۱۶) مِنْ طَرِيقِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَسِينِ عَنْ لُؤَبِ بْنِ مَعْمَرٍ

مَجْرِيٍّ عَنْ أَبِي لُؤَبِ بْنِ بَنُوهُ- وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: (غَيْرُ قَوِيٍّ)- وَقَالَ الرَّوَيْسِيُّ فِي الْمَجْتَمِعِ (۱/۱۰۱): (وَفِيهِ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَمْرِيُّ وَ

أَمْرٌ مِنْ تَرْجُمَةٍ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ)- أَيْ- وَقَالَ: (وَمُسْلِمُ تَرْجُمَةُ ابْنِ عَسَانَ فِي النَّفَاتِ) وَقَالَ: رَبُّهَا أَضْطَرَّ- وَهُوَ ثَالِثٌ مِنْ عَدِيَّتِ

أَنْسِ بْنِ مَالِكِ بَنُوهُ- أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ (۲/۴۲۹-۴۳۰) بِتَحْقِيقِنَا) عَنْ ابْنِ صَاعِدَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكْرِ الْهَالَسِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

الْفَسْرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَنْسِ بْنِ عَدِيٍّ: (وَهَذَا مَنْكَرٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِرِوَايَةِ الْإِسْنَادِ) لَكِنَّ

غَيْرَ خَالِدَ بْنِ يَزِيدَ: وَ عَنْ خَالِدِ أَحْمَدَ بْنِ بَكْرِ الْهَالَسِيِّ: وَأَخْرَجَهُ ابْنُ بَكْرِ لَكِنَّهُ مِنْ خَالِدِ: فَإِنَّ أَحْمَدَ ضَعِيفٌ)- أَيْ-

ابْنِ عَجْرٍ فِي (الْمَطْلُوبِ) (۲/۲۰): (وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنْسِ بْنِ عَدِيٍّ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ بِإِسْنَادَيْنِ ضَعِيفَيْنِ جِدًّا)- أَيْ-

قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِي.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اناج کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کو دو طرف سے ماپ لیا جائے فروخت کرنے والے کی طرف سے اور خریدنے والے کی طرف سے۔

2783 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ بْنَ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي هَذِهِ الْبُيُوعَ فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ قَالَ يَا ابْنَ آخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ .

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت کرتا ہوں تو کون سا کام میرے لیے حلال ہے اور کون سا کام میرے لیے حرام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجے! تم کوئی چیز خریدو اور اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر تمہارا اپنا قبضہ نہ ہو جائے۔

2784 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور صحابی سے منقول ہے: جب کوئی چیز تولو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اپ نہ لو۔

2785 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ

۲۷۸۱ - اخرجہ ابن الجارود فی المنتقى (۶۰۲) و ابن ہبان (۴۹۸۲) من طریق حبان بن ہلال بہ - و اخرجہ النسائي فی الكبرى - كما فی نسخة (۷۶/۳) و احمد (۴۰۲/۳) و الطيالسي (۱۲۱۸) و عبد الرزاق (۱۴۲۱۴) و الطحاوي فی المعاني (۴۱/۴) و البيهقي (۳۱۳/۵) و ابن الجارود (۶۰۲) من طریق عن يحيى بن ابي كثير بہ - قال البيهقي: (امداد متھل) و كذلك اخرجہ لقمام بن يحيى و ابان العطار عن يحيى بن ابي كثير بہ - و اخرجہ عبد الرزاق (۱۴۲۱۴) عن معمر بن ابيوب عن يونس بن مالفك عن رجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حكيم بن حزام - و اخرجہ ابو داود في البيوع (۸۶۸-۸۶۹) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده و الترمذي في البيوع (۵۲۴/۳) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۳۳) و النسائي في البيوع (۲۸۹/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع و في الكبرى - كما في نسخة (۷۹/۱) و ابن ماجه في التجارات (۷۳۷/۲) باب: النسوي عن بيع ما ليس عندك (۲۱۸۷) و السافعي (۱۲۲/۲) و احمد (۴۰۲/۳) و (۴۲۶) من قول عن يونس بن مالفك عن حكيم لم يذكر (عبد الله بن عيسى) في اسناده - و حسنه الترمذي و قال ابن هبان: (هذا الخبر مشهور عن يونس بن مالفك عن حكيم بن حزام ليس فيه ذكر عبد الله بن عيسى و هذا خبر غريب) - و اخرجہ النسائي في البيوع (۲۷۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى و السافعي (۱۴۳/۲) و احمد (۴۰۲/۳) و الطحاوي في المعاني (۲۸/۴) من طريق ابن جرير اخبار بني عطاء بن عبد الله بن عيسى عن حكيم بن حزام بہ - و اخرجہ اللواتي عن يحيى بن ابي كثير حدثنى يحيى بن حكيم بن حزام ان اباہ سال يحيى صلى الله عليه وسلم - اخرجہ الطحاوي في المعاني (۴۱/۴) - و اخرجہ ابن جرير: اخبار بني عطاء عن صفوان ابن مفضل انه اخبره عن عبد الله بن محمد بن صيفي عن حكيم بن حزام بہ - اخرجہ النسائي في البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى - و اخرجہ عبد العزيز بن رفيع عن عطاء بن ابي رباح عن حكيم بن حزام بہ - اخرجہ النسائي في البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى -

حَكِيمَ بْنِ حِزَامٍ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَهُ إِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب تم کوئی چیز خریدو اور اسے تب تک آگے فروخت نہ کرو جب تک تم اس کا ماپ نہ لے لو۔

2786 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً فَأَشْتَرَى أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَى أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ دِينَارٌ وَأُضْحِيَّةٌ فَتَصَدَّقَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْدِينَارِ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكََةِ .

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ایک دن ان کو ایک دینار عطاء کیا اور فرمایا کہ

اس سے قربانی کا جانور خرید لو تو انہوں نے ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا جب اسے دو دینار قیمت میں فروخت کر دیا پھر ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا اور وہ پھر ایک دینار اور قربانی کا جانور لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے اس ایک دینار کو صدقہ کر دیا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔

2787 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخَرَيْتِ عَنْ أَبِي لَيْدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَقِيَ جَلْبًا فَأَعْطَاهُ دِينَارًا فَقَالَ اشْتَرِ لَنَا شَاةً . قَالَ فَانْطَلَقَ فَأَشْتَرَى شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَبَاعَهُ شَاةً بِدِينَارٍ قَالَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِشَاةٍ وَدِينَارٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ . قَالَ فَإِنِّي كُنْتُ لَأَقُومُ بِالْكُنَاسَةِ فَمَا أَبْرَحَ

حَتَّى أَرْبَعَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا .

2786 - أخرجه أبو داود في البيوع (2386) باب: في المضارب يخالف قال: حدثنا محمد بن كثير العبدي قال: أخبرنا سفيان به - وأخرجه الترمذي في سننه (519/2) كتاب البيوع باب (24) الحديث (1207)؛ حدثنا أبو كريب حدثنا أبو بكر بن عياش عن أبي بصير عن عبيد بن زياد عن عبيد بن أبي نعيم عن عبيد بن عبد الله عن عبيد بن حكيم بن حزام به - قال الترمذي: حديث حكيم بن حزام لا نعرفه إلا من هذا الوجه - وحبیب بن ابی نعيم لم يسمع عندي من حكيم بن حزام - أ - قلت: في إسناده المصنف و أبي داود جملته الراوي عن حكيم و في إسناده الترمذي انقطاع عن حبیب بن ابی نعيم و حكيم بن حزام -

2787 - أخرجه أبو داود في البيوع (252/2 - 251) باب: في المضارب يخالف (2385) و الترمذي في البيوع (509/2) باب رقم (8) الحديث رقم (1208) و ابن ماجه في الصدقات (802/2) باب: الامم بن جعفر فيه فوريح (2602) من طريق سعيد بن زيد به - وحدثنا (الزبير بن عريش) بالقاء الموصلة و آخره منقولة مصنفها و هكذا أخرجه الطيالسي: ثنا جبر بن حازم ثنا الزبير بن عريش اللذذي: ثنا نعيم بن أبي هند عن عروة بن الحماد به - كذا في أبي الطبالة لابن اللذين و أخرجه الترمذي (1208) من وجه آخر عن الزبير به - و أخرجه البخاري في المناقب (731/6) باب رقم (8) الحديث (2602)؛ حدثنا علي بن عبد الله أخبرنا طهوان حدثنا نعيم بن عروة سمعت النبي يتحدثن عن عروة بن عمرو بن العوام و أخرجه أبو داود في البيوع (252/2) باب: في المضارب يخالف (2386)؛ حدثنا مسدد ثنا طهوان به - و أخرجه ابن ماجه في الصدقات (802/2) باب: الامم بن جعفر فيه فوريح (2602)؛ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة عن طهوان بن عبيدة عن نعيم بن عروة به ولم يذكر بنحوها أصحاحها ناهي من حديث حكيم بن حزام بنحوه تقدم في الحديث السابق -

☆☆ عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے ایک صحابی کو ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے میرے لیے ایک بکری خرید کر لاؤ، تو وہ چلے گئے اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لائے، پھر ان کو ایک شخص ملا تو انہوں نے ایک دینار کے بدلے میں ان سے ایک بکری خرید لی۔ راوی کہتے ہیں: وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے۔

راوی کہتے ہیں: (یہ صورت حال ہوتی کہ) میں کوفہ کے ایک بازار میں کھڑا ہوتا تھا اور چالیس ہزار تک مانا کرتا تھا۔

2788 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخَرَيْتِ عَنْ أَبِي لَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَلَبٌ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ أَيُّ عُرْوَةَ أَنْتِ الْجَلَبُ فَاشْتَرِي لَنَا شَاةً بِهَذَا الدِّينَارِ . فَاتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسُوقَهُمَا - أَوْ قَالَ أَقْرُدُهُمَا - فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِي فَبِعْتُ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الشَّاةُ وَهَذَا دِينَارُكُمْ . قَالَ صَنَعْتَ كَيْفَ . فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ . قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ فِي كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَارْبَعُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلَى أَهْلِي .

☆☆ حضرت عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عروہ! ان سوداگروں کے پاس جاؤ اور ان سے ایک دینار کی قیمت میں ایک بکری لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں ان سوداگروں کے پاس گیا اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں، پھر میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا (چلا کر لا رہا تھا) تو راستے میں ایک شخص مجھے ملا اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ان دو میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا، پھر میں ایک بکری اور ایک دینار کو لے آیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی بکری ہے اور یہ آپ کا دینار ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے!

راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: میں کوفہ کے بازار میں کھڑا ہوتا اور اپنے گھر میں واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار کما لیتا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن خریث بصری اخو حریث بن خریث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۹۳۶)، تقریب التہذیب (۲۰۰۳)۔

2789- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلَاءً مِنْ لَفِظِهِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ وَلَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزایدہ سے منع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے سے سودانہ کرے البتہ مالِ غنیمت اور وراثت میں ایسا کیا ہے۔

2790- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ

قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ شَهْوٌ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَحَدٍ حَتَّى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے ان کا نام شہرتھا وہ تاجر تھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع مزایدہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ تم نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (یہ اس وقت تک نہیں کر سکتا) جب تک کہ کوئی دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں دیتا البتہ مالِ غنیمت کا اور وراثت کا حکم مختلف ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرِّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ

الَلَيْثِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2792- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوقِ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَأَرَبَحَنِي حَتَّى رَضِيْتُ - قَالَ - فَلَمَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ لَا ضَرْبَ عَلَيْهَا أَخَذَ بِذِرَاعِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَأَمْسَكَ يَدِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لَا تَبِعُهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى بَيْتِكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ذَلِكَ.

2789- أخرجه أحمد في مسنده (٧١/٢)؛ حدثنا حسن؛ حدثنا ابن لهيعة؛ حدثنا عبد الله ابن أبي جعفر عن زيد بن اسلم قال: سمعت رجلاً قال لعبد الله بن عمر عن بيع المزايده فقال ابن عمر: ... فذكره باللفظ الذي هو في هذا - وفي إسناده ابن لهيعة وهو ضعيف كما تقدم مراراً لكن تابعه عمر بن مالك كما سيأتي في الحديث التالي -

2790- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (٥٧٠)؛ حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم به - وأخرجه أيضاً الهيثمي (٢٤٤/٥) من طريق أبي العباس اللصم عن ابن عبد الحكم به - وإسناده صحيح رجاله ثقات -

2791- في إسناده محمد بن عمر الواقدي مشروك؛ وإسناده بن زيد اللبني ضعيف وتقدم قريباً بإسناده صحيح -

2792- كذا أخرجه لنا من طريق جرير بن حازم عن أبي الزناد به - وجرير بن حازم ثقة فيه كلام طفيف فالإسناده حسن؛ وقد تابعه إسحاق بن حازم وهو صدوق؛ نكلم فيه للفسد؛ كما قال الحافظ في التزيين (٢٥١) - لكن في الطريق إليه محمد بن عمر الواقدي وهو مشروك -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے زیادہ منافع دینے کا کہا اتنا جس سے میں راضی ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے سودا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھا منا چاہا تو ایک شخص نے پیچھے سے میرے بازو کو پکڑ لیا اور ہاتھ تھام لیا، میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا کہ تم اسے فروخت مت کرو جب تک تم اسے گھر نہیں لے جاتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن حنین، مدنی، ابو عبداللہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ قلیل حدیث، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۳۳۹۹)۔

2793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2794- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبيدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِقَيْسِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْعًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِبِرَاعِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبْعُهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحْوِزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى أَنْ تَبَاعَ السِّلْعُ حَيْثُ تُبْتَاغُ حَتَّى تَحْوِزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا پکا کر لیا تو ایک شخص مجھ سے ملا اُس نے مجھے اس کا زیادہ منافع دینے کی پیش کش کی میں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا ارادہ کیا تو پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا: تم اسے اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے خرید کر اپنی جگہ پر نہیں لے جاتے، نبی اکرم ﷺ سے اس بات سے منع کیا ہے: سودے کو اسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں سے خریدا گیا تھا، ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تجارت کرنے والا شخص اُسے اپنی جگہ پر

2793- في الواقدي وهو متروك - وقد تقدم الكلام عليه مراراً -

2794- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۴۹۹) باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى - من طريق محمد بن عوف الطائفي، حدثنا أحمد بن خالد الوهبي، به - وأخرجه أيضاً العاظم في المستدرک (۴۰/۲) ومن طريقه البيهقي في سننه (۳۱۴/۵) كتاب البيوع، باب قبض ما ابتاعه جزائياً بالنقد..... كلاًهما من طريق أبي نذرة الدمشقي، ثنا أحمد بن خالد، به - وأخرجه - أيضاً - أحمد في مسنده (۱۹۱/۵) قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم عن ابيه عن ابن اعمار، به - وأخرجه ابن عبان في صحيحه (۱۹۸۴) من طريق يعقوب بن ابراهيم عن ابيه، مثل اسناد أحمد - وإسناده قوي - رجاله ثقات غير محمد بن اعمار، فإنه صدوق ولا ضرر من تدليس: فقد صرح بالتحديث عند ابن عبان - قال الزيلعي في نصب الرابة (۲۲/۴): (وقال في التنقيح) منده جيد: فان ابن اعمار صرح فيه بالتحديث (۱) - ال -

نہیں لے جاتا۔

2795- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَيْدُوَ صَلَاحُهُ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے درخت کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا۔

2796- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةَ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يَيْدُوَ صَلَاحَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَيْدُوَ صَلَاحَهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَارَ الدَّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ - عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا - فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَأَلْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا أَمَا لَا فَالَا تَبْتَاغُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَيْدُوَ صَلَاحَهَا . لِكثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ وَاللَّفْظُ لِعَبْسَةَ وَقَالَ أَبُو الرَّدَادِ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ .

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوزناد سے پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کے بارے میں مذکور

2795- ضرار بن صرد له اولفام: و شیخه موسى بن عثمان تركه ابو هانم: و قال ابن عمريه: حديثه ليس بالمحفوظ: و كذا لصارمي بالنسخ و الآخر من ريبها اسوا من الاول: و للحديث ثامن بنهود عن انس بن مالك: - اخرجہ البخاري في البيوع (298/4) باب: اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (2198) و مسلم في المساقاة (1190/2) باب: وضع الجوانح (1055) و النسائي في البيوع (261/7) باب: شراء الثمار حتى يبدو صلاحها و الطحاوي في المتانبي (24/4) و البيهقي في الكبرى (200/5) من طريق حميد عن انس بنهود: - وله ثامن آخر عن ابن عمر اخرجہ مسلم في البيوع (1165/3) باب: النسوي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (1020) و ابو داود في البيوع (665/2) باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (2368) و الترمذي في البيوع (529/2) باب: كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها (1227) و النسائي في البيوع (270/7-271) باب: بيع السنبل حتى يبيض: و البيهقي (202/5) - وله ثامن ثالث من الحديث الانسي عقبه: - وله ثامن رابع من حديث جابر: اخرجہ البخاري في البيوع (287/4) باب: بيع التمر على رءوس النخل (2189) و مسلم في البيوع (1174/2) باب: النسوي عن المعاقلة و المزانية (1026) -

2796- اخرجہ ابو داود في سننه (252/2) كتاب البيوع: باب في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها: الحديث (2272) و من طريقه اخرجہ الدارقطني لغنا: و اخرجہ البيهقي (201/5) كتاب البيوع: باب الوقت الذي يهل فيه بيع الثمار من طريق محمد بن عبد الحكم: ثنا ابو زرعة و لقب الله بن راشد: - و الحديث علقه البخاري في صحيحه (128/5) كتاب البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها: الحديث (2192) - قال: وقال الليث عن ابي الزناد: - فذكره: - و اخرجہ احمد (185/5) من طريق الزهري عن خارجة بن زيد بن ثابت عن ابيه: - و اخرجہ احمد (190/5) من طريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة: - قال ابن حجر في الفتح (129/5): (لم اره موصولا من طريق الليث) و قد اخرجہ سعيد بن منصور عن ابي الزناد عن ابيه نحو حديث الليث: و لكن بالاسناد الثاني دون الاول: - و اخرجہ ابن داود الطحاوي من طريق يونس بن يزيد عن ابي الزناد بالاسناد الاول دون الثاني: - و اخرجہ البيهقي من طريق يونس بالاسنادين معا: -

روایات کے بارے میں دریافت کیا، عروہ بن زبیر، حضرت سہل بن شہمہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ پھل کے پکنے سے پہلے اُس کا سودا کر لیا کرتے تھے جب پھل کے کاٹنے کا وقت آتا اور تقاضا کرنے والے آجاتے تو خریدار یہ کہتا: پھل کو فلاں بیماری لاحق ہو گئی ہے یہ خراب ہو گیا ہے اس طرح کی چیزوں کے ذریعے اُن کے درمیان جھگڑا ہو جاتا جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کے مقدمات بکثرت پیش ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک وہ پک نہیں جاتا، نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ اختلافات اور مقدمات زیادہ ہو گئے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابورداد نامی راوی کے ہیں۔ شیخ ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہ پھل کو مرض لاحق ہو گیا ہے، قشام لاحق ہو گیا۔

.....

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں
شیخ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا سودا کر دے اور یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ممنوع ہو (یا فاسد ہو)۔

کوئی شخص اس شرط پر پھلوں کا سودا کرتا ہے کہ وہ ان پھلوں کو فوراً توڑ لے گا، اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سودا درست ہے کیونکہ اس سودے کو ممنوع قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ پھل درخت پر لگے رہیں اور اس دوران ان پر کوئی قدرتی آفت لاحق ہو جائے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہو جائیں (تو یہ خریدار کا نقصان ہے) تو جب انہیں فوراً توڑ لیا جائے گا تو اب یہ خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پھلوں کو روک لے (یعنی انہیں کوئی نقصان پہنچ جائے) تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے؟

کیونکہ توڑ لیے جانے کی وجہ سے پھل آفت سے محفوظ ہو جاتے ہیں اس لیے یہ سودا درست ہوگا۔

خریدنے والا شخص پھلوں کا مطلق طور پر سودا کر لے نہ تو وہ یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھلوں کو توڑے گا اور نہ ہی یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس کو باقی رہنے دے گا۔ امام احمد بن حنبل، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ جب آپ اس عقد کو مطلق رکھیں گے تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہوگا کہ ان پھلوں کو فوراً توڑا جاسکے۔

ہے تو جس طرح پھل کو توڑنے کی شرط پر سودا کرنا جائز ہے اسی طرح مطلق عقد بھی جائز ہونا چاہیے۔

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ آپ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے ان کو فروخت کرنے سے مطلق طور پر منع کیا ہے اور یہ مذکورہ بالا صورت بھی اس میں شامل ہوگی۔

2797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ كَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مِمَّا يَكُلُّ

وَيُوزَنُ وَيُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا مُرْسَلٌ وَوَهُمَ الْمُبَارَكُ عَلَى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود صرف سو

چاندی ماپی جانے والی وزن کی جانے والی کھائی جانے والی اور پی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور شیخ مبارک نامی راوی نے اسے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر جو نقل کیا ہے اس میں انہیں وہم ہوا ہے یہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے مرسل

روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد بن عثمان دہشکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۶۶)۔

2798- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قُرُوحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تَبِينَ صِلَاحُهَا أَوْ يُبَاعَ صُوفٌ عَلَى ظَهْرِ أَوْ لَبَنِ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٍ فِي كَبِنٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل کو فروخت

۱۔ السنن ازشیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی

2797- قال الزيلعي في نصب الرايه (۲۷/۶): قال ابن القطان: المبارك بن مجاهد ضعيف ومع ضعفه فقد انفرد عن مالك بن

النسائي روجه عنده موقوفاً - وقال عبد المعز: فكذا اخرج به المبارك بن مجاهد ورواه علي مالك في رفعه: انما هو قول سعيد -

واخرجه مالك في الموطا (۲/۶۲۵) (۲۷) و عنه عبد الرزاق في الميجوع (۲۱/۸) بابها بيع العيونان بالعيونان (۱۵۱۳۹) عن ابي الزناد

ابن المسيب من قوله - و اخرجه البيهقي في الكهرى (۲۸۶/۵) من طريق الزهري عن محمد بن المسيب من قوله موقوفاً اخرج به

ورواه عن اسامة بن زيد عن ابن المسيب من قوله موقوفاً كما في العطل له بن ابي هانم (۲/۲۰۹) (۲۱۷) - و اخرجه ابوب بن سويد

اسامة عن ابن المسيب عن سرافة بن مالك مرفوعاً بنحوه: و اعلمه ابو هانم الرزقي و احمد عن ابن معين انه مثل عن ابوب ابن سويد

فقال: ليس بنسبي - قال ۱ و سعيد بن المسيب عن سرافة له بنحوه: و لهذا الحديث موضوع بابها حديث الزهري ۱-

جائے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو اور تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو (فروخت کرنے) سے بھی منع کیا ہے۔

2799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْمُقْرِئِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَتَبَيَّنَ تَبْيَضُّ أَوْ تَحْمَرُّ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھلوں کو پک جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ وہ پھل سفید ہوگا یا سرخ ہوگا آپ ﷺ نے تھن میں موجود دودھ کو فروخت کرنے (اور جانور کی پشت پر موجود) اون کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

2800- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْوَكِيلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُسَاعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضُرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنِ. أَرْسَلَهُ وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے عمر بن فروخ نامی راوی کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے مطابق نقل کیے ہے۔

2798- أخرجه البيهقي في الكبری (۲۴۰/۵) کتاب البیوع باب ما جاء فی النبی عن بیع الصوف من طریق یعقوب بن اسحاق ثنا عمرو بن فروخ به وقال: (تفرد برفعه عمرو بن فروخ و ليس بالقوي وقد ارسله عن وكيع و أخرجه غيره مرفوعاً) - ال- وقد تعقب ابن التورکمانی البيهقي في تصحيح عمرو بن فروخ - وأخرجه السافعي في مسنده (۱۴۹/۲) ومن طريقه البيهقي في الكبری (۲۰۲/۵) و السمرقانی (۷۵/۸) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاود عن ابن عباس بنحوه - وأخرجه عبد الرزاق (۶۲/۸) باب: بیع الثمرة هنيئاً ببيوت صلاحها (۴۲۸): أخرنا ابن عيينة به - وأخرجه ابن حبان (۴۹۸۸) من طريق مسدد عن سفیان عن عمرو به - وروی السافعي في مسنده (۱۵۰/۲) و من طريقه البيهقي في السمرقانی (۷۵/۸) (۱۱۱۶۹) أخرنا سفیان عن عمرو بن دينار عن ابي معبد عن ابن عباس: انه كان يبيع الثمر من غلامه قبل ان يطعم: و كان لا يرى بينه وبين غلامه رجا - ولنا بخالف روايته: لكن لعل ابن عباس - رضي الله عنه - كان يشجوز فيما بينه وبين غلامه تفضلاً منه على غلامه - و الحديث ذكره موصولاً المزني في تحفة الاشراف (۱۶۶/۵) (۶۲۰۹) قال: (أخرجه حفص ابن عمر الموصلي عن عمرو بن فروخ) (.....) فذكره باسناده موصولاً - وأخرجه ابو داود في المراسيل - كما في تصحيفه (۱۶۶/۵) من طريق مسدد بن اسحاق عن عكرمة عن ابن عباس بنحوه -

2800- ارسله وكيع عن عمرو - وأخرجه ايضاً ابن المبارك عن عمرو عن عكرمة مرسلاً لم يذكر ابن عباس: كما في تحفة الاشراف (۱۶۶/۵) (۶۲۰۹) قال ابن حجر في التلخيص (۷/۲): (قال البيهقي: تفرد به عمرو و ليس بالقوي - قلت: وقد وثقه ابن معين وغيره - قال: وأخرجه وكيع مرسلاً - قلت: كما في المراسيل لابي داود و مصنف ابن ابي شيبة - قال: ووثقه غيره على ابن عباس و هو المحفوظ - قلت: وكذا أخرجه ابو داود - ايضاً - من طريق ابي اسحاق عن عكرمة و كذا أخرجه السافعي من وجه آخر عن ابن عباس و ليس في رواية وكيع السمرقانی ذكر اللبن و أخرجه الطبراني في الاوسط من رواية عمر المذكور و قال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بريد - (السنن) - ال-

2801- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرِي اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا . مَوْقُوفٌ

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کرو اور جانور کی پشت پر موجود اون کو فروخت نہ کرو۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2802- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعَبْدِيِّ عَنْ شَهْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بَطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ

حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود (ان کے بچوں

کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ جانور انہیں جنم نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے منع

کیا ہے اور جب تک اسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور صدقے (کے مال کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اسے تقسیم نہیں کیا

جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غوطہ لگانے کے بعد جو چیز نکلے گی اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جہضم بن عبد اللہ بن ابی طفیل قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یکثر عن مجاہیل، یہ زاویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

ہو: تقریب التہذیب ت (۹۸۹)۔

○ محمد بن زید بن علی عبدی اوکندی اوجرمی، بصری، قاضی مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۹۳۰)۔

2803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ فَرْوَخِ الْقَتَّابِ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ

يُبَاعَ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ .

۲۸۰۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲۶۰/۵) كتاب البيوع باب ما جاء في الشوي عن بيع الصوف على ظهور الغنم من طريق دارقطنی

-۲-

۲۸۰۲- أخرجه الترمذي في السير (۱۱۲/۶) باب: في كراهية بيع الغنم حتى تقسيم (۱۵۶۲)؛ حدثنا ضار و ابن ماجه في التجار

(۷۶۰/۲) باب: الشوي عن شرا، ما في بطون الانعام وضروعها و ضربة الغنم (۲۱۹۶)؛ حدثنا ضام بن عبد: كذا في ضام

حدثنا حاتم بن اسماعيل به- وقال الترمذي: (حديث قريب) - الا- وأخرجه احمد (۱۲/۲)؛ ثنا ابو سعيد: ثنا جهم

۲۸۰۳- تقدم قريباً قبل اربعة احاديث-

☆☆ حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: تھن میں موجود دودھ کو یا دودھ میں موجود گھی کو فروخت کیا جائے۔

2804- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَعْرَابِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْغَرْرِ. قَالَ أَيُّوبُ فَتَسْرَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بَيْعَ الْغَرْرِ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَرْرِ ضَرْبَةَ الْغَانِصِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْأَبِي وَبَيْعَ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ وَبَيْعَ مَا فِي بَطْنِ الْأَنْعَامِ وَبَيْعَ تَرَابِ الْمَعَادِنِ وَبَيْعَ مَا فِي ضُرُوعِ الْأَنْعَامِ إِلَّا بِكَيْلٍ. ☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے بیع غرر کی وضاحت کی ہے وہ فرماتے ہیں: بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: غوطہ خور غوطہ لگا کر جو چیز نکال کے لائے گا اُس کا سودا کیا جائے بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: بھاگے ہوئے غلام کا سودا کیا جائے یا بھاگے ہوئے اونٹ کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے پیٹ میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے یا معدنیات کے اندر جو کچھ نکلے گا اس کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے تھنوں میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے البتہ اگر مابی ہوئی چیز کا سودا کیا جائے (تو اگر اتنا دودھ نکلے گا تو سودا ہوگا) تو ایسا کرنا جائز ہے۔

——***

مجهول چیز کے سودے کا حکم

احناف یہ کہتے ہیں: جب فروخت شدہ چیز یا اسکی قیمت اس طرح مجهول ہو کہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ ہو تو یہ بات باہمی تنازعے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے اس وجہ سے ایسا سودا فاسد ہوگا کیونکہ یہ مجهول ہونا دوسرے کے سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے دونوں کے لیے رکاوٹ ہے۔ اس لیے سودے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اگر یہ مجهول ہونا تھوڑا ہو یعنی اس کی وجہ سے کسی باہمی تنازعے کا امکان نہ ہو تو ایسا سودا فاسد نہیں ہوگا کیونکہ جہالت کی یہ مقدار چیز سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے سے رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے سودے کا حکم حاصل ہو جائے گا۔ جب انسان کسی ایسی چیز کا سودا کرے جو غیر موجود ہو جسے دیکھا نہ جاسکتا ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

2804- اخرجہ ابن ماجہ فی التجارات (۷۳۹/۲) باب: النسوي عن بيع العصاة و عن بيع الفراء (۲۱۹۵) من طريق الامام ابن عمر: ثنا ايوب بن عتبة... به-وقال في الزوائد: (في اسناده ايوب بن عتبة: ضعيف) -اله- وله شاهد من حديث ابن عمر: اخرجہ احمد (۱۶۱/۲) و ابن حبان (۱۹۷۲) و البيهقي في الكبرى (۲۳۸/۵) من طريق عن نافع عن ابن عمر: به- وله شاهد آخر من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه من حديث بنحوه- اخرجہ الطبراني في الاوسط (۸۰۸۷) من طريق ابي موسى الانصاري: نا عاصم بن عبد العزيز الانصاري عن الصادق بن عبد الرحمن عن عمرو بن شعيب: به- وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث الا عاصم بن عبد العزيز: ابو موسى) -اله- وله شاهد آخر من حديث سويل بن سعد: اخرجہ الطبراني في الاوسط (۵۵۱۵) من طريق اسماعيل بن ابي الحكم التقي: ثنا عبد العزيز بن ابي هانم عن ابيه عن سويل- وقال الطبراني: (لا يرو لنا الحديث عن سويل بن سعد الا بهذا الاسناد: نفع بن ابي الحكم) -اله- وله شاهد من حديث ابي هريرة سياتي في النبي بعد-

دِرْهَمًا مِّنْ رَبِّا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رَبِّا. هَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

☆☆ حضرت کعب بن العتیبؓ بیان کرتے ہیں: میں میں مرتبہ زنا کر لوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے: میں سود کا ایک درہم کھا لوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو کہ میں نے اُسے کھا لیا ہے میں نے اُسے لے لیا ہے وہ سود تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری، لہ رویہ و ابوہ غسیل ملائکہ۔ انہوں نے 63ھ میں واقع حرہ میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۲۲۴)، تقریب التہذیب (۳۳۰۳)۔

2808- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ دِرْهَمُ رَبِّا أَشَدُّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَىٰ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً فِي الْخَطِيئَةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

2809- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَاعَ حُرًّا أَفْلَسَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آزاد شخص کو فروخت کروا دیا تھا جو مفلس ہو گیا تھا۔

2810- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ بَاعَ شَرِيكَ لِي دِرَاهِمَ فِي السُّوقِ بِنَسِيئَةٍ فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ هَذَا. فَقَالَ لَقَدْ بَعْتَهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. قَالَ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَنَحْنُ نَبَايِعُ هَذَا الْبَيْعَ. فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقِيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

2808- أخرجه الطبراني في الأوسط (۲۶۸۲): حدثنا ابراهيم بن يحيى نا عبید اللہ بن عمرو... بہ۔ وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن لبيت الا عبید اللہ)۔ الہ۔ قلت: ولبيت: وهو ابن ابي سليم: كما عند الطبراني وقد اختلط ولم يميز حديثه: فنترك۔

2809- حجاج و ابن جریر مدلسان ولم يصرها بالتمهيت في اسناده۔

2810- أخرجه البخاري في مناقب الانصار (۲۶۹/۷) باب رقم (۵۱) الحديث (۲۹۲۹، ۲۹۶) و مسلم في المساقاة (۱۲۱۲/۲) باب: النسوي عن بيع الوري بالذهب دينا (۱۵۸۹) و النسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة من طريق سفیان: وهو ابن عبيدة۔

☆☆ عبد الرحمن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کچھ درہم ادھار خریدے (یا فروخت کر دیے) تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے تو اس شخص نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی شخص نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کا سودا کر لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لین دین دست بہ دست ہو اس میں کوئی حرج نہیں جو ادھار کے طور پر ہو وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مل کر دریافت کرو کیونکہ تجارت کے مسائل کے بارے میں وہ ہم سب سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔

2811 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

ابن جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ سَمِعَا أَبَا الْمُنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَا كُنَّا تَاجِرِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ نَيْسِنَةً فَلَا يَصْلُحُ.

☆☆ شیخ ابو منہال، حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ تجارت کیا کرتے تھے ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا ارشاد فرمایا: اگر وہ دست بہ دست ہو تو حرج نہیں ہے ادھار کے طور پر ہو تو درست نہیں ہے۔

(یعنی دونوں طرف سے درہم یا دینار کا لین دین ہو رہا ہو۔)

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن یعقوب بن ابراہیم بن موسیٰ رخامی، ابو عباس بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا

ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ

میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۳۵)۔

2812 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۱۱ - أخرجه البخاري في البيوع (۲۸۸/۴) باب: التجارة في البز وغيره (۲۰۶۱) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب

نسبة من طريق هجاج به - وأخرجه البخاري في (۲۰۶۰) (۲۴۹۷) عن أبي عاصم عن ابن جريج به - ولم يذكر فيه البراء - وأخرجه أيضاً في

البيوع (۴۴۷/۴) باب: بيع السور بالذهب نسبة (۲۱۸۰-۲۱۸۱) ومسلم في المساقاة (۱۳۱۲-۱۳۱۳) باب: النسبي عن بيع السور

بالذهب دينا (۱۵۸۹) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسبة من طريق عن ثعبة عن حبيب بن أبي ثابت سمعت

ابا النضر بن - بنهود - وأخرجه البخاري في الشركة (۱۵۹/۵) باب: الاشتراك في الذهب والفضة وما يكون فيه الصرف (۲۴۹۷-۲۴۹۸

من طريق سليمان بن أبي مسلم سالت ابا النضر بن - بنهود - وأجمع: المعرفة للبيهقي (۴۲/۸) -

۲۸۱۲ - علفه البخاري في الصحيح (۴۲۵۶-۴۲۵۷) عن عبد العزيز بن محمد المدائني ورواه ابو عوانة كما في تلميح النطيش (۱۳۷/۶)

وأخرجه مالك عن عبد المجيد بن سويل بنهود كما في الموطأ في البيوع (۶۲۲/۴) باب: ما يكره من بيع النمر - ومن طريق مالك

أخرجه البخاري في البيوع (۲۲۰۱-۲۲۰۲) باب: اذا اراد بيع نمر بنهر غير منه وفي الوكالة (۲۲۰۲-۲۲۰۳) وفي المغازي (۴۲۵-۴۲۵۶)

مسلم في المساقاة (۱۵۹۲) باب: بيع الطعام مثلاً بثلث والنسائي في البيوع (۲۷۱/۷-۲۷۲) باب: بيع النمر بالنمر مثلاً -

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ
الْأَنْصَارِ وَأَمْرَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرِ جَنِيْبٍ - يَعْنِي الطَّيْبَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا . قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِثَلَاثَةِ أَصْعٍ مِنَ
الْجَمْعِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ بَعْ هَذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ
الْمِيزَانُ . يُقَالُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يَعْرِفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ يُقَالُ مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضِ فُلَانٍ بِفَتْحِ
الْجِيمِ .

☆☆☆ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سواد بن غزیہ جو بنی
عدی سے تعلق رکھتے تھے انہیں بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کا نگران مقرر کیا وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!
میں نے دو صاع کے عوض میں صاع اور تین صاع کے عوض میں دو صاع اچھی کھجوریں خریدی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ پہلے انہیں فروخت کرو پھر ان کی قیمت کے ذریعے انہیں (یعنی اچھی کھجوروں کو) خریدو۔ اسی طرح وزن کی
جانے والی تمام چیزوں میں کرو۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھجور کی ہر وہ قسم جس کا کوئی نام متعین نہ ہو اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے فلاں کی زمین میں جمع
(یعنی مختلف قسم کی کھجوریں) ہیں۔

2813 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .
وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - بِمِثْلِهِ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد العزیز بن محمد عبد المجید بن سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

2814 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے منقول ہے۔

2813 - أخرجه البخاري في الاعتصام (۷۳۰ / ۷۲۵۱) باب: إذا اجتمع العامل أو المالك فاعطوا و مسلم في المساقاة (۱۵۹۳) باب: بيع
الطعام مثلا بمتل و البيهقي في الكبرى (۲۸۵ / ۵) طرق عن عبد المجيد بن سويل بنحوه -

2815- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ الدِّينَوْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الهمداني حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2816- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عُبَادَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا وَزَنَ مِثْلُ بِمِثْلِ إِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا وَمَا

كَيْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهِ . لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الرَّبِيعِ هَكَذَا . وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ عُبَادَةَ وَأَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہے برابر برابر

ہونی چاہیے جب ان دونوں کی قسم ایک ہو اور جب کسی چیز کو ماپا جاتا ہے وہ ابھی اس طرح ہونی چاہیے لیکن جب دونوں طرف سے قسمیں مختلف ہوں تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ

بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ

أَبُو الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا تَبْرَةً وَعَيْنَةً - وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ - وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالمِلْحِ وَلَا بَأْسَ بِالشَّعِيرِ بِالبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ

أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ آرَبَنِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثُ أَبِي فَاسْتَحْسَنَهُ .

2816- نقله عبد الحميد في المعجم الوسيط (٢/٢٥٧) وذكر عقبه قول الدارقطني المذكور هنا وذكره أيضاً الزيلعي في نصب الرتبة (٤/٤) وقال: ذكره عبد الحميد في (المعجم) من جهة الدارقطني ثم نقل الزيلعي كلام الدارقطني على أنه من كلام عبد الحميد وهو

ولعمري: فتبه -

2817- أخرجه ابن أبي نبيبة في المصنف (١٠٤/٧-١٠٤/٧) ومن طريقه أخرجه مسلم في المسافة (١٢١/٢) باب: الصرف وبيع الذهب

بالورق نقداً (١٥٨٧) و أبو داود في البيوع (٦٤٢/٢) باب في الصرف (٢٢٥٠) و ابن مهان (٢٥٠٨) و البيهقي (٢٧٨/٥) من طريق أبي

أبي نبيبة عن وكيع عن سفيان عن خالد الهذلي عن أبي قلابة عن أبي الأشعث عن عبادة بن الصامت قال سمعته يقول نهى رسول الله

الجارود (٦٥٠) و البيهقي (٢٧٨/٥) من طريق آخر عن وكيع بن عمار عن عبادة بن الصامت قال سمعته يقول نهى رسول الله

باب: ما جاء ان المنظة مثلا بمثل (١٢٤٠) و البيهقي (٢٧٧/٥) من طريق عن سفيان بن عيينة عن ابن أبي الخليل بإسناده كما ساقه الدارقطني هنا - وأخرجه

النسائي - أيضاً - من طريق ابن أبي عمير عن قتادة عن مسلم بن يسار عن أبي الأشعث عن عبادة - وله طريق آخر عن النسائي

عبادة بن عمرو -

☆☆ شیخ ابواشعث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے اور چاندی کو چاندی کے عوض میں کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے خواہ وہ اپنی اصل شکل میں ہوں یا سکہ کی شکل میں۔ پھر انہوں نے جو کے عوض میں جو فروخت کرنے کا گندم کے عوض گندم اور کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک فروخت کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ بات بتائی کہ گندم کے عوض میں جو کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ دست بہ دست ہو اور اس میں جو زیادہ ہو لیکن یہ لین دین دست بہ دست ہونا چاہیے اس کے علاوہ صورتوں میں جو زیادہ دے گا یا لے گا وہ سود کا کام کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

2818- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَا شَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتُخْلِفَ الْبَايِعُ ثُمَّ كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا پھر خریدار کی مرضی ہے چاہے تو اسے سودا کر لے چاہے تو ترک کر لے۔

2819- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ حَضْرَتُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا جِلْعَةَ فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا. وَقَالَ الْآخَرُ بَعْتُكَهَا بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضْرَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أُتِيَ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَايِعِ أَنْ يُسْتَخْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں ابو عبیدہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک چیز کا سودا کیا تھا انہوں نے کہا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں لی ہے دوسرے نے کہا: میں نے اتنے عوض میں

2818- ابن عبد الله بن مسعود المذكور هنا: هو ابو عبدة و لم يسمع من ابيه: كما سيأتي ذلك ان شاء الله في الروايات الآتية-

2819- أخرجه النسائي في البيوع (٢٠٤/٧) باب: اختلاف البايعين في الثمن عن يوسف ابن سعيد به- و أخرجه ايضا عن عبد الرحمن بن سالم و ابراهيم بن الحسن كلالضا عن حجاج به- قال ابن حجر في التلخيص (٢٥/٣): (وفيه انقطاع على ما عرف من اختلاف قسوم صححة سماع ابي عبدة من ابيه و اختلف فيه على اسماعيل بن امية ثم على ابن جريج في تسمية ولد عبد الملك لهذا الراوي عن ابي عبدة فقال يحيى بن سليمان عن اسماعيل بن امية: عبد الملك بن عبدة كما قال سعيد بن سالم و وقع في النسائي: عبد الملك بن عبدة و هو هذا المسمى بالبصري و هو ظاهر كلام البخاري قد صححه ابن السكن و العاظم - ا- و راجع ما بعده-

فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی طرح کی صورت حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب اس طرح کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اس سے حلف لیا جائے پھر اس کے بعد خریدار کو اختیار ہو گا چاہے تو فروخت کرنے والے کے بیان کے مطابق اس چیز کو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

2820- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ

الشَّافِعِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ سَمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُ بَكْذَا وَكَذَا وَقَالَ هَذَا بَعْتُ بَكْذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيْ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَائِعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرَ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أُخْبِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُونُسَ فِي الْبَيْعِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَالَ حَجَّاجُ الْأَعْوَرُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ -

☆ ☆ عبد الملک بن نبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو عبیدہ کے پاس موجود

تھا ان کے پاس دو آدمی آئے انہوں نے کسی چیز کا سودا کیا تھا ایک بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں حاصل کی ہے دوسرا بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ بات بتائی تھی:

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ وہ قسم اٹھائے پھر اس کے بعد خریدار کو یہ اختیار دیا جائے گا چاہے وہ اس سے لے چاہے تو ترک کر دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی موجود ہے۔

2821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى

۲۸۲۰- اضرجه احمد في مسند (۱/۱۶۶): حدثني محمد بن ادریس الشافعی به فذكره - ومن طريق احمد اضرجه العاکم في المسند

(۱/۱۸۸) وقال: حدثنا ابو بكر بن اسماء الفقيه قال: اخبرنا عبد الله بن احمد بن حنبل قال: حدثني ابي - فذكره - و من طريق العاکم

اضرجه البيهقي في السنن الكبرى (۵/۲۲۲) كتاب البيوع: باب اختلاف المتبايعين وفي المعرفة (۱/۲۷۰) كتاب البيوع: باب اختلاف

البيوع - من رقم (۲۱۹۱) و اضرجه العاکم ايضا (۱/۱۸۸) من طريق الربيع بن سليمان اخبرنا الشافعی به - و من طريق اضرجه البيهقي

في المعرفة (۱/۲۷۰) كتاب البيوع: باب اختلاف المتبايعين (۲۱۹۲) - وقال العاکم: (حدثني صحيح ان كان سعيد بن سالم حفظ

اساره: عبد الملك بن عمير - و سابق العاکم و البيهقي قول عبد الله بن احمد بن حنبل المذكور عقب الحديث حتى نرواية قول حجاج

الأعور و عقب عليه البيهقي بقوله (۱/۱۸۰): (لما لم الصواب و قد اضرجه يحيى ابن سليمان عن اسماعيل بن ابيه عن عبد الملك

عمير: كما قال سعيد بن سالم - و رواية لتمام ابن يوسف و حجاج عن ابن جريج اصح - و الله اعلم -

لَا تَعْتُ بَنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمْسِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعِشْرَةِ أَلْفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاخْتَرُ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ. قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ فَيْسِكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا فَهْوَمَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَّارَكَانِ.

☆☆☆ عبدالرحمن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ پیغام نقل کرتے ہیں:

حضرت اشعث بن قیس نے خمس کے غلاموں میں ایک غلام بیس ہزار درہم میں حضرت عبداللہ سے خرید لیا، حضرت عبداللہ نے اس کی قیمت کے بارے میں یہ پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار درہم کے عوض لیا ہے تو عبداللہ نے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کا نام لیں جو آپ میں اور مجھ میں فیصلہ کرا سکے۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں گے تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان میں کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ قول معتبر ہوگا جو سامان کے مالک کا ہے یا دونوں اس سودے کو ترک کر دیں گے۔

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْأَشْعَثِ مِثْلَ هَذَا سِوَاءَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2823- وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً وَغَيْرُهُ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ وَارَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَابِقٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا - يَعْنِي مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ - فَجَاءَ بِعِشْرَةِ أَلْفٍ فَقَالَ إِنَّمَا بَعْتُكَ عِشْرِينَ أَلْفًا قَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعِشْرَةِ أَلْفٍ وَإِنِّي لَأَرْضَى فِي ذَلِكَ بِرَأْيِكَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ

۱- اضرجه ابو داود في البيوع (۷۸۰/۳) باب: اذا اختلف البيعان و البيوع قائم (۲۵۱۱) و النسائي في البيوع (۲۰۳/۷-۲۰۴) باب: اختلاف الشبايعين في النسي و الماكنم في البيوع (۱۵۰/۲) باب: اذا اختلف البيعان و البيوع في البيوع (۲۳۲/۵) باب: اختلاف الشبايعين و كذلك في المعرفة (۱۶۱/۸) (۱۱۶۲۰) من طريق عمر بن حفص بن غياث به - و صححه الماكنم و قال البيهقي: (لهذا اسناد حسن موصل و قد روي من اوجه باسناد مرسل اذا جمع بينهما صار الحديث بذلك قويا) - و ذكر في المعرفة انه اصح اسناد روي في هذا الباب - و اعلم ابن حزم في المحلى (۳۶۸/۸) فقال عن عبد الرحمن: (مجهول ابن مجهول - و محمد بن اللثمت لم يسمع من ابن مسعود) - قال ابن القطان - كما في نصب الراية (۱۰۵/۴-۱۰۶) - (و فيه انقطاع بين محمد بن اللثمت و ابن مسعود و مع الانقطاع محمد بن الحسن بن قيس مجهول المال و كذلك ابو قيس و كذلك جده محمد الا انه اشهر لهم) و هو ابو القاسم بن اللثمت عداة في الشريفةين - و اما روايته عن ابن مسعود: فنقطعة - انتهى - و اعلم ابن عبد البر و عبد الحميد بالانقطاع ايضا لكن ذكر ابن عبد البر انه مشهور الاصل عند جماعة العلماء و انهم تلقوه بالقبول - راجع: التلخيص لابن حجر (۲۵/۲-۲۶) -

۲۸۱۱- راجع الذي قبله - و انظر حديث القاسم بعد لنا -

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَجَلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُودٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعَ . قَالَ الْأَشْعَثُ قَدْ رَدَدْتُكَ عَلَيْكَ .

☆☆☆ عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض میں ایک سرکاری غلام کو فروخت کر دیا یعنی حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو وہ دس ہزار لے کر آئے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو بیس ہزار کے عوض آپ کو فروخت کیا تھا تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض کیا ہے میں اس بارے میں آپ کے فیصلہ سے راضی ہوں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا کرتے ہیں اور دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں وہ قول معتبر ہوتا ہے؟ فروخت کرنے والا کہتا ہے یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن قیس ماصر، ابوصباح کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۲۶)۔

سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم

اگر سودا ہو جانے کے بعد فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "التجرید" میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما یہ فرماتے ہیں کہ جب فروخت شدہ چیز خریدار سے ضائع ہو جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا اور اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں شخص قسم اٹھائیں گے اور یہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ جبکہ خریدار کو اس فروخت شدہ چیز

۲۸۲۲- اضرجه ابن الجارود في المنتقى (۶۲۶)؛ حدثنا ابو زرعة الرازي قال: ثنا محمد ابن سعيد به - و سياتي في الذي يليه من طريق الحسن بن عمارة عن القاسم به - دون الفقهة و الحسن متروك - و سياتي من طريق ابن ابي ليلى عن المصنف بعد حديث - وقد اختلف في سماع عبد الرحمن من ابيه: كما قال ابن حجر في التلخيص (۳۶ / ۲) - قلنا: وقد اتيت سماعه من ابيه جماعة كما في جامع النعمان للملائكي ص (۲۲۳)؛ فراجع - وقد اضرجه الطيالسي (۲۹۹) و احمد (۴۶۶ / ۱) و البيهقي في البيوع (۲۲۲ / ۵) من طريق المسعودي القاسم عن عبد الله بن ابي اسطة و لم يذكر (عبد الرحمن) و القاسم في اسناده - و اضرجه ايضا سفیان الثوري عن معمر بن عبد الرحمن عن ابيه القاسم به - اضرجه عبد الرزاق (۲۷۱ / ۸) (۱۵۱۸۵) - قال البيهقي في المعرفة (۱۶۱ / ۸) (۱۱۶۱۹)؛ (و اضرجه ابو عيسى و معمر بن عبد الرحمن) و عبد الرحمن المسعودي و ابن بن تغلب: كلهم عن القاسم عن عبد الله بن خلفا - قال الزيلعي في نصب الرضا (۱۰۷ / ۱)؛ قال ابن الجوزي في التمهيد: احدثت لهذا الباب فوسوا مقال: فانسوا مراسيل و ضفاف: ابو عبيدة لم يسمع من ابيه و لم يسمع من عبد الرحمن و القاسم لم يسمع من ابن مسعود و لا عون بن عبد الله و قد اضرجه الدارقطني بالفاظ مختلفة و باسانيد ضعيفة فوسوا عباس و محمد بن ابي ليلى و الحسن بن عمارة و ابن المزيان و كلهم ضفاف - انشأ وقال صاحب التنقيح: و الذي يظن ان ابن مسعود يجمع طرقه له اصل بل لم يوردت حسن بفتح به - لكن في لفظه اختلاف - و الله اعلم - انشأ -

قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان بعیعہ موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔“

ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب کوئی حکم مشروط طور پر منقول ہوتا ہے تو یہ اس مخصوص صورت کے علاوہ دیگر تمام صورتوں میں اس حکم کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر مخصوص مدت (یعنی ادائیگی کی مدت) کے بارے میں دونوں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو ان دونوں سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ اس بارے میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا جو اس مخصوص مدت کی نفی کر رہا ہے۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مشروط مدت کے بارے میں اس کی مقدار کے بارے میں اختیار کی شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس کی مقدار (یعنی وہ کتنے دن تک رہے گا) کے بارے میں رہن کے طور پر شرط کے بارے میں کفیل کے بارے میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں فریق قسم اٹھائیں گے اور وہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے اس مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو عقد کے ساتھ اتق ہوتی ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو جائے کہ وہ مدت گزر چکی ہے یا نہیں گزری۔

2824 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِذْرَارٍ حَدَّثَنِي عَمِي طَاهِرٌ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَإِذَا اسْتَهْلِكَ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں میں اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا، لیکن اگر وہ چیز ضائع ہو چکی ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

2825 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

التحریز از امام ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ بیگ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2538

الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاشٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايعَانِ فِي الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةِ كَمَا هِيَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعَ .

☆☆ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اسی صورت میں موجود ہو ہلاک نہ ہوا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔

2826- أَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ

يَأْتِنَاهُ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

2827- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثِمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ عَبَّاشٍ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2828- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ اسْتَحْلِفَ الْبَائِعُ وَكَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ . تَفَرَّدَ بِهَذَا اللَّفْظِ أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي عَنْ هِشَامِ

☆☆ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اب خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے چاہے تو اسے ترک کر دے۔

اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرنے میں ابواحوص نامی راوی منفرد ہیں جنہوں نے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2829- أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثِمِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

2829- أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثِمِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

مُسَبِّحِ الْجَمَّالِ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

2829- أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثِمِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ

اِخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ مُسْتَهْلِكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ - وَرَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا۔ انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2830- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْأَشْعَثِ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْتُكَ بَعِشْرِينَ أَلْفًا. وَقَالَ الْأَشْعَثُ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بَعِشْرَةَ أَلْفٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ هَاتِ يَا سَمِيعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بَعَيْنِهِ وَكَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيْنَةُ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ. قَالَ الْأَشْعَثُ أَرَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمن ابنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ایک سرکاری غلام فروخت کیا، ان دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے یہ بیس ہزار کے عوض میں آپ کو فروخت کیا ہے، حضرت اشعث نے کہا: میں نے اسے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدا ہے۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس بارے میں آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے، تو حضرت اشعث نے کہا: سنائیے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے، تو حضرت اشعث نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس سودے کو ختم کر دیں۔

2831- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَمِيحُ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

282- أخرجه المصنف في البيوع (20/2) باب: إذا اختلف المتبايعان، و أبو داود في البيوع (782/2) باب: إذا اختلف البيعان و البيوع قاسم (2012) و ابن ماجه في التجارات (737/2) باب: البيعان يختلفان (2186) و البيهقي في البيوع (222/5) باب: اختلاف المتبايعين من طرق عن هشيم: به- قال البيهقي في المعرفة (141/8) (11419): (و ابن أبي ليلى كان كثير الوهم في الامتداد و المتن و العمل العلم بالحديث لا يقبلون منه ما يتفرد به: لكثرة اولهامة و بالله التوفيق) - اه- و أخرجه ابن عدي في الكامل (144/1) من طريق ابراهيم بن مجسر عن ابي بكر بن عياش عن سعيد بن المرزبان عن الشعبي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه- وقال ابن عدي: (ك تعلم بروية غير ابن مجسر) - قلت: و ابن مجسر سأل له ابن عدي عدة احاديث من مناكيره، فلما مضوا تم ختم ترجمته فانك: (وله سوي ما ذكرت منكرات من جملة الامانيد غير مفضولة) - اه- و سبوا - ايضاً - ما في سماع عبد الرحمن من ابيه من خلاف - وللحديث طريق آخر: فأخرجه عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن مسعود بنحوه - أخرجه احمد (166/1) و الترمذي في البيوع (570/2) باب: ما جاء إذا اختلف البيعان (1270) و البيهقي (222/5) من طريق ابن عجلان عن عون: به- و اعلم الشافعي - كما نقل البيهقي عنه - و الترمذي بالانقطاع بين عون و ابن مسعود و راجع: جامع النعمان للمصنف (249) -

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . فَقَالَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ عَمْرُكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَأَلْتُ اللَّهَ تَعْمِيرَكَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہوا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے (کہ اگر تم چاہو تو تم اسے ختم کر سکتے ہو) تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے سودے کو مبارک کرے!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ آپ کے سودے کو آباد کرے! علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ”عمرك الله“ اس کا مطلب یہ ہے: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آباد رکھے! اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2832 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا الْمُعَاوِيَّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ - حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . قَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيْعًا عَمْرُكَ اللَّهُ مَعْنَى أَنْتَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے کوئی چیز خریدی میرا خیال ہے: اس تعلق بنو عامر بن صعصعہ سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا، جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اختیار کر لو (یعنی تم چاہو تو اسے ختم کر سکتے ہو) تو دیہاتی نے کہا: میں نے آج تک ایسا سودا نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ ﷺ کا کون سے قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش سے ہے۔

2833 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْحَمِيدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۲۸۳۱ - اضرجه الترمذی فی البیوع (۲/۵۵۱) باب رقم (۲۷) الحدیث رقم (۱۲۶۹) و ابن ماجہ فی التجارات (۲/۷۳۶) باب بیع الضیاع (۲/۲۱۸۶) کلا لیسما من طریق عبد اللہ بن وھب بہ - وقال الترمذی: (حدیث حسن غریب) - و اضرجه - ایضاً - الماکم (۲/۱۹) و صحیح علی شرط مسلم من طریق ابن وھب بہ - ومن طریق الماکم اضرجه البیہقی فی سننہ (۲۷۰/۵) کتاب البیوع باب المتباہان بالضیاع لم یفرقا... و بیاتی فی الحدیث الثانی من طریق یحییٰ بن ایوب بہ - و الحدیث ذکرہ عبد الصمد فی اللامعالم الوسطی (۲/۲۶۶) - ۲۸۳۲ - اضرجه الطبرانی فی الأوسط (۲/۶۳۸) حدیثنا محمد بن عمرو ثنا ابی ثناء موسیٰ ابن اعین بہ - وقال الطبرانی: (لم یرو فی الحدیث عن ابن جریر اللہ یحییٰ بن ایوب) و لا اضرجه عن یحییٰ بن ایوب اللہ الحدیث بن سعد و موسیٰ بن اعین) - و اضرجه الماکم فی البیوع (۲/۱۸) و صحیحہ من طریق لھلال بن العلاء الرقی ثنا المعانی بن سلیمان ثنا موسیٰ بن اعین بہ - و الحدیث اضرجه - ایضاً البیہقی فی الکبریٰ (۲/۲۷۱) -

رَبِيعٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْتِاعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِكْمًا مِنْ خَبْطٍ مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَخَبَّرَهُ لَدَى الْبَيْعِ. قَدْ كَرِمْتُهُ.

☆☆ طَاوُسُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا تو نبی اکرم ﷺ نے اس دیہاتی کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس سود کو ختم کر سکتا ہے۔
راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2834 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ - قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِأَبِيهِ فَكَانَ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيَصِيحُ بِهِ عُمَرُ وَيَغْلِبُهُ الْبَكْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِعْنِي يَا عُمَرُ. فَاشْتَرَاهُ فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هُوَ لَكَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ. وَهَذَا نَسْأُ ابْنَ عَبَّادٍ.

☆☆ عمرو نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے جو قابو میں نہیں آتا تھا وہ ان کے والد کی ملکیت تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس پر قابو نہیں پاسکے وہ اونٹ نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے آگے نکل گیا بعد میں انہیں جھڑکا لیکن وہ اونٹ ان کے قابو میں نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے مجھے فروخت کر دو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہوا! اب تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔
روایت کے یہ الفاظ ابن عباد نامی راوی کے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمن بن حسان ابو عبید اللہ مخزومی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۲۹۳)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶۱)۔

2835 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَبْشُونَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاتَبْتُ بَرِيرَةَ عَلَى نَفْسِهَا

2834 - أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۵۰/۸) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (۱۴۲۶۱): أخبرنا معمر و ابن عيينة عن ابن طاووس عن أبيه قال..... فذكره - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۰/۵) من طريق السافعي عن ابن عيينة به - و من طريق عبد الرزاق عن معمر - به - وهو مرسل من هذا الوجه وقد سبق موصولاً من حديث جابر في الروايتين السابقتين -

2835 - أخرجه الحميدي في (مسنده) (۶۷۶) و من طريقه أخرجه ابن حبان (۷۰۷۲) و البيهقي (۲۶۶/۵) عن سفیان به - و علقه البخاري في صحيحه (۵۱۸/۵) كتاب الربة و فضلهما و التمريض عليهما: باب: اذا ولفب بعير الرجل و هو راكبه فهو جائر - الحديث (۲۶۱۱) - و من طريق البخاري لهذه أخرجه البغوي في شرح السنة (۲۰۸۲) و وصله البخاري في (۲۶۱۰) كتاب الربة: باب: من الصدي له لصدية و عنده المسفرة من طريق عبد الله بن معمر حدثنا ابن عيينة به - و البيهقي (۱۷۰/۶) من طريق ابن أبي عمير عن سفیان بن غسان -

بِتَسْعِ أَوْاقٍ كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةٌ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا وَلَكِنْ إِنْ شِئْتَ عَدَدْتُ لَهْمًا لَهْمٌ عَدَّةً وَاحِدَةً فَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بِرَبِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَارَتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا أَدْنُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمَا ذَاكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتِي بِرَبِيرَةَ تَسْتَعِينُنِي فِي مَكَاتِبَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعَدَّ لَهُمْ مَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ابْتِاعِي فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِي لَهْمُ الْوَلَاءِ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَخْطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُوا أَنَّ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ الْوَلَاءِ حَقٌّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَكَرِهْتُ رُؤُوسَ عِبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرَهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے اپنے لیے نواوقیہ کی ہر سال ادائیگی کے عوض میں کتاب

معاہدہ کر لیا۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تاکہ ان سے اس بارے میں مدد لیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں اگر تم چاہو تو میں ساری ادائیگی ایک ہی مرتبہ کر دوں گی۔ البتہ تمہاری ولاء کا حق میرے پاس ہوگا بریرہ اپنے مالک کے پاس ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء کا حق ان کے پاس ہی رہے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اس دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو بریرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہلکی آواز میں ساری بات بتائی جو اس نے اپنے مالکان سے کہی تھی (اور جو انہوں نے جواب دیا تھا) تو سیدہ عائشہ نے یہی کہا: نہیں! اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا (تو میں اس معاملے کے لیے تیار ہوں) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تاکہ اپنے کتابت کے معاہدے کے بارے میں مجھ سے مدد لے تو نے یہ کہا کہ اگر تمہارے مالکان چاہیں تو میں انہیں ساری ادائیگی ایک ساتھ کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق میرے پاس رہے اپنے مالکان کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ولاء کا حق ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا وہ گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں جن کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو وہ شرط باطل شمار ہوگی اگرچہ سو مرتبہ کیوں نہ عائد کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے

تمہارے بارے میں کوئی ضرورت نہیں ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: بریرہ کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ان لوگوں کو ایسے ہی رہنے دو وہ جو چاہیں شرطیں عائد کرتے پھریں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے خواہ (دوسرے فریق کے لوگ) سو شرطیں عائد کریں۔

2837- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيرِ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لَا يَكَادُ يُخِطُّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفَقَدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا بَشِيرُ لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . قَالَ يَا أَبَتِي وَأُمِّي ابْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلَانٍ فَمَكَتْ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي . قَالَ وَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَلِكَ فِيهِ . قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَبِلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشَّرُودَ يُرَدُّ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر صغیر کے بیٹھنے کے ایک مخصوص جگہ تھی جہاں وہ باقاعدگی کے

ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن تک انہیں ملاحظہ نہیں فرمایا (جب تین دنوں کے بعد) وہ اپنی مخصوص جگہ پر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر! میں نے تمہیں پچھلے تین دن سے دیکھا نہیں ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے فلاں شخص سے اونٹ خریدا تھا وہ میرے پاس رہا اس کے بعد وہ سرکش ہو کر بھاگ گیا، میں اس کے پیچھے گیا (اسے پکڑ کے لا کے) اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا تو اس نے وہ مجھ سے لے لیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی شرط طے کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! اس نے ویسے ہی اسے لے لیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے نہیں ہو کہ سرکش جانور اسی بنیاد پر واپس کیے جاتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن عجلان کنناہ مسلم ابا خلیل، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یتب حدیثہ۔ ووقوف غیرہ فی احتجاج بہ۔ ان کے

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۵۰۶۲)۔

2838- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ أَمْلَاءُ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ الْعُجَيْفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى

۲۸۳۷ زکورد السنن فی کتبخ العمال (۱۵۱/۶) رقم (۹۹۵۲) و عزاء الی (العسن ابن سفیان و ابن شاکب و ابن مردودہ و ابی

نعیم ۱- قال: و فیہ عبد السلام بن عجلان ضعیف۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا إِنَّ الْبَيْعَ الشَّرُّودَ يَرُدُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سرکش اونٹ واپس کر دیا جاتا ہے۔

2839 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ . وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ الْخَضِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيْعُ الْإِبِلِ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخَذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ أَخَذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُويْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيْعُ الْإِبِلِ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخَذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخَذُ الدَّنَانِيرِ أَخَذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ . وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں بیع میں اونٹوں کا سودا کیا کرتا تھا۔ جس اوقات میں انہیں دینار کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لیتا تھا اور بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور درہم کی جگہ دینار وصول کر لیتا تھا۔ یہ اس کی جگہ لے لیتا تھا اور وہ اس کی جگہ دے دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! میں بیع میں اونٹوں کا سودا کرتا ہوں تو بعض اوقات میں دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن درہم وصول کر لیتا ہوں بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور دینار وصول کر لیتا ہوں یہ میں اس کی جگہ لے لیتا ہوں اور وہ اس کی جگہ لے لیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ کے حساب

2838 - اخرجہ ابن عدي في الكامل (۱۸۲۹/۵) و من طريقه اخرجہ البيهقي في سننه (۲۲۲/۵-۲۲۳) كتاب البيوع ما جاء البعير الشرود يرد من طريق علي بن هاشم عن عبد السلام بن - وفيه عبد السلام بن عجلان وهو ضعيف - و ذكره المنذري في كنز العمال (۱۸۲/۱۵) رقم (۶۰۵۱۱) - و نقله ابن حجر في الاصابة (۱/۱۱۸) و عزاه الى الحسن بن سفيان و ابن شاهين و ابن مردويه في التفسير و اعلمه عبد السلام بن عجلان -

2839 - ساقه المارقطني من طريق ابي داود وهو في سننه في البيوع (۲۵۰/۲) باب: في اقتضاء الذئب من الورق (۲۳۵۵-۲۳۵۶) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۱۲/۸) باب: اخذ العوض عن الثمن الموصوف في الذمة (۱۱۳۱۷) و اخرجہ ايضا الترمذي في البيوع (۵۱۱/۲) باب: ما جاء في الصرف و النسائي في البيوع (۲۸۲/۷) باب: اخذ الورق من الذئب و الذئب من الورق و ابن ماجه في التجارات (۷۶۰/۲) باب: اقتضاء الذئب من الورق و الورق من الذئب (۲۳۶۳) - وقال الترمذي: (لنا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من سميت سماك بن حرب عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر - وروي داود بن ابي لؤي لنا الحديث عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر مرفوعاً - و العمل على لنا عند بعض اهل العلم: ان لا بأس ان يفتني الذئب من الورق و الورق من الذئب - وهو قول احمد و اسحاق - وقد ورد بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ذلك) - و راجع: المعرفة للبيهقي (۱۱۲/۸-۱۱۶) -

سے لیتے ہو اور جب تک تم دونوں جدا نہیں ہوتے یا تمہارے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہوتی۔
ایک روایت میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

2840- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالبُرُّ بِالبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالمِلْحُ بِالمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

☆☆☆ حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سونے کو سونے

کے عوض میں چاندی کو چاندی کے عوض میں، کھجور کو کھجور کے عوض میں، گندم کو گندم کے عوض میں، جو کو جو کے عوض میں، نمک کو نمک

کے عوض میں صرف دست بدست برابر برابر فروخت کیا جاسکتا ہے، لیکن جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو تم جیسے چاہو

فروخت کرو اس وقت کہ جب یہ دست بدست لین دین ہو (یعنی ادھار کا سودا نہ ہو)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد الرحمن جریرانی ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ وقال حافظ: مقبول یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے

ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۸۸/۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر

عسقلانی ت (۱۳۳۶)۔

2841- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوْرِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الهمداني أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامَهُ بِصَاعٍ بُرٍّ فَقَالَ بَعُهُ وَاشْتَرِي بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغَلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ

صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ

رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ . يَعْنِي مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَالَ

فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ . قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ .

☆☆☆ معمر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے

۲۸۴۰- اضرحه ابن ابی نبیة فی المصنف (۱۰۳/۷) و من طرقہ مسلم فی المساقاة (۱۲۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذهب بالورق

نقدًا (۱۵۸۷) و ابو داود فی البیوع (۶۱۲/۳) باب: فی الصرف (۲۲۵۰) و البیوع فی الکبری (۲۷۸/۵) و ابن حبان فی البیوع (۵۰۸)

من طرق ابن ابی نبیة عن وکیع بہ - و اضرحه مسلم فی المساقاة (۱۲۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و احمد فی

مسندہ (۲۲۰/۵) و ابن الجارود (۶۵۰) و البیوع فی (۲۸۲ ۲۷۸/۵) من طرق عن وکیع بہ - و اضرحه عبد الرزاق فی البیوع (۲۸۱۹۲)

الترمذی فی البیوع (۵۶۱/۲) باب: ما جاء ان العنطة بالعنطة مثلا بمتل (۱۲۶۰) و البیوع فی (۲۸۲ ۲۷۷/۵) من طرق عن یحییٰ

بہ - و اضرحه النسائی فی البیوع (۲۷۶/۷) باب: بیع الشمیر بالشمیر و ابن ماجہ فی التجارات (۷۵۸-۷۵۷/۲) باب: الصرف و ما لا یجوز

منفاضلا بدأ بید (۲۲۵۱) من طرق عن محمد بن سیرین ابن مسلم بن سیر و عبد اللہ بن عبید حذاه قال: جمع المنزل بین عبادة بن

الصامت و معاوية ... فحدثهم عبادة بن الصامت قال ... فذكره -

فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید کے لے آؤ وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ وصول کر لیے جب وہ آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور اسے واپس کرو اور صرف برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اناج کو اناج کے عوض میں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ صرف برابر برابر لیا دیا جاسکتا ہے۔ ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ اس غلام نے کہا: یہ تو اس کی مانند نہیں ہیں تو معمر نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس کے برابر ہوتے ہیں۔

2842 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بَعْدَهُ ثُمَّ اشْتَرِي بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا انْطَلِقْ فَرَدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ - وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَبْلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا قَالَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ .

☆☆ معمر بن عبد اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید لانا وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ (جو) حاصل کر لیے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے ان سے کہا: تم نے اس میں دخل کیوں دیا؟ تم جا کر اسے واپس کر کے آؤ اور صرف برابر برابر لین دین کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اناج کے عوض میں اناج کو صرف برابر برابر (لیا اور دیا جاسکتا) ہے۔

راوی کہتے ہیں: ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ معمر سے یہ کہا گیا کہ یہ تو اس کی مانند نہیں بنتے تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس کی مانند ہیں۔

2843 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّعْفَرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْأَخِذُ وَالْمُعْطَى سَوَاءٌ فِي الرِّبَا .

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہگار) ہوتے ہیں۔

2842 - أخرجه احمد (۴۰۱/۶) و مسلم في المساقاة (۱۳۶/۲) باب: بيع الطعام مثلاً بثل (۱۵۹۲) والطبراني (۱۰۹۵/۲) و ابن حبان (۲۵۰۱) و البيهقي (۲۸۲/۵) من طرق عن ابن وهب به - وأخرجه احمد (۴۱-۴۰/۶) والطبراني (۱۰۹۴/۲) من طريق ابن لويجة عن أبي النضر به - وابن لويجة: الكلام فيه مشهور لكنه متابع من ابن وهب كما سبق -

2843 - أخرجه مسلم في المساقاة (۱۳۱/۲) باب: الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۴) و النسائي في البيوع (۲۷۸/۷) باب: بيع التمر بالتمر من طريق أبي المتوكل الناجي به -

2844- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيُصْرِفْهَا بِذَهَبٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيُصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَالصَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دینار کو دینار کے عوض میں درہم کو درہم کے عوض میں کسی اضافی ادائیگی کے بغیر لیا اور دیا جائے گا، جس شخص کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اسے سونے کے عوض میں لین دین کرے اور جس شخص کو سونے کی ضرورت ہو وہ چاندی کے عوض میں لین دین کرے لیکن یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عباس بن عثمان بن شافع شافعی، عم امام شافعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۶)۔

2845- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَرَّازُ الْعَسْكَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا وَإِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلَا شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِطَبِيبَةٍ نَفْسِهِ إِلَّا هَلْ بَلَغَتْ . قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ یاد رکھنا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اس کے لیے اپنے بھائی کا خون یا اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ اپنی پسند کے ساتھ اسے دے دے۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

2846- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضِيلِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَشْتَرِيَنَّ

۲۸۴۴- اضرجه ابن ماجه في سننه (۲۲۶۱) من طريق ابى اسحاق الشافعي به - قال البوصيري في الزوائد (۱۹۵/۲): (هذا اسناد ضعيف)
محمد بن العباس قال فيه ابن حبان في الثقات: بروي المقاطيع عن ابيه انسوي - و ابو العباس بن عثمان مجرول و عمر بن محمد بن علي لم ار من اضرجه ولا من و نفعه ا - ال -

۲۸۴۵- اضرجه البيهقي في الكبرى (۹۷/۶) في المصنف باب لا يملك احد بالجنابة شيئا من طريق نور بن يزيد الدبلي عن عكرمة عن ابن عباس -

۲۸۴۶- داود بن الزبير قال في مشروحه كالحديث قاله ابن حجر في (التهذيب) (۵۲/۲) -

أَحَدُكُمْ مَالِ أَخِيهِ إِلَّا بِطَيْبٍ مِّنْ نَّفْسِهِ.

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا ساتھی اس وقت تک نہ بنے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے اسے نہ دے۔

2847- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَخْوَلِ مَوْلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمْرِيُّ ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِي قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ . فَقُلْتُ حِينَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَأَجْتَرَرْتُهَا أَعْلَى فِي ذَلِكَ شَيْءٍ قَالَ إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا فَلَا تَمْسَهَا .

☆☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال میں سے کوئی بھی چیز لینا جائز نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے وہ (دوسرا شخص) اپنی پسند کے ساتھ دے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس وقت عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں اگر میں اپنے چچا زاد کی بکریوں کو اپنے سامنے پاتا ہوں اور ان میں سے ایک بکری لے لیتا ہوں اور ذبح کر لیتا ہوں تو کیا اس بارے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری کا سامنا کرتے ہو اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں چھری بھی ہے اور ہاتھ پاؤں باندھنے کی چیزیں بھی ہیں تو بھی تم اس بکری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یثربی ضمری، یعدنی اہل حجاز، ابن سکن نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: اصابہ (۵۷۷/۳)، ت (۵۹۹۷)۔

2848- وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِي قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ الْآ وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطَيْبٍ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

2847- أخرجه الطبراني في الأوسط وقال: (لابروى عن ابن يثربي إلا بسوا إلا سناد تفرد به عبد الملك): كذا في التعليل المفضي و لماجده في الأوسط (ط: المرين) وأخرجه أحمد في مسنده (۲/۶۲۳): ثنا أبو عامر: ثنا عبد الملك - يعني: ابن حسن العمارني - بإسناد - وإعادة بإسناد ثانية (۱۱۳/۵) بنفس الإسناد - وأخرجه الطحاوي (۲۴۱/۶) وفي السنن (۶۲/۶) و البيهقي (۹۷/۶) من طريق عمارة بن حارثة به - وقال البيهقي (۱۷۶/۶): (رجال أحمد ثقات) -

2848- أخرجه عبد الله بن أحمد في نواته على السنن (۱۱۳/۵): حدثني محمد بن عباد المكي به - ولم يذكر في أسناده: (عبد الرحمن بن أبي سعيد) و البيهقي (۹۷/۶) - و صوب المارفظني الرواية السابقة بذكر (عبد الرحمن بن أبي سعيد) -

الَّذِينَ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِي. ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ إِنَّ لَقِيَتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ. أَرْضٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْجَارِ أَرْضٌ لَيْسَ بِهَا أَيْسٌ.

☆☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! کسی بھی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے جسے وہ خود اپنی پسند سے دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچا زاد کی بکریاں ملتی ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

اگر تمہیں وہ بکری حبت الجمیش (یہ ایک ویرانے کا نام ہے) میں وہ بکری ملتی ہے اور اس وقت تم نے چھری اور بکری کو باندھنے کا سامان اٹھایا ہو، تو بھی تم اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ (حبت الجمیش) مکہ اور اس کے نواح کے درمیان ایک جگہ ہے یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے اس سند میں راوی نے ابن ابی سعید کا تذکرہ نہیں کیا، تاہم پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

2849- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسِهِ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو مال صرف اس کی مرضی سے لینا جائز ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن محمد فہری۔ قال حافظ فی تلخیص (۱۰۱/۳): مجهول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۲)، مغنی (۱۳۳/۱)۔

2850- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورِ الزُّبَيْدِيِّ جَارُ الْبَغْرَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ خَمَادٍ حَدَّثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي حَرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ.

☆☆☆ حضرت ابو حرہ رقاشی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کسی بھی

۲۸۱۹- العارث مجهول: قاله ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲)۔

۲۸۵۰- اضرجه احمد (۷۲/۵-۷۳) و ابو بعلی (۱۵۷۰) و العارثی فی البیوع (۲۶۶/۲) باب فی الربا الذی کان فی الجاهلیة و البیوع فی

النصب (۱۰۰/۶) باب: من نصب لوصفاً فادخله فی بغیة او بنی علیہ جداراً۔ کلوم من طریق حماد بن سلمة به۔ وقال السجستانی فی

المجمع (۲۶۸/۲): (وابو حرة الرقاشی و نفسه ابو رواد و ضمه ابن معین و فيه علي بن زيد و فيه كلام)۔ قال ابن حجر فی

(التلخيص) (۵۲/۲): (وفيه علي بن زيد بن جردان و فيه ضعف)۔ ۵۱-

مسلمان کا مال صرف اس کی مرضی سے لیا جاسکتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن احمد بن منصور بن ذیال، ابو عباس زبیدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون۔
قدیماً، وتجب ذہبی فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۳۷۷)۔
(۶۸۲۹)، ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۱۳/۵۲۸)۔

○ بحرانی: ابو حامد محمد بن ہارون بن عبد اللہ حضرمی من اهل بغداد، من شیوخ دارقطنی توفی سنہ ۳۲۱ھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب للسمعانی (۱/۳۷۰)۔

2851- حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2852- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مؤمن کا مال اس کی جان کی

طرح قابل احترام ہے۔

2853- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلَازِمٌ غَرِيماً لَهُ فَقَالَ مَا هَذَا. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَرِيمٌ لِي. فَقَالَ هَلْ لَكَ- يَعْنِي- أَنْ تَأْخُذَ النِّصْفَ. وَقَالَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ. أَوْ قَالَ النِّصْفَ.

☆☆ عبد اللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس

وقت اپنے ایک مقروض کے ساتھ الجھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرا مقروض ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ نہیں کرتے، یعنی تم اس سے نصف وصول کر لو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے یہ بات ارشاد فرمائی

2852- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲) للبراز من رواية عمرو بن عثمان به- وقال البراز: نضر به ابو نمران- وراجع- ايضاً- المعجم الكبير للطبراني (۱۹۷/۱۰) والعلية لابن عديم (۳۳۶/۷)۔

2853- سفیان بن عیین: متکلم فی روایته عن الزهري- وقد ورد الحديث من غير هذا الوجه عن الزهري بسياق آخر بضمه- وسمي غريم كعب وهو ابن ابي حمزة وفيه طلب النبي صلى الله عليه وسلم من كعب ان يضع الشطر من دمه و قوله للغريم: (قم فاقضه)- اضرجه البخاري في المساجد (۶۷۱) باب: رفع الصوت في المساجد (۶۵۷) باب: التفاضل والملازمة في المسجد وفي مصومات (۲۶۱۸) وفي الصلح (۲۷۱۰) ومنه في المساقاة (۱۵۵۸) باب: استهباب الوضوء من الدين و ابو داود في الاقضية (۲۵۹۵) باب: في الصلح و ابن ماجه في الاحكام (۲۶۲۹) باب: العيس في الدين و الملازمة و الدارمي (۲۶۱/۲) و احمد (۲۹۰/۶)۔

تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو انہوں نے نصف حصہ وصول کر لیا اور نصف حصہ چھوڑ دیا (راوی کوشک ہے کہ ثمالی روایت میں شطر کی بجائے لفظ نصف منقول ہے)۔

2854 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ وَالصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ . لَفْظُ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمان آپس کی شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی راوی کے ہیں جبکہ دیگر راویوں نے لفظ ”لوگوں کے درمیان“ نقل کیا ہے۔

2855 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُصِصِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الصَّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ جَائِزٌ . كَذَا كَانَ فِي أَصْلِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

ان کی اصل میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

2856 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا .

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مسلمانوں کی مقرر کردہ شرائط (پوری کی جائیں گی) ماسوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

2854 - أخرجه أبو داود في الاقضية (۲/۲۰۴) باب: في الصلح (۲۵۹۴) و احمد (۲/۳۶۶) و ابن حبان في الصلح (۲۵۹۱) و ابن الجارود (۶۳۸) و الحاكم (۲/۱۹) و البيهقي في الصلح (۶۶/۶) باب: صلح المماضة من طريق كثير بن زيد به - وقال الحاكم: (رواه هذا الحديث كل يوم مديون) - قال الذهبي: (لم يصححه و كثر ضعفه النسائي و مشاه غيرة) - و قال الذهبي في موضع آخر (۱۰۱/۱): (حديث منكر) - و ضعفه ابن عزم و عبد الحميد: كما في التلخيص لابن حجر (۲/۲۶) -

2855 - أخرجه الحاكم (۲/۵۰) من طريق عبد الله بن الحسين البهقي به - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين و هو معروف بعبد الله بن الحسين البهقي و هو ثقة) - و قال الذهبي: (قلت: قال ابن حبان: يسبره الحديث) - و قال الذهبي: (عبد الله بن الحسين البهقي) -

سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم

کوئی سودا کرتے ہوئے کوئی شرط عائد کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی سواری کو فروخت کرے تو وہ اس پر سوار رہنے کا استثناء کرے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مسافت قریب ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو قریب کی مسافت پر محمول کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسافت کم ہو یا مسافت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے بیع منعقد ہی نہیں ہوگی۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں استثناء کرنے یا کوئی شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے“۔

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ہر ایسی شرط عقد جس کا تقاضا کرتا ہو اس کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے جیسے خریدار خریدتے ہوئے سامان میں ملکیت کی شرط عائد کر دیتا ہے تو یہ چیز تو شرط عائد کیے بغیر بھی پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہ کر رہا ہو اور اس شرط کے نتیجے میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو یا فروخت شدہ سامان میں اس کا کوئی فائدہ ہو یا اس کا استحقاق موجود ہو تو ایسی شرط کے نتیجے میں بیع فاسد ہو جاتی ہے جس طرح کوئی فروخت کرنے والا شخص کسی غلام کو فروخت کرتے ہوئے یہ شرط عائد کرتا ہے کہ خریدار اسے آگے فروخت نہیں کرے گا (یہ سامان کی منفعت شمار ہوگی) کیونکہ یہ ایک ایسی اضافی شرط ہے جو کسی غرض سے خالی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی شرط کے نتیجے میں تنازع ہو جاتا ہے اور عقد کا مقصد فوت ہو جایا کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جو عام عرف میں شامل ہو تو کیونکہ عرف کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوتی ہے (اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۹

۲۔ الہدایہ شرح بدلیۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر القرطبی

۲۸۵۶- اخرجہ الترمذی فی الاحکام (۶۳۶/۲) باب: الصلح بین الناس (۱۲۵۲) و ابن ماجہ فی الاحکام (۷۸۸/۲) باب: الصلح (۲۳۵۲) و الحاکم فی المسند (۱۰۱/۴) و البیہقی فی الکبریٰ (۶۵/۶) من طریق کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بہ۔ وقال الترمذی: (حسن صحیح)۔ ولم ینکلم علیہ الحاکم وقال الذہبی: (واہ)۔ و عقب علی تصحیح الترمذی لعبدہ لعدا فقال: (وصحیحہ یعنی: الترمذی۔ فلما لا یفتد العلماء علی تصحیح الترمذی)۔ ینظر: المیزان (۴۰۶/۲)۔ وقال البارکفوری فی (تحفة الامون) (۴۸۷/۴): (وفی تصحیح الترمذی لعدا الحسب نظر: فان فی اشارہ کثیر بن عبد اللہ بن عوف وهو ضعیف جداً قال فیہ الشافعی و ابو داود: وهو دکن من ارکان الکذب۔ وقال ابن ہبان: له عن ابيه عن جده نسخة موضوعة۔ و ترکہ احمد۔ وقد نوقش الترمذی فی تصحیح حنبہ.....) ف ذکر کلام الذہبی السابق۔ ثم قال: (وقال ابن کثیر فی (ارناده): قد نوقش ابو عیسیٰ یعنی: الترمذی فی تصحیحہ لعدا الحدیث وما شاکلہ)۔ الہ۔ و ضعفہ ابن حجر فی التلخیص (۲۶/۲-۲۷)۔

2857- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ

حق کے مطابق ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبدالرحمن بالسی اتھمہ امام احمد و ضرب علی حدیث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۶۷/۳) ت (۵۱۷)۔

2858- وَعَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَلِكَ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے

گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

2859- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ح

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ

كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّ خَلْفَهَا عَلَى اللَّهِ ضَامِنٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ

فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ قَالَ أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانَ الْمُتَّقَى .

2857- اخرجہ الماکم فی البیوع (۶۹/۲) باب: المسلمون علی شروطهم و الصلح جائز من طریق ابن ابی الدنیا بہ۔ ذکرہ الماکم

ناقدًا لمحدث ابی لمریرة الساجی قریباً ولم یتکلم علیہ لمر ولد الذہبی۔ وقال ابن حجر فی التلخیص (۲۷/۲): (وهو واه)۔

2858- اخرجہ الماکم فی البیوع (۵۰/۲) بالاسناد السابق من طریق خصیف بہ۔ ولم یتکلم علیہ الماکم ولد الذہبی۔ وقال ابن حجر

فی التلخیص (۲۷/۲): (واسناد واه)۔

2859- اخرجہ عبد بن حمید (۱۰۸۲ - منتخب) و الماکم فی المستدرک (۵۰/۲) و ابن عدی فی الكامل (۲۲۲/۵) فی ترجمہ عبد الحمید

بن حسن السہلانی و البغوی فی شرح السنۃ رقم (۱۶۴۰) من طریق عبد الحمید بن حسن بہ۔ وقد صححه الماکم و نفیہ الذہبی بقولہ

(قلت: فیہ عبد الحمید بن الحسن صفور)۔ الہ۔ و ذکرہ البیرونی فی الجامع الصغیر (۲۲/۵) فیضاً و عزاد الی عبد بن حمید و الماکم

و رمزہ بالصحة۔ ونقل البیرونی فی الفیض تصحیح الماکم لہ ورد الذہبی علیہ و قال المناوی: (قال فی الجزان: غریب جداً)۔ الہ۔ و لد

اجد قول الذہبی لهذا فی ترجمہ عبد الحمید من الجزان۔ قلت: و الحسن و ان کان قد ضعفہ ابن السنی و ابو ذرعة و الدارقطنی فقد

و نفیہ ابن مبین و قال ابو ہاشم: شیخ۔ و مع ذلك فقد تابعہ علیہ غیر واحد۔ اخرجہ البغوی فی اللادب المفرد (۲۰۶) و الترمذی فی

السنن (۱۹۷۰) قال: حدثنا قتیبہ حدثنا محمد بن المنکدر باسناده۔ بلفظ: (کل معروف صدقة و ان من المعروف ان تلقى اهلك يوم

طلوع و ان تفرغ من دلوک فی اناء اهلك)۔ و اخرجہ۔ ایضاً۔ بهذا اللفظ عبد بن حمید (۱۰۹۰ - منتخب) حدیثی خالد بن مخلد حدثنا

محمد بن المنکدر بہ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی صدقہ ہے آدمی اپنی بیوی پر اپنی جان پر جو خرچ کرتا ہے یہ اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے یہ بات اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ضامن ہوتا ہے (یعنی اس کا اجر و ثواب عطاء کرے گا) ماسوائے اس چیز کے جو کسی تعمیر میں خرچ کی جائے یا کسی گناہ کے کام میں خرچ کی جائے۔
راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا: آدمی اس کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ کسی شاعر کو یا کسی بد زبان آدمی کو (معاوضہ دے دے تاکہ وہ اس کے ساتھ بد تمیزی نہ کرے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم شعیری برکی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۵۳۱۹)۔

2860- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ وَطَلَبَ ذَلِكَ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنا سامان کسی شخص کے پاس پائے وہ اسے حاصل کرے اور دوسرا شخص اس سے مطالبہ کرے گا جس سے اس نے خریدا ہے۔

2861- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ.

2860- أخرجه أبو داود في البيوع (289/2) باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (2521) ومن طريقه البيهقي في السنن (100/6) كتاب الغصب: باب من غصب جارية فباعها ثم جاء رب الجارية وفي المعرفة (296/8) باب: ضمان المذك (11961) والنسائي في البيوع (212/7) باب: الرجل يبيع السلعة فيسئفها مستحق وفي الكبرى - كما في التحفة (70/4) - من طريق عمرو بن عون حدثنا هشيم: به وأخرجه أحمد (10/5) من طريق عمرو بن ابراهيم عن قتادة بلفظ: (إذا افلس الرجل فوجد رجل ماله بعينه فهو أحق به) - قال السري في التحفة (71/4): (رواه محمد بن يحيى الذهلي عن الخليل بن عمر بن ابراهيم عن أبيه عن قتادة عن الحسن بن سمره قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من وجد متاعه بعينه عند مفلس فهو أحق به) - قال محمد بن يحيى: (لما حديثان عندني من حديث قتادة: فلعل عمر سمع من قتادة فاختلط عليه - فاما لنا الحديث - يعني: حديث المفلس - فانما رواه قتادة عن النضر بن انس عن بشير ابن نوبك عن ابي نصر سمره - حدثنا به وكتبه بن جرير عن ثعبة عن قتادة - وحدثنا به ابو النعمان عن جرير بن حازم عن قتادة - وحدثنا الاخر: ما روى موسى بن السائب عن قتادة عن الحسن بن سمره عن النبي صلى الله عليه وسلم - لهما في السرقه وذاك في التفسير) - ال- 2861- أخرجه أبو داود في السنن (289/2) كتاب البيوع: باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (2521) ومن طريقه أخرجه المصنف هنا - وراجع الذي قبله -

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنا مال بیعہ کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا اور دوسرا شخص اس شخص کے پاس جائے گا جس شخص سے اسے خریدا تھا۔

2862- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْمِمْوْنِيُّ قَالَ ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ إِلَى

حَدِيثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْمُشْتَرِي مَنْ بَاعَهُ . قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ هُشَيْمٍ وَقَدْ حَدَّثَ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكَنَاهُ أَبُو سَعْدَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص مال کسی کے پاس بیعہ پایا جائے تو وہ

اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا اور خریدا اس شخص کے پاس جائے گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

2863- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ صَاحِبَهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے سامان کو بیعہ کسی

کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا اور جس کے پاس وہ سامان تھا وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا جس سے اس نے سامان کو خریدا تھا۔

2864- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدِّينِ - يَعْنِي أْفَلَسَ - فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أْفَلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا أَنْ يَتْرَكَ صَاحِبَهُ وَفَاءً .

☆☆ عمر بن خالدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوئے جو مرض کی وجہ سے مفلس قرار دیا جا چکا تھا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو انتقال کر چکا ہو یا جو مفلس ہو چکا ہو سامان کا حقیقی مالک جب اپنے مال کو بیعہ کسی کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ وہ اپنے ساتھی کو پوری ادائیگی کرے (یعنی جو اس ساتھی کا حصہ بنتا ہے)۔

2862- الحديث اخرجہ احمد فی مسنده (۱۲/۵): حدثنا زكريا بن ابي زكريا، حدثني هشيم بن به - وانظر الحديث قبل السابق -

2863- اخرجہ احمد فی المسند (۱۸/۵): حدثنا يزيد بن هارون عن حجاج بن ارطاة بن اسناده - و اخرجہ احمد (۱۲/۵) و ابن ماجه (۷۸۱/۲)

كتاب الاحكام: باب من سرق ماله بشي، فوجد في يد رجل اشراه الحديث (۲۲۲) من طريق ابي معاوية، حدثنا حجاج به - قال

البيهقي في الزوائد (۲۱۶/۲): (اسناده ضعيف: لتدليس الحجاج بن ارطاة) - ا -

2864- اخرجہ ابو داود فی البيوع (۷۹۲/۲) باب: في الرجل يفلس فوجد الرجل متاعه بعينه عنده (۲۵۲۲) و ابن ماجه فی الاحكام

(۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه عند رجل قد افلس (۲۲۶۰) و ابن الجارود فی المنتقى (۶۲۶) و الحاكم (۵۰/۲) و البيهقي فی التفليس

(۱۶/۶) و كذلك الطيالسي (۱۲۸۵) و السانفي فی المسند (۵۶۶) كل يوم من طريق ابن ابي ذئب به - وقال الحاكم: (صحيح الاسناد) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو معمر بن عمرو بن رافع مدنی، قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۳۳): مجهول الحال یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

2865- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ - وَكَانَ قَاضِي الْمَدِينَةِ - أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ .

☆☆ ابن خلدہ زرقی جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو چکا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس قرار دے دیا جائے اور پھر کسی سامان کا مالک بعینہ اپنے سامان کو اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔

2866- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزُّرْقَاءِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ بَاعَ بِلُغَةٍ فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغَرْمَاءِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے پھر اس کا ساتھی مفلس قرار دیا جاتا ہے اور پہلا شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے اور اس پہلے شخص نے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا تو وہ سامان اسی شخص کو مل جائے گا لیکن اگر اس نے اس قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا تھا تو پھر وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

۲۸۶۵- اخرجہ ابن الجارود فی المنتقى (۶۲۴): اخبرنا محمد بن عبد الحكم - بسند الاسناد - وراجع الذي قبله -
 ۲۸۶۶- اخرجہ الطيالسي (۲۵۰۷) و ابن ابی شيبة (۲۵/۶) و احمد (۲/۲۸۸، ۲۵۸، ۲۷۴) و الدارمي (۲/۲۶۲) و البخاري في الاستقراض (۶۲/۵) باب: اذا جرد ماله عند مفلس (۲۴۰۲) و مسلم في المساقاة (۱۱۹۲/۲) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري (۱۵۵۹/۲) و الترمذي في البيوع (۵۶۲-۵۶۳) باب: ما جاء اذا افلس للرجل غريم فوجد متاعه (۱۲۶۲) و النسائي في البيوع (۲۱۱/۷) باب: الرجل يبتاع فوفلس و ابن ماجه في الاحكام (۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۱۵۲۵) و ابن الجارود (۶۳۰) و البيهقي في المنقبين (۲/۴۴) و ابو نعيم في العلية (۲/۳۶۱) من طرف عن يحيى بن سعيد به - و اخرجہ مالك في البيوع (۶۷۸/۲) باب: ما جاء في الفلاس الغريم (۲/۸۸) و من طريق مالك اخرجہ النافعي في المسند (۲/۱۶۲) و عبد الرزاق (۱۵۱۶) و ابو داود في البيوع (۷۸۹/۲) باب: الرجل يفسد فوجد الرجل متاعه بعينه (۲/۳۵۱۹) و البيهقي (۲/۴۴) و البغوي (۲/۲۱۳) و ابن هبان في البيوع (۴۱۲/۱۱) باب: الفلاس (۵۰۳۱) من طريق عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر به -

دعج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ ادا کی گئی تھی تو جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش نامی راوی مضطرب الحدیث ہے یہ روایت زہری سے مسند روایت کے طور پر مستند طور پر منقول نہیں ہے یہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَرْدَاسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِيَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتِ الصَّيْدَلَانِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَذْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةٌ الْفُرْمَاءِ . وَقَالَ دَعْلَجُ وَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةٌ الْفُرْمَاءِ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَثْبُتُ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَإِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر اس سامان کو بیعینہ کسی شخص کے پاس جائے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہو اور اس فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو وہ سامان اس شخص کو مل جائے گا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ ادا کر دی ہو تو وہ دوسرے شخص باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

2868- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِيَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

۲۸۶۷- اخرجہ ابن ماجہ فی الامتاع (۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه بیعینہ عند رجل قد افلس (۲۲۵۹) و ابن الجارود فی المنتقى (۲۶۲۱) البیوع فی التفلیس (۴۷/۶) باب: المشتري یبوت مفلحاً بالتمن من طریق قتادم بن عمار بن حنفیة - وقد اخرجہ ابو داود (۲۸۷/۲) کتاب البیوع باب فی النسخة الحدیث (۲۵۲۲) و ابن الجارود رقم (۶۲۲) کلاهما عن ابن عوف قال: حدثننا عبد الله بن عبد الجبار الغبائري قال: حدثننا اسماعيل - يعني: ابن عیاش - عن الزبيدي عن الزهري به - و سياتي عند الدارقطني بعد هذا - والزهري قال ابو داود: قال محمد بن الوليد ابو الربيع الصنعبي - قالت: على ذلك فهو تامي ثقة؛ فرواية اسماعيل عنه صحيحة - و عبد الله الغبائري ثقة ايضاً - لكن اختلف على اسماعيل فيه؛ فقد اخرجہ الغبائري عن اسماعيل عن موسى بن عقيب عن الزهري به - و اخرجہ مرة اخرى عن اسماعيل عن الزبيدي عن الزهري؛ وقد اخرجہ قتادم بن عمار عن اسماعيل على الوجه الاول - قال ابن الجارود فی المنتقى (۶۲۲)؛ (قال: محمد يحيى: اخرجہ مالك و صالح بن كيسان و يونس عن الزهري عن ابي بكر مطلق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم) و لم يروى بالحدیث يعني: من طریق الزهري) - اه - قلت؛ و الحدیث اخرجہ مالك فی الموطأ (۶۷۸/۲) کتاب البیوع باب: ما جاء فی افلاس الفريسي رقم (۸۷) عن ابن شواب عن ابي بكر مرسل - و من طریق مالك اخرجہ ابو داود رقم (۲۵۲۰) و عبد الرزاق فی المصنف (۲۶۶/۸) رقم (۱۵۱۵۸) - و طریق يونس التميمي اثار البهائي ابن الجارود اخرجها ابو داود في سننه رقم (۲۵۲۱) من طریق يونس عن ابن شواب مرسل ايضاً - و قد صوب الدارقطني لنا المرسل و كذا البیوع فی السنن -

۲۸۶۸ اخرجہ ابو داود وغيره - وانظر الذي قبله -

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَيُّمَا أَمْرٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالٌ أَمْرٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أَسْوَأُ الْفُرْمَاءِ . خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال موجود ہو تو خواہ اس شخص نے اس کے معاوضے میں سے کوئی رقم وصول کی ہو یا نہ کی ہو وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔
یمان بن عدی نامی راوی نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

.....

مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم

اگر کسی شخص کے ذمے مختلف لوگوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور وہ انہیں ادا نہ کر پارہا ہو اور اس کے قرض خواہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے یہ مطالبہ پیش کریں کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے تصرف کرنے سے روک دیا جائے تو ایسے شخص پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پابندی نہیں لگائی جائے گی، اگر اس کا کوئی مال موجود ہے تو حاکم خود اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حاکم صرف اس شخص کو اس وقت تک قید میں رکھے گا جب تک وہ اپنے مال کو فروخت کر کے قرض ادا ایسی نہیں کر دیتا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ جب قرض خواہ اس پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو حاکم وقت اس مقروض شخص کے تصرفات پر پابندی عائد کر دے گا، اسے کوئی چیز خریدنے، فروخت کرنے، کسی چیز کے بارے میں اقرار کرنے یا اس نوعیت کے تمام تصرفات سے روک دے گا۔

اگر وہ مفلس شخص اپنے مال کو خود فروخت نہیں کرتا ہے تو قاضی اس مال کو خود فروخت کرے گا، اگر اس مقروض کے پاس درہم موجود ہوں اور اس نے قرض کی ادائیگی میں بھی درہم ادا کرنے ہوں تو قاضی اب خود ان درہموں کو قرض خواہوں میں تقسیم کر دے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے سب سے پہلے سونے اور چاندی کو فروخت کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا اور آخر میں زمین کو فروخت کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس کا معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جاتا ہے پھر فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس خریدار کے پاس جو مفلس ہو چکا ہے، بعینہ موجود پاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح، عروہ بن زبیر، طاؤس، شعبی، اوزاعی، عبداللہ بن حسن، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ وہ فروخت کرنے والے

شخص اپنے بیعہ سامان کو اس مفلس شخص سے وصول کرے گا۔

اس کے برعکس بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں فروخت کرنے والا شخص اپنے معاوضے کی وصولی کے لیے دیگر قرض خواہوں کی مانند ایک عام فرد شمار ہوگا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق اسے بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

ابراہیم نخعی، حسن بصری، شعبی، کعب بن جراح، عبداللہ بن شبرمہ، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رضی اللہ عنہم اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض روایات کے مطابق حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ جب فروخت کرنے والے شخص نے کسی متعین مدت کے بعد معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر کسی چیز کو فروخت کر دیا تو اب وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں داخل ہو چکی ہے، لیکن اگر وہ متعین مدت آنے سے پہلے خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اب اس کے ذمے اس چیز کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل اسی طرح جس طرح اس کے ذمے دوسرے قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

2869 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یمان بن عدی نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

2870 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعَ بِلَعْنَتِهِ بَعَيْنَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ذَوْنَ الْغُرْمَاءِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص مفلس ہو

جائے اور کوئی فروخت کرنے والا سامان کو بیعہ اسکے پاس پائے تو وہ اس سامان کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا۔

2871 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ

2869 - أخرجه ابن ماجه في الاحكام (۷۹۱/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۱) و البيهقي في التفليس (۴۸/۶) باب: المنع من موت مفلساً بالتمس من طريق اليمان بن عدی -

2870 - أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۲) و من طريقه ابن هبان في البيوع (۵۰۲۸) و البيهقي في التفليس (۴۶/۶) - وأخرجه عبد الرزاق

ابيضاً (۱۵۱۶۲ ۱۵۱۶۶) من غير هذا الوجه عن عمرو بن دينار - وأخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه (۳۷/۶) عن نصيب عن عمرو بن دينار

عن عدته عن أبي هريرة -

النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي عِيَاضٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ . وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کو بیع نہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے جسے مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ اس سامان کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوگا۔ اس کا مفہوم ایک جیسا ہے۔

2872- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمْرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اپنے بھائی کو کوئی پھل فروخت کرتے ہو اور اس پھل کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کر لو۔

2873- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمْرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ . قُلْنَا لِأَبِي الزُّبَيْرِ هَلْ سَمِيَ لَكُمْ الْجَوَانِحُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم اپنے بھائی کو کچھ پھل فروخت کرتے ہو اس کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ وصول کرو تم

2871- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۱) و احمد (۲۴۷/۲) و ابن ابی نبیة (۲۵/۶-۳۶) و عنه مسلم في المساقاة (۱۱۹۲/۳) باب: من ادرك ما يباعه عند المشتري و قد افلس (۱۵۵۹) و ابن ماجه في الاحكام (۷۹۰/۲) باب: من وجع ضاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۸) و ابن حبان (۲۵۳۷) كلهم من طريقين عن جابر بن عبد الله - و سبق تخريجه قريبا من طريق مالك عن يحيى و كذلك من طريق اخرى عن يحيى بن سعيد - .

2872- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: وضع الجوائح (۱۵۵۴) عن ابی الطاهر و ابو داود في البيوع (۲۷۴/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۴۷۰) عن سليمان بن داود السمرقندي و احمد بن سعيد السمرقندي - كلهم من طريق ابن وهب - .

2873- أخرجه ابن حبان في البيوع (۴۱۰/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۴) عن محمد بن المنذر بن سعيد حدثنا يوسف بن سعيد - و أخرجه التستائي في البيوع (۲۶۵-۲۶۶/۷) باب: وضع الجوائح عن ابراهيم بن حسن عن هجاج المصيصي - .

کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو زبیر سے دریافت کیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں جو اس نے کہا تو انہوں نے

جواب دیا: نہیں!

2874- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سِوَاءَ قُلْتُ

هَلْ سَمَى لَكُمْ الْجَوَائِحَ قَالَ لَا.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے

آپ کے سامنے غلط الجوائح اُٹھل کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

2875- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ
مَنْ ابْتَاعَ ثَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَا لَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پھل خریدتا ہے (یا

فروخت کرتا ہے) اور اسے کوئی آسانی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر

اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے۔

2876- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَ بِوَضْعِ
الْجَوَائِحِ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّتِينِ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے بارے میں

معاوضے میں کمی کی ہدایت کی اور آپ نے کئی سال تک کے بعد کی ادائیگی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ

حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ

۲۸۷۴- اخرجہ الدرعی فی البیوع (۲۵۲/۲) عن عثمان بن عمر و ابن ماجه فی التجارات (۷۱۷/۲) باب: بیع الثمار منین و الجائحه

(۲۲۱۹) من طریق نور بن یزید کلا لهما: عثمان و نور عن ابن جریر بنحوه دون قوله: (هل سمی لكم الجوائح! قال: لا) -

۲۸۷۵- اخرجہ مسلم فی المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: وضع الجوائح (۱۵۵۴) و ابو داود فی البیوع (۲۷۶/۲) باب: فی وضع الجائحه (۲۶۷۰) و

ابن حبان فی البیوع (۱۱۱/۱۱) باب: الجائحه (۵۰۳۵) من طریق ابی عاصم عن ابن جریر - و بیوع من طریق عن ابن جریر -

۲۸۷۶- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۷۵/۲) باب: فی وضع الجائحه (۲۳۷۶) و ابن حبان فی البیوع (۱۰۷/۱۱) باب: الجائحه (۵۰۳۶) من

طریق یحیی بن معین - و اخرجہ احمد (۲۰۹/۲) و مسلم فی المساقاة (۱۱۹۱/۲) باب: وضع الجوائح و ابو داود فی البیوع (۲۷۵/۲) باب:

فی وضع الجائحه (۲۳۷۶) و النسائی فی البیوع (۳۶۵/۷) باب: وضع الجوائح و العاکم (۶۰/۲) و البیہقی فی الکبری (۲۰۶/۵) من طریق عن سفیان ابن عیینة - و صححه العاکم علی شرط مسلم -

۲۸۷۷- اخرجہ البیہقی فی سننه (۱۲/۶) کتاب الرهن باب: من قال: الرهن مفسون من طریق الدارقطنی - و قال البیہقی: (هذا لیس

بمشهور عن عمر) - و عزاه الزملعی فی نصب الرایة (۲۲۲/۶) الی ابن ابی شیبہ و الظہاوی - قلنا: و الحدیث عند الظہاوی فی تنسیق

العمانی (۱۰۲/۶) فی البیوع باب الرهن ببولک فی يد المرتهن کیف حکمہ! قال: حدنا ابراهیم بن مرزوق قال: تنا ابو عاصم -

فَيَضِيعُ. قَالَ إِنْ كَانَ أَقْلٌ مِمَّا فِيهِ رَدٌّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کوئی چیز گروی رکھتا اور پھر وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا اگر وہ اس سے کم ہے تو وہ اپنے پورے حق کو واپس کرے گا اور اگر اس سے زیادہ ہے تو امانت دار ہوگا۔

2878- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقْلٌ مِمَّا فِيهِ رَدٌّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے جو کوئی چیز گروی رکھتا ہے اور پھر اسے ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ ایسی چیز سے کم ہو جس کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا تو اس کے تمام حق کو اسے واپس کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ شخص امانت دار ہوگا۔

2879- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَرَأْفُ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ. قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي كَمْ ذَلِكَ الْوَضْعُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کی وجہ سے (معاوضے میں کمی کے حوالے سے) کچھ ذکر کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے کس حد تک کمی کا حکم دیا تھا۔

2880- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ أَنَّ مَوْلَى لَامٍ حَبِيبَةَ أَفْلَسَ فَاتَى بِهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَضَى عُثْمَانُ أَنَّ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام کو مفلس قرار دے دیا گیا، اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا اس کے مفلس ہونے سے پہلے جس شخص نے اپنے حق میں سے کچھ وصول کر لیا تھا وہ اس کا ہوا اور جو شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

2881- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ عَنْ

2879- كنا اخرجنا لثنا من طريق سفیان عن ابي الزبير عن جابر و سبو قريبا من وجه آخر عن سفیان عن حميد بن الاعرج عن سليمان

بن عتيق عن جابر -

2880- اخرجنا البيهقي في سننه (٤٦/٦) كتاب الفليس: باب المشتري يفلس بالثمن: من طريق اسماعيل بن جعفر ثنا محمد بن ابي

هرملة باسناره نحوه -

2884- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ . زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُ الْحُفَاظِ الثَّقَاتِ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا، اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا (جس کے پاس رہن رکھوایا گیا ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی عابدی، ابوقاسم مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴۴۹)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۳۲)۔

2885- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن اس شخص کے لیے بند نہیں ہوتا جس کے پاس رکھوایا گیا ہے۔ اس کا فائدہ وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا۔

2886- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرَّانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشِيُّ قَالَا

2884- اخرجہ الحاکم (۲/۵۱) و البیہقی فی الرهن (۶/۲۹) باب: الرهن غیر مضمون و ابو نعیم فی الحلیة (۷/۳۱۵) من طریق عبد اللہ بن عمران العابدی بہ - و اخرجہ اسحاق بن الطباع عن ابن عیینة بہ - اخرجہ ابن عیان (۴/۵۹۲۴) - وقال الحاکم: (۱) حدیث صحیح علی شرط التیغین و لم یخرجاه؛ لخالق فیہ علی اصحاب الزہری - وقد تابع زیاد بن سعد: مالک و ابن ابی ذئب و سلیمان بن ابی داؤد الصرانی و محمد ابن الولید الزبیدی و معمر بن راشد - علی لفظہ الروایة - (۲) - وقال ابو نعیم فی الحلیة: (۲) غریب من حدیث ابن عیینة - تفرد بہ عبد اللہ العابدی عن ابیہ: (۳) کذا و الظاهر انه تصحیف صوابہ: (۴) تفرد بہ عبد اللہ العابدی عن ابن عیینة - وقد توابع العابدی: تابعہ ابن الطباع: کما سبق - لکن لم ارد عن زیاد من غیر طریق ابن عیینة -

2885- اخرجہ الحاکم (۲/۵۱) و البیہقی فی الرهن (۶/۲۹) باب: الرهن غیر مضمون من طریق اسماعیل بن عیاش بہ - و اخرجہ عبد اللہ بن نصر الانطاکی عن تباہ عن ابن ابی ذئب بہ - و سبق الکلام علی لفظ الطریق - وقد اختلف علی ابن ابی ذئب فی اسنادہ: فخرجہ اسماعیل بن عیاش عنہ لکنذا مرفوعاً و تابعہ تباہ من روایة عبد اللہ بن نصر الانطاکی عنہ عن ابن ابی ذئب بہ مرفوعاً و خالفہم محمد بن اسماعیل بن ابی فعیلک عند الشافعی فی المسند (۲/۱۶۳-۱۶۴) و من طریقہ البیہقی (۶/۲۹) - و کعب عند ابن ابی نبیہ: کما فی نصب الرایة (۴/۳۲۰) و الثوری عند عبد الرزاق (۴/۱۵۰۳۴) و احمد بن یونس عند ابی داؤد فی المراسیل (۱۸۷) و ابن ولعب عند الظہاوی فی المعانی (۴/۱۰۰) اربعتهم قالوا: عن ابن ابی ذئب عن الزہری عن سعید مرسلًا لم یذکروا (ابا لفریرة) - و صوب ابن عدی رسالہ و هو کما قال - وقد اخرجہ جماعة من اصحاب الزہری مرسلًا لم یذکروا (ابا لفریرة) فی اسنادہ: کما سیاتی ان شاء اللہ تعالیٰ -

2886- اخرجہ الحاکم (۲/۵۱) و ابن عدی فی الکامل (۱/۲۸۹) عن محمد بن خالد بن یزید الراسبی بہ - وقال ابن عدی: (۱) اخرجہ عن الزہری جماعة مرسلًا و موصولًا - قال: (وسلیمان بن داؤد المذكور لا یعرف) - قلت: و احمد بن عبد اللہ بن مسرود: ضعيف ذکرہ الملقطنی فی الضمفاء و التروکین (۵۱) و قال ابن عدی: (حدیث عن الثقات بالمناکیر و یحدث عنہم لا یعرف و یسرق حدیث الناس) - (۲) -

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِئِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ حَتَّى يَكُونَ لَكَ غَنْمَةٌ وَعَلَيْكَ غُرْمَةٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن بند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ وہ آدمی

لے گا اور تم پر اس کا تاوان ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن حلت بن دینار، ابوبکر کاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۰۸) (۱۸۵)۔

○ عمران بن بکار بن راشد کلاعی، ابوموسیٰ براد حمصی مؤذن۔ قال نسائی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار

دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۰۷۱)۔

2887- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ لَهُ غَنْمَةٌ وَعَلَيْهِ غُرْمَةٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا آدمی

اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ الْجَنَابِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ

الرَّوَّاسِ حَدَّثَنَا كُدَيْرٌ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ لَكَ غَنْمَةٌ وَعَلَيْكَ غُرْمَةٌ. أَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَغَيْرُهُ عَنِ

مَعْمَرٍ:

۲۸۸۷- أخرجه الماکنم (۵۱/۲) من طريق اسماعيل بن عياش به - و بسره مشوجه آخر عن اسماعيل بن عياش عن ابن ابي ذئب عن الزهري

به -

۲۸۸۹- أخرجه الماکنم (۵۲/۲) من طريق موسى بن زكريا به - وقد اختلف على معمر في اسناده فأخرجه عنه ابو يحيى فكذا موصول

و ناسجه ابو جزي عن معمر به موصول - أخرجه ابن عدي (۲۷۸/۸) (۲۷۹) و أرسله غيرهما عن معمر كما في الرواية الآتية - قال ابن عدي

في الكامل (۲۷۹/۸): (وهذا الاصل فيه مرسل وليس في اسناده ابو هريرة ا -

جو شخص اوپر سواری کرتا ہے اور جو شخص اسکا دودھ پیتا ہے اس کے خرچ اسی شخص کے ذمے ہوتا ہے۔

2893- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرُهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلْفُهَا وَلَكِنْ
الَّذِي يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتَهُ وَيُرْكَبُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی جانور کو رہن رکھا گیا ہو تو جس شخص کے پاس رہن رکھا گیا ہے تو اس کا چارہ اسی شخص کے ذمے ہوگا اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ وہ شخص پی سکتا ہے جو شخص دودھ پیتا ہے اور سوار ہوتا ہے اس جانور کا خرچ اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

2894- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَآخِرَنَا أَبُو

بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَخْلُوبٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن (رکھے ہوئے جانور) پر سوار ہوا جا سکتا ہے اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

2895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ

بْنُ أُمَيَّةَ الدَّارِعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . إِسْمَاعِيلُ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ وَهَذَا لَا يَصِحُّ .

2894- أخرجه ابن عدي الكامل (٤٤١/١) و البيهقي في الرهن (٢٨/٦) باب: في زيادات الرهن و الخطيب في التاريخ (١٨٤/٦) من طريق ابراهيم بن مجسر حدثنا ابو معاوية به - وقال ابن عدي: (ولقد احدثت له اعله برفعه عن ابي معاوية غير ابراهيم بن مجسر لهذا) - و ختم ترجمه ابن مجسر بقوله: (وله سوي ما ذكرت منكرات من جهة الاسانيد غير محفوظه) - قال الخطيب: (تخرد برواية لهذا الحديث عن ابي معاوية مرفوعاً ابراهيم بن مجسر ورفعه ايضاً: ابو عوانة عن الاعمش - و أخرجه غيره عن ابي معاوية موقوفاً لم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم و كذلك أخرجه سفيان الثوري و قسيم و محمد بن فضيل و جرير بن عبد الحميد عن الاعمش موقوفاً و له في المحفوظ من حديثه) - قال الخطيب: (و رواية ابي عوانة التي ذكرها الخطيب: رواها العاكف في البيوع (٥٨/٢) باب: الرهن مخلوب و مركوب و البيهقي في الرهن (٢٨/٦) باب: في زيادات الرهن من طريق ابي عوانة عن الاعمش به مرفوعاً - وقال العاكف: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه: لا جماع الثوري و ثمة على توقيفه على الاعمش و انا على ما اصلته في قبول الزيادة من الثقة) - قال: قلت: اكثر اصحاب الاعمش يوقفونه و صوب ابن عدي و الخطيب و البيهقي وقفه و هو الصواب - و أخرجه الشافعي في الامم (١٦٤/٢) باب: زيادة الرهن و من طريقه البيهقي في الكبرى (٢٨/٦) و المعرفة (٢٢٧/٨) باب: الزيادة في الرهن (١١٧٢٤) عن سفيان بن عيينة عن الاعمش به موقوفاً - قال البيهقي: (ولقد موقوفاً و ذكره المزني مرفوعاً بالاسناد و لم يذكره الشافعي مرفوعاً و انا ذكره موقوفاً و هو الصحيح) - قال: و أخرجه ابن عدي (٢٨٩/٨) عن عبدان ثنا ابي عمار بن عبد السلام ثنا ابو الهيثم التماري عن شعبة عن الاعمش به مرفوعاً - قال ابن عدي: (ولقد من حديث شعبة لم اكتبه الا عن عبدان) - قال: ساقه ابن عمري هكذا في ترجمه نصر بن حماد: ابي الهيثم التماري و ختم ترجمه التماري بقوله: (ولقد احدثت النبي ذكرتها عن نصر بن شعبة و له غير هذا عن شعبة كثرها غير محفوظه و مع ضعفه يكتب حديثه) - قال: -

2895- أخرجه ابن عدي في الكامل (٥٢٢/١) و البيهقي في الكبرى (٤٠/٦) و علقه في المعرفة (٢٢٧/٨) باب: الرهن غير مضمون (١١٧٨٤) من طريق اسماعيل الزارع به - وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابي عباد لهذا لا يعرفه الا بهذا الحديث و هو حديث مفضل هذا الاسناد) - قال البيهقي: (واسماعيل لهذا كان يسمع الحديث قاله الدارقطني فيما اظهرنا عنه) - قال: -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن رحمی ہوئی چیز ممال طور پر

رہن شمار ہوتی ہے۔

2896- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللَّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَشْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فِي دَرَقَةٍ سَلَحْنَاهَا وَأَشْرَكْنَا فِيهَا أَصْبَانًا فَأَخْفَقْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمار اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے

مشرک طور پر ایک ڈھال دی، ہم نے (مشرکین کے مال غنیمت میں سے) جو چیزیں لی تھیں، آپ نے ان میں ہمیں شریک قرار دیا، میں اور عمار تو کچھ نہ لاسکے البتہ سعد دو قیدی لے آئے۔

2897- قُرَاءَ عَلِيِّ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَاذِيُّ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزَّبْرِقَانَ - عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكِينَ مَا لَمْ يَنْجُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا . قَالَ لُوَيْنٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو هَمَّامٍ وَحْدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں دو شراکت داروں کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، جب وہ خیانت کر لیتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (یعنی میری رحمت ان کے ساتھ نہیں رہتی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن حبان، ابو حیان تیمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے چمٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۰۵)۔

2896- فی اسنادہ ابو اسحاق السبیبی ثقة لکنہ مدلس و قد عنعن لنا - و ایضاً زیاد بن عبد اللہ البکائی: قال العافظ ابن حجر فی التقریب فی ترجمتہ (ت ۲۰۹۶): (مسند بنی السبیبی و فی حدیثہ عن غیر ابن اسحاق لبین و لم یثبت ان و کبیراً کذبہ و له فی البخاری موضع واحد متابع) - الہ -

2897- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۵۶/۲) باب: فی الشركة المدبیت (۲۲۸۲) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشركة باب اللامانۃ فی الشركة و ترک الغیبانۃ و فی المرفقہ (۲۸۹/۸) باب: الشركة (۱۱۹۲۷) - قال ابو داود: حدثننا محمد بن سلیمان المصیبی بہ عن ابی ہریرۃ - و اخرجہ العاکم فی المستدرک (۲۵۲/۲) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشركة: باب اللامانۃ فی الشركة و ترک الغیبانۃ من طریق الحسن بن علی ابن شیبہ المصري حدثننا محمد بن سلیمان المصیبی بہ - قال ابن حجر فی (التلخیص) (۵۶/۲): (واعلم ان الفظان بالجرول بحال سعید بن حبان و الدابی حبان - و قد ذکرہ ابن حبان فی التفاتی و ذکر انہ روی عنہ - ایضاً: المدبیت بن یزید لکن اعلمہ الدارقطنی بالدرساں فلم یذکر فیہ اباً لہریرۃ و قال: انہ الصواب و لم یسنده غیر ابی ہمام بن الزبیرقان - و فی الباب: عن حکیم بن ہزام رواہ: ابو القاسم اللصیرہانی فی الترغیب و الترہیب) - الہ -

○ سعید بن حبان تمیمی کوئی، وثقہ عجلی۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۲۳۰۲)۔

2898- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ النَّهْأَوْنِدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي

حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَدُ اللَّهِ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا .

☆☆ ابو حیان تمیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کا کرم دو

شراکت داروں پر ہوتا ہے جب تک ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کرتا جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنا کرم اٹھا لیتا ہے۔

2899- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا

حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنِ انْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنُ خَانَكَ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص

نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت واپس کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2900- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ شَرِيكٍَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنِ

2898- اسنادہ ضعیف: لجرالہ والد ابی حیان و لہو ایضاً مرسل۔ وراجع الذی قبلہ۔

2899- ذکرہ ابن الجوزی فی الملل المتناحیة ۲/۵۹۲ رقم (۹۷۵) من طریق الدارقطنی بہ۔ قال ابن حجر فی (التلخیص) (۲۱۰/۲): (ذکرہ

ابن الجوزی فی الملل المتناحیة۔ و فی اسنادہ من لا یعرف وروی ابو داود و البیہقی من طریق یوسف بن مہدی عن فلان عن آخر و فی

لذا المجموع و قد صححه ابن السکن و اخرجه البیہقی من طریق ابی امامہ بسند ضعیف و من طریق الحسن مرسل۔ قال الشافعی

لذا الحدیث لیس بثابت۔ و قال ابن الجوزی: لا یصح من جمیع طرقہ۔ و نقل عن الامام احمد انه قال: لذا حدیث باطل لا اعرفہ من

وجه یصح)۔ الہ۔ قلت: و حدیث ابی امامہ فی لفظ الباب و كذلك مرسل الحسن۔ ذکرهما البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/۱۶) (۲۸۱-۲۸۰) (۲۸۰/۱۶)

۲۸۱) و كذلك فی الکبری (۲۷۱/۱۰) و ضعیف۔ و انظر الآتی۔

2900- اخرجه ابو داود فی البیوع (۲۹۰/۲) باب: فی الرجل یأخذ حقه من تحت یدہ (۲۵۲۵) و الترمذی فی البیوع (۵۶۶/۲) حدیث رقم

(۱۳۶۶) و العاکم فی المستدرک (۱۶۶/۲) و البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/۱۶) (۲۸۱) و الطبرانی فی الاوسط (۲۵۹۵) و ابو نعیم فی

اضیار اصیوان (۲۶۹/۱) و تمام فی الفوائد (۵۹۲) و القضاعی (۷۶۲) من طریق طلحہ ابن غنم بہ۔ و لہو عند ابی داود و الترمذی عن

ابی کریب: صحیح: صحیح بن العلاء بہ۔ و قال الترمذی: (حدیث حسن غریب) و صححه العاکم علی شرط مسلم من روایة شریک عن ابی

حصین۔ قلت: ذکر ابو حاتم الرزای انه حدیث منکر و انه لم یروہ غیر طلحہ: کما فی الملل للذہبی ابی حاتم (۲۷۵/۱) (۱۱۱۶)۔ و قال

الطبرانی: (لم یروہ لذا الحدیث عن ابی حصین الا شریک و قیس تغرد بہ: طلحہ)۔ الہ۔ و قال الزیلعی (۱۱۹/۶): (قال ابن القطان و

السناع من تصحیحه ان شریکاً و قیس بن الربیع مختلف فیہما۔ انشوی)۔ قال الترمذی: (وقد ذهب بعض اهل العلم الى ان هذا الحدیث

وقالوا: اذا كان للرجل علی آخر تہی: فذهب بہ: فوقع له عنده تہی: فلیس له ان یجس عنه بقصد ما ذهب له علیہ۔ و رضی فیہ بعض اهل

العلم من التابعین و لہو قول الثوری: و قال: ان کان له علیہ سرائیم فوقع له عنده سرائیم فلیس له ان یجس بکامن سرائیم: الا ان یقع عند

له سرائیم: فله یبئذ ان یجس من سرائیم بقصد ما له علیہ)۔ الہ۔

الْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے وہ امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2901- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْثٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ اتَّمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2902- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى وَهَشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ اخْتَصَمَا فِي أَرْضٍ غَرَسَ أَحَدُهُمَا فِيهَا نَخْلًا وَالْآخَرُ لِيَاخِرِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْأَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ يُخْرِجُ نَخْلَهُ وَقَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ رَأَى النَّخْلَ وَهِيَ عَمٌّ تَقْلَعُ أَصُولَهَا بِالْفُئُوسِ . قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ الْعُمُّ الشَّبَابُ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ أَنْ تَأْتِيَ أَرْضَ غَيْرِكَ فَتَزْرَعُ فِيهَا .

★★ عروہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا ان دونوں میں سے ایک نے وہاں کھجور کا درخت لگایا تھا اور زمین دوسرے کی ملکیت تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین اُس کے مالک کو مل جائے گی آپ نے کھجور لگانے والے سے کہا کہ تم اپنے درخت کو وہاں سے نکال لو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بے آباد جگہ کو آباد کرتا ہے وہ اس آباد کرنے والے کو مل جاتی ہے، لیکن کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین پر (زبردستی) کچھ نہیں لگا سکتا۔

راوی کہتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا ہے کہ بہت اونچا لبا تھی جس کی جڑیں کلہاڑے کے ذریعے کاٹی گئی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: کسی ظالم کے لیے نہیں ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی دوسرے کی زمین میں جاؤ اور وہاں کاشت شروع کر دو (یعنی اس کی مرضی کے بغیر ایسا کرو)۔

2901- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲/۲۶۶) والطبرانی في المعجم (۱/۱۷۱) و الفضاہی فی مسند الشریب رقم (۲۷۶۲) و ابن عدی فی الکامل (۲/۲۶۶-۲۶۷) کلوس من طریق ابوب بن سوید: بہ- قال ابن عدی: (ولمنا الحمیت بھذا اللسان لہ برویہ عن ابن شوزب غیر ابوب بن سوید و هو منکر بھذا اللسان و لہما بروی لھذا المتن عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی نصرہ) - اللہ- قلت: بل تابع ابوب علیہ مسرہ فاخرجه عن ابن شوزب عن ابی التیاح عن انس بہ- قال السجینی فی مجمع الزوائد (۶/۲۸۸): (أخرجه الطبرانی فی الکبیر و المعجم و رجال الکبیر نقات) - اللہ-

2902- یاتی ان شاء اللہ تعالیٰ نخرجه فی کتاب الاقصیہ-

2903- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ أَكْتَرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

☆☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محافلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے: کاشت کاری تین طرح کی ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی شخص کی زمین ہو اور وہ اس میں کاشت کرے ایک وہ شخص جسے عطیے کے طور پر کوئی زمین دی گئی ہو اور وہ اس میں کاشت کرے اور ایک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے عوض میں زمین کرائے پر حاصل کرے (تو وہ اس میں کاشت کر سکتا ہے)۔

2904- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسِ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَمَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

☆☆☆ حنظلہ بن قیس زرقی یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر لینے کے

بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے تو حنظلہ نے ان سے دریافت کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض میں بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: سونے اور چاندی کے عوض میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2903- أخرجه أبو داود في سننه (٢٤٠٠) قال: حدثنا مسدد و ابن ماجه في سننه (٢٣٦٧) (٢٤٤٩): حدثنا هناد بن السري و النسائي (٢٩٠/٧)

(٢٦٧): أخبرنا قتيبة بن سعيد - ثلاثتهم - مسدد و هناد و قتيبة - قالوا: حدثنا أبو الأحوص - به - و أخرجه النسائي في سننه (٢٩/٧) من طريق أبي سلمة عن رافع - به دون قوله (إنما يزرع ثلاثة الخ) - وكذا أخرجه - أيضاً - في (٢٩/٧) من طريق القاسم عن رافع - به -

2904- أخرجه مالك في الموطأ (٧١١/٢) كتاب: كراء الأرض: باب: ما جاء في كراء الأرض رقم (١) عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن

بإسناده عن رافع: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الأرض بالذهب و الورق فقال: فلا بأس به - و من طريق مالك أخرجه احمد في المسند (٢١٤٠/٤)

مسلم في صحيحه (١١٨٢/٢) كتاب: البيوع: باب: كراء الأرض بالذهب و الورق: الحديث (١٥٤٧/١١٥) و أبو داود رقم (٢٣٩٢) و النسائي في السنن (٤٢/٧) كتاب: المزارعة: باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسوي عن كراء الأرض و في الكبرى (٩٩/٢) كتاب:

المزارعة: باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسوي عن كراء الأرض بالثلاث و الربيع: الحديث (٤٦٢٩) - و زادوا فيه: (قال: فقلت بالذهب و الورق فقال: أما بالذهب و الورق فلا بأس به) - و قد تابع مالكاً عليه إلا واعي عن ربيعة - أخرجه مسلم في صحيحه

(١١٨٢/٢) كتاب: البيوع: باب: كراء الأرض بالذهب و الورق: الحديث (١٥٤٧/١١٦) - و أبو داود (٢٥٨/٢) كتاب: البيوع: باب: في

المزارعة: الحديث رقم (٢٣٩٢) و النسائي (٤٢/٧) كتاب: المزارعة: باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسوي عن كراء الأرض و احمد

(١٤٢/٤) من طريق عبد العزيز بن محمد عن ربيعة - به - و أخرجه أبو داود (٢٥٨/٢) كتاب: البيوع: باب: في المزارعة: الحديث (٢٣٩٢)

من طريق ليث عن ربيعة - به - و الحديث أخرجه - أيضاً - البخاري في صحيحه (٢٧٤/٥) كتاب: المزارعة: باب: (٧) الحديث (٢٣٢٧) و في (٦٦٨/٥) كتاب: الشروط: باب: الشروط في المزارعة: الحديث (٢٧٢٢) و مسلم في صحيحه (١١٨٢/٢) كتاب: البيوع:

باب: كراء الأرض بالذهب و الورق: الحديث (١٥٤٧/١١٧) و النسائي (٤٤/٧) كتاب: المزارعة: باب: ذكر الأحاديث المختلفة في

النسوي عن كراء الأرض بالثلاث و في الكبرى (٩٩/٢) كتاب: المزارعة: باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسوي عن كراء الأرض بالثلاث

و الربيع: الحديث (٤٦٢٩) من طريق يحيى ابن سعيد عن حنظلة بن قيس - به -

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے البتہ سونے اور چاندی کے عوض میں (زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے)۔

2906 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ عَنْ عُبَيْدَةَ الصَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزُرْعٍ يَهْتَزُّ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا الزَّرْعُ . فَقَالُوا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ آخِذًا بِالْأَرْضِ بِالنِّصْفِ أَوْ الثُّلُثِ فَقَالَ انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ فَخَذَهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرَعَهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کھیت کو دیکھا جو لہلہا رہا تھا آپ نے دریافت کیا: یہ کھیت کس کا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ کھیت حضرت رافع بن خدیج کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا، وہ نصف یا ایک تہائی پیداوار کے عوض میں زمین (کرائے پر) لیتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس زمین میں جو خرچ کیا ہے اس کا حساب لگاؤ اور پھر زمین کے مالک سے اسے لے لو اور اس شخص کی زمین اور اس کا کھیت اس کے سپرد کر دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبیدہ بن معتب ضعی، ابو عبد رحیم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳۸)۔

2907 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسِمَةً عَلَى النِّصْفِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کر دیا کریں۔

۲۹۰۶ - اسناد حسن؛ رجالہ ثقات الا ان عبد الرحمن بن مرفاء قال الذهبي في الميزان (۲۲۰/۶)؛ (ماہہ باس) - وقال العافظ في التفسیر (ت ۱۰۲۹)؛ صدوق نكلم في مدينة عن الاعمش - و عبدة الضبي؛ هو عبدة بن حميد الكوفي الضبي؛ قال العافظ في التفسیر

(۱۱۱۰)؛ صدوق نوري - بما اظنا - وقد تقدم حديث رافع في النسوي عن كراء الارض -

۲۹۰۷ - أخرجه ابن ماجه في الرعمون (۸۲۶/۲) باب: معاملة النخل و الكرم (۲۶۶۸) عن اسماعيل بن ثوبان عن قيسم عن ابن ابي ليلى

الحكم بن عتيبة؛ قال ثعبه؛ لم يسمع من مقسم الا لربطة اصابته - و ابن ابي ليلى هذا هو محمد بن عبد الرحمن ضعيف - الا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ اصاح عہدی: روی عن ابن سیرین۔ و امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مجھول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۴۲۰/۴)۔ میزان (۴۱۷/۳)۔

2908 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر وہاں کے رہنے والوں کو دے دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کی پیداوار میں سے خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو نصف (مسلمانوں کو) ادا کر دیا کریں گے۔

زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو اس کی پیداوار کے متعین حصے یعنی ایک تہائی حصے نصف حصے یا ایک چوتھائی حصے وغیرہ کے عوض میں کرائے پر دینا علم فقہ کی اصطلاح میں ”مخابرہ“ کہلاتا ہے۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے۔ احناف میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جبکہ شوافع میں سے بھی بعض حضرات نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر ناجائز ہے، امام ابو حنیفہ اور امام زفر رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔ اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایسا کرنا چند مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے، یہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ مساقات کے ضمن میں ایسا کرنا جائز ہے۔

مشہور فقہیہ امام ابن تہامہ حنبلی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علیؑ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عمر بن عبدالعزیزؓ، حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد، حضرت ابوبکر کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد زراعت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح تابعین میں سے بھی سعید بن مسیبؓ، طاؤسؓ، عبدالرحمن بن اسودؓ، موسیٰ بن طلحہؓ، زہریؓ، عبدالرحمن بن ابولیلیؓ وغیرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

2908 - المرجعہ اصمد (۲۲/۲) و البخاری (۲۷۹/۵) کتابہ المزارعہ بابہ: اذا لم یستطع السنین فی المزارعۃ الحدیث (۲۲۲۹) و مسلم (۱۱۸۶/۲) کتابہ المساقاۃ بابہ: المساقاۃ فی المعاملۃ بجزء من الثمر و الذرع الحدیث (۱۵۵۱/۱) - و ابو داؤد فی البیوع (۲۶۰/۲) بابہ: فی المساقاۃ الحدیث (۲۶۰۸) و الترمذی (۶۶۶/۳-۶۶۷) کتاب الاحکام بابہ: ما ذکر فی المزارعۃ (۱۲۸۲) و ابن ماجہ (۸۲۶/۱) کتابہ الرهنون بابہ: معاملة النخیل و الکرم الحدیث (۲۶۶۷) و البیہقی (۱۱۲/۶) من طریقہ یحییٰ بن یوسف - و هو القطان - عن عبید اللہ ابن عمر - و له طریق اخری عن عبید اللہ بن عمر متانی قریباً بعد حدیثین -

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

2909- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

بِهَذَا وَقَالَ عَامِلٌ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ طے کیا تھا کہ وہاں کی جو پیداوار ہوگی خواہ وہ

پھل ہوں یا زراعت ہو (اس کا نصف حصہ وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کریں گے)۔

2910- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا

وَهَبُ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ أَبِي زُرْعَةَ الْحُجْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ

بْنِ أَبِي حَشْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَتْبَاعُونَ الثَّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ إِنَّهُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٍ وَأَصَابَهُ

فُسَامٌ عَاهَاتٌ كَانُوا يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي

ذَلِكَ إِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُ الثَّمَرِ . كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ بھلوں کی خرید و فروخت

کیا کرتے تھے جب فصل کاٹنے کا وقت ہوتا تو قرض وصول کرنے والا آجاتا تو جس نے ادائیگی کرنی ہوتی وہ یہ کہتا تھا: اس دفعہ

پیداوار کو فلاں آفت لاحق ہوگئی ہے اس میں یہ خرابی آگئی ہے۔ مختلف طرح کی آفات کا تذکرہ کرتے جن کی وجہ سے لوگوں

کے درمیان مقدمات ہونے لگے جب یہ مقدمات زیادہ ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم اس وقت تک سودا نہ

کرو جب تک پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا۔

نبی اکرم ﷺ نے مشورے کے طور پر یہ بات کی تھی کیونکہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان بہت زیادہ اختلاف ہونے

لگا تھا۔

2911- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَشُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَامِلَ أَهْلِ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ

الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ . وَقَالَ يُونُسُ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَهُمْ فِي ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقْلَهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ

وہاں پیدا ہونے والی کھجوروں اور زراعت میں سے نصف پیداوار کو وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے۔

روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

۱. المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ ضلی ج 5 ص 243

2911- أخرجه مسلم في المساقاة (2/1187) باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع (1001) من طريق ابن نمير به - وقد تقدم

قبل حديثين من طريق يحيى القطان عن عبيد الله به -

2912- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سَأَلِي يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ وَسِيَّاهُمْ مَعْلُومَةٌ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَا إِذَا شِئْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والے یہودیوں کو وہاں کی زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی اس شرط پر کہ وہ نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) اور یہ حصے متعین تھے آپ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

2913- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مَقَاسِمَةً عَلَى النِّصْفِ زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ أَعْطَى الْيَهُودَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کی کھجوروں کے باغات نصف پیداوار کی ادائیگی کی شرط پر (یہودیوں کو) دیئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے یہودیوں کو دیئے تھے۔

2914- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ سَمِعَنَا حَمَادَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ أَوْ نَخْلٍ أَوْ شَيْءٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھجوروں، زرعی پیداوار اور دیگر تمام (قسم کی پیداوار میں) نصف حصے کی ادائیگی کی شرط پر خیبر (کی زمین یہودیوں کو) دی تھی۔

2915- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

2912- أخرجه البيهقي في سننه (١١٤/٦) كتاب: المسافة: باب: المعاملة على النخل بشرط ما يفرج من طريق الدارقطني به - وخرجه ابو داود في الخراج والامارة والفي (١٥٧/٣) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (٢٠٠٧): حدثنا احمد بن حنبل ثنا يعقوب بن ابراهيم ثنا ابي عن ابن اسحاق به - وخرجه البخاري في الشروط (٢٨٥/٥) باب: اذا اشترط في المزارعة: (اذا شئت اخرجتك) (٢٧٢٠) من طريق مالك عن نافع به - وعلقه عقبه من طريق حماد بن سلمة عن عبيد الله - احسبه - عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم - اختصره - وراجع تحفة الاشراف للمزي (٢٣٨٢/٨) (١٠٥٥٤) -

2912- تقدم تخرجه قبل نسخة اماريت -

2914- أخرجه ابو داود في الخراج والامارة والفي (١٥٦/٣) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (٢٠٠٦): حدثنا لقارون بن زياد بن ابي الزرقاء: ثنا ابي: ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر بنحوه -

2915- أخرجه الحاكم في البيوع (٤٧/٢) من طريق صالح بن محمد العافظ: ثنا اسحاق ابن عبد الواحد به - و من طريق البيهقي في السنن (٨٨/٦) - وقال الحاكم: (حديث صحيح على شرط مسلم) ولم يخرجاه - اه - وياتي له شاهد من حديث صفوان بن امية نفسه - وكذلك من حديث غيره من الصحابة -

— صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن امیہ سے
کچھ زرہیں اور اسلحہ عارضی طور پر لیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر ہے جسے واپس کر دیا جائے گا؟ نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عارضی طور پر لیا ہے جسے واپس کیا جائے گا۔

2916 — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ — صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ — مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا فَقَالَ صَفْوَانُ أَمْؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ
سے کچھ اسلحہ ادھار لیا تو صفوان نے عرض کی: کیا یہ واپس کر دیا جائے گا یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، ابوالبراہیم زہری۔ ان کا انتقال 173ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۳-۱۸۳) (۱۸۶۵)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۷/۱۳)۔

2917 — حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَائِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ — صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — قَالَ إِذَا آتَاكَ
رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذَا وَكَذَا . أَرَاهُ قَالَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا أَوْ قَالَ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا قُلْتُ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ نَعَمْ .

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب میرا قاصد
تمہارے پاس آئے تو تم انہیں یہ چیز دے دینا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے تیس زرہوں اور تیس اونٹوں کا ذکر کیا تھا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ ادھار لے رہے ہیں جسے واپس کر دیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: جی ہاں!

2918 — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ

۲۹۱۶ — فی اسنادہ المجاہد بن ارطاة و هو ضعيف و قد تقدم — و ابن جریر ثقة لکنہ بدلس و قد ضمن — لکن تقدم فی الذی قبلہ من حدیث

ابن عباس — و بیانی من حدیث صفوان نفسه فی الحدیث التالی —

۲۹۱۷ — اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۹۵/۲) باب: فی نفسیون العاریة الحدیث (۲۵۶۶) قال: حدیثنا ابراہیم بن المستمیر حدیثنا حبان بن

فضلان حدیثنا لصلام — و اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ (۲۲/۱۱) رقم (۶۷۲۰) و النسائی فی الکبریٰ کما فی التحفة (۱۱۶/۹) من طریق

حبان بن فضلان — و اخرجہ احمد (۲۲۲/۱) من طریق یوسف بن اسد عن لصلام — و

۲۹۱۸ — اخرجہ ابو داود (۲۵۶۶) و راجع الذی قبلہ —

هَلَالٍ عَنْ هَمَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہی روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان ادا کیا جائے گا؟ یا یہ اس طرح عارضی طور پر لے رہے ہیں کہ انہیں واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

2919- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَدْرَاعًا فَقَالَ أَغْصَبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ . قَالَ فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَضْمَنَهَا فَقَالَ أَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ أَرَاغِبُ .

☆☆ أمیہ بن صفوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے کچھ زرہیں ادھار مانگیں تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا غصب کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان بھی ادا کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے کچھ زرہیں خراب ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا تاوان لیں تو انہوں نے عرض کی کہ اب میں اسلام کی طرف راغب ہو چکا ہوں اور مجھے اس میں زیادہ دلچسپی ہے۔

2920- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَدْرَاعًا مِنْ حَدِيدٍ فَقُلْتُ مَضْمُونَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَضْمُونَةٌ . فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا . قَالَ لَا إِنَّ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ .

☆☆ أمیہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زرہیں ادھار لیں تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ضمانت والی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ضمانت والی ہیں۔ ان میں سے بعض ضائع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں ان کا تاوان دے دیتا ہوں انہوں نے عرض کی: نہیں! اب میرے دل میں اسلام آچکا ہے اور یہ دل ہر چیز سے زیادہ (ساچکا ہے)۔

۲۹۱۹- أخرجه أحمد (۶۰۱/۲) (۱۶۵/۶) و أبو داود في البيوع (۲۹۱/۲) باب: في تضمين العارية (۲۵۶۲) و من طريقه البيهقي في السمرقانة (۲۹۹/۸) باب: العارية (۱۱۹۶۷) و النسائي في الكبرى: كما في التمهفة (۱۹۰/۶) و الحاكم في البيوع (۶۷/۲) من طريق يزيد بن طلحة -

۲۹۲۰- علقه البيهقي في سننه (۸۹/۶) و في إسناده قيس بن الربيع: تفبر لم كبر - انظر ترجمته في التقریب (۱۳۹/۲) و انظر الذي قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف جحجیحی مکی، مقبول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱/۲۸۴) ت (۵۳۷)، و "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۶۰)۔

2921- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ . قَالَ عَارِيَّةٌ أُمُّ غَضَبًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

☆☆ عطاء نے عبد اللہ بن صفوان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ اسلحہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ یہ عارضی طور پر لے رہے

ہیں یا غصب کریں گے؟

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2922- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِّنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆ عبدالعزیز نامی راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت صفوان کی آل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے

سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عارضی طور پر (کچھ اسلحہ) لیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2923- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَابْنُ الْعَلَاءِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فَرَّافِصَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَوْصَابِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ - أَوْ الْمَنِيحَةُ - مُؤَدَّاةٌ . فَقَالَ رَجُلٌ فَعَهْدُ اللَّهِ قَالَ عَهْدُ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ مَا أَدَى .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کی

۲۹۲۱- اخرجہ ابو داود فی سننہ (۲۹۶/۳) کتاب: البیوع، باب: فی نفسین العاریۃ الحدیث (۲۵۶۲): حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ بہ۔

طریقہ ابی داود اخرجہ البیروقی فی سننہ (۸۹/۶) کتاب: العاریۃ، باب: العاریۃ مضمونہ و فی (۱۸/۷) کتاب: الصدقات، باب: من یعطی

من المولفۃ قلوبہم من سہم المصلح۔

۲۹۲۲- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۹۵/۳) باب: فی نفسین العاریۃ، باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۱) و الطبرانی فی الکبیر (۱۷۶/۸) رقم (۷۶۸) من طریق عبد اللہ بن الصباح المطار، قال: ثنا المنذر بن سلیمان، قال: سمعت العجاج بن فرافصة بہ۔

۲۹۲۳- اخرجہ النسائی فی الکبری (۴۱۰/۳-۴۱۱) کتاب: العاریۃ، باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۱) و الطبرانی فی الکبیر (۱۷۶/۸) رقم (۷۶۸) من طریق عبد اللہ بن الصباح المطار، قال: ثنا المنذر بن سلیمان، قال: سمعت العجاج بن فرافصة بہ۔ و اخرجہ النسائی فی الکبیر

(۷۶۸) من طریق عبد اللہ بن الصباح المطار، قال: ثنا المنذر بن سلیمان، قال: سمعت العجاج بن فرافصة بہ۔ و اخرجہ النسائی فی الکبیر رقم (۴۱۱/۳) کتاب: العاریۃ، باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۲) و ابن عساکر فی صحیحہ (۱۱/۱۹۱) رقم (۵۰۹۱) و الطبرانی فی الکبیر رقم (۷۶۸) من طریق الجراح بن ملیح البصرانی، حدیثنا ہانم بن ہریرت الطناتی، قال: سمعت ابا امامة یقول فذکرہ نحوہ۔ و للحدیث

طریقہ اضری عن اسماعیل بن عباس عن شریحیل بن مسلم عن ابی امامة سنائی بعد لفظا۔

جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے) ملنے والی چیز واپس کی جائے گی۔
تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ اللہ کے رسول کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو اس بات کا حقدار ہے
کہ اسے پورا کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ لقمان بن عامر وصابی، (اور ایک قول کے مطابق): اوصابی ابو عامر شامی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں
”صدوق“ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یتلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال
(۱۸۲/۶) (۵۶۰۰)، تقریب التہذیب ت (۵۷۱۵)۔

2924 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ وَالْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى
إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا - قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا - ثُمَّ قَالَ - الْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ
وَالرَّعِيمُ غَارِمٌ.

☆☆☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی
اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا
سکتی بچہ صاحب فراش کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ جو شخص
اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اس
کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس
کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارا سب سے اہم مال
ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عارضی طور پر استعمال کے لیے لی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر
(عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی فرض ادا کیا جائے گا اور نگران شخص تاوان ادا کرنے کا پابند
ہوگا۔

۲۹۲۴ - أخرجه أبو داود في البيوع (۲۵۶۵) باب: في تفضيل العارية و الترمذي في البيوع (۱۲۶۵) باب: ما جاء في ان العارية موداة و في
ابو صابيا (۲۱۲۰) باب: ما جاء في وصية لوارث و ابن ماجه في الصدقات (۲۲۹۸) باب: العارية و عبد الرزاق (۱۴۷۹۶) (۱۶۲۰۸)
الطبراني (۱۱۲۸) و احمد في المسند (۲۳۶۷/۵) و الطبراني (۷۶۲۱-۷۶۱۵) و البيهقي في الكبرى (۸۸/۶) من طرق عن اسماعيل بن
عيسى بن عمرو اسماعيل: متكلم في روايته عن الساميين و هنا منوها -

راویان حدیث کا تعارف:

○ شریح بن مسلم بن حامد خولانی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۸۶)۔

2925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَمَانَ عَلَيَّ مُؤْتَمِنٍ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

2926- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرِ الْكُوْكَبِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُيَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ الْمُسْتَعِيرُ غَيْرَ الْمُغْلِ ضَمَانَ وَلَا عَلَيَّ الْمُسْتَوْدَعُ غَيْرَ الْمُغْلِ ضَمَانَ . عَمْرُو وَعُيَيْدَةُ ضَعِيفَانِ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ شُرَيْحِ الْقَاضِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ

عارضی طور پر استعمال کے لیے لینے والا شخص تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا، البتہ اگر کوئی شخص دھوکے کے ساتھ ایسا کرے (اس پر تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی) اسی طرح جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھوائی گئی ہو وہ بھی تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دھوکہ دیتا ہے (تو اس پر بھی تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

2927- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

بْنِ مُوسَى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ الْعَارِيَةِ مُؤَدَّاةً قَالَ أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ

۲۹۲۵- اخرجہ البيهقي في سننه (۲۸۹/۶) كتاب: الوديعة: باب: لا ضمان على مؤتمن من طريق الدارقطني: به- قال الزيلعي في تفسيره الراية (۱۵۱/۵): (قال في التنقيح): هذا اسناد لا يثبت عليه: فان يزيد بن عبد الملك ضعفه احمد وغيره- وقال النسائي: مشرور الحديث- وعبد الله بن شبيب: ضعفه- انتهى-)

۲۹۲۶- اخرجہ البيهقي (۹۱/۶) وفي المعرفة (۲۰۱/۸) من طريق عمرو بن عبد الجبار: به- وجمع البيهقي في الدارقطني لسانا: فضعه بمسرو وعبيدة و صحه نسبه الى شريح- قال ابن التركماني في الجواهر النقي (۹۱/۶- بنيل السنن): (لم يفسدوا احد من القل من النان فيما عملت حتى ان ابن عمي لم يذكر عبيدة اصلا) وذكره عمرا فلم يزد على قوله: له مناكير-)- قلت: بل ضعفوا غير واحد: فاما عمرو: فذكره المقيلي في الضعفاء (۲۸۷/۲)- وقال الذهبي في الميزان (۲۷۱/۲): (روي مناكير كثيرا غير محفوظه)- و

عبيدة: فقال ابو حاتم: منكر الحديث- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات و ضعفه الدارقطني و نحه البيهقي كما تروي ذكره الذهبي في الميزان (۲۵/۲)- واما اثر شريح: فقد ورد عنه من غير وجه عند وكيع في اخبار القضاة (۳۳۱/۲) و عهد الرزالي المصنف (۱۷۸/۸- ۱۷۹) (۱۵۷۸۲- ۱۵۷۸۲) و البيهقي في الموضوع السابق من الكبرى و سواتي قريبا-

۲۹۲۷- اخرجہ البيهقي في الكبرى (۸۸-۸۹/۶) كتاب: العارية: باب: العارية مؤداة من طريق الدارقطني: به- وهو ضعف: كما في المصنف لسانا-

عَوَارِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا قَدْ أَحْرَزْنَا الْإِسْلَامَ مَا بِيَدَيْنَا مِنْ عَوَارِي الْمُشْرِكِينَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُحْرَزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةً . فَأَدَى الْقَوْمَ مَا بِيَدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِي . هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح نے روایت کے یہ الفاظ (عارضی طور پر لی گئی چیز واپس کی جائے گی) کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بتائی ہے کہ ایک قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کیا، ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھیں جو مشرکین سے انہوں نے عارضی استعمال کے لیے لی تھیں، ان لوگوں نے یہ کہا: اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین کی یہ اشیاء جو ہمارے پاس ہیں یا ہمارے پاس آگئی ہیں، جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمہیں ایسی کسی چیز پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو تمہاری ملکیت نہ ہو، عارضی استعمال کے لیے لی گئی چیز واپس کی جائے گی تو پھر ان لوگوں نے (مشرکین کی) وہ چیزیں انہیں واپس کیں۔

2928 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغْلِ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغْلِ ضَمَانٌ .

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عاریت کے طور پر چیز لی ہو اور جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر چیز رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر وہ دھوکہ دینے والے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2929 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَ نِسِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا كَذَا . قَالَ أَكُلْ وَلَدِكَ نَحَلْتُ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ . قَالَ لَا . قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَيَّ هَذَا غَيْرِي أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً . قَالَ بَلَى . قَالَ فَلَا إِذَا . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ أَكُلْ نَبِيكَ نَحَلْتُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے انجا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور بولے: آپ ﷺ نے اس بات پر گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا مال نعمان کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی ساری اولاد کو عطیے کے طور پر اتنی ہی ادائیگی کی ہے جتنی تم نے نعمان کو دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۲۹۲۸ - مرد من غیر وجه عن ابن سیرین عند وکیع فی اخبار القضاة (۲/۲۲۱) و عبد الرزاق فی المصنف (۸/۱۷۸-۱۷۹) (۱۷۸۲-۱۷۸۳) .

البیرونی فی البیوع (۶/۹۱)۔

۲۹۲۹ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۷۷/۶) کتاب: الریبات: باب: ما يستعمل به علی ان امره بالنسوية بينهم في العظة علی الاضمار دون الریبات من طريق الحسن بن محمد الزعفراني ثنا ربه بن ابراهيم به - و أخرجه مسلم في الریبات (۱۲۴۳/۳) باب: كرامة تفضل بها الاولاد في الریبة (۱۶۲۲) و ابن حبان رقم (۵۱۰۶) عن اسحاق بن ابراهيم بن المنظلي اخبارنا اسماعيل بن علي به - و أخرجه احمد (۲۲۹/۲) و مسلم في الموضع السابق و ابو داود في البيوع والاجارات (۸۱۱/۲) باب: في الرجل يشغل بعض ولد في النحل (۲۵۵۲) و النسائي في اول كتاب النحل (۶/۲۵۹-۲۶۰) باب: اختلاف النافلين لغبر النعمان بن بشير في النحر و ابن ماجه في الریبات (۱۷۵/۴) باب: الرجل ينحر ولده (۲۲۷۵) و الطحاوي في المعاني (۴/۱۸۶) و البيهقي في الریبات (۱۷۷/۶) من طريق عن داود بن ابي

نے فرمایا: پھر تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنا لو، کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ وہ سب (یعنی تمہاری ساری اولاد) تمہارے ساتھ ایک جیسا اچھا سلوک کرے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ایسا نہ کرو۔
محاملی کہتے ہیں: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح عطیہ دیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن علیہ، وهو ابراهیم اخو اسماعیل بن علیہ، وغلیہ امہ۔ قال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۳/۵۰۹، ۵۱۰) ت (۲۳۱۱)۔
2930 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ. ☆ ☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد سے یہ فرمایا تھا: تم زیادتی کے بارے میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

2931 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ بِشِيرًا أَبَاهُ عَلِيٌّ أَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَانِطًا مِّنْ نَّخْلِ فَفَعَلَ فَقَالَ مَنْ أَشْهَدُ لَكَ فَقَالَتِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا نَبِيَّ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَاكَ وَوَلَدَ غَيْرُهُ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ. قَالَ لَا. قَالَ لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلَيَّ مِثْلُ هَذَا إِنْ أَلَّهِ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَنْفُسِكُمْ.

☆ ☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد حضرت بشیر سے کہا کہ وہ اپنے صاحب زادے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ دے دیں تو حضرت بشیر نے ایسا کر لیا، پھر انہوں نے دریافت کیا: میں اس بارے میں گواہ بناؤں؟ تو اس خاتون نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو تو حضرت نعمان کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے جس طرح اسے دیا ہے اسی طرح باقی سب کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے عرض

2930 - اخرجہ مسلم فی الربا (۱۲۲۳/۲) باب: كرامة نفضل بعض الاولاد في الربة (۱۶۲۲) و ابن حبان (۵۱۰۲) من طريق جرير بن عبد الله - و اخرجہ ابن حبان التميمي عن عامر الشعبي به - اخرجہ احمد (۲۶۸/۱) و ابن ابی شیبہ (۲۲۰/۱۱) و البخاري في الترمذيات (۲۶۵۰) باب: لا يشهد علي شهادة جور اذا شهد و مسلم في الربا (۱۶۲۳) باب: كرامة نفضل بعض الاولاد في الربة و النسائي في اول النحل (۲۶۰/۶) و البيهقي في الكبرى (۱۷۶/۶) و ابن حبان (۵۱۰۲) - و اخرجہ مغيرة عن الشعبي بن عمرو - اخرجہ احمد (۲۷۰/۱) و ابو داود في البيوع و اللجارات (۲۵۱۲) باب: في الرجل يفضل بعض ولده في النحل و ابن حبان (۵۱۰۴) و البيهقي (۱۷۸/۶) - و اخرجہ اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي بن عمرو - اخرجہ مسلم في الربا (۱۶۲۲) باب: كرامة نفضل بعض الاولاد في الربة و ابن حبان (۵۱۰۵) - و اخرجہ ابو هريرة عن الشعبي بن عمرو - اخرجہ ابن حبان (۵۱۰۷) -
2931 - و رقاء و جابر ضعيفان و جابر اندلسيا ضعيفا - و سفي في اسدي قبله من وجوه عن الشعبي بن عمرو -

کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا شخص اس طرح کی چیز کا گواہ نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو، جس طرح وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ تم لوگ آپس میں انصاف سے کام لو۔

2932- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلْنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرْتَنِي أُمِّي أَنْ أَدْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِأَشْهَدَهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَكَلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ . قَالَ لَا . قَالَ فَارْذُدْهُ .

☆☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے عطیے کے طور پر نام دیا تو میری والدہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں آپ ﷺ کو اس بات پر گواہ بنوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد سے) دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے تم واپس لے لو۔

2933- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ بِهَذَا مِثْلَهُ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَأَشْهَدَهُ عَلَى وَصِيَّةٍ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ نَشْهَدَ عَلَى جَوْرٍِ وَقَالَ مَنْ شَهِدَ عَلَى جَوْرٍِ فَهُوَ شَاهِدٌ زَوْرٍ . ثُمَّ أَسْرَعَ الْمَشْيَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے انہیں بلایا اور اپنی وصیت کے بارے میں انہیں گواہ بنانا چاہا تو اس نے وصیت میں اپنی بعض اولاد کو دوسری اولاد پر ترجیح دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کسی زیادتی کے کام میں گواہ بنیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی زیادتی کے کام پر گواہ بنتا ہے وہ جھوٹے گواہ کی مانند ہوتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔

2935- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ

۲۹۳۲- اخرجه مالك في الاقضية (۷۵۱/۱) باب: ما لا يجوز من النحل (۲۹) و البخاري في السببة (۲۱۱/۵) باب: السببة للولد (۲۵۸۶) و مسلم في الرجات (۱۲۲۱/۴) باب: كرامة تفضيل بعض الاولاد في السببة (۱۶۲۳/۹) و النسائي في النحل (۲۵۸/۶) باب: اختلاف الناقلين لغبر النعمان بن بشير في النحل و الترمذي في الاحكام (۶۶۹/۳) باب: في النحل و التسوية بين الولد (۱۳۶۷) و ابن ماجه في الرجات (۷۹۵/۲) باب: الرجل ينحل و لده (۲۳۷۶) و اخرجه - ايضاً - العبيدي (۹۲۲) و الشافعي (۵۸۲- المسند) و احمد (۲۶۸/۱) و ابن الجارود (۲۹۹۱) و البيهقي في الرجات (۱۷۱/۶) باب: السنة في التسوية بين الاولاد في العطيبة من طرق عن الزهري به-

المُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهَبَ هَبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يُعْطَى الْوَالِدُ وَلَدَهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ - أَوْ قَالَ فِي عَطِيَّتِهِ - كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقْبَضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ مِنَ الثَّقَاتِ . تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُسَيْنٍ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے لے البتہ والد اپنی اولاد کو جو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کی مثال (راوی کے شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے عطیے کو واپس لینے والے شخص کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرنے کے بعد اپنی ہی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

2936- وَرَوَاهُ عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَابْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْعَائِدِ فِي هَبَتِهِ ذُكْرُ الْوَالِدِ . وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ . وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا صرف والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۹۳۵- أخرجه أحمد (۲۷/۲) و أبو داود في البيوع (۲۵۲۹) باب: الرجوع في الهبة و الطحاوي في المعاني (۷۹/۴) و ابن حبان (۵۱۲۲) و الحاكم (۱۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۷۹/۶) من طريق عن يزيد بن زريع به - و أخرجه أحمد (۷۸/۲) و الترمذي في البيوع (۱۲۹۹) باب: ما جاء في الرجوع في الهبة و النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و في الهبة أيضاً (۲۶۷/۶) و ابن ماجه في الهبات (۲۲۷۷) باب: من اعطى ولده ثم رجع فيه و البيهقي في الكبرى (۱۸۰/۶) من طريق عن حسين المعلم به - و قال الترمذي: (و العمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم - قالوا: من وهب هبة لذي رحم مكرم فليس له ان يرجع فيها - و من وهب هبة لغير ذي رحم مكرم فله ان يرجع فيها - ما لم ينسب منها - و هو قول الثوري - و قال الشافعي: لا يحل له ان يعطي عطية فيرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده - و احتج الشافعي بحديث عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل له ان يعطي عطية فيرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده -) -

۲۹۳۶- أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۶/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك و ابن ماجه في الهبات (۷۹۶/۲) باب: من اعطى ولده ثم رجع فيه (۲۲۷۸) من طريق سعيد بن ابي عروبة به - و مرسل طاوس الذي ذكره الدر قطني - أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) الباب السابق و (۲۶۸/۶) باب: ذكر الاختلاف على طاوس في الرجوع في الهبة من طريق الحسن بن مسلم عن طاوس مرسل به -

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور ایک سند کے ہمراہ یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: والد اپنا بہہ (اولاد سے) واپس لے سکتا ہے۔

2937 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا . لَا يَثْبُتُ هَذَا مَرْفُوعًا وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز بہہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر مستند طور پر ثابت نہیں ہے درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2938 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنے بہہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2939 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہہ کرنے والا اپنے بہہ کا

۲۹۳۷- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۲/۲) عن أبي احمد: اسحاق بن خالد السواتسي بالكوفة: ثنا احمد بن حازم بن ابي عذرة: ثنا عبد الله بن موسى: به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين: ولم يخرجاه: الا ان نكل العمل فيه على شيخنا) - ال- ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱-۱۸۰/۶) باب: المكافاة في الرهبة: وقال في المعرفة (۶۸/۹): (وغلط فيه عبد الله بن موسى فأخرجه عن حنظلة بن ابي سفيان عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: و الصحيح رواية عبد الله بن ولعب عن حنظلة بن ابي سفيان: عن سالم عن ابيه عن عمر: كما ذكرنا) يعني: موقوفاً على عمر بن الخطاب-

۲۹۳۸- أخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۷۴/۶) قال: حدثنا وكيع: به- وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۲۷۱/۱) عن وكيع عن ابراهيم: به- ومن طريق البخاري أخرجه ابن ماجه في سننه (۷۹۸/۲) كتاب الرهبات: باب من ولعب لقبه: رجاء نوابها الحديث (۲۳۸۷) - قال ابو عبيد في الزوائد (۲۳۶/۲): (لنا اسناد ضعيف: لضعف ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع) - ال- و عزاد الزيلعي في نصب الرتبة (۱۲۵/۴) لابن ماجه والدارقطني و ابن ابي شيبة: ثم قال: (و ابراهيم بن اسماعيل بن جارية: ضعوفه) - ال-

۲۹۳۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/۶) باب: المكافاة في الرهبة: من هذا الوجه- وراجع ما بعده-

زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔

2940- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سِوَاءً.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2941- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِبَيْتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا.

☆ ☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2942- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ إِذَا كَانَتِ الْهَبَةُ لِذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يُرْجَعْ فِيهَا - انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

☆ ☆ حضرت سمرہ بنت ذی النضرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی رشتے دار کو ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہ لے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن جعفر نامی راوی منفرد ہیں۔

2943- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ

2940- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْكَبْرِ (١٨١/٦) وَقَالَ فِي الْمَعْرِفَةِ (٦٩/٩) بَاب: مَنْ قَالَ: لَهُ الرَّجُوعُ إِذَا ارَادَ بِرَبِّهَا التَّوَابُ: (وَقِيلَ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنِ أَبِي لَهْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِهَذَا الْمَتْنُ بِرَبِّهَا الْأَسْمَاءُ الْيُوقَلُ

فَابْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ: ضَعِيفٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ: فَلَا يَجْعَلُ مِنْهُ الْفَلْظُ - وَالصَّحِيحُ: رِوَايَةُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنِ سَالِمٍ عَنِ أَبِي

عَمْرٍو (يَعْنِي: مُوقُوفًا) قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: (فَالْحَدِيثُ فِي لَفْظِ رَجْعٍ إِلَى عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَأَمَّا الرِّوَايَةُ فِي التَّوَابِ عَلَى الرَّبِّيةِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدِيثٌ عَرُودٌ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الرَّبِّيةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا - وَحَدِيثُ ابْنِ

عَجْلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنِ أَبِي لَهْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَقْرَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ لَقَعَهُ فَأَتَاهُ مِنْهَا بِسِتِّ بَكَرَاتٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قُلْتُ: وَحَدِيثُ

عَائِشَةَ لَهَذَا عِنْدَ الْبُخَارِيِّ فِي الرَّبِّيةِ (٢٦٠/٥) بَاب: الْمَكْفَاةُ فِي الرَّبِّيةِ (٢٥٨٥) وَأَبِي دَاوُدَ فِي الْبَيْوعِ (٢٩٠/٢) بَاب: فِي قَبُولِ الرَّبِّيةِ

(٢٥٣٦) وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الْبِرِّ وَالصَّلَةِ (٢٩٨/٤) بَاب: مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الرَّبِّيةِ وَالْمَكْفَاةِ عَلَيْهَا (١٩٥٢) وَقَالَ: (حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا

الرَّوْجِ لِأَنَّ صَرْفَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ لَهْنَامٍ) - أَلْ - وَحَدِيثُ أَبِي لَهْرَةَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فِي الْعَمْرِ (٢٧٩/٦) بَاب: عَلَيْهِ

الرَّوْجِ بِغَيْرِ أَنْ تَوْجِبَهَا -

2941- أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَشْفُوفِ (١٠٧/٩) رَقْم (١٦٥٢٦) عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ جَابِرٍ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيٍّ بِلَفْظٍ: (مَنْ وَلَّيَ هَبَةً لِذِي رَحِمٍ

فَلَمْ يُنِيبْ مِنْهَا فَرُجُوا مِنْهُ بِرَبِّهِ) -

2942- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ (١٨١/٦) كِتَابَ الرَّبِّياتِ: بَابُ الْمَكْفَاةِ فِي الرَّبِّيةِ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ بَشْرَانَ بِبَهْرَادٍ: أَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

مُهَيْبِ الصَّفَّارِ: بِهِ - وَأَخْرَجَهُ الْعَاكِمُ فِي الْمُسْتَمْرَكِ (٥٢/٢) مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ: بِهِ - قَالَ الْعَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ - قَالَ

الزُّيْلَعِيُّ فِي نَهْجِ الرَّابِعَةِ (١٢٧/٤): (وَقَعَ لِلْعَاكِمِ مِثْلُ لَهَذَا فِي حَدِيثِ: (عَلَى الْبِرِّ مَا اخْذَتْ حَتَّى تَوَدِّي) - وَتَعْقِبُهُ الشَّرْحُ نَهْجِ الدَّرِينِ فِي

(الْإِسْلَامِ) وَقَالَ: بَلْ لَمْ يَلِدْ عَلَى شَرْطِ التِّرْمِذِيِّ - أَنْشَرِي - وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي (التَّحْقِيقِ): وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لَهَذَا ضَعِيفٌ وَخَطَّ

صَاحِبُ (التَّنْقِيحِ): وَقَالَ: بَلْ لَمْ يَلِدْ مِنْ رِجَالِ الصَّحَابِيِّينَ - وَالضَّحِيفُ لَهَذَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مُتَقَدِّمٌ عَلَى لَهَذَا وَهُوَ الرَّقْمِيُّ

نَقَى - وَرِوَاةُ لَهَذَا الْحَدِيثِ كَثِيرَةٌ لَكِنْ هَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَهُوَ مِنْ أَنْكَرِ مَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ) - أَلْ -

2943- قَالَ الزُّيْلَعِيُّ فِي نَهْجِ الرَّابِعَةِ (١٢٥/٤): (أَعْلَهُ عَبْدُ الصَّوِّ فِي إِهْكَامِهِ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْزُوقِيِّ - قَالَ ابْنُ الْفَطَّانِ كَالْمَتَّقِبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمْ يَلِدْ إِلَى الْمَرْزُوقِيِّ إِلَّا عَلَى لِسَانِ كَذَّابٍ وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَحْبِيٍّ الْأَسْلَمِيُّ: فَلَمَّا الْجَنَابِيَّةُ مِنْهُ - أَنْشَرِي) - وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي

مَعْجَمِهِ (١٤٧/١١) رَقْم (١١٢١٨): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ عَطَاءِ: بِهِ

وَابْنِ أَبِي لَيْلَى سِوَى الْمَفْظِ - وَانظُرْ: نَهْجِ الرَّابِعَةِ (١٢٥/٤) وَالضَّعِيفَةُ لِلْأَبْهَانِيِّ (٣٦٤/١) -

☆☆ حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دو مرتبہ زیارت کی ہے ایک مرتبہ میں نے آپ کو ذوالحجاز کے بازار میں دیکھا میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا جو میں نے فروخت کرنے کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرنے آپ نے سرخ حد زین تن کیا ہوا تھا۔ اور آپ بلند آواز میں ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو فلاح پا جاؤ گے۔ ایک شخص پتھر پکڑ کر آپ کے پیچھے جا رہا تھا جس نے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ وہ شخص یہ کہتا جا رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبدالمطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ ان کے پیچھے جانے والا شخص جو انہیں پتھر مار رہا ہے یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان کا چچا عبدالعزیٰ ہے۔ (راوی کہتے ہیں: ابولہب تھا۔

پھر جب اسلام غالب ہو گیا اور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ہم ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے کچھ سواروں کے ہمراہ آئے اور مدینہ منورہ کے قریب ہم نے پڑاؤ کیا۔ ہمارے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ راوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جنہوں نے دو سفید کپڑے پہن کھے تھے انہوں نے سلام کیا، ہم نے انہیں جواب دیا، انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ ہم نے کہا: کھجوروں کے اتنے صاع کے عوض میں، تو انہوں نے ہمیں کوئی کمی کرنے کے لیے نہیں کہا۔ پھر انہوں نے اونٹ کے سر کو پکڑا اور مدینہ کے اندر چلے گئے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہم لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے کہا کہ تم لوگوں نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دے دیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو تو وہ عورت (جو ہمارے ساتھ تھی) وہ بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو میں نے ان صاحب کے چہرے میں ایک ایسی چیز دیکھی ہے (جس سے یہ ثابت ہوتا ہے) کہ یہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے میں نے کسی بھی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ چودھویں کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب عشاء کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں جو تمہارے پاس آیا ہوں، انہوں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم ان کھجوروں کو سیر ہو کر کھا لو اور پوری طرح سے ماپ بھی لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے انہیں سیر ہو کر کھایا اور پھر پوری طرح ماپ لیا۔ گلے دن ہم مدینہ شہر میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے:

دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کا آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو تمہاری والدہ تمہارے والد تمہاری بہن تمہارا بھائی اور تمہارے درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ تو ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بنو نطلبہ جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا آپ ہمیں ان سے بدلہ دلوائیے، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند

کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ باپ اپنی اولاد کی طرف سے تاوان ادا نہیں کرے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جامع بن شداد محارب، ابو حزرہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128 ھ یا 127 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۹۶)۔

○ طارق بن عبد اللہ محارب کوفی، صحابی، لہ حدیثان او ثلاثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۳۰۱۸)۔

2945 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرْهَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدِ الْأَشْجِ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ - قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ الطَّائِنِيِّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ فِي غَيْرِهِ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ فَلَا يَأْخُذُ إِلَّا مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی چیز کے بارے میں نقد سودا کرے تو ادائیگی کے طور پر (دی جانے والی چیز میں کوئی) تبدیلی نہ کرے۔
ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی وہ اسی چیز کو حاصل کرے جس کے بارے میں اس نے نقد سودا کیا تھا یا وہی معاوضہ ادا کرے جس کی شرط پر اس نے نقد سودا کیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن مطر درہمی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 253 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۵۰)۔

2946 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَالْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ

۲۹۴۵- المخرج البیهقی فی السرفۃ (۲۰۷/۸) من طریق الدارقطنی: بہ۔ و المخرج ابو داؤد فی البیوع (۲۷۴/۳) باب: السلف لا یحلون (۲۳۶۸) و ابن ماجہ فی التجارات (۷۶۷/۲) باب: اذا اسلم فی نخل بعینہ لم یطلع (۲۲۸۲) و البیہقی فی البیوع (۲۰/۶) باب: من سلف فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ من طریق ابی جسد شجاع بن الولید: بہ۔ و قال البیهقی: (عطیة بن سعد لا یمنع بہ)۔ وراجع: نصب الرایة للزیلعی (۵۱/۴)۔

وَهُوَ عِنْدِي عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَكِنْ أَقْصُرُ بِهِ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ إِذَا أَسْلَفْتَ فَلَا تَبِعْ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ .

☆☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جب تم بیع سلف کرو تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اسے پوری طرح ماپ نہ لو۔

2947 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ حَدَّثَنِي لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلْفًا فَلَا يَشْتَرِطُ عَلَى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیع سلف کرے تو طے شدہ ادائیگی کے علاوہ کسی چیز کی ادائیگی کی شرط عائد نہ کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ لوذان بن سلیمان - شیخ بقیہ - قال ابن عدی: مجهول و مارواه لا يتابع عليه - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵۰۸) ت (۶۹۹۷)۔

2948 - قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَيْبَعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حِينَ أَمَرَ بِأَخْرَاجِ بَنِي النَّضِيرِ مِنَ الْمَدِينَةِ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْهُمْ فَقَالُوا إِنَّ لَنَا ذُبُونًا لَمْ تَحِلَّ فَقَالَ ضَعُوهَا وَتَعَجَّلُوا .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو مدینہ سے نکلنے کا حکم دیا تو ان کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: ہمارے کچھ فرض ہیں جو ابھی واپس نہیں ملے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو اور جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

2949 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ

بْنُ خَالِدٍ بِهَذَا .

2947 - أخرجه ابن عدی فی الكامل (۲۶۰/۷) من طریق سعید بن عمرو و عطية بن بقیة قالوا: ثنا بقیة به - و أخرجه البيهقي فی الکبریٰ سن وجه آخر (۲۵۰/۵) و مدارد علی بقیة عن لوذان به - قال ابن عدی: لا يرويه عن هشام غير لوذان و هو مجهول و عن لوذان بقیة و لا أعلم للوذان غير هذا الا هاديت و هشام بن عروة عن نافع عن عزمه جدا - ا - سابقه ابن عدی فی ترجمة لوذان و محمد بن عزمه قالوا: حدثت عنه بقیة و هو مجهول و ما أخرجه منا کبر لا يتابع عليه - ا - ثم سأل له ثلاثة منا کبر لا يعرف الا بسوا و لهذا منوه فان لا: - أخرجه الطبرانی فی الأوسط (۸۱۷) عن احمد بن يحيى العلوانی نا عبید اللہ بن عمر القواریري ... به - وقال الطبرانی (۱) لم يرو هذا الحديث عن عكرمة الا علي بن محمد بن طلحة بن يزيد بن - كانة نضر بن مسلم بن خالد - ا - و قد اختلف فی انسابه فمن اسكنه و روي عن الزنجي - مسلم بن خالد - عن داود بن الحصين عن عكرمة كما سياتي - و القس الدارقطني هذا الا يضرب اب بسا لصفه كما سياتي - و الحديث ذكره البيهقي فی المجمع (۱۲۰/۶) و قال: (فيه مسلم بن خالد الزنجي و هو ضعيف و قد وثق - ا -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2950- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَفِيفٍ بِسُلَيْمٍ عَنِ الزُّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِاجْتِزَاءِ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دُيُونًا عَلَى النَّاسِ قَالَ ضَعُوزًا وَتَعَجَّلُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! ہم نے لوگوں سے کچھ قرض لینے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں معاف کر دو اور جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۲۹۰/۴-۲۹۱) (۱۲۵۶)۔

2951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الزُّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُونٌ لَمْ تَحِلَّ. قَالَ ضَعُوزًا وَتَعَجَّلُوا. اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم نے لوگوں سے قرض لینے ہیں جو ابھی وصول نہیں ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ معاف کر دو اور تیزی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن یزید بن رکانہ مطہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۰۰)۔

2950- أخرجه المدارقطني لعنا من طريق عفيف بن سالم عن الزنجي بن خالد عن داود بن الحصين ولم يذكر فيه: (محمد بن علي بن يزيد بن ركانة) - لكن أخرجه الحاكم (۵۲/۲) من طريق عبد الله بن أحمد الدارقطني ثنا عبد العزيز بن يحيى ثنا الزنجي بن خالد عن محمد بن علي بن يزيد بن ركانة عن داود بن الحصين - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۸/۶) في البيوع: باب: من جعل له انسي من هقه وتابع عبد العزيز عليه لتمام بن عمار: فأخرجه عن مسلم: بسندنا الإسناد - أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۷۵۵) وسباني من هذه الطريق في الرواية التالية -

2952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ حَا

الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ
الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ فَإِنْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَأُتِيَ
بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَصْحَابَهُ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ . قَالَ
دِينَارَانِ فَقَدَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْهُمَا . فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ رِهَانَ أَخِيكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَى
دَيْنٍ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدِينِهِ وَمَنْ فَكَ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا لِعَلِيِّ
السَّلَامُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً .

☆☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس
اعمال کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے صرف آپ اس کے قرض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ
کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم
ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا، جب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے
کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی
دینار ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ تو حضرت علی
نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے یہ شخص ان دونوں سے بری ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ
آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے
عطاء کرے! اور تمہیں پریشانی سے اسی طرح نجات عطاء کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی پریشانی کو ختم کیا ہے جو بھی
فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمے قرض ہوتا ہے تو وہ اس قرض کے عوض میں گروی رکھا جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کے قرض
پریشانی کو ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانی کو ختم کرے گا۔

تو کسی صاحب نے عرض کی: یہ بطور خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ
نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

2953- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيْبَاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبِيدُ

بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ أَبِي كَلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا

۲۹۵۲- أخرجه البيهقي في سننه (۷۲/۶) كتاب الفضل باب: وجوب العود بالفضان من طريق ابراهيم بن العلاء الزبيدي القمي
اسماعيل بن عياش به - قال البيهقي: (عطاء بن عجلان ضعيف و الروايات في نعل ابي قتادة ربن الميت - و الله اعلم) - ۵۱-

نُ عَسِبَ الْفَعْلِ - زَادَ عُيَيْدُ اللَّهِ - وَعَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جفتی کے لیے ز جانور کو (کرائے پر دینے) سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: کام ہی میں سے مزدوری دینے (سے بھی منع کیا گیا ہے)۔

داویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی، ابو حکم کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سیرے طے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۵۵)۔

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کتے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے پالتو کتے اور عام کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔ جن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کتے کو پالنا جائز نہیں ہے ان کے نزدیک فائدہ اٹھانے کے لیے یا اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اسی طرح پالتو کتے کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات کے نزدیک اسے فروخت کرنا حرام ہے اور ایک قول کے مطابق اسے فروخت کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید میں دو دلائل دیئے ہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور دوسری دلیل یہ دی ہے ان کے نزدیک خنزیر کی طرح کتا بھی نجس العین ہے (اور نجس العین چیز کو فروخت نہیں کیا جاسکتا)۔

جو فقہاء کتے کی خرید و فروخت کو جائز قرار دیتے ہیں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کتے کو کھانا حرام ہے وہ نجس العین نہیں ہے۔ تو اسی طرح سے وہ تمام چیزیں جو نجس العین نہیں ہوتیں انکی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہیے۔ اسی طرح بلی کی قیمت لینا (یعنی اسے فروخت کرنا) بھی منع ہے۔ تاہم جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ خود ہر ہوتی ہے اور اسے عام استعمال کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

۲۹۷- اخرجہ البيهقي في الكبرى (۲۲۹/۵) كتاب البيوع: باب النسوي عن عسب الفحل من طريق الدارقطني: بسندنا الاسناد - وقال البيهقي: (اخرجہ ابن المبارك عن صفوان: كما اخرجہ عبيد الله وقال (نسوي)) وكذلك قاله اسحاق العنظلي عن وكيع: (نسوي عن عسب الفحل) - و اخرجہ عطاء بن السائب عن عبد الرحمن بن ابي نعيم قال: نسوي رسول الله صلى الله عليه وسلم - وذكره -
عنه شام بن كليب ابو كليب: ترجم له الذهبي في الميزان: وورد له هذا الحديث وقال: (لنا منكر: ورويه لا يعرف) - لكن نقل ابن حاتم في المبرج والتعديل (۶۸/۲/۴) عن الامام احمد بن حنبل: ووقفه - ايضاً - ابن هبان في التقيت (۲۹۲/۲) -

2954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَ وَلَا الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ .

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک انگور پک نہیں جاتا اس وقت

تک اسے فروخت نہ کیا جائے اور جب تک دانہ تیار نہیں ہو جاتا اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے۔

2955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الْمُرَابَةِ أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْيَابِسِ كَيْلًا .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرابہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے

کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

2956- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى

بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الرُّطْبِ بِالْيَابِسِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور (فروخت

کرنے) سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نہبانی، ابوطالب طائی، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں

(احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۲۶)۔

2957- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَادِ بْنِ حَابِرِ الرَّفِيعِيِّ

حَدَّثَنَا أَبُو مَسَلَمَةَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مَرْثَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْتَّمْرِ الْجَافِ .

2958- أخرجه ابن أبي نبيبة (۱۱۶/۷) و احمد (۲۲۱/۲) و ابو داود في البيوع (۲۲۷۱) باب: ما جاء في كرا الفضة ببيع التمرة حتى يجمد

صلاد صرنا و الترمذي في البيوع (۱۲۲۸) باب: ما جاء في كرا الفضة ببيع التمرة حتى يجمد صلا صرنا و ابن ماجه في التجارات (۲۲۱۸) باب

الشمسي عن بيع النشار قبل ان يجمد صلا صرنا و الطحاوي في المعاني (۲۶/۲) و ابن حبان (۴۹۹۲) و الحاكم (۱۹/۲) و البيهقي في

الکبری (۲۰۱/۵) من غير وجه عن صناد بن سلية به- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

2959- تقدم من غير طريق عبدة الله بن دينار عن ابن عمر و في اسناده لقنا موسى بن عبدة و هو الراوي ضعيف تقدمت ترجمته

مرارا-

2960- في اسناده يحيى بن ابي انيسة: ضعفه العافظ في التفریب (۲۶۲/۲) - والهدبت ذكره الزيلعي في نصب الراية (۴۲/۱) ما كنا عليه

☆☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن حماد بن جابر حافظ ابو عباس رطلی مولف کتاب (فضائل بیت مقدس)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۳/۷۸-۷۹)۔

2958- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الشُّبَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ.

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محافلہ، مزابنہ، مخابره سے منع کیا ہے اور شبا سے منع کیا ہے البتہ اگر اس کے بارے میں علم ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2959- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الشُّبَا حَتَّى تَعْلَمَ.

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم چیز کا سودا کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کے بارے میں آگاہی نہ حاصل ہو جائے۔

2960- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَبَايَعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهُ وَلَا تَبَايَعُوا الشَّمْرَ بِالشَّمْرِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سِوَاءً.

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پھلوں کا اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اور کھجور کے عوض میں پھلوں کو سودا نہ کرو۔

2958- اخرجہ البخاری فی الزکاة (۱۸۸۷) باب: من باع تمره او نخله او ارضه او زرعہ و مسلم فی البیوع (۱۵۳۶) باب: النمری عن بیع التمر قبل ان یمد صلاحہما و ابو داؤد فی البیوع (۲۲۷۰-۲۲۷۲) باب: بیع التمر قبل ان یمد صلاحہما و النسائی فی البیوع (۲۶۲۷) باب: بیع التمر قبل ان یمد صلاحہ و (۲۷/۷) باب: بیع الزرع بالطعام و الترمذی فی البیوع (۱۲۹۰) باب: ما جاء فی النمری عن الشبا من طرق عن عطاء بن عمرو - وقال الترمذی: حسن صحیح -

ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند سے منع کیا ہے۔

2961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضِيلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً. تَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى. وَخَالَفَهُ مَالِكٌ وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ نَسِيئَةً. وَاجْتَمَاعُ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلَى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کا ادھار سودا

کرنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن زید بن عبداللہ، ابوحسن فرائضی، ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ

بغداد (۱۱/۳۲۷) (۶۳۱۵)۔

2962- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَوْنِ الْخَرَّازِ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكْرِهَهُ وَقَالَ سَعْدٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ وَقَالَ إِنَّهُ إِذَا بَيْسَ نَقَصَ.

☆☆ عبداللہ بن زید بیان کرتے ہیں: شیخ ابو عیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کدوم کی دو قسموں کے بارے میں

دریافت کیا (کیا ان کا آپس میں لین دین کیا جا سکتا ہے)؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا، بعد میں بتایا کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجوروں کے عوض خشک کھجوروں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2961- اخرجہ ابو داؤد فی البیوع (۲۱۸/۲) باب: فی التمر بالتمر (۲۳۶۰) حدیثنا الربیع ابن نافع ابو نوبختہ بہ۔ و اخرجہ العاکم فی البیوع (۲۸/۲) من وجہ آخر عن عبد اللہ بن یزید بہ۔

2962- اخرجہ مالک فی البیوع (۶۲۵/۲) باب: ما یکرہ من بیع التمر و عنہ الشافعی فی المسند (۱۵۹/۲) و الرسالة (۹۰۷) و عبد الرزاق (۱۶۷/۵) و الطیبانی (۲۱۵) و احمد (۱۷۵/۲) و ابو داؤد فی البیوع (۲۱۸/۲) باب: فی التمر بالتمر (۲۳۵۹) و النسائی فی البیوع (۲۶۹/۷) باب: انشراء التمر بالرطب و الترمذی فی البیوع (۵۲۸/۲) باب: فی النسوی عن المحاقلة و المزبنة (۱۲۲۵) و ابن ماجہ فی

النساجات ۲۰ (۷۶۱) باب: بیع الرطب بالتمر (۲۲۶۵) و العاکم (۲۲۸/۲) و البیہقی فی الکبری (۲۹۵/۵) من طرق عن مالک بہ۔ و قال

الترمذی: احدث حسن صحیح و العمل علی هذا عند الفل العلم و هو قول الشافعی و اصحابنا (۱)۔ و صحیحہ العاکم۔ و راجع: مختصر سنن اسی داؤد للترمذی (۲۲۵/۵) و نصب الرابة للزیتونی (۵۰/۵۰-۵۲)۔ و اخرجہ عبد الرزاق (۱۶۱۸۶) و النسائی فی البیوع (۲۶۹/۷) و

العاکم فی البیوع (۲۹۰۳۸/۲) و البیہقی فی الکبری (۲۹۵/۵) من غیر طریق مالک عن عبد اللہ بن یزید بہ۔

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب وہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

2963- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ وَ أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَ أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَفَتَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْقُصُ الرُّطْبِ إِذَا بَيْسَ . قَالُوا نَعَمْ . فَفَتَاهُ عَنْ ذَلِكَ .

☆☆☆ عبد اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو عیاش زید نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون سی قسم زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سفید والی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ ﷺ سے خشک کھجور کے عوض میں تر کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

.....

خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم

جب کسی پھل وغیرہ کی کوئی ایک قسم تر (یعنی تازہ) ہو اور دوسری قسم خشک (یعنی پرانی) ہو چکی ہو تو اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کی وجہ سے کھجوریں کم ہو جاتی ہیں؟ تو لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اکثر اہل علم نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تازہ کھجور کے مقابلے میں خشک کھجور (یعنی چھوہاروں) کی تجارت ناجائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہما علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما علیہما بھی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث اور اس حدیث کے درمیان

تعارض پایا جاتا ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں صرف یہ بات منقول ہے کہ جنس ایک ہونی چاہیے اور مقدار ایک ہونی چاہیے اس کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پر نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو عبد اللہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو جن صاحب نے نقل کیا ہے وہ مجہول ہیں۔

2964- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدٍ بَسَلَتْ وَشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِتَمْرٍ وَرُطْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَلْ يَنْقُصُ الرُّطْبُ . فَقَالُوا نَعَمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَا إِذَا .

☆☆☆ شیخ ابو عیاش بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دور میں آدمیوں نے جو کی دو قسموں کے بارے میں سودا کر

لیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجور کا سودا کر لیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (پھر یہ درست نہیں ہے)۔

2965- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ شُعَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ أَيَّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَإِنْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةً خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُقِيلَهُ .

☆☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2964- أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۳۲/۸) باب: الطعام مثلا بئنا (۱۸۱۸۶) والنسائي في البيوع (۲۶۹/۷) باب: اشتراء التم-

بالرطب (۱۵۶۰) و الماکنم في البيوع (۲۸/۲) من طرف عن سفیان التوری عن اسماعیل بن امیة به -

2965- أخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۱/۳) باب: في النسي من الفس (۲۵۵۶) والنسائي في البيوع (۲۵۱/۷ - ۲۵۲) باب: وجوب الخيار

للمتبايعين قبل انفراسهما باجماعهما و الترمذي في البيوع (۵۵۰/۳) باب: ما جاء في البيوع بالخيار ما لم يتفرقا (۱۲۵۷) كلسیم قالوا:

أخبرنا وقال ابو داود: حدثنا - قتيبة بن سعيد - حدثنا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب به - وأخرجه - أيضا - البيهقي

في الكبرى (۲۷۱/۵) و علقه في المعرفة (۱۷/۸) (۱۰۹۶۷) - وقال الترمذي: (هذا الحديث حسن - و معنى هذا: ان يفارقه بعد البيع خشية

ان يستفيله - ولو كانت الفرقة بالكلام و لم يكن له خيار بعد البيع لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال صلى الله عليه وسلم: (و لا

يحل له ان يفارقه خشية ان يستفيله) - اه -

جو بھی شخص کسی دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا (کہ وہ سودے کو ختم کر دے) جب تک وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے ماسوائے اس صورت کے جب اس سودے میں اختیار دی ہو اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت جدا ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

2966 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا قَالَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي . قَالَ قُلْتُ فَأَبُوهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ أَرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ مِنْ أَبِيهِ شُعَيْبٍ وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2967 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَيَسْأَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِأَمْرَاءِ فَأَشَارَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيَّ ذَلِكَ فَسَأَلَهُ . قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَذَهَبَتْ مَعَهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ بَطَلٌ حَتُّكَ . قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَأَقْعُدُ قَالَ بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ فَإِذَا أَدْرَكْتَ قَابِلًا حُجَّ وَاهْدِ فَرَجِعْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبِرْهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَذَهَبَتْ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجِعْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبِرْهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُولُ أَنْتَ قَالَ أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَا .

☆ ☆ عمرو بن شعيب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حالت احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو کو پہچانتا نہیں تھا تو میں اس شخص کے ساتھ گیا پھر اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا پھر اب میں بیٹھ جاؤں؟ انہوں نے کہا نہیں! تم لوگوں کے ساتھ جاؤ لوگ جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کر ڈا گئے سال پھر تم آ کر حج کر لینا اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر آنا۔ وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے

۲۹۶۶- ذکر ذلك المزي في تزييب الكمال (۶۸/۲۲) في ترجمة عمرو بن شعيب -

۲۹۶۷- اخرجه المالك عن الدارقطني و عن المالك اخرجه البيهقي في المعرفة (۳۶۲/۷) باب: ما يفسد الحج (۱۱۰۳:۲) و قال: (وفي هذا الحديث دلالة على صحة سماع شعيب من جده عبد الله بن عمرو و من ابن عمرو و ابن عباس) - ا - و اخرجه البيهقي - ايضاً - في السنن الكبرى (۱۶۷/۵ - ۱۶۸) من طريق المالك و ابى عبد الرحمن السلمي و ابى بكر بن العمارث عن الدارقطني به - ثم قال: (هذا اسناد صحيح و فيه دليل على صحة سماع شعيب بن محمد بن عبد الله من جده عبد الله بن عمرو) - ا - و قال الزيلعي: (قال الشيخ في الامام رحمه الله تعالى تقات مشهورون) - ا -

کے پاس جاؤ ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں: میں اس شخص کے ساتھ گیا اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت عباس نے بھی اسی کی مانند جواب دیا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا تھا وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جو حضرت عباس نے جواب دیا تھا پھر اس شخص نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اسی کی مانند جواب دیتا ہوں جو انہوں نے بیان کیا ہے۔

2968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ. قُلْتُ لَهُ فَعَمْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَالْحَمِيدِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوِيَةَ يَحْتَجُّونَ بِهِ. قُلْتُ فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عَمْرٍو بْنَ شُعَيْبٍ أَكْثَرَ وَنَحْوَ هَذَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن تمیم ابو بکر، ذکر ابو قاسم بن ثلاج انہ کان یززل فی جوار محمد بن مخلد عطار، وانہ حدیث عن موسیٰ بن اسحاق

انصاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۵۷-۵۸) (۱۶۷۳)۔

2969- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ أَيْفَعٍ قَالَتْ حَجَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ ح.

وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

أُمِّهِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ خَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَنَا مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَانَهَا أَعْرَضَتْ عَنَّا فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ مُحَبَّةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَإِنِّي بَعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ

أَرْقَمِ الْأَنْصَارِيِّ بِشَمَانِيَّةٍ دَرَّهَمٍ إِلَى عَطَائِهِ وَأَنَّهُ أَرَادَ بَيْعَهَا فَأَبْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّمِائَةِ نَقْدًا قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْنَا

۲۹۶۸- الذی عند البخاری فی التاريخ الكبير ۶/۲۴۲-۲۴۳: (رایت احمد بن حنبل و علی بن عبد اللہ و الحمیدی و اسحاق بن ابراهیم بن عیون

بہدیت عمرو بن شعیب عن ابيه) - الذی نقله المزنی فی ترویج الکمال (۲۲/۶۹): (قال البخاری: رایت احمد بن حنبل و علی ابن المرثبی و

اسحاق بن ابراهیم و ابا عبید و عامة اصحابنا یحجون بہدیت عمرو بن شعیب عن ابيه عن جده ما ترکہ احمد بن المسلمین)۔

۲۹۶۹- اخرجہ البیہقی فی البیوع (۲۲۰/۵) باب: الرجل یبیع النبی الی اجل ثم یشتریه باقل من طریق یونس بہ۔ و قال البیہقی فی

المعرفة (۱۳۷/۸) (۱۱۴.۱): (والعالية تصد له بسر وعضوا غیر زوجوا و ایشوا) - الذی نقل کلام الشافعی - رحمہ اللہ - فی اعلان هذا

الحدیث بجملة الصالحة فی کلام له طویل ذکرہ البیہقی فی (المعرفة) (۱۳۵/۸) (۱۳۶) و هو فی اللام للشافعی (۷۸/۲) باب: یخرج

الرجال - و ما قاله الشافعی: (وجملة لهذا ان لا تنبت مثله علی عائشة و زید بن ارقم لا یخرج الا ما یراه حلالا و لا یبئح الا مثله

لو ان رجلا باع شیئا او ابتاعه نراه نحن محرماً و هو یراه حلالا ثم یزعم ان الله - عزوجل - یحبط به من عمله شیئا) - الذی نقلہ علی

اخری ذلک الشافعی فی متن الحدیث و مضاه - و راجع ما بعدہ -

فَقَالَتْ بِنَسَمًا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ فَأَبْلَغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
إِلَّا أَنْ يَتُوبَ فَقَالَتْ لَهَا أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ أَخْذْ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي قَالَتْ (فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا
سَلَفَ) قَالَ الشَّيْخُ أُمُّ مُجَبَّةٌ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يَحْتَجُّ بِهِمَا.

☆☆ یونس بن اسحاق اپنی والدہ عالیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور ام قجبہ خاتون مکہ گئیں ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے انہیں سلام کیا انہوں نے ہم سے دریافت کیا: آپ کون خواتین ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ سے تعلق رکھتی ہیں اب عالیہ بیان کرتی ہیں: تو گویا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ نہیں کی تو ام قجبہ نے ان سے کہا: اے ام المؤمنین! میری ایک کنیز ہے میں نے اسے حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم کے عوض میں خریدا جب تک ان کی ادائیگی نہیں ہوتی پھر جب انہوں نے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کر لیا تو میں نے چھ سو درہم نقد کے عوض اسے خرید لیا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں فرمایا: تم نے بہت برا سودا کیا ہے تم زید کو جا کر بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا اسے خراب کر لیا ہے البتہ اگر وہ توبہ کر لیں تو حکم مختلف ہوگا تو اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ان سے اپنی اصل رقم وصول کر لوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا ہے وہ اس کا ہوگا۔“

شیخ بیان کرتے ہیں: قجبہ اور عالیہ نامی خواتین مجہول ہیں ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعیب بن شاہور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشق علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ صحیح کتاب یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۹۶)۔

2970 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمِ الْأَنْصَارِيِّ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بَعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَمِيئَةً وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ مِنْهُ بِسِتِّمِائَةِ نَقْدًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ بِنَسَمًا اشْتَرَيْتِ وَبِنَسَمًا شَرَيْتِ إِنْ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ .

۲۹۷۰ - أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۱۸۵-۱۸۶/۸) باب: الرجل يبيع السلعة ثم يريد اشتراؤها بنقد (۱۶۸۱۲-۱۶۸۱۳)؛ أخرنا معمر الشوري عن أبي اسحاق به - وعزاد الزيلعي في نصب الرابة (۱۶/۶) لا حمد عن محمد بن جعفر عن ثمة عن أبي اسحاق به - و الزيلعي عن صاحب (التنقيح) قوله: (لذا انما جيد) - اعلمه المارظني وغيره بجهالة العالیه ودر ذلك ابن الجوزي وغيره -

☆☆ شیخ ابواسحاق سمعی اپنی اہلیہ کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد تھیں اور ایک دوسری خاتون بھی تھیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی ام ولد نے عرض کی: اے ام المؤمنین! میں نے ایک غلام حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم ادھار کے عوض میں خریدا ہے پھر میں نے آٹھ سو درہم نقد کے عوض میں اسے حاصل کر لیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت برا سودا کیا ہے ان کا (یعنی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا جہاد باطل ہو گیا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں (تو حکم مختلف ہے)۔

2971- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بْنِ الرَّبِيعِ الرَّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَعَلَ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان کے حساب سے خراج مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد بن ربیع (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی سفیان، زیاد بن ابی عبد اللہ بصری۔ امام

ابن حبان فرماتے ہیں: بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال ت (۵۸۱۱)۔

2972- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَدَيْكٍ عَنِ

ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رُحْصَةَ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءٍ لَهُ فَبَاعُوهُ وَرَجُلٌ مِنْ

2971- أخرجه الشافعي (۷۴/۲-بدائع المنن) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۲/۸) باب: الخراج بالضمآن و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۵۰) و احمد في المسند (۱۱۶۸۰/۶) و ابو داود في البيوع (۲۸۲/۲) باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيبا (۲۵۱۰) و الترمذي في البيوع (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيبا ثم رفق (۱۲۸۶-معلقا ۲) و ابن ماجه في التجارات (۷۵۸/۲) باب: الخراج بالضمآن (۲۲۶۲) و الطحاوي في المعاني (۲۲/۱) و الحاكم (۱۵۰۹۶/۲) و ابن حبان (۲۹۲۷) من طريق عن مسلم بن خالد الزنجي به - و صححه الحاكم و ابن القطان: كما في (التلخيص) لابن حجر (۲۲/۲) - وقال ابو داود: (ليس بذلك) - وقد توبع مسلم عن روايته عن هشام بن عروة: تابعه: عمر بن علي القسري عن هشام بن عروة به - أخرجه الترمذي في البيوع (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيبا (۱۲۸۶): حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف: أخبرنا عمر بن علي القسري عن هشام بن عروة به - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث هشام بن عروة) - وقال: (استغرب محمد بن اسماعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي - قلت: تراه تدليسا قال: لا) - وقال الترمذي: (هذا من حديث مسلم بن خالد الزنجي هذا الحديث عن هشام بن عروة) - و أخرجه جرير عن هشام ايضا - و حديث جرير يقال: دلس فيه جرير ثم يسفه من هشام ابن عروة) - قال الترمذي: (ونسخه الخراج بالضمآن: هو الرجل يشتري العبد فيستغله ثم يجد به عيبا فيرده على البائع - فالعلة للشترى: لان العبد لو فعله ففلك من مال الشترى - ونحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمآن) - اهـ -

2972- أخرجه الشافعي في المسند (۱۲۳-۱۲۴/۲) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۱/۸) باب: الخراج بالضمآن و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۴۹) و ابن الجعد (۲۹۱۲-۲۹۱۳) و الطيالسي (۱۲۶۴) و احمد (۱۶۱۱۶۹-۱۶۱۱۷۰) و ابو داود في البيوع (۲۸۲/۲) باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيبا (۲۵۰۸) و الترمذي في البيوع (۵۸۲-۵۸۱/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيبا (۱۲۸۵) و النسائي في البيوع (۲۵۵-۲۵۶/۷) باب: الخراج بالضمآن و ابن ماجه في التجارات (۷۵۸/۲) باب: الخراج بالضمآن (۲۲۶۲) و الطحاوي في المعاني (۲۱/۱) و ابن حبان (۲۹۲۸) و الحاكم (۱۵/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۵) من طريق عن ابن ابي شيبة - و رواه محمد بن عبد الرحمن عن مخلد به - أخرجه ابو داود في البيوع (۲۸۲-۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيبا (۲۵۰۹) - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه - والعمل على هذا عند أهل العلم) - اهـ -

الشَّرَكَاءِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبِي أَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ فَاخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فَقَضَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتْبَاعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذَ مِنْهُ الْخَرَجُ وَوَجَدُوا الْخَرَجَ فِيمَا مَضَى مِنَ السِّنِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَضَى أَنَّ الْخَرَجَ بِالضَّمَانِ فَدَخَلَ عُرْوَةَ عَلَى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ ذَلِكَ فَوَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَجَ.

☆☆ حضرت مخد بن خفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت تھا ان لوگوں نے اسے فروخت کر دیا، شراکت داروں میں سے ایک شخص غیر موجود تھا جب وہ آیا تو اس نے اس سودے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ سودا کا عدم قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ اس دن کے ریٹ کے حساب سے سودا کریں گے اور اسے خراج وصول کر لیا جائے گا پھر جو دو سال گزر چکے تھے ان کا خراج ایک ہزار درہم بنا تو اس غلام کے عوض دو غلام فروخت کیے گئے۔

میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ خراج زمان کے حساب سے ہوگا پھر عروہ ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا اس نے دونوں غلاموں کا سودا کا عدم کر دیا اور خراج ترک کر دیا۔

2973 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أَدْرَكْتُهُ الصَّفْقَةَ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ .

☆☆ حمزہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سودا ہو جانے کے وقت جو چیز زندہ ہو اور جمع ہو وہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب مدنی شقیق سالم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۳۲)۔

2974 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

2973 - علقہ البخاری عن ابن عمر مجزوماً به في البيوع (۸۵/۵) باب: اذا اشترى متاعاً او دابة فوضعه عند البائع او مات قبل ان يقبضه باب رقم (۵۷) - وقال ابن حجر في (فتح الباري) (۸۶/۵): (وهذا التملیس وصله الطحاوي ودارقطني من طريق الازداعي وخرجه الطحاوي - ايضاً - من طريق ابن وهب عن يونس عن الزهري مثله: لكن ليس فيه: (مجموعاً) - و اسناد اللادراك الى العقد مجازاً اي: ما كان عند المقدم موجوداً وغير منفصل - قال الطحاوي: ذهب ابن عمر الى ان الصفقة اذا اشترى متاعاً فربما يملك بعد ذلك عند البائع - فهو من ضمان المشتري: فدل على انه كان يرى ان البيع يتم بالاقوال قبل الفرقة بالابدان - اهـ - و ما قال ليس بلزوم وكيف يحنق بامر معتدل في معارضة امر مصرح به فابن عمر قد تقدم عنه التصريح بانه كان يرى الفرقة بالابدان و المنقول عنه لئلا يمتثل ان يكون قبل التفري بالابدان و يمتثل ان يكون بعد فعله على ما بعد اولي: جمعا بين هذين - اهـ -

2974 - خرجه الطبراني في الأوسط - كما في نصب الراية (۸/۴) - عن احمد بن محمد بن يحيى بن بكير ثنا ابن لسبعة به - وقال الطبراني: (لا يروى عن عمر الا بسناد لا يثبت فيه ابن لسبعة) - اهـ -

ابن لہیعۃ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ مَا أَجَدُّ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِدٍ أَنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَهْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

☆☆☆ طلحہ بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ سودوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی (کہ ان کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے لیے ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ گنجائش والی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقر زال کو دی تھی ان کی نظر کمزور تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ سودے کو کالعدم کرنے کا تین دن کا اختیار رکھے اگر وہ راضی ہوں گے تو لے لیں گے اگر پسند نہیں کریں گے تو اس کو ترک کر دیں گے۔

2975- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِدٍ رَجُلًا ضَعِيفًا وَكَانَ قَدْ سَفَعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةً فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ . فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ لَا خِلَابَةَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن منقر ایک عمر رسیدہ آدمی تھے ان کے سر میں چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار دیا تھا کہ وہ جو سودا کریں گے اس میں تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم فروخت کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لفظ خلا بہ کی بجائے خدا بہ کہا کرتے تھے۔

2976- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَتَّاعُ وَكَانَ فِي عُقَدَتِهِ - يَعْنِي فِي عَقْلِهِ - ضَعْفٌ فَاتَى أَهْلَهُ نَبِيَّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيَّ

۲۹۷۵- أخرجه الشافعي و من طريقه البيهقي في المعرفة (۲۶/۸) باب: خيار التمرط (۱۱۰۰۶)؛ أخبرنا سفيان قال: أخبرني محمد بن اسمعيل به و أخرجه العساکم في البيوع (۲۲/۲) و عنه البيهقي في السنن الصغير (۱۸۷۰) من طريق ابن أبي عمير عن سفيان به و أخرجه ابن سابع في الاحكام (۷۸۹/۲) باب: العجر على من يفسد ماله (۲۲۵۵) و البيهقي في الكبرى (۲۷۲/۵) من طريق ابن اسمعيل به و كذلك أخرجه البخاري في الكبير واللاوسط - كما في نصب الراية (۷/۶) - من طريق ابن اسمعيل به و حذرو مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر نحو لفظ القصة دون نسبة حبان بن منقر - أخرجه مالك في البيوع (۶۸۵/۲) باب: جامع البيوع و من طريق مالك أخرجه البخاري في البيوع (۲۲۷/۶) باب: ما يكره من الضاع في البيع (۲۱۱۷) و في العجل (۱۹۶۶) باب: ما ينسوي من الضاع في البيوع و ابو داود في البيوع (۲۸۰/۲) باب: في الرجل يقول عند البيع: لا خلابة (۲۵۰۰) و النسائي في البيوع (۲۵۲/۷) باب: الضميمة في البيع و أخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۱۵۲۲۷) و احمد (۸۰۰۷۲/۲) و البخاري في الاستقراض (۶۸/۷) باب: ما ينسوي عن اضاءة المال (۲۱۰۷) و مسلم في البيوع (۱۱۶۵/۲) باب: من يفسد في البيع (۱۵۲۲) و ابن حبان في العجر (۵۰۵۱) من طريق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر بنحو حديث مالك رحمه الله -

۲۹۷۶- ماله الدارقطني من طريق الامام احمد رحمه الله و هو في مسنده (۲۱۷/۲) ثنا عبد الوهاب به - و راجع ما بعده -

فَلَانَ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ فَفَنَاهَا عَنْ الْبَيْعِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ . فَقَالَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَهَآ وَلا خِلَابَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جو خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کی ذہنی حالت میں کچھ خرابی پائی جاتی تھی ایک مرتبہ اس کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ فلاں شخص کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ سودا کر لیتا ہے لیکن اس کی ذہنی حالت میں پتہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے سودا کرنے سے منع کر دیا تو اس نے عرض کی: میں خرید و فروخت کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور خرید و فروخت کرنی ہے تو یہ کہا کرو: یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

2977- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِيءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكِ الشُّوسِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كُنْتُ لَا تَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَهَآ وَلا خِلَابَةَ . قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي لَا يَغْبُونُهُ .

☆☆ پہلی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو ضرور خرید و فروخت ہی کرنی ہے تو یہ کہا کرو کہ یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

عبدالوہاب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی لوگ اسے کسی خسارے کا شکار نہیں کریں گے۔

2978- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ الدَّقَاقُ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ بِلِسَانِهِ لَوْنَةٌ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبِنُ فِي الْبَيْعِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى

۲۹۷۷- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۸۱/۲) باب: في الرجل يقول في البيوع: لا خِلَابَةَ (۲۵۰۱) و ابن الجارود (۵۶۸) و الحاكم (۶۱۱/۴) و البيهقي (۶۶۲/۶) من طرق عن عطاء: به- و صححه الحاكم و ذكره ابن حبان في صحيحه (۵۰۴۹) من هذا الوجه- وله طريق آخر: فأخرجه الترمذي في البيوع (۵۵۲/۲) باب: ما جاء فيمن يصدق في البيوع (۱۲۵۰) و النسائي في البيوع (۲۵۲/۷) باب: الضبيعة في البيوع و ابن ماجه في الاحكام (۷۸۸/۲) باب: العجر على من يفسد ماله (۲۲۵۵) من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن عبد بن ابي عمرو: به- و عبد الوهاب بن عطاء و عبد الاعلى كلالهما من سمع من ابن ابي عمروة قبل اختلاطه- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب و العمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم- وقالوا: العجر على الرجل العر في البيوع و الشراء اذا كان ضعيف العقل- و هو قول احمد و اسحاق و لم ير بعضهم ان يعجر على العر البالغ)- ال-

۲۹۷۸- تقدم قبل هذين من طريق ابن اسحاق: به- و اما رواية محمد بن اسحاق هذين محمد بن يحيى بن حبان ال- فأخرجه البخاري في التاريخ (۱۷/۸) في ترجمة منقذ بن عمرو المازني قال: (قال عياض بن الوليد: يا عبد الاعلى قال: نا محمد بن اسحاق قال: هذين محمد بن يحيى بن حبان قال: فذكره بنحوه- وعزاه الزيلعي في نصب الرابة (۷/۴) للبخاري في (تاريخه الوسط) قال: هذان عياض بن الوليد- فذكره- قال الزيلعي: وذهل ابن القطان في (كتابه) فانكر على عبد العو حين عزاه الي (تاريخ البخاري) و كان ابن القطان لم يقف على تاريخ البخاري الوسط و ابن اسحاق الاكثر على توثيقه و من وثقه البخاري- و الله اعلم- و أخرجه ابن ابي شيبة في (مسنفه) في باب الرد على ابي حنيفة حدثنا عباد بن العوام عن محمد بن اسحاق عن محمد بن يحيى بن حبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمنقذ بن عمرو: قل: لا خِلَابَةَ اذ ا بعت ببعاء فانك بالخيار ثلاثا)- ال- قلت: و من طريق ابن ابي شيبة أخرجه ابن ماجه في السنن (۲۲۵۵) كتاب: الاحكام: باب العجر على من يفسد ماله-

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مَرَّتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو - وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ
 أَمَةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَّرَتْ لِسَانَهُ وَنَازَعَتْهُ عَقْلَهُ - وَكَانَ لَا يَدْعُ التِّجَارَةَ وَلَا يَزَالُ يُغْبِنُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ تَبْتَاعُهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ
 لَيَالٍ فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَرُدُّهَا عَلَى صَاحِبِهَا . وَكَانَ عُمَرُ عُمَرَا طَوِيلًا عَاشَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً
 سَنَةً وَكَانَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ فَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا ابْتِاعَ الْبَيْعَ فِي الشُّوقِ وَيَرْجِعُ بِهِ
 إِلَى أَهْلِهِ وَقَدْ غُبِنَ غُبْنًا قَبِيحًا فَيَلُومُونَهُ وَيَقُولُونَ لِمَ تَبْتَاعُ فَيَقُولُ فَأَنَا بِالْخِيَارِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَإِنْ سَخِطْتُ
 رَدَدْتُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فِيرُدُّ السِّلْعَةَ عَلَى صَاحِبِهَا مِنَ الْغَدِ
 وَبَعْدَ الْغَدِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَقْبَلُهَا قَدْ أَخَذْتُ سِلْعَتِي وَأَعْطَيْتِي دَرَاهِمَ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فَكَانَ يَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 فَيَقُولُ لِلتَّاجِرِ وَيُنْحَكَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ كَانَ جَعَلَهُ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا . قَالَ
 وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَعَلَ الْعَهْدَةَ ثَلَاثًا إِلَّا
 لِذَلِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو .

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک انصاری کی زبان میں کچھ
 لکنت تھی اور اس کے ساتھ سودے میں ہمیشہ گھانا ہو جایا کرتا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس
 بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو دو مرتبہ یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھانا برداشت نہیں ہوگا۔
 حضرت منقر بن عمرو کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زبان
 میں اثر پڑا تھا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی کچھ تبدیل ہو گئی تھی وہ تجارت کیا کرتے تھے اور تجارت میں ہمیشہ انہیں خسارہ ہوتا تھا وہ
 نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی چیز
 فروخت کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹ نہیں ہوگا پھر تم جس سامان کو خریدتے ہو اسکے بارے میں تم تین دن تک اختیار رکھو اگر
 تین دن کے بعد تم راضی ہوئے تو اسے اپنے پاس رکھنا اور اگر پسند نہ ہو تو اس کے مالک کو واپس کر دینا۔
 ان صحابی کی عمر بڑی طویل ہوئی وہ ایک سو تیس سال تک زندہ رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ
 برطرف پھیل گئے تھے اور لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی تھی اور بازار میں خوب سودا ہوا کرتا تھا اس وقت وہ بازار میں
 خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابو عباس قلوری عصری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۶۶)، و تہذیب (۸۰۶۳)۔

2979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّائِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْخِيَارُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔

.....

سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم

امام جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہوئے تین دن تک (سودا ختم کرنے) کی شرط عائد کرنا درست ہے خواہ یہ اختیار فروخت کرنے والے کو ہو یا خریدار کو ہو۔ امام ابن ابی لیلیٰ اور امام شافعی رضی اللہ عنہما بھی اسی بات کے قائل ہیں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین دن سے زیادہ یہ اختیار نہیں ہو سکتا، اگر کوئی زیادہ دن کا اختیار رکھتا ہے تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن ابی لیلیٰ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام اوزاعی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی شرط عائد کرتا ہے تو بھی یہ جائز ہے۔

شیخ ابن شبرمہ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: فروخت کرنے والے کے لیے کسی بھی صورت میں اختیار کی شرط عائد نہیں کی جا سکتی۔

سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: اگر اختیار کی یہ شرط فروخت کرنے والے کے لیے عائد کی جائے تو سودا فاسد ہو جائے گا۔ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں کہ اختیار کی شرط صرف خریدار کے لیے ہوتی ہے اور وہ بھی دس دن یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: کپڑے اور اس جیسی دیگر اشیاء میں ایک یا دو دن کی شرط عائد کی جا سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کنیز خریدتا ہے تو اس میں اس سے کچھ زیادہ کی مدت رکھی جا سکتی ہے لیکن وہ پانچ دن اور ہفتے سے کم ہوگی، اسی طرح اگر کوئی سواری خریدتا ہے تو اس پر سوار ہو کر ایک برید تک جا سکتا ہے، تاکہ اس کے چلنے کی رفتار وغیرہ کا پتہ چل جائے۔

۲۹۷۹- اضربہ البیوعی فی السنن الکبری (۲۷۶/۵) کتاب البیوع: باب الدلیل علی اللہ یجوز شرط الخیار فی البیوع اکثر من ثلاثہ ایام من طریق ابی محمد بن حبان ابی النبیخ: ثنا محمد بن خالد: بہ۔ قال الزیلعی فی نصب الرایة (۸/۶): (احمد بن عبد اللہ بن میسرہ ان کان لہو المرانی الفسوی: فسور متروک)۔ الہ- قلت: ذکرہ ابن حبان فی المجرورین (۱۴۴/۱) وقال: (یاتی عن النقات بما لیس من حدیث اللنات و بسری احادیث النقات و یلزمها باقوام اتبات: لہ یحل اللہ عنہما جہ ۱- ۵۱-

اس سے زیادہ کے اختیار کی مدت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تاہم یہ اختیار کی شرط فروخت کرنے والے کے لیے ہوتی ہے یا خریدار کے لیے ہوتی ہے اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سو داختم کرنے کے اختیار کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

سو داختم کرنے کے اختیار کی شرط جائز ہے خریدار کے لیے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی ان دونوں کو تین دن تک یا اس سے کم اختیار ہوگا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے زیادہ اختیار نہیں ہوگا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: جس مدت کو وہ دونوں متعین کرتے ہیں اتنے عرصے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔

2980 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَظَرْتُ قَلَمَ أَجَدَ لَكُمْ فِي بُيُوعِكُمْ شَيْئًا أَمْثَلَ مِنَ الْعَهْدَةِ الَّتِي جَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَلِكَ فِي الرَّقِيقِ .

☆ ☆ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ تمہارے سو دوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے میں سب سے مشابہ جو چیز ہے وہ اختیار ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو تین دن تک دیا تھا اور یہ واقعہ ایک غلام کے بارے میں پیش آیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

لسان میزان (۱۳۳/۴) (۵۵۱۳)، جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۴۱۲/۵) (۱۹۱۵)۔

2981 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ حَمْدَانُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةُ حَرَامٌ وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَحَرَامٌ أَجْرُ بُيُوتِهَا .

۱۔ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی ج 3 ص 51

۲۔ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان

2981 - اخرجہ الماکم فی المستدرک (۵۲/۲): حدیثنا علی بن حسناہ الععلی و ابو جعفر بن عبید المافظ قال: ثنا محمد بن المغیرة السکری بہ - و من طریق الماکم اخرجہ البیہقی فی السنن (۲۵/۶) کتاب البیوع باب ما جاء فی بیع روم مکة ... و الحدیث صحیحہ الماکم فتمقیبہ الذہبی بقوله: (فیه عبید اللہ بن ابی زیاد و قد لیس) - و سیاتی فی الذی بعد لفظا من طریق محمد ابن الحسن نا ابو حنیفہ عن عبید اللہ بن ابی یزید - و لیس و لیس و الصواب: (عبید اللہ بن ابی زیاد) اذ کیا ہیں المصنف لفظا - قال ابن السنی عن یحیی القطان: کان وسطا لم یکن بذاک - وقال اصیدا صالح وقال مرة: لیس بہ - و قال ابن مہوی: ضعیف و قال مرة: لیس بہ - و قال ابو حاتم: لیس بالقوی - انظر: تہذیب التہذیب (۱۵/۷) - و لیس المافظ حالہ فی التہذیب (۵۲۲/۱) فقال: لیس بالقوی - و الحدیث سیاتی من طریق آخر ضعیف بعد الروایة الثانیة -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور یہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا حرام ہے۔

2982- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ كَذَبًا قَالَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَآكُلُ ثَمَنِهَا - وَقَالَ - مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا . كَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيْفَةَ مَرْفُوعًا وَوَهُمَ فِيهِ وَوَهُمَ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم مقرر کیا ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مکہ کے گھروں کے معاوضے (یعنی کرائے) میں سے کچھ بھی کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے، تاہم اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔ اس میں انہیں دوسرا وہم یہ ہوا کہ انہوں نے راوی کا نام عبید اللہ بن ابویزید نقل کیا ہے حالانکہ وہ ابن ابی زیاد ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

.....

مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنا یا وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا جائز نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے ان کے حوالے سے اس کے جائز ہونے کی روایت بھی نقل کی ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا

۲۹۸۲- اخرجه محمد بن الحسن في كتاب الآثار - كما في نهب الربة (۲۶۶/۱) - عن ابي حنيفة به - قال الزيلعي: وذكر ابن الفطان حسبت ابي حنيفة بن رواية محمد بن الحسن عنه وقال: علته ضعف ابي حنيفة وولصم في قوله: (عبید اللہ بن یزید) و انما هو (ابن ابي زياد) وولصم ايضا في رفته وخالفه الناس: فاخرجه عيسى بن يونس و محمد بن ربيعة عن عبید اللہ بن ابي زياد - و هو الصواب - عن ابي نجيح عن ابن عمر - ا -

ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور انہیں کرائے پر دینا بھی جائز نہیں ہے۔“

اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ آزاد جگہ ہے وہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔“

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”مکہ قابل احترام ہے وہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے انہوں نے راوی کا نام ابن ابی یزید نقل کیا ہے جبکہ اس کا نام ابن ابی زیاد ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس روایت کو نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی زیاد ہے جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الآثار“ میں یہ بات نقل کی ہے۔ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات نقل کی ہے تو پھر امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی یزید نقل ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ وہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لاحق نہیں ہوا بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس کو یہ غلط نہیں ہوئی ہے۔

2983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مَوْقُوفًا.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتا

ہے۔ (یہ روایت) موقوف ہے۔

2984- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُونَ أَجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ . مِثْلَهُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے (اس کے بعد حسب سابق

حدیث ہے)۔

۱۔ التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، ارگ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2633

۲۹۸۴- اضرحة البيهقي (۲۵/۶) كتاب: البيوع: باب: ما جاء في بيع بيوت مكة و كرايتها... وقال: اضرحة لربة الله بن الحسن بن منصور الطبري الفقيه: ثنا محمد بن الحسين الفارسي: ثنا الحسين بن اسماعيل: به- قال البيهقي: (و كذلك اضرحة محمد بن ربيعة عن عبدة الله بن ابي زياد: بهذا اللفظ موقوفا على عبد الله بن عمرو) - (۵)

2985- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةُ مَنَاحٌ لَا يَبَاعُ رِبَاعُهَا وَلَا تُؤَاجَرُ بِيُوتُهَا . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُهُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مکہ ”مناخ“ ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔

اسماعیل بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

2986- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعٌ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَجَّ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَعْنَى اسْكَنَ .

☆☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ٹھہر جاتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کو ٹھہرنے کیلئے دے دیتا تھا۔

.....

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبعی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابو محمد کوفی اخو اسرائیل بن یونس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵/۵۶۶-۵۶۹) ت (۵۲۶۲)۔

○ علقمہ بن نضلہ، مکی، کنانی، (اور ایک قول کے مطابق): کندی تابعی، صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ اخطا من عدہ من صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۱۷)۔

2987- حَدَّثَنَا أَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

2986- أخرجه الحاكم في البیوع (۵۲/۲) من طريق احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد به - وقال: (صحيح الاسناد ولم يخرجه ا) - و عقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل: ضعه) - ا) - وذكره ابن القطان في كتابه من طريق المارقطني و ابن عمري و المعقبلي من رواية اسماعيل بن سواجر و اعلمه جميعاً باسماعيل: كذا في نصب الرابة للزبيدي (۲۶۵/۴) - و صوب ابن القطان وقفه على عبد الله بن عمرو - و لم يرو عن ابن عمري في الكامل (۱/۴۶۶) في ترجمة اسماعيل بن سواجر من طريقه به - وقال ابن عمري: (واسماعيل بن ابراهيم بن سواجر في حديثه بعض النكرة و ابوه خير منه) - ا) -

2987- أخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه و مسنده - كما في نصب الرابة (۴/۳۶۸) و عنه ابن ماجه في المعجم (۲/۱۰۳۷) باب: اجر بيوت مكة (۳۸۷) - و صحیح اسنادہ ابو صبري علی شرط مسلم و ضعه الدميري - كما نقل السدي - و عنه عبد الباقي في هاتية ابن ماجه -

حَسَنٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ بات اضافی ہے: حضرت عثمان بن عفان کے عہد میں

جی ایسا ہی ہوتا تھا۔

2988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ قَالَ كَانَتْ

تُدْعَى بِيُوثَ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

السَّوَابِ لَا تَبَاعُ وَمِنْ أِحْتِاجِ سَكَنٍ وَمِنْ اسْتِغْنَى أَسْكَنَ .

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ کنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد

میں مکہ کے گھروں کو لوگوں کو دے دیا جاتا تھا، انہیں فروخت نہیں کیا جاتا تھا، جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں رہائش اختیار

کر لیتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کے رہنے کیلئے چھوڑ دیتا تھا۔

2989- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ قَالَ زَعَمَ الشُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَطْلٍ وَمَقْبِسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ .

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو خواتین کے علاوہ باقی سب کو امان دی (ان چھ افراد کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہیں خاتمہ نبی کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ تو بھی انہیں قتل کر دو! (وہ افراد یہ تھے: عکرمہ بن ابوجہل، عبداللہ بن خطل،

مقبس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابوسرح۔)

۲۹۸۸- اضرحة محمد بن عبد الله اللذرفي في تاريخ مكة - كما في نصب الرابة (٢٦٨/٤) : حدیثی جدی احمد بن محمد بن الولید

الذرفي في تاريخ مكة - وراجع الذي قبله -

۲۹۸۸- اضرحة البيهقي (٢٥/٦) كتاب: البيوع: باب: ما جاء في بيع دومة مكة و كراشوا و جريان اللذرف فيربا - اضرحة ابو عبد الله العارفة

باب ابو العاص محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسحاق الصغاني ثنا ابو الجواب ثنا سفیان به - وقال البيهقي: لهذا منقطع وفيه اخبار عن

حادسهم الكسرية في اسكندريه ما استنفوا عنه من بيوتهم - وقد اضرحة منكان العلم بشان مكة منه عن جريان اللذرف و البيوع فيربا - و الله

علم -

۲۹۸۹- اضرحة ابو داود في الجهاد (٥٩/٢) باب: قتل الاسير و الا يمرض عليه الاسلام (٢٦٨٢) و في العسود (١١٦/٤) باب: الحكم

بمن ارند (٤٢٥٩) و من طريق الهاشم في المستمك في المغازي (٤٥/٢) و اضرحة ايضا: النساني في الترميم (المحاربة)

١٠٥/١٠ باب: الحكم في المرنند و البيهقي في الدلائل (٦٠٠٥٩/٥) كل يوم من طريقه احمد بن المفضل به - وله ناصد في قتل ابن

اصطل و ليو منقطع باسناد الكعبة: اضرحة مالك في الحج (٤٢٢/١) باب: جامع الحج و من طريقه رواه: البخاري في اللباس (٥٨٠٨) باب:

المفتر و في جزاء الصيد (١٨٤٦) و الجهاد (٢٠٤٤) و المغازي (٤٢٨٦) و مسلم في الحج (١٢٥٧) باب: جواز دخول مكة بغير اهرام و ابو

داود في الجهاد (٢٦٨٥) باب: قتل الاسير و لا يمرض عليه الاسلام و الترمذي في الجهاد (١٦٩٢) باب: ما جاء في المفتر و النساني

في الحج (٢٠١٠٠/٥) باب: دخول مكة بغير اهرام و في الكبرى كما في النخبة (٢٨٩/١) و ابن حبان في الجهاد (٢٨٠٥) باب: السلاح و

طريق عن مالك عن الزلفي عن انس بن مروه مرفوعا -

2990- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خِينَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ اهْتَفِ بِالْأَنْصَارِ . فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَجَاءُوا وَكَأَنَّمَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنْتُمُوهُ . يَقُولُ قَتَلْتُمُوهُ . فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّفَا فَصَعِدَ الصَّفَا فَخَطَبَ النَّاسَ وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرَيْبِهِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتْ الْأَنْصَارُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ تَقُولُونَ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةُ فِي قَرَيْبِهِ قَالَ فَمَنْ أَنَا إِذَا كَلَّا وَاللَّهِ وَإِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا ذَلِكَ إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا . قَالَ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ . قَالَ فَوَاللَّهِ مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ بَلَ نَحْرَهُ بِالذَّمْعِ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کیلئے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو بلا کر لاؤ! تو انہوں نے اعلان کیا: اے انصار! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ! انصار آئے یوں جیسے وہ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے تحت آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس راستے پر چلو! جو بھی تمہارے سامنے آنے کی کوشش کرے تم اُسے قتل کر دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر اُس دروازے سے باہر نکلے جو صفا (پہاڑی) کے قریب تھا، پھر آپ صفا پر چڑھے، آپ نے لوگوں سے خطاب کیا، اُس وقت انصار (پہاڑی) کے زیریں حصے میں تھے، اُن میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی ہستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تو انصار کے لوگوں نے جو یہ بات کہی تھی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتلایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی ہستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کون ہوں! اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے، انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس اندیشے کے تحت کہی تھی کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے علیحدگی اختیار نہ کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں تم

۲۹۹۰- اخرجہ العاکم فی البیوع (۵۲/۲) من طریق نصیبة بن خالد - و اخرجہ العاکم ایضاً من طریق محمد بن الفضل عازم - ثنا سلام بن مسکین - و اخرجہ ابو داؤد فی الخراج و الامارة (۱۶۱/۲) باب: ما جاء فی خبر مكة (۲۰۲۴) عن مسلم بن ابراهیم و النسائي فی التفسیر (۳۸-ط: السنة) من طریق زید بن العباب و البیہقی فی الكبرى (۱۱۸/۹) و الدلائل (۵۷/۵-۵۸) من طریق القاسم بن سلام بن مسکین - ثلاثون عن سلام بن مسکین - بنحوه -

لوگ سچے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس وقت اُن میں سے ہر ایک شخص کے آنسو بہتے ہوئے اُس کی گردن تک آ رہے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رباح انصاری، ابو خالد مدنی سکن بصرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۲۷)، تہذیب الکمال (۱۲۷/۳) ت (۳۲۳۵)۔

2991 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَقَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ - قَالَ - فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هَذَا يَوْمًا وَهَذَا يَوْمًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَتَّى يُذْرَكَ طَعَامُنَا . قَالَ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَيَّ إِحْدَى الْمُجَنَّبَتَيْنِ وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَيَّ الْآخَرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَيَّ السَّاقَةَ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِي الْآنصَارَ . قَالَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا وَيَهْرُوُلُونَ قَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْآنصَارِ هَذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْضُدُوهُمْ وَهُمْ حَضْدًا ثُمَّ مَوِّعِدُكُمْ الصِّفَا . قَالَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَفُتِحَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاتَى الصِّفَا فَقَامَ عَلَيْهَا - قَالَ - فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَقَالَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ . قَالَ فَقَالَتِ الْآنصَارُ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذْتَهُ رَافَةَ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغَبَةَ فِي قَرِيَّتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْآنصَارِ قُلْتُمْ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذْتَهُ رَافَةَ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغَبَةَ فِي قَرِيَّتِهِ كَلَّا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنْنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولُهُ يُصَلِّيانَاكُمْ وَيَعْدِرَانَاكُمْ .

☆☆ عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہمارے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص کہانا تیار کرتا اور پھر اپنے ساتھیوں کی دعوت کرتا ایک دن ایک شخص یہ کام کرتا دوسرے دن دوسرا کر لیتا جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹۹۱ - أخرجه مسلم في العمدة و السير (۱۷۸۰) باب : فتح مكة من طريق حماد بن سلمة بنحوه - و أخرجه النسائي في التفسير (۳۸ - ۳۹) السنة ۱ و ابو داود في السنن (۱۸۷۲) مضمرا) باب : في رفع الهدايا الى البيت و الطيالسي (۲۶۲۵) و ابن ابي شيبة (۷۶۱ / ۱۶ - ۷۶۲) و احمد (۵۲۸ / ۲۰) و البيهقي (۱۱۷ / ۹) و ابن حبان (۷۶۰) من طريق سليمان ابن المطيرة عن ثابت بنحوه -

حوالے سے ہمیں کوئی حدیث سنانی ہے جب تک کھانا نہیں آجاتا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، لشکر کے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے دونوں حصوں میں سے ایک کا امیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے کا امیر مقرر کیا، لشکر کے پیچھے والے حصے کا امیر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو وادی کے نشیبی حصے میں تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! انصار کو میرے پاس بلا کر لاؤ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بلایا تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! یہ قریش کے اوباش لوگ کل جب تمہارے سامنے آئیں تو تم نے انہیں پیس دینا ہے، ہماری تمہاری ملاقات صفا (پہاڑی) پر ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ اگلے دن جس شخص نے مقابلے کیلئے آنے کی کوشش کی انہوں نے اسے مار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو گئے۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر قریش کو اسی طرح مارا جاتا رہا تو آج کے بعد قریش (کا نام و نشان) نہیں رہے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا، اُسے امان ہے جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اُسے امان ہے جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اُسے امان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے یہ کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں وحی نازل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے، یاد رکھنا! میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی، میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں یہ بات کہی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابو خطاب حسانی نکری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۱۶)۔

2992- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الرَّزَجِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ سُرْقٍ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ

2992- أخرجه الطحاوي في شرح المعاني (107/4): حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا يحيى ابن صالح الوهاضي قال: ثنا مسلم بن خالد - وعلقه البيهقي في الكبرى (10/6) كتاب التفسير: باب ما جاء في بيع العمر المفلس في دينه قال: (ودواد مسلم بن خالد الرزجي عن زيد ابن اسلم عن ابن البيلماني عن سرق - 1) - وأخرجه ابن سعد في الطبقات (299/7) في ترجمة سرق عن احمد بن محمد بن الوليد اللندقي المكي - صاحب تاريخ مكة - حدثنا هشام بن خالد عن زيد بن اسلم بن يزيد اللندقي عن سرق -

عَلَى مَالٍ - أَوْ قَالَ عَلَى دَيْنٍ - فَذَهَبَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمْ يُصِبْ لِي مَالًا فَبَاعَنِي مِنْهُ أَوْ بَاعَنِي لَهُ . خَالَفَهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ .

★★ سرق بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کا کچھ مال دینا تھا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں: کسی شخص کا قرض دینا تھا) وہ شخص مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا جو بھی مال تھا نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس شخص (کو ادائیگی) کیلئے فروخت کر دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اسے نقل کرنے میں مختلف بات نقل کی ہے۔

2993 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَعْنَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ كَانَ فِي غَزَاةٍ وَسَمِعَ رَجُلًا ينادي آخَرَ يَقُولُ يَا سُرْقُ يَا سُرْقُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا سُرْقُ قَالَ سَمَانِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ أَعْرَابِي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ ثَمَنَهَا فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ يَطْلُبُنِي فَقَالَ لَهُ النَّاسُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاسْتَأْذِنَ عَلَيْهِ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اطْلُبْهُ . قَالَ فَوَجَدَنِي فَآتَى بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي . فَقَالَ أَعْطِهِ ثَمَنَهَا . قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَهْلَكْتُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَنْتَ سُرْقُ . ثُمَّ قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوقِ وَخُذْ ثَمَنَ نَاقَتِكَ . فَأَقَامَنِي فِي السُّوقِ فَأَعْطَى بِي ثَمَنًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَعْتَقُهُ . فَأَعْتَقَنِي الْأَعْرَابِيُّ .

★★ زید بن اسلم کے صاحبزادے عبدالرحمن اور عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے انہوں نے کسی شخص کو سنا جو کسی دوسرے شخص کو بلند آواز میں پکار رہا تھا: اے سرق! اے سرق! تو زید بن اسلم نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: سرق سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے میں نے ایک دیہاتی سے ایک اونٹنی خریدی پھر میں اُس سے چھپ گیا میں نے اُس اونٹنی کی قیمت کو بھی ضائع کر دیا وہ دیہاتی مجھے تلاش کرتا ہوا آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص نے مجھ سے اونٹنی خریدی اور پھر وہ مجھ سے چھپ گیا ہے میں اُسے ڈھونڈ نہیں سکا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو! راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ سے اونٹنی خریدی تھی اور مجھ

2993 - علفه البيهقي في السنن (50/6) من هذه الطريق . فقال بعد ذكر طريق عبد القاسم عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار (وبسنته اضرجه عبد الرحمن و عبد الله ابنا زيد بن اسلم عن ابيهما) انهم من ذلك في اشترائه من اعرابي ناقة و استهلكه كه نسوا (1) - 51 - و انظر النبي عليه -

سے چھپ گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قیمت اسے ادا کرو! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تو مجھ سے ضائع ہو گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا: تم جاؤ! اسے بازار میں فروخت کر دو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کر لو۔ تو اُس دیہاتی نے مجھے بازار میں کھڑا کیا، میری جو قیمت لگائی گئی تو اُس نے خریدار سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو اُس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کر دیا۔

2994 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْأَسْكَندَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرْقٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا الْإِسْمُ قَالَ اسْمٌ سَمَّيْتَهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَنْ أَدْعَهُ. قُلْتُ وَلِمَ سَمَّيْتَهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ مَالِي يَقْدَمُ فَبَايَعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ فَأَتَوْنَا بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَنْتَ سُرْقٌ. وَبَاعَنِي بِأَرْبَعَةِ أْبَعْرَةٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَعْتَقَهُ. قَالَرَا فَلَسْنَا بِأَزْهَدَ فِي الْأَجْرِ مِنْكَ. فَاعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي.

★★ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام ”سرق“ تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کیا نام ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: میرا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے، میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو انہوں نے بتایا: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ میرا مال آ رہا ہے، ان لوگوں نے میرے ساتھ کچھ سودے کیے، میں نے انہیں جو ادائیگیاں کرنی تھیں وہ مال مجھ سے ضائع ہو گیا، وہ لوگ مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض میں فروخت کر دیا۔ ان قرض خواہوں نے مجھے خریدنے والے سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو ان لوگوں نے کہا: ہمیں بھی اجر کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی تمہیں ہے، تو ان لوگوں نے مل کر مجھے آزاد کر دیا، لیکن میرا یہ نام باقی رہ گیا۔

2995 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةَ قِيلَ آيُنَ تَنْزَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي

2994 - أخرجه الحاكم في المستدرک (٥٦/٢) عن علي بن عيسى العبدي ثنا محمد بن اسحاق بن خزيمة به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في السنن (٥٠/٦) - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (١٥٧/٤) حدثنا ابن مزيون قال: ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار فذكره - و العميد صححه الحاكم على شرط البخاري - وقال البيهقي في السنن (٥٠/٦) : و أخرجه شيخنا في المستدرک فيما لم نقرأ عليه عن أبي بكر بن عتاب العميد عن أبي قلابة عن عبد الصمد عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن البيهقي و صدر عميد سرق على هو لاء - و كل يوم ليسوا باقوياء : عبد الرحمن بن عبد الله و ابن زيد - و ان كان العميد عن زيد عن ابن البيهقي فابن البيهقي ضعيف في العميد - وفي اجماع العلماء على خلافه و لعمري لا يجمعون على ترك رواية ثابتة - راجع على ضعفه او نسخه ان كان ثابتاً - و بالله التوفيق - ا -

2995 - أخرجه مسلم في الحج (٩٨٥/٢) باب: النزول بمكة للحاج و توريت بعد لها (٤٤٠/١٣٥١) من طريق زمعة بن صالح بحدود -

مَنْزِلُكُمْ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ کیا اپنے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل (بن ابوطالب) نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (کیونکہ) کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مہران بن ابی عمر عطار، ابو عبد اللہ رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہاں ہی حفظ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۹۸۲)، تہذیب الکمال (۲۳۵/۷) ت (۶۸۲۰)۔

2996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الطَّيْنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ. قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِيرَاثٍ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ اگر اللہ نے چاہا (راوی بیان کرتے ہیں): یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے وراثت میں ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلیل مخرمی، بغدادی، ابو جعفر فلاس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۰۱)۔

2997- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ

۲۹۹۶- أخرجه احمد (۲۰۱/۵): ثنا روح' به- وأخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بسكة للعاج' و توريث بعد لها (۱۶۵۱/۱۶۵۰) من طرق روح بن عبادة عن محمد بن ابي حفصة- ومعه- بنهره- وأخرجه البخاري في الطاري (۶۰۶/۷) باب: ابن- كز النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح (۱۲۸۲) من طريق سعدان بن يحيى' حدثنا محمد بن ابي حفصة' به-

وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا لَانَّهُمَا كَانَا مُسْلِمِينَ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرِينَ . قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانُوا يَتَاوَلُونَ فِي ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ وَلَا يَتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ) **☆☆** حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھریا جگہ چھوڑی ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جناب عقیل، جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے وہ اور طالب دونوں (ابوطالب کے وارث ہوئے تھے) جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اہل علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد لیتے ہیں۔

”وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے ہجرت کی جہاد کیا۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”ان کی ولایت میں سے کچھ نہیں ہے۔“

2998- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ .

☆☆ یہی روایت زہری سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہم ”خیف بنی

کنانہ“ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

2999- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَبْدَةَ اللَّهِ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ بِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلِينَ مِنْ أَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ مَرَّحَبًا بِابْنَيْ أَحْيَى لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَوْ كُنْتُ أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ

وَبَلَى هَذَا الْمَالُ قَدْ اجْتَمَعَ عِنْدِي فَنَحْدَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهِ مَتَاعًا فَإِذَا قَدِمْتُمَا عَلَيَّ عُمَرَ فَبَيْعَاهُ وَلَكُمْ الرِّبْحُ وَإِذَا فَعَا

إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَأْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَاهُ . قَالَ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَهُمَا أَكُلْ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ

صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هَذَا فَقَالَا لَا . فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا بِي أَنْ يُجِيزَ ذَلِكَ . وَجَعَلَهُ قِرَاضًا .

2997- أخرجه البخاري في الحج (1588) باب: توريت دور مكة وبيمرها وشرائها و مسلم في الحج (984/2) باب: النزول بيكة للمعاج و

توريت دورها (1251) و ابن ماجه في الفرائض (2720) باب: ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك و ابن حبان (5149) و الطحاوي في

السناني (5049/4) و السنكل (198/3) و العاظم (602/2) و البيهقي في الكبرى (24/6) (122/9) من طرق عن ابن ولعب: به و أخرجه

عبد الرزاق (9851) و عنه احمد (202/5) و البخاري في الجهاد و السير (2058) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لليهود: اسلموا

تسلسوا و مسلم في الحج (1251) باب: النزول بيكة للمعاج و ابو داود في الفرائض (2910) باب: أهل بيت المسلم الكافر و السناني في

الحج: كسافي التمهفة (58/1) و ابن ماجه في المناقب (2942) باب: دخول مكة و البيهقي (160/5) (278/6) من طرق عن الزهري

بنحوه-

2998- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (9851) و عنه احمد (202/5) و البخاري و مسلم وغيرهما- راجع تفريغ ما قبله-

2999- أخرجه مالك في القراض (687-688) باب: ما جاء في القراض عن زيد بن اسلم بنحوه- و من طريق مالك أخرجه التانفي في

السند (169/2) و من طريق التانفي أخرجه البيهقي في السنن (110/6) أهل كتاب القراض و في المعرفة (222/8) باب: القراض (12065)-

☆☆ عبد اللہ بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبد اللہ اور عبید اللہ کا گزر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو عراق میں (گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے) تھے یہ دونوں حضرات ایران کی سرزمین سے آرہے تھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں بھتیجیوں کو خوش آمدید! کاش میرے پاس کوئی چیز ہوتی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کاش میں کسی چیز پر قدرت رکھتا (جو میں تمہیں دے سکتا) ہاں! البتہ میرے پاس یہ مال اکٹھا ہوا ہے تم اسے لو اس کے ذریعہ سامان خریدو جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تو اسے فروخت کر دینا، منافع تمہارا ہو گا اور اصل مال تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ادا کر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا ابو موسیٰ نے تمام مہاجرین کی اولاد کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے درست قرار نہیں دیں گے انہوں نے اسے "قراض" کے طور پر دیا۔

3000- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَيَوَةُ وَابْنُ لَهَيْعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ غَيْرِهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً فَضَرَبَ لَهُ بِهِ إِلَّا تَجَعَلَ مَالِي فِي كَيْدٍ رَطْبِيَّةٍ وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنٍ مَسِيلٍ فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي.

☆☆ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو "مقارضہ" کے طور پر کوئی چیز دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ تم میرے مال کو کسی جاندار کو نہیں دو گے، کسی سمندری سفر پر نہیں لے جاؤ گے، اُسے لے کر کسی آبی گزرگاہ میں پڑاؤ نہیں کرو گے، اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کیا (اور میرا مال ضائع ہوا) تو اس کا تاوان ادا کرو گے۔

3001- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا - قَالَ - فَنَزَلْنَا عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّفُونَا فَأَبَوْا - قَالَ - فَلَدِغَ سَيْدُ الْحَيِّ فَاتُّوْنَا فَقَالُوا أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعُقْرَبِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتَّى تُعْطُونَا. فَقَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ

۲۰۰۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۱/۶) كتاب القراض: أخبرنا أبو بكر وأبو زكريا قالا: ثنا أبو العباس: ثنا محمد بن إسماعيل بن وهب: أخبرني ابن لؤبيبة وهيب بن شرح عن محمد بن عبد الرحمن اللامي عن عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام: أنه كان يدفع المال مقارضة إلى الرجل ويشترط عليه ألا يجره بطن وأهله ولا يبتاع به حيواناً ولا يحملة في بحر - فان فعلت شيئاً من ذلك فقد ضمن ذلك المال - قال البيهقي فيه: حديث منسند ضعيف -

۲۰۰۱- أخرجه أحمد في المسند (۱۰/۲) والترمذي في الطب (۲۸۸/۴) بابها ما جاء في أخذ الأجرة على التعويض والنسائي في الكبرى كما في التحفة (۱۵۲/۲) وابن ماجه في التجارات (۷۲۹/۲) بابها اجر الراقي (۲۵۶) وابن المنني في عمل اليوم والليلة (۶۱) من طريق عن أبي معاوية: محمد بن هازم القزويني - به - وقال الترمذي: (حديث حسن) و أبو نضرة اسمه: المنذر بن مالك بن قطة - و رخص النسائي للعلماء ان يباخذ على تعليم القرآن اجراً ويرى له ان يشترط على ذلك و اصح بوزن الحديث و جعفر بن إياس: هو جعفر بن أبي وهيب و هو أبو بشر - وروى شعبه و أبو عوانة و قشام و غير واحد عن أبي بشر لهذا الحديث عن أبي الظنن كذا عن أبي محمد عن النبي صلى الله عليه وسلم - ۵۱ -

ثَلَاثِينَ شَاةً قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ قَالَ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ. قَالَ فَكَفَفْنَا حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ وَمَا عَلِمَكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ فَأَقْسِمُوا بِهَا وَأَضْرِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ -

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا، ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا، ہم نے ان سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دم کر سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں کر سکتا ہوں، لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کرو گے، انہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے، راوی کہتے ہیں: میں نے اس شخص پر سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی، ہم نے ان بکریوں (کا گوشت) استعمال نہیں کیا، پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ (میں نے جواب دیا: آپ نے بتایا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

3002 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُذَرِّبَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ. خَالَفَهُ شُعْبَةُ.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم شعبہ نامی راوی نے اس میں کچھ مختلف نقل کیا ہے۔

3003 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۰۰۲ - أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۴۵۲/۳) من طريق يعلى بن عبيد - به - وتقدم نضره من طريق أبي معاوية عن الأعمش: في النبي قبله - وأخرجه محمد بن عبيد - أبو يعلى - عن الأعمش - به - أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۴۵۲/۳) - وأخرجه جرير عن الأعمش - به - أخرجه ابن حبان (۶۱۱۲) وابن السني (۶۸۱) -

۲۰۰۳ - أخرجه أحمد (۴۴/۳): ثنا محمد بن جعفر - به - وأخرجه البخاري في الطب (۲۰۸/۱۰) باب: الرقي بفاتحة الكتاب (۵۷۳۶) وابن ماجه في التجليات (۷۲۹/۳) باب: اجبر الرافعي (۲۱۵۶) كلاله من محمد بن بشر عن محمد بن جعفر - به - وأخرجه الترمذي في الطب (۲۴۸/۴) باب: ما جاء في أخذ الأجر على التمريض (۲۰۶۴) من طريق عبد الحميد بن عبد الوارث: حدثنا شعبه - به - وقال الترمذي: لنا حديث صحيح، ولنا أصح من حديث الأعمش عن جعفر بن إياس، ولنا روى غير واحد لهذا الحديث عن أبي بشر: جعفر بن إبي وهيب، عن أبي المتوكل عن أبي سعيد - وجعفر بن إياس، وهو جعفر بن إبي وهيب - به - وأخرجه أبو عوانة الوضاع عن أبي بشر - به - أخرجه البخاري في الأجر (۲۳۷۶) باب: ما بطل في الرقية على إهياء العرب بفاتحة الكتاب وفي الطب (۵۷۱۹) باب: النفث في الرقية وأبو داود في الأجر (۲۴۱۸) باب: كسب الأطباء وفي الطب (۲۹۰۰) باب: كيف الرقي! والبيهقي في الكبرى (۱۲۱/۶) - ونصرونا تقسيم عن أبي بشر - به - أخرجه أحمد (۲/۲) ومسلم في السلام (۲۳۰۱) باب: جواز أخذ الأجر على الرقية بالقرآن والاذكار، والنسائي في اليوم والليلة (۱، ۲۹) والطحاوي في المعاني (۱۳۶/۴) -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اتوا حيا من العرب فلم يقرؤهم فبينما هم كذلك اذ لدغ سيده اوتيك فقالوا افيكم دواء او راق فقالوا انكم لم تقرؤنا فلا نفعل او تجعلوا لنا جعلاً فجعلوا لهم قطيعاً من شاء فجعل يقرأ بام القرآن ويجمع بزاقه ويتفل فبراً الرجل فاتوههم بالشاء فقالوا لا نأخذها حتى نسال عنها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فسالوا النبي - صلى الله عليه وسلم - عن ذلك فضحك وقال ما يدريك انها رقية خذوها واضربوا لي فيها بسهم .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس آئے تو ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی اسی دوران ان لوگوں کے سردار کو کسی (زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دوائی ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اس لیے ہم تو ایسا نہیں کریں گے یا پھر یہ ہے کہ تم ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ادا کرو۔ تو ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضہ مقرر کیا، تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی، وہ اپنا لعاب منہ میں اکٹھا کرتے اور (جانور کی کاٹی ہوئی جگہ پر) ڈال دیتے، تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ وہ لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے (تو ان میں سے بعض حضرات نے) یہ کہا: ہم انہیں اس وقت تک (استعمال) نہیں کریں گے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کے ذریعہ دم بھی ہوتا ہے؟ تم انہیں استعمال کرو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

3004 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَحْرِ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَتَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا أَبُو سَعِيدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَإِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ فَسَأَلْتَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعَمُونَا وَلَمْ يُنْزِلُونَا فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يُحْسِنُ أَنْ يَرْقِيَ إِنْ الْمَلِكُ يَمُوتُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَيْتُهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَفَاقَ وَبَرَأَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالنُّزْلِ وَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالشَّاءِ فَأَكَلْنَا الطَّعَامَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَأَبُوا أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْغَنَمِ حَتَّى آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَخْبَرْتُهُ بِالْحَبْرِ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ - قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أَلْقَى فِي رُوعِي - قَالَ فَكُلُوا وَأَطِيعُونَا مِنَ الْغَنَمِ -

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جس کے امیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے، ان کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جس کے امیر کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا، ہم نے ان

۳۰۰۴ - أخرجه أحمد في مسنده (۵۰/۲) قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير أبو أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن النعمان أبو النعمان الأنصاري بالكوفة عن سليمان بن قتيبة بن قتيبة - به - (تنبيه) كذا وقع في المطبوع من المسند: (فتية) - والصواب: (قته) كذا في تعجيل النسخة (۱۸۲/۷) - قال ابن حجر في التعجيل: ورفقه ابن ميمون - وقال ابن المبريق: قته امه - وذكره ابن مهدي في النفاة: بكس: اجازة -

لوگوں سے کھانے کیلئے مانگا تو انہوں نے ہمیں کھانے کیلئے نہیں دیا اور ہمیں پڑاؤ بھی نہیں کرنے دیا (ہم نے بستی سے باہر پڑاؤ کیا) اُس بستی کا ایک فرد ہمارے پاس سے گزرا تو بولا: اے اہل عرب! کیا تم میں سے کوئی شخص دم کر سکتا ہے؟ ہمارا سردار مر رہا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس کے پاس آیا اور میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اُن لوگوں نے ہماری طرف کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھالیا، لیکن میرے ساتھیوں نے اُن بکریوں (کو ذبح کر کے اُن کا گوشت کھانے سے) انکار کر دیا یہاں تک کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات میرے ذہن میں آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُن بکریوں (کا گوشت) کھاؤ اور اُس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوزہ انصاری، ابونعمان کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۶)۔
- قاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم، طائی واسطی۔ قال ابو عبیدہ الاجری، عن ابی داود: تغیر عقلہ، و ذکرہ ابن حبان فی کتاب ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۷/۷۷) ت (۵۳۹۵)۔
- ہارون بن مسلم بن ہرمز، ابو حسین، صاحب حناء لیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۹۳/۹) ت (۳۹۲)۔

3005- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَيْسَى الطَّائِي حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَكِبَ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ - يَعْنِي لَدَيْغًا - فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلِيٌّ شَاءَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا بِمِ رَقِيَّتِهِ قَالَ رَقِيَّتُهُ بِأَمِ الْكِتَابِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلِيٌّ كِتَابَ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلِيٌّ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلِيٌّ كِتَابَ اللَّهِ أَجْرًا فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ . يَعْنِي أُمَّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . أَخْرَجَ فِي الصَّحِيحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے ایک شخص اُن کے

۳۰۰۵- لم أجده عند غير المصنف من هذه الطريقتين، لكن إسناده حسن - القاسم بن عيسى الطائبي: قال العافظ في التفریب (۵۵۱۱): صدوق تفسیر ابو ہارون بن مسلم العجلی صدوق: كما فی التفریب (۷۲۸۹) - لكن تابع ہارون علیہ ابو معمر یوسف بن سعید: كما سبانی فی النبی بعد لفظنا -

سامنے آیا اور بولا اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دم بھرتا آتا ہے؟ تو ان حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے اُس سردار پر دم کیا اس شرط پر (کہ معاوضے کے طور پر انہیں) بکریاں دی جائیں گی پھر وہ اُن بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: آپ نے کس چیز کے ذریعہ دم کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے سورہ فاتحہ کے ذریعہ دم کیا ہے تو اُن ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ اُن ساتھیوں نے اُس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو انہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے بھی نبی اکرم ﷺ کو بتایا جو انہوں نے کیا تھا (یعنی سورہ فاتحہ کا دم کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورہ فاتحہ کا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث ”صحیح“ میں نقل کی گئی ہے۔

3006 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ الْأَحْوَلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْشَرَ الْبَرَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ لَدِيْعٌ أَوْ سَلِيْمٌ فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَبَجَاءَ إِلَى أَصْحَابِهِ بِالشَّاءِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَدِيْعٌ أَوْ سَلِيْمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ سَيِّدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ الْبَرَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ تو ان اصحاب میں سے ایک صاحب گئے انہوں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر سورہ فاتحہ پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن ساتھیوں نے کہا: تم نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی

۲۰۰۶ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۶/۶) وابن حبان في المجازة (۵۱۶۶) من طريق عبدة الله القواريري به - وأخرجه البخاري في الطب (۵۷۳۷) باب: الشروط في الرقبة بفتحها الكتاب عن سيدان بن مضارب بن أبي معشر بن عمرو -

یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرنے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا تو میں گیا اور میں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر اللہ کی کتاب پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام بخاری نے سیدان بن مضارب کے حوالے سے ابو معشر سے نقل کیا ہے۔

3007- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِسَبِيٍّ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَفْرِكُهُمَا وَأَرْتَجِعُهُمَا وَبِعْتُهُمَا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقْ بَيْنَهُمَا .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے آپ نے مجھے اُن میں سے دو بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا میں نے انہیں فروخت کرتے ہوئے انہیں جدا کر دیا (یعنی دو الگ الگ آدمیوں کو فروخت کیا) جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن دونوں کو واپس لو اُن دونوں کو ایک ساتھ فروخت کرو اُن میں جدائی نہ ڈالو۔

3008- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ . قُلْتُ بَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رُدَّهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو غلام ہبہ کیے جو دونوں بھائی تھے میں نے اُن دونوں

۲۰۷- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۴/۲) من طريق يحيى بن ابي طالب ثنا عبد الوهاب ابن عطاء به - وقال: (حديث غريب صحيح علي شرط التبخين ولم يخرجه - وقيل: عن الحكم عن ميمون بن ابي شيبه عن علي وهو صحيح ايضا) - ال - و سناني رواية الحكم عن ميمون هذه لفظا ان شاء الله تعالى - وقال ابن القطان - كما في نصب الراية (۲۶/۱) - (ومداية تنبيه لا عيب بها وهي اولي ما اعتمد في هذا الباب) - ال - و أخرجه سعيد بن ابي عروبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي بنموه - أخرجه احمد (۹۷/۱ - ۹۸) - وعزاه الزيلعي (۲۶/۱) لا احمد و البزار وقال: (قال صاحب التنقيح: هذا اسناده رجاله رجال الصحيحين الا ان سعيد بن ابي عروبة لم يسع من الحكم شيئا: قاله احمد و النسائي و المارقطني وغيرهم - انتهى - قلت: أخرجه اسحاق ابن عروبة في مسنده و بنحوه رجل مجهول فقال: أخبرنا محمد بن سواد ثنا ابن ابي عروبة عن مصعب له عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن به) - ال -

۲۰۸- أخرجه الترمذي في البيوع (۵۸۱-۵۸۰/۲) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين و والدة و ولد لها في البيوع (۱۲۸۴) : حدثنا الحسن بن قزعة أخبرنا عبد الرحمن ابن سويدي - و أخرجه ابن ماجه في التجارات (۷۵۶-۷۵۵/۲) باب: النسبي عن التفرقة بين السبي (۲۲۴۹) : حدثنا محمد بن يحيى ثنا عفان كلالغا - ابن سويدي و عفان عن حماد بن سلمة به - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب و قد كره بعض أهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التفرقة بين السبي في البيوع و رخص بعض أهل العلم في التفرقة بين السولات السنين و لمعا في ارض الاملاط - و القول الاول: اصح - وروي عن ابراهيم النخعي انه فرق بين والدة و ولد لها في البيوع - فقبل له في ذلك! فقال: اني قد استأذنتها بذلك: فرضيت) - ال -

میں سے ایک کو فروخت کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لو!

3009 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَاتِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنِهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَرُدَّهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ.

☆☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے فروخت کرتے ہوئے ایک عورت اور اس کے بیٹے کو الگ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اس سودے کو کالعدم کر دیں۔
عثمان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز اور اس کے بیٹے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا تو انہوں نے وہ سودا کالعدم کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمون بن ابی شیبہ ربیع، ابونصر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۰۹۵)۔

.....

کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم

امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”التجرید“ میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ دو ایسے مملوک افراد کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ذی رحم محرم ہوں۔ جب تک (ان میں سے نابالغ) بالغ نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اس کی مہر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے فروخت کرنا جائز ہوگا یہ بات ابو یوسف (یعنی خرید و فروخت سے متعلق باب میں ہے) جبکہ سیر الواقدی میں بھی یہ بات تحریر ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے

۳۰۰۹ - اضرحه ابو داود فی الجہاد (۶۲/۲) باب: فی التفریق بین السببی (۲۶۹۶): حدیثنا عثمان بن ابی شیبہ بہ - و اضرحه العاکم السبوع (۵۵/۲) من وجہ اضر عن عبد السلام بن حرب بہ - وقال ابو داود: (میمون لم یسرك علیا: قتل بالعباسیہ و العباسیہ سنة ثلاث و ثمانین - قال ابو داود: و العرة سنة ثلاث و ثمانین - و قتل ابن الزبیر سنة ثلاث و سبعین) - الہ - و قال العاکم: (لقد من اضر بائنا صحیح) - الہ -

منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کی جائے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ کب تک ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا یا لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ اس روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ بلوغت کی وجہ سے مکمل (فرد) بن جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے اسے فروخت کر کے اسے اس کی کنیر ماں سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی کم سنی کی وجہ سے وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا، اس لیے فروخت کر کے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیر کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا، جو ایک بچے کے عوض میں تھا لیکن وہ کنیر کا اپنا بچہ نہیں تھا۔

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہتا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ بچہ جو بالغ نہ ہوا ہو اس پر چھوٹے بچے کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جس میں بلوغت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔ اس لیے کسی احتمال والی بات کے مقابلے میں سے ترجیح دی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے تو یہ بات اسکے لیے ناجائز ہے، تاہم وہ سودا درست ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ بیع فاسد شمار ہوگی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”جو شخص کسی غلام کو فروخت کرتا ہے اور اس غلام کو کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال فروخت کنندہ کے پاس رہتا ہے، ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان دونوں افراد (یعنی ماں بیٹا) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنا جائز ہے اس لیے ان دونوں کے درمیان تفریق بیع کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگی، جس طرح دو بھائیوں کو فروخت کر دیا جائے (تو یہی حکم ہوگا)۔

3010 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُؤْتِي بِالسَّبِيِّ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يَفْرُقُ بَيْنَهُمْ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قیدی لائے جاتے تو آپ پورا گھرانہ ہی (کسی کو) دے دیا کرتے تھے، جیسے وہ لوگ پہلے ہوتے تھے۔ آپ ان کے درمیان علیحدگی نہیں کرواتے تھے۔

۱۔ التجرید از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدری، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، ارگ بازار قندھار افغانستان، ج 5 ص 2649

۲۰۱۰ - أخرجه ابن ماجه في النجاشي (۷۵۵/۲) باب: النسبي عن التفریق بين السبي (۲۲۶۸) من طريقه، وكيع، ثنا سفیان عن جابر، به -

وأخرجه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) من طريقه عن جابر، به - وفي الزوائد: (في اسناد جابر الجعفي) - ۵۱ -

3011- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدَنَا فِي السَّبِيِّ وَالْوَالِدِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: علیحدگی کرنے والا شخص

ملعون ہے۔

ابو بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ الفاظ مبہم ہیں ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قیدی اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلیق بن محمد بن عمران بن حصین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۶۳)۔

3012- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الزَّجَّاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْآخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَالِدِهِ .

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں یا کنیزوں کو

فروخت کرتے ہوئے) بھائیوں یا ماں باپ اور اولاد کے درمیان تفریق ڈال دی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، وقیل: ابراہیم بن اسماعیل بن یزید بن مجمع بن جاریہ انصاری، ابواسحاق مدنی قال عباس دوری عن یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ لیس ہشیء۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۱/۱۰۰، ۱۰۱) ت (۱۳۳)۔

۲۰۱۱- اخرجہ العاکم فی البیوع (۵۵/۲) من طریق عبد الرحمن بن یونس السراج بہ۔ ومن طریقہ اخرجہ البیہقی فی السنن الکبریٰ (۱۲۸/۹) وقال العاکم: (هذا اسناد صحيح ولم يخرجه) - ا- قلت: وقد اختلف فيه علي طليق: فراجع ما بعده۔

۲۰۱۲- اخرجہ ابن ماجه فی التجارات (۷۵۶/۲) باب: النسي من التفریق بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج ثنا عبید اللہ بن موسی بہ۔ و اخرجہ البیہقی (۲۱۸/۹) من طریقین عن عبید اللہ بن موسی بہ۔ قال الزیلعی فی نصب الرایة (۲۵/۴): (وذكر المدارقطني فيه اختلافاً على طليق: فمنهم من يرويه عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى ومنهم من يرويه عن طليق عن عمران بن حصين ومنهم من يرويه عن طليق عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا وهكذا ذكره عبد الحميد في احكامه من جوبة المدارقطني ثم قال: وقد اختلف فيه على طليق: فخرج ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى و اخرجہ ابو بكر بن عياش عن النبي عن طليق عن عمران ابن حصين وغير ابن عياش يرويه عن سليمان التيمي - عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا وهو المحفوظ عن النبي انشوي كلامه - قال ابن الفطان: وبالجملة فالعيب لا يصح الا ان طليقا لا يفرق حاله وهو خذاعي انشوي كلامه - ا-

3013 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْإِخِ وَأَخِيهِ .

☆☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد یا بھائیوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

3014 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ خَلْفِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَارَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆☆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان علیحدگی رکھے گا۔

3015 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْبَلَوِيِّ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمِ الْعُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمَّنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَالِدِ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَارَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆☆ حریث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قیدیوں میں والد اور اولاد کے درمیان تفریق کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے درمیان تفریق ڈال دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان تفریق رکھے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حریث، رجل من بنی عذرہ یقال: ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق): ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق):

۲۰۱۳ - اضرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۸/۹) كتاب السير: باب: من قال: لا يفرو بين الاضويين في البيع من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن علي: به - وراجع النبي قبله -

۲۰۱۴ - اضرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق سليمان بن عبد الرحمن: به - و اضرجه الترمذي في البيوع (۵۸۰/۲) باب: ما جاء في كراهية الفرو بين الاضويين: او بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸۳) عن عمر بن حفص الشيباني: اضرنا عبد الله بن ولعب: به - وقال الترمذي: (حديث حسن غريب) - ا - وصححه الحاكم على شرط مسلم: وتعقبه الزيلعي في نصب الرابة: فقال (۲۳/۴ - ۲۴): (وفيما قاله نظره: لان عبي بن عبد الله لم يخرج له في الصحيح شيء: بل تكلم فيه بمفسوم: قال ابن القطان في كتابه: قال البخاري: فيه نظر - وقال احمد: اضرته مناكير - وقال ابن معين: ليس به باس - وقال النسائي: ليس بالقوي: قال: ولاجل الاختلاف فيه لم يصححه الترمذي - انتهى - و اضرجه احمد في مسنده بقصة فيه) ا - ثم ذكر الزيلعي لفظ الامام احمد - رحمه الله - وهو في المسند (۵/۱۱۴) - و لصحبت طريق اضرى ذكرها الزيلعي (۲۴/۴): فراجعه -

۲۰۱۵ - ذكره الزيلعي في نصب الرابة (۲۴/۴) عن الدارقطني: ثم قال: (والواقدي فيه مقال) - ا -

ابن عمار، ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۸۹، ۸۸/۲) ت (۱۱۵۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۹۳)۔

3016 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الْعَسْكَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُفْرَقَ بَيْنَ الْأُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى مَتَى قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةَ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ سَعِيدِ غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ حکم کب تک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اور لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔

عبداللہ نامی راوی "واقعی" ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے علاوہ کسی دوسرے نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3017 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَادُ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ - وَقَالَ أَبَانُ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ - حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَغْلُفُوهَا فَسَيُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ . قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ هَذَا قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . هَذَا حَدِيثُ حَمَادٍ وَهُوَ آيِنٌ وَأَتَمُّ.

☆☆☆ ابان بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے انہیں یہ حدیث سنائی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کے مالکان اسے چارہ نہ کھلا سکتے ہوں اور وہ اس جانور کو چرنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں پھر وہ شخص اس جانور کو لے اور اسے زندگی دے (یعنی خوراک فراہم کرے) تو وہ اسی کی ملکیت ہوگا۔

۲۰۱۶ - اخرجہ الحاکم فی البیوع (۵۵/۲) من طریق احمد بن السویم العسکری: بہ - و من طریقہ البیہقی فی السنن (۱۲۸/۹) - و قال الحاکم: (صحیح الاسناد و لم یخرجاه) و عقبہ الذہبی بقولہ: (قلت: موضوع و ابن حسان کذاب) - الہ -

۲۰۱۷ - اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۸۶/۲) باب: فیمن امیأ حسیراً (۲۵۲۵) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۱۹۸/۶) کتاب: الملقطہ: باب: ما جاء فیمن امیأ حسیراً - وقولہ: (وقال فی حدیث ابان... الخ) من کلام ابی داود عقب الحدیث: کما فی (السنن) الہ - و اخرجہ ابو داود (۲۵۲۵) عن محمد بن عبید عن حماد بن زید عن خالد الحضاء عن عبید اللہ بن عبید عن الشعبي: یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ - و من طریقہ اخرجہ البیہقی فی السنن (۱۹۸/۶) ایضاً قال البیہقی: (هذا حدیث مختلف فی رفعہ و هو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم منقطع و کل واحد من جملة الثوره - و اللہ اعلم) - الہ - و عقبہ ابن الترمذی فی (المعجم النفی) بقولہ: (قلت: قد قدمنا فی (باب فضل الحدیث) ان مثل هذا لیس بمنقطع بل هو موصول و ان الصحابة کلهم عملوا وقد ذکرنا فی ذلك الباب من کلام البیہقی ما يدل علی ذلك) - الہ -

لبان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عبید اللہ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: انہوں نے کس کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے (یہ حدیث سنائی ہے)۔
حماد کی نقل کردہ یہ روایت زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3018 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوْطَأَنَّ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَقَالَ اتَّقِي زَرْعَ غَيْرِكَ . وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کیا جائے یا (قید ہونے والی) حاملہ عورتوں کے بچوں کو جنم دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دوسرے کے کھیت کو سیراب کرو گے؟
(اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے) پالتو گدھوں کا گوشت اور درندوں کا گوشت بھی کھانے سے منع کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، نيسابوری، ابوعلی، ابن ابی عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷)۔

3019 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَكَانَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ - قَالَ - فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَتَّاعَ ظَهْرًا إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ فَابْتِاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْبَعْرَةِ إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کو سامان فراہم کریں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کوئی سواری خرید لیں، اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول

۲۰۱۸ - اخرجہ البيهقي (۱۲۵/۹) كتاب: السير: باب: بيع السبي وغيره في دار الحرب من طريق المغيرة بن عبد الرحمن عن ابيه عن

عبد الله بن ابي نجيح: به -

۲۰۱۹ - اخرجہ البيهقي في البيوع (۲۸۷/۵-۲۸۸) باب: بيع العيوان وغيره مما لا ربا فيه من طريق الدارقطني: به -

کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں اور چند بکریوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کیا۔

3020 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوُذِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ إِنَّا بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَأِنَّمَا نَبْتَاعُ الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ إِلَى أَجَلٍ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ جَهْزَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِبِلًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتَّى نَفَذْتُ وَبَقِيَ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرِ لَنَا إِبِلًا بِقَلَانِصٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا جَاءَتْ حَتَّى نُؤَدِّيَهَا إِلَيْهِمْ . فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَانِصٍ حَتَّى فَرَعْتُ فَأَدَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

☆☆ عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں دینار و درہم (کے ذریعہ خرید و فروخت) کا رواج نہیں ہے، ہم لوگ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر اونٹ اور بکریاں خرید لیتے ہیں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس بارے میں جانتا ہے، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیلئے صدقے کے اونٹوں میں سے اونٹ دیئے یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے لیکن کچھ لوگ بچ گئے جن کے پاس (سواری کیلئے جانور) نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لیے کچھ اونٹ خرید لو! جو جوان اونٹنیوں کے عوض میں ہوں گے جو صدقے کے طور پر وصول ہوں گی جب صدقات آجائیں گے تو ہم ان لوگوں کو وہ ادائیگی کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دو یا تین جوان اونٹنیوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے اس کی ادائیگی کی۔

3021 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفَذَتِ الْإِبِلُ - قَالَ - فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ أَخُذَ فِي قَلَانِصِ الصَّدَقَةِ فَكُنْتُ أَخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ

۲۰۲۰ - أخرجه أحمد في مسنده (۱۷۱/۲)؛ حدثنا حسين - يعني: ابن محمد - ثنا جرير - يعني: ابن عازم الحديث؛ أخرجه (۲۱۶/۲)؛ حدثنا

بعضوب: حدثنا أبي عن محمد بن إسماعيل - يعني: ابن محمد بن إسماعيل - وثباتي الحديث من طريق عن ابن إسماعيل -

۲۰۲۱ - أخرجه الحاكم في المستدرج (۵۷-۵۶/۲) من طريق عثمان بن محمد الدارمي؛ ثنا أبو عمرو الحوضي؛ به؛ والبيهقي في السنن

(۲۸۷/۵) في البيوع؛ باب: بيع الحيوان؛ وغيره؛ مما لا رجا فيه؛ من طريق عبد الواحد بن غياث؛ ثنا حماد بن سلمة؛ به؛ قال البيهقي؛

(اختلفوا على محمد بن إسماعيل في إسناده؛ وحماد بن سلمة؛ اختصروا؛ سبابة؛ له؛ وله تالفه صحيح؛ ۱- ۱۵- ۱۶)؛ شرح حديث عمرو بن شعيب؛

عن أبيه المتقدم قبل حديث - وثباتي في الذي بعده من حديث حماد بن سلمة؛ أيضاً -

إلى إبل الصدقة.

☆☆ عمرو بن حریش، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا ساز و سامان فراہم کرنے کی ہدایت کی تو اونٹ ختم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں صدقہ کی اونٹنیوں کے عوض میں کچھ اونٹ حاصل کر لوں، تو میں نے صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا۔

3022- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ يَسْنَدُهُ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفَدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرْنَا أَنْ نَأْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرِينَ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کیلئے سامان فراہم کریں، اونٹ تھوڑے پڑ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ حاصل کر لیں۔

3023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَادِ بْنِ سُفْيَانَ الْقَاضِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ وَصَوَابُهُ فِي الْمَوْطَأِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں گوشت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مالک سے اس سند کے ہمراہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن مروان مفرد ہیں، اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موطأ امام مالک“ میں سعید بن مسیب کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

3024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۲۰۲۲- أخرجه أبو داود في سننه في البيوع (۲۴۸/۳) باب: في الرخصة في ذلك، يعني: بيع الحيوان نسيئة (۲۲۵۷) وقد اختلف في هذا الحديث علي ابن اسحاق ذكر ابن القطن لهذا الخلاف - كما في نصب الراية (۱۷/۴) - وقال: (حديث ضعيف مضطرب الإسناد) وقال: (ومع هذا الاضطراب فمرو بن مهران مجهول الحال) و مسلم بن حبيب لم اجد له ذكراً ولا اعلمه في غير هذا الإسناد وكذلك مسلم مجهول الحال أيضاً اذا كان عن ابني سفيان و ابو سفيان فيه نظر) - ا- وقال الزيلعي (۱۷/۴): (وقد يعترض علي هذا الحديث بهديث النسوي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة، أخرجه ابن عباس و سرة بن جندب و جابر بن عبد الله و جابر بن سرة و ابن عمر) - ا- ۲۰۲۳- اعله الدارقطني بتفرد يزيد بن مروان به موصولاً عن مالك به - و يزيد كذبه ابن معين - وقال ابن هبان: يروي الموضوعات عن الانيات لا يحمل الاحتجاج به بحال: ذكر ذلك عنهما ابن الجوزي في (التحفة) - انظر: نصب الراية (۲۹/۴) - و الصواب مرسل سعيد الآتي بعد هذا -

قَالَ وَآخِرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.
 ☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔
 ابن مسیب بیان کرتے ہیں: گوشت کے بدلے میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

.....

گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم

گوشت کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:
 امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہو اس گوشت کے عوض میں اس جانور کا سودا کرنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آپ ایک ایسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں جس کا وزن کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسی چیز ہے جس کا وزن نہیں کیا جاتا تو اب یہ جائز ہوگا خواہ کوئی بھی جانور ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ چیز متعین ہونی چاہیے (یعنی جانور کا تعین ہونا چاہیے اور اس کے بدلے میں گوشت کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کوئی ایسا مال نہیں ہے جس میں ریو کا مفہوم پایا جاتا ہو۔

احناف کے علاوہ بقیہ تینوں ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس جانور کو اسی قسم کے گوشت کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے، یعنی آپ کسی ذبح کی گئی بکری کو کسی (زندہ) بکری کے عوض میں فروخت نہیں کر سکتے، اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں روایات پیش کی ہیں۔

جہاں تک جانور کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو ایسا کرنا جائز ہے، اس میں اضافی ادائیگی بھی جائز ہے جبکہ دونوں طرف سے جنس ایک ہو یا اجناس مختلف ہوں، جیسے ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک بکری کو ایک اونٹ کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ جانور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں ربا کا پہلو پایا جاتا ہو، کیونکہ جانور کو اس کی ظاہری حالت میں (یعنی جب وہ زندہ ہو) کھایا نہیں جاتا اور یہ ثمن بھی نہیں ہے (کیونکہ ثمن تو سونا اور چاندی ہوتا ہے)۔

جہاں تک گوشت فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اگر دونوں طرف سے جنس ایک ہو تو ایک جتنا گوشت دونوں طرف سے لین دین کیا جاسکتا ہے جبکہ دست بدست لین دین کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس میں سود کا مفہوم پایا جاتا ہے، لیکن اگر جنس مختلف ہو جاتی ہے جیسے ذبے کے عوض میں گائے کا گوشت خرید کیا جاتا ہے تو اب اضافی ادائیگی کرنا جائز ہوگا، لیکن شرط یہی ہے

۲۰۲۱- روایۃ مالک عن زید بن اسلم سعید بن المسیب فی الموطا ص (۶۵۵- بروایۃ یحییٰ ۱ و رقم (۷۲۶) بروایۃ محمد بن الحسن ۱ و (۲۶۱۰) بروایۃ ابی مصعب الزہری) - و اخرجه البيهقي في السنن (۲۹۶/۵) من طريق الشافعي عن مالك - به - و اخرجه البيهقي ايضا من طريق عبد العزيز بن محمد و حفص بن عيسرة عن زید بن اسلم - به - قال البيهقي: هذا هو الصحيح - و اخرجه يزيد بن مروان الخليل عن مالك عن الزهري عن سويل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم - و غلط فيه - (۱) - قلت: وروایۃ سويل لفظه تقدمت في الذي قبل هذا و اما روایۃ مالك عن ابی الزناد فسوي في الموطا ص (۶۵۵) و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۹۷/۵) -

کہ دست بدست لین دین کیا جائے۔

3025- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ
الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت

کرنے سے منع کیا ہے۔

3026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتَيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الدِّمَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ السَّلْفِ فِي الْحَيَوَانِ
☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جانور کے عوض میں) جانور کی بیع سلف (ادھار

سودے) سے منع کیا گیا ہے۔

3027- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ
نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دُحْمَدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِ بِالْكَالِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2025- أخرجه الطحاوي في المعاني (٦٠/٤) من طريق أبي أحمد الزبيري به- وأخرجه ابن عبان في البيوع (٥٠٢٨) من طريق أبي داود
المصري عن سفیان به- وأخرجه عبد الرزاق (١٤١٣٣) عن معمر به- وأخرجه إبراهيم بن طرخان عن معمر به- أخرجه البيهقي
(٢٨٨/٥-٢٨٩)- وأخرجه داود بن عبد الرحمن المطار عن معمر به- أخرجه ابن الجارود (٦١٠) والطبراني في الكبير (١١٩٩٦) والوسط
(٥٠٢١)- وقال الطبراني في الأوسط: (لم يصل لنا الحديث عن معمر إلا داود المطار وسفيان الثوري: تفرد بهديث داود شراب
وتفرد به بهديث سفیان الثوري عثمان بن أبي شيبة عن أبي أحمد الزبيري)- أ- وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن يحيى عن عكرمة
مرسلًا ليس فيه ابن عباس- أخرجه ابن الجارود (٦٠٩)- وناجيه سفیان وعبد الأعلى عن معمر به مرسلًا- وكذلك أخرجه علي بن
السبارك عن يحيى بن أبي كثير به مرسلًا- وذكر ذلك كله البيهقي في الكبرى- وولهم من وصله وصوب رساله ونازعه ابن التركماني
في ذلك وخالفه كما في الجواهر النفي بذي السنن الكبرى-

2026- أخرجه العاظم في البيوع (٥٧/٢) من طريق عبد الله بن إسماعيل الصنعاني به- وقال: (صحيح الإسناد)- وقد أشار البيهقي إلى
رواية الذمري لهذه ضمن الروايات الموصولة ثم قال: (وكل ذلك وهم)-

2027- أخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب البيوع باب: ما جاء في النسوي عن بيع الدين بالدين قال: أخبرنا ابن بشران ببغداد نا
أبو الحسن علي بن محمد المصري ثنا سليمان به- وأخرجه العاظم في المستدرک (٥٧/٢): حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا
الربيع بن سليمان ثنا الخصيب بن ناصح به- ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب البيوع باب: ما جاء في النسوي
عن بيع الدين بالدين- وصححه العاظم على شرط مسلم- وقال البيهقي: موسى لهذا: هو ابن عبيدة الرندي وشيخنا أبو عبد الله قال في
سعيته عن موسى بن عقبة: لموظف- والعجب من أبي الحسن المارقطني شيخ عصره روى لنا الحديث في كتاب السنن عن أبي الحسن علي
بن محمد المصري لهذا فقال: عن موسى بن عقبة: وشيخنا أبو الحسين يضي: ابن بشران- أخرجه لنا عن أبي الحسن المصري في الجزء
الثالث من سنن المصري)- أ- وأخرجه ابن عدي في الكامل (٣٣٥/٦) في ترجمة موسى بن عبيدة الرندي- ومن طريق ابن عدي أخرجه
البيهقي في السنن (٢٩٠/٥)- قال ابن عدي: (قال موسى: وقال نافع: وذلك بيع الدين بالدين وهذا معروف بموسى عن نافع)- أ-
وللهديث طريق أخرجه عن الرندي متاني في النفي بعده-

3028- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ

الْوَاحِدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ نَهَى
عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ . قَالَ اللَّغْوِيُّونَ هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی کے
عوض میں کالی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اہل لغت نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ بن عمرو سہمی - ذکرہ دارقطنی فی ضعفاء و متروکین (۲۱۵)۔

○ حمزہ بن عبد واحد کی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

ہو: جرح و تعدیل (۲۱۳/۳) (۹۳۷)۔

3029- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بی اور کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

3030- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ

أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا خَيْرٌ بْنُ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَهِيَ الْهَرَّةُ .

۲۰۲۸- أخرجه الماکنم (۵۷/۲): من طريق احمد بن محمد بن اسماعيل بن سوران ثنا ابي حنيفة المقدام بن داود الرعيني... به- فذكره

وذكر (موسى بن عقبة) الفنا- ايضا- ولم من الماکنم و الدارقطني كما بينه البيهقي في السنن- فقد أخرجه ابن ابي نبيبة في المصنف

(۱۶۰/۱) رقم (۲۲۱۲۵): حدثنا ابن ابي زائدة عن موسى بن عبيدة به- وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲۱/۱) من طريق ابي حاتم

أخبرنا موسى بن عبيدة به- وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹۰/۸) رقم (۱۱۴۱۰): أخبرنا الاسلمي قال: حدثنا عبد الله بن

دينار... به- قال الزيلعي في تهذيب الربة (۱۰/۱): وهو معلول بالاسلمي-

۲۰۲۹- أخرجه ابو داود في البيوع (۲۰۰/۲) باب: في ثمن السنور (۲۶۷۹) و الترمذي في البيوع (۵۷۷/۲) باب: ما جاء في كراهية ثمن

الكلب و السنور (۱۲۷۹) و ابن الجارود (۵۸۰) و الطحاوي في المعاني (۵۲/۱) و الماکنم (۲۱/۱) من طريق عيسى بن يونس به- و

صحه الماکنم- وقال الترمذي: (لذا حديث في انشاده اضطراب- ولا يصح في ثمن السنور- وقد روي هذا الحديث عن الاعمش عن

بعض اصحابه عن جابر- و اضطربوا على الاعمش في رواية لهذا الحديث- وقد كره قوم من اهل العلم ثمن الهر و رخص فيه بمضموم-

و لوقول احمد و اسحاق و روى ابن فضيل عن الاعمش عن ابي هازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا

الوجه)- وأخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۹/۲) باب: تحريم ثمن الكلب و حلوان الكافن و سور البهي و النسبي عن بيع السنور (۱۵۶۹)

من طريقه عن ابي الزبير قال: سألت جابراً عن ثمن الكلب و السنور قال: زجر النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك-

۲۰۳۰- أخرجه ابو داود رقم (۲۱۸۰) (۲۸۰۷) و الترمذي (۱۲۸۰) و ابن ماجه (۲۲۵۰) و عبد بن حميد رقم (۱۰۱۱) و عبد الله بن احمد

(۲۹۷/۲) من طريق عبد الرزاق: حدثنا عمر بن زيد الضعاعي عن ابي الزبير عن جابر قال: (نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

اكل السورة و نسوسا)- و قال الترمذي: (حديث غريب و عمر بن زيدا لا تعرف كغير احمد روى عنه غير عبد الرزاق)- ال- و قال

الترمذي عقب حديث ابي هريرة (۱۲۸۱) في هذا الباب: (وقد روي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا- و لا يصح انشاده

ايضاً)- ال-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "سنور" سے مراد بلی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ وہب بن راشد بصری، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: علل حدیث (۲۰۶/۲)، رقم (۲۱۰۸)۔

○ خیر بن نعیم بن مرہ بن کریم حضرمی، مصری، قاضی برقہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فقیہ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۸۴)۔

3031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقَسَانِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسَبَ الْحَجَّامُ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِي . الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں حرام ہیں، کچھنے لگانے والے کی آمدن، فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔ (اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ کثیر غلط، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 108 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۴۲)۔

3032 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهَرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعْلَمَ . الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ .

۲۰۳۱ - اخرجہ ابو داؤد فی البیوع (۲۰۱/۲) باب: فی اتمان الکلاب (۲۴۸۶) والنسائی فی الصمد (۱۹۰/۷) باب: النسبی عن ثمن الکلب و البیہقی فی الکبری (۶/۶) و الطحاوی فی المعنی (۵۲/۴) من طریق علی بن ربیع اللخمی عن ابی ہریرة مرفوعاً بلفظ: (لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکائن ولا مہر البغی) - و اخرجہ الاعمش عن ابی ہارم عن ابی ہریرة قال: (نسبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب و عصب الفحل) - اخرجہ الدارمی فی البیوع (۲۷۲/۲) و ابو یعلی (۶۲۱۰) و النسائی فی البیوع (۲۱۱/۷) باب: بیع ضراب العجل و ابن ماجہ فی التجارات (۷۲۱/۲) باب: النسبی عن ثمن الکلب و مہر البغی (۲۱۶۰)۔

۲۰۳۲ - اخرجہ احمد (۳۱۷/۲) من طریق الحسن بن ابی جعفر بہ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے البتہ تربیت یافتہ کتے (یعنی شکاری کتے) کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) حسن بن ابو جعفر، ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسهل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۱۵۵)۔

3033- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ سُحْتٌ وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ سُحْتٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا سُحْتٌ . الْمُثَنَّى ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں حرام ہیں، پکھننے لگانے والے کی آمدن حرام ہے، زنا کرنے والی عورت کا معاوضہ حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔ (اس روایت کا ایک راوی) ثنی، ضعیف ہے۔

3034- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .

☆☆ ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہی بیان کی ہوگی آپ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

۲۰۲۲- أخرجه الترمذي في البيوع (۵۷۸/۲-۵۷۹) باب: ما جاء في كراهية ثمن الكلب (۱۲۷۱) من طريق حماد بن سلمة عن أبي بصير عن أبي بصير قال: نهى عن ثمن الكلب إلا كلب الصيد - وقال الترمذي: (هذا حديث لا يصح من هذا الوجه) و أبو بصير بن سلمة بن سليمان تكلم فيه ثعبة بن العجاج - أ - أ -

۲۰۲۴- أخرجه النسائي في الصيد (۹۰/۷-۱۹۱) باب: الرخصة في من كلب الصيد من طريق عجاج بن محمد عن حماد بن سلمة - وقال النسائي: (ليس له صحيح) - وقال مرة (۲۰۹/۷): (هذا منكر) - وقال الترمذي: (لا يصح إسناده) - وصوب الدارقطني وقفه: كما سياتي حوله شافعي من حديث ابن عباس قال: (رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمن الكلب الصيد) - أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۲۰/۱) في ترجمة أحمد بن عبد الله: أبي علي الكندي من طريقه عن علي بن محمد عن محمد بن الحسن عن أبي حنيفة عن السويدي - يعني: الصراف - عن عكرمة عن ابن عباس - وقال ابن عدي في مسند ترجمة أبي علي: (حدثنا باهاتين منا كبير لابي حنيفة) وضم ترجمته بقوله: (وهذه الأحاديث لابي حنيفة ليجردت بسؤال أحمد بن عبد الله لهذا ولهي بواسطة عن أبي حنيفة) ولا يعرف أحمد بن عبد الله لهذا ليه هذه الأحاديث - أ - أ -

3035 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِأَذَنَةِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح
وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

3036 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ
حَمَادٌ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا أَصْحَحُ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ .
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

حماد نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا اور یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3037 - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَحَبِيبٌ وَهَشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
قَالَ مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ”مصراة“ جانور خرید لے اُسے تین دن
تک اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو (اس عرصے کے اندر) اُسے اناج کے ایک صاع سمیت واپس کر دے جو گندم نہ ہو۔

3038 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ سِوَاءً .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۲۰۳۷ - اخرجه عبد الرزاق (۱۴۸۵۸) و الحميدي (۱۰۲۹) و احمد (۲۴۸/۲) و مسلم في البيوع (۱۱۵۸/۳) باب: حكم بيع المصراة (۱۵۲۴)
و ابو داود في البيوع (۷۲۷/۳) باب: من اشترى مصراة فله خيارها (۳۴۴۴) و النسائي في البيوع (۲۵۴/۷) باب: النسي من المصراة و الترمذي
في البيوع (۵۵۲-۵۵۳/۳) باب: ما جاء في المصراة (۱۲۵۲) و ابن ماجه في التجارات (۷۵۳/۲) باب: بيع المصراة (۲۳۳۹) و ابو يعلى (۶۰۴۹)
و ابن الجلود (۵۵۶-۵۵۷) و الطحاوي في المعاني (۱۹/۴) و البيهقي في البيوع (۳۸/۵) باب: الحاكم فيمن اشترى مصراة من طرفه عن
محمد بن سيرين به - و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - و اخرجه ابو الزناد عن الاعمش عن ابي هريرة به - اخرجه مالك في البيوع
(۶۸۴-۶۸۳/۲) باب: ما ينسوخ عن المساومة و المبايعه (۹۶) و الحميدي (۱۰۲۸) و احمد (۲۴۲/۲) و البخاري في البيوع (۴۲۳/۴) باب:
النسي للبائع الا يحفل الابل (۲۱۵۰) و ابو داود في البيوع (۷۲۷/۳) باب: من اشترى مصراة فله خيارها (۳۴۴۲) و النسائي في البيوع
(۲۵۲/۷) باب: النسي عن المصراة و البيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد - و اخرجه حماد بن سلمة عن محمد بن زياد
عن ابي هريرة به - اخرجه الطيالسي (۱۳۴۴-منه) و احمد (۲۰۳۸۶-۲۰۳۸۷-۲۰۳۸۸) و الترمذي في البيوع (۵۵۲/۳) باب: ما جاء في
المصراة (۱۲۵۱) و الطحاوي في المعاني (۱۷/۴) -

3039- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَلْقَوُا السِّلْعَ بِأَقْوَامِ الطَّرِيقِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمُّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي صَحْفَتَيْهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا وَلَا تَبِيعُوا الْمُصْرَاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَمَنْ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَالرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے سامان (کے قافلے کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے) راستے میں نہ خرید و مصنوعی بولی نہ لگاؤ، کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے، کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کے مقابلے میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک وہ دوسرا شخص نکاح نہ کر لے یا اس پیغام کو ختم نہ کر دے، کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنے تاکہ اس کے ذریعہ وہ اس (سوکن) کے حصے کے فوائد حاصل کر لے، کیونکہ اس عورت کو وہی ملے گا جو اس کے نصیب میں ہوگا، مصراۃ اونٹنی اور بکری کو فروخت نہ کرو، جو شخص اسے خرید لے اسے اختیار ہوگا، گروہ چاہے تو کھجور کے ایک صاع سمیت اسے واپس کر دے، رہن میں (رکھے ہوئے) جانور کا دودھ دوہا جاسکتا ہے اور اس پر سواری کی جاسکتی ہے۔

3040- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ حِ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

☆☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ایک ہی سودے میں) سلف اور بیع، ایک سودے میں دو شرائط، جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اس کا سودا کرنا، جس چیز کے ضمان کی ذمہ داری نہ ہو اس کا منافع (یہ سب چیزیں) جائز نہیں ہیں۔

3041- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

۲۰۳۹- اضرجه النبخان عن ابي هريرة طرفاً منه، وعن ابن عمر طرفاً منه أيضاً، وتقدم حديث ابي هريرة قبل ذلك.

۲۰۴۰- اضرجه احمد (۱۷۸/۲-۱۷۹) و الترمذي (۲۰۲/۲) و ابو داود في البيوع (۷۶۹/۲) باب: بيع في الرجل يبيع ما ليس عنده (۲۵۰/۲) و الترمذي في البيوع (۵۲۶-۵۲۵/۲) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۲۶) و النسائي في البيوع (۲۸۸/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع و ابن ماجه في التجمعات (۷۲۷-۷۲۸)؛ النسوي عن بيع ما ليس عندك (۲۸۸) و ابن الجارود (۲۶۰) و الحاكم (۱۷/۲) و البيهقي (۲۳۹/۵-۲۴۰) من طريق عمرو بن شعيب: به - و قال الترمذي: (حسن صحيح) - و قال الحاكم: (هذا حديث - على شرط جماعة من ائمة المسلمين - صحيح) - ۵۱-

۲۰۴۱- اضرجه مالك في البيوع (۶۸۲-۶۸۱/۲) باب: ما ينوي عن المسورة و المجاعة (۹۶) و العمري (۱۰۲۸) و احمد (۲۲۲/۲) و البخاري في البيوع (۴۲۲/۶) باب: النوي للبائع الا يحفل الابل (۲۱۵۰) و ابو داود في البيوع (۷۲۷/۲) باب: من اشترى مصراة فله مصراة (۲۲۴۲) و النسائي في البيوع (۲۵۲۷) باب: النوي عن المصراة و البيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد من طريق ابي الزناد به -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَقْنِي النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ تَبَادٍ وَلَا تَنَاجِشًا وَلَا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ فَمَنْ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے، مصنوعی بولی نہ لگاؤ، (اناج کے قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) اُسے راستے میں نہ ملو اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے کیلئے اُن کا تصریہ نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا، اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر وہ واپس کرنا چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دے، گندم کا نہیں۔

3042 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا عِترَاضَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ تَبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ إِذَا حَلَبَهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ - تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ فِي الْمَصْرَاءِ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عَيْسَى - وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جلب، جب، اعتراض (کی کوئی حیثیت نہیں ہے) شہری شخص دیہاتی کیلئے کوئی سودا نہ کرے اونٹنی یا بکری کا تصریہ نہ کرو جو شخص تصریہ والے جانور کو خرید لے اور اُس کا دودھ دوہ لے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دیدے۔

عاصم بن عبید اللہ نے سالم کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مصراتہ کے بارے میں اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے اُن کے حوالے سے داؤد بن عیسیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔
حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوشیبہ نامی راوی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اسے ایک صحابی کے حوالے سے (جن کا نام مذکور نہیں ہے) روایت کیا ہے۔

۲۰۴۲ - فی اسنادہ اسماء بن ابراهیم الحنینی: قال الذہبی: (صاحب ابواب) - قال البخاری: فی حدیثہ نظر - وقال النسائی: لیس بشیء - نظر لابن زبیر (۲۲۰/۱) - و ضعفه العافظ فی التقریب (ت ۲۲۹) - و الحدیث اخرجه ابن عدي فی الكامل (۵۸/۶) من طریقہ اسماعیل بن ابی ہریرہ: حدیثنا کثیر المزنی عن ابيه عن جده: به مختصراً -

3043 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضِرَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابِنَةِ. قَالَ عُمَرُ فَسَرَهُ أَبِي الْمُخَاضِرَةَ لَا يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتَّى يُوْنَعَ بِحُمْرٍ أَوْ يَصْفَرَ وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيُرْمَى بِالثَوْبِ وَيُرْمَى إِلَيْهِ بِمِثْلِهِ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ بِهَذَا وَالْمَلَامَسَةُ يَشْتَرِي الْبَيْعَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے محافلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع کیا

ہے۔

عمر (بن یونس) نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

مخاضرہ سے مراد یہ ہے: خریدار کسی کھیت یا کھجوروں کے باغ کو اس وقت تک نہیں خریدے گا جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتے (یعنی پیداوار پک نہیں جاتی)۔

منابذہ سے مراد یہ ہے: خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا خریدار کی طرف کپڑا پھینکے گا اور کہے گا: یہ اس کے عوض میں تمہارا ہوا۔

لامسہ یہ ہے: خریدنے والا سامان خرید لے گا حالانکہ اس نے سامان دیکھا بھی نہیں ہوگا۔

محافلہ سے مراد زمین کرائے پر دینا ہے۔

3044 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو بَكْرٍ وَرَأَى الْحَمِيدِيَّ حَدَّثَنَا

الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَمِي تَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ اسْتَقَطَعَ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحٌ شَدًا بِمَارِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ بَارِضٌ لَيْسَ فِيهَا مِلْحٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَدِيِّ فَاسْتَقَالَ أَبِيضَ فِي قَطِيعَةِ الْمِلْحِ فَقَالَ أَبِيضُ قَدْ أَقْلَتِكَ فِيهِ عَلِيٌّ أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَدِيِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ قَالَ فَقَطَعَهُ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرْفِ - جُرْفٍ مُرَادٍ - مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ فِيهِ قَالَ فَرَجٌ فَهُوَ عَلِيٌّ ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ.

۲۰۵۱ - اخرجہ ابن ماجہ فی الرعمون (۲۶۷۵) باب: اقطاع الانهار و العيون و ابن سعد فی الطبقات (۲۸۲/۵) و الطبرانی فی الکبیر (۸۰۸) من طریق فرج بن سعید بہ - ورواه محمد بن یحییٰ بن قیس الباری عن ابیہ عن نعامہ بن شراہیل عن سہی بن قیس عن شہر بن عبد المدان عن ابیض بہ - اخرجہ ابو داود فی الصراج و الامارۃ (۲۰۶۶) باب: فی اقطاع الارضین و الترمذی فی الاحکام (۱۳۸۰) باب: ماجاء فی القطنی و سعید بن زنجوبہ (۱۰۱۷) و ابو عبیدہ (۶۸۶) کلاهما فی الاموال و ابن حبان (۱۱۹۹) و الطبرانی (۸۱۰) من طریق عن محمد بن یحییٰ بہ - و خالفہ محمد بن فاضلہ عن یحییٰ بن قیس الباری عن رجل عن ابیض - فکذا اخرجہ یحییٰ بن آدم فی الصراج (۲۶۶) من طریق ابن المبارک عن محمد بہ - وقال الترمذی (۶۶۵/۲): (حدثت ابیض حدیث غریب و العمل علی هذا عند أهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرہم فی القطنی: برون جائزاً ان یقطع الامام لمن رای ذلك) - ال-

☆ ☆ ثابت بن سعید اپنے والد سعید کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ابیض بن جمال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وہ قطعہ اراضی مانگا جسے ”ملح شذا“ کہا جاتا تھا اور یہ ”مأرب“ میں تھا، نبی اکرم ﷺ نے وہ قطعہ اراضی انہیں عطاء کر دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں زمانہ جاہلیت میں ”ملح“ نامی جگہ گیا تھا، وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نمک نہیں ہے جو شخص وہاں پہنچ جائے وہ اُسے حاصل کر سکتا ہے، اُس کی مثال اُس بہتے ہوئے پانی کی ہے جس کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا، پھر اقرع نے ”ملح“ کے قطعہ اراضی کے بارے میں ابیض سے اقالہ کی فرمائش کی تو حضرت ابیض نے کہا: میں اس میں اس شرط پر تمہارے ساتھ اقالہ کرتا ہوں کہ تم اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر استعمال کرو گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے، اس کی مثال چشمے سے بہتے ہوئے پانی کی ہے، جو شخص اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے استعمال کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ”جُوف“ کے مقام پر کچھ زمین اور کھجور کا باغ عنایت کیا تھا، اس سے مراد ”جُوف“ مراد ہے یہ عطاء نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کی جب انہوں نے اس میں اقالہ کر لیا۔ فرج بن سعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی بھی یہی صورت تھی جو اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے حاصل کر لے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فرج بن سعید بن علقمہ بن سعید بن ابیض ماربی، ابوروح یمانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۴۱)۔

○ ثابت بن سعید بن ابیض بن جمال ماربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۴۰۵/۱) ت (۸۰۲)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۳)۔

○ سعید بن ابیض بن جمال مرادی، ابوہانی، ماربی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۸۴)۔

3045 - حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

۲۰۱۵ - فی المنارہ و اصل بن ابی جمیل: قال الذہبی فی البیان (۱۱۷/۷): قال یحییٰ بن معین: لا شیء۔ وقال البخاری: یروی عن معاصد و

مکحول: روی عنہ الذہبی: اصابته مرملۃ۔

مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ نَفْرًا اشْتَرَوْا فِي زَرْعٍ مِنْ أَحَدِهِمُ الْأَرْضَ وَمِنَ الْآخِرِ الْفَدَانَ وَمِنَ الْآخِرِ الْعَمَلَ وَمِنَ الْآخِرِ الْبَذْرَ فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَلْفَى الْأَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ كُلِّ يَوْمٍ دِرْهَمًا وَأَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ أَجْرًا وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ. قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَكْحُولًا فَقَالَ مَا يُسْرُنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ وَصِيفٌ. هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَصِحُّ. وَوَاصِلٌ هَذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: چند لوگوں نے ایک زرعی زمین میں مشترکہ طور پر کام کرنے کے بارے میں طے کیا، ان میں سے ایک شخص کی زمین تھی دوسرے شخص نے زراعت کے آلات فراہم کرنے تھے تیسرے شخص نے کھیت میں کام کرنا تھا اور چوتھے نے بیج فراہم کرنا تھا، جب وہ پیداوار تیار ہوگئی تو یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے زمین کی ملکیت کو بے حیثیت قرار دیا (یعنی اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا)، جس شخص نے زراعت کے آلات فراہم کیے تھے اُسے ایک دن کا ایک درہم معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا، جس شخص نے کھیت میں مزدوری کرنی تھی اُس کے لیے معاوضہ مقرر کیا اور آپ نے بیج فراہم کرنے والے شخص کو تمام پیداوار کا مالک قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مکحول کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اس حدیث کے عوض میں مجھے وصیف بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔

یہ حدیث ”مرسل“ ہے اور مستند نہیں ہے اس روایت کا راوی واصل، ضعیف ہے۔

3046 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اسلام میں) ضرر اور ضرر نہیں ہے، جو شخص ضرر پہنچانے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرر میں مبتلا کرے گا اور جو شخص مشقت کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

3047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَجِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكُرَابِيسِ. وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكُرَابِيسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ أَبُو وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ

۲۰۶۷ - اضرجه الترمذي (۱۲۱۶) والنسائي كما في نعمة الاشراف (۹۸۸) وابن ماجه رقم (۲۲۵۱) وابن الجارود (۱۰۲۸) من طريق عباد بن لبيث صاحب الكرابيس به - وعلقه البخاري في صحيحه (۲۱/۵) كتاب البيوع، باب: اذا بين البيطان، ولم يكتبها ونصحا - قال الترمذي: هذا حديث حسن لا يعرفه الا من حديث عباد بن لبيث وقد روى عنه هذا الحديث لغير واحد من أهل الحديث ۱ - ۵۱ -

إِلَّا أَقْرَبُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خَبِثَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي التَّلْحِجِّ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً - شَكََّ عَبْدُ بَنُ كَيْثٍ - لَا دَاءَ لَهُ وَلَا خَبِثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ .

☆ ☆ ابو وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے جس میں کوئی بیماری نہیں ہے، کوئی دھوکا نہیں ہے، کوئی خرابی نہیں ہے، یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے میرے سامنے یہ تحریر نکالی:

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے (یہاں عباد نامی راوی کو شک ہے) جس میں کوئی بیماری نہیں ہے، کوئی دھوکا نہیں ہے، کوئی خرابی نہیں ہے، یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری، یہ صحابی ہیں یہ اور ان کے والد ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا انتقال پہلی صدی کے بعد ہوا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۶۹)۔

3048 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّيْدَوِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمِ أَبُو أَرْقَمِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ لَا يَسْلُكُ بِهِ بَحْرًا وَلَا يَنْزِلُ بِهِ وَادِيًا وَلَا يَشْتَرِي بِهِ ذَاتَ كَيْدٍ رَطْبَةٍ فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَفَعَ شَرْطُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَجَازَهُ أَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ جب ایک شخص کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیا تو ساتھ یہ شرط عائد کی کہ وہ اس مال کو لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا، اس کے ساتھ کسی وادی (یعنی بے آب و گیاہ) جگہ پر پڑاؤ نہیں کرے گا، اس کے ذریعہ کسی جاندار کو نہیں خریدے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کا ضمان (تاوان) ادا کرے گا، پھر انہوں نے یہ شرط نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے اسے درست قرار دیا۔

ابو جارد نامی راوی "ضعیف" ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن یسار کندی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب ت (۱۰۸۷)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۱۷)۔

3049 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَحْرِ الْعَطَّارِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَصَّافِيُّ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمَّا وُضِعَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوا نَعَمْ فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا رَأَاهُ عَلِيٌّ يُقْفَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْ دِينِهِ وَأَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رِهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَّكَتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَلِّي هَذَا خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِعَامَةِ الْمُسْلِمِينَ .

☆☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نماز جنازہ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے جب اُسے رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے ہٹنے لگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص اپنے قرض سے بری الذمہ ہے اس کے ذمہ جو ادائیگی ہے میں اُس کا ضامن ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطاء کرے! جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری ادائیگیاں بھی اپنے ذمہ لے جو بھی شخص اپنے بھائی کی طرف سے اُس کا قرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ (حکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ یہ تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

3050 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كُزَّالٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِمِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا زَاهِرٌ ح وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا زَاهِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ قَبِلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَتَنَحَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ عَلِيُّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنَا ضَامِنٌ لَدَيْهِ . قَالَ فَكَ اللَّهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَّكَتَ عَنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَلِّي خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے جب اسے رکھا گیا تو بتایا گیا: اس کے ذمہ قرض ہے نبی اکرم ﷺ پیچھے ہٹے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتوں کو اسی طرح پورا کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زافر بن سلیمان ایادی، ابوسلیمان قہستانی، ذکرہ بخاری فی ضعفاء صغیر، وقال: عنده مرايل ووهم، وهو يلب حديث، وقال في كبير: عنده مرايل - وقال نسائي: عنده حديث منكر عن مالك - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۵۰۶/۳)، واسامی ضعفاء (۱۱۳)، وضعفاء ومترکون للنسائی (۲۱۳)۔

3051 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَلْنَاهُ وَكَفَّنَاهُ وَحَنَطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اذْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا حُطَىٰ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ عَلِيَّ صَاحِبِكُمْ دَيْنًا . قَالُوا نَعَمْ دَيْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنَّا يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمَا عَلِيٌّ . فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيْتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ . فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ حَتَّىٰ كَانَ الْآخِرَ ذَلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ الْآنَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، ہم نے انہیں غسل دیا، کفن دیا، انہیں خوشبو لگائی اور اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قیام کی جگہ کے پاس رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ چند قدم چل کر آئے پھر آپ نے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی کے ذمہ کچھ قرض تھا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار تھے تو نبی اکرم ﷺ واپس مڑنے لگے، ہم

۲۰۵۱ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۷۵/۶) من طريق زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل بنحوه و أخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۵۷) عن معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر بنحوه و من طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داود في البيوع (۲۲۶۳) باب في التمسيد في الدين والناسي في العنايز (۶۵/۴-۶۶) باب: الصلاة على من عليه دين و ابن حبان في العنايز (۲۰۶۱)۔

میں سے ایک صاحب جن کا نام ابوقادہ تھا انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی ادائیگی تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے مال میں سے ہوگی اور (وصول کرنے والے) شخص کا حق تمہارے ذمہ ہے یہ مرحوم ان دونوں سے بری ہے۔ تو حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی جب بھی حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اُن سے یہی دریافت کیا: تم نے اُن دو دیناروں کا کیا کیا؟ آخر کار جب حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: یا رسول اللہ! میں نے اُن دونوں کو ادا کر دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب اُس شخص کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے۔

3052 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّوِّطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَا عَبْدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهِ فِي دِينٍ وَلَفْقِيهِ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَافْقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حوالے سے جو بھی کام کیے جاتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ فضیلت دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو ہے ایک فقیہ شیطان کیلئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید (پریشانی کا باعث) ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہے اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی بیٹھ کر دین کا علم حاصل کر لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، ابویحییٰ، عطار، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۴۹)۔

3053 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ التَّرْجَمَانِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء قائدین ہیں فقہاء سردار ہیں ان کی ہم نشینی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۲۰۵۲ - أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۶۶) من وجه آخر عن يزيد بن هارون به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن صفوان بن سليمان الا يزيد بن عياض) - ۵۱ -

۲۰۵۳ - أخرجه القضاة في مسند النصاب رقم (۲۰۷) من طريق إسماعيل بن أحمد بن بوهلول به - قال البخاري في فتح الوهاب (۲۸۷ / ۱) : (عبد العزيز بن المحسن : قال البخاري ليس بالقوي عندهم - وقال ابن معين وغيره : ضعيف - وقال أبو داود : مشرور) - ۵۱ -

